المستند
مؤلفہ
الفقیر غلام رسول القاسمی
ناشر
مطبوعات رحمۃ للعالمین
بشیر کالونی سرگودھا
پاکستان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْمُسْتَنَد

تالیف

شیخ الحدیث والتفسیر
پیر سائیں **غلام رسول قاسمی** قادری نقشبندی
دامت برکاتہم العالیہ

ناشر
مکتبہ رحمۃ للعالمین
نزد NIB بینک سیٹھی پلازہ اسلحہ والی گلی بلاک 5 سرگودھا
0300-6004816--048-3215204--0303-7931327

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ضابطہ

☆۔ نام کتاب .... اَلْمُسْتَنَد

☆۔ مصنف .... شیخ الحدیث والتفسیر
پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی
دامت برکاتہم العالیہ

☆۔ کمپوزنگ .... طارق سعید، محمد کاشف سلیم

☆۔ معاون تخریج .... محمد کاشف سلیم، محمد طارق سعید، اظہر عباس،
محمد حسنین، مصطفیٰ حسین، محمد عدنان

☆۔ صفحات 720

☆۔ بارِ اول 1427ھ (عربی بمع اعراب) .... تعداد 1,-000

☆۔ بارِ دوئم 1431ھ (ترجمہ وتخریج) .... تعداد 1,-100

☆۔ ناشر .... رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز بشیر کالونی سرگودھا

☆۔ قیمت .... روپے

☆۔ ملنے کا پتہ .... اسلامک بک شاپ سیٹھی پلازہ اسلحہ والی گلی بلاک 5 سرگودھا
0300-6004816 محمد سرور قادری

مقدمہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ

وَّ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ اَمَّا بَعۡدُ

کافی عرصہ پہلے فقیر کو خیال آیا تھا کہ دنیا بھر سے تمام ذخیرہ احادیث کو یکجا کر کے ترتیب دے دیا جائے اور قرآنِ مجید کی طرح حدیث کی صرف ایک ہی کتاب تیار کر دی جائے۔ لیکن معاً یہ خیال بھی آ گیا کہ یہ کام مشقت طلب ہونے کے ساتھ ساتھ اتنا فائدہ مند بھی نہیں۔ کون اتنے بڑے ذخیرہ احادیث کو خریدے گا اور کون پڑھے گا؟ اور کسی عربی دان نے خرید کر پڑھ بھی لیا تو اردو خوانوں اور دیگر زبان والوں کے لیے ترجمہ ضروری ہوگا۔ اسکے باوجود اصل کتب بخاری مسلم صحاح ستہ وغیرہ سے کسی قیمت پر بے نیاز نہیں ہوا جا سکتا۔ ایسا کام کر کے محض ایک نام تو پیدا کیا جا سکتا ہے مگر یہ اس دور کی اہم ضرورت نہیں۔

بالآخر فقیر نے ترجیح اس بات کو دی کہ ایک نہایت مختصر ذخیرہ احادیث تیار کر دیا جائے جس میں عصرِ حاضر کی ضروریات کے مطابق تمام تر اسلامی عقائد اور تمام تر حنفی احکام کو یکجا کر دیا گیا ہو۔ اہل سنت کے عقائد اس کتاب میں اس طرح یکجا کر دیے گئے ہوں کہ اس کتاب کو پڑھ لینے کے بعد کسی دوسری کتاب میں تلاش کرنے کی حاجت نہ رہے۔

اس کے علاوہ نماز روزہ، زکوٰۃ، حج، نکاح، طلاق، معاشیات، سیاسیات، تصوف، اخلاق، معاشرت، میراث اور طب وغیرہ پر جدید دور کے تقاضے مدِنظر رکھے گئے ہوں اور دنیا میں آج تک ایسی جامع کتاب نہ لکھی گئی ہو۔ جو شخص اس کتاب کو پڑھ کر سمجھ لے وہ اسلام سے آگاہ و آشنا ہو جائے اور اگر اسی کتاب کو اسلامی مدارس کے نصاب میں شامل کر لیا جائے تو یہ کتاب کسی لحاظ سے اپنے اندر کوئی کمی نہ رکھتی ہو۔ جگہ جگہ اسی کتاب کے کورسز کرائے جائیں اور خصوصاً گرمی کی چھٹیوں میں یا رمضان شریف کے مہینے میں یہ کتاب سکولوں کالجوں کے طلباء کو پڑھا دی جائے تو اللہ کی مہربانی سے ان کی زندگیاں سنور جائیں۔ جس بہن بیٹی کے پاس یہ کتاب موجود ہو وہ اس کتاب پر قرآن کے بعد سب سے زیادہ بھروسہ کر سکے۔ کسی صاحبِ مسند و ارشاد نے یہ کتاب پڑھ لی ہو تو وہ اپنے مریدین کو اچھی رہنمائی دے سکیں اور اس کتاب کو اپنے پاس رکھیں۔

حنفی احکام کو ترجیح دینے کی وجہ یہ ہے کہ دنیا میں اکثریت احناف ہی کی ہے۔ پورا پاکستان اور ہندوستان، بنگلا دیش اور اردگرد کی ریاستیں، انڈونیشیا، ملائشیا، افغانستان، روس سے آزاد ہونے والی تمام مسلم ریاستیں، ازبکستان وغیرہ سب حنفی ہیں حتیٰ کہ ایران کے سنی اور عرب ممالک کے بے شمار مسلمان حنفی ہیں۔ غیر مسلم ممالک چین، برطانیہ، امریکہ وغیرہ میں بھی

احناف بلکہ بعض ممالک میں پاکستانیوں کی اکثریت ہے۔ الغرض مسلمانوں میں ۸۰ فیصد سے زائد حنفی ہیں۔

اللہ تعالیٰ دیگر کتبِ حدیث کے مصنفین کو بھی اجرِ عظیم عطا فرمائے اور ان کی کتب کو مزید ترقی دے اور مسلمانوں کی اتنی بھاری اکثریت کے لیے سنی عقائد اور حنفی احکام کو یکجا کر دینے کی ہماری اس ادنیٰ سی کاوش کو بھی اپنی بارگاہ میں شرفِ قبول سے نوازے آمین۔

چنانچہ فقیر نے یہ سب کچھ سوچنے کے بعد مسنون طریقے سے اللہ کریم جل شانہٗ سے استخارہ کیا اور کتاب لکھنے کی اجازت ملنے کے بعد قلم اٹھایا اور الحمدللہ اس کتاب کے اصل نسخہ کو مرتب کرتے وقت فقیر ہر وقت باوضو رہا۔

اس کتاب کی ترتیب اس طرح ہے کہ ہر باب یا فصل کا نام فقہی تحقیقات کا خلاصہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد متعلقہ آیاتِ قرآنی لکھی گئی ہیں اس کے بعد احادیث لکھی گئی ہیں اور باب یا فصل کے آخر میں اگر ضروری سمجھا ہے تو روافض کی کتب سے احادیث ان کی تردید کی غرض سے لکھ دی ہیں۔

یہ کتاب پہلی بار 2006ء میں صرف عربی متن کے ساتھ چھپی تھی۔ الحمدللہ ملک کے طول وعرض میں اللہ تعالیٰ نے اسے خوب پذیرائی سے نوازا۔ علماءِ کرام نے نہایت وسعتِ قلبی سے اسے خوب خراجِ تحسین پیش فرمایا۔ حضرت شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف صاحب سیالوی دامت برکاتہم نے اسے متعدد بار پڑھا اور لکھ کر دیا کہ میں نے اس سے قبل ایسی جامع کتاب نہیں دیکھی اور انہوں نے اسے اپنے مدرسہ میں شاملِ نصاب کیا۔

حضرت پیرِ طریقت قبلہ پیر علاؤ الدین صاحب صدیقی دامت برکاتہم نے بھی اسے محی الدین اسلامی یونیورسٹی نیریاں شریف کے نصاب میں شامل فرمایا۔ قلیل عرصہ میں یہ کتاب متعدد مدارس میں رائج کر دی گئی۔ بہت سے علماء نے اپنی مساجد میں نمازوں کے بعد اس کی تدریس شروع کر دی۔

تنظیم المدارس کے سربراہ حضرت علامہ مفتی منیب الرحمن صاحب دامت برکاتہم نے اس کی تخریج کرنے کا پرزور مشورہ دیا اور بعض علماء نے اس کا ترجمہ کرنے کو فرمایا۔

چنانچہ اس بار مکمل تخریج، تحقیق اور اردو ترجمہ کے ساتھ نیا ایڈیشن پیشِ خدمت ہے۔ تحقیق کرتے وقت بعض موضوع احادیث کو نکالنا پڑا اور بعض صحیح احادیث کو داخل کرنا پڑا۔ اس کی تخریج میں فقیر کے ساتھ تعاون کرنے والے چند ساتھیوں کا ذکرِ خیر کرنا ضروری ہے۔ محمد کاشف سلیم، محمد طارق سعید، اظہر عباس، محمد حسنین، مصطفی حسین، محمد عدنان۔ اللہ کریم ان سب نوجوانوں کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور دینِ متین کی خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین

فقیر غلام رسول قاسمی

☆......☆......☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْعَقَائِدِ

قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی. اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ [البقرۃ:۴] **اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ لوگ جو کچھ آپ پر نازل ہوا ہے اور جو کچھ آپ سے پہلے نازل ہوا ہے اس پر ایمان رکھتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔** وَقَالَ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ [البقرہ:۲۸۵] **اور فرماتا ہے: رسول اس پر ایمان لائے جو ان پر نازل ہوا ان کے رب کی طرف سے اور مومن بھی ایمان لائے۔ سب ایمان لائے اللہ پر، اور اس کے فرشتوں پر، اور اس کی کتابوں پر، اور اس کے رسولوں پر۔**

بَابُ فَاتِحَۃِ الْحَدِیْثِ

باب فاتحۃ الحدیث (احادیث کا خلاصہ)

(1)۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْھَدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَعَجِبْنَا لَہٗ یَسْئَلُہٗ وَیُصَدِّقُہٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ: اَنْ

تَعْبُدَ اللّٰہَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَاَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِي عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ: اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِي يَا عُمَرُ اَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهُ جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِم

[مسلم حديث رقم:۹۳ ، ابوداؤد حديث رقم :۴۶۹۵ ، ترمذی حديث رقم :۲۶۱۰ ، سنن النسائی حديث رقم: ۴۹۹۱ ،ابن ماجة حديث رقم: ۶۳]۔

ترجمہ: سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ شدید سفید کپڑوں والا اور شدید سیاہ بالوں والا آدمی آیا۔ اس آدمی پر سفر کے آثار نہیں تھے اور ہم میں سے کوئی بھی اسے نہیں جانتا تھا۔ حتیٰ کہ وہ شخص نبی کریم ﷺ تک پہنچا اور آپ ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ اپنے گھٹنے ملا کر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے ہاتھ رانوں پر رکھ لیے۔ اور کہا کہ اے محمد، مجھے اسلام کے بارے میں بتائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دو۔ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور اگر طاقت ہو تو حج کرو۔ اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ ہم اس بات پر حیران ہوئے کہ یہ شخص پوچھ بھی رہا ہے اور تصدیق بھی کر رہا ہے۔ پھر اس نے کہا مجھے ایمان کے بارے میں بتائیں۔ فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر اور خیر اور شر کی تقدیر پر ایمان رکھو۔ اس آدمی نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے کہا کہ مجھے احسان کے بارے میں بتائیں۔ فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا مجھے قیامت کے بارے میں بتائیں۔ فرمایا: جس سے اس کے بارے میں پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس نے کہا! مجھے قیامت کی نشانیاں بتائیں۔ فرمایا: قیامت کی نشانیاں یہ ہیں کہ کنیز اپنے مالک کو جنم دے اور تم ننگے پاؤں والے، ننگے بدن والے، بڑے اہل وعیال والے اور بکریاں چرانے والے لوگوں کو لمبی لمبی عمارتیں بناتا ہوا دیکھو۔ پھر وہ آدمی چلا گیا۔ میں کچھ دیر ٹھہرا۔ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! جانتے ہو یہ سوال کرنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ جبریل تھے تمہیں دین سکھانے آئے تھے۔

(2)۔ وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِی نَاسٍ مِنْ اَصْحَابِہٖ ، اِذْ اَقْبَلَ شَابٌ جَمِیْلٌ حَسَنُ اللِّمَّۃِ طَیِّبُ الرِّیْحِ ، عَلَیْہِ ثِیَابٌ بِیْضٌ فَقَالَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ، فَرَدَّ النَّبِیُّ ﷺ وَرَدَدْنَا ثُمَّ قَالَ اَدْنُو یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ فَقَالَ اُدْنُہْ ، فَدَنَا دَنْوَۃً اَوْ دَنْوَتَیْنِ ثُمَّ قَامَ مُوَقِّرًا لَّہٗ ثُمَّ قَالَ اَدْنُو یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ فَقَالَ اُدْنُہْ، فَدَنَا دَنْوَۃً اَوْ دَنْوَتَیْنِ ثُمَّ قَامَ مُوَقِّرًا لَّہٗ ثُمَّ قَالَ اَدْنُو یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ فَقَالَ اُدْنُہْ، فَدَنَا دَنْوَۃً اَوْ دَنْوَتَیْنِ ثُمَّ قَامَ مُوَقِّرًا لَّہٗ ثُمَّ قَالَ اَدْنُو یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ فَقَالَ اُدْنُہْ، حَتّٰی جَلَسَ فَاَلْصَقَ رُکْبَتَیْہِ بِرُکْبَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ثُمَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِی عَنِ الْاِیْمَانِ مَا ھُوَ ، قَالَ الْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ وَ مَلَائِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ، قَالَ صَدَقْتَ ، فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِہٖ صَدَقْتَ کَاَنَّہٗ یَعْلَمُ، قَالَ فَاَخْبِرْنِی عَنْ شَرَائِعِ الْاِسْلَامِ مَاھِیَ، قَالَ اِقَامُ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءُ الزَّکٰوۃِ وَحَجُّ الْبَیْتِ وَصَوْمُ شَھْرِ رَمَضَانَ وَالْاِغْتِسَالُ مِنَ الْجَنَابَۃِ، قَالَ صَدَقْتَ ، فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِہٖ صَدَقْتَ کَاَنَّہٗ یَعْلَمُ، قَالَ فَاَخْبِرْنِی عَنِ الْاِحْسَانِ مَاھُوَ ، قَالَ اَنْ تَعْمَلَ لِلّٰہِ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ ، قَالَ صَدَقْتَ، فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِہٖ صَدَقْتَ کَاَنَّہٗ یَعْلَمُ ، قَالَ فَاَخْبِرْنِی عَنْ قِیَامِ السَّاعَۃِ مَتٰی ھُوَ، قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْھَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ ، قَالَ صَدَقْتَ ، فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِہٖ صَدَقْتَ ، فَانْصَرَفَ وَنَحْنُ نَرَاہُ ، اِذْ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ عَلَیَّ بِالرَّجُلِ ، فَسِرْنَا فِی اِثْرِہٖ ، فَمَا نَدْرِی اَیْنَ تَوَجَّہَ ، وَلَا رَاَیْنَا مِنْہُ شَیْئًا ، فَذَکَرْنَا ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ ھٰذَا جِبْرِیْلُ اَتَاکُمْ یُعَلِّمُکُمْ مَعَالِمَ دِیْنِکُمْ، مَا اَتَانِی فِی صُوْرَۃٍ قَطُّ اِلَّا وَ اَنَا اَعْرِفُہٗ فِیْھَا قَبْلَ ھٰذِہِ الصُّوْرَۃِ رَوَاہُ مُحَمَّدٌ فِی کِتَابِ الْآثَارِ وَرَوَاہُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ عَنِ بْنِ عُمَرَ وَعَنِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فِی مُسْنَدِہٖ [کتاب الآثار صفحہ۷ ۹ حدیث رقم : ۳۸۷، مسند الامام الاعظم صفحہ ۵ ، ۴ ، مسند احمد حدیث رقم: ۳۷۶]۔ الحدیث صحیح و رجالہ رجال الصحیحین وقد اختلف فی علقمۃ بن مرثد و مر شاھدہ

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس صحابہ کرام کی سنگت میں بیٹھے تھے۔اسی دوران ایک خوبصورت نوجوان نمودار ہوا جس نے خوبصورت زلفیں رکھی ہوئی تھیں اور زبردست خوشبو لگائی ہوئی تھی۔اس نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔اس نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ (اور دوسرے لوگوں کو الگ سلام دیتے ہوئے کہا) السلام علیکم۔نبی کریم ﷺ نے اپنے سلام کا جواب دیا اور ہم نے بھی اپنے سلام کا جواب دیا۔پھر اس نے کہا یا رسول اللہ کیا میں قریب آ سکتا ہوں؟ فرمایا آ جاؤ۔وہ ایک یا دو قدم قریب ہوا۔پھر نبی کریم ﷺ کے احترام اور توقیر میں کھڑا ہو گیا۔پھر کہنے لگا یا رسول اللہ کیا میں قریب آ سکتا ہوں؟ فرمایا آ جاؤ پھر ایک یا دو قدم قریب ہوا۔پھر نبی کریم ﷺ کے احترام میں کھڑا ہو گیا۔پھر کہنے لگا یا رسول اللہ کیا میں قریب آ سکتا ہوں؟ فرمایا آ جاؤ۔پھر ایک یا دو قدم قریب ہوا۔پھر نبی کریم ﷺ کے احترام میں کھڑا ہو گیا۔پھر کہنے لگا یا رسول اللہ کیا میں قریب آ سکتا ہوں؟ فرمایا آ جاؤ۔حتیٰ کہ بیٹھ گیا اور اپنے دونوں گھٹنے نبی کریم ﷺ کے گھٹنوں سے ملا دیے۔پھر کہنے لگا مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے کہ یہ کیا چیز ہے؟ فرمایا: اللہ کو ماننا، اس کے فرشتوں کو ماننا، اسکی کتابوں کو ماننا، اسکے رسولوں کو ماننا، آخرت کے دن کو ماننا اور خیر وشر کی تقدیر کو اسکی طرف سے ماننا ایمان ہے۔اس نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا۔ہم اس کے تصدیق کرنے پر حیران ہوئے۔جیسے وہ پہلے ہی جانتا تھا۔اس نے کہا مجھے اسلام کے احکام کے بارے میں بتائیے کہ یہ کیا چیزیں ہیں؟ فرمایا: نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، اور جنابت کا غسل کرنا۔اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ہم اس کی تصدیق پر حیران ہوئے۔جیسے وہ پہلے ہی جانتا تھا۔اس نے کہا مجھے احسان کے بارے میں بتائیے کہ یہ کیا چیز ہے؟ فرمایا وہ یہ ہے کہ تو اللہ کے لیے عمل اس طرح کرے جیسے تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھتا تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ہم اس کی تصدیق پر حیران ہوئے کہ جیسے وہ پہلے ہی جانتا تھا۔اس نے کہا مجھے قیامت کے قائم ہونے کے بارے میں بتائیے وہ کب قائم ہوگی؟ فرمایا جس سے پوچھ رہے ہو وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ہم اس کی تصدیق پر حیران ہوئے۔پھر وہ لوٹ گیا اور ہم اسے دیکھ رہے تھے۔پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس آدمی کو واپس میرے پاس لاؤ۔ہم اسکے پیچھے نکلے مگر ہمیں سمجھ نہیں لگی وہ کدھر گیا؟ اور نہ ہی ہمیں اس کا کوئی نشان ملا۔ہم نے یہ بات نبی کریم ﷺ سے عرض کر دی۔فرمایا یہ جبریل تھے۔تمہیں دین سکھانے آئے تھے۔اس

صورت سے پہلے جب بھی وہ کسی صورت میں آتے تو میں انہیں پہچان لیتا تھا۔

بَابُ التَّوحِيدِ وَ صِفَاتِ اللّٰهِ جَلَّ وَ عَلَا شَانُهُ

توحید اور اللہ جل شانہ کی صفات کا باب

(3)۔عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ وَ مُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ، قَالَ يَا مُعَاذُ، قَالَ لَبَّيکَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَ سَعدَيکَ، قَالَ يَا مُعَاذُ، قَالَ لَبَّيکَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَ سَعدَيکَ، قَالَ يَا مُعَاذُ، قَالَ لَبَّيکَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَ سَعدَيکَ، ثَلْثاً، قَالَ مَا مِن اَحَدٍ يَشهَدُ اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ صِدقًا مِن قَلبِهِ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ، قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَفَلَا اُخبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَستَبشِرُوا؟ قَالَ اِذًا يَتَّكِلُوا، فَاَخبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِندَ مَوتِهِ تَاَثُّمًا رَوَاهُ مُسلِمٌ وَ البُخَارِی [بخاری حدیث رقم: ۱۲۸، مسلم حدیث رقم: ۱۴۸]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سواری پر تشریف فرما تھے اور حضرت معاذ ﷺ ان کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ میں حاضر ہوں، حکم فرمایئے۔ آپ ﷺ نے تین بار اسی طرح اے معاذ، اے معاذ فرمایا اور ہر بار حضرت معاذ نے لبیک لبیک عرض کیا۔ پھر فرمایا: جو شخص سچے دل سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دے گا اللہ اسے جہنم پر حرام کر دے گا۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا میں یہ بات لوگوں کو جا کر بتا نہ دوں تا کہ وہ خوش ہو جائیں؟ فرمایا: اس طرح لوگ اسی بات پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے (یعنی عمل چھوڑ دیں گے)۔ بعد میں حضرت معاذ نے اپنی وفات کے وقت یہ بات بتا دی تا کہ علم چھپانے کا گناہ نہ ملے۔

(4)۔وَعَنْ سُفيَانَ ابنِ عَبدِ اللّٰهِ الثَّقَفِیِّ ﷺ قَالَ: قُلتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُل لِی فِی الاِسلَامِ قَولًا لَا اَسئَلُ عَنهُ اَحَدًا غَيرَکَ، قَالَ: قُل آمَنتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ استَقِم رَوَاهُ مُسلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۱۵۹]۔

ترجمہ: حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے اسلام کے بارے میں

ایسی نصیحت فرمایئے کہ آپ کے علاوہ مجھے کسی سے پوچھنی نہ پڑے۔ فرمایا: کہہ میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر ڈٹ جا۔

(5)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی كَذَّبَنِیْ ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ وَ شَتَمَنِیْ وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِیْبُهٗ اِیَّایَ فَقَوْلُهٗ لَنْ یُعِیْدَنِیْ كَمَا بَدَأَنِیْ وَلَیْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَیَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِیَّایَ فَقَوْلُهٗ لِیْ وَلَدٌ وَ سُبْحَانِیْ اَنْ اَتَّخِذَ صَاحِبَةً اَوْ وَلَداً رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم: ۳۱۹۳، ۴۹۷۴، ۴۹۷۵، نسائی حدیث رقم: ۲۰۷۸]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آدم کے بیٹے نے مجھے جھٹلایا ہے حالانکہ یہ اس کا حق نہ تھا۔ اور اس نے مجھے گالی دی ہے حالانکہ یہ بھی اس کا حق نہ تھا۔ اس کا مجھے جھٹلانا اس طرح ہے کہ کہنے لگا مجھے اللہ پہلی دفعہ پیدا کرنے کی طرح دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔ حالانکہ پہلی مرتبہ پیدا کرنا دوسری بار زندہ کرنے سے آسان نہیں اور اس نے مجھے گالی اس طرح دی ہے کہ کہنے لگا خدا کا بھی بیٹا ہے۔ حالانکہ میں کسی کو اپنی بیوی بنانے یا بیٹا بنانے سے پاک ہوں۔

(6)۔ وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْمَا یَرْوِیْهِ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ اَنَّهٗ قَالَ یَا عِبَادِیْ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَ جَعَلْتُهٗ بَیْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا ، یَا عِبَادِیْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَیْتُهٗ فَاسْتَهْدُوْنِیْ اَهْدِكُمْ ، یَا عِبَادِیْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ ، فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْكُمْ ، یَا عِبَادِیْ كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهٗ فَاسْتَكْسُوْنِیْ اَكْسُكُمْ ، یَا عِبَادِیْ اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْ لَكُمْ ، یَا عِبَادِیْ اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضُرِّیْ فَتَضُرُّوْنِیْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِیْ فَتَنْفَعُوْنِیْ ، یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِیْ مُلْكِیْ شَیْئًا ، یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰی اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِیْ شَیْئًا ، یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُوْنِیْ فَاَعْطَیْتُ كُلَّ

وَاحِدٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِي اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ، يَا عِبَادِي اِنَّمَا هِيَ اَعمَالُكُم اُحصِيهَا لَكُم ثُمَّ اُوَفِّيكُمْ اِيَاهَا، فَمَنْ وَجَدَ خَيرًا فَلْيَحمَدِ اللّٰهَ، وَمَن وَجَدَ غَيرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ اِلَّا نَفسَهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٦٥٧٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ نے نبی کریم ﷺ کی زبانِ اقدس سے وہ بات بیان کی ہے جوانہوں نے اپنے رب جل شانہ کی طرف سے بیان فرمائی ہے (یعنی یہ بھی حدیثِ قدسی ہے)۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے او پر حرام کر دیا ہے اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام ٹھہرایا ہے لہٰذا آپس میں ظلم مت کرنا۔ اے میرے بندو! جب تک میں کسی کو ہدایت نہ دوں اس وقت تک تم سب گمراہ ہو۔ لہٰذا مجھ سے ہدایت مانگتے رہو، میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! جب تک میں کسی کو کھانا نہ دوں، تم سب بھوکے ہو۔ لہٰذا مجھ سے کھانا مانگتے رہو، میں تمہیں کھانا دوں گا۔ اے میرے بندو! جب تک میں کسی کو لباس نہ پہناؤں تم سب ننگے ہو لہٰذا مجھ سے لباس مانگتے رہو میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم دن رات خطائیں کرتے رہتے ہو۔ اور میں سارے گناہ معاف کرتا ہوں۔ لہٰذا مجھ سے معافی مانگتے رہو، میں تمہیں معاف کر دوں گا۔ اے میرے بندو! تم میں اتنی پہنچ ہی نہیں کہ میرا کچھ نقصان کرسکو۔ اور تم میں اتنی پہنچ ہی نہیں کہ میرا فائدہ کرسکو۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے پچھلے لوگ اور انسان اور جن سارے مل کر تمہارے ایک پاکیزہ ترین آدمی کے قلب کی طرح شفاف ہو جائیں تب بھی میری بادشاہی میں معمولی اضافہ بھی نہ ہوگا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے لوگ اور انسان اور جن سارے مل کر تمہارے ایک بدترین آدمی کے قلب کی طرح بدکار ہو جائیں تب بھی میری بادشاہی میں معمولی کمی نہ آئے گی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے پچھلے لوگ اور انسان اور جن سارے مل کر ایک جسم کی شکل اختیار کرلیں اور مجھ سے بھاری مطالبہ کریں تو میں ہر ایک کی فرمائش پوری کر دوں تو اس سے میری ملکیت میں کوئی کمی نہیں آئے گی جس طرح سوئی کا ناکہ سمندر میں ڈبو لینے سے سمندر کا کچھ نہیں بگڑتا۔ اے میرے بندو! یہ صرف تمہارے اپنے اعمال ہوتے ہیں جنہیں میں تمہارے لیے شمار کر لیتا ہوں اور بدلے کی صورت میں تمہاری طرف لوٹا دیتا ہوں۔ لہٰذا جس کسی کو فائدہ پہنچے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جس کسی کو فائدہ نہ پہنچے وہ اپنے آپ کو ملامت کرے۔

(7)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ تِسعَةً وَتِسعِينَ اِسمًا، مَن

اَحصَاهَا دَخَلَ الجَنَّةَ ، هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ المَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِی الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِ الْمُمِيْتُ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِیُ الْمُتَعَالِی الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِکُ الْمُلْکِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِی الْمَانِعُ الضَّآرُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِیُ الْبَدِيْعُ الْبَاقِیُ الْوَارِثُ الرَّشِيْدُ الصَّبُوْرُ رَوَاهُ التِّرمِذِیْ وَرَوَاهُ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِیْ اِلٰی دَخَلَ الجَنَّةَ [ترمذی حدیث رقم: ٣٥٠٧، ابن ماجة حدیث رقم: ٣٨٦١، ومثله فی البخاری حدیث رقم: ٦٤١٠، ومثله فی المسلم حدیث رقم: ٦٨١٠، مستدرک حاکم حدیث رقم: ٤١، ٤٢]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ کے ننانوے نام ہیں۔ جس نے ان کا احاطہ کرلیا وہ جنتی ہے۔

وہ اللہ ہے۔ جس کے سواء کوئی معبود نہیں، بے حد رحم کرنے والا، ہمیشہ رہنے والا، مالک، بے عیب، سلامتی والا، امن عطا کرنے والا، نگہبان، غالب، کمی پوری کرنے والا، تکبر کرنے کا حقدار، پیدا کرنے والا، عدم سے وجود میں لانے والا، صورت بنانے والا، بے حد بخشش کرنے والا، قہر کرنے والا، اپنے پاس سے دینے والا، رزق دینے والا، بے حد کھولنے والا، جاننے والا، بند کرنے والا، کھولنے والا، پست کرنے والا، بلند کرنے والا، عزت دینے والا، ذلت دینے والا، سننے والا، دیکھنے والا، فیصلہ کرنے والا، انصاف کرنے والا، لطف کرنے والا، خبر رکھنے والا، برداشت والا، عظمت والا، بخشنے والا، قدردان، بلند رتبہ، بڑا، حفاظت کرنے والا، تقویت دینے والا، حساب لینے

والا، شان والا، کرم کرنے والا، صورتِ حال پر نظر رکھنے والا، قبول کرنے والا، وسعت والا، مصلحت والا، محبت کرنے والا، بزرگی والا، دوبارہ اٹھانے والا، مشاہدہ کرنے والا، سچا، اعتماد کے قابل، قوت والا، مضبوط، دوست، تعریف کے قابل، احاطہ کرنے والا، پہلی بار پیدا کرنے والا، لوٹانے والا، زندہ کرنے والا، مارنے والا، زندہ، قائم دائم، پانے والا، بزرگی والا، تنہا، اکیلا، جس کے سب محتاج ہیں، قدرت والا، اقتدار والا، آگے لے جانے والا، پیچھے رکھنے والا، سب سے پہلا، سب سے آخر، ظاہر، پوشیدہ، کارساز، بلندی والا، احسان کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا، بدلہ لینے والا، معاف کرنے والا، شفقت ومہربانی کرنے والا، مالک، جلال اور بزرگی والا، انصاف کرنے والا، اکٹھا کرنے والا، بے نیاز، بے نیاز کر دینے والا، روکنے والا، نقصان کا مالک، نفع بخش، نورِ مطلق، ہدایت دینے والا، نئے سرے سے پیدا کرنے والا، باقی رہنے والا، وارث، راہ دکھانے والا، بردبار۔

بَابُ مَنَاقِبِ الْحَبِيْبِ ﷺ

حبیب کریم ﷺ کے مناقب کا باب

فِی شَرَافَةِ نَسَبِهٖ ﷺ

آپ ﷺ کی خاندانی شرافت

قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِنْ اَنْفُسِهِمْ [آل عمران: ۱۶۴] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یقیناً اللہ نے مومنوں پر احسان کیا ہے کہ ان میں ان کی اپنی جانوں میں سے اپنا رسول بھیجا ہے۔ وَ قَالَ الْخَلِیْلُ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ آیَاتِکَ [البقرہ: ۱۲۹] اور سیدنا ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے دعا فرمائی: اے میرے رب ان میں انہی میں سے رسول بھیج جو ان پر تیری آیتیں تلاوت کرے۔ وَ قَالَ تَعَالٰی وَ تَقَلُّبَکَ فِی السَّاجِدِیْنَ [الشعراء: ۲۱۹] اور فرماتا ہے: (اے محبوب) تیرا سجدہ کرنے والوں میں آنا جانا۔

(8)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بُعِثْتُ مِنْ خَیْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا

حَتّٰی كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ كُنْتُ فِیْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۳۵۵۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں بنی آدم کے بہترین لوگوں میں زمانہ در زمانہ آگے چلتا آیا حتیٰ کہ اس دور میں میری ولادت ہوگئی۔

(9)۔ وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيْلَ، وَاصْطَفٰی قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَيْشٍ بَنِیْ هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۵۹۳۸، ترمذی حدیث رقم:۳۶۰۵، ۳۶۰۶]۔

ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک اللہ نے اسماعیل کی اولاد میں سے کنانہ کو چن لیا اور کنانہ میں سے قریش کو چن لیا اور قریش میں سے بنی ہاشم کو چن لیا اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو چن لیا۔

(10)۔ وَعَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَمْ يَزَلِ اللّٰهُ تَعَالٰی يَنْقُلُنِیْ مِنَ الْاَصْلَابِ الْكَرِيْمَةِ وَالْاَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ حَتّٰی اَخْرَجَنِیْ مِنْ اَبَوَیَّ فَلَمْ يَلْتَقِيَا عَلٰی سِفَاحٍ قَطُّ رَوَاهُ عَيَاض فِی الشِّفَاءِ وَابْنُ الْجَوْزِی فِی الْوَفَا [الشفاء ۱/۴۸، الوفا صفحہ ۳۵]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ مجھے کرامت والی پشتوں اور پاکیزہ رحموں میں منتقل کرتا رہا حتیٰ کہ مجھے میرے ماں باپ میں سے پیدا کیا، پس وہ دونوں (یعنی اصلاب و ارحام) برائی کے طریقے سے نہیں ملے۔

فِیْ مِيْلَادِ النَّبِیِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ کے میلاد کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا [یونس:۵۸] اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: فرمادو کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت، اس چیز پر خوشی منایا کرو۔ وَقَالَ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ [الضحی:۱۱] اور فرماتا ہے: اپنے رب کی نعمت کو بیان کر۔ وَقَالَ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا

تَكْفُرُوْنِ [البقرة:۱۵۲] اور فرماتا ہے: میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری مت کرو۔ وَقَالَ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ [ابراهيم:۵] اور فرماتا ہے: انہیں اللہ کے دنوں کی یاد دلاؤ۔

(11)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَلَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا [ابراهيم:۲۸] ، قَالَ: هُمْ وَاللّٰهِ كُفَّارُ قُرَيْشٍ، قَالَ عَمْرٌو: هُمْ قُرَيْشٌ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ نِعْمَةُ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:۳۹۷۷]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کی آیت اَلَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا [ابراهيم:۲۸] کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: اَلَّذِيْنَ سے مراد کفار قریش ہیں، حدیث کے راوی عمرو فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم وہ لوگ قریش تھے اور نعمت اللہ سے مراد محمد ﷺ ہیں۔

(12)۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا أَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ؟ قَالَ: اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيْثًا مِنِّيْ، وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَنَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِكَ، قَالَ: آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ، قَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ قَالَ: اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَاِنَّهٗ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ اَحْمَدُ [نسائی حدیث رقم:۵۴۲۶ ، مسند احمد ۴/۱۱۴ حدیث رقم:۱۶۸۴۱ ، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم:۱۶۰۵۷]۔ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ بِلَفْظِ هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا [مسلم حدیث رقم:۶۸۵۷ ، ترمذی حدیث رقم:۳۳۷۹، صحیح ابن حبان حدیث رقم:۸۱۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ: ایک مرتبہ حضرت معاویہ ﷺ مسجد میں ایک حلقہ کے پاس تشریف لائے، فرمایا: کس لیے بیٹھے ہو؟ لوگوں نے کہا ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھے ہیں، فرمایا: کیا اللہ کی قسم تم

لوگ صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہیں، فرمایا: میں نے آپ لوگوں پر شک کرتے ہوئے آپ سے قسم نہیں لی، آپ لوگوں میں رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں مجھ سے کم روایت کرنے والا کوئی نہ تھا، اور بے شک ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ایک حلقے میں تشریف لائے، اور فرمایا: تم لوگ کس لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا ہم اللہ کا ذکر کرنے اور اس کا شکر ادا کرنے کے لیے بیٹھے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دی، اور آپ کے ذریعے ہم پر احسان فرمایا، فرمایا: کیا اللہ کی قسم تم لوگ صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہیں، فرمایا: میں نے آپ لوگوں پر شک کرتے ہوئے آپ سے قسم نہیں لی، بلکہ میرے پاس جبریل آئے اور مجھے خبر دی کہ بے شک اللہ عزوجل تم لوگوں کی وجہ سے فرشتوں میں فخر کر رہا ہے۔

(13)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ: تَذَاکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَ اَبُوْ بَکْرٍ ﷺ مِیْلَادَهُمَا عِنْدِیْ، فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَکْبَرَ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ [المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم: ۲۸، مجمع الزوائد ۹/۶۰]۔ وقال الهیثمی اسنادہ حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میرے پاس رسول اللہ ﷺ نے اور ابوبکر ﷺ دونوں نے اپنے میلاد کا ذکر کیا، رسول اللہ ﷺ ابوبکر سے بڑے تھے۔

(14)۔ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَیْنِ، فَقَالَ فِیْهِ وُلِدْتُ وَ فِیْهِ اُنْزِلَ عَلَیَّ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۲۷۵۰]۔

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوموار کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس دن میں پیدا ہوا تھا اور اس دن مجھ پر قرآن نازل کیا گیا تھا۔

(15)۔ وَعَنْ عُرْوَةَ لَمَّا مَاتَ اَبُوْ لَهَبٍ اُرِیَهُ بَعْضُ اَهْلِهِ بِشَرِّ حِیْبَةٍ، فَقَالَ لَهُ مَا ذَا لَقِیْتَ، قَالَ اَبُوْ لَهَبٍ لَمْ اَلْقَ بَعْدَکُمْ خَیْرًا غَیْرَ اَنِّیْ سُقِیْتُ فِیْ هٰذِهٖ بِعِتَاقَتِیْ ثُوَیْبَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُ [بخاری حدیث رقم: ۵۱۰۱]۔

ترجمہ: حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جب ابولہب مرگیا تو اس کے گھر کے ایک فرد نے خواب میں اس کی بدحالی کو دیکھا۔ اس نے پوچھا تیرے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ ابولہب نے کہا کہ مجھے تم لوگوں سے بچھڑ کر کوئی سکون نہیں سوائے

اس کے کہ ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے اس انگلی میں سے پانی ملتا رہتا ہے۔

(16)۔ وَعَنْ قَیْسِ بْنِ مَخْرَمَۃَ قَالَ: سَأَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قُبَاثَ ابْنَ اَشْیَمَ اَخَا بَنِی یَعْمَرَ بْنَ لَیْثٍ، اَنْتَ اَکْبَرُ اَمْ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ؟ فَقَالَ: رَسُولُ اللّٰہِ اَکْبَرُ مِنِّی وَ اَنَا اَقْدَمُ مِنْہُ فِی الْمِیْلَادِ رَوَاہُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ۳۶۱۹]۔

ترجمہ: قیس بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ: عثمان بن عفان نے قباث بن اشیم سے پوچھا کہ آپ بڑے ہیں یا رسول اللہ ﷺ بڑے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ: رسول اللہ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں، مگر میں آپ ﷺ سے پہلے پیدا ہوا تھا۔

(17)۔ وَعَنْ مُغِیْرَۃَ بْنِ اَبِی رَزِیْنٍ قَالَ: قِیْلَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَیُّمَا اَکْبَرُ اَنْتَ اَمِ النَّبِیُّ ﷺ؟ فَقَالَ: ھُوَ اَکْبَرُ مِنِّی وَ اَنَا وُلِدْتُ قَبْلَہُ رَوَاہُ الْحَاکِم [مستدرک حاکم حدیث رقم: ۵۴۷۸]۔

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن ابی رزین فرماتے ہیں کہ: حضرت عباس بن عبدا * سے پوچھا گیا کہ آپ اور نبی کریم ﷺ میں کون بڑا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ مجھ سے بڑے ہیں مگر میں ان سے پہلے پیدا ہوا تھا۔

(18)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ ﷺ الْمَدِیْنَۃَ فَوَجَدَ الْیَھُوْدَ تَصُوْمُ یَوْمَ عَاشُوْرَآئَ، فَقَالَ مَا ھٰذَا؟ قَالُوْا ھٰذَا یَوْمٌ صَالِحٌ ھٰذَا یَوْمٌ نَجَّی اللّٰہُ بَنِی اِسْرَآئِیْلَ مِنْ عَدُوِّھِمْ فَصَامَہُ مُوْسٰی، قَالَ فَاَنَا اَحَقُّ بِمُوْسٰی مِنْکُمْ فَصَامَہُ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِی وَمِثْلُہُ فِی مُسْلِمٍ [بخاری حدیث رقم: ۲۰۰۴، ۳۳۹۷، ۳۹۴۳، ۴۶۸۰، ۴۷۳۷، مسلم حدیث رقم: ۲۶۵۶، ۲۶۵۸، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۴۴۴، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۷۳۴]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مدینہ پہنچے تو آپ نے دیکھا کہ یہودی عاشوراء کے دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا یہ کیسا روزہ ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ بڑا اچھا دن ہے۔ یہ وہ دن ہے جب اللہ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دی تھی تو حضرت موسیٰ نے اس دن روزہ رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں موسیٰ کا تم سے زیادہ حقدار ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے اس دن کا روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

اُرسِلَ رَسُوْلُنَا ﷺ اِلَی الْعٰلَمِیْنَ جَمِیْعاً

ہمارے رسول ﷺ تمام جہانوں کی طرف بھیجے گئے ہیں

قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا [الاعراف:۱۵۸]

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فرمادو: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ وَ قَالَ یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَھُمْ فِی التَّوْرٰۃِ وَ الْاِنْجِیْلِ الْآیَۃ [الاعرف:۱۵۷] **اور فرماتا ہے: اسے اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔**

(19)۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ یَھُوْدِیٌّ وَلَا نَصْرَانِیٌّ ثُمَّ یَمُوْتُ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِہٖ اِلَّا کَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۳۸۶]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے۔ اس امتِ دعوت کا کوئی بھی فرد خواہ یہودی ہو یا عیسائی، میرے بارے میں سن کر ایمان لائے بغیر مر گیا تو وہ ضرور ہی دوزخی ہوگا۔

(20)۔ وَعَنْ عُبَادَۃَ ابْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ شَھِدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ وَابْنُ اَمَتِہٖ وَکَلِمَتُہٗ اَلْقَاھَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ وَالْجَنَّۃُ وَالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ عَلٰی مَا کَانَ مِنَ الْعَمَلِ رَوَاہُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۳۴۳۵، مسلم حدیث رقم:۱۴۰]۔

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کی بندی کے بیٹے ہیں اور وہ اللہ کا کلمہ ہیں جسے اللہ نے مریم کی طرف القا فرمایا تھا اور وہ اللہ کی طرف سے روح ہیں اور جنت و دوزخ حق ہیں۔ اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا خواہ اس کا عمل کچھ بھی ہو۔

(21)۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَآءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ

جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِداً وَطَهُوراً وَأُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَّ خُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۱۱۶۷، ترمذی حدیث رقم:۱۵۵۳، ابن ماجۃ حدیث رقم:۵۶۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے انبیاء پر چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی ہے۔ مجھے جامع کلام عطا ہوا ہے اور مجھے رُعب کے ذریعے مدد دی گئی ہے اور میرے لیے غنیمت کے مال حلال کر دیے گئے ہیں اور میرے لیے ساری زمین مسجد اور پاک بنادی گئی ہے اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور میرے ذریعے سے انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔

نَبِيُّنَا ﷺ آخِرُ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَا تَأْوِيْلَ فِيْهِ وَلَا تَخْصِيْصَ

ہمارے نبی ﷺ آخری نبی ہیں۔ اس میں کسی تاویل اور تخصیص کی گنجائش نہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ [الاحزاب:۴۰] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: محمد تمہارے مردوں میں سے کسی ایک کے بھی باپ نہیں، لیکن اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔ وَقَالَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ [المائدۃ:۳] اور فرماتا ہے: آج ہم نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا۔ وَقَالَ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ [آل عمران:۱۱۰] اور فرماتا ہے: تم بہترین امت ہو، تمہیں لوگوں کے لیے سامنے لایا گیا ہے۔

(22)۔ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ ﷜ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَاِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا ذَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فُوْا بِبَيْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَعْطُوْا حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۴۷۷۳، بخاری حدیث رقم:۳۴۵۵، ابن ماجۃ حدیث رقم:۲۸۷۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷜ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں سیاست کا کام انبیاء کرتے تھے۔ جب بھی کوئی نبی فوت ہو جاتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی آجاتا تھا، مگر اب میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور اب خلفاء

ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ فرمایا: پہلے خلیفہ کی بیعت کو نبھانا، بس پہلے کی بیعت کو نبھانا۔ تم ان کا حق ادا کرتے رہنا، اللہ ان سے انکی رعایا کے بارے میں خود پوچھ لے گا۔

(23)۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْاَنْبِيَآءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتاً فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعُ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهٖ وَيَتَعَجَّبُونَ لَهٗ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۵۹۶۱، بخاری حدیث رقم: ۳۵۳۵]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسے ہے جیسے ایک آدمی نے حسین وجمیل گھر بنایا، مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ اب لوگ گھوم پھر کر مکان دیکھنے لگے اور اسکی خوبصورتی پر حیران ہونے لگے۔ مگر یہ بھی کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

(24)۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيْباً مِنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُولُ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۷۳۴۲، بخاری حدیث رقم: ۳۶۰۹، ترمذی حدیث رقم: ۲۲۱۸]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تیس کے قریب جھگڑالو جھوٹے پیدا نہ ہوں گے، ان میں سے ہر ایک رسالت کا دعویٰ کرے گا۔

(25)۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۷۴۰۴، بخاری حدیث رقم: ۶۵۰۴، ترمذی حدیث رقم: ۲۲۱۴]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اور قیامت ان دو (انگلیوں) کی طرح (جڑے ہوئے) ہیں۔

(26)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا

نَبِیَّ قَالَ فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَی النَّاسِ فقَالَ لٰکِنَّ الْمُبَشِّرَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ وَهِیَ جُزْءٌ مِّنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم:۲۲۷۲، مسند احمد حدیث رقم: ۱۳۸۳۱]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷛ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے۔ اب میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی۔ یہ بات صحابہ کرام پر گراں گزری۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مبشرات جاری رہیں گے۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا: مسلمان کے خواب، یہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہیں۔

(27)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَنَا آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِی آخِرُ الْمَسَاجِدِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۳۳۷۶]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے۔

(28)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدِی خَاتَمُ مَسَاجِدِ الْاَنْبِيَاءِ رَوَاهُ الدَّيْلِمِی [مجموع فی مصنفات ابی جعفر ابن البختری حدیث رقم:۲۱۶، الترغیب والترهیب حدیث رقم:۱۷۵۰ وَقَالَ الْبَانِیْ فِیْ تَخْرِيْجِهٖ اِنَّهٗ حَسَنٌ، مجمع الزوائد حدیث رقم:۵۸۵۵، ورواه الدیلمی بغیر سند]۔ هٰذَا الْحَدِيْثُ يُفَسِّرُ حَدِيْثَ مُسْلِمٍ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مسجدوں میں سے آخری ہے۔

(29)۔ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ﷛ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ يُمْحٰی بِیَ الْكُفْرُ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی عَقِبِی وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِیٌّ وَفِی رِوَايَةٍ لَيْسَ بَعْدَهٗ اَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَرَوَی الْبُخَارِی اِلٰی وَاَنَا الْعَاقِبُ [مسلم حدیث رقم:۶۱۰۵، بخاری حدیث رقم:۳۵۳۲، ۴۸۹۶، ترمذی حدیث رقم:۲۸۴۰]۔

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں مٹانے والا ہوں میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے اور میں اٹھانے والا ہوں، لوگ میرے پیچھے پیچھے اٹھیں گے اور میں عاقب اور آخری ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد ایک بھی نہ ہو۔

(30)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ آدَمَ خَیَّرَ لِآدَمَ بَنِیْهِ، فَجَعَلَ یَرٰی فَضَائِلَ بَعْضِهِمْ عَلٰی بَعْضٍ، قَالَ: فَرَآنِیْ نُوْرًا سَاطِعًا فِیْ اَسْفَلِهِمْ فَقَالَ یَا رَبِّ! مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا ابْنُکَ اَحْمَدُ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْآخِرُ وَهُوَ اَوَّلُ شَافِعٍ رَوَاهُ الْبَیْهَقِی [دلائل النبوة للبیهقی ۵/۴۸۳، الخصائص الکبری ۱/۶۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ فرمایا: جب اللہ عزوجل نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو آدم کے سامنے ان کی اولاد کے مراتب ظاہر فرمائے، تو وہ بعض کے بعض پر فضائل دیکھنے لگے، فرمایا: انہوں نے مجھے ان کے نیچے چھائے ہوئے نور کی حالت میں دیکھا، تو عرض کیا اے میرے رب، یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ تیرا بیٹا احمد ہے، یہی اول ہے یہی آخر ہے، یہی پہلا شفیع ہے۔

حُبُّهٗ ﷺ اَصْلُ الْاِیْمَانِ وَلَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهٗ

آپ ﷺ کی محبت ایمان کی بنیاد ہے۔ جسکے دل میں نبی کریم ﷺ کی محبت نہیں اسکے دل میں ایمان نہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی. قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ وَعَشِیْرَتُکُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَهَا وَمَسٰکِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ [التوبة:۲۴] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فرما دو کہ اگر تمہارے آباء واجداد اور بیٹے اور بھائی اور بیویاں اور رشتہ دار اور مال جسے تم کماتے ہو اور تجارت جس کے بند ہونے کا تمہیں خوف ہے اور تمہاری پسندیدہ رہائش

گا ہیں تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اللہ کی راہ میں جہاد سے زیادہ پیاری ہیں تو پھر انتظار کرو حتیٰ کہ اللہ اپنی طرف سے سزا نافذ کر دے۔

(31)۔ عَنْ اَنَسٍ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ : لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُونَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۱۵، مسلم حدیث رقم :۱۶۹، نسائی حدیث رقم:۵۰۱۳، ۵۰۱۴، ابن ماجۃ حدیث رقم:۶۷]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کے والد، اس کے بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

(32)۔ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ : ثَلٰثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ، اَنْ یَکُونَ اللّٰہُ وَرَسُولُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَاَنْ یُحِبَّ الْمَرْئَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَاَنْ یَکْرَہَ اَنْ یَعُودَ فِی الْکُفْرِ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُقْذَفَ فِی النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۱۶۵، بخاری حدیث رقم:۱۶، ترمذی حدیث رقم:۲۶۲۴]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس بندے میں پائی جائیں اس نے ایمان کی چاشنی پالی۔ ایک یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اسے باقی سب سے زیادہ پیارے ہوں۔ دوسری یہ کہ وہ کسی بندے سے محض اللہ کی خاطر محبت کرتا ہو۔ تیسری یہ کہ کفر کی طرف لوٹ جانا اسے اتنا ناپسند ہو جس طرح آگ میں گرائے جانا اسے ناپسند ہے۔

(33)۔ وَعَنْہُ قَالَ جَآئَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَتَی السَّاعَۃُ؟ قَالَ: وَمَا اَعْدَدتَّ لِلسَّاعَۃِ قَالَ حُبَّ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ قَالَ : فَاِنَّکَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَس فَمَا فَرِحْنَا بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحاً أَشَدَّ مِنْ قَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ فَاِنَّکَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ وَفِی رِوَایَۃٍ قَالَ اَنَس ﷜ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُولَہٗ وَاَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ فَاَرْجُو اَنْ اَکُونَ مَعَھُمْ وَاِنْ لَّمْ اَعْمَلْ بِاَعْمَالِھِمْ رَوَاہُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۶۷۱۳، بخاری حدیث رقم:۳۶۸۸] وَفِی رِوَایَۃٍ فَکَانَ الرَّجُلُ اِسْتَکَانَ

ثُمَّ قَالَ يَارَسُولَ اللهِ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا كَثِيْرَ صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلٰكِنِّي اُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ۶۷۱۵، بخاری حديث رقم: ۶۱۵۳] وَمِثْلُهُ فِي مُوَطَّا الْاِمَامِ مُحَمَّدٍ [مؤطا الامام محمد صفحة ۳۹۰]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی۔ آپ نے فرمایا: تو نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کہا میں نے اس کے لیے کوئی تیاری نہیں کی، سوائے اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہوگی۔ حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے مسلمانوں کو اسلام لانے کے بعد کسی بات پر اتنا خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھا تھا جتنا وہ اس بات پر خوش ہوئے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت انس ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ اور اس کے رسول اور ابوبکر اور عمر سے محبت کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ ان کے ساتھ رہوں گا اگرچہ میرے اعمال ان جیسے نہیں ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ آدمی خاموش سا ہو گیا۔ پھر کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے اس کے لیے نہ تو زیادہ نماز تیار کی ہے نہ روزے اور نہ ہی زکوٰۃ، ہاں البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: تو اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ تیری محبت ہوگی۔

(34)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَا سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ قَطُّ اِلَّا بَكٰى رَوَاهُ الدَّارِمِي [دارمی حديث رقم: ۸۷، المعجم الاوسط للطبرانی حديث رقم: ۲۵۲ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ طَفَاوِي]۔ اِسْنَادُ الدَّارِمِيِّ صَحِيْحٌ وَاِسْنَادُ الطَّبْرَانِيِّ ضَعِيْف

ترجمہ: حضرت عمرو بن محمد اپنے باپ کی زبانی بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر کو جب بھی نبی کریم ﷺ کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے سنا وہ ہمیشہ رونے لگتے تھے۔

(35)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِي لِي حُبًّا نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِي بِاَهْلِهِ وَمَالِهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ۷۱۴۵]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: میری امت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جو میرے بعد آئیں گے ان میں سے ہر ایک یہ چاہے گا کہ کاش وہ مجھے اپنے اہل و

عیال اور مال و دولت کے بدلے میں دیکھ سکے۔

فِی تَعْظِیْمِہٖ وَتَوْقِیْرِہٖ وَاَدَبِہٖ ﷺ

آپ ﷺ کی تعظیم وتوقیر اور ادب کا بیان

قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی یَاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ [الفتح: ۸، ۹] **اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے نبی! بے شک ہم نے آپ کو شاہد، خوشخبری سنانے والا اور آخرت سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور نبی کی بے حد تعظیم اور توقیر کرو۔** وَقَالَ یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ [الحجرات: ۱] **اور فرماتا ہے: اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے مت بڑھو۔** وَقَالَ لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ [الحجرات: ۲] **اور فرماتا ہے: اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند مت کرو۔** وَقَالَ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا [النور: ۶۳] **اور فرماتا ہے: نبی کا بلانا ایک دوسرے کے بلانے کی طرح مت سمجھو۔**

(36)۔ قَالَ عُرْوَۃُ بْنُ مَسْعُوْدٍ حِیْنَ وَجَّهَتْهُ قُرَیْشٌ عَامَ الْقَضِیَّۃِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَرَاٰی مِنْ تَعْظِیْمِ اَصْحَابِہٖ لَہٗ مَا رَاٰی، فَرَجَعَ عُرْوَۃُ اِلٰی اَصْحَابِہٖ فَقَالَ اَیْ قَوْمِ وَاللّٰہِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَی الْمُلُوْکِ وَفَدْتُ عَلٰی قَیْصَرَ وَکِسْرٰی وَالنَّجَاشِیِّ وَاللّٰہِ اِنْ رَاَیْتُ مَلِکًا قَطُّ یُعَظِّمُہٗ اَصْحَابُہٗ مَا یُعَظِّمُ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ مُحَمَّدًا وَاللّٰہِ اِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَۃً اِلَّا وَقَعَتْ فِیْ کَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَکَ بِهَا وَجْهَہٗ وَجِلْدَہٗ وَاِذَا اَمَرَهُمْ اِبْتَدَرُوْا اَمْرَہٗ وَاِذَا تَوَضَّأَ کَادُوْا یَقْتَتِلُوْنَ عَلٰی وَضُوْئِہٖ وَاِذَا تَکَلَّمَ خَفَضُوْا اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَہٗ وَمَا یُحِدُّوْنَ اِلَیْہِ النَّظَرَ تَعْظِیْمًا لَہٗ وَاِنَّہٗ قَدْ عَرَضَ عَلَیْکُمْ خُطَّۃَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوْهَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم: ۲۷۳۱]۔

ترجمہ: عروہ بن مسعود کو جب قریش نے صلح حدیبیہ کے سال رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا تو انہوں نے صحابہ کو نبی کریم ﷺ کی تعظیم کرتے ہوئے دیکھا۔ جب عروہ واپس اپنے دوستوں کے پاس گئے تو کہنے لگے۔ اے لوگو! اللہ کی

قسم میں بادشاہوں کے درباروں میں جاچکا ہوں۔ میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار میں بھی گیا ہوں۔ اللہ کی قسم میں نے کسی بادشاہ کے اصحاب کو اس کی ایسی تعظیم کرتے ہوئے نہیں دیکھا جیسی محمد کی تعظیم محمد کے اصحاب کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم وہ اگر بلغم بھی پھینکتا ہے تو وہ کسی نہ کسی آدمی کے ہاتھ میں گرتی ہے، پھر وہ اسے اپنے منہ اور جسم پر مل لیتا ہے۔ جب وہ انہیں کوئی حکم دیتا ہے تو اس کی تعمیل میں سارے کے سارے بھاگ پڑتے ہیں۔ وہ جب وضو کرتا ہے تو ایسا لگتا ہے کہ وہ لوگ اس کے وضو سے برکت حاصل کرنے کے لیے آپس میں لڑ پڑیں گے۔ جب وہ بولتا ہے تو وہ لوگ اس کے پاس اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں۔ اس کے ادب کی وجہ سے اسکی طرف نگاہیں جما کر نہیں دیکھتے۔ اس نے تم لوگوں کے سامنے ہدایت کا راستہ پیش کیا ہے لہٰذا اسے قبول کرلو۔

(37)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷛ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَ الْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ وَ اَطَافَ بِهِ اَصْحَابُهُ فَمَا يُرِيْدُونَ اَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ اِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۶۰۴۳]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ حجام آپ کی حجامت بنا رہا تھا اور آپ کے اصحاب آپ کے اردگرد موجود تھے۔ وہ چاہتے یہ تھے کہ ایک بھی بال گرے تو کسی نہ کسی کے ہاتھ میں جائے۔

(38)۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ اَرْسَلَنِيْ اَهْلِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ ، فَاَخْرَجَتِ الْجُلْجُلَ مِنْ فِضَّةٍ فِيْهِ شَعْرٌ مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَ كَانَ اِذَا اَصَابَ الْاِنْسَانَ عَيْنٌ اَوْ شَيْئٌ بَعَثَ اِلَيْهَا مِخْضَبَهُ ، فَخَضْخَضَتْهُ لَهُ ، فَشَرِبَ مِنْهُ ، فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ ، فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۵۸۹۶، ۵۸۹۷، ۵۸۹۸، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۶۲۳]۔

ترجمہ: حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب ﷛ فرماتے ہیں کہ میرے گھر والوں نے مجھے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پانی کا ایک پیالہ دے کر بھیجا، انہوں نے چاندی کی ایک ڈبی نکالی جس میں نبی کریم ﷺ کے بال مبارک تھے، کسی انسان کو جب نظر لگ جاتی یا کوئی تکلیف ہوتی تو وہ آپ کی طرف اپنا پیالہ بھیجتا تھا، آپ وہ بال مبارک اس میں پھیرتی تھیں، اور وہ اسے پی لیتا تھا، میں نے اس ڈبی میں جھانکا تو میں نے سرخ رنگ کے بال مبارک دیکھے۔

(39)۔ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا اَخْرَجَتْ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ وَ قَالَتْ هٰذِهٖ جُبَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتّٰى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَ قَالَتْ كَانَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضیٰ نَسْتَشْفِی بِهَا رَوَاهُ مُسْلِم[مسلم حدیث رقم: ۵۴۰۹]۔

ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے ایک طیالسی جبہ نکالا اور فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کا جبہ ہے جو عائشہ کے پاس تھا حتیٰ کہ وہ وفات پا گئیں، جب وہ فوت ہوئیں تو میں نے اسے اپنے قبضے میں لے لیا، اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اسے پہنا کرتے تھے، پھر ہم اسے مریضوں کے لیے دھو لیتے ہیں اور اس سے شفا حاصل کرتے ہیں۔

(40)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَبَّلْنَا يَدَ النَّبِیِّ ﷺ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[ابو داؤد حدیث رقم: ۲۶۴۷، ۵۲۲۳، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۷۰۴]۔ وَقَالَ التِّرْمَذِیْ حَسَنٌ اُنْظُرْ حدیث رقم: ۱۷۱۶۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ہاتھ چومے۔

(41)۔ وَلَمَّا اَذِنَتْ قُرَيْشٌ لِعُثْمَانَ رضی اللہ عنہ فِی الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ حِيْنَ وَجَّهَهُ النَّبِیُّ ﷺ اِلَيْهِمْ فِی الْقَضِيَّةِ، اَبٰی وَقَالَ مَا كُنْتُ لِاَفْعَلَ حَتّٰی يَطُوْفَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ كَذَا فِی الشِّفَا[الشفاء ۲/۳۱]۔

ترجمہ: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ نے حدیبیہ کے دن قریش کی طرف بھیجا تو انہوں نے آپ کو طوافِ کعبہ کی اجازت دی۔ مگر آپ نے انکار کر دیا اور فرمایا کہ میں اس وقت تک طواف نہیں کروں گا جب تک رسول اللہ ﷺ طواف نہ کریں۔

(42)۔ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِيْنَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ لِی خُذْ هٰذَا الدَّمَ فَادْفِنْهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالطَّيْرِ وَالنَّاسِ فَتَنَحَّيْتُ بِهٖ فَشَرِبْتُهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ فَضَحِكَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِی فِی شُعَبِ الْاِيْمَانِ[شعب الایمان للبیھقی حدیث رقم: ۶۴۸۹، الخصائص الکبریٰ ۲/۴۴۱]۔

ترجمہ: حضرت یزید بن عمر بن سفینہ اپنے باپ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے (یعنی علاج کے لیے اپنے خون مبارک کا اخراج کیا) اور مجھے فرمایا کہ یہ خون پکڑو اور اسے جانوروں، پرندوں اور انسانوں کی پہنچ سے دور دفن کر دو۔ میں نے ایک طرف ہٹ کر وہ خون پی لیا۔ پھر میں نے نبی کریم ﷺ کو بتایا تو آپ ہنس پڑے۔

(43)۔ وَعَنْ اُمِّ اَيْمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ اِلىٰ فَخَّارَةٍ فَبَالَ فِيهَا فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَ اَنَا عَطْشَانَةٌ فَشَرِبْتُ مَا فِيهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ اَخْبَرْتُهُ فَضَحِكَ وَقَالَ اَمَا اِنَّكِ لَنْ تَشْتَكِيَ بَطْنَكِ بَعْدَ يَوْمِكِ هٰذَا اَبَداً رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَذَكَرَهُ السُّيُوطِي فِي الْخَصَائِصِ الْكُبْرىٰ [الخصائص الكبرىٰ ۱۲۲/۱، مستدرک حاکم حدیث رقم: ۷۰۶۲، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم: ۲۰۷۴۰، الشفاء ۴۱/۱، حلیۃ الاولیاء حدیث رقم: ۳۰۸۵ کَمَا رَتَّبَهُ الْهَيْثَمِيُّ وَفِيهِ اَبُوْ مَالِكٍ النَّخَعِيُّ وَهُوَ ضَعِيفٌ وَقَالَ عَيَاض عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ حَدِيثُ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ الَّتِي شَرِبَتْ بَوْلَهُ صَحِيحٌ، اَلْزَمَ الدَّارَقُطْنِيُّ مُسْلِماً وَالْبُخَارِيَّ اِخْرَاجَهُ فِي الصَّحِيحِ، اَقُوْلُ لَعَلَّهُ قَالَ هٰذَا فِي حَدِيثٍ آخَرَ اَوْ فِي سَنَدٍ آخَرَ]۔

ترجمہ: حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک رات کو اٹھ کر ٹھیکرے کے پاس تشریف لے گئے اور اس میں بول مبارک فرمایا، پھر رات کو میں اٹھی اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، بس جو کچھ اس میں تھا میں نے پی لیا، جب صبح ہوئی تو میں نے حضور کو عرض کیا، آپ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: آج کے بعد تیرے پیٹ کو کبھی تکلیف نہ ہوگی۔

(44)۔ وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ شُجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ فَتَلَقَّاهُ اَبِي فَمَلَجَ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ بِفَمِهٖ وَازْدَرَدَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلىٰ مَنْ خَالَطَ دَمِي دَمَهُ فَلْيَنْظُرْ اِلىٰ مَالِكِ بْنِ سَنَانٍ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ اِبْنُ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِي فِي فَتْحِ الْبَارِي قَدْ تَكَاثَرَتِ الْاَدِلَّةُ عَلىٰ طَهَارَةِ فُضَلَاتِهٖ ﷺ [مستدرک حاکم حدیث رقم: ۶۵۱۰، ۶۵۰۲، الخصائص الکبریٰ ۴۴۱/۲، فتح الباری ۲۳۷/۱ بَابُ الْمَاءِ الَّذِي يُغْسَلُ بِهٖ شَعْرُ الْاِنْسَانِ]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ احد کے دن زخمی ہوئے، میرے والد آپ ﷺ سے ملے اور انہوں نے اپنے منہ کے ذریعے آپ ﷺ کے چہرہ اقدس سے خون چوس لیا اور اسے نگل گئے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اسے دیکھنا چاہتا ہو جس کے خون کے ساتھ میرا خون مل گیا وہ مالک بن سنان کو دیکھ لے۔ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں فرمایا ہے کہ آپ ﷺ کے فضلات کی پاکیزگی پر کثرت سے دلائل موجود ہیں۔

فِي فَضْلِهٖ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ الْخَلَائِقِ

تمام انبیاء علیہم السلام اور تمام مخلوق پر آپ ﷺ کی فضیلت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ [الانبیاء:۱۰۷] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

(45)۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَنَا سَیِّدُ وَلَدِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ اَوَّلُ مَنْ یَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَ اَوَّلُ شَافِعٍ وَ اَوَّلُ مُشَفَّعٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۵۹۴۰، ابو داؤد حدیث رقم:۴۶۷۳]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن آدم کی اولاد کا سردار ہوں گا۔ میں پہلا فرد ہوں گا جس پر سے قبر کھل جائے گی۔ اور میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں۔

(46)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَا مِنَ الْاَنْبِیَآءِ مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا قَدْ اُعْطِیَ مِنَ الْآیَاتِ مَا مِثْلُهٗ آمَنَ عَلَیْهِ الْبَشَرُ وَ اِنَّمَا کَانَ الَّذِیْ اُوْتِیْتُ وَحْیًا اَوْحَی اللّٰہُ اِلَیَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَکْثَرَهُمْ تَابِعًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِم وَ الْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۳۸۵، بخاری حدیث رقم:۴۹۸۱، ۷۲۷۴]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انبیاء میں کوئی نبی ایسا نہیں جسے معجزات نہ دیے گئے ہوں۔ انہی معجزات کے حساب سے لوگ اس پر ایمان لائے۔ جو چیز مجھے بطور معجزہ عطا ہوئی ہے وہ اللہ کی طرف سے آنے والی وحی ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے پیروکاران سب سے زیادہ ہوں گے۔

(47)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَتٰی وَجَبَتْ لَکَ النُّبُوَّةُ قَالَ: وَ آدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَ الْجَسَدِ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم:۳۶۰۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کے لیے نبوت کب واجب ہوئی؟ فرمایا: جب آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔

(48)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الاَنْبِيَآئِ بِسِتٍّ وَمَرَّ الحَدِيْث[انظر المستند حديث رقم: ٢١]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں انبیاء پر چھ طرح سے فضیلت دیا گیا ہوں یہ حدیث پہلے گزرچکی ہے۔

(49)۔ وَعَنْ جُبَيرِ ابْنِ مُطْعِمٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُولُ : اِنَّ لِیْ اَسْمَآئً وَ مَرَّ الحَدِيْثُ [انظر المستند حديث رقم: ٢٩]۔

ترجمہ: حضرت جبیرابن مطعم ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے کئی نام ہیں یہ حدیث بھی گزرچکی ہے۔

(50)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ اَصحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَخَرَجَ حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُونَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ اللهَ اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلاً وَ قَالَ آخَرُ مُوسٰى كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا وَقَالَ آخَرُ فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللهِ وَرُوحُهُ وَقَالَ آخَرُ آدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِم رَسُولُ اللهِ ﷺ وَ قَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُم وَعَجَبَكُم اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَمُوسٰى نَجِیُّ اللهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَعِيْسٰى رُوحُهُ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ، اَلَا وَاَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَآئِ الْحَمْدِ يَومَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَهُ آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَومَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ بِحِلَقِ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللهُ لِی فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِیَ فُقَرَآئُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ عَلَى اللهِ وَلَا فَخْرَ رَوَاهُ التِّرمَذِی[ترمذی حديث رقم: ٣٦١٦]۔وَقَالَ التِّرمَذِیُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ مل کر بیٹھے ہوئے تھے۔آپ ﷺ باہر نکلے حتیٰ کہ انکے قریب آ گئے اورانہیں باتیں کرتے ہوئے سن لیا۔ایک کہہ رہا تھا بیشک اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو خلیل بنایا ہے، دوسرے نے کہا موسیٰ سے اللہ نے خوب کلام کیا ہے، اگلے نے کہا کہ عیسیٰ کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں، اگلے نے کہا

آدم صفی اللہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ انکے سامنے آ گئے اور فرمایا: میں نے تم لوگوں کا کلام اور تعجب سن لیا ہے۔ بیشک ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور انکی یہی شان ہے، موسیٰ نجی اللہ ہیں اور انکی یہی شان ہے اور عیسیٰ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں اور انکی یہی شان ہے، آدم صفی اللہ ہیں اور انکی یہی شان ہے۔ خبردار میں اللہ کا حبیب ہوں مگر میں فخر نہیں کرتا، میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھاؤں گا جسکے نیچے آدم اور اسکے سارے بعد والے ہوں گے مگر میں فخر نہیں کرتا، اور میں قیامت کے دن پہلا شفاعت کرنیوالا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں مگر میں فخر نہیں کرتا۔ اور میں سب سے پہلے جنت کی زنجیر کو حرکت دوں گا اللہ تعالیٰ اسے میرے لیے کھول دے گا اور مجھے جنت میں داخل کردے گا اور میرے ساتھ مومن فقراء ہوں گے مگر میں فخر نہیں کرتا، اور میں اللہ کے نزدیک تمام اولین اور آخرین سے زیادہ عزت والا ہوں مگر میں فخر نہیں کرتا۔

(51)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَأَلَ كَعْبَ الْاَحْبَارِ كَيْفَ تَجِدُ نَعْتَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ كَعْبٌ نَجِدُهُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُولَدُ بِمَكَّةَ وَيُهَاجِرُ اِلٰى طَابَةَ وَيَكُونُ مُلْكُهُ بِالشَّامِ وَلَيْسَ بِفَاحِشٍ وَلَا صَخَابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يُكَافِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ، اُمَّتُهُ الْحَمَّادُونَ يَحْمَدُونَ اللّٰهَ فِي كُلِّ سَرَّاءٍ وَضَرَّاءٍ وَيُكَبِّرُونَ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ نَجْدٍ يُوَضِّئُونَ اَطْرَافَهُمْ وَيَتَأَزَّرُونَ فِي اَوْسَاطِهِمْ، يَصُفُّونَ فِي صَلَاتِهِمْ كَمَا يَصُفُّونَ فِي قِتَالِهِمْ، دَوِيُّهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ كَدَوِيِّ النَّحْلِ يُسْتَمَعُ مُنَادِيهِمْ فِي جَوِّ السَّمَآءِ رَوَاهُ الدَّارِمِي [دارمی حدیث رقم:۸، شرح السنۃ للبغوی حدیث رقم:۳۶۲۸]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے تورات میں رسول اللہ ﷺ کی تعریف کس طرح لکھی ہوئی دیکھی ہے۔ حضرت کعب نے فرمایا: ہم نے لکھا ہوا پایا ''محمد ابنِ عبداللہ، مکہ میں پیدا ہوں گے، طیبہ کو ہجرت کریں گے، ان کی حکومت شام تک وسیع ہوگی، فحاش نہیں ہوں گے، بازاروں میں کھڑے ہو کر چلانے والے نہیں ہوں گے، برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیں گے بلکہ معاف کر دیں گے اور بخش دیں گے، اُن کی امت بہت زیادہ حمد کرنے والی ہوگی ہر خوشی اور غمی کے موقع پر اللہ کی حمد ہی کرے گی، ہر بلندی پر اللہ کی تکبیر بولیں گے، اپنے اطراف کا وضوء کریں گے اور اُنکے تہبند اُنکے وسط میں ہوں گے، نماز میں اس طرح صفیں بنائیں گے جس طرح جنگ کے لیے صفیں بناتے ہیں، اُنکی مسجدوں میں اُنکی آوازیں اس طرح دھیمی

ہوں گی جیسے شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے،اُن کے موذن کی آواز آسمان کی فضاؤں میں سنی جائے گی۔

(52)۔ وَعَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُمَا قَالَ اِنَّ اللّٰہَ فَضَّلَ مُحَمَّداً ﷺ عَلَی الْاَنبِیَآءِ وَعَلیٰ اَھلِ السَّمَآءِ فَقَالُوا یَا ابنَ عَبَّاسٍ بِمَ فَضَّلَہُ اللّٰہُ عَلیٰ اَھلِ السَّمَآءِ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ قَالَ لِاَھلِ السَّمَآءِ وَمَنْ یَقُل مِنھُم اِنِّی اِلٰہٌ مِنْ دُونِہٖ فَذٰلِکَ نَجزِیہِ جَھَنَّمَ کَذٰلِکَ نَجزِی الظّٰلِمِینَ وَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ لِمُحَمَّدٍ ﷺ اِنَّا فَتَحنَا لَکَ فَتحاً مُبِیناً لِیَغفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالُوا فَمَا فَضلُہُ عَلَی الْاَنبِیَآءِ قَالَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَمَا اَرسَلنَا مِنْ رَسُولٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَومِہٖ لِیُبَیِّنَ لَھُم فَیُضِلُّ اللّٰہُ مَن یَشَآءُ الاٰیۃ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ لِمُحَمَّدٍ ﷺ وَمَا اَرسَلنٰکَ اِلَّا کَافَّۃً لِلنَّاسِ فَاَرسَلَہُ اِلَی الجِنِّ وَالاِنسِ رَوَاہُ الدَّارِمِی [دارمی حدیث رقم:۴۷]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو تمام انبیاء اور اہلِ آسمان پر فضیلت دی ہے۔لوگوں نے پوچھا اے ابن عباس اللہ نے اُنکو آسمان والوں پر کس بات سے فضیلت دی ہے۔فرمایا اللہ تعالیٰ نے اہل آسمان کو فرمایا جو اِن میں سے یہ کہے گا کہ اللہ کی بجائے میں معبود ہوں تو ہم اسے جہنم کی سزا دیں گے اور ہم ظالموں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو فرمایا: بیشک ہم نے آپ کو واضح فتح عطا فرمائی تا کہ اللہ آپ کی برکت سے مسلمانوں کے حق میں اگلی پچھلی کسر نکال دے۔لوگوں نے پوچھا آپ ﷺ کی انبیاء پر فضیلت کیا ہے تو فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ہم نے جو رسول بھی بھیجا ہے وہ اس کی اپنی قوم کی زبان میں بھیجا ہے تا کہ ان پر احکام واضح کرے پھر اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے الآیۃ۔اور اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو فرمایا: ہم نے آپکو تمام انسانوں کی طرف بھیجا ہے۔لہٰذا آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام جنوں اور انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔

(53)۔ وَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ حِینَ خَطَبَ الْاَنبِیَآءَ لَیلَۃَ المِعرَاجِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَرسَلَنِی رَحمَۃً لِلْعٰلَمِینَ وَ کَافَّۃً لِلنَّاسِ بَشِیرًا وَنَذِیرًا وَاَنزَلَ عَلَیَّ الفُرقَانَ فِیہِ تِبیَانُ کُلِّ شَیئٍ وَ جَعَلَ اُمَّتِی خَیرَ

اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَ جَعَلَ اُمَّتِی هُمُ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ وَ شَرَحَ لِی صَدْرِی وَ وَضَعَ عَنِّی وِزْرِی وَ رَفَعَ لِی ذِکْرِی وَ جَعَلَنِی فَاتِحًا وَ خَاتِمًا ثُمَّ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ لِلْاَنْبِیَآءِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ بِهٰذَا فَضَلَکُمْ مُحَمَّدٌ ﷺ کَذَا فِی الشِّفَا [الشفاء ۱/۱۰۹، ۱۱۰]۔

ترجمہ: معراج کی رات نبی کریم ﷺ نے جب تمام انبیاء علیہم السلام کو خطاب کیا تو فرمایا: سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور تمام انسانوں کے لیے خوشخبری سنانے والا اور ڈرسنانے والا بنا کر بھیجا ہے اور مجھ پر حق اور باطل میں تمیز کرنے والا قرآن نازل فرمایا جس میں ہر چیز کا بیان موجود ہے اور میری امت کو بہترین امت بنایا جسے لوگوں کے لیے نکالا گیا ہے اور میری امت کو پہلا اور آخری بنایا ہے اور میرے لیے میرا سینہ کھول دیا ہے اور مجھ پر سے میرا بوجھ اتار دیا ہے اور میرے لیے میرا ذکر بلند فرمایا اور مجھے آغاز کرنیوالا اور اختتام کرنیوالا بنایا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہم الصلوۃ والسلام نے انبیاء علیہم السلام کو فرمایا: انہی وجوہات کی بنا پر محمد تم پر فضیلت لے گئے۔

لَسْنَا کَمِثْلِهٖ ﷺ

ہم آپ ﷺ کی طرح نہیں ہیں

(54)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهَاهُمُ النَّبِیُّ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَّهُمْ فَقَالُوْا اِنَّکَ تُوَاصِلُ، قَالَ اِنِّی لَسْتُ کَهَیْئَتِکُمْ، اِنِّی یُطْعِمُنِی رَبِّی وَیَسْقِیْنِی، وَفِی رِوَایَةٍ، اَیُّکُمْ مِثْلِی، وَفِی رِوَایَةٍ، لَسْتُ مِثْلَکُمْ، وَفِی رِوَایَةٍ، لَسْتُمْ مِثْلِی رَوَاهُ مُسْلِم وَ الْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۲۵۷۲، بخاری حدیث رقم: ۱۹۶۴]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام پر رحمت کرتے ہوئے انہیں مسلسل روزے رکھنے سے منع فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ بھی تو مسلسل روزے رکھتے ہیں، فرمایا: میں تمہاری طرح کا نہیں ہوں، میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ تم میں سے کون مجھ جیسا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ تم میری مثل نہیں ہو۔

(55)۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

عَنْ اَوَّلِ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، فَقَالَ هُوَ نُورُ نَبِيِّکَ يَا جَابِرُ، اَلحَدِيثُ بِطُولِهِ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِی الْمُصَنَّفِ [المصنف لعبد الرزاق الجزء المفقود حديث رقم:۱۸]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پہلی چیز کے بارے میں پوچھا جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔ فرمایا: وہ تیرے نبی کا نور ہے۔

(56)۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ ابنِ جُرَيجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِعَيْنَيْنِ هَاتَيْنِ وَكَانَ نُوراً كُلُّهُ بَلْ نُوراً مِنْ نُورِ اللّٰهِ مَنْ رَآهُ بَدِيهاً هَابَهُ وَمَنْ رَآهُ مِرَاراً اِسْتَحَبَّهُ اَشَدَّ اِسْتِحْبَابٍ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاِسْنَادُهُ صَحِيحٌ [المصنف لعبد الرزاق الجزء المفقود حديث رقم:۱۷]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی ان دو آنکھوں سے دیکھا ہے، وہ سراپا نور تھے بلکہ اللہ کے نور میں سے نور تھے، جو آپ ﷺ کو پہلی بار دیکھتا اُس پر ہیبت طاری ہو جاتی اور جو آپ ﷺ کو بار بار دیکھتا وہ آپ سے شدید محبت کرنے لگ جاتا۔

(57)۔ وَعَنْ كُرَيبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ فِی دُعَائِهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِی قَلْبِی نُورًا وَفِی بَصَرِی نُورًا وَفِی سَمْعِی نُورًا وَعَنْ يَمِينِی نُورًا وَعَنْ يَسَارِی نُورًا وَفَوقِی نُورًا وَتَحتِی نُورًا وَاَمَامِی نُورًا وَخَلْفِی نُورًا وَاجْعَلْ لِی نُورًا قَالَ كُرَيبٌ سَبْعٌ فِی التَّابُوتِ، فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ وَلَدِ العَبَّاس فَحَدَّثَنِی بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِی وَلَحْمِی وَدَمِی وَشَعرِی وَبَشَرِی وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:۱۷۸۸، بخاری حديث رقم:۶۳۱۶، نسائی حديث رقم:۱۱۲۱]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ میرے دل میں نور بھر دے، میری آنکھوں میں نور بھر دے، میرے کانوں میں نور بھر دے، میری دائیں طرف نور کر دے، میری بائیں طرف نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے آگے نور کر دے، میرے پیچھے نور

کردے اور میرے لیے نور ہی نور کردے۔ کُریب فرماتے ہیں کہ سات مزید چیزیں تابوت میں ہیں (یعنی میرے سینے میں ہیں جنہیں میں بھول گیا ہوں)، میں حضرت عباس کی اولاد میں سے ایک آدمی سے ملا اُس نے مجھے وہ سات چیزیں بتائیں۔ میرے اعصاب، میرا گوشت، میرا خون، میرے بال، میری جلد اور دو چیزیں اور بیان کیں۔

(58)۔ وَانشَدَ کَعبُ بنُ زُهَیرٍ رضی اللہ عنہ

حضرت کعب ابن زہیر رضی اللہ عنہ نے شعر لکھا ہے۔

اِنَّ الرَّسُولَ لَنُورٌ یُستَضَآءُ بِهٖ — مُهَنَّدٌ مِنْ سُیُوفِ اللّٰهِ مَسلُولُ

رَوَاهُ ابنُ هِشَام [السیرۃ النبویۃ لابن هشام ۴/۵۱۲]۔

بے شک رسول وہ نور ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے۔ وہ اللہ کی سونتی ہوئی تلوار ہیں، ہندوستان کی مشہور تلوار مہند۔

عَالِمُ مَا کَانَ وَمَا یَکُونُ بِاِذْنِ اللّٰهِ

اللہ کے اذن سے ماضی، حال، مستقبل کے عالم

قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی مَا کَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ [آل عمران: ۱۷۹] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اللہ ایسا نہیں ہے کہ تمہیں غیب پر مطلع کرے لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اس کام کے لیے اپنا رسول چن لیتا ہے۔ وَقَالَ عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ [الجن: ۲۶،۲۷] اور فرماتا ہے: وہ عالم الغیب ہے۔ اپنے غیب پر کسی ایک کو بھی غالب نہیں کرتا، سوائے اسکے کہ وہ بطور رسول کسی پر راضی ہو۔ وَقَالَ وَمَا هُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ [التکویر: ۲۴] اور فرماتا ہے: میرا نبی غیب بتانے میں بخل نہیں کرتا۔ وَقَالَ ذٰلِکَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْکَ [آل عمران: ۴۴] اور فرماتا ہے: کہ یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم آپکی طرف وحی کرتے ہیں۔

(59)۔ عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَامَ فِینَا النَّبِیُّ ﷺ مَقَامًا فَاَخبَرَنَا عَنْ بَدءِ الْخَلْقِ حَتّٰی دَخَلَ اَهْلُ

الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ ، حَفِظَ ذٰلِکَ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِی وَمِثْلُهٗ فِی مُسْلِمٍ عَنْ حُذَيْفَةَ ؓ [بخاری حدیث رقم: ۳۱۹۲، مسلم حدیث رقم: ۷۲۶۳، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۲۴۰]۔

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ہم میں ایک جگہ پر کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ہمیں خلق کے آغاز سے لے کر جنتیوں کے جنت میں جانے اور دوزخیوں کے دوزخ میں جانے تک کے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔ جس نے اسے یاد رکھا سو یاد رکھا۔ اور جس نے بھلا دیا سو بھلا دیا۔

(60)۔ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ : هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ ، فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهٗ هِجِّيرَى اِلَّا : يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ ، جَاءَتِ السَّاعَةُ ، قَالَ : فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا ، فَقَالَ : اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ ، حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيْرَاثٌ ، وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيْمَةٍ ، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا ۔ وَنَحَّاهَا نَحْوَ الشَّامِ ۔ فَقَالَ : عَدُوٌّ يَجْمَعُوْنَ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ ، قُلْتُ : الرُّوْمَ تَعْنِیْ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَتَكُوْنُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيْدَةٌ ، فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً ، فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ ، فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ، ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً ، لِلْمَوْتِ ، لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً ، فَيَقْتَتِلُوْنَ ، حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ ، فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ، ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ ، لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً ، فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يُمْسُوْا ، فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ، فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ ، نَهَدَ اِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ ، فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ ، فَيَقْتُلُوْنَ مَقْتَلَةً ۔ اِمَّا قَالَ : لَا يُرٰى مِثْلُهَا ، وَاِمَّا قَالَ : لَمْ يُرَ مِثْلُهَا ۔ حَتّٰى اِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ ، فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيْتًا ، فَيَتَعَادُّ بَنُو الْاَبِ ، كَانُوْا مِائَةً ، فَلَا يَجِدُوْنَهٗ بَقِیَ مِنْهُمْ اِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ ، فَبِاَیِّ غَنِيْمَةٍ يُفْرَحُ؟ اَوْ اَیُّ مِيْرَاثٍ يُقَاسَمُ؟ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعُوْا بِبَاْسٍ ، هُوَ اَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ ، فَجَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ ، اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِیْ ذَرَارِيِّهِمْ ، فَيَرْفُضُوْنَ مَا فِیْ

اَيْدِيْهِمْ، وَيُقْبِلُوْنَ، فَيَبْعَثُوْنَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيْعَةً، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَسْمَاءَ هُمْ، وَاَسْمَاءَ آبَائِهِمْ، وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ، هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ، اَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۷۲۸۱]۔

ترجمہ: یسیر بن جابر بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ کوفہ میں سرخ آندھی آئی، ایک شخص جس کا تکیہ کلام یہ تھا کہ سنواے عبداللہ بن مسعود! قیامت آ گئی ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ ٹیک لگائے بیٹھے تھے، سنبھل کر بیٹھ گئے اور فرمایا: اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک میراث کی تقسیم اور مالِ غنیمت کی خوشی کو ترک نہ کر دیا جائے، پھر ملک شام کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا: (وہاں) اہلِ اسلام کے دشمن جمع ہوں گے، اور ان کے مقابلے کے لیے مسلمان جمع ہوں گے، میں نے کہا آپ کی مراد رومی ہیں، فرمایا: ہاں۔ اس جنگ کی شدت کی وجہ سے بہت سے لوگ بھاگ کر پلٹ آئیں گے، پھر مسلمان ایک ایسا لشکر بھیجیں گے کہ وہ خواہ مر جائیں مگر کامیابی کے بغیر واپس نہ لوٹیں، پھر مسلمان خوب جنگ کریں گے حتیٰ کہ ان کے درمیان رات کا پردہ حائل ہو جائے گا، پھر یہ فریق بھی لوٹ آئے گا اور وہ فریق بھی لوٹ آئے گا، اور ان میں سے کسی کو غلبہ نہیں ہوگا، پھر وہ (پہلا) دستہ ہلاک ہو جائے گا، پھر مسلمان ایک اور دستہ بھیجیں گے کہ وہ بغیر کامیابی کے نہ لوٹے خواہ مر جائے، پھر وہ جنگ کرتے رہیں گے حتیٰ کہ ان کے درمیان رات کا حجاب آ جائے گا، پھر یہ دستہ اور دوسرا دستہ دونوں لوٹ آئیں گے، اور ان میں سے کوئی کامیاب نہیں ہوگا اور وہ دستہ ہلاک ہو جائے گا، پھر مسلمان ایک اور دستہ بھیجیں گے کہ وہ بغیر کامیابی کے نہ لوٹے خواہ مر جائے، پھر وہ شام تک جنگ کرتے رہیں گے، پھر یہ اور وہ لوٹ آئیں گے، اور کوئی فریق غالب نہیں ہوگا اور وہ دستہ ہلاک ہو چکا ہوگا، اور جب چوتھا دن ہوگا تو باقی مسلمان ان پر حملہ کر دیں گے، پھر اللہ تعالیٰ کافروں پر شکست مسلط کر دے گا، وہ ایسی جنگ ہوگی کہ یا تو فرمایا کہ اس کی مثال نہیں دیکھی جائے گی، یا فرمایا کہ اس کی مثال نہیں دیکھی گئی ہوگی، حتیٰ کہ پرندہ بھی ان کے پہلوؤں سے گزرے گا تو وہ ان سے آگے نہیں بڑھ سکے گا اور وہ مردہ ہو کر گر پڑے گا، ایک باپ کی اولاد سو تک ہوگی، ان میں سے ایک کے سوا اور کوئی باقی نہیں بچے گا، اس صورت میں مالِ غنیمت سے کیا خوشی ہوگی اور کیسے وراثت تقسیم ہوگی۔ مسلمان اسی حالت سے دو چار ہوں گے کہ اس سے بڑی افتاد آ پڑے گی، ایک چیخ سنائی دے گی کہ ان کے پیچھے مسلمانوں کی اولاد میں دجال آ چکا ہے، ان کے ہاتھوں میں جو کچھ ہوگا وہ اس کو چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہوں گے اور دس گھوڑے سواروں کا ہراول دستہ

بھیجیں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ان سواروں کے نام، ان کے باپ دادا کے نام اور ان کے گھوڑوں کا رنگ جانتا ہوں وہ اس دن روئے زمین کے بہترین گھوڑے سوار ہوں گے یا بہترین گھوڑے سواروں میں سے ہوں گے۔

(61)۔ وَعَنْ اَنَسِ بن مَالِک رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ حِیْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّیْ الظُّھْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَذَکَرَ السَّاعَۃَ وَ ذَکَرَ اَنَّ بَیْنَ یَدَیْھَا اُمُوْرًا عِظَامًا، ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّسْئَالَ عَنْ شَیْءٍ فَلْیَسْئَلْ عَنْہُ فَوَاللّٰہِ لَا تَسْئَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُکُمْ بِہٖ مَا دُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا قَالَ اَنَسٌ فَاَکْثَرَ النَّاسُ الْبُکَآءَ وَ اَکْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ یَّقُوْلَ سَلُوْنِیْ، قَالَ اَنَسٌ فَقَامَ اِلَیْہِ رَجُلٌ فَقَالَ اَیْنَ مَدْخَلِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ النَّارُ، فَقَامَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ حُذَافَۃَ، فَقَالَ مَنْ اَبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، قَالَ اَبُوْکَ حُذَافَۃُ، قَالَ ثُمَّ اَکْثَرَ اَنْ یَّقُوْلَ سَلُوْنِیْ سَلُوْنِیْ، قَالَ فَبَرَکَ عُمَرُ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ فَقَالَ رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا، قَالَ فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حِیْنَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِکَ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَوْلٰی، وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْجَنَّۃُ وَالنَّارُ اٰنِفًا فِیْ عُرْضِ ھٰذَا الْحَائِطِ وَ اَنَا اُصَلِّیْ، فَلَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ فِی الْخَیْرِ وَ الشَّرِّ رَوَاہُ الْبُخَارِیْ وَ مِثْلُہٗ فِیْ مُسْلِمٍ [بخاری حدیث رقم: ۷۲۹۴، مسلم حدیث رقم: ۶۱۲۱]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سورج ڈھلنے کے وقت نکلے اور ظہر ادا فرمائی، جب سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہو گئے، پھر قیامت کا ذکر فرمایا اور بیان فرمایا کہ اس سے پہلے بڑے بڑے معاملات ہوں گے۔ پھر فرمایا جو شخص کسی چیز کے بارے میں پوچھنا چاہے پوچھ سکتا ہے۔ اللہ کی قسم تم جس چیز کے بارے میں بھی سوال کرو گے میں یہاں کھڑے کھڑے جواب دوں گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ کثرت سے رونے لگے اور رسول اللہ ﷺ بار بار فرمائے جا رہے تھے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ میرا ٹھکانا کہاں ہے؟ فرمایا جہنم۔ پھر عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہو گئے اور کہا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر آپ ﷺ کثرت سے فرماتے رہے، مجھ سے پوچھ لو، مجھ سے پوچھ لو۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھٹنوں کے بل کھڑے ہو گئے۔ اور عرض کیا ہم اللہ کے رب ہونے پر راضی ہیں، اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہیں، اور محمد کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ جب حضرت عمر نے یہ بات عرض کی تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو

گئے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اچھا، قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضے میں میری جان ہے ابھی ابھی جب میں نماز پڑھ رہا تھا تو اس احاطے کے اندر میرے سامنے جنت اور دوزخ پیش کی گئیں، آج کی طرح میں نے کبھی خیر اور شر نہیں دیکھے۔

(62)۔ وَعَنْ عَمرِو بنِ الاَخطَبِ الاَنصَارِی رضی اللہ عنہ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ الفَجرَ وَصَعِدَ المِنبَرَ، فَخَطَبَنَا، حَتّٰی حَضَرَتِ الظُّھرُ، فَنَزَلَ فَصَلّٰی، ثُمَّ صَعِدَ المِنبَرَ، فَخَطَبَنَا حَتّٰی حَضَرَتِ العَصرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰی، ثُمَّ صَعِدَ المِنبَرَ فَخَطَبَنَا، حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمسُ، فَاَخبَرَنَا بِمَا کَانَ وَبِمَا ھُوَ کَائِنٌ، فَاَعلَمُنَا اَحفَظُنَا رَوَاہُ مُسلِم [مسلم حدیث رقم:۷۲۶۷]۔

ترجمہ: حضرت عمرو ابنِ اخطب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ صبح کی نماز ادا فرمائی اور منبر پر تشریف لے گئے، ہمیں خطاب فرمایا حتیٰ کہ ظہر کا وقت آ گیا، آپ منبر سے اترے اور نماز ادا فرمائی، پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے، پھر ہمیں خطاب فرمایا حتیٰ کہ عصر کا وقت آ گیا، پھر منبر سے اترے اور نماز ادا فرمائی، پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہمیں خطاب فرمایا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا، پس آپ نے ہمیں جو کچھ ہو چکا ہے اور جو ہونے والا ہے سب کچھ بتا دیا۔ ہم میں سب سے زیادہ علم والا وہ ہے جس نے وہ خطبہ زیادہ سے زیادہ یاد رکھا۔

(63)۔ وَعَنْ حُذَیفَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ قَالَ اَخبَرَنِی رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ بِمَا ھُوَ کَائِنٌ اِلٰی اَن تَقُومَ السَّاعَۃُ فَمَا مِنہُ شَیءٌ اِلَّا قَد سَئَلتُہٗ اِلَّا اَنِّی لَم اَسئَلہُ مَا یُخرِجُ اَھلَ الْمَدِیْنَۃِ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ رَوَاہُ مُسلِم [مسلم حدیث رقم:۷۲۶۵]۔

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے قیامت تک ہونے والی ہر بات بتا دی۔ میں نے اس میں سے ہر چیز کے بارے میں آپ ﷺ سے پوچھ لیا مگر میں نے صرف ایک بات نہیں پوچھی کہ مدینہ والوں کو مدینہ سے کون سی چیز نکالے گی۔

(64)۔ وَاَنشَدَ مَالِکُ ابنُ عَوفٍ رضی اللہ عنہ

مَا اِن رَاَیتُ وَلَا سَمِعتُ بِمِثلِہٖ فِی النَّاسِ کُلِّھِم بِمِثلِ مُحَمَّدٖ
اَوفٰی وَاَعطٰی لِلْجَزِیلِ اِذَا اجتُدِی وَمَتٰی تَشَاَ یُخبِرکَ عَمَّا فِی غَدٖ

وَاِذَا الْكَتِيبَةُ عَرَّدَتْ اَنْيَابُهَا بِالسَّمْهَرِيِّ وَضَرْبِ كُلِّ مُهَنَّدِ

فَكَاَنَّهُ لَيْثٌ عَلٰى اَشْبَالِهٖ وَسْطَ الْهَبَاءَةِ خَادِرٌ فِیْ مَرْصَدِ

رَوَاهُ ابْنُ هِشَام [السيرة النبوية لابن هشام ۱۹۱/۴]۔

ترجمہ: حضرت مالک بن عوف رضی اللہ عنہ نے شعر لکھے ہیں۔

میں نے اُنکی مثل نہ دیکھی ہے نہ سنی ہے تمام کے تمام لوگوں میں محمد کی مثال نہیں۔ جب سخاوت کرتے ہیں تو شہنشاہوں کو بھی بھر بھر کے نوازتے چلے جاتے ہیں اور تو جب چاہے تجھے آئندہ کی خبریں دیں اور جب حملہ آور اپنے اگلے دانت ظاہر کرے مضبوط نیزے اور ہندوستانی تلوار کی ضرب کے ساتھ پس ایسے لگتا ہے کہ آپ ایسے حملہ آور کے جواب میں ایک شیر کی طرح ہیں جو جنگل کے وسط میں اپنی گھات میں غضبناک ہو کر بیٹھا اپنے بچوں کی رکھوالی کر رہا ہوتا ہے۔

اَلنَّبِیُّ الْمُخْتَارُ ﷺ بِاِذْنِ اللّٰہِ

نبی کریم ﷺ اللہ کے اذن سے مختار ہیں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ [آل عمران ۲۶] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فرمادو اے میرے اللہ، ملک کے مالک، تو جسے چاہتا ہے ملک عطا کر دیتا ہے۔ وَقَالَ فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ [النساء:۶۵] اور فرماتا ہے: نہیں تیرے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپ کا ہر فیصلہ نہ مان لیں۔ وقَالَ سَیُؤْتِیْنَا اللّٰہُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗ [التوبہ:۵۹] اور فرماتا ہے: ہمیں اللہ اور اس کا رسول اپنے فضل سے دے گا۔ وَقَالَ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ [ص:۱۸] اور فرماتا ہے: ہم نے اس کے ساتھ پہاڑوں کو مسخر کر دیا۔ وقَالَ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّیْحَ تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَیْثُ اَصَابَ [ص:۳۶] اور فرماتا ہے: ہم نے اس کیلیے ہوا کو مسخر کر دیا جو اس کے حکم سے نرم ہو کر چلتی تھی وہ جہاں بھی جانا چاہتا۔ وَقَالَ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ [الکوثر:۱] اور فرماتا ہے: ہم نے آپ کو سب کچھ عطا کر دیا۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَلْکَوْثَرُ هُوَ الْخَیْرُ الْکَثِیْرُ [تفسیر ابن جریر حدیث رقم:۲۹۵۱۵] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کوثر سے مراد

خیرِ کثیر ہے۔

(65)۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي اُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدَيَّ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۷۲۷۳]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جامع کلام دے کر بھیجا گیا ہوں اور میری رُعب کے ساتھ مدد کی گئی ہے اور میں نے نیند کے دوران خواب میں دیکھا ہے کہ مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں اور میرے دونوں ہاتھوں پر رکھ دی گئی ہیں۔

(66)۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَه عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ اِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَاَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّي وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِي الْآنَ وَاِنِّي قَدْ اُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيحَ الْاَرْضِ وَاِنِّي وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلٰكِنِّي اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۶۴۲۶، مسلم حدیث رقم: ۵۹۷۶، ۵۹۷۷]۔

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نکلے اور اُحد کے شہیدوں پر میت والی دعا پڑھی، پھر آپ ﷺ منبر کی طرف پلٹے اور فرمایا: میں تمہارے لیے خوشی کا سبب ہوں اور میں تمہارے اوپر گواہ ہوں اور اللہ کی قسم میں اِس وقت اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئی ہیں یا شاید فرمایا کہ زمین کی چابیاں دی گئی ہیں اور اللہ کی قسم مجھے یہ خوف نہیں ہے کہ تم میرے بعد شرک کرو گے لیکن مجھے یہ خوف ہے کہ تم دنیا میں گم ہو جاؤ گے۔

(67)۔ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي، وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْاُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰى اَمْرِ اللّٰهِ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۷۱، مسلم حدیث رقم: ۲۳۹۲]۔

ترجمہ: حضرت امیر معاویہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ جس کے حق میں بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے اور تقسیم کرنے والا صرف میں ہوں اور دینے والا اللہ ہے، یہ اُمت اللہ کے حکم پر ہمیشہ قائم رہے گی اور قیامت تک اِس کی مخالفت کرنے والا اِس کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔

(68)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَجْمَعُوا اسْمِیْ وَ كُنْیَتِیْ، اَنَا اَبُو الْقَاسِمِ، اَللّٰهُ یَرْزُقُ، وَ اَنَا اَقْسِمُ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیْ [دلائل النبوة للبیهقی ١٦٣/١]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری کنیت اور میرا نام جمع نہ کرو۔ میں ابو القاسم ہوں، اللہ رزق دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

(69)۔ عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ بِاَعْرَابِیٍّ فَاَكْرَمَهٗ فَقَالَ لَهٗ: یَا اَعْرَابِیُّ سَلْ حَاجَتَکَ، قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَاقَةٌ بِرَحْلِهَا، وَ اَعْنُزٌ یَحْلِبُهَا اَهْلِیْ، قَالَهَا مَرَّتَیْنِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَعَجَزْتَ اَنْ تَكُوْنَ مِثْلَ عَجُوْزِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ، فَقَالَ اَصْحَابُهٗ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا عَجُوْزُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ؟ قَالَ: اِنَّ مُوْسیٰ اَرَادَ اَنْ یَّسِیْرَ بِبَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَاَضَلَّ عَنِ الطَّرِیْقِ، فَقَالَ لَهٗ عُلَمَاءُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ: نَحْنُ نُحَدِّثُکَ اَنَّ یُوْسُفَ اَخَذَ عَلَیْنَا مَوَاثِیْقَ اللّٰهِ اَنْ لَّا نَخْرُجَ مِنْ مِّصْرَ حَتّٰی نَنْقُلَ عِظَامَهٗ مَعَنَا قَالَ: وَ اَیُّكُمْ یَدْرِیْ اَیْنَ قَبْرُ یُوْسُفَ؟ قَالُوْا: مَا نَدْرِیْ اَیْنَ قَبْرُ یُوْسُفَ اِلَّا عَجُوْزُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ، فَاَرْسَلَ اِلَیْهَا فَقَالَ: دُلِّیْنِیْ عَلٰی قَبْرِ یُوْسُفَ، فَقَالَتْ: لَا وَ اللّٰهِ لَا اَفْعَلُ حَتّٰی اَكُوْنَ مَعَکَ فِی الْجَنَّةِ قَالَ: وَ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا قَالَتْ: فَقِیْلَ لَهٗ: اَعْطِهَا حُكْمَهَا، فَاَعْطَاهَا حُكْمَهَا، فَاَتَتْ بُحَیْرَةً فَقَالَتْ: اَنْضِبُوْا هٰذَا الْمَاءَ، فَلَمَّا اَنْضَبُوْهُ قَالَتْ اِحْتَفِرُوْا هٰهُنَا، فَلَمَّا احْتَفَرُوْا اِذَا عِظَامُ یُوْسُفَ، فَلَمَّا اَقَلُّوْهَا مِنَ الْاَرْضِ فَاِذَا الطَّرِیْقُ مِثْلَ ضَوْءِ النَّهَارِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ [مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۱۳۹، ابن حبان حدیث رقم: ۷۲۳، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم: ۷۷۶۷، مجمع الزوائد ۹/۱۶]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ ایک اعرابی کے پاس مہمان بنے، اس نے آپکا احترام کیا

،آپ نے اسے فرمایا: اے اعرابی اپنی حاجت مانگ۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ایک اونٹنی بمع پالان کے اور ایک بکری جس کا دودھ میرے گھر والے نکالا کریں۔ اس نے یہ بات دو مرتبہ کی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: تم تو بنی اسرائیل کی بوڑھی جیسے بھی نہ بن سکے۔ آپکے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ بنی اسرائیل کی بوڑھی عورت کیا ہے؟ فرمایا: حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر چلنے کا ارادہ فرمایا تو راستہ بھول گئے، ان سے بنی اسرائیل کے علماء نے کہا : ہم آپ سے بیان کرتے ہیں کہ یوسف نے ہم سے اللہ کی قسم لی تھی کہ ہم لوگ مصر سے اس وقت تک نہیں نکلیں گے جب تک انکی میت کو اپنے ساتھ منتقل نہ کریں۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا: تم میں سے کون جانتا ہے کہ یوسف کی قبر کہاں ہے؟ انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے کہ یوسف کی قبر کہاں ہے سوائے بنی اسرائیل کی ایک بوڑھی عورت کے۔ آپ نے اسے بلا بھیجا۔ اور اس سے فرمایا: مجھے یوسف کی قبر بتاؤ۔ اس نے کہا نہیں اللہ کی قسم اس وقت تک نہیں بتاؤں گی جب تک میں آپکے ساتھ جنت میں نہ جاؤں۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے اس کا مطالبہ ناپسند فرمایا۔ ان سے کہا گیا کہ جو مانگتی ہے اسے دے دیں۔ آپ نے اسے اسکی طلب کے مطابق جنت دے دی۔ وہ عورت جھیل پر گئی، کہنے لگی یہ پانی یہاں ڈالو۔ جب انہوں نے زمین پر پانی ڈالا تو کہنے لگی اس جگہ کھدائی کرو، جب انہوں نے کھدائی کی تو یوسف کی میت مبارک سامنے تھی۔ پھر جب انہوں نے اسے زمین سے باہر نکالا تو بھولا ہوا راستہ دن کی روشنی کی طرح واضح ہو گیا۔

(70)۔ عَنِ الْاَعْشَى الْمَازِنِيِّ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَانْشَدْتُهُ

يَا مَلِكَ النَّاسِ وَدَيَّانَ الْعَرَبِ ۔ اِنِّيْ لَقِيْتُ ذِرْبَةً مِنَ الذِّرَبِ

غَدَوْتُ اَبْغِيْهَا الطَّعَامَ فِيْ رَجَبِ ۔ فَخَلَّفَتْنِيْ بِنِزَاعٍ وَحَرَبِ

اَخْلَفَتِ الْعَهْدَ وَلَطَّتْ بِالذَّنَبِ ۔ وَهُنَّ شَرُّ غَالِبٍ لِمَنْ غَلَبِ

فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَمَثَّلُهَا وَيَقُوْلُ : وَهُنَّ شَرُّ غَالِبٍ لِمَنْ غَلَبِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبِيْ يَعْلىٰ [مسند احمد حدیث رقم: ٦٨٩٩، مسند ابی یعلیٰ حدیث رقم: ٦٨٦٥]۔

ترجمہ: حضرت اعشی مازنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے یہ شعر پڑھے۔ اے تمام لوگوں کے مالک اور عرب کے داتا، میں زبان دراز عورتوں میں سے ایک عورت سے ملا، میں اس سے شرما کر کھانا طلب کرنے لگا، وہ اس کے جواب میں نزاع اور لڑائی سے پیش آئی، اس نے وعدہ خلافی کی اور دُم دبا کر بھاگ

گئی، یہ ایسا شر ہیں جو غالب پر بھی غالب ہے۔

نبی کریم ﷺ اس کو دہرانے لگے اور فرمانے لگے: یہ ایسا شر ہیں جو غالب پر بھی غالب ہے۔

(71)۔ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، اِذَا خَطَبَ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ فَكَانَ يَشُقُّ عَلَيْهِ قِيَامُهُ فَاُتِيَ بِجِذْعِ نَخْلَةٍ فَحُفِرَ لَهُ وَ اُقِيْمَ اِلٰى جَنْبِهِ قَائِماً لِلنَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا خَطَبَ فَطَالَ الْقِيَامُ عَلَيْهِ اِسْتَنَدَ اِلَيْهِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهِ فَبَصُرَ بِهِ رَجُلٌ كَانَ وَرَدَ الْمَدِيْنَةَ فَرَاٰهُ قَائِماً اِلٰى جَنْبِ ذٰلِكَ الْجِذْعِ فَقَالَ لِمَنْ يَلِيْهِ مِنَ النَّاسِ: لَوْ اَعْلَمُ اَنَّ مُحَمَّداً يَحْمَدُنِيْ فِيْ شَيْءٍ يَرْفُقُ بِهِ لَصَنَعْتُ لَهُ مَجْلِساً يَقُوْمُ عَلَيْهِ فَاِنْ شَآءَ جَلَسَ مَا شَآءَ، وَاِنْ شَآءَ قَامَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اِيْتُوْنِيْ بِهِ فَاَتَوْهُ بِهِ فَاَمَرَ اَنْ يَّصْنَعَ لَهُ هٰذِهِ الْمَرَاقِيَ الثَّلَاثَ اَوِ الْاَرْبَعَ هِيَ الْاٰنَ فِيْ مِنْبَرِ الْمَدِيْنَةِ فَوَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ ذٰلِكَ رَاحَةً فَلَمَّا فَارَقَ النَّبِيُّ ﷺ الْجِذْعَ وَعَمَدَ اِلٰى هٰذِهِ الَّتِيْ صُنِعَتْ لَهُ جَزَعَ الْجِذْعُ فَحَنَّ كَمَا تَحِنُّ النَّاقَةُ حِيْنَ فَارَقَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَزَعَمَ ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِيْنَ سَمِعَ حَنِيْنَ الْجِذْعِ رَجَعَ اِلَيْهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ: اِخْتَرْ اَنْ اَغْرِسَكَ فِي الْمَكَانِ الَّذِيْ كُنْتَ فِيْهِ فَتَكُوْنَ كَمَا كُنْتَ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ اَغْرِسَكَ فِي الْجَنَّةِ فَتَشْرَبَ مِنْ اَنْهَارِهَا وَعُيُوْنِهَا فَيَحْسُنَ نَبْتُكَ وَتُثْمِرَ فَيَأْكُلَ اَوْلِيَآءُ اللّٰهِ مِنْ ثَمَرَتِكَ وَنَخْلِكَ فَعَلْتُ، فَزَعَمَ اَنَّهُ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ لَهُ: نَعَمْ، فَعَلْتُ، مَرَّتَيْنِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اِخْتَارَ اَنْ اَغْرِسَهُ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم: ۳۲]۔

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب خطاب فرماتے تو دیر تک کھڑے رہتے۔ آپ کا کھڑے رہنا آپ پر مشکل گزرتا تو کھجور کا ایک تنا لایا گیا، اس کے لیے گڑھا کھودا گیا اور اسے نبی کریم ﷺ کے پہلو میں گاڑ دیا گیا۔ تو نبی کریم ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے اور قیام لمبا ہو جاتا تو آپ اسکے ساتھ ٹیک لگا لیتے تھے۔ مدینہ شریف میں آنے والے ایک شخص نے آپ کو اس تنے کے پہلو میں کھڑے دیکھا تو اپنے ساتھ والے صحابی سے کہنے لگا: اگر مجھے یقین ہو جائے کہ محمد (ﷺ) اپنی سہولت کی چیز ملنے پر میری حوصلہ افزائی فرمائیں گے تو میں آپ کے لیے ایک منبر تیار کروں جس پر آپ کھڑے ہوں، اگر چاہیں تو بیٹھ جائیں اور جتنا چاہیں کھڑے رہیں۔ یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچ

گئی۔فرمایا:اسے میرے پاس لے آؤ۔صحابہ اس آدمی کو حضور کے پاس لے آئے،آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ آپ کے لیے تین یا چار سیڑھیاں بنائے جو آج بھی مدینہ منورہ کے منبر میں ہیں۔نبی کریم ﷺ نے اس میں راحت محسوس فرمائی۔جب نبی کریم ﷺ نے اس تنے کو چھوڑا اور اس نئی صنعت کی طرف ارادہ فرمایا تو وہ تنا فریاد کر اٹھا،اور اس طرح رویا جس طرح اونٹنی اپنا بچہ بچھڑ جانے پر روتی ہے۔حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے تنے کی فریاد سنی تو آپ اسکی طرف پلٹے اور اپنا ہاتھ مبارک اسکے اوپر رکھ دیا اور فرمایا:اختیار کرلو اگر چاہو تو میں تمہیں اسی جگہ پر دوبارہ اگا دوں جس جگہ تم پہلے تھے اور تم اسی طرح ہو جاؤ جیسے تم پہلے تھے اور اگر چاہو تو میں تمہیں جنت میں اگا دوں اور تم اسکی نہروں اور چشموں کا پانی پیو اور تمہاری پرورش اچھی ہو اور تجھ پر پھل لگے اور اللہ کے ولی تمہارے پھل اور کھجوریں کھایا کریں۔حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس سے فرماتے ہوئے سنا:ہاں میں کرتا ہوں،ہاں میں کرتا ہوں(دو مرتبہ)۔انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا تو فرمایا:اس نے پسند کیا ہے کہ میں اسے جنت میں اگاؤں۔

(72)۔ وَعَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبِ الْاَسْلَمِى قَالَ كُنْتُ اَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاتَيتُه بِوَضُوئِهٖ وَحَاجَتِهٖ فَقَالَ لِى سَلْ فَقُلْتُ اَسْئَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِى الْجَنَّةِ قَالَ اَوَغَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَاَعِنِّى عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[مسلم حدیث رقم:۱۰۹۴، ابوداؤد حدیث رقم:۱۳۲۰]۔

ترجمہ: حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس رات کو رہا کرتا تھا۔ایک مرتبہ میں نے وضو اور حاجت کے لیے پانی پیش کیا۔آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:مانگ۔میں نے عرض کیا میں آپ سے جنت میں آپکی سنگت مانگتا ہوں۔فرمایا:اس کے علاوہ بھی کوئی حاجت ہے؟میں نے عرض کیا یہی ہے۔فرمایا:زیادہ سجدوں کے ذریعے اپنے نفس کے خلاف میری مدد کر۔

(73)۔ وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَآاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوا، فَقَالَ رَجُلٌ اَكُلَّ عَامٍ يَارَسُولَ اللّٰهِ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثاً، فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ، ثُمَّ قَالَ ذَرُونِى مَاتَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَآئِهِمْ، فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ

فَدَعُوهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۳۲۵۷، نسائی حدیث رقم: ۲۶۱۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب فرمایا: اور فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے لہٰذا حج کرو۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہر سال حج فرض ہے، آپ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ اُس آدمی نے تین بار یہی سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کہہ دوں ہاں، تو ہر سال واجب ہو جائے اور تم میں اس کی طاقت نہیں ہو گی۔ پھر فرمایا: جب میں تمہیں آزاد چھوڑ دوں تو مجھے نہ چھیڑا کرو، تم سے پہلے والے لوگ اپنے انبیاء پر کثرت سے سوال کرنے اور اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے، جب تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو اپنی طاقت کے مطابق بجالایا کرو اور جب کسی چیز سے منع کر دوں تو اُسے چھوڑ دیا کرو۔

(74)۔ وَعَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ فُضَالَةَ عَن اَبِيهِ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ فِيمَا عَلَّمَنِي وَ حَافِظ عَلَى الصَّلَوَاتِ الخَمسِ، قَالَ قُلتُ اِنَّ هٰذِهٖ سَاعَاتٌ لِي فِيهَا اَشغَالٌ، فَمُرنِي بِاَمرٍ جَامِعٍ اِذَا اَنَا فَعَلتُهُ اَجزَأَ عَنِّي، فَقَالَ حَافِظ عَلَى العَصرَينِ وَ مَا كَانَت مِن لُغَتِنَا، فَقُلتُ وَ مَا العَصرَانِ؟ فَقَالَ صَلٰوةٌ قَبلَ طُلُوعِ الشَّمسِ وَ صَلٰوةٌ قَبلَ غُرُوبِهَا رَوَاهُ اَبُو دَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۲۸]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابنِ فضالہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے علم سکھایا۔ جو کچھ آپ نے مجھے تعلیم دی اُس میں یہ بھی تھا کہ پانچ نمازوں کی پابندی کرو۔ میں نے عرض کیا یہ وقت میری مصروفیات کا ہے مجھے ایسا جامع حکم دیجیے کہ میں اُس پر عمل کروں تو کافی ہو جائے۔ فرمایا: عصر کی دو نمازوں کی پابندی کرو، عصرین یعنی عصر کی دو نمازوں کا لفظ ہماری لغت میں نہیں تھا۔ میں نے عرض کیا عصرین سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: سورج نکلنے سے پہلے کی نماز اور سورج ڈوبنے سے پہلے کی نماز۔

(75)۔ وَعَن نَصرِ بنِ عَاصِمٍ، عَن رَجُلٍ مِنهُم اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَسلَمَ عَلٰى اَنَّهُ لَا يُصَلِّي اِلَّا صَلَاتَينِ، فَقَبِلَ ذٰلِكَ مِنهُ رَوَاهُ اَحمَدُ [مسند احمد حدیث رقم: ۲۰۳۱۰]۔

ترجمہ: حضرت نصر بن عاصم اپنوں میں سے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس شرط پر مسلمان ہوا کہ وہ صرف دو نمازیں پڑھے گا، آپ ﷺ نے اس کی اس بات کو قبول فرمالیا۔

لَاتَفْسُدُ الصَّلٰوةُ بِالْاِلْتِفَاتِ اِلَيْهِ ﷺ

آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہونے سے نماز نہیں ٹوٹتی

(76)۔عَنْ اَنَسِ بنِ مَالِکٍ ؓ وَ کَانَ تَبعَ النَّبِیَّ ﷺ وَ خَدمَهٗ وَ صَحِبَهٗ ، اَنَّ اَبَابَکْرٍ کَانَ يُصَلِّی لَهُمْ فِی وَجْعِ النَّبِیِّ ﷺ اَلَّذِیْ تُوُفِّیَ فِيْهِ ، حَتّٰی اِذَا کَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِی الصَّلوٰةِ فَکَشَفَ النَّبِیُّ ﷺ سِتْرَ الحُجْرَةِ يَنْظُرُ اِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ ، کَاَنَّ وَجْهَهٗ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَکُ فَهَمَمْنَا اَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِیِّ ﷺ فَنَکَصَ اَبُو بَکْرٍ عَلٰی عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَ ظَنَّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَارِجٌ اِلَی الصَّلوٰةِ فَاَشَارَ اِلَيْنَا النَّبِیُّ ﷺ اَنْ اَتِمُّوا صَلٰوتَکُمْ وَ اَرْخَی السِّتْرَ فَتُوُفِّیَ مِنْ يَوْمِهٖ ذٰلِکَ رَوَاهُ مُسْلِم وَ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:٦٨٠ ، مسلم حدیث رقم:٩٤٤]۔

ترجمہ : حضرت انس بن مالک ؓ نبی کریم ﷺ کی تابعداری، خدمت اور صحبت میں رہا کرتے تھے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی تکلیف جس میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی، اُن دنوں میں ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے حتیٰ کہ جب سوموار کا دن آ گیا اور لوگ نماز میں صفیں بنائے کھڑے تھے، نبی کریم ﷺ نے حجرہ مبارک کا پردہ اُٹھایا اور کھڑے ہو کر ہمیں دیکھنے لگے، ایسے لگتا تھا کہ آپ کا چہرہ قرآن کا ورق ہے۔ پھر آپ اتنا زیادہ مسکرائے کہ ہنسنے کے قریب پہنچ گئے، ہمیں خیال آنے لگا کہ کہیں نبی کریم ﷺ کو دیکھنے کی خوشی سے ہم نمازیں نہ توڑ بیٹھیں۔ ابوبکر اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹے تا کہ صف میں شامل ہو جائیں، انہوں نے سمجھا کہ نبی کریم ﷺ نماز کے لیے نکل رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ نماز مکمل کرو اور پردہ لٹکا دیا۔ اُسی دن آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

(77)۔وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِی ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ذَهَبَ اِلٰی بَنِی عَمْرِو بنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ وَ حَانَتِ الصَّلوٰةُ ، فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ اِلٰی اَبِی بَکْرٍ الصِّدِّيْقِ ، فَقَالَ اَتُصَلِّی لِلنَّاسِ فَاُقِيْمُ ؟ قَالَ نَعَمْ ، فَصَلّٰی اَبُو بَکْرٍ ، فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَ النَّاسُ فِی الصَّلَاةِ فَتَخَلَّصَ حَتّٰی وَقَفَ فِی الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَ کَانَ اَبُو بَکْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِی صَلَاتِهٖ ، فَلَمَّا اَکْثَرَ النَّاسُ مِنَ التَّصْفِيْقِ

اِلْتَفَتَ اَبُو بَكْرٍ فَرَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اُمْكُثْ مَكَانَكَ، فَرَفَعَ اَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا اَمَرَهُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ حَتّٰى اسْتَوٰى فِى الصَّفِّ وَ تَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَثْبُتَ اِذْ اَمَرْتُكَ؟ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ لِاِبْنِ اَبِى قُحَافَةَ اَنْ يُصَلِّىَ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا لِى رَاَيْتُكُمْ اَكْثَرْتُمْ مِنَ التَّصْفِيْحِ، مَنْ نَابَهُ شَىْءٌ فِى صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَاِنَّهُ اِذَا سَبَّحَ اُلْتُفِتَ اِلَيْهِ وَ اِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَ الْبُخَارِى [مسلم حدیث رقم: ۹۴۹، بخاری حدیث رقم: ۶۸۴، نسائی حدیث رقم: ۷۹۳، ابو داؤد حدیث رقم: ۹۴۰]۔

ترجمہ: حضرت سہل ابن سعد ساعدی ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنی عمرو ابن عوف کی آپس میں صلح کرانے کیلیے تشریف لے گئے اور نماز کا وقت آ گیا۔ مؤذن ابو بکر صدیق کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا آپ نماز پڑھائیں گے میں اقامت پڑھوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ ابو بکر نے نماز پڑھائی۔ لوگ نماز میں تھے کہ اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے۔ آپ بڑھ کر صف میں کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارا (یعنی امام کو متوجہ کرنے کے لیے الٹے ہاتھ پر سیدھا ہاتھ مارا)۔ مگر ابو بکر اپنی نماز میں مگن تھے۔ جب لوگوں نے کثرت سے ہاتھ مارے تو ابو بکر متوجہ ہو گئے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُنکی طرف اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔ رسول اللہ ﷺ کے اس حکم پر ابو بکر نے ہاتھ اُٹھا کر اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر آپ پیچھے ہٹے حتیٰ کہ صف کے برابر آ گئے اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور نماز پڑھائی۔ پھر سلام پھیرا اور فرمایا: اے ابو بکر میرے حکم کے باوجود آپ کو اپنی جگہ پر کھڑے رہنے سے کس نے روکا؟ ابو بکر نے عرض کیا ابو قحافہ کے بیٹے کی یہ جرأت نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم لوگوں کو کثرت سے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے دیکھا ہے، ایسا کیوں ہوا؟ نماز میں اگر کسی کو کوئی معاملہ پیش آ جائے تو اُسے سبحان اللہ کہنا چاہیے۔ جب کوئی سبحان اللہ کہے گا تو اُس کی طرف توجہ کی جائے گی۔ تالی بجانے کا طریقہ عورتوں کے لیے ہے۔

اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِى قُبُوْرِهِمْ كَحَيَاتِهِمْ فِى الدُّنْيَا

انبیاء اپنی قبروں میں اس طرح زندہ ہیں جس طرح دنیا میں زندہ تھے

(78)۔عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ مَشْھُودٌ یَشْھَدُہُ الْمَلَائِکَۃُ، وَاِنَّ اَحَدًا لَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْھَا، قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ رَوَاہُ اِبْنُ مَاجَۃَ وَرَوٰی مِثْلَہٗ عَنْ اَوْسٍ ﷺ [ابن ماجة حديث رقم:۱۶۳۷، ابن ماجة حديث رقم:۱۰۸۵ عن اوس ﷺ، ابوداؤد حديث رقم:۱۰۴۷، نسائی حديث رقم:۱۳۷۴، مستدرک حاکم حديث رقم:۸۸۵۹]۔صَحَّحَہُ الْحَاکِمُ وَالذَّھْبِیُّ وَقَالَ عَلِیُّ الْقَارِیْ اِسْنَادُہٗ جَیِّدٌ

ترجمہ: حضرت ابودرداء ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو، اس درود پر گواہی دی جاتی ہے، فرشتے اِسکی گواہی دیتے ہیں، تم میں سے کوئی ایک شخص جب بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ اُسی وقت مجھ پر پیش ہونا شروع ہوجاتا ہے حتیٰ کہ وہ درود سے فارغ ہوجاتا ہے۔ حضرت ابودرداء فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا آپ کی وفات کے بعد بھی؟ فرمایا: اللہ نے زمین پر حرام کردیا ہے کہ نبیوں کے جسم کھائے، لہٰذا اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے، اُسے رزق دیا جاتا ہے۔

(79)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِی قُبُورِھِمْ یُصَلُّونَ رَوَاہُ اَبُویَعْلیٰ فِی مُسْنَدِہٖ وَھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ [مسند ابی یعلی حديث رقم:۳۴۲۵، مجمع الزوائد حديث رقم:۱۳۸۱۲]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں۔

(80)۔وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: مَرَرْتُ عَلٰی مُوسٰی وَھُوَ یُصَلِّی فِی قَبْرِہٖ وَفِی رِوَایَۃٍ مَرَرْتُ عَلٰی مُوسٰی لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِی عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ وَھُوَ قَائِمٌ یُصَلِّی فِی قَبْرِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَ اَحْمَدُ [مسلم حديث رقم:۶۱۵۷، ۶۱۵۸، نسائی حديث رقم:۱۶۳۱، المعجم الاوسط للطبرانی حديث رقم۷۸۰۶، مسند ابی یعلیٰ حديث رقم:۳۳۲۵، صحيح ابن حبان حديث رقم:۵۰، مسند احمد حديث

رقم:۷۱۲۲۱]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں موسیٰ کی قبر کے پاس سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جس رات مجھے معراج کرائی گئی میں سُرخ ٹیلے کے پاس موسیٰ کی قبر پر سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

نَبِيُّنَا حَيٌّ وَ حَاضِرٌ فِي قَبْرِهٖ وَ نَاظِرٌ اِلٰى جَمِيْعِ الْخَلَائِقِ كَكَفِّ يَدٍ وَيَذْهَبُ اِلٰى مَايَشَآءُ وَيُمْكِنُ اَنْ يَكُوْنَ حَاضِرًا فِي مَقَامَاتٍ كَثِيْرَةٍ فِي حِيْنٍ وَاحِدٍ

ہمارے نبی زندہ ہیں اور اپنی قبرِ انور میں حاضر ہیں اور ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح تمام مخلوقات کو دیکھ رہے ہیں اور جہاں چاہتے ہیں تشریف لے جاتے ہیں۔اور ممکن ہے کہ ایک وقت میں کئی مقامات پر موجود ہوں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ [البقرة:۱۵۴] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں۔ وَقَالَ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ [الانبیاء:۱۰۷] اور فرماتا ہے: ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ وَقَالَ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا [النساء:۶۴] اور فرماتا ہے کہ: جب یہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرلیں تو آپ کے پاس آجائیں اور اللہ سے معافی مانگیں اور رسول بھی اِنکے لیے معافی مانگے تو اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔ وَقَالَ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا [الاحزاب:۴۵] اور فرماتا ہے: ہم نے آپ کو حاضر و ناظر بنا کر بھیجا ہے۔

(81)۔مَرَّ الْحَدِيْثُ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ، وَالْاَنْبِيَآءُ اَحْيَآءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ

پچھلی فصل میں حدیثیں گزر چکی ہیں کہ اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اُسے رزق دیا جاتا ہے اور یہ کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں۔

(82)۔وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: رَأَيْتُ رَبِّي فِي اَحْسَنِ صُورَةٍ، قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰى؟ قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ، قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ، فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَتَلَا وَكَذٰلِكَ نُرِيٓ اِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ رَوَاهُ الدَّارِمِي وَرَوىٰ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِي عَنْ مَعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ فَتَجَلّٰى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَقَالَ التِّرْمَذِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسَئَلْتُ الْبُخَارِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ [سنن الدارمی حدیث رقم:۲۱۵۳، مسند احمد حدیث رقم:۳۴۸۳، ترمذی حدیث رقم:۳۲۳۵، ۳۲۳۴، مسند ابویعلیٰ حدیث رقم:۲۶۱۱]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عائش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب کو خوبصورت ترین صورت میں دیکھا، اللہ نے فرمایا: اوپر والا طبقہ کس کے بارے میں جھگڑ رہا ہے؟ میں نے عرض کیا تو بہتر جانتا ہے، فرمایا: پھر اللہ نے اپنا دستِ قدرت میرے دو کندھوں کے درمیان رکھا، میں نے اُس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی، جو کچھ آسمانوں اور زمین میں تھا میں نے سب کچھ جان لیا، اور آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: اس طرح ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی دکھاتے ہیں تاکہ وہ یقین والوں میں سے ہو جائے۔ حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ مجھ پر ہر چیز روشن ہو گئی۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی ایک سند حسن اور دوسری صحیح ہے اور میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا یہ حدیث صحیح ہے۔

(83)۔وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ زَوىٰ لِيَ الْاَرْضَ حَتّٰى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاَعْطَانِيَ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۷۲۵۸، ابو داؤد حدیث رقم:۴۲۵۲، ترمذی حدیث رقم:۲۱۷۶، ابن ماجۃ حدیث رقم:۳۹۵۲]۔

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے میرے لیے زمین سکیڑ دی حتیٰ کہ میں نے اُس کے مشارق اور مغارب دیکھ لیے اور اللہ نے مجھے دو خزانے عطا فرمائے، ایک سُرخ اور دوسرا سفید۔

(84)۔وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ

اَصْحَابُهُ اَنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ۷۲۱۶، بخاری حدیث رقم: ۱۳۷۴، نسائی حدیث رقم: ۲۰۵۰، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۷۵۲]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بندے کو اُس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اُس کے احباب واپس لوٹتے ہیں تو وہ اُن کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ اُس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، وہ اُسے بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ تو اِس مرد محمد کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا۔

فِي نِدَآءِ يَارَسُولَ اللهِ ﷺ

یارسول اللہ پکارنے کا جواز

(85)۔عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ، فِي قِصَّةِ الْهِجْرَةِ، قَالَ، فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ لَيْلاً فَتَنَازَعُوا اَيُّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ اَنْزِلُ عَلىٰ بَنِي النَّجَّارِ اَخْوَالِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اُكْرِمُهُمْ بِذٰلِكَ، فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ فَوْقَ الْبُيُوتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطُّرُقِ، يُنَادُونَ، يَامُحَمَّدُ يَارَسُولَ اللهِ، يَامُحَمَّدُ يَارَسُولَ اللهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ۷۵۲۲]۔

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ہجرت کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ میں رات کے وقت پہنچے۔ لوگوں میں بحث ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ کس کے مہمان بنیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں عبدا ✵ کے ننھیال بنی نجار کا مہمان بنوں گا اور اُنہیں اس کے ذریعے احترام دوں گا۔ مرد اور عورتیں مکانوں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور نوجوان اور خادم راستوں میں پھیل گئے، وہ نعرے لگا رہے تھے یا محمد یا رسول اللہ، یا محمد یا رسول اللہ۔

(86)۔وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً ضَرِيْرَ الْبَصَرِ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ادْعُ اللهَ اَنْ يُعَافِيَنِي، قَالَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قَالَ فَادْعُهُ، قَالَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوئَهُ وَيَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَآءِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا نَبِيَّ اللهِ! اِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلىٰ رَبِّي فِي حَاجَتِي هٰذِهِ لِتُقْضىٰ لِي، اَللّٰهُمَّ

فَشَفِّعْهُ فِيَّ رَوَاهُ التِّرمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ وَحَذَفَ بَعْضُ الْمَطَابِعِ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ [ترمذی حدیث رقم:۳۵۷۸، ابن ماجة حدیث رقم:۱۳۸۵، السنن الکبریٰ للنسائی حدیث رقم:۱۰۴۹۵]۔

ترجمہ: حضرت عثمان بن حنیف ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے ٹھیک کردے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چاہو تو میں دعا کروں اور اگر چاہو تو صبر کرو وہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اُس نے کہا آپ دعا فرمائیں۔ آپ نے اُسے حکم دیا کہ اچھی طرح وضو کرے اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی محمد نبی رحمت کے وسیلے سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، یا نبی اللہ! میں اپنے رب کو آپکا واسطہ دیتا ہوں تاکہ میری یہ حاجت پوری ہو، اے اللہ میرے حق میں حضور کی شفاعت قبول فرما۔ (افسوس کہ اس حدیث میں سے ''یا نبی اللہ'' کے الفاظ بعض چھاپنے والوں نے نکال دیے ہیں)۔

(87)۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلاً کَانَ یَخْتَلِفُ اِلیٰ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﷺ فِی حَاجَةٍ لَه، فَکَانَ عُثْمَانُ لَا یَلْتَفِتُ اِلَیْهِ وَلَا یَنْظُرُ فِی حَاجَتِهٖ، فَلَقِیَ ابْنَ حُنَیْفٍ فَشَکیٰ ذٰلِکَ اِلَیْهِ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ حُنَیْفٍ، اِیْتِ الْمِیْضَاةَ فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ ایْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِیْهِ رَکْعَتَیْنِ، ثُمَّ قُلْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ اَلْحَدِیْثُ رَوَاهُ الطَّبَرَانِی فِی الْمُعْجَمِ الصَّغِیْرِ وَقَالَ الْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ [المعجم الصغیر للطبرانی ۱/۱۸۳، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم:۸۲۳۱]۔

ترجمہ: حضرت عثمان بن حنیف ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عثمانِ غنی ﷺ کے پاس اپنے کام کے لیے بار بار حاضر ہوتا تھا، مگر حضرت عثمان ﷺ اُس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے اور نہ ہی اس کی حاجت روائی کرتے تھے۔ وہ آدمی ابن حنیف ﷺ سے ملا اور اُن سے اِس بات کی شکایت کی۔ عثمان بن حنیف ﷺ نے اُس سے کہا کہ وضو کی جگہ پر جا اور وضو کر۔ پھر مسجد میں آکر دو رکعت نماز نفل پڑھ۔ پھر کہہ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی محمد نبی رحمت کے وسیلے سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ آگے وہی سابقہ دعا آخر تک اُنہیں سکھائی۔

فَصْلٌ فِی جَوَازِ التَّوَسُّلِ وَالْاِسْتِمْدَادِ

وسیلہ پکڑنے اور مدد مانگنے کا جواز

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ، وَابْتَغُوا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ [المائدہ:۳۵] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اللہ تک وسیلہ تلاش کرو۔

وَقَالَ يَبْتَغُونَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ [الاسراء:۵۷] اور فرماتا ہے: وہ اپنے اللہ تک وسیلہ تلاش کرتے ہیں۔ وَقَالَ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوا [البقرة: ۸۹] اور فرماتا ہے: یہ لوگ اس سے پہلے کافروں کے خلاف اس کے وسیلے سے فتح حاصل کیا کرتے تھے۔

(88)۔عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ كَانَ اِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا، قَالَ فَيُسْقَوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۱۰۱۰، صحیح ابن حبان حدیث رقم: ۲۸۶۱، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم: ۲۴۳۷]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب قحط پڑتا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت عباس بن عبدا ✵ کے وسیلے سے بارش مانگا کرتے تھے، آپ کہا کرتے تھے کہ اے اللہ ہم تجھ سے اپنے نبی کے وسیلے سے دعا مانگا کرتے تھے اور بارش ہوجاتی تھی، اور ہم اپنے نبی کے چچا کے وسیلے سے بارش مانگ رہے ہیں، ہم پر بارش فرما۔ اس طرح بارش ہوجاتی تھی۔

(89)۔وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِي رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَا خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْتِهِ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ وَبِحَقِّ مَمْشَايَ هٰذَا اِلَيْكَ فَاِنِّي لَمْ اَخْرُجْ بَطَرًا وَلَا اَشَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً وَاِنَّمَا خَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سُخْطِكَ وَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ اَسْأَلُكَ اَنْ تُنْقِذَنِي مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوْبِي فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهِ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ وَاَقْبَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ حَتّٰى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاَحْمَدَ وَقَالَ النَّوَوِيُّ وَالْعِرَاقِيُّ صَحِيْحٌ [ابن ماجة حديث رقم: ۷۷۸، مسند احمد حديث رقم: ۱۱۱۶۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جب بھی کوئی آدمی اپنے گھر سے نماز کے لیے نکلتا ہے اور یہ دعا مانگتا ہے کہ اے اللہ سوال کرنے والوں کا جو تجھ پر حق ہے میں تجھ سے اس کے وسیلے سے سوال

کرتا ہوں، اور میرے اس تیری طرف چلنے کا جو تجھ پر حق ہے، اس کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں، بلاشبہ میں متکبر اور شریر بن کر نہیں نکلا اور نہ ہی لوگوں کو دکھانے اور سنانے کے لیے نکلا ہوں بلکہ تیری ناراضگی سے بچنے اور رضا کو حاصل کرنے کے لیے نکلا ہوں۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے جہنم سے بچالے اور میرے گناہوں کو معاف کردے، تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کرتا۔ یہ دعا مانگنے والے پر ستر ہزار فرشتے مقرر کردیے جاتے ہیں جو اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف مکمل طور پر متوجہ ہوجاتا ہے حتیٰ کہ وہ اپنی دعا سے فارغ ہوجائے۔

(90)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَسَدِ ابْنِ هَاشِمٍ اُمُّ عَلِيِّ ابْنِ اَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمِّي فَاطِمَةَ بِنْتِ اَسَدٍ وَ وَسِّعْ عَلَيْهَا مَدْخَلَهَا بِحَقِّ نَبِيِّكَ وَالْاَنْبِيَآءِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِي رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِي فِي الْاَوْسَطِ وَالْحَدِيْثُ حَسَنٌ [مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۶۳۲ ، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم: ۱۸۹ ، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم: ۲۰۳۲۴ ، ابو نعیم فی الحلیة حدیث رقم: ۱۲۱۱۳ ، مجمع الزوائد حدیث رقم: ۱۵۴۰۰]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سیدنا علی ابنِ ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی: اے میرے اللہ میری ماں فاطمہ بنت اسد کو معاف کردے اور اپنے نبی کے صدقے اور مجھ سے پہلے انبیاء کے صدقے اس پر اس کی قبر کو وسیع کردے۔

(91)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ وَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُوْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْاُذُنِ فَبَيْنَمَاهُمْ كَذٰلِكَ اِسْتَغَاثُوْا بِآدَمَ ثُمَّ بِمُوْسٰى ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۲۳۹۸ ، بخاری حدیث رقم: ۱۴۷۴ ، سنن النسائی حدیث رقم: ۲۵۸۵]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک آدمی جس کے چہرے پر گوشت کی ایک بوٹی بھی نہیں ہوگی، لوگوں سے سوال کرتا رہے گا، فرمایا: قیامت کے دن سورج اتنا

قریب ہوگا کہ پسینے کا سیلاب آدھے کان تک پہنچ جائے گا۔ایسے حالات میں لوگ آدم سے مدد مانگیں گے پھر موسیٰ سے مدد مانگیں گے پھر محمد ﷺ سے مدد مانگیں گے۔

(92)۔وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : لَمَّا اَصَابَ آدَمُ الْخَطِيئَةَ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ رَبِّ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ غَفَرْتَ لِیْ ، فَاَوْحَی اللّٰهُ تَعَالیٰ اِلَيْهِ وَمَا مُحَمَّدٌ وَ مَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ رَبِّ اِنَّکَ لَمَّا اَتْمَمْتَ خَلْقِی ، رَفَعْتُ رَأْسِی اِلیٰ عَرْشِکَ فَاِذَا عَلَيْهِ مَکْتُوبٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَعَلِمْتُ اَنَّهُ اَکْرَمُ خَلْقِکَ عَلَيْکَ اِذْ قَرَنْتَ اِسْمَهُ مَعَ اسْمِکَ ، قَالَ نَعَمْ قَدْ غَفَرْتُ لَکَ وَ هُوَ آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ وَلَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُکَ رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالطَّبْرَانِی فِی الصَّغِيْرِ وَاَبُونُعَيم وَالْبِيهَقِی وَابْنُ الْجَوْزِی فِی الْوَفَا [مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۲۸۱، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم: ۶۵۰۲، الوفا صفحہ ۳۳، الشفاء ۱/۱۰۴، المعجم الصغیر للطبرانی ۲/۸۲]۔صَحَّحَهُ الْخِفَاجِیْ فِیْ نَسِيمِ الرِّيَاضِ لَعَلَّهُ نَظَرَ فِیْ تَلَقِّيَةِ بِالْقُبُوْلِ وَالْحَقُّ اَنَّهُ ضَعِيفٌ

ترجمہ: حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب آدم سے لغزش ہوگئی تو انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور عرض کیا اے میرے رب میں تجھے محمد کا واسطہ دیتا ہوں مجھے بخش دے۔اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی فرمائی کہ کیا محمد اور کون محمد؟ انہوں نے عرض کیا اے میرے رب جب تو نے میری تخلیق کو مکمل فرمایا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا: اس پر لکھا ہوا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔میں سمجھ گیا کہ یہ تیرے نزدیک تیری مخلوق میں سب سے زیادہ عزت والا ہے اسی لیے تو نے اپنے نام کو اسکے نام کیساتھ جوڑا ہے۔اللہ نے فرمایا ہاں میں نے تجھے بخش دیا۔وہ تیری اولاد میں سب سے آخری نبی ہے اگر وہ نہ ہوتا تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔

(93)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَوْحَی اللّٰهُ تَعَالیٰ اِلیٰ عِيْسیٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، لَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ آدَمَ وَلَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ فَاضْطَرَبَ فَکَتَبْتُ عَلَيْهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَسَکَنَ رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِی فِی الْوَفَا [الوفا الباب الاول: فی ذکر التنویه بذکر محمد من زمن آدم علیه السلام صفحہ ۳۴]۔فِيْهِ عَمْرُو بْنُ اَوْسٍ وَهُوَ مَجْهُوْلٌ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی

فرمائی کہ اگر محمد نہ ہوتے تو میں آدم کو پیدا نہ کرتا۔ میں نے عرش کو پیدا کیا تو وہ لرزنے لگا میں نے اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھ دیا تو وہ ٹھہر گیا۔

(94)۔وَعَنْ عَبدِ الرَّحْمٰنِ ابنِ سَعْدٍ قَالَ خَدِرَتْ رِجْلُ ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ، اُذْكُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيْكَ، يَزُلْ عَنْكَ، فَصَاحَ يَا مُحَمَّدَاهُ فَانْتَشَرَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِي فِي الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ وَعِيَاض فِي الشِّفَاءِ[الادب المفرد حدیث رقم:۹۹۳، الشفاء ۲/۱۸]۔اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن سعد فرماتے ہیں کہ ابن عمر کا پاؤں سُن ہوگیا۔ اُن سے کسی آدمی نے کہا کہ اپنے سب سے پیارے کو یاد کر تیری تکلیف دور ہو جائے گی۔ انہوں نے زور سے پکارا یا محمد، اسی وقت پاؤں ٹھیک ہوگیا۔

(95)۔وَمَرَّ حَدِيثُ عُثْمَانَ بنِ حُنَيْفٍ رضی اللہ عنہ قُبَيْلَ هٰذَا وَحَدِيثُ الرَّجُلِ الَّذِیْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ اِلیٰ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ والی حدیث تھوڑی دیر پہلے گزر چکی ہے اور اُس آدمی والی حدیث بھی گزر چکی ہے جسے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ سے کوئی کام تھا۔

(96)۔وَعَنْ عُتبَةَ بنِ غَزْوَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِذَا ضَلَّ اَحَدُكُم شَيْئًا اَوْ اَرَادَ عَونًا وَهُوَ بِاَرْضٍ لَيْسَ بِهَا اَنِيْسٌ، فَلْيَقُلْ يَا عِبَادَ اللهِ اَعِيْنُونِي، فَاِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَا نَرَاهُمْ رَوَاهُ الطَّبْرَانِي وَكَذَا فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ وَالْحِصْنِ الْحَصِيْنِ وَكِتَابِ الْاَذْكَارِ لِلنَّوَوِي، وَالْحَدِيثُ صَحِيحٌ، وُثِّقَ رِجَالُهُ [المعجم الكبير للطبرانی حديث رقم:۱۳۷۳۷، كتاب الاذكار للنووی حديث رقم:۶۲۸، مجمع الزوائد حدیث رقم:۱۷۱۰۳، حصن حصین صفحة ۱۶۹]۔

ترجمہ: حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی چیز گم ہو جائے یا وہ مدد مانگنا چاہتا ہو اور وہ کسی ایسی جگہ پر ہو جہاں اس کا کوئی واقف نہیں ہے تو اسے چاہیے کہ یوں کہے: اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ بلاشبہ اللہ کے کچھ بندے ایسے ہوتے ہیں جنہیں ہم نہیں دیکھتے۔

(97)۔وَعَنْ مَيمُونَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَاتَ عِنْدَهَا لَيْلَتَهَا فَقَامَ

يَتَوَضَّأُ لِلصَّلوٰةِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي مُتَوَضَّئِهِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ، ثَلَاثًا ، نُصِرْتَ نُصِرْتَ ، ثَلَاثًا فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِي مُتَوَضَّئِكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ، ثَلَاثًا ، نُصِرْتَ نُصِرْتَ ، ثَلَاثًا ، كَاَنَّكَ تُكَلِّمُ اِنْسَانًا ، فَهَلْ كَانَ مَعَكَ اَحَدٌ ؟ فَقَالَ هٰذَا رَاجِزُ بَنِي كَعْبٍ يَسْتَصْرِخُنِي وَيَزْعَمُ اَنَّ قُرَيْشًا اَعَانَتْ عَلَيْهِمْ بَنِي بَكْرٍ ، ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَ عَائِشَةَ اَنْ تُجَهِّزَهُ وَلَا تُعْلِمَ اَحَدًا قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا اَبُو بَكْرٍ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ ، مَا هٰذَا الْجِهَازُ ؟ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِي ، فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا هٰذَا زَمَانُ غَزْوِ بَنِي الْاَصْفَرِ ، فَاَيْنَ يُرِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَا عِلْمَ لِي ، قَالَتْ فَاَقَمْنَا ثَلَاثًا ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ بِالنَّاسِ فَسَمِعْتُ رَاجِزًا يُنْشِدُهُ

يَا رَبِّ اِنِّي نَاشِدٌ مُحَمَّدًا — حِلْفَ اَبِيْنَا وَاَبِيهِ الْاَتْلَدَا

اِنَّا وَلَدْنَاكَ وَكُنْتَ وَلَدًا — ثُمَّ سَالَمْنَا فَلَمْ نَنْزِعْ يَدًا

اِنَّ قُرَيْشًا اَخْلَفُوكَ الْمَوْعِدَا — وَنَقَضُوا مِيْثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا

وَزَعَمُوا اَنْ لَسْتَ تَدْعُو اَحَدًا — فَانْصُرْ هَدَاكَ اللّٰهُ نَصْرًا اَيِّدَا

اَلْحَدِيثُ بِطُولِهِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِي فِي الصَّغِيرِ وَرَوَاهُ الْبَزَّارُ وَقَالَ الْقُسْطَلَانِي فِي الْمَوَاهِبِ اِسْنَادُ الْبَزَّارِ حَسَنٌ مَوْصُولٌ ، وَنَقَلَهُ الْعَسْقَلَانِي فِي فَتْحِ الْبَارِي وَسَكَتَ عَنْهُ وَسُكُوتُهُ يُفِيدُ التَّحْسِينَ [المعجم الصغير للطبرانی ۲/۷۳ ، ابن هشام ۴/۳۹۴ ، الاستیعاب صفحة ۵۶۷ ، الاصابه صفحة ۱۳۳۰ تحت عمرو بن سالم]۔ کان بنو بکر حلیف قریش و بنو کعب حلیف المسلمین تحت معاهدة الحدیبیة، و بنو اصفر هم الروم یقال لهم بنو اصفر لالوانهم ولم تجتمع قصتهم الی الان

ترجمہ: ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی باری کی رات اِن کے پاس گزاری۔ آپ رات کو نماز کی خاطر وضو فرمانے کے لیے اٹھے تو میں نے آپ کو وضو خانے میں یہ فرماتے ہوئے سنا: لبیک لبیک تین مرتبہ۔ تیری مدد ہوئی تیری مدد ہوئی تین مرتبہ۔ جب آپ باہر نکلے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپ کو وضو خانے میں تین مرتبہ لبیک لبیک اور تین مرتبہ تیری مدد ہوئی تیری مدد ہوئی فرماتے ہوئے سنا ہے۔

ایسے لگتا ہے جیسے آپ کسی انسان سے بات کر رہے ہوں۔کیا آپ کے ساتھ کوئی آدمی تھا۔آپ ﷺ نے فرمایا: بنی کعب (جو صلح حدیبیہ کے موقع پر معاہدے میں مسلمانوں کے حلیف اور ساتھی قرار پائے تھے) کا ایک آدمی زوردار آواز سے چیخ کر مجھے پکار رہا تھا۔وہ کہہ رہا تھا کہ قریش نے ہمارے خلاف بنی بکر (جو صلح حدیبیہ کے موقع پر قریشِ مکہ کے ساتھی قرار پائے تھے) کی مدد کی ہے۔پھر رسول اللہ ﷺ باہر نکلے اور عائشہ کو حکم فرمایا کہ میری تیاری کرو اور کسی کو مت بتانا۔وہ فرماتی ہیں کہ عائشہ کے پاس ابوبکر آ گئے اور کہنے لگے اے بیٹی یہ کیسی تیاری ہے۔ انہوں نے عرض کیا اللہ کی قسم میں نہیں جانتی۔انہوں نے کہا بخدا یہ بنی اصفر (یعنی رومیوں) سے جنگ کا زمانہ نہیں (نبی کریم ﷺ نے جن سے جنگ کی پیشگوئی فرما رکھی ہے) پھر رسول اللہ ﷺ نے کہاں کا ارادہ فرمایا ہی انہوں نے عرض کیا اللہ کی قسم مجھے کچھ علم نہیں۔فرماتی ہیں کہ پھر تین دن ٹھہرے پھر آپ نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی تو میں نے ایک زوردار آواز سے یہ اشعار سنے: اے میرے رب میں محمد کی شان میں شعر کہتا ہوں جو ہمارے باپ کا حلیف ہے اور اس کا باپ خاندانی مال دار ہے۔ہم نے تجھے جنم دیا اور تو ہمیں میں پیدا ہوا، پھر ہم نے تیری پرورش کی اور اپنا ہاتھ کبھی نہ کھینچا۔قریش نے تیرے وعدے کی خلاف ورزی کی ہے اور تیرا مضبوط میثاق توڑ ڈالا ہے وہ کہتے پھرتے ہیں کہ تو کسی کو نہیں للکارے گا، ہماری مدد کر اللہ تجھے زبردست مدد کی توفیق دے۔

(98)۔عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِعْتَمَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ عُمْرَةٍ اِعْتَمَرَهَا، فَحَلَقَ شَعْرَهُ، فَاسْتَبَقَ النَّاسُ اِلٰى شَعْرِهِ، فَسَبَقْتُ اِلَى النَّاصِيَةِ فَاَخَذْتُهَا فَجَعَلْتُهَا فِيْ مُقَدَّمَةِ الْقَلَنْسُوَةِ، فَمَا وُجِّهْتُ فِيْ وَجْهٍ اِلَّا فُتِحَ عَلَيَّ رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى [مسند ابو یعلی حدیث رقم: ۷۱۸۳، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم: ۳۸۰۴، مجمع الزوائد حدیث رقم: ۱۵۸۸۲ وقال الھیثمی رجالھما رجال الصحیح، مستدرک حاکم حدیث رقم: ۵۳۷۸، دلائل النبوۃ للبیہقی ۶/۲۴۹]۔

ترجمہ: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے جو عمرہ کیا تھا، ہم نے بھی وہ عمرہ آپ کے ساتھ کیا۔آپ ﷺ نے سر مبارک منڈوایا، تو لوگ آپ کے بالوں پر لپک پڑے، میں ماتھے کے بال لینے میں کامیاب ہو گیا، میں نے انہیں اپنی ٹوپی کے اگلے حصے میں رکھ لیا۔اس کے بعد میں جس مہم پر بھی بھیجا گیا، مجھے فتح نصیب کی گئی۔

بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ وَاَهْلِ الْبَيْتِ عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ

صحابہ اور اہلِ بیت علیہم الرضوان کے مناقب کا باب

قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ الآیۃ[النور:۵۵] **اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کیے اُن کے ساتھ اللہ کا وعدہ ہے کہ انہیں زمین میں ضرور بر ضرور خلافت عطا فرمائے گا۔** وَقَالَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُھٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ[التوبۃ:۱۰۰] **اور فرماتا ہے: سبقت لے جانے والے پہلے لوگ جو مہاجرین اور انصار ہیں اور جو لوگ اچھے طریقے سے اِن کی تابعداری کرتے رہیں گے اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔** وَقَالَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ[الفتح:۲۹] **اور فرماتا ہے: محمد اللہ کے رسول ہیں جو لوگ اُنکے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بڑے سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں۔** وَقَالَ وَاَزْوَاجُہٗ اُمَّھٰتُھُمْ[الاحزاب:۶] **اور فرماتا ہے: نبی کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔** وَقَالَ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ[الاحزاب:۳۲] **اور فرماتا ہے: اے نبی کی بیویو آپ عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔** وَقَالَ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا[الاحزاب:۳۳] **اور فرماتا ہے کہ: اے اہلِ بیت اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ آپ پر سے ہر طرح کا الزام ہٹا دے اور آپ کو اس طرح نکھار دے جس طرح نکھارنے کا حق ہے۔** وَقَالَ تَعَالٰی وَکَرَّہَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ[الحجرات:۷] **اور فرماتا ہے: اللہ نے تمہارے حق میں کفر، گناہ اور نافرمانی کو ناپسند فرمایا ہے۔**

(99)۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: **لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِیْ اَوْرَاٰی مَنْ رَآنِیْ** رَوَاہُ التِّرْمِذِی[ترمذی حدیث رقم:۳۸۵۸]۔وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کسی ایسے مسلمان کو آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا ہو یا مجھے دیکھنے والے کو دیکھا ہو۔

(100)۔وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: خَیرُ النَّاسِ قَرنِی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُونَهُمْ، ثُمَّ یَجِیْءُ قَومٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ یَمِیْنَهٗ وَیَمِیْنُهٗ شَهَادَتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۶۴۷۲، بخاری حدیث رقم: ۲۶۵۲، ترمذی حدیث رقم: ۳۸۵۹، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۳۶۲]۔ السبقة كناية عن سرعة الاقدام وحرص الرجل على الشهادة واليمين

ترجمہ: عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: لوگوں میں سے سب سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر جو اُن سے ملیں گے اور پھر جو اُن سے ملیں گے۔ پھر ایسی قوم آ جائے گی کہ اُس کی گواہی قسم سے آگے نکل جائے گی اور قسم گواہی سے آگے نکل جائے گی (یعنی لوگ ان دو کاموں میں جلدی کریں گے)۔

(101)۔وَعَنْ اَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: یَاتِی عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَیَقُولُونَ هَلْ فِیْکُمْ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ؟ فَیَقُولُونَ نَعَمْ، فَیُفْتَح لَهُمْ، ثُمَّ یَاتِی عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَیُقَالُ هَلْ فِیْکُمْ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ؟ فَیَقُولُونَ نَعَمْ، فَیُفْتَح لَهُمْ، ثُمَّ یَاتِی عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَیُقَالُ هَلْ فِیْکُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ؟ فَیَقُولُونَ نَعَمْ فَیُفْتَح لَهُم رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۶۴۶۷، بخاری حدیث رقم: ۲۸۹۷]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک گروہ جہاد کرے گا تو لوگ اُن سے پوچھیں گے کہ کیا آپ لوگوں میں کوئی ایسا آدمی ہے جو رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا ہو؟ وہ کہیں گے ہاں۔ پھر اُنہیں فتح نصیب ہو جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک گروہ جہاد کرے گا اور اُن سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی صحبت میں رہا ہو؟ وہ کہیں گے ہاں۔ پھر اُنہیں فتح نصیب ہو جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک گروہ جہاد کرے گا اور اُن سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جو کسی صحابیِ رسول کے صحابی کی صحبت میں رہا ہو؟ وہ کہیں گے ہاں۔ پھر اُنہیں فتح نصیب ہو جائے گی۔

(102)۔وَعَنْ اَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِی رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: لَاتَسُبُّوا اَصْحَابِی، فَلَو اَنَّ

اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا ، مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۶۴۸۸، بخاری حدیث رقم: ۳۶۷۳، ترمذی حدیث رقم: ۳۸۶۱، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۶۱، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۶۵۸]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷛ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو گالی مت دو، اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد کے برابر سونا بھی خرچ کردے تو ان میں سے کسی ایک کے جزو یا نصف کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

(103)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِي فَقُولُوا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذی حدیث رقم: ۳۸۶۶]۔وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ مُنْكَر

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو گالیاں دیتے ہیں تو کہو تمہارے شر پر اللہ کی لعنت۔

(104)۔وَعَنْ اَنَسِ بنِ مَالِكٍ ﷛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: آيَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۲۳۵، بخاری حدیث رقم: ۳۷۸۴، نسائی حدیث رقم: ۵۰۱۹]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷛ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایمان کی نشانی انصار کی محبت ہے اور منافقت کی نشانی انصار کا بغض ہے۔

(105)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِي اَصْحَابِي، اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِي اَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِي فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي اَحَبَّهُمْ ، وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي اَبْغَضَهُمْ ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي ، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللّٰهَ ، وَمَنْ آذَى اللّٰهَ فَيُوشِكُ اَنْ يَاْخُذَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذی حدیث رقم: ۳۸۶۲]۔وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مغفل ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا، میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ میرے بعد انہیں اپنی تنقید کا نشانہ مت بنانا، جس نے ان سے محبت رکھی تو میرے ساتھ محبت کی وجہ سے اِن سے محبت رکھی اور جس نے اِن کے ساتھ بغض رکھا تو

میرے ساتھ بغض کی وجہ سے اِن سے بغض رکھا، جس نے انہیں اذیت دی اُس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی اللہ اُس پر ضرور گرفت کرے گا۔

(106)۔وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوفٍ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اَبُو بَكْرٍ فِى الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِى الْجَنَّةِ وَ عُثْمَانُ فِى الْجَنَّةِ وَعَلِیٌّ فِى الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِى الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِى الْجَنَّةِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوفٍ فِى الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِی وَقَّاصٍ فِى الْجَنَّةِ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِى الْجَنَّةِ وَ اَبُو عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ فِى الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرمَذِى وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ [ترمذی حدیث رقم: ۳۷۴۷، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۳۳، ترمذی حدیث رقم: ۳۷۴۸ بسند آخر وھو اصح]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابو بکر جنتی ہے اور عمر جنتی ہے اور عثمان جنتی ہے اور علی جنتی ہے اور طلحہ جنتی ہے اور زبیر جنتی ہے اور عبدالرحمن بن عوف جنتی ہے اور سعد ابن ابی وقاص جنتی ہے اور سعید ابن زید جنتی ہے اور ابو عبیدہ ابن جراح جنتی ہے۔

(107)۔وَعَنْ اَبِی بَكْرَةَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ اِلٰى جَنْبِهٖ يَنْظُرُ اِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَاِلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُولُ ابْنِی هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِی فَثَبَتَ اَنَّ الْفَرِيْقَيْنِ كَانُوا مُسْلِمِيْنَ [بخاری حدیث رقم: ۲۷۰۴، ۳۶۲۹، ۳۷۴۶، ۷۱۰۹]۔

ترجمہ: حضرت ابی بکرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا جب کہ حسن آپ کے پہلو میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ ایک مرتبہ لوگوں کو دیکھتے تھے اور ایک مرتبہ حضرت حسن ﷺ کی طرف دیکھتے تھے اور آپ فرما رہے تھے: میرا یہ بیٹا سردار ہے ایک وقت آئے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرائے گا (پس ثابت ہو گیا کہ دونوں گروہ مسلمان تھے)۔

(108)۔وَقَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ (فِى اَولَادِهٖ ﷺ مِنْ خَدِيْجَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا) فَوَلَدَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَدَهُ كُلَّهُمْ اِلَّا اِبْرَاهِيْمَ الْقَاسِمَ وَبِهٖ كَانَ يُكْنٰى ﷺ وَالطَّاهِرَ وَالطَّيِّبَ وَزَيْنَبَ وَرُقَيَّةَ وَاُمَّ

كُلْثُومَ وَفَاطِمَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، وَقَالَ ابْنُ هِشَامَ: اَكْبَرُ بَنِيْهِ الْقَاسِمُ ثُمَّ الطَّيِّبُ ثُمَّ الطَّاهِرُ وَ اَكْبَرُ بَنَاتِهِ رُقَيَّةُ ثُمَّ زَيْنَبُ ثُمَّ اُمُّ كُلْثُومَ ثُمَّ فَاطِمَةُ عَلٰى اَبِيْهِم وَعَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كَذَا فِي ابْنِ هِشَامَ وَ كَذَا فِي الطَّبْرَانِي [السيرة لابن هشام ۱/۱۹۰، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم: ۱۴۶۳، المعجم الكبير للطبرانی حديث رقم: ۱۱۹۴۷، مجمع الزوائد حدیث رقم: ۱۵۲۴۳، ۱۵۲۴۴ وَقَالَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ]۔

ترجمہ: ابن اسحاق نے محبوب کریم ﷺ کی حضرت خدیجہ میں سے اولادِ امجاد کے بارے میں روایت کیا ہے کہ حضرت ابراہیم القاسم ﷜ کے علاوہ نبی کریم ﷺ کی تمام اولاد پاک حضرت خدیجہ سے ہی ہوئی ہے اور آپ ﷺ کی کنیت انہی سے ہے۔ اور حضرت طاہر، حضرت طیب، حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ علٰی ابیہم وعلیہم السلام اور ابن ھشام نے کہا ہے کہ آپ کے بڑے بیٹے کا نام قاسم ہے پھر طیب اور پھر طاہر اور آپکی بڑی بیٹی کا نام رقیہ ہے پھر زینب پھر ام کلثوم اور پھر فاطمہ علٰی ابیہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔

(109)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ كَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْراً وَسَهْمَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۳۱۳۰، ۳۶۹۸، ۳۰۶۶، ترمذی حدیث رقم: ۳۷۰۶]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: حضرت عثمان نے جنگِ بدر میں شرکت نہیں کی اس لیے کہ آپکی زوجہ بنت رسول اللہ ﷺ بیمار تھیں۔ آپ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ: آپکو بدر میں شامل ہونے والوں کی طرح اجر ملے گا اور مالِ غنیمت میں حصہ ملے گا۔

(110)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ اَسْرَاهُمْ، بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِي فِدَاءِ اَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ، وَبَعَثَتْ فِيْهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيْجَةَ اَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلٰى اَبِي الْعَاصِ، قَالَتْ: فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيْدَةً وَقَالَ: اِنْ رَاَيْتُمْ اَنْ تُطْلِقُوْا لَهَا اَسِيْرَهَا وَتَرُدُّوْا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا فَقَالُوْا: نَعَمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ [ابو داؤد حدیث رقم: ۲۶۹۲، مسند احمد

حدیث رقم:۲۶۴۱۶]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: بدر کے قیدیوں کو آزاد کرانے کے لیے جب مکہ والوں نے فدیہ بھیجا تو سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے شوہر ابو العاص کو چھڑوانے کے لیے ایک ہار بھیجا جو حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے انہیں ابو العاص کے ساتھ نکاح کے وقت تحفے میں دیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ ہار دیکھا تو آپ پر شدید رقت طاری ہوگئی اور رونے لگے اور صحابہ کرام سے فرمایا اگر آپ لوگ مناسب سمجھیں تو ابو العاص کو آزاد کردیا جائے اور زینب کا ہار اسے واپس کردیا جائے؟ سب نے عرض کیا یارسول اللہ بالکل ٹھیک ہے

۔

(111)۔وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ، فَقَالَ: اَغْسِلْنَهَا ثَلْثاً اَوْ خَمْساً اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ اِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ وَ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [مسلم حدیث رقم:۲۱۶۸، ۲۱۷۰ واللفظ له، بخاری حدیث رقم:۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۸، ۱۲۶۰، ابو داؤد حدیث رقم:۳۱۴۲، سنن النسائی حدیث رقم:۱۸۸۱، ۱۸۸۴۔ ۱۸۹۴، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۴۵۷، ۱۴۵۹]۔

ترجمہ: حضرت ام عطیہ انصاریہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی شہزادی کو غسل دے رہی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اگر ضرورت سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو۔

(112)۔عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ: اَنَّهُ رَاٰى عَلٰى اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بُرْدَ حَرِيْرٍ سِيَرَ آءَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:۵۸۴۲]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ: میں نے سیدہ ام کلثوم بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہا وسلم کو دیکھا انہوں نے دھاری دار ریشمی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔

(113)۔عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ لِاَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَاِذَا قَامَ حَمَلَهَا وَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُد وَالنَّسَائِيُّ [مسلم حدیث رقم:۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، بخاری حدیث

رقم:۵۹۹۶، ۵۱۶، ابو داؤد حدیث رقم:۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، نسائی حدیث رقم:۸۲۶، ۷۱۰، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴]۔

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نواسی حضرت امامہ بنت زینب کو اٹھا کر نماز پڑھتے تھے جو ابو العاص بن ربیع کی بیٹی تھیں۔ جب آپ کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب سجدہ کرنے لگتے تو انہیں رکھ دیتے تھے۔

(114)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوكُم وَاَحِبُّونِى بِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوا اَهْلَ بَيْتِى بِحُبِّى رَوَاهُ التِّرمَذِىُ [ترمذی حدیث رقم: ۳۷۸۹ وَقَالَ حَسَنٌ غَرِيْبٌ]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ سے محبت کرو اس لیے کہ وہ تمہیں رزق دیتا ہے اور اللہ کی خاطر مجھ سے محبت کرو اور میری خاطر میرے اہلِ بیت سے محبت کرو۔

(115)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ قَالَ اَبُو بَكرٍ ﷺ اُرْقُبُوا مُحَمَّدًا ﷺ فِى اَهْلِ بَيْتِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِى [بخاری حدیث رقم:۳۷۱۳، ۳۷۵۱]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق ﷺ نے فرمایا، محمد ﷺ کے اہلِ بیت میں محمد کو دیکھا کرو۔

(116)۔ وَعَنِ ابْنِ اَبِى اَوْفٰى ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : سَأَلْتُ رَبِّى عَزَّوَجَلَّ اَن لَا اُزَوِّجَ اَحَدًا مِنْ اُمَّتِى وَلَا اَتَزَوَّجَ اِلَّا كَانَ مَعِى فِى الْجَنَّةِ فَاَعطَانِى، هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ رَوَاهُ الْحَاكِمِ [مستدرک حاکم حدیث رقم:۴۷۲۵]۔ وَافَقَهُ الذَّهَبِى

ترجمہ: حضرت ابن ابی اوفی ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب عزوجل سے دعا کی ہے کہ میں اپنی امت میں سے جس کسی کا بھی رشتہ کراؤں یا اپنی زوجیت میں لاؤں وہ میرے ساتھ جنت میں جائے گا، اللہ نے مجھے یہ چیز عطا فرما دی۔

(117)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ خَرَجَ النَّبِىُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ

شَعرٍ اَسوَدَ ، فَجَآئَ الحَسَنُ بنُ عَلِیٍ فَاَدخَلَہ ، ثُمَّ جَآئَ الحُسَینُ فَاَدخَلَہ مَعَہ ، ثُمَّ جَآئَتْ فَاطِمَۃُ ، فَاَدخَلَھَا ، ثُمَّ جَآئَ عَلِیٌ فَاَدخَلَہ ، ثُمَّ قَالَ : اِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰہُ لِیُذهِبَ عَنکُمُ الرِّجسَ اَھلَ البَیتِ وَیُطَھِّرَکُم تَطھِیرًا رَوَاہُ مُسلِم وَرَوَی التِّرمَذِی عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا اَنَّھَا قَالَت وَاَنَا مَعَھُم یَا رَسُولَ اللّٰہِ ، قَالَ اَنتِ عَلٰی مَکَانِکِ وَاَنتِ اِلٰی خَیرٍ [مسلم حدیث رقم: ۶۲۶۱ ، ترمذی حدیث رقم: ۳۸۱۳ ، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۰۳۲]۔ اَلْحَدِیثُ صَحِیحٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ کالے بالوں سے بنی ہوئی چادر اوڑھ کر نکلے، پھر حسن ابن علی تشریف لائے تو آپ نے انہیں چادر میں داخل فرمایا، پھر حسین تشریف لائے تو انہیں اُنکے ساتھ داخل فرمایا، پھر فاطمہ تشریف لائیں تو انہیں بھی داخل فرمایا، پھر علی تشریف لائے تو انہیں بھی داخل فرمایا پھر آپ ﷺ نے آیت پڑھی اِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰہُ لِیُذهِبَ عَنکُمُ الرِّجسَ اَھلَ البَیتِ وَیُطَھِّرَکُم تَطھِیرًا۔ حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں بھی اِنکے ساتھ ہوں؟ فرمایا: تیری شان اپنی جگہ پر ہے اور تو بھلائی پر ہے۔

(118)۔ وَعَن زَیدِ بنِ اَرقَمَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لِعَلِیٍّ وَّ فَاطِمَۃَ وَالحَسَنِ وَالحُسَینِ اَنَا حَربٌ لِمَن حَارَبتُم وَسِلمٌ لِمَن سَالَمتُم رَوَاہُ التِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ۳۸۷۰، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۴۵]۔ وَقَالَ التِّرمَذِی غَرِیبٌ

ترجمہ: حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: جس نے آپ سے جنگ کی اُس سے میری جنگ ہے اور جس نے آپ سے صلح کی اُس سے میری صلح ہے۔

اَلتَّائِیدُ مِنْ کُتُبِ الرَّوَافِضِ : قَالَ عَلِیٌ عَلَیہِ السَّلَامُ لَقَد رَاَیتُ اَصحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ ، فَمَا اَرٰی اَحَدًا مِنکُم یُشبِھُھُم ، لَقَد کَانُوا یُصبِحُونَ شُعثًا غُبرًا وَقَد بَاتُوا سُجَّدًا وَقِیَامًا ، یُرَاوِحُونَ بَینَ جِبَاھِھِم وَخُدُودِھِم ، وَیَقِفُونَ عَلٰی مِثلِ الجَمرِ مِن ذِکرِ مَعَادِھِم ، کَاَنَّ بَینَ اَعیُنِھِم رُکَبَ المِعزٰی مِن طُولِ سُجُودِھِم ، اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ ھَمَلَت اَعیُنُھُم حَتّٰی تَبُلَّ جُیُوبَھُم ، وَمَادُوا کَمَا یَمِیدُ الشَّجَرُ یَومَ الرِّیحِ العَاصِفِ خَوفًا مِنَ العِقَابِ وَرَجَآئً لِلثَّوَابِ : نَھجُ البَلَاغَۃ [خطبۃ رقم ۹۷] ، و

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَرَ انِی اَكذِبُ عَلیٰ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ وَاللّٰهِ لَاَنَا اَوَّلُ مَن صَدَّقَهٗ، فَلَا اَكُونُ اَوَّلَ مَن كَذَّبَ عَلَيْهِ، فَنَظَرتُ فِی اَمرِی فَاِذَا طَاعَتِی قَد سَبَقَت بَيعَتِی وَاِذَا المِيثَاقُ فِی عُنُقِی لِغَيرِی: نَهجُ البَلَاغَةِ[خطبة رقم ۳۷]، وَقَالَ عَلَيْهِ السلام اَنَّهُ بَايَعَنِی القَومُ الَّذِينَ بَايَعُوا اَبَا بَكرٍ وَعُمَرَ وَعُثمَانَ عَلیٰ مَا بَايَعُوهُم عَلَيْهِ، فَلَم يَكُن لِلشَّاهِدِ اَن يَختَارَ وَلَا لِلغَائِبِ اَن يَرُدَّ، وَاِنَّمَا الشُّوریٰ لِلمُهَاجِرِينَ وَالْاَنصَارِ، فَاِنِ اجتَمَعُوا عَلیٰ رَجُلٍ وَسَمُّوهُ اِمَامًا كَانَ ذٰلِكَ لِلّٰهِ رِضًا: نَهجُ البَلَاغَةِ[مكتوب رقم ۶]، وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلّٰهِ بِلَادُ فُلَانٍ، فَقَد قَوَّمَ الْاَوَدَ، وَدَاوَی العَمَدَ، وَاَقَامَ السُّنَّةَ وَخَلَّفَ الفِتنَةَ، ذَهَبَ نَقِیَّ الثَّوبِ قَلِيلَ العَيبِ، اَصَابَ خَيرَهَا وَسَبَقَ شَرَّهَا اَدّٰی اِلَی اللّٰهِ طَاعَتَهٗ وَاتَّقَاهُ بِحَقِّهٖ، رَحَلَ، وَتَرَكَهُم فِی طُرُقٍ مُتَشَعِّبَةٍ لَا يَهتَدِی فِيهَا الضَّالُّ وَلَا يَستَيقِنُ المُهتَدِی: نَهجُ البَلَاغَةِ[خطبة رقم ۲۲۸]، وَتَزَوَّجَ خَدِيجَةَ وَهُوَ ابنُ بِضعٍ وَعِشرِينَ سَنَةً فَوُلِدَ لَهٗ مِنهَا قَبلَ مَبعَثِهٖ ﷺ اَلقَاسِمُ وَرُقَيَّةُ وَزَيْنَبُ وَاُمُّ كُلثُومَ وَوُلِدَ بَعدَ المَبعَثِ الطَّيِّبُ وَالطَّاهِرُ وَفَاطِمَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَام، [كَذَافِی اُصُولِ الْكَافِی ۲/۴۳۵] وَرَوَی الرَّوَافِضُ اَنَّهٗ قَالَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ اَصحَابِی فِيكُم كَمَثَلِ النُّجُومِ بِاَيِّهَا اُخِذَ اهْتُدِیَ وَبِاَیِّ اَقَاوِيلِ اَصحَابِی اَخَذتُم اهتَدَيتُم، اِختِلَافُ اَصحَابِی لَكُم رَحمَةٌ، كَذَافِی اِحتِجَاجِ الطَّبَرسِی[احتجاج طبرسی ۲/۱۰۵، ۱۰۶]۔ ثُمَّ قَلَّبُوا بِتَدخِيلِهِم: قِيلَ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَن اَصحَابُكَ؟ قَالَ اَهلُ بَيتِی۔

شیعہ کی کتابوں سے تائید: حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے محمد ﷺ کے صحابہ کو دیکھا ہے۔تم میں سے کوئی شخص انکی برابری نہیں کرسکتا وہ صبح کے وقت بکھرے بال اور غبار آلود لباس کیساتھ ہوتے تھے جب کہ انہوں نے رات سجدے اور قیام میں گزاری ہوتی تھی۔ اپنے ماتھے اور گالوں کو زمین پر باری باری گھساتے تھے۔ اپنی آخرت کی یاد کیوجہ سے چنگاری کی مثال بن چکے تھے، جیسے لمبے سجدوں کی وجہ سے ان کی آنکھوں کے درمیان بکری

کے گھٹنوں جیسے ابھار بن چکے تھے، جب اللہ کا ذکر کیا جاتا تو انکی آنکھیں بہنے لگتیں حتیٰ کہ انکے گریبان تر ہو جاتے، وہ سزا کے خوف اور بخشش کی امید میں اس طرح جھک چکے تھے جس طرح شدید طوفان کے دن درخت جھک جاتا ہے۔

اور آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمہارا خیال ہے میں رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھوں گا؟ اللہ کی قسم میں پہلا شخص ہوں جس نے آپ ﷺ کی تصدیق کی اور یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ پر جھوٹ بھی سب سے پہلے بولوں۔ میں نے اپنے معاملے میں خوب غور کیا اور میں اس نتیجے پر پہنچا کہ میرے خلیفہ بن کر بیعت لینے پر کسی اور کی اطاعت کرنے کو ترجیح حاصل ہے اور میری گردن میں کسی اور کی اطاعت کا وعدہ ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میرے ہاتھ پر انہی لوگوں نے بیعت کی ہے جنہوں نے ابوبکر، عمر اور عثمان کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور بیعت کرنے کی غرض بھی وہی ہے جو اس وقت تھی۔ جو حاضر ہے اسے یہ حق حاصل نہیں کہ اپنی مرضی کرے اور جو غائب ہے اسے یہ حق حاصل نہیں کہ انکار کرے۔ شوریٰ مہاجرین اور انصار کے لیے ہے۔ اگر یہ کسی ایک آدمی پر متفق ہو جائیں اور اسے امام کا لقب دے دیں تو گویا یہ اللہ ہی کا فیصلہ ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: فلاں کے شہروں میں اللہ برکت دے۔ جس نے خرابی کو دور کیا اور بیماری کا علاج کیا، فتنے کو مٹایا اور سنت کو جاری کیا۔ اِس دنیا سے پاک ہو کر گیا۔ کم عیوب کے ساتھ رخصت ہوا۔ خلافت کی خوبیوں کو پایا اور اسکے شر اور خرابی سے پہلے چلا گیا۔ اللہ کی تابعداری کی اور اس کا حق ادا کر دیا۔ دنیا سے چلا گیا اور لوگوں کو بکھرتے راستوں پر چھوڑ گیا جہاں سے کوئی گم ہونے والا کسی لائن پر نہیں لگ سکتا اور کوئی ہدایت یافتہ یقین نہیں پا سکتا۔

نبی کریم ﷺ نے حضرت خدیجہ سے نکاح فرمایا: آپ کی عمر اس وقت پچیس سال تھی بعثت سے پہلے حضرت خدیجہ میں سے حضور ﷺ کے بچے قاسم، رقیہ، زینب اور ام کلثوم پیدا ہوئے اور بعثت کے بعد طیب، طاہر اور فاطمہ پیدا ہوئے۔ علیہم السلام۔

امام علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم میں میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ جس کی بھی پیروی کی جائے ہدایت مل جائے گی۔ میرے صحابہ میں سے جس کا قول بھی لے لو گے ہدایت پا جاؤ گے۔ میرے صحابہ کا اختلاف تمہارے لیے رحمت ہے۔ رافضیوں نے اس واضح حدیث کا مفہوم ان الفاظ کا اضافہ کر کے تبدیل کر دیا ہے: کہا گیا یا رسول اللہ آپ کے صحابی کون ہیں فرمایا: میرے اہل بیت۔

مَنَاقِبُ الْاِمَامِ اَبِیْ بَکْرِ ن الصِّدِّیْقِ رضی اللہ عنہ

سیدنا امام ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا [التوبۃ: ۴۰]۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور دو میں سے دوسرا جب وہ دونوں غار میں تھے، جب وہ اپنے یار سے کہہ رہا تھا مت ڈر بلاشبہ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

(119)۔وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ لَمَّا اُسْرِیَ بِالنَّبِیِّ ﷺ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی اَصْبَحَ یَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِذَالِکَ فَارْتَدَّ نَاسٌ، فَمَنْ کَانَ آمَنُوْا بِہٖ وَصَدَّقُوْہُ وَسَمِعُوْا بِذَالِکَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ فَقَالُوْا ھَلْ لَکَ اِلٰی صَاحِبِکَ یَزْعَمُ اَنَّہٗ اُسْرِیَ بِہِ اللَّیْلَۃَ اِلٰی بَیْتِ الْمَقْدِسِ؟ قَالَ اَوَ قَالَ ذَالِکَ؟ قَالُوْا نَعَمْ، قَالَ لَئِنْ کَانَ قَالَ ذَالِکَ لَقَدْ صَدَقَ، قَالُوْا اَوَ تُصَدِّقُہٗ اَنَّہٗ ذَھَبَ اللَّیْلَۃَ اِلٰی بَیْتِ الْمَقْدِسِ وَ جَآءَ قَبْلَ اَنْ یُّصْبِحَ ؟ قَالَ نَعَمْ اِنِّیْ لَاُصَدِّقُہٗ فِیْمَا ھُوَ اَبْعَدُ مِنْ ذَالِکَ، اُصَدِّقُہٗ بِخَبَرِ السَّمَآءِ فِیْ غَدْوَۃٍ اَوْ رَوْحَۃٍ، فَلِذَالِکَ سُمِّیَ اَبُوْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقَ رَوَاہُ الْحَاکِمُ فِی الْمُسْتَدْرَکِ وَ قَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخْرِجَاہُ [مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۴۶۲]۔ وَافَقَہُ الذَّھَبِیُّ

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کو رات کے وقت مسجدِ اقصیٰ کی سیر کرائی گئی تو آپ صبح کے وقت لوگوں سے اس موضوع پر بات کر رہے تھے، لوگوں نے اس کا انکار کر دیا۔ جو آپ پر ایمان رکھتے تھے اور آپ کی تصدیق کرتے تھے انہوں نے ابو بکر کو یہ بات بتائی اور کہا اپنے یار کو سمجھاؤ وہ کہتا ہے کہ اسے راتوں رات بیت المقدس کی سیر کرائی گئی ہے۔ ابو بکر نے فرمایا کیا میرے یار نے واقعی ایسا کہا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر میرے یار نے یہ بات کی ہے تو پھر سچ ہے۔ لوگوں نے کہا کیا تم اس بات کی تصدیق کرتے ہو کہ وہ راتوں رات بیت المقدس گیا اور صبح سے پہلے پہلے واپس بھی آ گیا؟ انہوں نے فرمایا ہاں میں اس سے بھی مشکل کاموں میں اس کی تصدیق کرتا ہوں، وہ صبح شام آسمانوں کی خبریں دیتا ہے اور میں تصدیق کرتا رہتا ہوں۔

اس وجہ سے ان کا نام ابوبکر صدیق رکھا گیا۔

(120)۔عَنْ حَكِيْمِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيّاً ﷺ يَحْلِفُ لَلّٰهُ اَنْزَلَ اسْمَ اَبِيْ بَكْرٍ مِنَ السَّمَآءِ الصِّدِّيْقُ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ[المعجم الكبير للطبرانی حدیث رقم:۱۴، مجمع الزوائد حدیث رقم:۱۴۲۹۵]۔وَقَالَ الْهَيْثَمِيْ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ

ترجمہ: حضرت حکیم بن سعد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ﷺ کو قسم کھا کر فرماتے ہوئے سنا کہ: اللہ نے آسمان سے ابوبکر کا نام "صدیق" نازل فرمایا۔

(121)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ، عَاصِبٌ رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ، فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَمَنَّ عَلَيَّ فِيْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذاً مِنَ النَّاسِ خَلِيْلاً لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلاً، وَلٰكِنْ خُلَّةُ الْاِسْلَامِ، سُدُّوْا عَنِّيْ كُلَّ خَوْخَةٍ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ، غَيْرَ خَوْخَةِ اَبِيْ بَكْرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[بخاری حدیث رقم:۴۶۷، ۳۶۵۶، ۳۶۵۷، ۶۷۳۸]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرضِ وفات میں باہر تشریف لائے، کپڑے سے اپنا سر باندھا ہوا تھا، منبر پر بیٹھ گئے، اللہ کی حمد وثناء بیان فرمائی، پھر فرمایا: لوگوں میں سے ابوبکر بن ابی قحافہ سے بڑھ کر مجھ پر کسی ایک کے بھی جانی اور مالی احسانات نہیں ہیں، اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا، لیکن اسلامی دوستی افضل ہے، میری طرف سے مسجد میں آنے والی ہر کھڑکی بند کر دو سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے۔

(122)۔عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِيْ اِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِيْ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَهَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْلِيْ صَاحِبِيْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[بخاری حدیث رقم: ۳۶۶۱، ۴۶۴۰]۔

ترجمہ: حضرت ابودرداء ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تم لوگوں کے پاس بھیجا تو تم سب نے کہا تم جھوٹے ہو، اور ابوبکر کہتا رہا وہ سچا ہے، اور اس نے اپنی جان اور اپنے مال کے ذریعے میری

مدد کی، کیا تم لوگ میری خاطر میرے یار سے باز رہو گے؟

(123)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ: اُدْعِي لِي اَبَا بَكْرٍ، وَ اَخَاكِ، حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَاباً، فَاِنِّي اَخَافُ اَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلَ قَائِلٌ: أَنَا أَوْلٰى، وَيَأْبَى اللهُ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ٦١٨١]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرضِ وفات میں مجھ سے فرمایا: ابوبکر اور اپنے بھائی کو میرے پاس بلاؤ، تاکہ میں تحریر لکھ دوں، مجھے ڈر ہے کہ کوئی خواہش کرنے والا خواہش نہ کرے اور کہنے والا کہتا نہ پھرے کہ میں زیادہ حق دار ہوں، حالانکہ اللہ اور تمام مومنین (یعنی فرشتے) ابوبکر کے سواء ہر کسی کا انکار کر رہے ہیں۔

(124)۔عَنْ اَبِي مُوْسىٰ ﷺ قَالَ: مَرِضَ النَّبِيُّ ﷺ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ، فَقَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: اِنَّهُ رَجُلٌ رَقِيْقٌ، اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ، قَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَعَادَتْ، فَقَالَ: مُرِيْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ، فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاري حديث رقم: ٦٧٩، ٦٧٨، ٦٨٢، ٣٣٨٥، مسلم حديث رقم: ٩٤٨، ترمذي حديث رقم: ٣٦٧٢]۔ ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ فِي بَابِ: اَهْلُ الْعِلْمِ وَ الْفَضْلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے اور تکلیف شدید ہوگئی، تو فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے، حضرت عائشہ نے عرض کیا وہ نرم دل والے آدمی ہیں، جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے، فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ ام المومنین نے وہی بات دہرائی، تو فرمایا: ابوبکر سے کہہ لوگوں کو نماز پڑھائے، تم لوگ یوسف کے زمانے والیاں ہو، پھر قاصد ان کے پاس گیا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔

(125)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَنْبَغِيْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ

اَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم:٣٦٧٣]۔ وَقَالَ حَسَنٌ غَرِيبٌ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی قوم کو زیب نہیں دیتا کہ ابوبکر کی موجودگی میں کوئی دوسرا ان کی امامت کرے۔

(126)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ اِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِئُهُ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيمَةِ وَمَا نَفَعَنِی مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِی مَالُ اَبِی بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا ، اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ٣٦٦١ ، ابن ماجة حدیث رقم: ٩٤ ، مسند احمد حدیث رقم: ٧٤٦٤، السنن الکبریٰ للنسائی حدیث رقم: ٨١١٠، صحیح ابن حبان حدیث رقم: ٦٨٥٨]۔ قَالَ التِّرْمَذِیُّ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم پر کسی کا ایسا احسان نہیں جس کا ہم نے بدلہ نہ دے دیا ہو سوائے ابوبکر کے، اس کے ہم پر ایسے احسانات ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کا بدلہ دے گا۔ مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا فائدہ ابوبکر کے مال نے پہنچایا ہے۔ اگر میں نے کسی کو اپنا خلیل بنانا ہوتا تو ابوبکر کو اپنا خلیل بناتا۔ خبردار! تمہارا نبی اللہ کا خلیل ہے۔

(127)۔ وَعَنْ عُمَرَ ﷺ قَالَ اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِی مَالًا ، فَقُلْتُ الْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَا بَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا ، فَقَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِی ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ ؟ فَقُلْتُ مِثْلَهُ وَاَتٰی اَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَالٍ عِنْدَهُ ، فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ ، مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ؟ فَقَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ، قُلْتُ لَا اَسْبِقُهُ اِلٰی شَیْءٍ اَبَدًا رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ٣٦٧٥، ابو داؤد حدیث رقم: ١٦٧٨]۔ قَالَ التِّرْمَذِیُّ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ ان دنوں میرے پاس مال کافی تھا۔ میں نے سوچا اگر میں ابوبکر سے آگے نکل سکتا ہوں تو وہ آج ہی کا دن ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں اپنا آدھا مال لے کر حاضر ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: گھر والوں کیلیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ میں نے عرض کیا اسی کے برابر۔ اور ابوبکر اپنا سارا مال لے کر آ گئے۔ فرمایا: ابوبکر گھر والوں کیلیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ انہوں نے

عرض کیا میں ان کیلیے اللہ اور اسکا رسول چھوڑ کر آیا ہوں۔ میں نے کہا میں کسی معاملے میں بھی ابوبکر سے آگے نہیں نکل سکتا۔

(128)۔عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مَالُ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَنْفَعُ لِيْ مِنْ مَالِ اَبِيْ بَكْرٍ، قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْضِيْ فِيْ مَالِ اَبِيْ بَكْرٍ كَمَا يَقْضِيْ فِيْ مَالِ نَفْسِهِ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٢٠٣٩٧]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ مسیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں سے کسی آدمی کا مال میرے لیے ابوبکر کے مال سے زیادہ فائدہ مند نہیں، فرمایا: رسول اللہ ﷺ ابوبکر کے مال کو اس طرح استعمال فرماتے تھے جیسے اپنے ذاتی مال کو استعمال فرماتے تھے۔

(129)۔عَنْ حَبِيْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ قُلْتَ فِيْ اَبِيْ بَكْرٍ شَيْئاً؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ: قُلْ حَتّٰى اَسْمَعَ قَالَ قُلْتُ:

وَثَانِيَ اثْنَيْنِ فِي الْغَارِ الْمُنِيْفِ وَقَدْ ... طَافَ الْعَدُوُّ بِهِ اِذْ صَعِدَ الْجَبَلَا

وَكَانَ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَدْ عَلِمُوْا ... مِنَ الْخَلَائِقِ لَمْ يَعْدِلْ بِهِ رَجُلَا

فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ الْحَاكِمِ [المستدرک حديث رقم:٤٥١٨، ٤٤٦٨، الاستيعاب صفحة ٤٣٠، تاريخ الخلفاء للسيوطی صفحة ٣٩]۔سکت الحاکم عنهما

ترجمہ: حضرت حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موقع پر موجود تھا، آپ ﷺ نے حسان بن ثابت سے فرمایا: کیا آپ نے ابوبکر کی شان میں شعر کہے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا: کہو، تاکہ میں سنوں، انہوں نے عرض کیا میں نے کہا ہے:

آپ دو میں سے دوسرے تھے اس بابرکت غار میں اور دشمن نے اس کے اردگرد چکر لگایا جب وہ پہاڑ پر چڑھا۔ ابوبکر اللہ تعالیٰ کے رسول کے محبوب تھے اور لوگوں کو اس بات کا علم تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ساری مخلوق میں سے کسی کو آپ کا ہم پلہ نہیں سمجھتے۔ رسول اللہ ﷺ یہ رباعی سن کر مسکرائے۔

مَنَاقِبُ الْإِمَامِ عُمَرَ الْفَارُوْقِ رضی اللہ عنہ

سیدنا امام عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مناقب

(130)۔عَنِ ابنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : اَللّٰهُمَّ اَعِزِّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ اِلَيْكَ، بِاَبِيْ جَهْلٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : وَكَانَ اَحَبَّهُمَا اِلَيْهِ عُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ[ترمذی حدیث رقم: ۳۶۸۱، مسند احمد حدیث رقم: ۵۶۹۸]۔قال الترمذی رحمۃ اللہ علیہ هذا حديث حسن صحيح غريب ولاحاديث مثل ذلک كثيرة وصحيحة

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ ان دو آدمیوں میں سے جو تجھے زیادہ پیارا ہے اس کے ذریعے سے اسلام کی مدد فرما۔ ابو جہل کے ذریعے یا عمر بن خطاب کے ذریعے۔ ابن عمر نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو ان میں سے زیادہ پیارا عمر تھا۔

(131)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ : وَ اللّٰہِ مَا اسْتَطَعْنَا اَنْ نُصَلِّيَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ ظَاهِرِيْنَ حَتّٰى اَسْلَمَ عُمَرُ رَوَاهُ الْحَاكِمُ[مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۵۲۳]۔صَحِيْحٌ وَافَقَهُ الذَّهْبِي

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: اللہ کی قسم ہم کعبہ میں سرِ عام نماز نہیں پڑھ سکتے تھے یہاں تک کہ عمر مسلمان ہو گئے۔

(132)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِي الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُوْنَ ، فَاِنْ يَكُنْ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْهُمْ اَحَدٌ ، فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ الْبُخَارِيُّ[مسلم حدیث رقم: ۶۲۰۴، بخاری حدیث رقم: ۳۴۶۹، ۳۶۸۹، ترمذی حدیث رقم: ۳۶۹۳]۔

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے۔ اگر میری امت میں کوئی ہے تو عمر بن خطاب ان میں سے ہے۔

(133)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ

بِقَدحِ لَبَنٍ، فَشَرِبتُ حَتّٰى اَنِّیْ لَاَرَی الرِّیَّ یَخرُجُ فِیْ اَظفَارِیْ ، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِیْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، قَالُوْا : فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : اَلْعِلْمَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُ [مسلم حدیث رقم: ۶۱۹۰، ۶۱۹۱، بخاری حدیث رقم: ۸۲، ۳۶۸۱، ۷۰۰۶، ۷۰۲۷، ۷۰۳۲، ترمذی حدیث رقم: ۲۲۸۴]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: میں سو رہا تھا کہ میرے پاس ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا، میں نے پیا حتیٰ کہ اس کی دھاریں میرے ناخنوں سے پھوٹنے لگیں، پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب کو دے دیا۔ صحابہ نے پوچھا، یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی؟ فرمایا: علم۔

(134)۔عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِيْهاً يَا ابْنَ الْخَطَّابِ ، وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ ، مَا لَقِيَکَ الشَّيْطَانُ سَالِکاً فَجّاً اِلَّا سَلَکَ فَجّاً غَيْرَ فَجِّکَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُ [بخاری حدیث رقم: ۳۲۹۴، ۳۶۸۳، مسلم حدیث رقم: ۶۲۰۲]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب مبارک ہو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، جب بھی شیطان کسی راستے سے آتا ہوا تمہیں ملتا ہے تو تیرے راستے کے علاوہ کسی دوسرے راستے کی طرف بھاگ جاتا ہے۔

(135)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَ قَلْبِهٖ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُ [ترمذی حدیث رقم: ۳۶۸۲، مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۵۵۷]۔صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے عمر کی زبان اور دل پر حق کو جاری کر دیا ہے۔

(136)۔عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ حِصْناً حَصِيْناً لِلْاِسْلَامِ ، يَدْخُلُ فِی الْاِسْلَامِ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ ، فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ فَثَلَمَ مِنَ الْحِصْنِ ثَلْمَةٌ ، فَهُوَ يَخْرُجُ مِنْهُ وَلَا يَدْخُلُ فِيْهِ ، وَكَانَ اِذَا سَلَکَ طَرِيْقاً وَجَدْنَاهُ سَهْلاً ، فَاِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُوْنَ فَحَیَّ هَلاً بِعُمَرَ ، فَضْلاً مَا بَيْنَ الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ ، وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّیْ اَخْدِمُ مِثْلَهُ حَتّٰی اَمُوْتَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

وَرَوَى الطَّبْرَانِيُّ عَنْ سَيِّدِنَا عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ: اِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُوْنَ فَحَيَّهَلًا بِعُمَرَ [المعجم الاوسط حديث رقم:۵۵۴۹] ، وَقَالَ الْهَيْثَمِي سَنَدُهُ حَسَنٌ [انظر مجمع الزوائد حديث رقم:۱۴۴۲۷] ، رَوَى الْإِمَامُ الشُّعْرَانِي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُوْلُ: زَيِّنُوْا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَبِذِكْرِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ [كشف الغمه ۱/۳۲۵] وَالْآثَارُ فِيْهِ كَثِيْرَةٌ ، مُخْتَلِفَةُ الْأَلْفَاظِ مَعْنَاهَا وَاحِدٌ۔ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:۲۰۴۰۷ ، المعجم الكبير للطبراني حديث رقم: ۸۷۱۹، ۸۷۲۹، ۸۷۳۰]۔قال الهيثمي رواه الطبراني باسانيد ورجال احدها رجال الصحيح [مجمع الزوائد حديث رقم:۱۴۴۶۸]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: بے شک عمر بن خطاب اسلام کے لیے مضبوط قلعہ تھے، اسلام میں کوئی داخل ہوتا تھا اور نکلتا نہیں تھا۔ جب عمر وفات پا گئے تو اسلام میں سوراخ ہو گیا، اب اس میں سے کوئی چیز نکلتی ہے اور داخل نہیں ہوتی۔ جب بھی وہ کسی راستے پر چلے تو ہم نے اسے آسان پایا، پس جب صالحین کا ذکر ہو تو عمر کی بات ضرور کرو، زیادتی اور کمی کے درمیان امتیاز ہو جائے گا، اللہ کی قسم میری حسرت ہے کہ میں اس جیسے مردِ خدا کی مرتے دم تک نوکری کرتا۔ امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب صالحین کا ذکر ہو تو عمر کی بات ضرور کرو۔ امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی مجالس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ذکر سے سجایا کرو۔

(137)۔عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذْ قَالَ: بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ، فَاِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالُوْا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا ، فَبَكٰى عُمَرُ وَقَالَ : اَعَلَيْكَ اَغَارُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۳۲۴۲، ۳۶۸۰، ۵۲۲۷، ۷۰۲۳، ۷۰۲۵، ابن ماجة حديث رقم:۱۰۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سو رہا تھا تو دیکھا کہ جنت میں ہوں، وہاں ایک عورت ایک محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی۔ میں نے کہا یہ محل کس کا ہے؟ کہنے لگے عمر بن خطاب کا۔ مجھے عمر کی غیرت یاد آ گئی تو میں واپس ہو گیا۔ عمر رونے لگے اور عرض کیا: یا رسول اللہ کیا میں

آپ پر غیرت کروں گا؟

(138)۔ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ قَالَ كَعْبٌ: لَوْ دَعَا عُمَرُ لَأُخِّرَ فِي أَجَلِهِ، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُوْنَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ [الاعراف:٣٤]، قَالَ: وَقَدْ قَالَ: وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُعَمَّرٍ وَلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهِ إِلَّا فِي كِتَابٍ [فاطر:١١] رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٢٠٣٨٦]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ مسیب فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو کعب نے فرمایا: اگر عمر دعا فرما دیتے تو ان کی موت میں تاخیر کر دی جاتی، لوگوں نے کہا سبحان اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جب ان کی موت آ جاتی ہے تو ایک لمحہ بھی آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔ کعب نے جواب دیا: اللہ نے فرمایا ہے: کسی عمر دیے جانے والے کی عمر میں جو بھی اضافہ یا کمی کی جاتی ہے وہ کتاب میں موجود ہے۔

(139)۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَالْحَاكِمُ [ترمذی حدیث رقم:٣٦٨٦، مستدرک حاکم حدیث رقم:٤٤٩٥]۔

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔

مَنَاقِبُ الْاِمَامِ عُثْمَانَ الْغَنِيِّ رضی اللہ عنہ

سیدنا امام عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مناقب

(140)۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ عُثْمَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ هٰذَا جِبْرِيْلُ أَخْبَرَنِيْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ زَوَّجَكَ أُمَّ كُلْثُوْمٍ بِمِثْلِ صَدَاقِ رُقَيَّةَ، عَلٰى مِثْلِ صُحْبَتِهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ [ابن ماجۃ حدیث رقم:١١٠، مستدرک حاکم حدیث رقم:٧٠١١، وروی الحاکم مثلہ

فی حدیث رقم:۷۰۰۸، ۷۰۱۰، ۷۰۰۹]۔صَحِیْحٌ وَشَوَاهِدُهٗ کَثِیْرَۃٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مسجد کے دروازے کے پاس عثمان سے ملے تو فرمایا: اے عثمان یہ جبریل ہیں، انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ اللہ نے ام کلثوم کے ساتھ آپ کے نکاح کا فیصلہ دیا ہے، رقیہ جتنے مہر کے ساتھ، اسی جیسی سنگت کے لیے۔

(141)۔عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ الْقُرَشِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰی اِبْنَتِهٖ وَ هِيَ تَغْسِلُ رَأْسَ عُثْمَانَ ، فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ اَحْسِنِيْ اِلٰی اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ ، فَاِنَّهٗ اَشْبَهُ اَصْحَابِيْ بِيْ خُلُقاً رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ [المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم:۹۶ ، مجمع الزوائد حدیث رقم:۱۴۵۰۰]۔وَ قَالَ الْهَيْثَمِي رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عثمان قرشی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی شہزادی کے پاس تشریف لے گئے اور وہ حضرت عثمان کا سر دھو رہی تھیں۔تو فرمایا: اے بیٹی، ابوعبداللہ کے ساتھ اچھا سلوک کرتی رہنا، یہ اخلاق میں مجھ سے میرے تمام صحابہ سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔

(142)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِهٖ كَاشِفًا عَنْ سَاقَيْهِ فَاسْتَأْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ ، فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسَوّٰى ثِيَابَهٗ ، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ ، فَقَالَ اَلَا اَسْتَحِيْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِيْ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۶۲۰۹]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کا شانۂ اقدس میں اپنی پنڈلیوں سے کپڑا الپٹا ہوا چھوڑ کر لیٹے ہوئے تھے۔اتنے میں ابوبکر نے حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔آپ نے انہیں اجازت دے دی اور ان سے اسی حالت میں باتیں کرتے رہے۔پھر عمر نے اجازت چاہی اور آپ نے اجازت دے دی اور

اسی حالت میں گفتگو فرماتے رہے۔ پھر عثمان نے اجازت چاہی تو رسول اللہ ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لیے۔ جب وہ نکل گئے تو حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ، ابوبکر داخل ہوئے تو آپ ان کے لیے نہیں اٹھے اور کوئی پرواہ نہیں کی پھر عمر داخل ہوئے تو آپ ان کے لیے نہیں اٹھے اور کوئی پرواہ نہیں کی پھر عثمان داخل ہوئے تو آپ بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست فرما لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں اس شخص سے کیوں نہ حیاء کروں جس کا فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔

(143)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ، فَاِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ كَانَتْ مَرِيْضَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ لَکَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَ سَهْمَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۳۱۳۰، ۳۶۹۸، ۳۷۰۴، ۴۰۶۶]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: عثمان جنگِ بدر میں موجود نہیں تھے، اس کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی شہزادی آپ کی زوجہ تھیں اور آپ بیمار تھیں، نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: آپ کو بدر میں شامل ہونے والے آدمی جتنا اجر ملے گا اور مالِ غنیمت میں سے حصہ بھی ملے گا۔

(144)۔عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَحُثُّ عَلٰى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَ اَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ، فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَ اَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ، فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِلّٰهِ عَلَيَّ ثَلَاثُ مِائَةِ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَ اَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ: مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ، مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمَذِيُّ [مسند احمد حدیث رقم: ۱۶۷۰۱، ترمذی حدیث رقم: ۳۷۰۰، مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۶۱۰ وَقَالَ صَحِيْحٌ وَ وَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن خباب ﷺفرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس موجود تھا، اور آپ جیشِ عسرت کے لیے ترغیب دے رہے تھے، تو عثمان بن عفان کھڑے ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ سو اونٹ اللہ کی راہ میں جھولوں اور ٹاٹوں سمیت میرے ذمے ہوئے، پھر آپ نے لشکر کے متعلق ترغیب دی، تو عثمان بن عفان کھڑے ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ، دو سو اونٹ اللہ کی راہ میں جھولوں اور ٹاٹوں سمیت میرے ذمے، پھر آپ ﷺ نے لشکر کے متعلق ترغیب دی، تو عثمان کھڑے ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ کی خاطر تین سو اونٹ جھولوں اور ٹاٹوں سمیت میرے ذمے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر سے اترتے دیکھا اور آپ فرما رہے تھے: آج کے بعد عثمان جو عمل بھی کرے اسے گرفت نہیں، آج کے بعد عثمان جو عمل بھی کرے اسے گرفت نہیں۔

(145)۔عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ، قَالَ: فَبَايَعَ النَّاسُ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ، فَضَرَبَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِّنْ اَيْدِيْهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمَذِىُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳۷۰۲]۔وَقَالَ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت انس ﷺفرماتے ہیں کہ: جب رسول اللہ ﷺ نے بیعتِ رضوان کا حکم دیا تو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے عثمان بن عفان مکہ والوں کی طرف نمائندہ بن کر گئے۔ لوگوں نے آپ ﷺ سے بیعت کی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک عثمان اللہ کے کام اور اس کے رسول کے کام کے لیے گیا ہے، آپ نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھا، رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ کا عثمان کا ہاتھ بننا، ان کے لیے ان کے اپنے ہاتھوں سے افضل تھا۔

(146)۔عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يَشْتَرِىْ بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِى الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا فِى الْجَنَّةِ؟ فَاشْتَرَيْتُهَا رَوَاهُ التِّرْمَذِىُّ وَالنَّسَائِىُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳۷۰۳، نسائی حدیث رقم: ۳۶۰۶، ۳۶۰۷، ۳۶۰۸، ۳۶۰۹، ۳۶۱۰]۔قَالَ التِّرْمَذِىُّ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان ﷺفرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو فلاں لوگوں کا پلاٹ خرید کر مسجد میں شامل کردے اور اس کے بدلے میں جنت میں اس سے بہتر اجر پائے تو میں نے اسے خرید دیا۔

(147)۔عَنْ اَنَسٍ : اَنَّ عُثْمَانَ دَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ ، وَسَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، فَنَسَخُوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ ، وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلَاثَةِ : اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِيْ شَيْئٍ مِنَ الْقُرْآنِ ، فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ ، فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ ، فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمَذِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۳۵۰۶، ۴۹۸۴، ۴۹۸۷، ترمذی حدیث رقم: ۳۱۰۴]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عثمان نے حضرت زید بن ثابت، اور حضرت عبداللہ بن زبیر، اور حضرت سعید بن عاص، اور حضرت عبدالرحمن بن حارث بن ہشام کو بلایا، انہوں نے قرآن مجید کو صحیفوں میں نقل کیا، اور حضرت عثمان نے تینوں قریشیوں سے فرمایا: جب آپ لوگوں کا زید سے قرآن کے کسی لفظ پر اختلاف ہو جائے تو اسے قریش کے لہجے میں لکھنا، اللہ نے اسے ان کی زبان میں نازل فرمایا ہے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

(148)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ : ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِتْنَةً فَقَالَ : يُقْتَلُ فِيْهَا هٰذَا مَظْلُوْماً لِعُثْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳۷۰۸]۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتنے کا ذکر کیا تو فرمایا: یہ عثمان اس فتنے میں مظلوم ہو کر قتل کیا جائے گا۔

مَنَاقِبُ الْاِمَامِ عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى رضی اللہ عنہ

سیدنا امام علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مناقب

(149)۔قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ : اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ اَبُوْ بَكْرٍ ، وَاَسْلَمَ عَلِيٌّ وَهُوَ غُلَامُ ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ ، وَاَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ النِّسَاءِ خَدِيْجَةُ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳۷۳۴]۔

ترجمہ: بعض اہلِ علم (امامِ اعظم ابوحنیفہ) نے فرمایا: مردوں میں سب سے پہلے ابوبکر ایمان لائے، اور علی اس وقت ایمان لائے جب آپ آٹھ سال کے بچے تھے اور خواتین میں سب سے پہلے اُم المومنین خدیجہ ایمان لائیں۔

(150)۔عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَومَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَرجُونَ اَن يُعْطَاهَا، فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ؟ فَقَالُوا هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَشْتَكِي عَيْنَيهِ قَالَ فَاَرسِلُوا اِلَيْهِ، فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي عَيْنَيهِ فَبَرِئَ، حَتّٰى كَاَن لَمْ يَكُن بِهٖ وَجْعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ قَالَ اُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيهِم مِن حَقِّ اللّٰهِ فِيهِ، فَوَاللّٰهِ لَاَن يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا، خَيرٌ لَكَ مِن اَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۶۲۲۳، بخاری حدیث رقم:۲۹۴۲]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا کہ: میں کل جھنڈا ایسے شخص کے ہاتھ میں دوں گا جس کے ہاتھوں سے اللہ فتح دے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ لوگ جب صبح کو اٹھے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس اس امید پر پہنچے کہ ہمیں جھنڈا عطا ہو گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ فرمایا انہیں بلاؤ۔ انہیں بلایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں پر لعاب دہن لگایا، وہ ٹھیک ہو گئے جیسے انہیں کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ آپ ﷺ نے انہیں جھنڈا عطا فرما دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ کیا میں ان سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ ہمارے جیسے نہ ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی معتدل رفتار سے چل پڑو حتیٰ کہ ان کی رہائش گاہوں کے وسط میں پہنچ جاؤ پھر انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ جو کچھ اللہ کے حقوق میں سے ان پر واجب ہے۔ اللہ کی قسم اگر آپ کی وجہ سے اللہ نے ایک بندے کو بھی ہدایت دے دی تو وہ آپ کے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

(151)۔عَنْ سَعدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَلَّفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِن مُوسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِي رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث

رقم:۶۲۱۸، بخاری حدیث رقم:۴۴۱۶، ابن ماجة حدیث رقم:۱۱۵، ۱۲۱]۔

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو گھر پر چھوڑا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ فرمایا: کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ جس طرح ہارون، موسیٰ کی جگہ پر پیچھے رہے اسی طرح آپ میری جگہ پر پیچھے رہیں، ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(152)۔عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: لَقَدْ اُعْطِیَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ ثَلَاثَ خِصَالٍ لَاَنْ تَکُوْنَ لِیْ خَصْلَةٌ مِنْهَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْطِیَ حُمْرَ النَّعَمِ، قِیْلَ: وَمَا هُنَّ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ؟ قَالَ: تَزَوُّجُهُ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَسُکْنَاهُ الْمَسْجِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَحِلُّ لَهُ فِیْهِ مَا یَحِلُّ لَهُ، وَالرَّایَةُ یَوْمَ خَیْبَرَ رَوَاهُ الْحَاکِمُ [مستدرک حاکم حدیث رقم:۴۶۹۰]۔ قَالَ الْحَاکِمُ صَحِیْحٌ وَقَالَ الذَّهَبِی ضَعِیْف

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی بن ابی طالب کو تین شانیں ایسی عطا کی گئی ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی مجھے عطا ہوتی تو سرخ سونے سے بھی زیادہ مجھے محبوب ہوتی، آپ سے پوچھا گیا اے امیر المومنین وہ کیا ہیں؟ فرمایا: فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کا نکاح، اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کی مسجد میں رہائش جس کی وجہ سے ان کے لیے اس میں حلال تھا جو کچھ بھی حلال تھا، اور خیبر کے دن کا جھنڈا۔

(153)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: آخَی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَ اَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِیٌّ تَدْمَعُ عَیْنَاهُ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ آخَیْتَ بَیْنَ اَصْحَابِکَ وَلَمْ تُوَاخِ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اَحَدٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمَذِیْ [ترمذی حدیث رقم:۳۷۲۰]۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی، تو حضرت علی روتے ہوئے حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اپنے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا ہے اور میرے اور کسی کے درمیان بھائی چارہ نہیں بنایا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔

(154)۔وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِى وَ قَالَ التِّرْمِذِى غَرِيْبٌ مُنْكَرٌ [ترمذی حدیث رقم:۳۷۲۳]۔ وَ قَالَ الْعُلَمَاءُ جَمِيْعُ الصَّحَابَةِ بِمَنْزِلَةِ الْاَبْوَابِ [مرقاۃ ۱۱/۳۴۵، حاشیۃ المحدث احمد علی السھارنفوری علی الترمذی ۲/۲۱۳]۔ وَ قَالَ الطِّيْبِى لَعَلَّ الشِّيْعَةَ تَتَمَسَّكُ بِهٰذَا التَّمْثِيْلِ اَنَّ اَخْذَ الْعِلْمِ وَ الْحِكْمَةِ مِنْهُ مُخْتَصٌّ بِهِ لَا يَتَجَاوَزُهُ اِلٰى غَيْرِهٖ اِلَّا بِوَاسِطَتِهٖ ﷺ لِاَنَّ الدار انما يدخل اليها من بابها، ولا حجة لهم به اذ ليس دار الجنة باوسع من دار الحكمة فلها ثمانية ابواب [طيبى شرح مشكوٰة ۱۱/۲۶۹، مرقاة ۱۱/۳۴۶، قوت المغتذى ۲/۲۱۴]۔ وقال الشيخ المحقق عبد الحق المحدث الدهلوى شک نیست که علم آنحضرت از جناب صحابه دیگر نیز آمده و مخصوص بمرتضیٰ نیست الخ [اشعة اللمعات ۴/۶۷۷]۔ و قال الشاه عبد العزيز الدهلوى آں شرط یا زیاده ازاں شرط در دیگراں هم بروایتِ اهلِ سنت ثابت شده باشد [تحفه اثنا عشریه صفحه ۲۱۲]۔ وَ قَالَ اللّٰهُ تعالىٰ : يعلمهم الكتاب و الحكمة، فثبت ان جميع الصحابة تعلموا الكتاب و الحكمة من النبى الكريم ﷺ، و قال رسول الله ﷺ بلغوا عنى ولو آية و قال فليبلغ الشاهد الغائب، فثبت ان جميع الصحابة بمنزلة الابواب، منهم من جمع القرآن كابى بكر و عثمان، و منهم من هو اقراء، و منهم من هو اعلم بالحلال و الحرام، و منهم من هو افرض، و منهم من هو اقضى، و منهم من بعث الى اليمن، و منهم من بعث الى مصر و منهم من بعث الى الكوفة، و منهم من هاجر الى الشام، و منهم من اتى اليهم الناس من اطراف العالم رضى الله عنهم اجمعين و جزاهم الله عن جميع الامة خيرا۔ و فى رواية عن ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا رَوَاهُ الحَاكِمُ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ [مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۶۹۵]۔ وَقَالَ الذَّهْبِىُّ وَ ابْنُ الْجَوْزِىُّ وَ النَّوَوِىُّ وَ الْجَزْرِىُّ وَ ابْنُ كَثِيْرٍ وَ ابْنُ تَيْمِيَةَ مَوْضُوْعٌ وَ قَالَ يَحْيىٰ بْنُ مُعِيْنٍ لَا اَصْلَ لَهُ، وَ قَالَ الْبُخَارِى مُنْكَرٌ وَ لَيْسَ لَهُ وَجْهٌ صَحِيْحٌ، وَ قَالَ التِّرْمَذِىُّ مُنْكَرٌ غَرِيْبٌ، وَ قَالَ الشَّاهُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ ایں خبر نیز مطعون است، وَ قَالَ السُّيُوْطِىُّ وَ عَلِىٌّ الْقَارِىُّ حَسَنٌ وَ الْحَقُّ اَنَّهُ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں حکمت کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔

(155)۔عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ : بَعَثَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْيَمَنِ قَاضِياً فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

تُرْسِلُنِیْ وَاَنَا حَدِیْثُ السِّنِّ وَلَا عِلْمَ لِیْ بِالْقَضَاءِ ، فَقَالَ : اِنَّ اللّٰہَ سَیَھْدِیْ قَلْبَکَ وَیُثَبِّتُ لِسَانَکَ ، فَاِذَا جَلَسَ بَیْنَ یَدَیْکَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِیَنَّ حَتّٰی تَسْمَعَ مِنَ الْاٰخَرِ کَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْاَوَّلِ فَاِنَّہٗ اَحْرٰی اَنْ یَتَبَیَّنَ لَکَ الْقَضَاءُ ، قَالَ : فَمَازِلْتُ قَاضِیاً ، اَوْ : مَا شَکَکْتُ فِیْ قَضَاءٍ بَعْدُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد[ابو داؤد حدیث رقم:۳۵۸۲ ، السنن الکبریٰ للبیھقی۱۰/۸۶ ، ترمذی حدیث رقم:۱۳۳۱ ، السنن الکبریٰ للنسائی حدیث رقم:۸۴۱۷ ، مسند احمد حدیث رقم:۶۳۸ ، مستدرک حاکم حدیث رقم:۴۷۱۶]۔اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے بھیج رہے ہیں اور میں نوعمر ہوں ، میرے پاس فیصلے کا علم نہیں ، تو فرمایا: اللہ تیرے قلب کو ہدایت دے گا اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا ، جب بھی دوفریقین تمہارے سامنے بیٹھیں تو اس وقت تک فیصلہ ہرگز نہ کرنا جب تک دوسرے کی بات نہ سن لو جیسا کہ پہلے کی بات سنی تھی ، اس لیے کہ اسے اپنی بات بیان کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسکے بعد میں مسلسل فیصلے دیتا رہا اور مجھے کبھی فیصلے میں شک نہیں ہوا۔

(156)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : کُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ اَقْضٰی اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ رَوَاہُ الْحَاکِمُ[مستدرک حاکم حدیث رقم:۴۷۱۴]۔وَقَالَ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ : ہم آپس میں کہا کرتے تھے کہ اہلِ مدینہ میں سب سے بڑے قاضی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

(157)۔وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ رَوَاہُ التِّرْمَذِیُّ[ترمذی حدیث رقم:۳۷۱۳وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ]وَفِیْ رِوَایَۃِ اَحْمَدَ وَاَبِیْ یَعْلٰی اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ[مسند احمد حدیث رقم:۹۶۸ ، مسند ابو یعلیٰ حدیث رقم:۶۴۱۶]۔شواھدہ کثیرۃ شھیرۃ ، قال الشافعی: اَلْمُرَادُ بِہٖ وِلَاءُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُہٗ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ اَنْ یُّوَالِیَ بَعْضُھُمْ بَعْضاً وَلَا یُعَادِیَ بَعْضُھُمْ بَعْضاً وَھُوَ فِیْ مَعْنٰی مَا ثَبَتَ عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ لَا یُحِبُّنِیْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضُنِیْ اِلَّا مُنَافِقٌ [الاعتقاد للبیھقی صفحۃ۳۵۴]۔

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کا میں محبوب ہوں اس کا علی بھی محبوب ہے۔ایک حدیث کے الفاظ یہ بھی ہیں کہ: اے اللہ جو علی سے دوستی رکھے تو اس سے دوستی رکھ اور جو علی سے دشمنی کرے تو اس سے دشمنی کر۔(اس حدیث میں مولا دشمن کا الٹ ہے یعنی دوست یا محبوب)

(158)۔وَعَنْ عَلِيٍّ الْمُرْتَضٰى رضی اللہ عنہ قَالَ وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ ، اِنَّهٗ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ ﷺ اِلَيَّ اَنْ لَا يُحِبَّنِيْ اِلَّا مُؤْمِنٌ ، وَلَا يُبْغِضَنِيْ اِلَّا مُنَافِقٌ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم باب الدليل على ان حب الانصار و على رضی اللہ عنہ من الايمان و علاماته و بغضهم من علامات النفاق حديث رقم : ۲۴۰ ، ترمذی حديث رقم:۳۷۳۶ ، نسائی حديث رقم:۵۰۲۲ ، ابن ماجة حديث رقم:۱۱۴]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ وَقَالَ ﷺ آيَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹ ، بخاری حديث رقم:۱۷، ۳۷۸۴، نسائی حديث رقم:۵۰۱۹]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور ذرے کو بڑھایا، نبی امی ﷺ کا میرے ساتھ وعدہ ہے کہ مجھ سے مومن کے سواء محبت کوئی نہیں کرے گا اور منافق کے سواء بغض کوئی نہیں رکھے گا۔اور آپ ﷺ نے فرمایا: ایمان کی نشانی انصار کی محبت اور منافقت کی نشانی انصار کا بغض ہے۔

(159)۔عَنْ اَبِیْ حَيْوةٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ : يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ ، مُفْرِطٌ فِیْ حُبِّیْ وَمُفْرِطٌ فِیْ بُغْضِیْ رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ [المصنف لابن ابی شيبة ۶ ۷/۵۰]۔وروی مثله عن ابی مريم، وزبيد عليهما الرحمة [المصنف لابن ابی شيبة ۶ ۷/۵۰ ، ۸/۱۵۵]۔ورواه عبد الرزاق عن محمد بن سيرين [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:۲۰۶۴۷]۔

ترجمہ: حضرت ابوحیات فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو فرماتے ہوئے سنا: میرے بارے میں دو طرح کے آدمی ہلاک ہوں گے، میری محبت میں زیادتی کرنے والا اور میرے بغض میں زیادتی کرنے والا۔

(160)۔وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ اَنَّهٗ كَانَ يَرٰی اَنَّ عَامَّةَ مَا يُرْوٰی عَنْ عَلِيٍّ الْكِذْبُ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حديث رقم:۳۷۰۷]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین تابعی رحمت اللہ علیہ کی تحقیق یہ تھی کہ عام طور پر جو باتیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم

کی طرف منسوب کی جاتی ہیں وہ جھوٹ ہوتا ہے۔

اَفْضَلُ الْاَوْلِيَآءِ الْمُحَمَّدِيِّيْنَ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِيٌّ

محمدی اولیاء میں سب سے افضل ابوبکر ہیں پھر عمر پھر عثمان پھر علی رضی اللہ عنہم

قَالَ اللّٰہ تعالیٰ لَا يَسْتَوِيْ مِنكُم مَّنْ اَنفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قَاتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَ قَاتَلُوْا [الحدید۵۷: ۱۰] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میں سے جن لوگوں نے فتح مکہ سے پہلے پہلے اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا اور اللہ کی راہ میں جنگ لڑی ان کا درجہ بہت بلند ہے۔ اس کے بعد خرچ کرنے والے اور جنگ لڑنے والے ان کے برابر نہیں ہو سکتے۔ وَقَالَ وَ سَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى [اللیل:۱۷] اور فرمایا: جہنم سے دور رہے گا جو سب سے بڑا متقی ہے۔

(161)۔ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ خَيَّرَ عَبْداً بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ. فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ ﷺ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ مَا يُبْكِيْ هٰذَا الشَّيْخَ اِنْ يَكُنِ اللّٰهُ خَيَّرَ عَبْداً بَيْنَ الدُّنْيَا وَ بَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ؟ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الْعَبْدَ، وَ كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اَعْلَمَنَا، قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ لَا تَبْكِ، اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهِ وَ مَالِهِ اَبُوْ بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذاً خَلِيْلاً مِّنْ اُمَّتِيْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ، وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَ مَوَدَّتُهُ، لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ، اِلَّا بَابَ أَبِيْ بَكْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۴۶۶، ۳۶۵۴، ۳۹۰۴، مسلم حدیث رقم: ۶۱۷۰، ۶۱۷۱، ترمذی حدیث رقم: ۳۶۶۰، ۳۶۵۹]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خطاب فرمایا: بے شک اللہ نے اپنے بندے کو اختیار دیا کہ دنیا اور جو کچھ اللہ کے ہاں ہے، ان میں سے ایک کو اختیار کر لے، تو اس نے اسے اختیار کیا جو کچھ اللہ کے ہاں ہے۔ ابوبکر رونے لگے، میں نے دل میں کہا اگر اللہ نے اپنے کسی بندے کو دنیا اور اپنے ہاں کی چیز کے درمیان اختیار دیا ہے اور اس بندے نے اللہ کے ہاں کی چیز کو اختیار کر لیا ہے تو اس میں اس بزرگ کو کون سی چیز نے رلایا؟ دراصل وہ بندہ رسول اللہ ﷺ خود تھے، اور ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر

مت رو، مجھ پر صحبت اور مال کے لحاظ سے سب سے زیادہ احسان ابوبکر کے ہیں، اگر میں اپنی امت میں کسی کو اپنا خلیل (تنہائی کا دوست) بناتا تو ابوبکر کو بناتا، لیکن اسلامی اخوت اور مودت (یعنی یہ میرا بھائی ہے اور ہم میں باہم مودت ومحبت ہے)۔ مسجد کو آنے والے تمام دروازے بند کردیے جائیں سوائے ابوبکر کے دروازے کے۔

(162)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ، عَاصِبٌ رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ، فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَمَنَّ عَلَيَّ فِيْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا، وَلٰكِنْ خُلَّةُ الْاِسْلَامِ، سُدُّوْا عَنِّيْ كُلَّ خَوْخَةٍ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ، غَيْرَ خَوْخَةِ اَبِيْ بَكْرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۴۶۷، ۳۶۵۶، ۳۶۵۷، ۶۷۳۸]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرضِ وفات میں باہر تشریف لائے، کپڑے سے اپنا سر باندھا ہوا تھا، منبر پر بیٹھ گئے، اللہ کی حمد وثناء بیان فرمائی، پھر فرمایا: لوگوں میں سے ابوبکر بن ابی قحافہ سے بڑھ کر مجھ پر کسی ایک کے بھی جانی اور مالی احسانات نہیں ہیں، اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا، لیکن اسلامی دوستی افضل ہے، میری طرف سے مسجد میں آنے والی ہر کھڑکی بند کردو سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے۔

(163)۔ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرِضَ النَّبِيُّ ﷺ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ، فَقَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: اِنَّهُ رَجُلٌ رَقِيْقٌ، اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ، قَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَعَادَتْ، فَقَالَ: مُرِيْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ، فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فِيْ حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۶۷۹، ۶۷۸، ۶۸۲، ۳۳۸۵، مسلم ۹۴۸]۔ ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ بَابِ: اَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے اور تکلیف شدید ہوگئی، تو فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے، حضرت عائشہ نے عرض کیا وہ نرم دل والے آدمی ہیں، جب آپ کی جگہ پر کھڑے

ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے، فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ ام المومنین نے وہی بات دہرائی، تو فرمایا: ابوبکر سے کہہ لوگوں کو نماز پڑھائے، تم لوگ یوسف کے زمانے والیاں ہو، پھر قاصد ان کے پاس گیا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔

(164)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَرَضِهِ: اُدْعِيْ لِيْ اَبَا بَكْرٍ، وَ اَخَاكِ، حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَاباً، فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلَ قَائِلٌ: أَنَا أَوْلٰى، وَيَأْبَى اللّٰهُ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَابَكْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۶۱۸۱]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرضِ وفات میں مجھ سے فرمایا: ابوبکر اور اپنے بھائی کو میرے پاس بلاؤ، تاکہ میں تحریر لکھ دوں، مجھے ڈر ہے کہ کوئی خواہش کرنے والا خواہش نہ کرے اور کہنے والا کہتا نہ پھرے کہ میں زیادہ حق دار ہوں، حالانکہ اللہ اور تمام مومنین (یعنی فرشتے) ابوبکر کے سواء ہر کسی کا انکار کر رہے ہیں۔

(165)۔ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَمْعَةَ اَخْبَرَهُ بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ: لَمَّا سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ صَوْتَ عُمَرَ، قَالَ ابْنُ زَمْعَةَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى اَطْلَعَ رَأْسَهُ مِنْ حُجْرَتِهِ ثُمَّ قَالَ: لَا لَا لَا لِيُصَلِّ لِلنَّاسِ ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ، يَقُوْلُ ذٰلِكَ مُغْضَباً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۶۶۱]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عبیداللہ بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن زمعہ نے مجھے یہ حدیث بتائی کہ: جب نبی کریم ﷺ نے عمر کی آواز سنی تو نبی کریم ﷺ اٹھے حتیٰ کہ اپنا سر مبارک حجرے سے باہر نکالا، پھر فرمایا: نہیں نہیں نہیں، ابوقحافہ کا بیٹا لوگوں کو نماز پڑھائے، آپ نے غضبناک ہو کر یہ بات فرمائی۔

(166)۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: رَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَا الدَّرْدَاءِ يَمْشِيْ بَيْنَ يَدَيْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، فَقَالَ: يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ، تَمْشِيْ قُدَّامَ رَجُلٍ لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ بَعْدَ النَّبِيِّيْنَ عَلٰى رَجُلٍ اَفْضَلَ مِنْهُ ؟ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَاَحْمَدُ فِيْ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ [فضائل الصحابة حديث رقم: ۱۳۷، المعجم الاوسط للطبرانی حديث رقم: ۷۳۰۶، مجمع الزوائد حديث رقم: ۱۴۳۱۳]۔ لَهُ

شَوَاهِدُ مِنْ وُجُوهٍ اُخَرَ تَقْضِي لَهُ بِالصِّحَةِ اَوِ الْحُسْنِ وَقَدْ اَشَارَ ابْنُ كَثِيرٍ اِلَى الْحُكْمِ بِصِحَتِهٖ۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابودرداء کو ابوبکر صدیق کے آگے آگے چلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اے ابودرداء تم اس شخص کے آگے چل رہے ہو جس سے افضل شخص پر نبیوں کے بعد سورج طلوع نہیں ہوا۔

(167)۔عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَتِ امْرَاَةُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ، قَالَتْ أَرَأَيْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ؟ كَاَنَّهَا تَقُوْلُ الْمَوْتَ، قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: اِنْ لَمْ تَجِدِيْنِيْ فَأْتِيْ اَبَا بَكْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمَذِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۳۶۵۹، ۷۲۲۰، ۷۳۶۰، مسلم حدیث رقم: ۶۱۷۹، ۶۱۸۰، ترمذی حدیث رقم ۳۶۷۶]۔

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی۔ آپ نے اسے پھر کبھی آنے کا حکم دیا۔ وہ کہنے لگی، اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو پھر؟ جیسے وہ وفات کی بات کر رہی ہو۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آنا۔

(168)۔عَنْ عَلِيٍّ وَالزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا: مَا غَضِبْنَا اِلَّا لِاَنَّا قَدْ اُخِّرْنَا عَنِ الْمُشَاوَرَةِ، وَاِنَّا نَرٰى اَبَا بَكْرٍ اَحَقَّ النَّاسِ بِهَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اِنَّهُ لَصَاحِبُ الْغَارِ وَ ثَانِيَ اثْنَيْنِ وَ اِنَّا لَنَعْلَمُ بِشَرَفِهٖ وَ كِبَرِهٖ، وَلَقَدْ اَمَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالصَّلَاةِ بِالنَّاسِ وَهُوَ حَيٌّ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ [مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۴۷۸]۔ وَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ فِي التَّلْخِيْصِ

ترجمہ: حضرت علی اور زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم ناراض صرف اس لیے ہوئے ہیں کہ ہمیں مشاورت میں پیچھے کیا گیا ہے۔ ورنہ ہم رسول اللہ ﷺ کے بعد ابوبکر کو خلافت کا سب سے زیادہ حق دار سمجھتے ہیں۔ وہ یارِ غار ہے، اور ثانی اثنین ہے، اور ہم اس کا شرف اور عظمت جانتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی حیاتِ طیبہ میں لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔

(169)۔عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَ خَيْرُنَا وَ اَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُ وَالتِّرْمَذِيُ وَالْحَاكِمِ فِي الْمُسْتَدْرِكِ [بخاری حدیث رقم:٣٦٦٨، ترمذی حدیث رقم:٣٦٥٦، مستدرک حاکم حدیث رقم:٤٤٧٧]۔

ترجمہ: حضرت عمر ابن خطاب ﷛ نے فرمایا: ابوبکر ہمارا سردار ہے، ہم سے افضل ہے اور ہم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کا محبوب ہے۔

(170)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷛ قَالَ: اِنِّیْ لَوَاقِفٌ فِیْ قَوْمٍ، فَدَعَوا اللّٰہَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَقَدْ وُضِعَ عَلٰی سَرِیْرِہٖ اِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِیْ قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلٰی مَنْكِبِیْ یَقُوْلُ: یَرْحَمُكَ اللّٰہُ اِنْ كُنْتُ لَأَرْجُوْ اَنْ یَّجْعَلَكَ اللّٰہُ مَعَ صَاحِبَیْكَ، لِأَنِّیْ كَثِیْرًا مِمَّا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: كُنْتُ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَفَعَلْتُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَانْطَلَقْتُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَاِنْ كُنْتُ لَاَرْجُوْ اَنْ یَّجْعَلَكَ اللّٰہُ مَعَهُمَا، فَالْتَفَتُّ فَاِذَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُ [بخاری حدیث رقم:٣٦٧٧، ٣٦٨٥، مسلم حدیث رقم:٦١٨٧، ابن ماجة حدیث رقم:٩٨، شرح السنة حدیث رقم:٣٨٩٠]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابنِ عباس ﷛ فرماتے ہیں کہ میں لوگوں میں کھڑا تھا، لوگ عمر بن خطاب کے لیے اللہ سے دعائیں مانگ رہے تھے، انہیں ان کی چارپائی پر رکھا گیا تھا، ایک شخص میرے پیچھے سے آیا اور میرے کندھے پر اپنی کہنی رکھ دی، اور کہنے لگا، اللہ تجھ پر رحمت کرے، مجھے یقین تھا کہ اللہ تیرے یاروں کے ساتھ تجھے ملا دے گا، میں رسول اللہ ﷺ سے اکثر سنا کرتا تھا کہ: میں اور ابوبکر اور عمر تھے، میں نے اور ابوبکر اور عمر نے فلاں کام کیا، میں ابوبکر اور عمر گئے، مجھے یقین تھا کہ اللہ تمہیں ان دونوں کے ساتھ ملا دے گا، میں نے پیچھے پلٹ کر دیکھا تو وہ علی بن ابی طالب تھے۔

(171)۔ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نُخَیِّرُ بَیْنَ النَّاسِ فِیْ زَمَنِ النَّبِیِّ ﷺ، فَنُخَیِّرُ اَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُ [بخاری باب فضل ابی بکر بعد النبی ﷺ حدیث رقم:٣٦٥٥]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ہم نبی کریم ﷺ کے زمانے میں لوگوں کے درمیان

افضلیت بیان کرتے تھے، ہم سب سے افضل ابوبکر کو کہتے تھے، پھر عمر ابن خطاب کو، پھر عثمان بن عفان کو رضی اللہ عنہم۔

(172)۔عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ: کُنَّا فِیْ زَمَنِ النَّبِیِّ ﷺ لَا نَعْدِلُ بِاَبِیْ بَکْرٍ اَحَداً، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ، ثُمَّ نَتْرُکُ اَصْحَابَ النَّبِیِّ ﷺ لَا نُفَاضِلُ بَیْنَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُ وَاَبُوْ دَاؤُد[بخاری حدیث رقم:۳۶۹۷، ابو داؤد حدیث رقم:۴۶۲۷، مسند ابی یعلیٰ حدیث رقم:۵۵۹۵، ۵۵۹۶،۵۵۹۷]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ہم نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ابوبکر کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے، پھر عمر، پھر عثمان، پھر ہم نبی کریم ﷺ کے صحابہ کو چھوڑ دیتے تھے، ان کے درمیان افضلیت نہیں دیتے تھے۔

(173)۔عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: کُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حَیٌّ اَفْضَلُ اُمَّةِ النَّبِیِّ ﷺ بَعْدَهٗ اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُد وَالتِّرْمَذِی[ابو داؤد حدیث رقم:۴۶۲۸، ترمذی حدیث رقم:۳۷۰۷، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:۱۶۹۲ وَالْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ]۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ، قَالَ: وَاَصْحَابُهٗ مُتَوَافِرُوْنَ[مسند احمد حدیث رقم:۴۶۲۵، مسند ابی یعلیٰ حدیث رقم:۵۷۷۶، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم:۱۲۹۵۲]۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ، قَالَ: فَیَبْلُغُ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَلَا یُنْکِرُ ذٰلِکَ عَلَیْنَا[مسند ابو یعلیٰ حدیث رقم:۵۵۹۷، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم:۱۲۹۵۳، المعجم الاوسط حدیث رقم:۸۷۰۲، مجمع الزوائد حدیث رقم:۱۴۳۸۵ وقال رجاله وثقوا وفیهم خلاف]۔

فَثَبَتَ اِجْمَاعُ اَهْلِ السَّمَآئِ وَرَبُّنَا مَعَهُمْ جَلَّ وَعَلَا شَانُهٗ، وَثَبَتَ اِجْمَاعُ اَهْلِ الْاَرْضِ وَنَبِیُّنَا مَعَهُمْ ﷺ۔

ترجمہ: حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: ہم رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں کہا کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کی امت میں آپ ﷺ کے بعد سب سے افضل ابوبکر ہیں، پھر عمر، پھر عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین۔ ایک

روایت میں ہے کہ: صحابہ وافر تعداد میں تھے۔ایک روایت میں ہے کہ: یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچتی تھی تو آپ ﷺ انکارنہیں فرماتے تھے۔

(174)۔عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ، زَوَّجَنِى ابْنَتَهُ وَحَمَلَنِىْ اِلىٰ دَارِ الْهِجْرَةِ وَاَعْتَقَ بِلَالاً مِنْ مَالِهِ، رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا، تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهُ صَدِيْقٌ، رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلَائِكَةُ، رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا، اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ رَوَاهُ التِّرْمَذِىُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳۷۱۴]۔وقال غریب

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ ابوبکر پر رحمت کرے، اس نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دے دی، اور مجھے دارالہجرت تک اٹھا کر لایا، اور اپنے مال میں سے بلال کو آزاد کیا۔ اللہ عمر پر رحمت کرے، حق بات کہہ دیتا ہے خواہ کڑوی ہو، حق کی خاطر تنہارہ جانا گوارا کر لیتا ہے۔ اللہ عثمان پر رحمت کرے، اس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔ اللہ علی پر رحمت کرے، اے اللہ حق کو اس کے ساتھ گھمادے یہ جدھر بھی جائے۔

(175)۔عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَ اَصْحَابِىْ عَلىٰ جَمِيْعِ الْعَالَمِيْنَ سِوَى النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاخْتَارَ لِىْ مِنْهُمْ اَرْبَعَةً اَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَعَلِيًّا فَجَعَلَهُمْ خَيْرَ اَصْحَابِىْ وَفِىْ اَصْحَابِىْ كُلِّهِمْ خَيْرٌ رَوَاهُ عَيَاضٌ فِى الشِّفَاءِ [الشفاء ۲/۴۲، الریاض النضرة ۱/۴۷]۔الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے تمام جہانوں پر میرے صحابہ کو چن لیا ہے سوائے نبیوں اور رسولوں کے۔ اور ان میں سے چار کو میرے لیے چنا ہے، ابوبکر، عمر، عثمان اور علی۔ یہ میرے صحابہ میں سب سے افضل ہیں، اور میرے سارے صحابہ میں بھلائی ہے۔

(176)۔عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِىْ: اَىُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: اَبُوْبَكْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ، وَخَشِيْتُ اَنْ يَقُوْلَ عُثْمَانُ، قُلْتُ: ثُمَّ اَنْتَ؟ قَالَ: مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ وَ اَبُوْ دَاؤُد [بخاری حدیث رقم: ۳۶۷۱، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۶۲۹]۔وَسَيَأْتِى حَدِيْثُ سَيِّدِنَا سَفِيْنَةَ رضی اللہ عنہ اَلْخِلَافَةُ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً [انظر المستند حدیث رقم: ۳۳۷]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (سیدنا علی) سے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں افضل کون ہے؟ فرمایا: ابوبکر، میں نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: پھر عمر، اور مجھے اندیشہ ہوا کہ اب یہ نہ کہیں کہ عثمان، میں نے عرض کیا پھر آپ ہوں گے، فرمایا: میں مسلمانوں میں سے ایک آدمی ہوں۔

مِنْ عَلَامَاتِ اَهْلِ السُّنَّةِ اَنْ تُفَضِّلَ الشَّيْخَيْنِ وَ تُحِبَّ الْخَتَنَيْنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُم

شیخین کو افضل ماننا اور ختنین سے محبت کرنا اہل سنت کی علامات میں سے ہے

(177)۔عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ الآخِرِيْنَ مَا خَلَا النَّبِيِّيْنَ وَ الْمُرْسَلِيْنَ ، لَا تُخْبِرْ هُمَا يَا عَلِيُّ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ [ترمذی حدیث رقم:۳۶۶۶، ۳۶۶۵، ابن ماجة حدیث رقم:۹۵، المصنف لابن ابی شیبة ۷/۴۷۳، مسند احمد حدیث رقم:۶۰۴، مسند ابو یعلیٰ حدیث رقم:۵۳۳، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:۱۳۴۸]۔ وَ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَ الْبُغْوِیُّ عَنْ اَنَسٍ [ترمذی حدیث رقم:۳۶۶۴، شرح السنة باب فضل ابی بکر و عمر حدیث رقم:۳۸۹۶]۔وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ ابْنُ حِبَّانٍ وَ الطَّبَرَانِیُّ عَنْ اَبِیْ جُحَيْفَةَ [ابن ماجة حدیث رقم:۱۰۰، ابن حبان حدیث رقم:۶۹۰۴، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:۴۱۷۴]۔وَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ [المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:۸۸۰۸]۔ وَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ [المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:۴۴۳۱]۔وَفِیْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ شَبَابِهَا [مسند احمد حدیث رقم:۶۰۴]۔اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: ابوبکر اور عمر اگلے اور پچھلے جنتی بوڑھوں کے سردار ہیں سوائے نبیوں اور رسولوں کے، اے علی انہیں مت بتانا۔ اس حدیث کو سیدنا علی کے علاوہ حضرت انس، ابو جحیفہ، جابر اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم نے روایت کیا۔ مسند احمد میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں جنتی بوڑھوں اور نوجوانوں کے سردار ہیں۔

(178)۔عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا لَهٗ وَزِيْرَانِ مِنْ

اَهْلِ السَّمَآءِ، وَوَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ، فَاَمَّا وَزِيْرَایَ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ، وَاَمَّا وَزِيْرَایَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳۶۸۰]۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا نبی نہیں گزرا جس کے آسمان میں دووزیر نہ ہوں اور زمین میں دووزیر نہ ہوں، آسمان میں میرے دووزیر جبریل اور میکائیل ہیں، اور زمین میں میرے دووزیر ابوبکر اور عمر ہیں۔

(179)۔ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوَاكِبَ الدُّرِّیَّ فِی اُفُقٍ مِنْ آفَاقِ السَّمَآءِ، وَاِنَّ اَبَابَكْرٍ وَ عُمَرَ مِنْهُمْ وَ اَنْعَمَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُد وَالتِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ۳۶۵۸، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۹۸۷ش، شرح السنۃ حدیث رقم: ۳۸۹۱، مسند احمد حدیث رقم: ۱۱۲۱۹، ۱۱۲۱۲]۔ قَالَ التِّرْمَذِیُّ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک بلند درجات والوں کو ان سے نیچے والے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم چمکتے ہوئے ستاروں کو آسمان کے آفاق میں بلندی پر دیکھتے ہو۔ اور بے شک ابوبکر اور عمر ان میں سے ہیں اور ان سب سے زیادہ انعام یافتہ ہیں۔

(180)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰی اَبَابَكْرٍ وَ عُمَرَ فَقَالَ: هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳۶۷۱]۔ مُرْسَلٌ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن حنطب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر اور عمر کو دیکھا تو فرمایا: یہ دونوں کان اور آنکھ ہیں۔

(181)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ، اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْآخَرُ، عَنْ شِمَالِهٖ وَهُوَ آخِذٌ بِاَيْدِيْهِمَا، وَقَالَ: هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم: ۳۶۶۹، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۹۹]۔ اَلْحَدِيْثُ

صَحِيْح

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ ابوبکر اور عمر تھے۔ ایک آپ کے دائیں طرف تھا اور دوسرا آپ کے بائیں طرف، آپ نے دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، فرمایا: ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھیں گے۔

(182)۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حديث رقم: ٣٦٦٢، ابن ماجة حديث رقم: ٩٧]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْح

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد ان دو کی پیروی کرنا، ابوبکر اور عمر۔

(183)۔ عَنْ اَبِیْ جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ: اَفْضَلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا اَبُوْبَكْرٍ، وَبَعْدَ اَبِیْ بَكْرٍ عُمَرُ، وَبَعْدَهُمَا آخَرُ ثَالِثٌ، وَلَمْ يُسَمِّهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حديث رقم: ٨٣٦، ٨٣٧، ٨٣٨، ٨٣٩، ٨٤٠، ٨٧٤، ٨٨١، ٨٨٢، ٨٨٣، ٩١١، ٩٢٥، ٩٣٥، ٩٣٦، ٩٣٧، ١٠٣٤، ١٠٣٥، ١٠٣٦، ١٠٤٤، ١٠٥٥، ١٠٥٦، ١٠٥٨، ابن ماجة حديث رقم: ١٠٦، المصنف لابن ابی شيبة ٨/٥٧٤، المعجم الكبير للطبرانی حديث رقم: ١٧٥، ١٧٦]۔ الحديث صحيح متواتر رواه ثمانون رجلا عن سيدنا علی رضی اللہ عنہ ويويده حديث سيدنا محمد بن الحنفية فی البخاری حديث رقم: ٣٦٧١۔

ترجمہ: حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس امت میں اس کے نبی کے بعد سب سے افضل ابوبکر ہیں، ابوبکر کے بعد عمر ہیں، اور ان دونوں کے بعد ایک تیسرا ہے، مگر آپ نے اس کا نام نہیں لیا۔

(184)۔ عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَا اَجِدُ اَحَداً فَضَّلَنِیْ عَلٰی اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ اِلَّا جَلَّدْتُهٗ حَدَّ الْمُفْتَرِیْ رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِیُ [فضائل الصحابة لامام احمد بن حنبل حديث رقم: ٤٩ عن حكم بن حجل، ٣٨٧ عن حكم بن حجل قال سمعت عليا رضی اللہ عنہ يقول، السنة لعبد الله ابن احمد حديث رقم: ١٢٤٢ عن حكم بن حجل، ١٣٢٢ عن علقمة، السنة لابن ابی عاصم حديث رقم: ١٠٢٧ عن علقمة، ١٢٥٤ عن حكم بن حجل، الاعتقاد للبيهقی صفحه ٣٥٨ عن حكم بن حجل قال خطبنا علیٌّ بالبصرة، ٣٦١ عن علقمة و قال له

شواهد ذکرناها فی کتاب الفضائل، فضائل ابی بکر الصدیق مؤلفه ابو طالب محمد بن علی العشاری متوفی ۴۵۱ حدیث رقم: ۳۹، تحفة الصدیق لابن بلبان صفحه۸۷، الاستیعاب صفحه۴۳۴، ابن عساکر ۳۶۹/۳۰عن عبد خیر، ۳۷۱عن علقمة، ۳۸۳عن حکم عن ابیه، ابن عساکر ۴۴/۳۶۵عن جابر بن حمیدو حدیث آخرعن حکم بن حجل و حدیث آخر عن حکم بن حجل ایضاً و حدیث آخر عن علقمة، الریاض النضرة ۱/۸۸، المؤتلف والمختلف للدار قطنی ۳/۹۲عن حکم بن حجل، المنتقیٰ للذھبی صفحه۳۶۱ عن محمد بن الحنفیة بلفظ کان یقول، تاریخ الخلفاء صفحه۳۸، الصواعق المحرقة صفحه۶۰، تفسیر قرطبی ۱۷/۲۰۶، کنز العمال حدیث رقم:۳۶۱۵۲، ازالة الخفاء ۱/۳۱۷]۔اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے جسے پایا کہ وہ مجھے ابوبکر اور عمر سے افضل کہتا ہے تو میں اسے مفتری کی حد لگاؤں گا۔

(185)۔عَنِ ابْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ فَقَالَ: مَا کَانَ مَنْزِلَةُ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ مِنَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ مَنْزِلَتَهُمَا السَّاعَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم:۱۶۷۱۴]۔

ترجمہ: حضرت ابوحازم فرماتے ہیں کہ ایک شخص سیدنا علی بن حسین (امام زین العابدین) کے پاس حاضر ہوا اور کہا ابوبکر اور عمر کا قرب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کتنا تھا؟ فرمایا: اتنا ہی قرب تھا جتنا آج ہے۔

(186)۔عَنْ مُحَمَّدٍ الْفِرْیَابِیِّ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْیَانَ یَقُوْلُ: مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَلِیًّا رضی اللہ عنہ کَانَ اَحَقَّ بِالْوِلَایَةِ مِنْهُمَا فَقَدْ خَطَّاَ اَبَا بَکْرٍ وَّ عُمَرَ وَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْ جَمِیْعِهِمْ وَمَا اَرَاهُ یَرْتَفِعُ لَهُ مَعَ هٰذَا عَمَلٌ اِلَی السَّمَآءِ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗدَ [ابو داؤد حدیث رقم:۴۶۳۰]۔

ترجمہ: محمد فریابی فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کہا کہ علی رضی اللہ عنہ ولایت کے شیخین سے زیادہ حق دار تھے، اس نے یقیناً ابوبکر، عمر اور مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم کو گناہ گار کہا، اور میں نہیں سمجھتا کہ اس عقیدے کے ہوتے ہوئے اس کا کوئی عمل آسمان کی طرف اٹھایا جاتا ہو۔

(187)۔عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ: مَا اَظُنُّ رَجُلًا یَّنْتَقِصُ اَبَا بَکْرٍ وَّ عُمَرَ یُحِبُّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم

رَوَاهُ التِّرْمِذِی [ترمذی باب خیر الناس بعد رسول اللہ ﷺ حدیث رقم: ۳۶۸۵]۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین تابعی فرماتے ہیں: میں نہیں سمجھتا کہ جو شخص ابوبکر اور عمر کا مرتبہ گھٹاتا ہے وہ نبی ﷺ سے محبت کرتا ہوگا۔

(188)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ فَإِنَّهُ قَالَ: أُفَضِّلُ الشَّيْخَيْنِ بِتَفْضِيْلِ عَلِيٍّ إِيَّاهُمَا عَلَى نَفْسِهِ وَإِلَّا لَمَا فَضَّلْتُهُمَا، كَفَى بِيْ وِزْرًا أَنْ أُحِبَّهُ ثُمَّ أُخَالِفَهُ ذَكَرَهُ ابْنُ حَجَرٍ الْمَكِّي [الصواعق المحرقة صفحة ۶۲]۔

ترجمہ: محدث عبدالرزاق کہتے ہیں کہ: میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو اس لیے افضل کہتا ہوں کہ حضرت علی نے ان کو اپنے سے افضل قرار دیا ہے، میرے گناہ گار ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ میں حضرت علی سے محبت بھی کروں اور پھر ان کی مخالفت بھی کروں۔

التَّائِيْدُ مِنَ الرَّوَافِضِ: قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، سَيَهْلِكُ فِيَّ صِنْفَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يَذْهَبُ بِهِ الْحُبُّ إِلَى غَيْرِ الْحَقِّ وَمُبْغِضٌ مُفْرِطٌ يَذْهَبُ بِهِ الْبُغْضُ إِلَى غَيْرِ الْحَقِّ، وَخَيْرُ النَّاسِ فِيَّ حَالًا النَّمَطُ الْأَوْسَطُ فَالْزَمُوْهُ، وَالْزَمُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ فَإِنَّ يَدَ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ، فَإِنَّ الشَّاذَّ مِنَ النَّاسِ لِلشَّيْطٰنِ كَمَا أَنَّ الشَّاذَّ مِنَ الْغَنَمِ لِلذِّئْبِ، كَذَا فِي نَهْجِ الْبَلَاغَةِ [خطبہ رقم: ۱۲۷]۔

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: میرے بارے میں دو طرح کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے، حد سے زیادہ محبت کرنے والا، جسے میری محبت حق سے دور لے جائے گی، اور حد سے زیادہ بغض رکھنے والا جسے میرا بغض حق سے دور لے جائے گا، میرے بارے میں بہترین حالت درمیانی گروہ کی ہے، اسی گروہ کے ساتھ چمٹے رہو، اور بڑے گروہ کو لازم پکڑو، بے شک اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے، تفرقہ بازی سے بچو، اکیلا آدمی شیطان کے لیے ایسا ہی ہے جیسے اکیلی بکری بھیڑیے کے لیے۔

فِی مَنَاقِبِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب

(189)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لَمْ یَکُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَقَالَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ اَحْسَنُکُمْ اَخْلَاقًا، وَقَالَ اسْتَقْرِؤُا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَۃٍ، مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَۃَ وَاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَوَاہُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی[مسلم حدیث رقم:۶۰۳۳، بخاری حدیث رقم:۳۷۵۹، ۳۷۶۰، ترمذی حدیث رقم:۱۹۷۵]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نہ خود فاحش تھے اور نہ ہی فحاشی کو پسند کرتے تھے اور فرمایا کہ تم میں سے مجھے سب سے زیادہ پیارا وہ شخص ہے جس کے اخلاق تم سب سے اچھے ہوں، اور فرمایا کہ چار آدمیوں سے قرآن سیکھو۔ عبداللہ بن مسعود سے، سالم مولیٰ ابی حذیفہ سے، اُبی بن کعب سے اور معاذ بن جبل سے رضی اللہ عنہم۔

(190)۔وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدٍ قَالَ سَأَلْنَا حُذَیْفَۃَ عَنْ رَجُلٍ قَرِیْبِ السَّمْتِ وَالْھَدْیِ مِنَ النَّبِیِّ ﷺ حَتّٰی نَاخُذَ عَنْہُ، قَالَ مَا اَعْلَمُ اَحَدًا اَقْرَبَ سَمْتًا وَھَدْیًا وَدَلًّا بِالنَّبِیِّ ﷺ مِنِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاہُ الْبُخَارِی[بخاری حدیث رقم:۳۷۶۲، ترمذی حدیث رقم:۳۸۰۷]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن یزید فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جو سیرت اور عبادت کے لحاظ سے نبی کریم ﷺ کے زیادہ قریب ہو، تاکہ ہم اس سے دین حاصل کر سکیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں عبداللہ بن مسعود سے زیادہ کسی شخص کو نہیں جانتا جو سیرت، عبادت اور عادت کے لحاظ سے نبی کریم ﷺ کے قریب ہو۔

(191)۔وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِیْ مِنَ الْیَمَنِ فَمَکُثْنَا حِیْنًا مَا نُرٰی بْنَ مَسْعُوْدٍ وَاُمَّہٗ اِلَّا مِنْ اَھْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ ﷺ لِمَا نَرٰی مِنْ دُخُوْلِہٖ وَدُخُوْلِ اُمِّہٖ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ رَوَاہُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی[مسلم حدیث رقم:۶۳۲۶، بخاری حدیث رقم:۳۷۶۳، ترمذی حدیث

رقم:۳۸۰۶]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷛ فرماتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے تو ہم ایک عرصہ (مدینہ شریف میں) ٹھہرے۔ ہم یہی سمجھتے رہے کہ عبداللہ بن مسعود اوران کی والدہ نبی کریم ﷺ کے اہل بیت میں سے ہیں کیوں کہ ہم انہیں اوران کی والدہ کو نبی کریم ﷺ کے کاشانۂ اقدس میں کثرت سے داخل ہوتے ہوئے دیکھتے تھے۔

(192)۔وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷛ قَالَ: وَالَّذِی لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ مَا مِن کِتَابِ اللّٰہِ سُورَۃٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ حَیْثُ نَزَلَتْ وَمَا مِن اٰیَۃٍ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ فِیمَا اُنْزِلَتْ وَلَو اَعلَمُ اَحَدًا ھُوَ اَعْلَمُ بِکِتَابِ اللّٰہِ مِنِّی تَبْلُغُہُ الْاِبِلُ لَرَکِبْتُ اِلَیْہِ رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۶۳۳۳، بخاری حدیث رقم:۵۰۰۲]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷛ فرماتے ہیں کہ: قسم ہے اس ذات کی جس کے سواء کوئی معبود نہیں۔ اللہ کی کتاب میں کوئی ایسی سورۃ نہیں جس کے بارے میں مجھے معلوم نہ ہو کہ کہاں نازل ہوئی اور کوئی ایسی آیت نہیں جس کے بارے میں مجھے معلوم نہ ہو کہ کس کے بارے میں نازل ہوئی۔ اور اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ وہ فلاں آدمی کتابُ اللہ کے بارے میں مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے اور میرا اونٹ اس تک پہنچ سکتا ہے تو میں اس کی طرف اپنا اونٹ ضرور دوڑادوں گا۔

(193)۔وَعَنْ عَلِیٍّ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: لَو کُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِنْھُمْ مِنْ غَیْرِ مَشْوَرَۃٍ لَاَمَّرْتُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاہُ التِّرمَذِی وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْحَاکِم وَقَالَ الحَاکِمُ ھٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخرِجَاھُ وَضَعَّفَہُ الذَّھَبِیُّ [ترمذی حدیث رقم:۳۸۰۸، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۳۷، مستدرک حاکم حدیث رقم:۵۳۶۹]۔

ترجمہ: حضرت علی ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اگر میں ان میں سے کسی شخص کو مشورے کے بغیر امیر مقرر کرتا تو عبداللہ بن مسعود کو مقرر کرتا۔

(194)۔وَعَنْ عَلقَمَۃَ قَالَ قَدِمتُ الشَّامَ فَصَلَّیتُ رَکْعَتَینِ، ثُمَّ قُلْتُ اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ لِی جَلِیساً صَالِحاً، فَلَقِیتُ قَوماً فَجَلَسْتُ، فَاِذَا بِوَاحِدٍ جَآئَ حَتّٰی جَلَسَ اِلٰی جَنْبِی، فَقُلْتُ مَنْ ذَا؟ قَالَ اَبُو الدَّرْدَآئِ، فَقُلْتُ اِنِّی دَعَوتُ اللّٰہَ اَنْ یُیَسِّرَ لِی جَلِیساً صَالِحاً فَیَسَّرَ لِی، فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ

مِنْ اَهلِ الْكُوفَةِ، قَالَ اَوَ لَيسَ عِندَكُمُ ابنُ اُمِّ عَبدٍ صَاحِبُ النَّعْلَينِ وَ الْوِسَادَةِ وَ الْمِطْهَرَةِ وَ فِيكُمُ الَّذِی اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيطَانِ عَلٰی لِسَانِ نَبِيِّهٖ ﷺ وَ فِيكُمْ صَاحِبُ سِرِّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِی لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ؟ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِی الْمُسْتَدرَكِ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰی شَرطِ الشَّيْخَينِ وَ لَمْ يُخْرِجَاهُ [مستدرک حاکم حدیث رقم: ۵۴۶۳، بخاری حدیث رقم: ۳۷۴۲]۔

ترجمہ: حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ میں ملکِ شام میں گیا۔ دو رکعت نفل ادا کیے پھر دعا کی کہ اے اللہ مجھے نیک ساتھی عطا فرما۔ پھر میں ایک قوم سے ملا اور وہاں بیٹھ گیا۔ اچانک ایک آدمی آیا اور میرے پہلو میں آ کر بیٹھ گیا۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ اس نے کہا ابو درداءؓ۔ میں نے کہا میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ مجھے اچھا ساتھی آسانی سے فراہم کر دے۔ انہوں نے فرمایا تم کہاں سے ہو؟ میں نے کہا اہلِ کوفہ سے ہوں۔ انہوں نے فرمایا کیا تمہارے پاس ابنِ امِ عبد (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود) نہیں ہے جو رسول اللہ ﷺ کے نعلین والا ہے، تکیے والا ہے اور مسواک والا ہے۔ اور تم میں وہ شخص موجود ہے جسے اللہ نے اپنے نبی کی زبان کے صدقے شیطان سے بچا رکھا ہے (یعنی حضرت عمار بن یاسر)۔ اور تم میں رسول اللہ ﷺ کا ہمراز موجود ہے جن رازوں کو اس کے سوا کوئی دوسرا نہیں جانتا (یعنی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہم)۔

(195)۔ وَعَنْ اَبِی حَنِيفَةَ عَنْ عَونٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ صَاحِبَ حَصِيرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ فِی رِوَايَةٍ كَانَ صَاحِبَ عَصَا رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ فِی رِوَايَةٍ كَانَ صَاحِبَ رِدَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ فِی رِوَايَةٍ كَانَ صَاحِبَ الرَّاحِلَةِ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ فِی رِوَايَةٍ كَانَ صَاحِبَ سِوَاكِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ صَاحِبَ الْمِيضَاةِ وَ صَاحِبَ النَّعْلَينِ رَوَاهُ الْإِمَامُ الْأَعْظَمُ فِی مُسْنَدِهٖ [مسند امام اعظم صفحہ ۱۸۴]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ وَ شَاهِدُهٗ فِی الْبُخَارِیِّ حدیث رقم: ۳۲۸۷، ۶۲۷۸۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی چٹائی والے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے عصا والے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی چادر والے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی سواری والے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی مسواک والے تھے۔

اور لوٹے والے تھے اور نعلین والے تھے۔

(196) ۔وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، اِقْرَأْ قَالَ اَقْرَأُ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ اِنِّي أُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي، قَالَ فَافْتَتَحَ سُورَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى بَلَغَ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا فَاسْتَعْبَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَ كَفَّ عَبْدُ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَكَلَّمْ، فَحَمِدَ اللّٰهَ فِي اَوَّلِ كَلَامِهِ وَ اَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ وَ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ شَهِدَ شَهَادَةَ الْحَقِّ وَ قَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَ رَضِيْتُ لَكُمْ مَا رَضِيَ اللّٰهُ وَ رَسُولُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَضِيْتُ لَكُمْ مَا رَضِيَ لَكُمْ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَ لَمْ يُخْرِجَاهُ ، وَ وَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ [مستدرک حاکم حدیث رقم: ۵۴۷۴]۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن حریث فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عبداللہ بن مسعود سے فرمایا کہ قرآن پڑھ۔انہوں نے عرض کیا میں (آپ کے سامنے) پڑھوں؟ جب کہ نازل آپ پر ہوا ہے۔فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اپنے علاوہ کسی دوسرے سے سنوں۔انہوں نے سورۃ النسآء پڑھنا شروع کر دی۔حتیٰ کہ پڑھتے پڑھتے اس آیت تک پہنچ گئے فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا۔رسول اللہ ﷺ نے اس کی تفسیر کرنے کو فرمایا۔عبداللہ چپ ہو گئے۔رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا بولو۔انہوں نے پہلے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور نبی ﷺ پر درود پڑھا اور حق کی گواہی دی اور کہا کہ ہم اللہ کے رب ہونے پر راضی ہیں اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہیں اور لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ میں تمہارے حق میں ہر اس بات پر راضی ہوں جس پر اللہ اور اس کا رسول راضی ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو میں تمہارے حق میں ہر اس بات پر راضی ہوں جس پر عبداللہ بن مسعود راضی ہے۔

مَنَاقِبُ حَمْزَةَ رضی اللہ عنہ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے مناقب جو رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں

(197)۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ حَمْزَۃُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ یُقَاتِلُ یَوْمَ اُحُدٍ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَیَقُوْلُ : اَنَا اَسَدُ اللّٰہِ [مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۹۴۳]۔ وقال صحیح علی شرط الشیخین و وافقہ الذھبی

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: احد کے دن حضرت حمزہ بن عبدا ✵ رسول اللہ ﷺ کے سامنے جنگ لڑ رہے تھے اور فرما رہے تھے: میں اللہ کا شیر ہوں۔

(198)۔ عَنْ یَحْیَی بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَبِیْبَۃٍ عَنْ جَدِّہٖ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّہٗ لَمَکْتُوْبٌ عِنْدَہٗ فِی السَّمَآئِ السَّابِعَۃِ: حَمْزَۃُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَسَدُ اللّٰہِ وَ اَسَدُ رَسُوْلِہٖ ﷺ [مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۹۶۱]۔ ضعیف

ترجمہ: حضرت یحییٰ بن عبدالرحمن بن ابی لبیبہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اس کے ہاں ساتویں آسمان پر لکھا ہوا ہے کہ حمزہ بن عبدا ✵ اللہ کے شیر اور اس کے رسول ﷺ کے شیر ہیں۔

(199)۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: حَمْزَۃُ سَیِّدُ الشُّھَدَآئِ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ [مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۹۶۳]۔ وَافَقَہُ الذَّھْبِی

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حمزہ قیامت کے دن اللہ کے ہاں تمام شہداء کے سردار ہیں۔

مَنَاقِبُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے مناقب جو رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں

(200)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْعَبَّاسُ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْہُ رواہ الترمذی [ترمذی حدیث رقم: ۳۷۵۹]۔ وقال حسن صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عباس مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔

(201)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةِ ﷛ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : اَلْعَبَاسُ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَاِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْهِ اَوْ مِنْ صِنْوِ اَبِیْهِ رواہ الترمذی [ترمذی حدیث رقم: ۳۷۶۱]۔ وقال حسن صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عباس رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں، اور بلا شبہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی طرح ہوتا ہے۔

مَنَاقِبُ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷛

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے مناقب

(202)۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ ضَمَّنِی النَّبِیُّ ﷺ اِلٰی صَدْرِهٖ وَ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِی وَفِی رِوَایَةِ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ وَفِی رِوَایَةِ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ وَتَاوِیْلَ الْكِتَابَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [بخاری حدیث رقم: ۷۵، ۳۷۵۶، ترمذی حدیث رقم: ۳۸۲۴، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۶۶]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنے سینے کے ساتھ چمٹایا اور فرمایا: اے اللہ اسے حکمت سکھا۔ ایک روایت میں ہے کہ اے اللہ اسے کتاب کا علم سکھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اے اللہ اسے حکمت اور کتاب کی باریکیاں سکھا۔

(203)۔ وَعَنْ بِنْ عَبَّاسٍ ﷛ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَتَی الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهٗ وَضُوْءً، فَلَمَّا خَرَجَ، قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا؟ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ ابْنُ عَبَّاس، قَالَ اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۶۳۶۸، بخاری حدیث رقم: ۱۴۳]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلا میں تشریف لے گئے تو میں نے وضو کا برتن بھر کر رکھ دیا۔ جب آپ باہر نکلے تو پوچھا یہ برتن کس نے رکھا ہے؟ ابوبکر نے عرض کیا ابن عباس نے رکھا ہے۔ فرمایا: اے اللہ اسے دین کی سمجھ عطا فرما۔

مَنَاقِبُ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷛

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے مناقب

(204)۔عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ کُنْتُ اَدْعُو اُمِّی اِلَی الْاِسْلَامِ وَهِیَ مُشْرِکَةٌ، فَدَعَوْتُهَا یَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِی فِی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا اَکْرَهُ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَبْکِی قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّی کُنْتُ اَدْعُو اُمِّی اِلَی الْاِسْلَامِ فَتَأْبٰی عَلَیَّ فَدَعَوْتُهَا الْیَوْمَ فَاَسْمَعَتْنِی فِیکَ مَا اَکْرَهُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّهْدِیَ اُمَّ اَبِی هُرَیْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِی هُرَیْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِیِّ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ اِلَی الْبَابِ، فَاِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّی خَشْفَ قَدَمَیَّ، فَقَالَتْ مَکَانَکَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ، وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَآءِ، قَالَ فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا، فَفَتَحَتِ الْبَابَ، ثُمَّ قَالَتْ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَیْتُهٗ وَاَنَا اَبْکِی مِنَ الْفَرَحِ، قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْشِرْ، قَدِ اسْتَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَتَکَ وَهَدٰی اُمَّ اَبِی هُرَیْرَةَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ، وَقَالَ خَیْرًا، قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ یُّحَبِّبَنِی اَنَا وَاُمِّی اِلٰی عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَیُحَبِّبَهُمْ اِلَیْنَا، قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَیْدَکَ هٰذَا یَعْنِی اَبَا هُرَیْرَةَ وَاُمَّهٗ اِلٰی عِبَادِکَ الْمُؤْمِنِیْنَ، وَحَبِّبْ اِلَیْهِمَا الْمُؤْمِنِیْنَ، فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ یَسْمَعُ بِی وَلَا یَرَانِی اِلَّا اَحَبَّنِی رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ٦٣٩٦، مسند احمد حدیث رقم: ٨٢٧٩، ابن حبان حدیث رقم: ٧١٥٤، شرح السنة حدیث رقم: ٣٧٢٦، مستدرک حاکم حدیث رقم: ٤٢٩٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دیا کرتا تھا جبکہ وہ مشرکہ تھی۔ ایک دن میں نے اسے دعوت دی تو اس نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں نامناسب الفاظ سنائے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس روتا ہوا حاضر ہوگیا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دیا کرتا تھا اور وہ انکار کردیا کرتی تھی۔ آج جب میں نے اسے دعوت دی تو اس نے مجھے آپ کے بارے میں ایسے الفاظ سنائے جو میں برداشت نہیں کرسکتا۔ آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ میری ماں کو ہدایت دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ

ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت دے۔ میں نبی کریم ﷺ کی دعا سے خوش ہو کر نکل پڑا۔ جب میں گھر آیا تو دروازے کے قریب ہوا۔ دروازے پر زنجیر پڑی تھی۔ میری ماں نے میرے قدموں کی آواز سن لی۔ کہنے لگی ابو ہریرہ وہیں ٹھہرو۔ میں نے پانی برسنے کی آواز سنی۔ میری ماں نہائی، چوغہ پہنا، جلدی سے اپنا دوپٹہ اوڑھا اور دروازہ کھول دیا۔ پھر کہنے لگی: اے ابو ہریرہ میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتی ہوں۔ میں فوراً رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹ آیا۔ میں خوشی کی وجہ سے رو رہا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مبارک ہو۔ اللہ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور میری ماں کو ہدایت دے دی۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثنا بیان فرمائی اور دعائے خیر فرمائی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ سے دعا فرمائیں اللہ مجھے اور ابو ہریرہ کی ماں کو مومنین کا محبوب کر دے۔ اور مومنین کو ہمارا محبوب کر دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ اپنے اس بندے ابو ہریرہ اور اس کی ماں کو اپنے مومن بندوں کا محبوب بنا دے۔ اور مومنین کو ان کا محبوب بنا دے۔ لہٰذا اب کوئی مومن ایسا پیدا نہیں ہوگا جو میرے بارے میں سنے یا مجھے دیکھے اور مجھ سے محبت نہ کرے۔

(205)۔وَعَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيرَةَ ﷛ يَقُولُ اِنَّكُم تَزعُمُونَ اَنَّ اَبَاهُرَيرَةَ يُكثِرُ الْحَدِيثَ عَن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ، كُنتُ رَجُلًا مِسكِيْنًا اَخدِمُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مِلءِ بَطنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشغَلُهُمُ الصَّفقُ بِالْاَسوَاقِ وَكَانَتِ الْاَنصَارُ يَشغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلٰى اَموَالِهِم، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَن يَبسُطُ ثَوبَهُ فَلَن يَنسىٰ شَيئًا سَمِعَهُ مِنِّي فَبَسَطتُ ثَوبِي، حَتّٰى قَضٰى حَدِيثَهُ، ثُمَّ ضَمَمتُهُ اِلَيَّ فَمَا نَسِيتُ شَيئًا سَمِعتُهُ مِنهُ رَوَاهُ مُسلِم وَفِي الْبُخَارِيِّ اَنَّ اَبَاهُرَيرَةَ كَانَ يَلزَمُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِشِبَعِ بَطنِهِ وَيَحضُرُ مَالَا يَحضُرُونَ وَيَحفَظُ مَالَا يَحفَظُونَ [مسلم حديث رقم:٦٣٩٧، بخاری حديث رقم:١١٨، ١١٩، ٢٠٤٧، ٢٣٥٠، ٣٦٤٨، ٧٣٥٤، ابن ماجة حديث رقم:٢٦٢]۔

ترجمہ: حضرت اعرج فرماتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ ﷛ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: تم لوگ کہتے ہو کہ ابو ہریرہ رسول اللہ ﷺ سے کثرت سے احادیث بیان کرتا ہے۔ اللہ کی قسم جس کا وعدہ سچا ہے میں ایک مسکین آدمی تھا۔ اپنا پیٹ بھرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرتا تھا۔ مہاجرین بازاروں میں خرید وفروخت میں مصروف رہتے

تھے اور انصار مال کی نگرانی کرتے رہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون اپنا کپڑا پھیلائے گا پھر مجھ سے سنی ہوئی کوئی بات نہیں بھولے گا۔ میں نے اپنا کپڑا بچھادیا حتیٰ کہ آپ ﷺ کی بات مکمل ہوگئی۔ پھر میں نے اس چادر کو اپنے سینے سے چمٹالیا اور اس کے بعد آپ ﷺ سے سنی ہوئی کوئی بات نہیں بھولا۔ بخاری کے الفاظ یہ بھی ہیں کہ ابوہریرہ اپنا پیٹ بھر کر رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ جاتا تھا۔ اور جب لوگ حاضر نہیں ہوتے تھے تو یہ حاضر رہتا تھا اور جو باتیں لوگ یاد نہیں رکھتے تھے یہ یاد کرلیتا تھا۔

مَنَاقِبُ سَيِّدَةِ النِّسَآءِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

سیدۃ النسآء فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے مناقب

(206)۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّمَا فَاطِمَةُ بِضعَةٌ مِّنِّي، يُؤْذِينِي مَا اٰذَاهَا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٦٣٠٨]۔

ترجمہ: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ جو چیز اسے اذیت دے مجھے بھی اذیت دیتی ہے۔

(207)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّتِي قُبِضَ فِيهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَت ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَت فَسَأَلْتُهَا عَن ذٰلِكَ فَقَالَت سَارَّنِي النَّبِيُّ ﷺ فَاَخْبَرَنِي اَنْ يُقبَضَ فِي وَجعِهِ الَّذِي تُوُفِيَ فِيهِ فَبَكَيتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَاَخْبَرَنِي اَنِّي اَوَّلُ اَهلِ بَيتِهِ اَتْبَعُهُ، فَضَحِكتُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:٦٣١٢، بخاری حدیث رقم:٤٤٣٣]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی شہزادی فاطمہ کو اس تکلیف کی حالت میں بلایا جس میں آپ ﷺ کا وصال شریف ہوا۔ اور ان کے کان میں کوئی بات فرمائی۔ وہ رونے لگیں۔ پھر بلایا اور ان کے کان میں کوئی بات فرمائی تو وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے ان سے یہ ماجرا پوچھا تو انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے جب پہلی بار راز کی بات فرمائی تو فرمایا کہ: میں اسی تکلیف میں وفات پا جاؤں گا۔ میں رونے لگی۔ دوبارہ آپ ﷺ نے راز کی

بات فرمائی تو فرمایا: میرے اہل بیت میں سے سب سے پہلے تم میرے پیچھے آ ؤ گی۔ میں ہنسنے لگی۔

(208)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت: مَا رَأَیتُ اَحَدًا کَانَ اَشبَهَ سَمتًا وَهَدیًا وَدَلًّا وَکَلَامًا بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فَاطِمَةَ، کَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَیهِ، قَامَ اِلَیهَا، فَاَخَذَ بِیَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجلَسَهَا فِی مَجلِسِهٖ وَکَانَ اِذَا دَخَلَ عَلَیهَا قَامَت اِلَیهِ فَاَخَذَت بِیَدِهٖ فَقَبَّلَتهُ وَاَجلَسَتهُ فِی مَجلِسِهَا رَوَاهُ اَبُودَاؤد وَکَذَافِی التِّرمَذِی [ابو داؤد حدیث رقم: ۵۲۱۷، ترمذی حدیث رقم: ۳۸۷۲]۔

اَلحَدِیثُ صَحِیح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا جو سیرت، عبادت، عادت اور کلام میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہو۔ جب وہ آپ ﷺ کے پاس آتی تھیں تو آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے تھے۔ ان کا ہاتھ پکڑ لیتے تھے اور انہیں بوسہ دیتے تھے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھا دیتے تھے۔ اور جب آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تھے تو وہ کھڑی ہو جاتی تھیں۔ آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیتی تھیں اور آپ کو بوسہ دیتی تھیں اور آپ کو اپنی جگہ پر بٹھا دیتی تھیں۔

(209)۔وَعَنْ سَیِّدَةِ النِّسَاءِ فَاطِمَةَ الزَّهرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اَمَا تَرضَینَ اَنْ تَکُونِی سَیِّدَةَ نِسَاءِ اَهلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم: ۳۶۲۴]۔

ترجمہ: سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا آپ راضی نہیں ہو کہ آپ جنت والوں کی عورتوں کی سردار ہیں۔

(210)۔وَفِی رِوَایَةٍ عَنهَا، قَالَ: یَا فَاطِمَةُ، اَمَا تَرضِی اَنْ تَکُونِی سَیِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِینَ اَوْ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حدیث رقم: ۶۳۱۳، ۶۳۱۴، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۶۲۱]۔

ترجمہ: ایک روایت میں اس طرح بھی ہے کہ فرمایا: اے فاطمہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم تمام مومنین کی عورتوں کی سردار ہو یا شاید فرمایا کہ: اس اُمت کی تمام عورتوں کی سردار ہو۔

مَنَاقِبُ اُمِّ الْمُؤْمِنِینَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا

اُمُّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مناقب

(211)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّهَا قَالَت قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اُرِيتُكِ فِي المَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ جَآئَنِي بِكِ المَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِن حَرِيرٍ، يَقُولُ هٰذِهٖ امْرَئَتُكَ فَاكشِفُ عَن وَجهِكِ فَإِذَا اَنتِ هِيَ، فَاَقُولُ اِنْ يَكُ هٰذَا مِن عِندِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حدیث رقم: ۶۲۸۳، بخاری حدیث رقم: ۵۱۲۵]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: تم تین راتوں تک مجھے خواب میں دکھائی جاتی رہی۔ میرے پاس ایک فرشتہ تمہیں ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر لاتا تھا۔ کہتا تھا یہ آپ کی بیوی ہے۔ میں تمہارے چہرے سے کپڑا ہٹاتا تھا تو وہ تم ہوتی تھی۔ میں کہتا تھا کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو وہ ایسا کرہی دے گا۔

(212)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَومًا يَا عَائِشُ هٰذَا جِبرِيلُ يُقرِئُكِ السَّلَامُ، فَقُلتُ وَعَلَيهِ السَّلَامُ وَرَحمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، تَرىٰ مَا لَا اَرىٰ تُرِيدُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۳۷۶۸، مسلم حدیث رقم: ۶۳۰۴، ترمذی حدیث رقم: ۳۸۸۱، نسائی حدیث رقم: ۳۹۵۳]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ جبریل ہیں، تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، یارسول اللہ آپ دیکھ رہے ہیں جو میں نہیں دیکھ رہی۔

(213)۔وَعَنْ اَنَسِ بنِ مَالِكٍ ﷛ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: فَضلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَآئِ كَفَضلِ الثَّرِيدِ عَلىٰ سَائِرِ الطَّعَامِ رَوَاهُ البُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۶۲۹۹، بخاری حدیث رقم: ۳۷۷۰، ترمذی حدیث رقم: ۳۸۸۷، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۲۸۱]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسے ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔

(214)۔وَعَنْ عُروَةَ ﷛ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا كَانَ فِي مَرَضِهٖ جَعَلَ يَدُورُ فِي نِسَائِهٖ وَيَقُولُ

اَيۡنَ اَنَا غَدًا ، حِرصًا عَلیٰ بَیۡتِ عَائِشَةَ ، قَالَت عَائِشَةُ فَلَمَّا کَانَ یَومِی سَکَنَ رَوَاہُ الۡبُخَارِی[بخاری حدیث رقم:۳۷۷۴، مسلم حدیث رقم:۶۲۹۲]۔

ترجمہ: حضرت عروہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ آخری تکلیف میں تھے تو آپ ﷺ ازواجِ مطہرات کے پاس ہر ایک کی باری کے دن تشریف لا رہے تھے۔اور فرماتے تھے میں کل کہاں ہوں گا؟ عائشہ کے گھر میں رغبت رکھتے ہوئے یہ بات پوچھتے تھے۔عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میرا دن آیا تو آپ کو سکون ملا۔

(215)۔وَعَنۡهُ قَالَ کَانَ النَّاسُ یَتَحَرَّوۡنَ بِھَدَایَا ھُم یَومَ عَائِشَةَ قَالَت عَائِشَةُ فَاجتَمَعَ صَوَاحِبِی اِلیٰ اُمِّ سَلمَةَ فَقُلنَ یَا اُمَّ سَلمَةَ وَاللّٰہِ اِنَّ النَّاسَ یَتَحَرَّوۡنَ بِھَدَایَاھُم یَومَ عَائِشَةَ وَاِنَّا نُرِیۡدُ الۡخَیۡرَ کَمَا تُرِیۡدُہٗ عَائِشَةُ فَمُرِیۡ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ اَن یَأمُرَ النَّاسَ اَن یُّھدُوا اِلَیۡهِ حَیۡثُمَا کَانَ اَوحَیۡثُ مَادَارَ، قَالَت فَذَکَرَتۡ ذٰلِکَ اُمُّ سَلمَةَ لِلنَّبِیِّ ﷺ قَالَت فَاَعرَضَ عَنِّی، فَلَمَّا عَادَ اِلَیَّ ذَکَرتُ لَهٗ ذَاکَ فَاَعرَضَ عَنِّی فَلَمَّا کَانَ فِی الثَّالِثَةِ ذَکَرتُ لَهٗ، فَقَالَ یَا اُمَّ سَلمَةَ لَا تُؤۡذِیۡنِی فِی عَائِشَةَ فَاِنَّهٗ وَاللّٰہِ مَا نَزَلَ عَلَیَّ الۡوَحۡیُ وَاَنَا فِی لِحَافِ امۡرَأَةٍ مِنۡکُنَّ غَیۡرَھَا رَوَاہُ الۡبُخَارِی[بخاری حدیث رقم:۳۷۷۵، مسلم حدیث رقم:۶۲۸۹]۔

ترجمہ: حضرت عروہ ﷺ ہی فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دن زیادہ سے زیادہ نذرانے بھیجا کرتے تھے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میری صاحبات (دوسری ازواجِ مطہرات) اُمِ سلمہ کے پاس جمع ہو گئیں اور کہنے لگیں اے اُمِ سلمہ! اللہ کی قسم لوگ عائشہ کے دن زیادہ تحائف بھیجتے ہیں حالانکہ ہم بھی عائشہ ہی کی طرح بھلائی چاہتی ہیں۔رسول اللہ ﷺ سے درخواست کرو کہ لوگوں کو حکم دیں کہ حضور جہاں بھی رہیں یا جہاں بھی جائیں تحائف برابر بھیجا کرو۔حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے یہ بات عرض کر دی۔وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے چہرہ انور پھیر لیا۔پھر جب میری طرف متوجہ ہوئے تو میں نے دوبارہ وہی بات عرض کر دی۔آپ ﷺ نے دوبارہ چہرہ انور پھیر لیا۔جب میں نے تیسری بار عرض کیا تو فرمایا: اے اُمِ سلمہ عائشہ کے بارے میں مجھے پریشان نہ کرو۔اللہ کی قسم تم میں سے کسی کے لحاف میں ہوتے ہوئے مجھ پر وحی نہیں آتی سوائے عائشہ کے۔

(216)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : اِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيَتَفَقَّدُ يَقُولُ : اَيْنَ اَنَا الْيَوْمَ؟ اَيْنَ اَنَا غَداً؟ اسْتِبْطَآءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ، قَالَتْ : فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللّٰهُ بَيْنَ سَحْرِيْ وَ نَحْرِيْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۶۲۹۲، بخاری حدیث رقم: ۳۷۷۴]۔

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں : رسول اللہ ﷺ جستجو میں تھے، فرماتے تھے میں آج کہاں ہوں؟ میں کل کہاں ہوں گا؟ یہ بات آپ عائشہ کی باری کے دن کے انتظار میں فرماتے تھے، فرماتی ہیں جب میرا دن آیا تو اللہ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا جب کہ آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

مَنَاقِبُ الْاِمَامِ حَسَن رضی اللہ عنہ

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے مناقب

(217)۔ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَاْخُذُهُ وَ الْحَسَنَ وَ يَقُولُ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۳۷۴۷]۔

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مجھے اور حسن کو پکڑ لیتے تھے اور فرماتے تھے: اے اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان دونوں سے محبت فرما۔

(218)۔ وَعَنِ الْبَرَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهِ، يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ رَوَاهُ مُسْلِم وَ الْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۶۲۵۹، بخاری حدیث رقم: ۳۷۴۹، ترمذی حدیث رقم: ۳۷۸۳]۔

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ کے کندھوں پر تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ تو بھی اس سے محبت فرما۔

(219)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَ كَذَا رَوَى التِّرْمَذِي عَنْ اَبِي حُجَيْفَةَ رضی اللہ عنہ [بخاری حدیث رقم: ۳۷۵۲، ترمذی حدیث رقم: ۳۷۷۶، ۳۷۷۷]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷜ فرماتے ہیں کہ حسن بن علی ﷜ سے بڑھ کر نبی کریم ﷺ سے مشابہت رکھنے والا کوئی بھی نہیں تھا۔

مَنَاقِبُ الْإِمَامِ حُسَيْن ﷜

سیدنا امام حسین ﷜ کے مناقب

(220)۔عَنْ يَعْلَى بنِ مُرَّةَ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: حُسَيْنٌ مِنِّي وَ اَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ رَوَاهُ التِرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم: ۳۷۷۵، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۴۴]۔ وَقَالَ التِرْمَذِيُّ حَسَنٌ وَ **قَالَ ﷺ: اَلْعَبَّاسُ مِنِّي وَ اَنَا مِنْهُ رَوَاهُ التِرْمَذِي** [ترمذی حدیث رقم: ۳۷۵۹]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ وَ **قَالَ ﷺ: اِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَ اَنَا مِنْهُ رَوَاهُ التِرْمَذِي** [ترمذی حدیث رقم: ۳۷۱۲]۔ وَقَالَ حَسَنٌ وَ **قَالَ ﷺ: اَلْاَشْعَرِيُّونَ هُمْ مِنِّي وَ اَنَا مِنْهُمْ** [بخاری حدیث رقم: ۲۴۸۶، مسلم حدیث رقم: ۶۴۰۸]۔ **وَ قَالَ ﷺ: جُلَيْبِيبٌ مِنِّي وَ اَنَا مِنْهُ، جُلَيْبِيبٌ مِنِّي وَ اَنَا مِنْهُ** [مسلم حدیث رقم: ۶۳۵۸، السنن الکبریٰ للنسائی حدیث رقم: ۸۲۴۶]۔

ترجمہ: حضرت یعلیٰ بن مرہ ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ جو حسین سے محبت رکھے اللہ اس سے محبت رکھے۔ حسین بچوں میں سے ایک خاص بچہ ہے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: عباس مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ نیز فرمایا: علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ نیز فرمایا: اشعری قبیلہ مجھ سے ہے اور میں ان میں سے ہوں۔ نیز فرمایا: جلیبیب مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، جلیبیب مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔

(221)۔وَعَنْ سَلْمٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِي، فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكِ؟ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَعْنِي فِي الْمَنَامِ وَعَلٰى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ، فَقُلْتُ مَالَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا رَوَاهُ التِرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم: ۳۷۷۱]۔

ترجمہ: حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں اُمِ سلمٰی کے پاس گئی تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے کہا آپ کو

کون سی بات رُلا رہی ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے آپ ﷺ کے سر مبارک پر اور داڑھی مبارک پر خاک تھی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کو کیا ہوا ہے۔ فرمایا: میں نے ابھی ابھی حسین کے قتل کا منظر دیکھا ہے۔

(222)۔وَعَنْ اَنَسِ بنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اُتِیَ عُبَيْدُ اللهِ بنُ زِيَادٍ بِرَأسِ الْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہ ، فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ ، فَجَعَلَ يَنكُتُ وَ قَالَ فِي حُسْنِهِ شَيئًا ، فَقَالَ اَنَس كَانَ اَشْبَهَهُم بِرَسُولِ اللهِ ﷺ ، وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالوَسمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۳۷۴۸]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عبیداللہ بن زیاد کے پاس حسین رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا۔ اسے ایک تھال میں رکھا گیا۔ وہ اس سر مبارک کو چھیڑنے لگا اور آپ کے حسن کے بارے میں کوئی بات کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ سر تمام حاضرین میں سے سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھتا تھا۔ اور اس پر وسمہ کا خضاب لگا ہوا تھا۔

مِن كُتُبِ الرَّوَافِضِ: قَالَ الِامَامُ زَينُ العَابِدِينَ عَلَيهِ السَّلَامُ اِنَّ هٰؤُلَاءِ يَبكُونَ عَلَينَا ، فَمَن قَتَلَنَا غَيرُهُم ؟ رَوَاهُ الطَّبرسِي فِي الْاِحتِجَاجِ [احتجاج طبرسی ۲/۲۹] ، وَقَالَت زَينَبُ عَلَيهَا السَّلَامُ ، اَتَبكُونَ اَخِي! اَجَل ، وَاللهِ فَابكُوا فَاِنَّكُم اَحرىٰ بِالبُكَاءِ فَابكُوا كَثِيرًا وَاضحَكُوا قَلِيلاً ، فَقَد ابلَيتُم بِعَارِهَا وَمُنِيتُم بِشَنَارِهَا ، وَاَنّىٰ تَرحَضُونَ قَتلَ سَلِيلِ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ وَمَعدِنِ الرِّسَالَةِ وَسَيِّدِ شَبَابِ اَهلِ الجَنَّةِ رَوَاهُ الطِّبرسِي فِي الاِحتِجَاجِ [احتجاج طبرسی ۲/۳۰]۔

روافض کی کتابوں سے

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ لوگ جو ہم پر روتے ہیں، تو پھر ہمیں انکے علاوہ قتل کس نے کیا ہے؟

حضرت زینب علیہا السلام نے فرمایا: تم لوگ میرے بھائی کو روتے ہو؟ ایسا ہی سہی۔ روتے رہو۔ تمہیں روتے رہنے کی کھلی چھٹی ہے۔ کثرت سے رونا اور کم ہنسنا۔ یقیناً تم قتل چھپانے کے لیے رو کر اپنا کانا پن چھپاتے ہو جبکہ یہ بے عزتی تمہارا مقدر بن چکی ہے۔ مگر تم آخری نبی کے لختِ جگر کے قتل کا داغ آنسوؤں سے کیسے دھو سکتے ہو جو رسالت کا خزانہ ہے اور اہل جنت کے جوانوں کا سردار ہے۔

فِي كَوْنِهِمَا رَيحَانَتَا رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ

دونوں شہزادوں کے رسول اللہ ﷺ کی خوشبو ہونے کا بیان

(223)۔عَنْ اُسَامَةَ بنِ زَيدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى شَيْءٍ لَا اَدْرِيْ مَاهُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي، قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِيْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ؟ فَكَشَفَهُ فَإِذَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عَلٰى وَرِكَيْهِ ، فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَايَ وَ ابْنَا ابْنَتِي ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُمَا ، فَاَحِبَّهُمَا وَ اَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:۳۷۶۹]۔وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رات کو کسی حاجت کے لیے نبی کریم ﷺ کے پاس گیا۔ نبی کریم ﷺ نکلے تو آپ نے کوئی چیز لپیٹی ہوئی تھی جسے میں سمجھ نہیں سکا۔ جب میں حاجت سے فارغ ہوا تو میں نے عرض کیا آپ ﷺ نے کیا اٹھا رکھا ہے؟ آپ ﷺ نے اس پر سے کپڑا ہٹا دیا۔ نیچے حسن اور حسین آپ کی کمر پر تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ تو بھی ان سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت فرما جو ان سے محبت کرے۔

(224)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ يَقْتُلُ الذُّبَابَ ، فَقَالَ اَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْئَلُوْنَ عَنْ قَتْلِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ هُمَا رَيحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۳۷۵۳، ۵۹۹۴، ترمذی حدیث رقم:۳۷۷۰]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان سے ایک عراقی آدمی نے مسئلہ پوچھا کہ احرام والا آدمی مکھی مار دے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اہل عراق مکھی کے قتل کی بابت پوچھتے ہیں حالانکہ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی شہزادی کے بیٹے کو قتل کر چکے ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ دونوں دنیا میں میری خوشبو ہیں۔

(225)۔وَعَنْ عُقْبَةَ بنِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ اَبَا بَكْرٍ حَمَلَ الْحَسَنَ وَهُوَ يَقُوْلُ بِاَبِي شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ شَبِيْهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۳۷۵۰]۔

ترجمہ: حضرت عقبہ بن حارث ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوبکر کو دیکھا کہ انہوں نے حسن کو اٹھا رکھا تھا اور فرما رہے تھے میرے ماں باپ قربان ہوں بالکل نبی کریم ﷺ پر گئے ہیں، علی پر نہیں گئے اور علی ہنس رہے تھے۔

(226)۔وَعَنْ عَلِيٍّ ﷛ قَالَ:اَلْحَسَنُ اَشْبَهُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَابَيْنَ الصَّدرِ اِلَى الرَّأْسِ وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَاكَانَ اَسفَلَ مِن ذٰلِكَ رَوَاهُ التِرمَذِى[ترمذی حدیث رقم:۳۷۷۹]۔اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت علی ﷛ فرماتے ہیں کہ: حسن سینے لے کر سر تک رسول اللہ ﷺ کے مشابہ تھے اور حسین اس سے نیچے نیچے رسول اللہ ﷺ کے مشابہ تھے۔

مَنَاقِبُ سَيِّدِنَا مُعَاوِيَةَ ﷛

سیدنا امیر معاویہ ﷛ کے مناقب

(227)۔عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ ﷛ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِىَّ ﷺ عَلَى الْمِنبَرِ، وَالْحَسَنُ اِلٰى جَنْبِهٖ يَنْظُرُ اِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَ اِلَيْهِ مَرَّةً، وَيَقُوْلُ : اِنَّ ابْنِىْ هٰذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ[بخاری حدیث رقم:۲۷۰۴، ۳۶۲۹، ۳۷۴۶، ۷۱۰۹، ابو داؤد حدیث رقم:۴۶۶۲، ترمذی حدیث رقم:۳۷۷۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا، جبکہ سیدنا حسن آپ ﷺ کے پہلو میں تھے، آپ ﷺ ایک مرتبہ لوگوں کی طرف دیکھتے اور ایک مرتبہ ان کی طرف دیکھتے تھے، اور فرما رہے تھے: میرا یہ بیٹا سردار ہے، وہ وقت آئے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا۔

(228)۔عَنْ اُمِّ حَرَامٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِىَّ ﷺ يَقُوْلُ : اَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ اُمَّتِىْ يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا ، قَالَتْ اُمُّ حَرَامٍ : قُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا فِيْهِمْ؟ قَالَ : اَنْتِ فِيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ النَّبِىُّ ﷺ: اَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ اُمَّتِىْ يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَهُمْ ، فَقُلْتُ : اَنَا فِيْهِمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

قَالَ: لَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُ[بخاری حدیث رقم:۲۹۲۴ ، شرح السنة حدیث رقم: ۳۷۳۱ ، دلائل النبوة للبیهقی ۶/۴۵۲]۔قال المهلب: فیه منقبة لمعاویة ﷺ کمافی فتح الباری۔

ترجمہ: حضرت اُمِّ حرام رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت کا پہلا لشکر جو سمندر پار جہاد کرے گا، ان پر جنت واجب ہے۔اُمِ حرام فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا میں ان میں شامل ہوں؟ فرمایا: تم ان میں شامل ہو۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر پر حملہ کرے گا ان کی مغفرت ہوگئی۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ کیا میں ان میں شامل ہوں؟ فرمایا: نہیں۔

(229)۔عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ﷺ ، عَنْ خَالَتِهٖ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ: نَامَ النَّبِیُّ ﷺ یَوْماً عِنْدَنَا ، ثُمَّ اسْتَیْقَظَ یَتَبَسَّمُ ، فَقُلْتُ: مَا اَضْحَکَکَ ؟ قَالَ: أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ ، یَرْکَبُوْنَ هٰذَا الْبَحْرَ الْاَخْضَرَ کَالْمُلُوْکِ عَلَی الْاَسِرَّةِ ، قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ یَجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ ، فَدَعَا لَهَا ، ثُمَّ نَامَ الثَّانِیَةَ ، فَفَعَلَ مِثْلَهَا ، فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا ، فَاَجَابَهَا مِثْلَهَا ، فَقَالَتْ: اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ یَجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ ، فَقَالَ: اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ ، فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِیاً ، اَوَّلَ مَا رَکِبَ الْمُسْلِمُوْنَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِیَةَ ، فَلَمَّا انْصَرَفُوْا مِنْ غَزْوِهِمْ قَافِلِیْنَ فَنَزَلُوْا الشَّامَ ، فَقُرِّبَتْ اِلَیْهَا دَابَّةٌ لِتَرْکَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُ[بخاری حدیث رقم:۲۷۸۸، ۲۷۸۹، ۲۷۹۹، ۲۸۰۰، ۲۸۷۷، ۲۸۷۸، ۲۸۹۴، ۲۸۹۵، ۶۲۸۲، ۶۲۸۳، ۷۰۰۱، مسلم حدیث رقم: ۴۹۳۴، ۴۹۳۵، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۴۹۰، ۲۴۹۱، ترمذی حدیث رقم: ۱۶۴۵، نسائی حدیث رقم: ۳۱۷۱، ۳۱۷۲، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۷۷۶، شرح السنة حدیث رقم: ۳۷۳۰]۔وقبر ام حرام یزوره الخاص والعام الیٰ هذه الایام

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ اپنی خالہ اُمِ حرام بنتِ مِلحان سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے ہمارے ہاں قیلولہ فرمایا، پھر مسکراتے ہوئے جاگے، میں نے عرض کیا آپ کس وجہ سے ہنسے؟ فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جنہوں نے اس سبز سمندر کو عبور کیا جیسے بادشاہ لشکروں پر۔ انہوں نے عرض کیا اللہ سے دعا فرمایئے کہ مجھے ان میں سے کر دے۔ آپ ﷺ نے انکے لیے دعا فرمائی، پھر دوبارہ سو گئے اور اسی طرح جاگے، تو انہوں نے پہلے کی طرح عرض کیا، آپ ﷺ نے اسی طرح جواب دیا، انہوں نے عرض کیا دعا

فرمائیے اللہ مجھے ان میں سے کردے، تو فرمایا: تم پہلے لشکر میں سے ہو۔ بعد میں وہ اپنے شوہر عبادہ بن صامت کے ہمراہ جہاد پر گئیں، یہ پہلا لشکر تھا کہ مسلمانوں نے معاویہ کے ہمراہ سمندر کو عبور کیا، جب وہ لوگ قافلوں کی صورت میں واپس ہوئے تو شام میں قیام کیا، ام حرام کے قریب جانور کو لایا گیا تا کہ اس پر سوار ہوں، جانور نے انہیں گرادیا اور وہ شہید ہوگئیں۔

(230)۔عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَوْتَرَ مُعَاوِیَۃُ بَعْدَ الْعِشَآءِ بِرَکْعَۃٍ وَعِنْدَہٗ مَوْلٰی لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَاَتَی ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: دَعْہُ فَاِنَّہٗ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم: ۳۷۶۴]۔

ترجمہ: حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ معاویہ نے عشاء کے بعد ایک وتر پڑھا، ان کے پاس حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام موجود تھے، وہ ابن عباس کے پاس گئے، انہوں نے فرمایا: معاویہ کو کچھ نہ کہو وہ رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہے۔

(231)۔عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ رضی اللہ عنہ : قِیْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: ھَلْ لَکَ فِیْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ مُعَاوِیَۃَ، فَاِنَّہٗ مَا اَوْتَرَ اِلَّا بِوَاحِدَۃٍ، قَالَ: اِنَّہٗ فَقِیْہٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم: ۳۷۶۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن عباس سے کہا گیا کہ امیر المومنین معاویہ کو سمجھائیں وہ صرف ایک وتر پڑھتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک وہ فقیہ ہے۔

(232)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ قَالَ: قَصَّرْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ بِمِشْقَصٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم: ۱۷۳۰، مسلم حدیث رقم: ۳۰۲۱، ۳۰۲۲، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، مسند احمد حدیث رقم: ۱۶۹۰۰، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم: ۱۶۰۴۸، ۱۶۰۴۹، ۱۶۰۵۰، ۱۶۰۵۱، ۱۶۰۵۲، ۱۶۰۵۴]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے قینچی کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک تراشے۔

(233)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مُعَاوِیَۃَ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَصَرَ مِنْ شَعْرِہٖ بِمِشْقَصٍ

فَقُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا بَلَغَنَا هٰذَا اِلَّا عَنْ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ: مَا كَانَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُتَّهِماً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِیُّ [مسند احمد حديث رقم: ١٦٨٦٩، ١٦٩٤١، ١٦٩٤٢، المعجم الكبير للطبرانی حديث رقم: ١٦٠٥٣، السنة للخلال: ٦٧٤ وقال الخلال اسناده ضعيف]۔ شَوَاهِدُهٗ كَثِيْرَةٌ و كذا روى عن محمد بن سيرين و اسناده صحيح كما فی السنة للخلال: ٦٧٥

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ معاویہ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو بالوں میں مشقص (قینچی) سے قصر کرائے ہوئے دیکھا، ہم نے ابن عباس سے پوچھا کہ یہ بات ہم تک معاویہ کے سواء کسی کے ذریعے نہیں پہنچی، تو انہوں نے فرمایا: معاویہ رسول اللہ ﷺ پر بہتان لگانے والا نہیں تھا۔

(234)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ لَا يَنْظُرُوْنَ اِلٰى اَبِىْ سُفْيَانَ وَلَا يُقَاعِدُوْنَهٗ، فَقَالَ لِلنَّبِیِّ ﷺ: يَا نَبِیَّ اللّٰهِ، ثَلَاثٌ اَعْطِنِيْهِنَّ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: عِنْدِىْ اَحْسَنُ الْعَرَبِ وَاَجْمَلُهٗ، اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ اَبِىْ سُفْيَانَ، اُزَوِّجُكَهَا، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَمُعَاوِيَةَ، تَجْعَلُهٗ كَاتِباً بَيْنَ يَدَيْكَ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَتُؤَمِّرُنِىْ حَتّٰى اُقَاتِلَ الْكُفَّارَ، كَمَا كُنْتُ اُقَاتِلُ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ: نَعَمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ٦٤٠٩، ابن حبان حديث رقم: ٧٢٠٩]۔ صَحِيْح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمان ابوسفیان کی طرف نہیں دیکھ رہے تھے اور نہ ہی انہیں بٹھا رہے تھے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا نبی اللہ، مجھے تین چیزیں دے دیجیے، فرمایا ٹھیک ہے۔ عرض کیا میرے پاس عرب کی حسین و جمیل بیٹی ام حبیبہ بنت ابی سفیان ہے، میں اسے آپ کے نکاح میں دیتا ہوں، فرمایا ٹھیک ہے۔ عرض کیا معاویہ کو اپنا کاتب بنالیں، فرمایا ٹھیک ہے۔ عرض کیا مجھے امیر بنا دیں تا کہ میں کافروں کے خلاف جنگ کروں جیسا کہ مسلمانوں کے خلاف جنگ کرتا تھا، فرمایا ٹھیک ہے۔

(235)۔ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ عَمِيْرَةَ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِياً مَهْدِيّاً وَاهْدِ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ [ترمذی حديث رقم: ٣٨٤٢، المعجم الاوسط للطبرانی حديث رقم: ٦٥٦، السنة للخلال: ٦٩٩]۔ له طرق و لذا قَالَ التِّرْمَذِیُّ حَسَنٌ و قال الخللال فی اسناده ابو الفتح مجهول الحال و بقية رواته ثقات، و قال مجاهد لو رايتم معاوية

لقلتم هذا المهدی [السنة للخلال: ۶۲۹ و قال اسناده ضعیف]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عمیرہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے تھے، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے معاویہ کے لیے دعا فرمائی: اے اللہ اسے ہدایت دینے والا، ہدایت والا بنا، اور اس کے ذریعے سے ہدایت دے۔

(236)۔عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْس الْخَوْلَانِیِّ قَالَ: لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُمَیْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصَ، وَلّٰی مُعَاوِیَةَ، فَقَالَ النَّاسُ: عَزَلَ عُمَیْراً وَ وَلّٰی مُعَاوِیَةَ، فَقَالَ: عُمَیْرٌ لَا تَذْکُرُوْا مُعَاوِیَةَ اِلَّا بِخَیْرٍ، فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: اَللّٰھُمَّ اھْدِ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳۸۴۳]۔اَلْحَدِیْثُ ضَعِیْف

ترجمہ: حضرت ادریس خولانی فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب نے عمیر بن سعد کو حمص کی امارت سے ہٹایا اور معاویہ کو مقرر کیا تو لوگوں نے کہا، عمیر کو ہٹا دیا ہے اور معاویہ کو لگا دیا ہے۔ حضرت عمیر نے فرمایا: معاویہ کو اچھے لفظوں سے یاد کرو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اے اللہ اسکے ذریعے سے لوگوں کو ہدایت دے۔

(237)۔عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: اَللّٰھُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِیَةَ الْکِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ [مسند احمد حدیث رقم: ۱۷۱۵۷، ابن حبان حدیث رقم: ۷۲۱۰، السنة للخلال: ۷۱۲]۔قال الخلال اسناده ضعیف

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم سکھا اور اسے عذاب سے بچا۔

(238)۔عَنْ نُعَیْمِ ابْنِ اَبِیْ ھِنْدٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ: کُنْتُ مَعَ عَلِیٍّ بِصِفِّیْنَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاۃُ فَاَذَّنَّا وَاَذَّنُوْا، وَاَقَمْنَا فَاَقَامُوْا، فَصَلَّیْنَا وَصَلُّوْا، فَالْتَفَتُّ فَاِذَا الْقَتْلٰی بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمْ، فَقُلْتُ لِعَلِیٍّ حِیْنَ انْصَرَفَ: مَا تَقُوْلُ فِیْ قَتْلَانَا وَقَتْلَاھُمْ؟ فَقَالَ مَنْ قُتِلَ مِنَّا وَمِنْھُمْ یُرِیْدُ وَجْهَ اللّٰہِ وَالدَّارَ الْاٰخِرَۃَ، دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ سَعِیْدُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ [سنن سعید بن منصور القسم الثانی من المجلد الثالث حدیث

رقم:٢٩٦٨]۔ صَحِيحٌ سَيَاتِيْ شَاهِدُهُ

ترجمہ: حضرت نعیم بن ابی ھند اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: میں جنگِ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھا ،نماز کا وقت آ گیا، ہم نے بھی اذان دی اور مخالف لشکر نے بھی اذان دی، ہم نے بھی اقامت کہی اور انہوں نے بھی اقامت کہی، ہم نے بھی نماز پڑھی اور انہوں نے بھی نماز پڑھی، پھر میں واپس پلٹا تو ہمارے اور ان کے درمیان جنگ جاری تھی، جب حضرت علی واپس ہوئے تو میں نے عرض کیا: ہماری طرف سے قتل ہونے والوں اور ان کی طرف سے قتل ہونے والوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو فرمایا: ہماری طرف سے اور ان کی طرف سے جو شخص بھی اللہ کی رضا کی خاطر اور آخرت کے گھر کی خاطر قتل ہوا وہ جنتی ہے۔

(239)۔ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ الْهَمْدَانِيِّ وَلَمْ أَرَ هَمْدَانِيّاً كَانَ أَفْضَلَ مِنْهُ، قُلْتُ وَلَا مَسْرُوْقٌ؟ قَالَ: وَلَا مَسْرُوْقٌ، قَالَ: اِهْتَمَمْتُ بِأَمْرِ اَهْلِ صِفِّيْنَ وَمَا كُنْتُ اَعْرِفُ مِنَ الْفَضْلِ فِي الْفَرِيْقَيْنِ فَسَأَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُرِيَنِيْ مِنْ اَمْرِهِمْ اَمْراً اَسْكُنُ اِلَيْهِ فَأُرِيْتُ فِيْ مَنَامِيْ اَنِّيْ رُفِعْتُ اِلٰى اَهْلِ صِفِّيْنَ فَاِذَا اَنَا بِاَصْحَابِ عَلِيٍّ فِيْ رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ وَمَاءٍ جَارٍ فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَا اُرٰى وَقَدْ قَتَلَ بَعْضُكُمْ بَعْضاً، قَالُوْا اِنَّا وَجَدْنَا رَبَّنَا رَؤُوْفاً رَحِيْماً قُلْتُ: فَمَا فَعَلَ ذُو الْكَلَاعِ، وَحَوْشَبُ يَعْنِيْ اَصْحَابَ مُعَاوِيَةَ قَالُوْا اَمَامَكَ فَاِذَا سَهْمٌ كَالْحَنَاجِزِ فَهَبَطْتُ عَلَى الْقَوْمِ فِيْ رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ وَمَاءٍ جَارٍ فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَا اُرٰى وَقَدْ قَتَلَ بَعْضُكُمْ بَعْضاً قَالُوْا اِنَّا وَجَدْنَا رَبَّنَا رَؤُوْفاً رَحِيْماً، قُلْتُ: فَمَا فَعَلَ اَهْلُ النَّهْرَوَانَ؟ قَالُوْا اَلْقَوْا بَرْحاً رَوَاهُ سَعِيْدُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ وَابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ [سنن سعید بن منصور حدیث رقم: ۲۹۵۵، المصنف لابن ابی شیبة ۸/۷۲۲]۔

ترجمہ: حضرت وائل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن شرحبیل ہمدانی تابعی سے افضل کوئی ہمدانی نہیں دیکھا۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کیا مسروق بھی ان کے ہمسر نہیں تھے؟ فرمایا مسروق بھی نہیں تھے۔ عمرو بن شرحبیل فرماتے ہیں کہ میں نے جنگِ صفین میں حصہ لینے والوں کے بارے میں خوب غور کیا کہ فریقین میں سے افضل کون ہے۔ میں نے اللہ کریم سے عرض کیا کہ میری راہنمائی فرمائے جس سے میری تسلی ہو جائے۔ مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ مجھے اہلِ صفین کے پاس جنت میں لے جایا گیا۔ میں حضرت علی کے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا جو سبز باغ

میں اور چلتی نہروں کے پاس موجود تھے۔ میں نے کہا سبحان اللہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ آپ لوگ تو وہی ہیں جنہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا تھا۔ وہ کہنے لگے ہم نے اپنے رب کو رؤف اور رحیم پایا۔ میں نے کہا کلاع اور حوشب والوں یعنی حضرت امیر معاویہ کے ساتھیوں پر کیا گزری؟ انہوں نے کہا وہ تیرے سامنے موجود ہیں۔ میں ادھر کو بڑھا تو سامنے ایک قوم تھی جو سبز باغ میں اور چلتی نہروں کے پاس موجود تھی۔ میں نے کہا سبحان اللہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ آپ لوگ تو وہی ہیں جنہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا تھا۔ انہوں نے کہا ہم نے اپنے رب کو رؤف اور رحیم پایا۔ میں نے کہا اہلِ نہروان پر کیا گزری؟ انہوں نے کہا وہ شدت میں پڑے ہیں۔

(240)۔عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رضي الله عنه: قَتْلَايَ وَقَتْلَى مُعَاوِيَةَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ [المعجم الكبير للطبرانی حديث رقم: ۱۶۰۴۴، مجمع الزوائد حديث رقم: ۱۵۹۲۷]۔قَالَ الْهَيْثَمِيُّ وَرِجَالُهٗ وُثِّقُوْا وَفِيْ بَعْضِهِمْ خِلَافٌ

ترجمہ: حضرت یزید بن اصم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری طرف سے قتل ہونے والے اور معاویہ کی طرف سے قتل ہونے والے جنت میں ہیں۔

(241)۔عَنْ قَتَادَةَ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: يَا اَبَا سَعِيْدٍ، اِنَّ هٰهُنَا نَاساً يَشْهَدُوْنَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، قَالَ: لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَمَا يُدْرِيْهِمْ مَنْ فِي النَّارِ؟ رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الْاِسْتِيْعَابِ [الاستيعاب صفحة ۶۷۹]۔

ترجمہ: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا حسن سے پوچھا: اے ابوسعید یہاں کچھ لوگ ہیں جو معاویہ کو جہنمی کہتے ہیں، انہوں نے فرمایا: اللہ کی ان پر لعنت ہو، انہیں کیا خبر جہنم میں کون ہے؟

(242)۔عَنْ اَبِي الْبُخْتَرِيِّ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ رضي الله عنه عَنْ اَهْلِ الْجَمَلِ أَمُشْرِكُوْنَ هُمْ؟ قَالَ مِنَ الشِّرْكِ فَرُّوْا قِيْلَ أَمُنَافِقُوْنَ هُمْ؟ قَالَ اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلاً قِيْلَ فَمَا هُمْ؟ قَالَ اِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِي [السنن الكبرىٰ للبيهقی ۸/۱۷۳]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ وَتَائِيْدُهٗ فِيْ كُتُبِ الرَّوَافِضِ اَيْضاً

ترجمہ: ابوبختری فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اہلِ جمل کے بارے میں پوچھا گیا، کیا وہ مشرک ہیں؟ فرمایا:

وہ تو شرک سے بھاگے تھے، پوچھا گیا کیا وہ منافق ہیں؟ فرمایا: منافقین اللہ کا ذکر تھوڑا کرتے ہیں، پوچھا گیا پھر وہ کون ہیں؟ فرمایا: ہمارے بھائی ہیں جنہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی ہے۔

(243)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَوْ اَنَّ النَّاسَ لَمْ يَطْلُبُوْا بِدَمِ عُثْمَانَ لَرُجِمُوْا بِالْحِجَارَةِ مِنَ السَّمَآئِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُ فِي الْكَبِيْرِ وَالْاَوْسَطِ[المعجم الكبير للطبرانى حديث رقم: ١٢٠، المعجم الاوسط للطبرانى حديث رقم: ٣٣٥٣، مجمع الزوائد ٩/٩٨ وَقَالَ: رِجَالُ الْكَبِيْرِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: اگر لوگ حضرت عثمان غنی کے خون کا بدلہ نہ مانگتے تو ان پر آسمان سے پتھر برسائے جاتے۔

قال الامام احمد بن حنبل رحمة الله عليه فى حديث ابن عمر ﷺ ما رايت احدا بعد رسول الله ﷺ اسود من معاوية: اسود اى اسخىٰ [السنة للخلال: ٦٧٨ و قال اسناد قول احمد صحيح]۔ و قيل لاحمد ابن حنبل هل يقاس باصحاب رسول الله احد قال معاذ الله قيل فمعاوية افضل من عمر بن عبد العزيز؟ قال اى لعمرى قال النبى خير الناس قرنى [السنة للخلال: ٦٦٢ و قال اسناده صحيح]۔

اَلتَّائِيْدُ مِنَ الرَّوَافِضِ

روافض کی کتب سے تائید

(۱)۔عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّا لَمْ نُقَاتِلْهُمْ عَلَى التَّكْفِيْرِ لَهُمْ وَلَمْ نُقَاتِلْهُمْ عَلَى التَّكْفِيْرِ لَنَا لٰكِنَّا رَأَيْنَا اِنَّا عَلٰى حَقٍّ وَرَأَوْا اَنَّهُمْ عَلٰى حَقٍّ [قرب الاسناد ۴۵/۱]۔

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا: ہم انہیں کافر قرار دے کر ان سے جنگ نہیں لڑ رہے اور نہ ہی اس لیے لڑ رہے ہیں کہ یہ ہمیں کافر قرار دیتے ہیں، بلکہ ہمارے خیال کے مطابق ہم حق پر ہیں اور انکے خیال کے مطابق وہ حق پر ہیں۔

(۲)۔اِنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَكُنْ يَنْسِبُ اَحَداً مِنْ اَهْلِ حَرْبِهٖ اِلَى الشِّرْكِ وَ لَا اِلَى النِّفَاقِ

وَلٰكِنْ يَقُوْلُ هُمْ اِخْوَ انُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا [قرب الاسناد ۱/۴۵]۔

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام اپنے مخالفوں کو نہ ہی مشرک سمجھتے تھے اور نہ ہی منافق، بلکہ فرماتے تھے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں جو ہم سے بغاوت پر اتر آئے ہیں۔

(۳)۔وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ كَانَ بَدئُ اَمرِنَا اَنَّا التَقَيْنَا وَ القَومُ مِن اَهلِ الشَّامِ ، وَ الظَّاهِرُ اَنَّ رَبَّنَا وَاحِدٌ ، وَنَبِيَّنَا وَاحِدٌ ، وَدَعوَتَنَا وَاحِدَةٌ ، وَلَا نَستَزِيدُهُم فِي الاِيمَانِ بِاللهِ وَ التَّصدِيقِ بِرَسُولِهِ ، وَلَا يَستَزِيدُونَنَا ، اَلاَمرُ وَاحِدٌ اِلَّا مَا اختَلَفنَا فِيهِ مِن دَمِ عُثمَانَ ، وَنَحنُ مِنهُ بَرَائٌ : نَهجُ البَلَاغَةِ [مکتوب رقم ۵۸]۔

ترجمہ: آپ علیہ السلام نے فرمایا: بات اس طرح شروع ہوئی کہ ہمارا اور شام والوں کا آمنا سامنا ہوا اور ظاہر ہے ہمارا رب بھی ایک تھا، ہمارا نبی بھی ایک تھا، ہماری دعوت بھی ایک تھی، ہمارا دعویٰ یہ نہیں تھا کہ ہم اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی تصدیق کرنے میں ان سے بہتر ہیں اور نہ ہی وہ ایسا دعویٰ کرتے تھے معاملہ سو فیصد برابر تھا، اختلاف صرف عثمان کے خون کے بارے میں تھا اور ہم اس میں بے قصور تھے۔

ذِكرُ خَيرِ التَّابِعِينَ اُوَيسِ القَرنِي رضی اللہ عنہ

خیر التابعین حضرت اویس قرنی علیہ الرحمہ کے مناقب

(244)۔عَن عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنِّی سَمِعتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: اِنَّ خَيرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ اُوَيسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمُرُوهُ فَلْيَستَغفِرْ لَكُمْ رَوَاهُ مُسلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۶۴۹۱]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ تابعین میں سب سے افضل وہ شخص ہے جسے اویس کہا جاتا ہے۔ اور اسکی ایک والدہ ہے۔ وہ برص کا مریض رہ چکا ہے۔ اس سے اپنے لیے استغفار کرانا۔

(245)۔وَعَن اُسَيرِ بنِ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بنُ الخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اِذَا اَتَى عَلَيهِ اِمدَادُ اَهلِ اليَمَنِ سَاَلَهُم اَفِيكُم اُوَيسُ بنُ عَامِرٍ؟ حَتّٰى اَتَى عَلَى اُوَيسٍ فَقَالَ اَنتَ اُوَيسُ بنُ عَامِرٍ؟ قَالَ نَعَم،

قَالَ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرِئْتَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ لَكَ وَالِدَةٌ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اِمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ، كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرِئَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ، لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ، لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ، فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ، فَاسْتَغْفِرْ لِيْ، فَاسْتَغْفَرَ لَهٗ، فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ الْكُوْفَةَ، قَالَ اَلَا اَكْتُبُ لَكَ اِلٰى عَامِلِهَا؟ قَالَ اَكُوْنُ فِيْ غَبْرَاءِ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيَّ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٦٤٩٢]۔

ترجمہ: حضرت اُسیر بن جابر فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جب اہل یمن کی طرف سے امداد آتی تھی تو ان سے پوچھتے تھے کہ کیا تم لوگوں میں اویس بن عامر ہے؟ حتیٰ کہ ایک دن اویس سے ملاقات ہو ہی گئی اور فرمایا کیا تم اویس بن عامر ہو؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا آپ قبیلہ مراد سے ہیں اور پھر گاؤں قرن سے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تمہیں برص کی بیماری تھی پھر تم اس سے ٹھیک ہو گئے سوائے ایک درہم کی جگہ کے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تمہاری والدہ زندہ ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہارے پاس اویس بن عامر اہل یمن کی کمک کے ساتھ آئے گا۔ وہ قبیلہ مراد اور گاؤں قرن سے ہے۔ اسے برص کا مرض تھا پھر وہ اس سے ٹھیک ہو گیا سوائے درہم برابر جگہ کے۔ اسکی والدہ موجود ہے اور وہ اس سے بہت اچھا سلوک کرتا ہے۔ اگر وہ اللہ کی قسم کھا کر کوئی بات کہہ دے تو اللہ اسکی قسم کو ضرور پورا کر دے گا۔ اگر تم اس سے استغفار کرانے کی استطاعت رکھو تو ضرور استغفار کراؤ۔ لہٰذا اب تم میرے لیے استغفار کرو۔ انہوں نے عمر کے لیے استغفار کیا۔ پھر ان سے عمر نے فرمایا کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا کوفہ کا ارادہ ہے۔ عمر نے فرمایا کیا میں آپ کے لیے وہاں کے عامل کے نام خط لکھ دوں؟ انہوں نے کہا میں خاک نشین لوگوں میں رہنا پسند کرتا ہوں۔

فَضْلُ الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت

(246)۔عَنْ اَبِی ھُرَیرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ کُنَّا جُلُوساً عِندَ النَّبِیِّ ﷺ فَاُنْزِلَتْ عَلَیهِ سُورَۃُ الْجُمُعَۃِ وَ آخَرِینَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ یَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَلَمْ یُرَاجِعْهُ حَتّٰی سَأَلَ ثَلَاثاً، وَ فِینَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ، وَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یَدَهٗ عَلٰی سَلْمَانَ، ثُمَّ قَالَ لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ الْبُخَارِی[مسلم حدیث رقم:۶۴۹۸، بخاری حدیث رقم:۴۸۹۷، ترمذی حدیث رقم:۳۹۳۳]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ ﷺ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی وَ آخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ یعنی ''بعد میں آنے والے لوگ جو ابھی ان سے نہیں ملے''۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے کوئی توجہ نہ فرمائی حتیٰ کہ میں نے تین بار سوال دوہرایا۔ ہم میں سلمان فارسی بھی تشریف فرما تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک سلمان پر رکھا۔ فرمایا: اگر ایمان ثریا پر بھی موجود ہوگا تو ان فارسیوں میں سے ایک شخص وہاں بھی پہنچ جائے گا۔

بَابُ الْمُعْجِزَاتِ
معجزات کا باب

فِی جَمَالِهٖ وَ نُزْهَتِهٖ ﷺ

آپ ﷺ کے حسن و جمال اور نفاست کا بیان

(247)۔عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِیهِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَنَا مُحَمَّدٌ وَ اَنَا اَحْمَدُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ الْبُخَارِی وَ مَرَّ الْحَدِیثُ[مسلم حدیث رقم:۶۱۰۵، بخاری حدیث رقم:۴۸۹۶، ترمذی حدیث رقم:۲۸۴۰]۔

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں۔ یہ مکمل حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(248)۔وَقَالَ الْحَسَّانُ رضی اللہ عنہ

وَشَقَّ لَهٗ مِنْ اِسْمِهٖ لِيُجِلَّهٗ فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ

[دیوان حسان بن ثابت قافیۃ الدال، تفسیر البغوی: ۱/۳۵۸ وغیرہ تحت مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ الآیۃ]۔

ترجمہ: حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے نام کو اپنے نام سے مشتق فرمایا ہے تاکہ اس نام کو جلاء بخشے۔ عرش کا مالک محمود ہے تو یہ محمد ہیں۔

(249)۔وَ قَالَ ابْنُ قُتَيْبَةَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ وَمِنْ اِعْلَامِ نُبُوَّتِهٖ ﷺ اَنَّهٗ لَمْ يُسَمَّ اَحَدٌ قَبْلَهٗ بِاسْمِهٖ صِيَانَتً مِنَ اللّٰهِ لِهٰذَا الْاِسْمِ كَمَا فَعَلَ بِيَحْيٰى ابْنِ زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اِذْ لَمْ يَجْعَلْ لَهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِی فِی الْوَفَا [الوفا ۱/۱۰۴]۔

ترجمہ: ابنِ قتیبہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی نبوت کی نشانیوں میں سے یہ بات بھی ہے کہ آپ سے پہلے آپ کا کوئی ہم نام نہیں ہوا۔ اللہ کی طرف سے اس نام کے استعمال کا اجتناب رہا جیسا کہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے ساتھ معاملہ فرمایا۔ ان سے پہلے کسی کو ان کا ہم نام نہیں بنایا۔

(250)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ خَاتَمًا فِی ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَاَنَّهٗ بَيْضَةُ حَمَامَةٍ رَوَاهُ مُسْلِم وَفِی رِوَايَةِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، مِثْلُ زِرِّ الْحَجْلَةِ رَوَاهُ مُسْلِم وَ الْبُخَارِی وَ التِّرْمَذِی فِی الشَّمَائِلِ وَ الْاَحَادِيْثُ فِيْهِ كَثِيْرَةٌ [مسلم حدیث رقم: ۲۰۸۵، بخاری حدیث رقم: ۱۹۰، ترمذی حدیث رقم: ۳۶۴۳]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک میں مہر نبوت دیکھی جیسے وہ کبوتر کا انڈہ ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ چکور کے انڈے جیسی تھی۔

(251)۔وَعَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِی نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ظِلٌّ وَلَمْ يَقُمْ مَعَ شَمْسٍ قَطُّ اِلَّا غَلَبَ ضَوْئُهٗ ضَوْءَ الشَّمْسِ وَلَمْ يَقُمْ مَعَ سِرَاجٍ قَطُّ اِلَّا غَلَبَ ضَوْئُهٗ عَلٰى ضَوْءِ السِّرَاجِ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِی الْمُصَنَّفِ وَ ابْنُ الْجَوْزِی فِی الْوَفَا

وَ سَنَدُهٗ صَحِيحٌ [المصنف لعبد الرزاق الجزء المفقود صفحة ۵٦، الوفا ۲/۴۰۷]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا سایہ نہیں تھا۔ آپ جب بھی سورج کے ساتھ کھڑے ہوتے تھے تو آپ کی چمک سورج کی چمک پر غالب آ جاتی تھی۔ اور آپ جب بھی چراغ کے ساتھ کھڑے ہوتے تھے تو آپ کی روشنی چراغ کی روشنی پر غالب آ جاتی تھی۔

(252)۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ، اِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم: ۵۹، شرح السنۃ حدیث رقم: ۳٦۴۴، شمائل ترمذی حدیث رقم: ۱۵]۔

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کے دو دانتوں میں خوبصورت فاصلہ تھا۔ جب بات کرتے تھے تو سامنے کے دانتوں میں سے نور نکلتا ہوا دکھائی دیتا تھا۔

(253)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا رَأَيْتُ اَحَدًا اَنْجَدَ وَلَا اَجْوَدَ وَلَا اَشْجَعَ وَلَا اَضْوَأَ وَاَوْضَأَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم: ٦۰]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کسی کو بلند قامت، سخی، بہادر، چمکدار اور نورانی نہیں دیکھا۔

شرح

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: عَصَمَهُ اللّٰهُ مِنْ وُقُوعِ الذُّبَابِ عَلٰى جِلْدِهٖ لِاَنَّهٗ يَقَعُ عَلَى النَّجَاسَاتِ یعنی آپ ﷺ کے جسم کو اللہ نے مکھی بیٹھنے سے بھی بچائے رکھا اس لیے کہ وہ نجاستوں پر بیٹھتی ہے۔ [تفسیر مدارک التنزیل ۳/۳۴۳]۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: اِنَّ اللّٰهَ مَا اَوْقَعَ ظِلَّهٗ ﷺ عَلَى الْاَرْضِ لِئَلَّا يَضَعَ اِنْسَانٌ قَدَمَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ الظِّلِّ رَوَاهُ النَّسَفِي فِي الْمَدَارِكِ یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا سایہ زمین پر نہیں پڑنے دیا تا کہ اس سائے پر کوئی انسان اپنا پاؤں نہ رکھے [تفسیر مدارک التنزیل ۳/۳۴۳]۔

حضرت علی مرتضیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ : اِنَّ جِبْرِیْلَ اَخْبَرَہٗ ﷺ اَنَّ عَلٰی نَعْلَیہِ قِذْرًا وَّ اَمَرَہٗ بِاِخْرَاجِ النَّعْلِ عَنْ رِجْلِہٖ بِسَبَبِ مَا الْتَصَقَ بِہٖ مِنَ الْقِذْرِ کَذَافِی الْمَدَارَک یعنی حضرت جبریل نے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کو آ کر بتایا کہ آپ کے نعل مبارک سے کوئی نامناسب چیز لگی ہوئی ہے اور اللہ کا حکم سنایا کہ اس چمٹی ہوئی چیز کی وجہ سے نعل کو اپنے پاؤں سے نکال دیں [تفسیر مدارک التنزیل ۳/۳۴۳]۔

(254)۔وَعَنْ اَبِی اِسحٰق قَالَ سَمِعتُ البَرَآءَ ﷺ یَقُولُ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اَحسَنَ النَّاسِ وَجهًا وَاَحسَنَھُمْ خَلقًا لَیسَ بِالطَّوِیلِ البَائِنِ وَلَا بِالقَصِیرِ رَوَاہُ البُخَارِی [بخاری حدیث رقم: ۳۵۴۹، مسلم حدیث رقم: ۶۰۶۶، شرح السنۃ حدیث رقم: ۳۶۶۳]۔

ترجمہ: حضرت براء ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ تمام انسانوں سے بڑھ کر حسین تھا۔ اور آپ ﷺ ان سب سے اخلاق میں اعلیٰ تھے۔ آپ ﷺ کا قد بے ڈھنگا لمبا نہیں تھا اور نہ ہی آپ چھوٹے قد کے تھے۔

(255)۔وَسُئِلَ البَرَآءُ ﷺ اَکَانَ وَجہُ النَّبِیِّ ﷺ مِثْلَ السَّیفِ؟ قَالَ لَا بَل مِثْلَ القَمَرِ رَوَاہُ البُخَارِی [بخاری حدیث رقم: ۳۵۵۲، شرح السنۃ حدیث رقم: ۳۶۴۷]۔

ترجمہ: حضرت براء ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم ﷺ کا چہرہ انور تلوار کی طرح تھا؟ فرمایا نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا۔

(256)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ مَا مَسِستُ حَرِیرًا وَلَا دِیبَاجًا اَلیَنَ مِن کَفِّ النَّبِیِّ ﷺ وَلَا شَمِمتُ رِیحًا قَطُّ اَوْ عَرْفًا قَطُّ اَطیَبَ مِن رِیحِ اَوْ عَرفِ النَّبِیِّ ﷺ رَوَاہُ مُسلِم وَالبُخَارِی وَاللَّفْظُ لِلبُخَارِی [بخاری حدیث رقم: ۳۵۶۱، مسلم حدیث رقم: ۶۰۵۴]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے ریشم اور دیباج بھی نبی کریم ﷺ کے ہاتھوں سے زیادہ نرم نہیں چھوا۔ اور نبی کریم ﷺ کی خوشبو یا عطر سے بڑھ کر کوئی خوشبو یا عطر نہیں سونگھا۔

(257)۔وَعَنْ اَنَسِ ابنِ مَالِکٍ ﷺ قَالَ دَخَلَ عَلَینَا النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ عِندَنَا، فَعَرِقَ وَجَآءَتْ اُمِّی بِقَارُورَۃٍ، فَجَعَلَتْ تَسلُتُ العَرَقَ فِیھَا فَاستَیقَظَ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ یَا اُمَّ سُلَیمٍ مَا ھٰذَا الَّذِی تَصنَعِینَ قَالَت ھٰذَا عَرَقُکَ نَجعَلُہٗ فِی طِیبِنَا وَھُوَ مِنْ اَطیَبِ الطِّیبِ رَوَاہُ مُسلِم [مسلم حدیث

رقم:٦٠٥٥]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہمارے ہاں قیلولہ فرمایا۔ آپ کا پسینہ مبارک بہا اور میری والدہ ایک شیشی لائیں اور اس میں آپ کا پسینہ مبارک پونچھ پونچھ کر ڈالنے لگیں۔ اس پر نبی کریم ﷺ جاگ گئے اور فرمایا اے اُم سلیم یہ کیا کررہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا، یہ آپ کا پسینہ ہے اسے ہم اپنی خوشبو میں ملائیں گے یہ تمام خوشبوؤں سے اعلیٰ ہے۔

فِي اِعْجَازِ الْقُرآنِ وَ عَجَائِبِهٖ

قرآن کے اعجاز اور عجائب کا بیان

قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَكُمۡ بُرۡهَانٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكُمۡ نُوۡرًا مُّبِيۡنًا [النسآء:١٧٤] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے لوگو! یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے مستحکم دلیل آ چکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف واضح نور نازل کیا ہے۔ وَ قَالَ تَعَالٰی قُلۡ لَّئِنِ اجۡتَمَعَتِ الۡاِنۡسُ وَ الۡجِنُّ عَلٰۤی اَنۡ يَّاۡتُوۡا بِمِثۡلِ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ لَا يَاۡتُوۡنَ بِمِثۡلِهٖ وَلَوۡ كَانَ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ ظَهِيۡرًا [بنی اسرائیل:٨٨] اور فرماتا ہے: اے محبوب فرمادیں کہ اگر تمام انسان اور جن اس قرآن کی مثل بنا کر لانے پر متفق ہو جائیں تو پھر بھی اس کی مثل نہیں لاسکیں گے خواہ ایک دوسرے کی مدد کرتے رہیں۔

(258)۔عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ یَقُولُ اَلَا اِنَّهَا سَتَكُونُ فِتنَةٌ قُلتُ مَا المَخرِجُ مِنهَا یا رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ كِتَابُ اللّٰہِ، فِیهِ نَبَأُ مَا قَبلَكُم، وَ خَبَرُ مَا بَعدَكُم، وَحُكمُ مَا بَینَكُم، هُوَ الفَصلُ لَیسَ بِالهَزلِ، مَن تَرَكَهُ مِن جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰہُ، وَمَنِ ابتَغَى الهُدٰى فِي غَیرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰہُ، وَهُوَ حَبلُ اللّٰہِ المَتِینُ، وَهُوَ الذِّكرُ الحَكِیمُ، وَهُوَ الصِّرَاطُ المُستَقِیمُ، هُوَ الَّذِی لَا تَزِیغُ بِهِ الاَهوَاءُ، وَ لَا تَلتَبِسُ بِهِ الاَلسِنَةُ، وَ لَا یَشبَعُ مِنهُ العُلَمَاءُ، وَ لَا یُخلَقُ عَن كَثرَةِ الرَّدِّ، وَ لَا یَنقَضِی عَجَائِبُهُ، هُوَ الَّذِی لَم تَنتَهِ الجِنُّ اِذ سَمِعَتهُ حَتّٰى قَالُوا اِنَّا سَمِعنَا قُرآنًا عَجَبًا یَهدِی اِلَی الرُّشدِ فَآمَنَّا بِهٖ، مَن قَالَ بِهٖ صَدَقَ، وَمَن عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ، وَمَن حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ، وَمَن دَعَا اِلَیهِ هُدِیَ

اِلیٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِیمٍ رَوَاہُ التِّرمِذِی [ترمذی حدیث رقم: ۲۹۰۶]۔ الحدیث ضعیف وفی الحارث مقال

ترجمہ: حضرت علی ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: خبردار! جلد ہی فتنہ کھڑا ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس سے نجات کا ذریعہ کیا ہے؟ فرمایا: اللہ کی کتاب۔ اس میں تم سے پہلے کا بیان ہے اور تمہارے بعد کی خبریں ہیں اور تمہارے آپس کے معاملات کے فیصلے ہیں اور وہ فیصلہ کن کتاب ہے کوئی مذاق نہیں ہے۔ جس متکبر نے اسے چھوڑ دیا اللہ اسے ہلاک کر دے گا۔ اور جس نے اسکے علاوہ کسی میں ہدایت تلاش کی اللہ اسکو گمراہ کر دے گا۔ وہ اللہ کی مضبوط رسی ہے اور وہ ذکرِ حکیم اور سیدھا راستہ ہے۔ وہ ایسی کتاب ہے جسکی وجہ سے خواہشات غلط سمت میں نہیں جاتیں اور اس سے زبانیں مشکل محسوس نہیں کرتیں۔ اس سے علماء سیر نہیں ہوں گے۔ بار بار پڑھنے سے دل نہیں اُکتائے گا اور اسکے عجائبات سامنے آتے ہی رہیں گے۔ وہ ایسی کتاب ہے کہ جب جنات نے اسے سُنا تو اس کے سامنے نہ ٹھہر سکے۔ حتیٰ کہ وہ بھی کہہ اُٹھے کہ ہم نے عجب قرآن سُنا ہے۔ جو ہدایت کی طرف بلاتا ہے۔ ہم اس پر ایمان لائے۔ جس نے اسکے مطابق بات کی اس نے صحیح کہا اور جس نے اس پر عمل کیا اسے اجر ملے گا۔ اور جس نے اسکے مطابق فیصلہ کیا اس نے عدل کیا اور جس نے اس کی طرف لوگوں کو دعوت دی وہ سیدھے راستے کی طرف ہدایت پا گیا۔

فِی شَهَادَةِ الجَمَادَاتِ وَالنَّبَاتَاتِ لَهُ ﷺ

جمادات اور نباتات کا آپ ﷺ کی نبوت کی گواہی دینا

(259)۔ عَنْ عَلِيِّ ابنِ اَبِی طَالِبٍ ﷛ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ بِمَکَّۃَ، فَخَرَجْنَا فِی بَعْضِ نَوَاحِیهَا، فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ یَقُولُ اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ رَوَاہُ التِّرمِذِی [ترمذی حدیث رقم: ۳۶۲۶، مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۲۹۱ وَقَالَ صَحِیحٌ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِی]۔

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مکہ میں تھا۔ ہم مکہ کے گردونواح کی طرف نکلے۔ آپ ﷺ کے سامنے آنے والا ہر پہاڑ اور ہر درخت آپ کو عرض کرتا تھا اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ یعنی اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو۔

(260)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بِمَ اَعْرِفُ اَنَّکَ نَبِيٌّ؟ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَ نَعَمْ، فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِيُّ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳۶۲۸، مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۲۹۰ وَقَالَ صَحِيْحٌ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آدمی آیا۔ کہنے لگا میں کیسے پہچانوں کہ آپ نبی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اس کھجور کے درخت پر لگے ہوئے گچھے کو اپنے پاس بلا کر دکھادوں تو کیا تم مان جاؤ گے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ ﷺ نے اسے بلایا۔ وہ کھجور کے درخت سے نیچے اترنے لگ پڑا۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ کے پاس آ گرا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: واپس چلا جا تو وہ واپس چلا گیا۔ دیہاتی مسلمان ہوگیا۔

(261)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ، فَدَنَا مِنْهُ اَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ يَا اَعْرَابِيُّ اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ اِلٰى اَهْلِيْ، قَالَ هَلْ لَکَ اِلٰى خَيْرٍ؟ قَالَ وَمَا هُوَ؟ قَالَ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، قَالَ مَنْ يَّشْهَدُ لَکَ عَلٰى مَا تَقُوْلُ؟ قَالَ هٰذِهِ الشَّجَرَةُ السَّمُرَةُ وَهِيَ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ، فَاَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْاَرْضَ، حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا، فَشَهِدَتْ اَنَّهٗ كَمَا قَالَ، ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰى مَكَانِهَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَعَيَاض فِي الشِّفَاءِ [سنن الدارمی حدیث رقم: ۱۶، الشفاء ۱/۱۹۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ ایک دیہاتی آپ ﷺ کے قریب آیا۔ آپ نے فرمایا: اے دیہاتی کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا گھر جا رہا ہوں۔ فرمایا: کیا تم اپنا بھلا چاہتے ہو؟ اس نے کہا کیسا بھلا؟ فرمایا: گواہی دو کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں۔ وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اس نے کہا آپ کی بات کی صداقت پر گواہی کون دے گا۔ فرمایا: یہ کیکر کا درخت۔ وہ درخت وادی کے کنارے پر تھا۔ وہ درخت زمین کو چیرتا ہوا چل پڑا حتیٰ کہ آپ ﷺ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ آپ

ﷺ نے اس درخت سے تین بار گواہی طلب فرمائی اس نے گواہی دی کہ آپ جو کچھ فرما رہے ہیں حق ہے۔ پھر اپنی جگہ پر چلا گیا۔

(262)۔وَعَنْ بُرَيدَةَ رضی اللہ عنہ سَئَلَ اَعرَابِیٌ النَّبِیَّ ﷺ آيَةً ، فَقَالَ لَهُ قُلْ لِتِلکَ الشَّجَرَةِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدعُوکِ قَالَ فَمَالَتِ الشَّجَرَةُ عَن يَمِينِهَا وَ شِمَالِهَا وَبَينَ يَدَيهَا وَ خَلفَهَا فَتَقَطَّعَتْ عُرُوقُهَا ، ثُمَّ جَآئَ تْ تَخُدُّ الْاَرْضَ تَجُرُّ عُرُوقَهَا مُغْبَرَّةً حَتّیٰ وَقَفَتْ بَيْنَ يَدَی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ اَلسَّلَامُ عَلَيکَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْاَعْرَابِیُّ مُرْهَا فَلتَرجِعْ اِلیٰ مَنبَتِهَا ، فَرَجَعَتْ فَدَلَّتْ عُرُوقَهَا فَاستَوَتْ ، فَقَالَ الْاَعْرَابِیُّ ائْذَنْ لِی اَسجُدَ لَکَ ، قَالَ لَو اَمَرتُ اَحَدًا اَن يَسجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرتُ الْمَرْئَ ةَ اَنْ تَسجُدَ لِزَوجِهَا ، قَالَ فَأْذَنْ لِی اَنْ اُقَبِّلَ يَدَيکَ وَرِجلَيکَ فَاَذِنَ لَهُ رَوَاهُ عَيَاض فِی الشِّفَائ[الشفاء ١٩٦ /١]۔

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے نبی کریم ﷺ سے معجزہ طلب کیا۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا کہ اس درخت سے کہو تمہیں رسول اللہ ﷺ بلا رہے ہیں۔ وہ درخت دائیں بائیں جھکا اور آگے پیچھے جھکا حتیٰ کہ اس کی جڑیں ٹوٹ گئیں۔ پھر زمین کو چیرتا ہوا، اپنی جڑیں گھسیٹتا ہوا، گرد اڑاتا ہوا آ گیا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: السلام علیک یا رسول اللہ۔ دیہاتی نے کہا اسے حکم دیں کہ اپنی جگہ پر واپس چلا جائے۔ وہ درخت واپس چلا گیا، اپنی جڑیں گاڑ دیں اور سیدھا ہو گیا۔ دیہاتی نے عرض کیا۔ مجھے اجازت دیجیے میں آپ کو سجدہ کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی انسان کو سجدہ کرنے کی اجازت دیتا تو بیوی کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ اس نے کہا چلیے مجھے اپنے ہاتھ اور پاؤں چومنے کی اجازت دیجیے۔ آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔

حَنَّ جِذْعُ النَّخلِ لِفِرَاقِهِ ﷺ

کھجور کا تنا آپ ﷺ کے فراق میں رویا

(263)۔عَنْ جَابِرِبنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ الْمَسجِدُ مَسقُوفًا عَلیٰ جُذُوعٍ مِن نَخلٍ ، فَکَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا خَطَبَ يَقُومُ اِلیٰ جِذْعٍ مِّنهَا ، فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنبَرُ فَکَانَ عَلَيهِ ، فَسَمِعنَا

لِذٰلِکَ الجِذْعِ صَوتًا کَصَوتِ الْعِشَارِ حَتّٰی جَآءَ النَّبِیُّ ﷺ فَوَضَعَ یَدَہٗ عَلَیھَا فَسَکَنَتْ رَوَاہُ الْبُخَارِی وَفِی رِوَایَۃٍ فَحَنَّ الْجِذْعُ وَفِی رِوَایَۃٍ فَصَاحَتِ النَّخْلَۃُ صِیَاحَ الصَّبِیِّ، ثُمَّ نَزَلَ النَّبِیُّ ﷺ فَضَمَّھَا اِلَیْہِ تَاَنُّ اَنِیْنَ الصَّبِیِّ الَّذِیْ یُسَکَّنُ رَوَاھُمَا الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۳۵۸۴۔۳۵۸۵]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد شریف کی چھت کھجور کے تنوں سے بنائی گئی تھی۔ نبی کریم ﷺ ان میں سے ایک تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ کے لیے منبر بنایا گیا تو آپ اس منبر پر کھڑے ہو گئے۔ ہم نے اس تنے کو اس اونٹنی کی طرح روتے ہوئے سنا جس کا بچہ گم ہو گیا ہو۔ حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ منبر سے اترے اور اپنا ہاتھ مبارک اس پر رکھا تو وہ خاموش ہو گیا۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ وہ تنا شدید رویا۔ ایک اور روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ اس تنے نے بچے جیسی چیخ ماری پھر نبی کریم ﷺ نے نیچے اتر کر اسے گلے سے لگا لیا تو وہ تنا بچے کی طرح سسکیاں لیتا لیتا چپ ہو گیا۔

اَطَاعَۃُ الْجَبَلُ

پہاڑ نے آپ ﷺ کی اطاعت کی

(264)۔ عَنْ اَنَسِ بنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثمَانُ فَرَجَفَ بِھِم، فَقَالَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَصِدِّیْقٌ وَشَھِیْدَانِ رَوَاہُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۳۶۷۵، ترمذی حدیث رقم:۳۶۹۷، ابو داؤد حدیث رقم:۴۶۵۱]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ احد پہاڑ پر چڑھے۔ ابو بکر، عمر اور عثمان ہمراہ تھے۔ پہاڑ لرزنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اُحد رُک جا۔ تیرے اوپر ایک نبی ہے، ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں۔

صَارَتِ الْکُدْیَۃُ کَثِیْبًا

پتھر کی چٹان ریت کے ٹیلے کی طرح نرم ہو گئی

(265)۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّا یَومَ خَندَقَ نَحفِرُ، فَعَرَضَتْ کُدْیَۃٌ شَدِیْدَۃٌ فَجَآءُ وا النَّبِیَّ ﷺ فَقَالُوا ھٰذِہٖ کُدْیَۃٌ عَرَضَتْ فِی الْخَندَقِ، فَقَالَ اَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطنُہٗ مَعصُوبٌ بِحَجَرٍ،

وَلَبِثنَا ثَلٰثَةَ اَيَامٍ لَا نَذُوقُ ذَوَاقًا ، فَاَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيبًا اَهْيَلَ اَو اَهْيَمَ رَوَاهُ الْبُخَارِى [بخاری حدیث رقم: ۴۱۰۱]۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم خندق کے دن گڑھا کھود رہے تھے۔ کھدائی کے دوران ایک سخت چٹان سامنے آ گئی۔ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ خندق میں یہ چٹان درپیش ہے۔ فرمایا: میں پہنچ رہا ہوں۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے پیٹ مبارک پر پتھر باندھ رکھا تھا۔ ہم سب تین دن سے بھوکے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے کدال (پھاوڑہ) پکڑا اور ایک ہی ضرب لگائی۔ وہ چٹان ریت کے ٹیلے کی طرح بکھر گئی۔

شَاهَتْ وُجُوهُ الْاَعْدَآءِ

دشمنوں کے چہرے بگڑ گئے

(266)۔ عَنْ سَلْمَةَ بنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ غَزَونَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حُنَيْنًا ، فَوَلّٰى صَحَابَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَلَمَّا غَشُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ، ثُمَّ قَبَضَ قَبضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْاَرْضِ ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وُجُوهَهُم ، فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوهُ ، فَمَا خَلَقَ اللهُ مِنْهُمْ اِنسَانًا اِلَّا مَلَأَ عَينَيهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبضَةِ فَوَلَّوا مُدْبِرِينَ ، فَهَزَمَهُمُ اللهُ وَقَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَنَائِمَهُم بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۴۶۱۹]۔

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوہ حنین میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ شکست کھانے لگے۔ جب رسول اللہ ﷺ کا گھیراؤ کر لیا گیا تو آپ خچر سے اترے، پھر مٹی سے ایک مٹھی بھری، پھر اسے دشمنوں کے منہ کی طرف اچھال دیا اور فرمایا "چہرے بگڑ گئے"۔ ان میں سے کوئی آدمی ایسا نہ تھا جس کی آنکھیں اس مٹھی بھر مٹی سے بھر نہ گئی ہوں۔ وہ سب پیٹھ دے کر بھاگ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دی اور ان کا چھوڑا ہوا مالِ غنیمت نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں میں تقسیم فرمایا۔

شَكَا اِلَيْهِ الْجَمَلُ

اونٹ نے آپ ﷺ سے اپنی مشکل کی شکایت کی

(267)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابنِ جَعفَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اَرْدَفَنِی رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ خَلفَهُ ذَاتَ یَومٍ فَاَسَرَّ اِلَیَّ حَدِیثًا لَا اُحَدِّثُ بِهٖ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ ، وَكَانَ اَحَبَّ مَا استَتَرَ بِهٖ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ لِحَاجَتِهٖ هَدَفًا اَوْحَایِشَ نَخلٍ، فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنصَارِ، فَاِذَا جَمَلٌ، فَلَمَّا رَاٰی النَّبِیَّ ﷺ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَینَاهُ، فَاَتَاهُ النَّبِیُّ ﷺ فَمَسَحَ ذُفرَاهُ، فَسَكَتَ، فَقَالَ مَن رَبُّ هٰذَا الْجَمَلِ، لِمَن هٰذَا الْجَمَلُ؟ فَجَآءَ فَتًی مِنَ الْاَنصَارِ، فَقَالَ لِی یَارَسُولَ اللّٰہِ، فَقَالَ اَفَلَاتَتَّقِی اللّٰہَ فِی هٰذِهِ الْبَهِیمَةِ الَّتِی مَلَّكَكَ اللّٰہُ اِیَّاهَا؟ فَاِنَّهُ شَكٰی اِلَیَّ اَنَّكَ تُجِیعُهُ وَتُدئِبُهُ رَوَاهُ اَبُو دَاؤد [ابو داؤد حدیث رقم: ۲۵۴۹، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۴۰]۔الحدیث صحیح و اصلہ فی مسلم حدیث رقم: ۷۷۴۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا۔ آپ نے مجھے ایک راز کی بات بتائی۔ میں وہ بات کسی آدمی کو نہیں بتاتا۔رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے کسی ٹیلے یا کھجور کی جھاڑی کی اوٹ پسند فرماتے تھے۔آپ ﷺ ایک انصاری آدمی کی چار دیواری میں داخل ہوئے۔ وہاں ایک اونٹ تھا۔اس نے جب نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو رونے لگا اور اس کی آنکھیں بھر آئیں۔ نبی کریم ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے۔اس کے سر پر ہاتھ مبارک پھیرا۔اونٹ خاموش ہوگیا۔آپ ﷺ نے پوچھا اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ اونٹ کس کا ہے؟ انصاریوں میں سے ایک نوجوان آیا اس نے کہا یارسول اللہ میرا ہے۔فرمایا: کیا تم اس بے زبان کے معاملے میں اللہ سے نہیں ڈرتے جس نے اسے تمہاری ملکیت بنایا ہے۔اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور کام زیادہ لیتے ہو۔

شَكَتْ اِلَیهِ الْحُمَّرَةُ

چڑیا نے آپ ﷺ سے شکایت کی

(268)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ فِی سَفَرٍ، فَانطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ فَرَاَینَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرخَانِ، فَاَخَذنَا فَرخَیهَا، فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَفَرَّشُ، فَجَآءَ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ مَن

فَجَعَ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا؟ رُدُّوا وَلَدَهَا اِلَيْهَا رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم:۲۶۷۵]۔صَحِیْح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے ساتھ دو بچے تھے۔ہم نے اس کا ایک بچہ پکڑ لیا۔ چڑیا آ کر ہمارے اوپر چکر لگانے لگی۔اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: اسے اس کے بچے کی وجہ سے کس نے پریشان کیا ہے؟ اس کا بچہ اسے واپس کر دو۔

شَهَادَتُ الذِّئْبِ

بھیڑیے کی گواہی

(269)۔عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ جَآءَ ذِئْبٌ اِلٰی رَاعِی غَنَمٍ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِی حَتّٰی انْتَزَعَهَا مِنْهُ ، قَالَ فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلٰی تَلٍّ فَاَقْعٰی وَاسْتَثْفَرَ ، وَ قَالَ قَدْ عَمَدْتُ اِلٰی رِزْقٍ رَزَقَنِيْهِ اللّٰهُ اَخَذْتُهُ ، ثُمَّ انْتَزَعْتَهُ مِنِّی ، فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللّٰهِ اِنْ رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ ، فَقَالَ ذِئْبٌ ، اَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِی النَّخَلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُ كُمْ بِمَا مَضٰی وَ مَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَ كُمْ ، قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَهُوْدِيًّا فَجَآءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاَخْبَرَهٗ وَاَسْلَمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم:۸۰۸۳]۔قَالَ ابْنُ حَجَرٍ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک بھیڑیا بکریوں کے ریوڑ کے پاس آیا اور اس میں سے ایک بکری پکڑ لی۔چرواہے نے اسے تلاش کیا اور اس سے بکری چھین لی۔فرمایا کہ وہ بھیڑیا ایک چٹان پر چڑھ کر کتے کی طرح بیٹھ کر دم ہلانے لگا اور کہنے لگا میں نے اللہ کے دیے ہوئے رزق کے حصول کی کوشش کی اور اسے پکڑ لیا۔مگر تم نے اسے مجھ سے چھین لیا۔اس آدمی نے کہا اللہ کی قسم میں نے آج کی طرح بھیڑیے کو بات کرتے کبھی نہیں سنا۔ بھیڑیے نے کہا اس سے بھی حیرت انگیز وہ آدمی ہے جو دو پہاڑوں کے درمیان والے نخلستان میں تمہیں بتاتا ہے جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ تمہارے بعد ہونے والا ہے۔فرمایا کہ وہ گڈریا یہودی تھا۔وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا۔ ساری بات بتائی اور مسلمان ہو گیا۔

شَهَادَتُ الضَّبِّ

سوسمار (گوہ) کی گواہی

(270)۔عَنْ عُمَرَ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ فِی مَحفِلٍ مِن اَصحَابِہٖ اِذجَآءَ اَعرَابِیٌ قَد صَادَ ضَبًّا، فَقَالَ مَن ھٰذَا؟ قَالُوا نَبِیُّ اللّٰہِ، فَقَالَ وَ اللَّاتِ وَ الْعُزّٰی لَا آمَنتُ بِکَ اَوْ یُؤْمِنَ بِکَ ھٰذَا الضَّبُّ، وَطَرَحَہٗ بَیْنَ یَدَی النَّبِیِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ یَا ضَبُّ، فَاَجَابَہٗ بِلِسَانٍ مُبِینٍ یَسمَعُہُ الْقَومُ جَمِیعًا، لَبَّیکَ وَسَعدَیکَ یَا زَینَ مَن وَافَی الْقِیَامَۃَ، قَالَ مَن تَعبُدُ؟ قَالَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرشُہٗ، وَفِی الْاَرضِ سُلطَانُہٗ، وَفِی الْبَحرِ سَبِیلُہٗ، وَفِی الْجَنَّۃِ رَحمَتُہٗ، وَفِی النَّارِ عِقَابُہٗ، قَالَ فَمَنْ اَنَا؟ قَالَ رَسُولُ رَبِّ الْعٰلَمِینَ، وَخَاتَمُ النَّبِیِّینَ، وَقَد اَفلَحَ مَن صَدَّقَکَ، وَخَابَ مَن کَذَّبَکَ، فَاَسلَمَ الْاَعرَابِیُّ رَوَاہُ عَیَاض فِی الشِّفَاءِ وَابنُ الْجَوزِی فِی الْوَفَا عَنِ ابنِ عُمَرَ وَابنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم [الشفاء ۱/۲۰۴، الوفا ۱/۳۳۶]۔

ترجمہ: حضرت عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کی محفل میں تھے۔ اتنے میں ایک دیہاتی آیا جس نے سوسمار کو شکار کر کے پکڑا ہوا تھا۔ کہنے لگا یہ کون ہے؟ صحابہ کرام نے بتایا یہ اللہ کے نبی ہیں۔ کہنے لگا لات اور عزیٰ کی قسم میں تم پر اس وقت تک ایمان نہیں لاؤں گا جب تک یہ سوسمار تم پر ایمان نہ لے آئے۔ یہ کہا اور سوسمار کو نبی کریم ﷺ کے سامنے پھینک دیا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے سوسمار! اس نے بڑی واضح زبان کے ساتھ جواب دیا جسے تمام لوگوں نے سنا۔ کہنے لگا میں حاضر ہوں اور ہر خدمت کے لیے تیار ہوں اے قیامت کے دن لجپالوں کے لجپال۔ فرمایا: تم کس کی عبادت کرتے ہو؟ اس نے کہا اس ذات کی جس کا عرش آسمانوں کے اوپر ہے، جس کی بادشاہی زمین میں ہے، جس کے راستے سمندر میں ہیں، جس کی رحمت جنت میں ہے، جس کی ناراضگی جہنم میں ہے۔ فرمایا میں کون ہوں؟ اس نے کہا رب العالمین کے رسول اور آخری نبی۔ وہ فلاح پا گیا جس نے آپ کی تصدیق کی اور وہ رسواء ہوا جس نے آپ کو جھٹلایا۔ وہ دیہاتی مسلمان ہوگیا۔

شَهَادَتُ الظَّبْيَةِ

ہرنی کی گواہی

(271)۔عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ اُمِّ سَلَمَۃَ ﷺ قَالُوا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِی الصَّحْرَ آئِ، فِاِذَا مُنَادٍ یُنَادِی، یَارَسُولَ اللّٰہِ، فَالْتَفَتَ، فَلَمْ یَرَ شَیْئًا، ثُمَّ الْتَفَتَ، فِاِذَا ظَبْیَۃٌ مُوثُوقَۃٌ فَقَالَتْ یَارَسُولَ اللّٰہِ اُدْنُ مِنِّی، فَدَنَا مِنْھَا، فَقَالَ ھَلْ لَکِ مِنْ حَاجَۃٍ؟ قَالَتْ نَعَمْ، اِنَّ لِی خِشْفَیْنِ فِی ذٰلِکَ الْجَبَلِ، فَحَلِّنِی حَتّٰی اَذْھَبَ فَاُرْضِعَھُمَا ثُمَّ اَرْجِعَ اِلَیْکَ، قَالَ وَتَفْعَلِیْنَ؟ قَالَتْ عَذَّبَنِیَ اللّٰہُ عَذَابَ الْعِشَّارِ اِنْ لَمْ اَفْعَلْ، فَأَطْلَقَھَا، فَذَھَبَتْ فَاَرْضَعَتْ خِشْفَیْھَا ثُمَّ رَجَعَتْ، فَاَوْثَقَھَا النَّبِیُّ ﷺ، وَ انْتَبَہَ الْاَعْرَابِیُّ، فَقَالَ اَلَکَ حَاجَۃٌ یَا رَسُولَ اللّٰہِ؟ قَالَ نَعَمْ تُطْلِقُ ھٰذِہٖ، فَاَطْلَقَھَا، فَذَھَبَتْ تَعْدُو، وَتَقُولُ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّکَ رَسُولُ اللّٰہِ رَوَاہُ ابْنُ الْجَوْزِی فِی الْوَفَا وَ عَیَاض فِی الشِّفَآئِ [الشفاء ۱/۲۰۷، الوفا ۱/۳۳۵]۔اَلْحَدِیْثُ ضَعِیفٌ جِدًّا

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری، حضرت ابن عباس اور حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہم تینوں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ صحرا میں تھے۔ایک آواز دینے والے نے آواز دی، یارسول اللہ۔آپ ﷺ نے دھیان دیا مگر کوئی چیز نہ دیکھی۔ پھر دوبارہ متوجہ ہوئے تو ایک ہرنی پر نظر پڑی جو بندھی ہوئی تھی۔اس نے کہا یا رسول اللہ میرے قریب تشریف لائیے۔آپ اس کے قریب تشریف لے گئے۔فرمایا: تمہاری کوئی حاجت ہے؟ اس نے کہا جی ہاں۔اس پہاڑ میں میرے دو بچے ہیں۔آپ مجھے کھول دیں تاکہ میں انہیں جاکر دودھ پلاؤں اور پھر آپ کے پاس واپس آ جاؤں۔فرمایا: ایسا ہی کروگی؟ اس نے کہا اگر ایسا نہ کروں تو اللہ مجھے بدمعاشی کا ٹیکس لینے والوں جیسا عذاب دے۔ آپ نے اسے کھول دیا۔وہ چلی گئی اپنے بچوں کو دودھ پلایا اور واپس آ گئی۔ نبی کریم ﷺ نے اسے باندھ دیا۔اتنے میں دیہاتی جاگ گیا۔(جس نے اسے شکار کر کے قید کر رکھا تھا)۔اس نے کہا یا رسول اللہ مجھ سے کوئی کام ہے؟ فرمایا ہاں۔اسے آزاد کردو۔اس نے اسے آزاد کردیا۔وہ تیزی سے بھاگ گئی اور کہہ رہی تھی میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

نَبَعَ الْمَآءُ مِنْ اَصَابِعِهٖ ﷺ

آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی پھوٹ پڑا

(272)۔عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ، فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ، فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَضُوْءٍ، فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ الْاِنَاءِ يَدَهٗ، فَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَتَوَضَّؤُا مِنْهُ، فَرَأَيْتُ الْمَآءَ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ، فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّؤُا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۳۵۷۳، ۱۶۹، مسلم حدیث رقم: ۵۹۴۲، ترمذی حدیث رقم: ۳۶۳۱، نسائی حدیث رقم: ۷۶]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت ہو چکا ہے۔لوگوں نے وضو کا پانی تلاش کیا۔مگر انہیں پانی نہ ملا۔نبی کریم ﷺ کے پاس وضو کا برتن لایا گیا۔رسول اللہ ﷺ نے اس برتن میں اپنا ہاتھ مبارک ڈالا۔اور لوگوں کو حکم دیا کہ سب لوگ اس میں وضو کرو۔میں نے پانی کو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹتے دیکھا۔لوگوں نے وضو کیا حتیٰ کہ آخری آدمی نے بھی وضو کرلیا۔

(273)۔وَعَنْهُ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِاِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ، فَوَضَعَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ، فَجَعَلَ الْمَآءُ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ، قَالَ قَتَادَةُ، قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ ثَلٰثَمِائَةٍ اَوْزُهَاءَ ثَلٰثِمِائَةٍ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَالْاَحَادِيْثُ مِثْلُ ذٰلِكَ كَثِيْرَةٌ [بخاری حدیث رقم: ۳۵۷۲]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں کہ زوراء کے مقام پر نبی کریم ﷺ کے پاس ایک برتن لایا گیا۔آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک برتن میں رکھا۔پانی آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹنے لگا۔سب لوگوں نے وضو کیا۔حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ لوگوں کی تعداد کیا تھی؟ فرمایا: تین سو یا تین سو سے کچھ زائد۔اس طرح کی احادیث کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

(274)۔وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً، وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا، حَتّٰى لَمْ نَتْرُكْ فِيْهَا قَطْرَةً، فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى شَفِيْرِ الْبِئْرِ، فَدَعَا بِمَآءٍ

فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِئْرِ، فَمَكَثْنَا غَيرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتّٰى رَوِيْنَا وَرَوِيَتْ اَوصَدَرَتْ رِكَابُنَا رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۳۵۷۷]۔

ترجمہ: حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن ہم چودہ سو آدمی تھے۔حدیبیہ ایک کنویں کا نام ہے۔ہم نے اسے خالی کر دیا حتیٰ کہ اس میں قطرہ بھی باقی نہ بچا۔نبی کریم ﷺ کنویں کے کنارے پر بیٹھ گئے۔آپ نے کچھ پانی منگوایا اور کلی کر کے کنویں میں گرا دیا۔ہم نے تھوڑا انتظار کیا۔پھر ہم نے خوب پانی پیا حتیٰ کہ ہم خود بھی سیر ہو گئے اور ہماری سواریاں بھی سیر ہو گئیں۔

(275)۔وَعَنْ عَبدِاللّٰهِ ابنِ مَسْعُودٍ ؓ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْاٰيَاتِ بَرَكَةً وَاَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيْفًا ، كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَقَلَّ الْمَآءُ، فَقَالَ اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَآءٍ، فَجَاءُوا بِاِنَآءٍ فِيهِ مَآءٌ قَلِيلٌ فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْاِنَآءِ، ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَآءَ يَنْبَعُ مِن بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَيُوكَلُ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۳۵۷۹،ترمذی حدیث رقم:۳۶۳۳]۔نعداي نحتسب و نعتقد

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضور کے معجزات کو برکت (اور کمالات) کے طور پر اعتقاد کرتے تھے اور تم لوگ انہیں (کفار کو) خوف دلانے کا ذریعہ سمجھتے ہو۔ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔پانی کی کمی ہو گئی۔آپ ﷺ نے فرمایا: بچا کھچا پانی لے آؤ۔لوگ ایک برتن لے آئے جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک برتن میں ڈالا۔پھر فرمایا: برکت والے پاک پانی کے لیے آ جاؤ اور برکت اللہ کی طرف سے ہے۔میں نے خود دیکھا کہ پانی رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں میں سے پھوٹ رہا تھا۔اور جب کھانا کھایا جا رہا ہوتا تھا تو ہم اسے تسبیح کرتے ہوئے سنا کرتے تھے۔

نُزُولُ الغَيثِ بِدُعَائِهِ ﷺ

آپ ﷺ کی دعا سے بارش کا برسنا

(276)۔عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ اَصَابَ اَهلَ الْمَدِينَةِ قَحطٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَبَينَمَا هُوَ

يَخطَبُ يومَ الجُمعَةِ اِذْ قَامَ رَجلٌ، فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْكُرَاعُ، وَهَلَكَتِ الشَّآءُ، فَادْعُ اللّٰهَ يَسقِينَا، فَمَدَّ يَدَيهِ وَدَعَا، قَالَ اَنَس وَاِنَّ السَّمَآءَ لَمثلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيحٌ، اَنْشَأَتْ سَحَابًا، ثُمَّ اجْتَمِعَ، ثُمَّ اَرْسَلَتِ السَّمَآءُ عَزَالِيَهَا، فَخَرَجنَا نَخُوضُ المَآءَ حَتّٰى اَتَينَا مَنَازِلَنَا فَلَم نَزَلْ نُمطَرُ اِلَى الْجُمعَةِ الْاُخرىٰ، فَقَامَ اِلَيهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَوغيرُهٗ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ البُيوتُ فَادْعُ اللّٰهَ يَحْبِسُهٗ، فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ حَوَالَينَا وَلَا عَلَينَا، فَنَظَرتُ اِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَولَ المَدِينَةِ كَاَنَّهَا اِكْلِيلٌ رَوَاهُ الْبُخَارِى [بخاری حدیث رقم: ۳۵۸۲، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۱۷۴]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اہل مدینہ پر قحط سالی آ گئی۔ جب آپ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے تو اس دوران ایک آدمی کھڑا ہو گیا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ڈنگر ہلاک ہو گئے اور بکریاں ہلاک ہو گئیں۔ اللہ سے دعا فرمایئے ہمیں سیراب کرے۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک اٹھائے اور دعا فرمائی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ آسمان فانوس کی طرح صاف تھا۔ اچانک تیز ہوا چلی، بادل اٹھے، پھر اکٹھے ہو گئے، پھر آسمان نے اپنا ذخیرۂ آب انڈیل دیا۔ ہم پانی کو چیرتے ہوئے نکلے اور اپنے گھروں میں پہنچے۔ اگلے جمعے تک بارش ہوتی رہی۔ وہی آدمی یا کوئی دوسرا آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور کہا یا رسول اللہ مکان گر چلے ہیں۔ اللہ کریم سے دعا فرمایئے بارش کو روک لے۔ آپ مسکرائے۔ پھر فرمایا۔ (اے اللہ) ہمارے اردگرد بارش برسے ہم پر نہ برسے۔ میں نے دیکھا کہ بادل مدینہ منورہ کے اردگرد بکھر گئے جیسے کپڑے کے پیوند ہوں۔

تَكْثِيرُ الطَّعَامِ

کھانا زیادہ ہو جانے کا معجزہ

(277)۔ عَنْ سَلمَةَ بنِ الْاَكوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِى غَزوَةٍ فَاَصَابَنَا جُهْدٌ حَتّٰى هَمَمْنَا اَنْ نَنْحَرَ بَعضَ ظَهرِنَا فَاَمَرَ نَبِىُّ اللّٰهِ ﷺ فَجَمَعنَا مَزَاوِدَنَا، فَبَسَطْنَا لَهٗ نِطْعًا، فَاجْتَمَعَ زَادُ الْقَومِ عَلَى النِّطعِ، قَالَ فَتَطَاوَلْتُ لِاَحْزُرَهٗ كَمْ هُوَ؟ فَحَزَرْتُهٗ كَرَبْضَةِ الْعَنْزِ وَنَحْنُ اَرْبَعَ

عَشْرَةَ مِائَةً، قَالَ فَاَكَلْنَا حَتّٰى شَبِعْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ حَشَوْنَا جُرُبَنَا، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ هَلْ مِنْ وَضُوءٍ؟ قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ بِاِدَاوَةٍ فِيهَا نُطْفَةٌ فَاَفْرَغَهَا فِي قَدَحٍ، فَتَوَضَّأْنَا كُلُّنَا نُدَغْفِقُهُ دَغْفَقَةً، اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً، قَالَ ثُمَّ جَآءَ بَعْدَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةٌ، فَقَالُوا هَلْ مِنْ طَهُورٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَرَغَ الْوَضُوءُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۴۵۱۸]۔

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک غزوہ کے لیے نکلے۔ راستے میں ہمیں شدید بھوک لگی حتیٰ کہ ہم نے اپنی سواری کے بعض اونٹ ذبح کرنے کا ارادہ کرلیا۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا اور ہم نے اپنا زادِ سفر اکٹھا کر دیا۔ ہم نے اس کے لیے ایک دسترخوان بچھایا۔ دسترخوان پر سب لوگوں کے پاس موجود کھانا جمع ہو گیا۔ فرمایا میں نے گردن اٹھا کر دیکھا تا کہ اندازہ لگا سکوں کہ کھانا کتنا ہے۔ میں نے اندازہ لگایا کہ بیٹھی ہوئی بکری کے برابر ڈھیر لگ گیا ہے۔ جبکہ ہم چودہ سو آدمی تھے۔ فرماتے ہیں کہ ہم نے کھانا کھایا حتیٰ کہ ہم سب سیر ہو گئے۔ پھر ہم نے اپنے اپنے تھیلے بھی بھر لیے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وضو کا پانی ہے؟ ایک آدمی برتن لے کر آیا جس میں معمولی سا پانی تھا۔ آپ نے اس پانی کو ایک پیالے میں ڈال دیا اور ہم سب نے اس سے وضو کیا اور چودہ سو آدمیوں نے بے تحاشا پانی استعمال کیا۔ اس کے بعد آٹھ آدمی مزید آ گئے۔ انہوں نے پوچھا کیا وضو کے لیے پانی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضو ہو چکا۔

(278)۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلٰثِينَ وَمِائَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ مَعَ اَحَدِكُمْ طَعَامٌ؟ فَاِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ اَوْ نَحْوُهُ، فَعُجِنَ، ثُمَّ جَآءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَبَيْعٌ اَمْ عَطِيَّةٌ اَوْ قَالَ هِبَةٌ؟ قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ، قَالَ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً، فَصُنِعَتْ وَاَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ يُشْوٰى، وَايْمُ اللّٰهِ مَا مِنْ ثَلٰثِينَ وَمِائَةٍ اِلَّا قَدْ حَزَّ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا اِنْ كَانَ شَاهِدًا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ، وَاِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَاهَا لَهُ، ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ فَاَكَلْنَا اَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا، وَفَضَلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهُ عَلَى الْبَعِيرِ اَوْ كَمَا قَالَ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۵۳۸۲]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک سوتیس آدمی نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیاتم میں سے کسی کے پاس کچھ کھانا ہے؟ ایک آدمی کے پاس ایک صاع یا اس کے لگ بھگ آٹا تھا۔ وہ آٹا گوندھا گیا۔ پھر پراگندہ بالوں والا لمبے قد کا ایک مشرک آدمی بکریاں ہانکتا ہوا پہنچ گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا بکری بیچو گے یا عطیہ یا شاید فرمایا کہ ہبہ کے طور پر دو گے؟ اس نے کہا نہیں بلکہ بیچوں گا۔ آپ ﷺ نے اس سے ایک بکری خرید لی۔ وہ بکری ذبح کی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے کلیجی بھوننے کا حکم دیا۔ اللہ کی قسم ایک سو تیس آدمیوں میں سے ہر ایک کو آپ نے کلیجی میں سے ٹکڑا عطا فرمایا۔ جو حاضر تھے انہیں دے دیا اور جو غیر حاضر تھے ان کے لیے رکھ دیا گیا۔ پھر باقی گوشت دو برتنوں میں ڈال دیا۔ ہم سب نے کھایا اور سیر ہو گئے۔ اور دونوں برتنوں میں کھانا بچ گیا۔ میں نے اسے اونٹ پر لاد لیا۔

اَلبَرَكَةُ فِي اللَّبَنِ

دودھ میں برکت

(279)۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ، اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنْ کُنتُ لَاَعْتَمِدُ بِکَبِدِی عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الجُوعِ، وَاِنْ کُنتُ لَاَشُدُّ الحَجَرَ عَلٰی بَطنِی مِنَ الجُوعِ، وَلَقَدْ قَعَدتُ یَومًا عَلٰی طَرِیقِهِمُ الَّذِیْ یَخْرُجُونَ مِنهُ، فَمَرَّ اَبُو بَکرٍ فَسَئَلتُهُ عَنْ اٰیَةٍ مِن کِتَابِ اللّٰهِ، مَا سَئَلتُهُ اِلَّا لِیُشْبِعَنِی، فَمَرَّ وَلَم یَفعَل، ثُمَّ مَرَّ بِی عُمَرُ، فَسَأَلتُهُ عَنْ اٰیَةٍ مِن کِتَابِ اللّٰهِ، مَاسَأَلتُهُ اِلَّا لِیُشْبِعَنِی، فَمَرَّ وَلَم یَفعَل، ثُمَّ مَرَّ بِی اَبُو القَاسِمِ ﷺ فَتَبَسَّمَ حِینَ رَاٰنِی، وَعَرَفَ مَافِی نَفسِی، وَمَافِی وَجهِی، ثُمَّ قَالَ یَا اَبَا هِرٍّ، قُلتُ لَبَّیکَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ الْحَقْ، وَمَضٰی، وَاتَّبَعتُهُ، فَدَخَلَ فَاستَاذَنَ فَاَذِنَ لِی، فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِی قَدَحٍ، فَقَالَ مِنْ اَینَ هٰذَا اللَّبَنُ؟ قَالُوا اَهدَاهُ لَکَ فُلَانٌ اَو فُلَانَةٌ، قَالَ یَا اَبَا هِرٍّ، قُلتُ لَبَّیکَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ الْحَقْ اِلٰی اَهلِ الصُّفَّةِ، فَادْعُهُم لِی، قَالَ وَاَهلُ الصُّفَّةِ اَضیَافُ الْاِسلَامِ لَایَاوُونَ عَلٰی اَهلٍ وَلَا مَالٍ وَلَا عَلٰی اَحَدٍ، اِذَا اَتَتهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا اِلَیهِم، وَلَم یَتَنَاوَلْ مِنهَا شَیئًا، وَاِذَا اَتَتهُ هَدِیَّةٌ اَرسَلَ اِلَیهِم وَاَصَابَ مِنهَا وَاَشرَکَهُم فِیهَا، فَسَآئَنِی ذٰلِکَ، فَقُلتُ

وَمَا هٰذَا اللَّبَنُ فِي اَهْلِ الصُّفَّةِ، كُنْتُ اَحَقَّ اَنْ اُصِيبَ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً اَتَقَوّٰى بِهَا، فَاِذَا جَآءُوا اَمَرَنِي، فَكُنْتُ اَنَا اُعْطِيهِم وَمَا عَسٰى اَنْ يَبْلُغَنِي مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ بُدٌّ، فَاَتَيْتُهُم فَدَعَوْتُهُم، فَاَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَاَذِنَ لَهُم وَاَخَذُوا مَجَالِسَهُم مِنَ الْبَيْتِ، قَالَ يَا اَبَا هِرٍّ، قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ خُذْ فَاَعْطِهِم فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ، فَجَعَلْتُ اُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَاُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُم، فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلٰى يَدِهِ فَنَظَرَ اِلَيَّ فَتَبَسَّمَ، فَقَالَ يَا اَبَا هِرٍّ، قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ بَقِيتُ اَنَا وَاَنْتَ، قُلْتُ صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ اقْعُدْ فَاشْرَبْ فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ فَقَالَ اشْرَبْ، فَشَرِبْتُ فَمَا زَالَ يَقُولُ اشْرَبْ حَتّٰى قُلْتُ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا، قَالَ فَاَرِنِي فَاَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَمّٰى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۶۴۵۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ وہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں بھوک کی وجہ سے پیٹ کے بل زمین پر لیٹا رہتا تھا اور کبھی بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ ایک دن میں صحابہ کے راستے میں بیٹھ گیا جہاں سے وہ نکل رہے تھے۔ جب ابوبکر ﷺ گزرے تو میں نے ان سے قرآن کی آیت کے بارے میں سوال کیا۔ میں نے یہ سوال اس لیے کیا تھا کہ وہ مجھے رجائیں۔ وہ گزر گئے اور ایسا نہ کیا۔ پھر میرے پاس سے عمر ﷺ گزرے، میں نے ان سے قرآن کی آیت کے بارے میں سوال کیا۔ میں نے ان سے سوال اس لیے کیا تھا تا کہ وہ مجھے رجائیں۔ وہ بھی گزر گئے اور ایسا نہ کیا۔ پھر میرے پاس سے ابوالقاسم ﷺ گزرے۔ آپ مجھے دیکھتے ہی مسکرانے لگے اور سمجھ لیا جو میرے دل میں تھا اور جو میرے چہرے پر تھا۔ پھر فرمایا: اے ابو ہریرہ۔ میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ ﷺ۔ فرمایا: میرے پیچھے پہنچ۔ آپ آگے گزر گئے اور میں آپ کے پیچھے ہولیا۔ آپ کا شانۂ اقدس میں داخل ہوئے، اپنے لیے اجازت لی اور مجھے بھی اجازت دی۔ آپ ﷺ داخل ہوئے تو ایک کاسے میں دودھ پایا۔ فرمایا: یہ دودھ کہاں سے آیا۔ گھر والوں نے عرض کیا یہ فلاں نے آپ کے لیے ہدیہ بھیجا ہے۔ فرمایا: اے ابو ہریرہ۔ میں نے عرض کیا لبیک یارسول اللہ ﷺ۔ فرمایا: اہل صفہ کے پاس پہنچ اور انہیں میرے پاس بلا۔ اہلِ صفہ اسلام کے مہمان

تھے، وہ اپنے گھر والوں، مال دولت اور کسی بھی دوسرے شخص پر بوجھ نہیں تھے۔ جب آپ ﷺ کے پاس صدقہ آتا تو آپ اسے انکے پاس بھیج دیتے تھے اور اس میں سے خود کچھ نہیں کھاتے تھے۔ اور جب آپ کے پاس ہدیہ آتا تو انہیں بلا بھیجتے اور خود بھی اس میں سے لیتے اور انہیں بھی اس میں شریک کرتے تھے۔ مجھے اس دفعہ اہل صفہ کو بلانا ناگوار گزرا۔ میں نے سوچا یہ دودھ اہل صفہ کے سامنے کیا چیز ہے۔ میں زیادہ حق دار تھا کہ اس دودھ کو پی کے طاقت حاصل کرتا۔ جب صفہ والے آگئے تو حضور ﷺ نے مجھے حکم دیا، میں انہیں دودھ پکڑائے جا رہا تھا تو مجھے نہیں لگتا تھا کہ یہ دودھ بچ کر مجھ تک پہنچ سکے گا۔ اور اللہ اور اسکے رسول کا حکم مانے بغیر کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ میں اصحابِ صفہ کے پاس گیا انہیں دعوت دی۔ وہ سب آگئے اور اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے اجازت دی اور وہ کاشانہِ اقدس میں اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ فرمایا: اے ابوہریرہ۔ میں نے عرض کیا لبیک یارسول اللہ۔ فرمایا: پکڑ اور انہیں دے۔ میں نے گلاس پکڑا۔ ایک آدمی کو گلاس دیتا، وہ اسے پیتا حتیٰ کہ سیر ہو جاتا۔ پھر وہ گلاس مجھے واپس کر دیتا پھر میں دوسرے آدمی کو دیتا وہ اسے پیتا حتیٰ کہ سیر ہو جاتا۔ پھر وہ گلاس مجھے واپس کر دیتا حتیٰ کہ میں نبی کریم ﷺ تک پہنچ گیا اور ساری جماعت سیر ہو گئی۔ آپ ﷺ نے گلاس پکڑا، اپنے ہاتھ مبارک پر رکھا اور میری طرف دیکھ کر مسکرائے۔ فرمایا: اے ابوہریرہ۔ میں نے عرض کیا لبیک یارسول اللہ ﷺ۔ فرمایا: اب رہ گئے میں اور تم۔ میں نے عرض کیا درست فرمایا یارسول اللہ۔ فرمایا: بیٹھ جا اور پیتا جا۔ میں بیٹھ گیا اور پینے لگا۔ فرمایا اور پی۔ میں نے اور بھی پیا۔ آپ ﷺ اور بھی پینے کا حکم دیتے رہے حتیٰ کہ میں نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا، اب دودھ اندر نہیں جاتا۔ فرمایا: مجھے دے۔ میں نے آپ ﷺ کو گلاس دے دیا۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد کی اور بسم اللہ پڑھ کر بچا ہوا دودھ پی گئے۔

اَلْبَرَكَةُ فِي التَّمَرَاتِ

کھجوروں میں برکت

(280)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ اَتَيتُ النَّبِيَّ ﷺ بِتَمَرَاتٍ، فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ، فَضَمَّهُنَّ، ثُمَّ دَعَالِي فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ، قَالَ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِي مِزْوَدِكَ، كُلَّمَا اَرَدتَ اَن تَاخُذَ مِنْهُ شَيئًا، فَادْخِلْ فِيهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا، فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ

التَّمرِ كَذَا وَ كَذَا مِنْ وَسقٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، فَكُنَّا نَاكُلُ مِنهُ وَنُطعِمُ ، وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حَقْوِىْ حَتّٰى كَانَ يَومَ قُتِلَ عُثمَانُ ، فَإِنَّهُ انقَطَعَ رَوَاهُ التِّرمَذِى [ترمذی حدیث رقم: ۳۸۳۹]۔قَالَ التِّرمَذِىْ حَسَنٌ ، اَىْ اِرْتَفَعَتِ البَرَكَةُ لِقَتلِ سَيِّدِنَا عُثمَانَ رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس کھجوریں لایا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ان میں برکت کی دعافرمائیں۔ آپ ﷺ نے انہیں اپنے جسم مبارک کے ساتھ لگایا پھر میرے لیے ان میں برکت کی دعافرمائی۔ فرمایا: انہیں پکڑلو اور اپنے تھیلے میں ڈال لو۔ جب ان میں سے کھجوریں لینا چاہو تو اس میں ہاتھ ڈال کے کھجوریں لے لینا اور بالکل خالی نہ کردینا۔ میں ایک عرصۂ دراز تک جہاد کے دوران اس میں سے کھجوریں کھاتا رہا۔ ہم خود بھی کھاتے تھے اور دوسروں کو بھی کھلاتے تھے۔ وہ ہمیشہ میری کمر سے ہی بندھا رہتا تھا حتیٰ کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن وہ سلسلہ منقطع ہوگیا (یعنی سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قتل کی وجہ سے برکت اٹھ گئی)۔

(281)۔وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيهِ دَينٌ فَاَتَيتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلتُ اِنَّ اَبِى تَرَكَ عَلَيهِ دَيْنًا وَلَيسَ عِندِى اِلَّا مَايُخرِجُ نَخلُهُ ، وَلَا يَبلُغُ مَايُخرِجُ سِنِينَ مَا عَلَيهِ ، فَانطَلِقْ مَعِىَ لِكَى لَا يَفحُشَ عَلَىَّ الْغُرَمَاءُ ، فَمَشٰى حَولَ بَيدَرٍ مِن بَيَادِرِ التَّمرِ فَدَعَا ، ثُمَّ آخَرَ ، ثُمَّ جَلَسَ عَلَيهِ ، فَقَالَ انْزَعُوهُ ، فَاَوفَاهُمُ الَّذِىْ لَهُم وَبَقِىَ مِثلُ مَا اَعطَاهُم رَوَاهُ البُخَارِى [بخاری حدیث رقم: ۳۵۸۰]۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُن کے والد کی وفات ہوگئی اور ان کے ذمہ کچھ قرض تھا۔ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا میرے والد اپنے ذمے کچھ قرض چھوڑ گئے ہیں۔ میرے پاس ان کی کھجوروں کی فصل کے سواء کچھ نہیں ہے۔ ان کی کئی سال کی آمدنی سے بھی یہ قرض نہیں اتر سکتا۔ آپ میرے ساتھ چلیں تاکہ قرض خواہ میرے ساتھ بدزبانی نہ کرے۔ آپ ﷺ نے کھجوروں کے ڈھیروں میں سے ایک ڈھیر کے اردگرد چکر لگایا اور دعا فرمائی۔ پھر پیچھے ہٹ گئے۔ پھر ڈھیر کے پاس بیٹھ گئے۔ فرمایا: اسے تولو۔ آپ ﷺ نے ان سب کو ان کا حق دے دیا اور پیچھے جتنا تھا اتنا ہی بچ گیا۔

اَلبَرَكَةُ فِي السَّمنِ

گھی میں برکت

(282)۔عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّ اُمَّ مَالِکٍ کَانَتْ تُهْدِی لِلنَّبِیِّ ﷺ فِی عُکَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَیَاتِیهَا بَنُوهَا فَیَسْأَلُونَ الْاُدْمَ وَلَیْسَ عِنْدَهُمْ شَیْءٌ فَتَعْمِدُ اِلَی الَّذِی تُهْدِی فِیهِ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَتَجِدُ فِیهِ سَمْنًا، فَمَا زَالَ یُقِیمُ لَهَا اُدْمَ بَیْتِهَا حَتّٰی عَصَرَتْهُ، فَاَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ عَصَرْتِیهَا؟ قَالَتْ نَعَمْ، قَالَ لَوْ تَرَکْتِیهَا مَازَالَ قَائِمًا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۵۹۴۵]۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام مالک نبی کریم ﷺ کو ایک چھوٹے ڈبے میں گھی کا ہدیہ پیش کرتی تھی۔اس کے بچے اس کے پاس آتے اور اس سے سالن مانگتے۔ان کے گھر میں کوئی چیز نہ ہوتی تو وہ اس ڈبے پر اعتماد کرتی تھی جس میں نبی کریم ﷺ کے پاس ہدیہ بھیجتی۔وہ اس میں گھی کو موجود پاتی۔وہ ان کے گھر سالن بنا رہا حتیٰ کہ اس نے اسے نچوڑ دیا۔وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی۔فرمایا: تم نے اسے نچوڑ دیا ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔فرمایا اگر تم اسے چھوڑ دیتی تو ہمیشہ قائم رہتا۔

شِفَاءُ الْاَمْرَاضِ

مریضوں کو شفا

(283)۔عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَةَ غَدًا رَجُلًا یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰی یَدَیْهِ، قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ یَدُوکُونَ لَیْلَتَهُمْ اَیُّهُمْ یُعْطَاهَا، فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ کُلُّهُمْ یَرْجُو اَنْ یُعْطَاهَا، فَقَالَ اَیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِی طَالِبٍ؟ فَقَالُوا یَشْتَکِی عَیْنَیْهِ یَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ فَاَرْسِلُوا اِلَیْهِ، فَاْتُونِی بِهِ فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِی عَیْنَیْهِ فَدَعَا لَهُ فَبَرِأَ حَتّٰی کَاَنْ لَّمْ یَکُنْ بِهِ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّایَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِی وَمَرَّ الْحَدِیثُ [بخاری حدیث رقم:۲۰۱۳]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کل ایسے آدمی کو جھنڈا دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح عطا فرمائے گا۔لوگوں نے رات اس اضطراب میں گزاری کہ جھنڈا کسے عطا ہوگا۔لوگ صبح کو اٹھے تو

رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے ہر ایک کو یہ امید تھی کہ جھنڈا مجھے عطا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: علی ابن ابی طالب کہاں ہے؟ لوگوں نے بتایا یارسول اللہ ان کی آنکھیں دکھ رہی ہیں۔ فرمایا: اسے بلواؤ اور میرے پاس لے آؤ۔ جب وہ آ گئے تو آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور ان کے لیے دعا فرمائی۔ وہ ٹھیک ہو گئے جیسے انہیں کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ آپ ﷺ نے انہیں جھنڈا دے دیا۔ مکمل حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(284)۔وَعَنِ الهيثم بن عَدِيٍّ عَن اَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ اُصِيبَتْ عَينُ اَبِى قَتَادَةَ بِنِ النُّعْمَانِ الظُّفَرِى يَومَ اُحُدٍ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهِيَ فِي يَدِهِ فَقَالَ مَاهٰذَا يَا اَبَا قَتَادَةَ؟ قَالَ هٰذَا مَاتَرىٰ يَارَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ اِن شِئْتَ صَبَرتَ وَلَكَ الْجَنَّةُ، وَاِن شِئْتَ رَدَدْتُهَا وَدَعَوتُ اللّٰهَ لَكَ فَلَم تَفْقُدْ مِنْهَا شَيئًا، قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ الْجَنَّةَ لَجَزَاءٌ جَزِيْلٌ وَعَطَاءٌ جَلِيلٌ وَلٰكِنِّى رَجُلٌ مُبْتَلىٰ بِحُبِّ النِّسَاءِ اَن يَقُلْنَ اَعْوَرَ، فَلَا يَرُدْنَنِى وَلٰكِن تَرُدُّهَا لِى وَتَسْاَلُ اللّٰهَ لِىَ الْجَنَّةَ، فَقَالَ اَفْعَلُ يَا اَبَا قَتَادَةَ، ثُمَّ اَخَذَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ فَاَعَادَهَا اِلىٰ مَوضِعِهَا فَكَانَت اَحْسَنَ عَينَيهِ اِلىٰ اَن مَاتَ وَدَعَا اللّٰهَ لَهُ بِالْجَنَّةِ، قَالَ فَدَخَلَ ابْنُهُ عَلىٰ عُمَرَ بنِ عَبدِ العَزِيزِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ مَن اَنتَ يَافَتىٰ؟ فَقَالَ

اَنَا ابْنُ الَّذِى سَالَتْ عَلَى الْخَدِّ عَينُهُ ۔۔۔ فَرُدَّتْ بِكَفِّ الْمُصْطَفٰى اَحْسَنَ الرَّدِّ

فَعَادَتْ كَمَا كَانَتْ لِاَحْسَنِ حَالِهَا فَيَا حُسْنَ مَاعَيْنٍ وَيَا طِيبَ مَايَدٍ

رَوَاهُ ابْنُ الْجَوزِى فِي الْوَفَا وَرَوَى الْحَاكِمُ وَالْبَيهَقِى مِثْلَهُ وَمَرَّ حَدِيثُ عُثْمَانَ بنِ حُنَيفٍ رضی اللہ عنہ

[مستدرک حاکم حدیث رقم: ۵۳۵۹، دلائل النبوۃ للبیھقی ۲۵۳، ۲۵۲، ۳/۲۵۱، الوفا ۱/۳۳۳]۔

ترجمہ: حضرت ہیثم بن عدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ احد میں حضرت ابوقتادہ بن نعمان ظفری کی آنکھ نکل گئی۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہو گئے۔ آنکھ ان کے ہاتھ پر تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوقتادہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ یہ وہی ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ فرمایا: اگر چاہو تو صبر کرو اور تمہیں جنت ملے۔ اور اگر چاہو تو میں اسے واپس رکھ دوں اور اللہ سے دعا کروں اور اس میں سے تیرا کچھ بھی نقصان نہ ہو۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ بے شک جنت ایک عظیم اجر ہے اور زبردست عطا ہے لیکن میں ایسا آدمی ہوں کہ اپنی بیویوں کی طرف سے کانے پن کا طعنہ سننے کا خدشہ محسوس کر رہا ہوں وہ میری طرف التفات ہی نہیں کریں گی۔ آپ میری آنکھ

بھی مجھے لوٹا دیں اور اللہ سے میرے لیے جنت بھی مانگیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوقتادہ میں ابھی کرتا ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے ہاتھ مبارک سے پکڑا اور اسے اپنی جگہ پر رکھ دیا۔ وہ ان کی دوسری آنکھ سے بھی بہتر ہو گئی۔ حتیٰ کہ ان کی وفات ہوگئی۔ آپ ﷺ نے ان کے لیے جنت کی بھی دعا فرمائی۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوقتادہ کا بیٹا جب عمر بن عبدالعزیز کے پاس گیا تو اس نے پوچھا اے نوجوان تم کون ہو؟ اس نے یہ رباعی سنائی۔

میں اس کا بیٹا ہوں جس کے رخسار پر اس کی آنکھ بہہ نکلی۔ وہ مصطفی ﷺ کے ہاتھ سے واپس رکھی گئی اور کیا ہی خوب واپسی تھی۔ وہ آنکھ دوبارہ درست ہوگئی جیسا کہ وہ اعلیٰ ترین حالت میں ہوا کرتی تھی۔ کیا ہی حسین آنکھ تھی اور کیا ہی کامل ہاتھ تھا۔ اس سے پہلے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ والی حدیث گزر چکی ہے۔

(285)۔ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي عُبَيدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ رَأَيْتُ اَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ، فَقُلْتُ يَا اَبَا مُسْلِمٍ مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ؟ قَالَ هٰذِهِ ضَرْبَةٌ اَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ، فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَ سَلَمَةُ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ، فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۴۲۰۶، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۸۹۴]۔

ترجمہ: حضرت یزید بن ابی عبید فرماتے ہیں کہ میں نے ابومسلم کی پنڈلی میں زخم کا نشان دیکھا۔ میں نے پوچھا اے ابومسلم یہ نشان کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ اس زخم کا نشان ہے جو مجھے خیبر کے دن لگا تھا۔ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ ابومسلم شہید ہوگیا میں نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچ گیا۔ آپ نے اس پر تین بار لعابِ دہن مبارک پھینکا۔ آج تک مجھے کچھ تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔

(286)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَتِيكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنِّي قَتَلْتُ اَبَا رَافِعٍ فَجَعَلْتُ اَفْتَحُ الْاَبْوَابَ بَابًا بَابًا حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلٰى دَرَجَةٍ لَهُ، فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَاَنَا اُرٰى اَنِّي انْتَهَيْتُ اِلَى الْاَرْضِ، فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ، فَانْكَسَرَتْ سَاقِي، فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ فَانْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ، فَبَسَطْتُ رِجْلِي، فَمَسَحَهَا، فَكَاَنَّمَا لَمْ اَشْتَكِهَا قَطُّ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۴۰۳۹]۔ وَهٰذِهِ قِطْعَةٌ مِنْ حَدِيثٍ طَوِيلٍ وَ مَرَّ حَدِيثُ الْغَارِ فِيمَا قَالَ مَالِكَ يَا اَبَا بَكْرٍ قَالَ

لُدِغتُ الخ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابورافع کو قتل کیا۔ میں ایک ایک کر کے دروازے کھولتا گیا۔ حتیٰ کہ میں پہلی منزل پر اتر گیا۔ میں نے سمجھا میں زمین پر پہنچ گیا ہوں اور میں نے اپنا پاؤں رکھ دیا۔ میں چاندنی رات میں زمین پر گر گیا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی۔ میں نے اپنا پاؤں اپنی پگڑی سے باندھا اور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہو کر ساری بات سنائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ٹانگ آگے کر۔ میں نے اپنی ٹانگ آگے کر دی۔ آپ ﷺ نے اس پر ہاتھ مبارک پھیرا۔ ایسے لگا جیسے مجھے کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ یہ ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے۔ اس سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سانپ کے ڈسنے والی حدیث گزر چکی ہے۔

(287)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اِمْرَاَةً جَاءَتْ بِابنٍ لَهَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِى بِهٖ جُنُونٌ وَاِنَّهُ لَيَأْخُذُهُ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا ، فَمَسَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَدْرَهُ وَدَعَا ، فَثَعَّ ثَعَّةً وَخَرَجَ مِنْ جَوفِهٖ مِثْلُ الْجِرْوِ الْاَسْوَدِ يَسْعٰى رَوَاهُ الدَّارِمِى [دارمی حدیث رقم: ۱۹]۔ وَمَرَّ حَدِيْثُ دَفْعِ نِسيَانِ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا بیٹا لے کر آئی۔ کہنے لگی یارسول اللہ ﷺ میرے بیٹے کو جنون کی بیماری ہے اور اسے صبح شام اس کا دورہ پڑتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے سینے پر ہاتھ مبارک پھیرا اور دعا دی۔ اس نے الٹی کر دی اور اس کے پیٹ میں سے کالے رنگ کے پلّے جیسی کوئی چیز دوڑتی ہوئی نکلی۔

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حافظے والی حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(288)۔ وَعَنْ فَهْدِ بْنِ عَطِيَّةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اُتِىَ بِصَبِيٍّ قَدْ شَبَّ لَمْ يَتَكَلَّمْ قَطُّ ، فَقَالَ مَنْ اَنَا؟ فَقَالَ ، رَسُولُ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبيهقى [دلائل النبوة للبيهقى ۶/۶۰، ۶۱، الشفاء ۱/۲۱۱]۔

ترجمہ: حضرت فہد بن عطیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک لڑکا لایا گیا جو جوان ہونے کو تھا مگر ابھی تک بولا نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں کون ہوں؟ اس نے کہا رسول اللہ۔

قِصَّةُ السُّرَاقَةِ

سراقہ کا قصہ

(289)۔عَنِ الْبَرَاۤءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ عَنْ اَبِی بَکْرِ الصِّدِّیْقِ ﷺ فِی قِصَّةِ الْهِجْرَةِ ، قَالَ فَارْتَحَلْنَا وَالْقَوْمُ یَطْلُبُوْنَنَا ، فَلَمْ یُدْرِکْنَا اَحَدٌ مِنْهُمْ اِلَّا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِکِ بْنِ جُعْشُمٍ عَلٰی فَرَسٍ لَهُ ، فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا ، فَقَالَ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا حَتّٰی اِذَا دَنَا مِنَّا وَکَانَ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُ قَیْدُ رُمْحٍ اَوْ رُمْحَیْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا وَبَکَیْتُ ، قَالَ لِمَ تَبْکِی؟ قُلْتُ اَمَا وَاللّٰهِ مَا عَلٰی نَفْسِی اَبْکِی وَلٰکِنْ اَبْکِی عَلَیْکَ فَدَعَا عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ اللّٰهُمَّ اکْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ ، فَسَاخَتْ قَوَائِمُ فَرَسِهٖ اِلٰی بَطْنِهَا فِی اَرْضٍ صَلْدٍ فَوَثَبَ عَنْهَا وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ ، قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ هٰذَا عَمَلُکَ فَادْعُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ یُنْجِیَنِی مِمَّا اَنَا فِیْهِ فَوَاللّٰهِ لَاُعَمِّیَنَّ عَلٰی مَنْ وَرَائِی مِنَ الطَّلَبِ ، وَهٰذِهٖ کِنَانَتِی فَخُذْ مِنْهَا سَهْمًا ، فَاِنَّکَ سَتَمُرُّ بِاِبِلِی وَغَنَمِی فِی مَوْضِعِ کَذَا وَکَذَا فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَکَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا حَاجَةَ لِی فِیْهَا وَدَعَا لَهٗ فَانْطَلَقَ وَرَجَعَ اِلٰی اَصْحَابِهٖ رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِی فِی الْوَفَا وَرَوَاهُ الْبُخَارِی عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ [بخاری حدیث رقم:۳۹۰۶، الوفا ۱/۲۴۰]۔

ترجمہ: حضرت براء بن عازب ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق ﷺ سے ہجرت کا قصہ روایت کیا ہے۔فرماتے ہیں کہ ہم چل رہے تھے اور لوگ ہمیں تلاش کررہے تھے۔ہمیں ان میں سے کوئی بھی شخص تلاش نہ کرسکا سوائے سراقہ بن جعشم کے جو اپنے گھوڑے پر سوار تھا۔میں نے عرض کیا یارسول اللہ یہ ہمارا متلاشی ہم تک آ پہنچا۔فرمایا: مت ڈر بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔حتیٰ کہ وہ ہمارے قریب آ گیا۔اب ہمارے اور اس کے درمیان ایک یا دو یا تین نیزے کا فاصلہ رہ گیا۔میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ متلاشی ہم تک پہنچ چکا ہے اور میں رونے لگا۔فرمایا: کیوں روتے ہو؟ میں نے عرض کیا اللہ کی قسم میں اپنی جان کے لیے نہیں روتا بلکہ آپ کی وجہ سے روتا ہوں۔رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف دعا فرمائی۔اے اللہ تو جیسے چاہے اس کے مقابلے پر ہماری مدد فرما۔فوراً اس کے گھوڑے کی ٹانگیں

سخت زمین میں پیٹ تک دھنس گئیں اور وہ کود کر نیچے آ گیا۔ کہنے لگا اے محمد میں سمجھ گیا ہوں یہ تیرا عمل ہے۔ اللہ سے دعا کر مجھے اس مصیبت سے نجات دے۔ اللہ کی قسم میں اپنے پیچھے والے سارے متلاشیوں کو بھٹکا دوں گا۔ یہ مرا ترکش ہے۔ اس میں سے تیر لے لو۔ تم راستے میں فلاں جگہ پر میرے اونٹوں اور بکریوں کے پاس سے گزرو گے ان میں سے جتنے چاہو لے لینا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ان چیزوں کی حاجت نہیں، آپ ﷺ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔ وہ چلا گیا اور اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا۔

شَاةُ اُمِّ مَعْبَدٍ

اُمّ معبد کی بکری

(290)۔عَنْ اَبِی مَعبَدِ الخُزَاعِی رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ لَمَّا هَاجَرَ مِن مَكَّةَ اِلَى المَدِينَةِ هُوَ وَ اَبُو بَكرٍ وَعَامِرُ بنُ فُهَيرَةَ وَدَلِيلُهُم عَبدُ اللّٰهِ بنُ اُرَيقِط فَمَرُّوا بِخَيمَتَي اُمِّ مَعبَدِ الخُزَاعِيَةِ وَكَانَتِ امرَأَةً جَلدَةً بَرزَةً تَحتَبِي وَتَقعُدُ بِفَنَاءِ الخَيمَةِ ، ثُمَّ تَسقِي وَتُطعِمُ ، فَسَأَلُوهَا تَمرًا وَلَحمًا يَشتَرُونَهُ ، فَلَم يُصِيبُوا عِندَهَا شَيئًا مِن ذٰلِکَ ، فَاِذَا القَومُ مُرمِلُونَ مُسنِتُونَ ، فَقَالَت وَاللّٰهِ لَو كَانَ عِندَنَا شَيءٌ مَا اَعوَزَكُمُ القِرىٰ ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِلىٰ شَاةٍ فِي كَسرِ الخَيمَةِ ، فَقَالَ مَاهٰذِهِ الشَّاةُ يَا اُمَّ مَعبَدٍ؟ فَقَالَت هٰذِهِ شَاةٌ خَلَّفَهَا الجُهدُ عَنِ الغَنَمِ ، قَالَ هَل بِهَا مِن لَبَنٍ؟ قَالَت هِيَ اَجهَدُ مِن ذٰلِکَ ، قَالَ اَتَاذَنِينَ لِي اَن اَحلِبَهَا؟ قَالَت نَعَم بِاَبِي اَنتَ وَاُمِّي اِن كَانَ رَأَيتَ بِهَا حَلبًا ، فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الشَّاةَ فَمَسَحَ ضَرعَهَا ، وَذَكَرَ اسمَ اللّٰهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ بَارِک لَهَا فِي شَاتِهَا ، قَالَت فَتَفَاجَتْ وَدَرَّتْ وَاجتَرَّتْ ، فَدَعَا بِاِنَاءٍ يُربِضُ الرَّهطَ فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا حَتّٰى عَلَاهُ الثُّمَالُ ، فَسَقَاهَا ، فَشَرِبَت حَتّٰى رَوِيَت ، وَسَقَى اَصحَابَهُ حَتّٰى رَوُوا ، وَشَرِبَ ﷺ اٰخِرَهُم ، وَشَرِبُوا جَمِيعًا عَلَلًا بَعدَ نَهَلٍ ، حَتّٰى اَرَاضُوا ، ثُمَّ حَلَبَ فِيهِ ثَانِيَةً عَودًا عَلىٰ بَدءٍ فَغَادَرَهُ عِندَهَا ، ثُمَّ ارتَحَلُوا عَنهَا ، فَقَلَّ مَالَبِثَ اَن جَاءَ زَوجُهَا اَبُو مَعبَدٍ يَسُوقُ اَعنُزًا حُيَّلًا عِجَافًا ، يَتَسَاوَكنَ هُزلًا مُخُّهُنَّ قَلِيلٌ لَا نِقيَ بِهِنَّ ، فَلَمَّا رَاَى اللَّبَنَ عَجِبَ وَقَالَ مِن اَينَ لَكُم هٰذَا وَالشَّاةُ عَازِبَةٌ وَلَا حَلُوبَةَ

فِي الْبَيتِ ؟ قَالَت لَا وَ اللّٰهِ إِلَّا أَنَّهُ مَرَّ بِنَا رَجُلٌ مُبَارَكٌ كَانَ مِن حَدِيثِهِ كَيتَ وَ كَيتَ ، قَالَ وَ اللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاهُ صَاحِبَ قُرَيشٍ الَّذِي تَطلُبُ ، صِفِيهِ لِي يَا أُمَّ مَعبَدٍ ، قَالَت رَأَيتُ رَجُلًا ظَاهِرَ الْوَضَاءَةِ ، مُتَبَلِّجَ الْوَجْهِ ، حَسَنَ الْخَلْقِ ، لَمْ تَعِبْهُ ثُجْلَةٌ وَ لَمْ تُزْرِ بِهِ صُعْلَةٌ ، قَسِيمٌ وَسِيمٌ فِي عَينَيهِ دَعَجٌ ، وَ فِي اَشْفَارِهِ وَطَفٌ وَ فِي صَوتِهِ صَحَلٌ أَحْوَرُ أَكْحَلُ اَزَجُّ أَقْرَنُ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ فِي عُنُقِهِ سَطَعٌ وَ فِي لِحْيَتِهِ كَثَافَةٌ إِذَا صَمَتَ فَعَلَيهِ الْوَقَارُ وَ إِذَا تَكَلَّمَ سَمَا وَ عَلَاهُ الْبَهَاءُ ، كَانَّ مَنْطِقَهُ خَرَزَاتُ نُظِمْنَ يَتَحَدَّرْنَ ، حُلْوُ الْمَنْطِقِ فَصْلٌ ، لَا نَزْرٌ وَ لَا هَذْرٌ ، اَجْهَرُ النَّاسِ وَ اَجْمَلُهُ مِنْ بَعِيدٍ وَ اَحْلَاهُ وَ اَحْسَنُهُ مِنْ قَرِيبٍ رَبْعَةٌ لَا تَشْنَأُهُ عَينٌ مِنْ طُولٍ وَ لَا تَقْتَحِمُهُ عَينٌ مِنْ قِصَرٍ غُصْنٌ بَينَ غُصْنَينِ فَهُوَ أَبْهَى الثَّلَاثَةِ مَنْظَراً وَ اَحْسَنُهُمْ قَدّاً ، لَهُ رُفَقَاءُ يَحُفُّونَ بِهِ ، إِذَا قَالَ اسْتَمِعُوا لِقَولِهِ وَ إِذَا اَمَرَ تَبَادَرُوا إِلَى اَمْرِهِ ، مَحْفُودٌ مَحْشُودٌ لَا عَابِسٌ وَ لَا مُفْنِدٌ ، قَالَ هٰذَا وَ اللّٰهِ صَاحِبُ قُرَيشٍ الَّذِي ذُكِرَ لَهُ مِنْ اَمْرِهِ مَا ذُكِرَ وَ لَو كُنْتُ وَافَيتُهُ لَالْتَمَسْتُ اَنْ اَصْحَبَهُ وَ لَاَفْعَلَنَّ إِنْ وَجَدْتُ إِلَى ذٰلِكَ سَبِيلاً وَ أَصْبَحَ صَوتٌ بِمَكَّةَ عَالِياً بَينَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ يَسْمَعُونَهُ وَ لَا يَرَونَ مَنْ يَقُولُهُ وَ هُوَ يَقُولُ:

جَزَى اللّٰهُ رَبُّ النَّاسِ خَيرَ جَزَائِهِ ۔۔۔ رَفِيقَينِ حَلَّا خَيمَتَي اُمِّ مَعْبَدِ

هُمَا نَزَلَا بِالْبِرِّ وَ ارْتَحَلَا بِهِ ۔۔۔ فَاَفْلَحَ مَنْ اَمْسَى رَفِيقَ مُحَمَّدِ

فَيَا لَ قُصَيٍّ مَا زَوَى اللّٰهُ عَنْكُمْ ۔۔۔ بِهِ مِنْ فِعَالٍ لَا تُجَازَى وَ سُؤْدَدِ

سَلُوا اُخْتَكُمْ عَنْ شَاتِهَا وَ إِنَائِهَا ۔۔۔ فَإِنَّكُمْ إِنْ تَسْأَلُوا الشَّاةَ تَشْهَدِ

دَعَاهَا بِشَاةٍ حَائِلٍ فَتَحَلَّبَتْ ۔۔۔ لَهُ بِصَرِيحٍ ضَرَّةُ الشَّاةِ مُزْبِدِ

فَغَادَرَهُ رَهْناً لَدَيهَا لِحَالِبٍ ۔۔۔ بِدِرَّتِهَا فِي مَصْدَرٍ ثُمَّ مَورِدِ

فَاَصْبَحَ الْقَومُ قَدْ فَقَدُوا نَبِيَّهُمْ وَ أَخَذُوا عَلَى خَيمَتَي اُمِّ مَعْبَدٍ فَاَجَابَهُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ

لَقَدْ خَابَ قَومٌ زَالَ عَنْهُمْ نَبِيُّهُمْ ۔۔۔ وَ قُدِّسَ مَنْ يَسْرِي إِلَيهِ وَ يَغْتَدِي

تَرَحَّلَ عَنْ قَوْمٍ فَزَالَتْ عُقُولُهُمْ وَحَلَّ عَلٰى قَوْمٍ بِنُورٍ مُجَدَّدِ

وَهَلْ يَسْتَوِی ضُلَّالُ قَوْمٍ تَسَفَّهُوا عَمًی وَهُدَاةٌ يَهْتَدُونَ بِمُهْتَدِی

نَبِیٌّ يَرٰی مَا لَا يَرَی النَّاسُ حَوْلَهٗ وَيَتْلُو كِتَابَ اللّٰهِ فِی كُلِّ مَشْهَدِ

وَاِنْ قَالَ فِی يَوْمٍ مَقَالَةَ غَائِبٍ فَتَصْدِيقُهَا فِی ضَحْوَةِ الْيَوْمِ اَوْ غَدِ

لِيَهْنِ اَبَا بَكْرٍ سَعَادَةُ جَدِّهٖ بِصُحْبَتِهٖ مَنْ يُسْعِدِ اللّٰهُ يَسْعَدِ

وَيَهْنِ بَنِی كَعْبٍ مَكَانُ فَتَاتِهِمْ وَمَقْعَدُهَا لِلْمُسْلِمِينَ بِمَرْصَدِ

رَوَاهُ ابْنُ الْجَوزِی فِی الْوَفَا وَالْحَاكِمُ فِی الْمُسْتَدرَكِ وَقَالَ الحَاكِمُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ

وَقَالَ الذَّهْبِی صَحِيحٌ [الوفا ۲۴۲/۱-۲۴۵، مستدرک حاکم: ۴۳۲۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو معبد خزاعی ﷺ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی اور آپ ﷺ کے ساتھ ابوبکر، عامر بن فہیرہ اور ان کا دلیلِ راہ عبداللہ بن اریقط تھے۔ یہ سب اُمّ معبد خزاعیہ کے دو خیموں کے پاس سے گزرے۔ وہ ایک طاقتور اور قدآور عورت تھی۔ کمر اور ٹانگوں کے گرد کپڑا لپیٹ کر خیمے کے پاس صحن میں بیٹھی رہتی تھی اور آنے جانے والوں کو پانی پلاتی اور کھانا کھلاتی تھی۔ انہوں نے اس سے کھجوریں اور دودھ خریدنے کے لیے پوچھا۔ ان میں سے انہیں کوئی چیز بھی اسکے پاس نہ ملی۔ اس سال لوگوں کو مسکینی اور قحط کا سامنا تھا۔ اس نے کہا اللہ کی قسم اگر ہمارے پاس کوئی چیز ہوتی تو ہم مہمان نوازی میں کمی نہ کرتے۔ رسول اللہ ﷺ نے خیمے کے ایک کونے میں کھڑی بکری کو دیکھا۔ فرمایا: اے ام معبد یہ بکری کیسی ہے؟ اس نے کہا یہ بکری ہے جو کمزوری کی وجہ سے ریوڑ سے بچھڑ گئی ہے۔ فرمایا: کیا اس میں دودھ ہے؟ اس نے کہا یہ دودھ دینے سے قاصر ہے۔ فرمایا: کیا تم اجازت دیتی ہو کہ میں اس کا دودھ نکالوں؟ اس نے کہا جی ہاں میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اگر اس میں دودھ نظر آتا ہے تو نکال لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بکری کو بلایا۔ اس کی کھسری کو ملا۔ بسم اللہ پڑھی اور دعا فرمائی: اے اللہ اس کی بکری میں برکت دے۔ ام معبد کہتی ہیں کہ بکری نے ٹانگیں کھلی کر دیں، دودھ اتار دیا اور جگالی کرنے لگی۔ آپ ﷺ نے اتنا بڑا

برتن منگوایا جو آٹھ دس آدمیوں کے لیے کافی ہوجائے۔اس میں زور سے دودھ نکالا حتیٰ کہ جھاگ چڑھ آئی۔آپ نے اس عورت کو دودھ پلایا۔اس نے اتنا پیا کہ سیر ہوگئی۔اور آپ نے اپنے ساتھیوں کو پلایا حتیٰ کہ سیر ہوگئے۔سب سے آخر میں آپ ﷺ نے خود نوش فرمایا۔سب نے رجنے کے بعد دوبارہ پیا۔حتیٰ کہ کوئی کسر باقی نہ رہی۔پھر آپ نے اس برتن میں دوبارہ نئے سرے سے ابتدا کرتے ہوئے دودھ دوہا۔اور اسے اس عورت کے پاس چھوڑ دیا۔پھر اس کے ہاں سے رخصت ہوئے۔تھوڑی دیر گزری تھی کہ اس عورت کا شوہر ابو معبد لڑکھڑاتی ہوئی لاغر بکریاں لے کر آ گیا۔جو دبلے پن کی وجہ سے بالکل آہستہ آہستہ چلتی تھیں۔ان میں گودا قلیل تھا گویا ان میں رس کھس تھی ہی نہیں۔جب اس نے دودھ دیکھا تو حیران ہوا۔کہنے لگا یہ دودھ تمہیں کہاں سے ملا؟ جبکہ بکری نہایت کمزور تھی اور گھر میں دودھ تھا ہی نہیں۔وہ کہنے لگی واقعی نہیں تھا۔مگر اللہ کی قسم ہمارے پاس سے ایک برکت والا آدمی گزرا۔ایسے لگتا تھا کہ اس کی گفتگو سے پھول برستے ہوں۔آدمی نے کہا بخدا مجھے تو لگتا ہے یہ وہی قریش کا آدمی ہے جسے وہ آج کل تلاش کرتے پھرتے ہیں۔اے ام معبد اس کی مزید نشانیاں بیان کر۔اس نے کہا: میں نے ایک مرد دیکھا جس کا نور چھلک رہا تھا، چہرہ کشادہ تھا، وہ حسن و جمال کا پیکر تھا، پیٹ بڑھنے کے عیب سے بری تھا۔اسکے سر اور گردن میں چھوٹے پن کی کوئی خرابی نہ تھی۔خوبصورت بدن، حسین چہرہ، آنکھیں کالی اور بڑی، پلکیں گھنی اور خوبصورت، اسکی آواز میں گرج تھی۔آنکھیں سیاہ سُرمئی تھیں۔پتلی اور لمبی جڑی ہوئی بھویں، شدید کالے بال، اسکی گردن میں اٹھان، اسکی داڑھی گھنی، جب چپ ہوتا تو چہرے پر وقار ہوتا، جب بولتا تو چھا جاتا تھا اور فصاحت کے دریا بہا دیتا تھا۔ایسے لگتا تھا جیسے اسکی باتیں موتی ہیں جو منظم ہو کر گر رہے ہوں۔میٹھی میٹھی گفتگو تھی، جدا جدا الفاظ تھے۔نہ گڈ مڈ نہ بے مقصد، سب لوگوں سے بلند، دور سے دیکھو تو سب سے جمیل، قریب سے دیکھو تو سب سے زیادہ پر حلاوت اور حسین، درمیانہ قد، نہ تو دیکھنے والے کی آنکھ اس میں لمبے قد کا عیب نکال سکتی ہے اور نہ ہی چھوٹے قد کی خرابی دیکھ سکتی ہے۔دو ٹہنیوں کے درمیان ایک ٹہنی تھا، وہ دیکھنے میں تینوں میں بلند تر نظر آتا تھا۔ان سے زیادہ حسین قدوقامت کا مالک تھا۔اسکے ساتھی تھے جو اسکے اردگرد حلقہ بنائے رہتے تھے۔جب وہ بولتا تو اسکی بات غور سے سنتے تھے۔جب وہ کوئی حکم کرتا تو اسکے حکم کی تعمیل میں سب بھاگ پڑتے تھے۔مخدوم تھا، مطاع تھا، نہ موڈ خراب رکھتا تھا نہ دل میں ملال رکھتا تھا۔اس نے کہا اللہ کی قسم یہ وہی قریش کا آدمی ہے جسکے چرچے ہو چکے ہیں۔اگر میری اس سے ملاقات ہو جاتی تو میں اسکا ساتھ دینے کی پوری کوشش کرتا۔اب بھی جہاں تک میرا بس چلا میں اسی طرح کروں گا۔

صبح صبح مکہ میں زمین اور آسمان کے درمیان آواز بلند ہوئی۔ سب سن رہے تھے مگر آواز لگانے والا نظر نہیں آ رہا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا۔

اللہ جولوگوں کا رب ہے، سب سے اچھی جزا عطا فرمائے ان دو یاروں کو جوامِ معبد کے دو خیموں میں گئے۔ وہ دونوں نیکی کے ساتھ گئے اور نیکی ہی کے ساتھ رخصت ہوئے فلاح پا گیا وہ شخص جس کی محمد ﷺ کی دوستی میں شام ہوئی۔ اے آلِ قصی! اللہ نے تم لوگوں سے وہ عطا واپس نہیں لی تھی جس کا نہ کوئی بدل ہے اور نہ کوئی ہمسر۔ اپنی بہن سے پوچھو اس کی بکری کے بارے میں اور اس کے برتن کے بارے میں۔ بلکہ اگر تم بکری سے بھی پوچھو گے تو وہ بھی گواہی دے گی۔ اس نے حاملہ بکری کو بلایا تو اس نے اس کے لیے دودھ کی ندیاں بہادیں اور بکری کے تھن مکھن سے لبریز تھے۔ پھر اس کو اس کے پاس ہی چھوڑ دیا، بکری کے تھنوں میں جو دودھ کا مصدر تھے اور برتنوں میں جو دودھ کا مورد تھے۔ قوم صبح کو اٹھی اور وہ اپنے نبی کو کھو چکے تھے۔ وہ امِ معبد کے خیموں کی طرف دوڑے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس آواز کا جواب یوں لکھا ہے۔

یقیناً وہ قوم خسارے میں رہی جس نے اپنا نبی کھو دیا۔ اور وہ لوگ مقدس ہیں جن کے ہاں اس نے راتیں اور دن بسر کیے۔ وہ قوم کے ہاں سے رخصت ہو گیا اور ان کی عقلیں زائل ہو گئیں۔ وہ ایک تازہ ترین نور کے ساتھ اگلی قوم کے ہاں جا پہنچا۔ کیا وہ لوگ جو قوم کے گمراہ ترین تھے اور جان بوجھ کر پاگل بنے ہوئے تھے ان لوگوں کے برابر ہو سکتے ہیں جو ہدایت پر تھے اور ایک ہادی سے ہدایت حاصل کرتے تھے؟ وہ نبی ہے جو اپنے اردگرد وہ کچھ دیکھتا ہے جسے لوگ نہیں دیکھ سکتے اور وہ ہر مجلس میں اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتا ہے۔ اگر اس نے کسی قوم کے سامنے کوئی غیب کی بات بیان کی ہے تو اس کی تصدیق صبح کو نہیں تو اگلے دن ضرور ہوئی ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کی صحبت میں رہنے کی سعادتِ قسمت مبارک ہو۔ سعادت مند وہی ہوتا ہے جسے اللہ سعادت بخشے۔ اور بنی کعب کو ان کی جوان عورت کی رہائش گاہ مبارک ہو اور اسکی بیٹھک مبارک ہو جو مسلمانوں کے لیے فوجی چھاؤنی ہے۔

اَلْاَسَدُ یُطِیْعُ

شیر حکم مانتا ہے

(291)۔ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ رَحِمَهُ اللهُ اَنَّ سَفِينَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَخْطَاَ الْجَيْشَ بِاَرْضِ

الرُّومِ اَو اُسِر ، فَانطَلَقَ هَارِبًا يَلتَمِسُ الْجَيشَ ، فَاِذَا هُوَ بِالْاَسَدِ ، فَقَالَ يَا اَبَا الحَارِثِ اَنَا مَولىٰ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ مِن اَمرِی كَيتَ وَكَيتَ ، فَاَقبَلَ الْاَسَدُ لَهُ بَصْ بَصَةً حَتّٰى قَامَ اِلىٰ جَنْبِهٖ ، كُلَّمَا سَمِعَ صَوتًا اَهوىٰ اِلَيهِ ، ثُمَّ اَقْبَلَ يَمْشِی اِلىٰ جَنْبِهٖ ، فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِکَ حَتّٰى بَلَغَ الْجَيْشَ ، ثُمَّ رَجَعَ الْاَسَدُ رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَ الْبُغْوِی [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:۲۰۵۴۴، دلائل النبوة للبيهقی ۶/۴۵، شرح السنة حديث رقم: ۳۷۳۲، مستدرک حاكم حديث رقم:۴۲۸۸]۔ قَالَ الْحَاكِمُ صَحِيْحٌ وَوَافَقَهُ الذَّهبِیْ

ترجمہ: حضرت ابنِ منکدر تابعی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ روم یا اُسر کے علاقے میں اپنے لشکر سے بچھڑ گئے۔ وہ لشکر کی تلاش میں بھاگتے ہوئے جا رہے تھے۔ انہیں اچانک ایک شیر ملا۔ آپ نے فرمایا: اے ابوحارث! میں رسول اللہ ﷺ کا آزاد کردہ غلام ہوں۔ میرے ساتھ اس اس طرح ہوا ہے۔ شیر دم ہلاتا ہوا ان کے سامنے آیا حتیٰ کہ ان کے پہلو میں آکر کھڑا ہو گیا۔ جب وہ کہیں سے آواز سنتا تو اس کی طرف بھاگ پڑتا تھا۔ پھر آکر آپ کے ساتھ چلنے لگتا تھا۔ حتیٰ کہ لشکر تک پہنچ گیا۔ پھر شیر واپس آ گیا۔

شَهَادَةُ الجِنَّاتِ

جنات کی گواہی

(292)۔ عَنْ مَعنِ بنِ عَبدِ الرَّحْمٰنِ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ، قَالَ سَمِعتُ اَبِیْ، قَالَ سَئَلْتُ مَسْرُوقًا مَن آذَنَ النَّبِیَّ ﷺ بِالجِنِّ لَيلَةً اسْتَمِعُوا الْقُراٰنَ ، فَقَالَ حَدَّثَنِی اَبُوکَ يَعنِی عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ اَنَّهُ قَالَ ، آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:۱۰۱۱، بخاری حديث رقم:۳۸۵۹]۔

ترجمہ: حضرت معن بن عبدالرحمن علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ میں نے مسروق سے پوچھا کہ جس رات جنات نے قرآن سنا تھا، یہ بات نبی کریم ﷺ کو کس نے بتائی تھی؟ انہوں نے فرمایا: مجھے تیرے والد عبداللہ بن مسعود نے بتایا تھا کہ ان کے بارے میں نبی کریم ﷺ کو درخت نے بتایا تھا۔

اِحْيَآئُ الْاَمْوَاتِ

مردے زندہ کرنا

(293)۔عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اَتیٰ رَجُلُ النَّبِیَّ ﷺ فَذَکَرَ لَهُ اَنَّهُ طَرَحَ بُنَیَّةً لَهُ فِی وَادِی کَذَا، فَانْطَلَقَ مَعَهُ اِلَی الْوَادِی وَنَادَاهَا بِاِسْمِهَا یَافُلَانَةُ، اَجِیبِی بِاِذْنِ اللّٰهِ، فَخَرَجَتْ وَهِیَ تَقُولُ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ، فَقَالَ لَهَا اِنَّ اَبَوَیْکِ قَدْ اَسْلَمَا، فَاِنْ اَحْبَبْتِ اَنْ اَرُدَّکِ عَلَیْهِمَا، قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِی فِیهِمَا وَجَدْتُ اللّٰهَ خَیْرًا لِی مِنْهُمَا رَوَاهُ عَیَاض فِی الشِّفَا [الشفاء ۱/۲۱۱]۔

ترجمہ: حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آکرعرض کرنے لگا، میں نے اپنی چھوٹی سی بیٹی کوفلاں وادی میں پھینکا ہے۔آپ ﷺ اس کے ساتھ وادی میں تشریف لے گئے۔اوراس کا نام لے کراسے آواز دی اے فلانہ۔اللہ کے اذن سے مجھے جواب دو۔وہ نکل آئی اور کہہ رہی تھی لبیک وسعدیک۔آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے ماں باپ مسلمان ہوچکے ہیں۔اگرتم چاہوتو میں تمہیں ان کے پاس واپس لے آؤں۔اس نے عرض کیا مجھے ان کی ضرورت نہیں۔میں نے اللہ کوان دونوں سے زیادہ مہربان پایا ہے۔

(294)۔وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ شَابًّا مِنَ الْاَنْصَارِ تُوُفِّیَ وَلَهُ اُمٌّ عَجُوزٌ عَمْیَآئُ، فَسَجَّیْنَاهُ، وَعَزَّیْنَاهَا، فَقَالَتْ مَاتَ ابْنِی؟ قُلْنَا نَعَمْ، قَالَتِ اللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّی هَاجَرْتُ اِلَیْکَ وَاِلیٰ رَسُولِکَ رِجَآئً اَنْ تُعِینَنِی عَلیٰ کُلِّ شِدَّةٍ فَلَا تَحْمِلَنْ عَلَیَّ هٰذِهِ الْمُصِیبَةَ، فَمَا بَرِحْنَا اَنْ کَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهٖ فَطَعِمَ وَطَعِمْنَا مَعَهٗ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [دلائل النبوۃ للبیھقی ۶/۵۰، ۵۱، ۵۲، الشفاء ۱/۲۱۱، الخصائص الکبری ۲/۱۱۰]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار کا ایک نوجوان فوت ہوگیا۔اسکی بوڑھی نابینا ماں تھی۔ہم نے میت کو ڈھانپ دیا اور بڑھیا سے تعزیت کی، اس نے کہا میرا بیٹا مرگیا: ہم نے کہا جی ہاں۔اس نے کہا اے اللہ اگرتو جانتا ہے کہ میں نے تیری خاطر اور تیرے رسول ﷺ کی خاطر ہجرت کی تھی کہ توہرمشکل میں میری مدد کرے گا تو پھر یہ مصیبت مجھ پرمت ڈال۔زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ اس نوجوان نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹادیا اور اس نے اور ہم نے ملکر کھانا کھایا۔

اَلْاِخْبَارُ بِمَا يَأْتِى

آئندہ کی خبریں

(295)۔عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا هَلَکَ کِسْرٰی، فَلَا کِسْرٰی بَعْدَهٗ ،وَاِذَا هَلَکَ قَیْصَرُ، فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَهٗ، وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَتُنْفَقَنَّ کُنُوْزُهُمَا فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم: ۳۱۲۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں محمد کی جان ہے ان دونوں کے خزانے لٹا دیے جائیں گے۔

(296)۔وَعَنْ سُفْیَانَ بْنِ اَبِی زُهَیْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :یُفْتَحُ الشَّامُ فَیَخْرُجُ مِنَ الْمَدِیْنَةِ قَوْمٌ بِاَهْلِیْهِمْ یَبُسُّوْنَ وَالْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ، ثُمَّ یُفْتَحُ الْیَمَنُ فَیَخْرُجُ قَوْمٌ بِاَهْلِیْهِمْ یَبُسُّوْنَ وَالْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ، ثُمَّ یُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَیَخْرُجُ مِنَ الْمَدِیْنَةِ قَوْمٌ بِاَهْلِیْهِمْ یَبُسُّوْنَ ، وَالْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَهُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۳۳۶۴، بخاری حدیث رقم: ۱۸۷۵]۔

ترجمہ: حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شام فتح کر لیا جائے گا۔ پھر مدینہ سے ایک قوم اہل خانہ سمیت برا بھلا کہتی ہوئی نکل جائے گی حالانکہ اگر وہ سمجھیں تو مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا۔ پھر یمن فتح ہوگا اور ایک قوم برا بھلا کہتی ہوئی نکل جائے گی حالانکہ اگر وہ سمجھیں تو مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا۔ پھر عراق فتح ہوگا اور ایک قوم برا بھلا کہتی ہوئی نکل جائے گی حالانکہ اگر وہ سمجھیں تو مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا۔

(297)۔وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّکُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ ، وَهِیَ اَرْضٌ یُسَمّٰی فِیْهَا الْقِیْرَاطُ ، فَاِذَا فَتَحْتُمُوْهَا فَاَحْسِنُوْا اِلٰی اَهْلِهَا ، فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا اَوْ قَالَ ذِمَّةً وَصِهْرًا ، فَاِذَا رَاَیْتَ رَجُلَیْنِ یَخْتَصِمَانِ فِیْهَا فِی مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا ، قَالَ فَرَاَیْتُ

عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيْلَ بِنِ حَسَنَةَ وَاَخَاهُ رَبِيعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ[مسلم حدیث رقم:۶۴۹۴]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ جلد ہی مصر کو فتح کرلو گے۔ وہ ایسی سرزمین ہے جہاں قیراط کے نام سے فصل ناپی جاتی ہے۔ جب تم اسے فتح کرلو تو وہاں کے باشندوں سے اچھا سلوک کرنا کیونکہ ان کے لیے امان اور رحم کا رشتہ ہے یا شاید فرمایا کہ ان کے لیے امان اور سسرال کا رشتہ ہے۔ پھر جب تم دو آدمیوں کو ایک اینٹ کی جگہ کے بارے میں جھگڑتا دیکھو تو وہاں سے نکل جانا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن شرحبیل اور ان کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے دیکھا تو وہاں سے نکل گیا۔

(298)۔وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ، فَقَالَ اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَي السَّاعَةِ، مَوْتِي، ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ مُوْتَانٌ يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ، ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ، حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ، فَيَظَلُّ سَاخِطًا، ثُمَّ فِتْنَةٌ لَايَبْقٰى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ، ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُم وَبَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ، فَيَغْدِرُوْنَ فَيَاْتُوْنَكُم تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا رَوَاهُ الْبُخَارِي[بخاری حدیث رقم:۳۱۷۶، ابو داؤد حدیث رقم:۵۰۰۰، ابن ماجة حدیث رقم:۴۰۹۵]۔موتان:هو الموت الكثير الوقوع، قعاص:هو داء الدواب يكسر العنق يقال هذه الآية ظهرت فی طاعون عمواس فی خلافة سيدنا عمر، استفاضة المال: ای کثرته وظهرت فی خلافة سيدنا عثمان عند الفتوح، وفتنة: المراد بها التی افتتحت بقتل سيدنا عثمان واستمرت الفتن بعده، بنی الاصفر: هم الروم ولا سمعنا وقوع القصة

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس غزوہ تبوک میں حاضر ہوا۔ آپ ایک چمڑے کے خیمے میں تھے۔ فرمایا: قیامت سے پہلے پہلے چھ چیزیں گن لے۔ میری وفات، پھر بیت المقدس کی فتح، پھر زبردست موت جو تمہیں بکریوں کے مرض کی طرح پکڑ لے گی۔ پھر مال کا بہا دیا جانا حتیٰ کہ ایک آدمی کو سو دینار دیے جائیں گے تو وہ پھر بھی ناراض ہو کر گرے گا۔ پھر ایک ایسا فتنہ اٹھے گا کہ عرب کا کوئی گھر ایسا نہ ہوگا جس میں وہ داخل نہ ہو۔ پھر تمہارے اور بنی اصفر (رومیوں) کے درمیان صلح ہوگی۔ وہ بھاگ پڑیں گے اور اسی (۸۰) جھنڈوں

کے نیچے تمہارے پاس آئیں گے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوں گے۔

(299)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوا قَومًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَحَتّٰی تُقَاتِلُوا التُّرْکَ ، صِغَارَ الْاَعْیُنِ ، حُمْرَ الْوُجُوهِ ، ذُلْفَ الْاُنُوفِ ، کَاَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ ، وَتَجِدُونَ مِن خَیرِ النَّاسِ اَشَدَّهُم کَرَاهِیَةً لِهٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰی یَقَعَ فِیهِ ، وَالنَّاسُ مَعَادِنُ ، خِیَارُهُم فِی الْجَاهِلِیَّةِ خِیَارُهُم فِی الْاِسْلَامِ وَلَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اَحَدِکُمْ زَمَانٌ لَاَنْ یَرَانِی اَحَبُّ اِلَیهِ مِن اَنْ یَکُونَ لَهُ مِثْلُ اَهْلِهِ وَمَالِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۳۵۸۷، ۳۵۸۸، ۳۵۸۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور حتیٰ کہ تم ترکوں سے لڑو گے جو چھوٹی آنکھوں والے، سرخ چہروں والے، پچکی ہوئی ناکوں والے ہوں گے۔ان کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھال جیسے ہوں گے۔تم دیکھو گے کہ سب سے بہتر آدمی حکمرانی میں ملوث ہونے سے سب سے زیادہ نفرت کرے گا۔حتیٰ کہ ناچار اس میں پھنس جائے گا۔لوگ طرح طرح کے ہوتے ہیں ان میں جو لوگ جاہلیت میں آگے آگے تھے وہ اسلام میں بھی سبقت لے گئے ہیں۔تم میں سے کسی نہ کسی پر ایسا وقت آئے گا کہ اسے اپنے اہل وعیال اور مال ودولت سے بڑھ کر مجھے دیکھنا زیادہ محبوب ہوگا۔

(300)۔وَعَنْ عَدِیِّ بنِ حَاتِمٍ ﷺ قَالَ بَینَا اَنَا عِندَ النَّبِیِّ ﷺ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَشَکَا اِلَیهِ الفَاقَةَ ، ثُمَّ جَآءَهُ آخَرُ ، فَشَکَا اِلَیهِ قَطعَ الطَّرِیقِ ، فَقَالَ یَاعَدِیُّ هَل رَاَیتَ الحِیرَةَ؟ قُلتُ لَم اَرَهَا وَقَد اُنبِئْتُ عَنهَا ، قَالَ فَاِن طَالَت بِکَ حَیوةٌ لَتَرَیَنَّ الظَّعِینَةَ تَرتَحِلُ مِنَ الْحِیرَةِ حَتّٰی تَطُوفَ بِالْکَعبَةِ لَاتَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ، وَلَئِن طَالَت بِکَ حَیوةٌ لَتُفتَحَنَّ کُنُوزُ کِسرٰی ، وَلَئِن طَالَت بِکَ حَیوةٌ لَتَرَیَنَّ الرَّجُلَ یَخرُجُ مِلأَ کَفِّهِ مِن ذَهَبٍ اَو فِضَّةٍ یَطلُبُ مَن یَقبَلُهُ مِنهُ فَلَا یَجِدُ اَحَدًا یَقبَلُهُ مِنهُ ، وَلَیَلقَیَنَّ اللّٰهَ اَحَدُکُمْ یَومَ یَلقَاهُ وَلَیسَ بَینَهُ وَبَینَهُ تَرجُمَانٌ یُترجِمُ لَهُ فَلَیَقُولَنَّ لَهُ اَلَم اَبعَثْ اِلَیکَ

رَسُوْلاً فَيُبَلِّغُکَ؟ فَيَقُوْلُ بَلٰى، فَيَقُوْلُ اَلَمْ اُعْطِکَ مَالاً وَّوَلَدًا وَاُفْضِلْ عَلَيْکَ؟ فَيَقُوْلُ بَلٰى، فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَلَا يَرىٰ اِلَّا جَهَنَّمَ، وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهٖ فَلَا يَرىٰ اِلَّا جَهَنَّمَ، اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ، قَالَ عَدِيٌّ فَرَأَيْتُ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ تَعَالٰى، وَكُنْتُ فِيْمَنِ افْتَتَحَ كُنُوْزَ كِسْرٰى بْنِ هُرْمُزَ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيٰوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ يَخْرُجُ مِلْأَ كَفِّهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُ [بخاری حدیث رقم:۳۵۹۵]۔

ترجمہ: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور بھوک کی شکایت کی۔ پھر آپ کے پاس ایک اور آدمی آیا اور اس نے آپ سے ڈاکے کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عدی! کیا تم نے حیرہ کا مقام دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا میں نے نہیں دیکھا مگر اس کے بارے میں سن رکھا ہے۔ فرمایا: اگر تمہاری زندگی رہی تو تم ضرور دیکھو گے کہ ایک عورت حیرہ سے سوار ہو کر چلے گی حتیٰ کہ کعبہ کا طواف کرے گی اور اسے اللہ کے سواء کسی کا خوف نہ ہوگا اور اگر تمہاری زندگی رہی تو کسریٰ کے خزانے ضرور کھولے جائیں گے۔ اور اگر تمہاری زندگی رہی تو دیکھو گے کہ ایک آدمی مٹھی بھر سونا یا چاندی لے کر نکلے گا اور تلاش کرے گا کہ کوئی اسے قبول کرلے مگر اسے اس سے قبول کرنے والا کوئی نہ ملے گا اور تم میں سے ایک شخص قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جو اس کے لیے ترجمہ کرے۔ تو فرمائے گا کہ کیا میں نے تیری طرف رسول نہیں بھیجا تھا جس نے تجھ تک پیغام پہنچایئے؟ وہ کہے گا کیوں نہیں۔ فرمائے گا کیا میں نے تجھے مال اور اولاد نہ دیے تھے اور تجھ پر فضل نہ کیا تھا؟ وہ کہے گا کیوں نہیں پھر وہ اپنی دائیں طرف دیکھے گا تو جہنم کے سواء کچھ نظر نہ آئے گا اور اپنی بائیں طرف دیکھے گا تو جہنم کے سواء کچھ نظر نہ آئے گا۔ لوگو! آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر سہی۔ جسے یہ بھی میسر نہ ہو میٹھے بول کے ذریعے ہی سہی۔ عدی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ حیرہ سے سوار ہوئی حتیٰ کہ اس نے کعبہ کا طواف کیا اور وہ اللہ تعالیٰ کے سواء کسی سے نہ ڈری اور میں خود ان میں شامل تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے کھولے اور اگر تم لوگوں کی زندگی رہی تو تم لوگ ضرور دیکھو گے جو کچھ ابوالقاسم نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ ایک آدمی مٹھی بھر کر نکلے گا۔

(301)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِیْئُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی رَوَاهُ مُسْلِم[مسلم حدیث رقم: ۷۲۸۹]۔بصریٰ مدینة الشام

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ حجاز کی زمین سے آگ نکلے گی جو بصریٰ میں اونٹوں کی گردنیں روشن کردے گی۔(بصریٰ شام کا ایک شہر ہے)

(302)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَهُ اِقْبَالُ اَبِی سُفْيٰنَ، قَالَ فَتَكَلَّمَ اَبُو بَكْرٍ فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، فَقَالَ اِيَّانَا تُرِيدُ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاهَا، وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا، قَالَ فَنَدَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ فَانْطَلَقُوا حَتّٰى نَزَلُوا بَدْرًا، وَوَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَايَا قُرَيْشٍ وَفِيهِمْ غُلَامٌ اَسْوَدُ لِبَنِی الْحَجَّاجِ، فَاَخَذُوهُ، فَكَانَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَسْأَلُونَهُ عَنْ اَبِی سُفْيٰنَ وَاَصْحَابِهٖ، فَيَقُولُ مَالِی عِلْمٌ بِاَبِی سُفْيٰنَ وَلٰكِنْ هٰذَا اَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ، فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ ضَرَبُوهُ، فَقَالَ نَعَمْ اَنَا اُخْبِرُكُمْ هٰذَا اَبُو سُفْيٰنَ، فَاِذَا تَرَكُوهُ فَسَأَلُوهُ، فَقَالَ مَالِی بِاَبِی سُفْيٰنَ عِلْمٌ وَلٰكِنْ هٰذَا اَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فِی النَّاسِ، فَاِذَا قَالَ هٰذَا اَيْضًا ضَرَبُوهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّی، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ انْصَرَفَ وَقَالَ وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهٖ، لَتَضْرِبُونَهُ اِذَا صَدَقَكُمْ وَتَتْرُكُونَهُ اِذَا كَذَبَكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْاَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا، قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِم[مسلم حدیث رقم: ۴۶۲۱]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب ابوسفیان کے آنے کی خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے مشورہ لیا۔ابوبکر نے بات کی اور آپ ﷺ نے نہ مانی۔ پھر عمر نے بات کی آپ ﷺ نے نہ مانی۔ پھر سعد بن عبادہ کھڑے ہوگئے اور عرض کیا یارسول اللہ آپ ہمیں جنگ پر آمادہ فرمانا چاہتے ہیں۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے

قبضے میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ اس سمندر میں چھلانگ لگاؤ تو ہم لگادیں گے اور اگر ہمیں حکم دیں کہ ہم برک الغماد تک گھوڑے دوڑادیں تو ہم ایسا بھی کردیں گے۔تب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بلایا۔لوگ آئے اور وادیِ بدر میں اترے۔وہاں ان کے پاس قریش کے پانی پلانے والے بھی پہنچ گئے۔ان میں بنی حجاج کا ایک سیاہ فام غلام تھا۔صحابہ نے اسے پکڑلیا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اس سے ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھتے تھے۔وہ کہتا تھا مجھے ابوسفیان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں لیکن یہاں ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف ہیں جب اس نے یہ بتایا تو صحابہ نے اسے پیٹنا شروع کردیا۔اس نے کہا اچھا میں تمہیں ابوسفیان کے بارے میں بتاتا ہوں۔جب انہوں نے اسے چھوڑ کر ابوسفیان کے بارے میں بھی پوچھا تو اس نے کہا مجھے ابوسفیان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں لیکن یہاں لوگوں میں ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف ہیں، جب اس نے یہ کہا تو انہوں نے پھر اسے مارنا شروع کردیا۔اس وقت رسول اللہ ﷺ نماز میں کھڑے تھے۔جب آپ نے یہ منظر دیکھا تو نماز سے فارغ ہوکر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جب یہ سچ بولتا ہے تو تم اسے مارتے ہو اور جب یہ جھوٹ بولتا ہے تو تم اسے چھوڑ دیتے ہو۔پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے اور آپ زمین پر اس جگہ اور اس جگہ ہاتھ رکھتے تھے۔حضرت انس فرماتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ رکھنے کی جگہ سے کوئی کافر ادھر ادھر نہیں گرا۔

(303)۔وَعَنْهُ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ ﷺ زَيْدًا وَجَعْفَرَ وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ يَّأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ، فَقَالَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ، ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ، ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ، حَتّٰى اَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ يَعْنِي خَالِدُ بْنُ وَلِيْدٍ، حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَمَرَّ حَدِيْثُ فَتْحِ خَيْبَرَ وَمَرَّ حَدِيْثُ وَفَاةِ سَيِّدَةِ النِّسَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا [بخاری حدیث رقم:۱۲۴۶، ۳۷۵۷]۔هذه قصة غزوة موتة وهو موضع في ارض البلقاء من اطراف الشام، استعمل عليهم زيد

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زید، جعفر اور ابن رواحہ کی شہادت کی خبر آنے سے پہلے ہی لوگوں میں ان کی شہادت کا اعلان فرمادیا۔فرمایا کہ زید نے جھنڈا پکڑا اور شہید کردیا گیا، پھر جعفر نے پکڑا اور شہید کردیا گیا، پھر ابن رواحہ نے پکڑا اور شہید کردیا گیا۔یہ فرماتے ہوئے آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔حتیٰ کہ

اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار یعنی خالد بن ولید نے جھنڈا پکڑا حتیٰ کہ اللہ نے انہیں فتح عطا فرمادی۔اس سے پہلے حدیث فتح خیبر اور سیدۃ النس آء رضی اللہ عنہا کی وفات والی حدیث گزر چکی ہے۔(یہ واقعہ غزوہ موتہ سن ۸ ھ کا ہے)

(304)۔وَ عَنْهُ حَدَّثَهُم اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ اُحُدًا وَ اَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِم، فَقَالَ اثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَ صِدِّيْقٌ وَ شَهِيْدَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۳۶۷۵، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۶۵۱، ترمذی حدیث رقم: ۳۶۹۷]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اُحد پر چڑھے اور آپ کے ساتھ ابو بکر، عمر اور عثمان تھے۔ پہاڑ لرزا۔ فرمایا: اے اُحد ٹھہر جا۔ بے شک تیرے اوپر ایک نبی ہے، ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں۔

اَخْبَرَ عَنْ وَفَاتِهٖ ﷺ

آپ ﷺ نے اپنی وفات کی خبر دی

(305)۔عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِي ﷺ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ وَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَ بَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ، قَالَ فَبَكٰى اَبُو بَكْرٍ فَتَعَجَّبْنَا لِبُكَائِهٖ اَنْ يُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَبْدٍ خُيِّرَ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَ كَانَ اَبُو بَكْرٍ اَعْلَمَنَا رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۳۶۵۴]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطاب کیا اور فرمایا کہ بے شک اللہ نے ایک بندے کو دنیا اور آخرت میں سے ایک کو اختیار کرنے کی اجازت دی۔اس بندے نے آخرت کو پسند کر لیا۔ اس پر ابو بکر رونے لگے۔ ہمیں اس کے رونے پر تعجب ہوا کہ رسول اللہ ﷺ ایک بندے کی بات فرما رہے ہیں جسے اختیار دیا گیا تھا۔ حالانکہ دراصل رسول اللہ ﷺ خود ہی وہ اختیار دیے گئے تھے اور ابو بکر ہم سب سے زیادہ علم والے تھے۔

(306)۔وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ ﷺ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَجَّةَ الْوِدَاعِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اَلَا لَعَلَّكُمْ لَا تَرَوْنِيْ بَعْدَ عَامِكُمْ هٰذَا، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد

حدیث رقم: ۲۲۳۲۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوامامہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آخری حج پڑھا۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا خبردار شاید اس سال کے بعد تم مجھے نہ دیکھ سکو تین بار یہی فرمایا۔

(307)۔ وَعَنْ مُعَاذِ بنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِلَی الْيَمَنِ، خَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُوصِيهِ وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِي تَحتَ رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ يَا مُعَاذُ اِنَّكَ عَسٰى اَنْ لَا تَلْقَانِي بَعدَ عَامِي هٰذَا وَلَعَلَّكَ اَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِي هٰذَا وَقَبرِي فَبَكٰى مُعَاذٌ جَشَعاً لِفِرَاقِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ الْتَفَتَ فَاَقْبَلَ بِوَجْهِهِ نَحوَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ اِنَّ اَولَى النَّاسِ بِيَ الْمُتَّقُونَ مَنْ كَانُوا وَحَيثُ كَانُوا رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم: ۲۲۱۱۳]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل ﷺ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن بھیجا تو رسول اللہ ﷺ انہیں نصیحتیں فرماتے ہوئے ان کے ساتھ نکلے۔ معاذ سواری پر تھے اور رسول اللہ ﷺ ان کی سواری کے ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: اے معاذ شاید تم آئندہ سال مجھ سے نہ مل سکو اور شاید تم میری اس مسجد کے پاس سے گزرو تو یہاں میری قبر ہو۔ یہ سن کر معاذ رسول اللہ ﷺ کے فراق کے جوش میں رونے لگے۔ پھر آپ ﷺ پلٹے اور مدینہ کی طرف منہ کر کے فرمایا: لوگوں میں میرے سب سے زیادہ قریب وہی لوگ ہیں جو متقی ہیں، کوئی بھی ہوں کہیں بھی ہوں۔

شَقُّ الْقَمَرِ وَرَدُّ الشَّمْسِ

چاند کا پھٹنا اور سورج کا واپس آنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ [القمر: ۱] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔

(308)۔ عَنْ اَنَسِ بنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُرِيَهُم اٰيَةً فَاَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَينِ حَتّٰى رَأَوا حِرَاءً بَيْنَهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِي وَكَذَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ ﷺ [مسلم حدیث رقم: ۷۰۷۶، بخاری حدیث رقم: ۳۶۳۷]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مکہ والوں نے رسول اللہ ﷺ سے معجزہ طلب کیا تو آپ نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیے حتیٰ کہ انہوں نے اس کے دونوں ٹکڑوں کو درمیان سے چرا ہوا دیکھا۔

(309)۔وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ طَرِيْقَيْنِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوحٰى اِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَصَلَّيْتَ يَا عَلِيُّ؟ قَالَ لَا، فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَ فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ، قَالَتْ اَسْمَآءُ فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ ثُمَّ رَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ وَوَقَفَتْ عَلَى الْجِبَالِ وَالْاَرْضِ وَذٰلِكَ بِالصَّهْبَآءِ فِي خَيْبَرَ رَوَاهُ الطَّحَاوِي فِي مُشْكِلِ الْاٰثَارِ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ ثَابِتٌ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ وَكَذَا فِي الشِّفَآءِ [الشفاء ١/١٨٥، مشكل الآثار حديث رقم:١٢٠٧، ١٢٠٨، مجمع الزوائد حديث رقم:١٤٠٩٧ وقال رواه الطبراني باسانيد ورجال احدها رجال الصحيح]۔

ترجمہ: حضرت اسمآء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے دو طرح سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ ﷺ کا سر مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا۔ وہ عصر کی نماز نہ پڑھ سکے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی کیا تم نے نماز پڑھی ہے؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا: اے اللہ یہ تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا۔ اس کے لیے سورج واپس کر دے۔ حضرت اسمآء فرماتی ہیں کہ میں نے اسے ڈوبا ہوا دیکھا تھا پھر دیکھا کہ غروب کے بعد طلوع ہو گیا ہے اور پہاڑوں اور زمین پر ٹھہر گیا ہے۔ یہ خیبر کے علاقے میں موضع صہباء کا واقعہ ہے۔

اَلْمُعْجِزَاتُ الْمُتَفَرِّقَةُ

متفرق معجزات

(310)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا رَاٰى مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا، فَقَالَ اللّٰهُمَّ سَبْعًا كَسَبْعِ يُوْسُفَ، فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ، حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ وَالْجِيَفَ وَيَنْظُرُ اَحَدُهُمْ اِلَى السَّمَآءِ، فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوْعِ، فَاَتَاهُ اَبُوْ سُفْيٰنَ، فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ

تَاتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى، فَالْبَطْشَةُ يَوْمُ بَدْرٍ فَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَاٰيَةُ الرُّوْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۱۰۰۷، مسلم حدیث رقم:۷۰۶۶، ترمذی حدیث رقم:۳۲۵۴]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷜ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے کفار کی نافرمانی دیکھی تو فرمایا: اے اللہ یوسف کے سات سالہ قحط کی طرح ان پر سات سالہ قحط نازل فرما۔ ان لوگوں کو قحط سالی نے پکڑ لیا۔ اس نے ہر چیز کو تباہ کر دیا حتیٰ کہ لوگوں نے چمڑے، مردار اور حرام گوشت کھائے۔ ان میں سے ایک آسمان کی طرف دیکھتا تھا تو اسے بھوک کے مارے دھواں نظر آتا تھا۔ نبی کریم ﷺ کے پاس ابوسفیان آیا اور کہا اے محمد! آپ اللہ کی اطاعت اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔ اور آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے۔ اللہ سے ان کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انتظار کرو جس دن آسمان کھلا دھواں لائے گا (سے لے کر) بے شک تم لوٹنے والے ہو اس دن کی طرف جس دن ہم بڑی گرفت کریں گے۔ گرفت سے مراد بدر کا دن ہے اور دھواں، گرفت، لزام اور روم کی نشانی گزر چکی ہے۔

(311)۔ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ ﷜ اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِشِمَالِهٖ، فَقَالَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ، قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ، قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ، مَا مَنَعَهٗ اِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۵۲۶۸]۔

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوع ﷜ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے دائیں ہاتھ سے کھا۔ اس نے کہا میں نہیں کھا سکتا۔ فرمایا تو نہیں کھا سکے گا۔ اس نے یہ انکار تکبر کی وجہ سے کیا تھا۔ وہ آئندہ منہ کی طرف ہاتھ نہیں اٹھا سکتا تھا۔

(312)۔ وَعَنْ جَرِيْرٍ ﷜ قَالَ مَا حَجَبَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِیْ اِلَّا تَبَسَّمَ فِیْ وَجْهِیْ، وَلَقَدْ شَكَوْتُ اِلَيْهِ اَنِّیْ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِیْ صَدْرِیْ وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا، وَكَانَ فِی الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهٗ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ اَنْتَ مُرِيْحِیْ مِنْ ذِی الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةِ

الْيَمَانِيَةِ وَ الشَّامِيَةِ ، فَنَفَرتُ اِلَيهِ فِی مِائَةٍ وَ خَمسِينَ مِنْ اَحمَسَ ، فَكَسَرْنَاهُ وَ قَتَلنَا مَن وَجَدنَا عِندَهُ فَاَتَيتُهُ فَاَخبَرتُهُ ، قَالَ فَدَعَا لَنَا وَ لِاَحْمَسَ رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حديث رقم: ۶۳۶۳ ، بخاری حديث رقم: ۳۸۲۳ ، ۳۸۲۲ ، ابن ماجة حديث رقم: ۱۵۹]۔

ترجمہ: حضرت جریر ﷺ فرماتے ہیں کہ میں جب سے اسلام لایا تھا رسول اللہ ﷺ نے مجھے کبھی نہیں روکا تھا۔ آپ جب بھی مجھے دیکھتے تبسم فرماتے تھے۔ میں نے آپ ﷺ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا۔ آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے اللہ اسے گھوڑے پر قائم رکھ اور اسے ہدایت دینے والا ہدایت یافتہ بنا دے۔ زمانہ جہالت میں ایک گھر ہوا کرتا تھا جسے ذوالخلصہ کہتے تھے۔ اور اسے کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ کا نام دیا گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جریر کیا تم مجھے ذوالخلصہ ، کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ کے فتح ہونے کی خوشخبری سناؤ گے؟ میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو لوگوں کے ساتھ اسکی طرف روانہ ہوا۔ ہم نے اسے توڑ دیا اور جن لوگوں کو وہاں پایا انہیں قتل کر دیا۔ میں نے آپکے پاس حاضر ہو کر خوشخبری دی۔ آپ ﷺ نے ہمارے لیے اور قبیلہ احمس کے لیے دعا فرمائی۔

(313)۔ وَعَنْ مَالِکِ الدَّارِ وَ كَانَ خَازِنَ عُمَرَ عَلَى الطَّعَامِ ، قَالَ اَصَابَ النَّاسَ قَحطٌ فِی زَمَنِ عُمَرَ ، فَجَآءَ رَجُلٌ اِلٰی قَبرِ النَّبِیِّ ﷺ ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَسقِ لِاُمَّتِکَ فَاِنَّهُمْ قَد هَلَكُوا فَاَتَى الرَّجُلَ فِی الْمَنَامِ ، فَقَالَ لَهُ ائْتِ عُمَرَ ، فَاقْرِئْهُ السَّلَامَ وَ اَخبِرهُ اَنَّكُم مُستَقيُونَ وَ قُل لَه عَلَيکَ الكَيْسُ ! عَلَيکَ الكَيْس ! فَاَتٰی عُمَرَ فَاَخبَرَهُ ، فَبَكٰی عُمَرُ ، ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ لَا آلُو اِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنهُ رَوَاهُ ابْنُ اَبِی شَيبَةَ فِی الْمُصَنَّفِ وَ الْبَيهَقِیُّ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [ابن ابی شیبة ۷/۴۸۲ ، دلائل النبوة للبيهقی ۷/۴۷]۔ وَ قَالَ ابنُ كَثِيرٍ فِی البِدَايَةِ وَ النِّهَايَةِ هٰذَا اِسنَادٌ صَحِيحٌ وَ صَحَّحَهُ ابنُ حَجَرٍ فِی فَتحِ البَارِی

ترجمہ: حضرت مالک دار جو کہ حضرت عمر ﷺ کے زمانے میں وزیر خوراک تھے۔ فرماتے ہیں کہ عمر کے زمانے میں لوگوں پر قحط پڑا۔ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی قبر انور پر حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ اپنی امت کے لیے بارش کی دعا فرمائیں۔ یہ لوگ ہلاک ہو رہے ہیں۔ آپ ﷺ اس آدمی کو خواب میں ملے۔ اور فرمایا: عمر کے پاس جاؤ اسے میرا سلام کہو۔ اسے بتاؤ کہ تم لوگوں کو بارش ضرور نصیب ہوگی۔ اور اسے کہو کہ احتیاط سے کام لو۔ احتیاط سے کام لو۔ وہ

آدمی عمر کے پاس آیا اور انہیں ساری بات بتائی۔عمر رونے لگے۔پھر کہا اے میرے رب! میں تو جہاں تک بس چلتا ہے پوری کوشش کررہا ہوں (اس آدمی کا نام سیدنا بلال بن حارث مزنی ہے)۔

(314)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَ رَجُلٌ نَصرَانِيًّا فَاَسْلَمَ وَقَرَأَ الْبَقَرَةَ وَاٰلَ عِمرَانَ فَكَانَ يَكْتُبُ لِنَبِيِّ ﷺ فَعَادَ نَصرَانِيًّا ، فَكَانَ يَقُولُ مَايَدرِي مُحَمَّدٌ اِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ فَدَفَنُوهُ فَاَصْبَحَ وَلَقَد لَفِظَتْهُ الْاَرْضُ ، فَقَالُوا هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِهٖ لِمَا هَرَبَ مِنْهُمْ ، نَبَشُوا عَن صَاحِبِنَا فَاَلقَوهُ فَحَفِرُوا لَهُ فَاَعْمَقُوا لَهُ فِي الْاَرْضِ مَااستَطَاعُوا فَاَصْبَحَ وَلَقَدْ لَفِظَتْهُ الْاَرْضُ فَعَلِمُوا اَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ فَاَلقَوهُ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۳٦۱۷]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی عیسائی تھا اور مسلمان ہو گیا اور اس نے سورة بقرة اور آلِ عمران پڑھ لیں۔وہ نبی کریم ﷺ کے لیے کتابت کرتا تھا۔وہ دوبارہ عیسائی ہو گیا۔کہتا تھا کہ محمد کچھ نہیں جانتے سوائے اس کے جو میں انہیں لکھ دوں۔اللہ نے اسے موت دے دی۔اس کے گھر والوں نے اسے دفن کر دیا۔صبح اسے زمین نے باہر اچھال دیا تھا۔لوگوں نے کہا یہ محمد اور اس کے اصحاب کا کام ہے اس لیے کہ یہ ان سے بھاگ گیا تھا۔انہوں نے ہمارے آدمی کا کفن اتار دیا ہے اور اسے باہر پھینک دیا ہے۔پھر انہوں نے اس کے لیے زمین میں جہاں تک ہوسکتا تھا گہرا گڑھا کھودا۔صبح ہوئی تو زمین نے اسے باہر اُگل دیا تھا۔وہ سمجھ گئے کہ یہ انسانوں کا کام نہیں۔انہوں نے اسے ویسے ہی پھینک دیا۔

بَابُ الْمِعْرَاجِ

معراج کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى سُبْحَانَ الَّذِي اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا [بنی اسرائیل:۱] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو راتوں رات سیر کرائی۔ وَقَالَ وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى [النجم:۱] اور فرمایا: قسم ہے چمکتے ستارے (محمد) کی جب (معراج سے) اترا۔

(315)۔عَنْ مَالِکِ بْنِ صَعْصَعَةَ ﷺ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةٍ اُسْرِیَ بِهٖ، بَيْنَمَا اَنَا فِی الْحَطِيْمِ، وَرُبَّمَا قَالَ فِی الْحِجَرِ، مُضْطَجِعًا، اِذَا اَتَانِی اٰتٍ، فَشَقَّ مَابَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰی هٰذِهٖ، قَالَ الرَّاوِی مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰی شِعْرَتِهٖ، فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِی ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوْئَةٍ اِيْمَانًا، فَغُسِلَ قَلْبِی ثُمَّ حُشِیَ ثُمَّ اُعِيْدَ ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَآبَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْيَضَ فَقَالَ الرَّاوِی هُوَ الْبُرَاقُ، يَضَعُ خَطْوَهٗ عِنْدَ اَقْصٰی طَرْفِهٖ، فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِی جِبْرِيْلُ حَتّٰی اَتَی السَّمَآءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ، فَقِيْلَ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ، جِبْرِيْلُ، قِيْلَ وَمَنْ مَعَکَ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ، قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ نَعَمْ، قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَآءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ، فَقَالَ هٰذَا اَبُوْکَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ حَتّٰی اَتَی السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيْلَ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ جِبْرِيْلُ، قِيْلَ وَمَنْ مَعَکَ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ، قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ نَعَمْ، قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَآءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْیٰ وَعِيْسٰی، وَهُمَا اِبْنَا الْخَالَةِ، قَالَ هٰذَا يَحْیٰ وَعِيْسٰی، فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا، فَسَلَّمْتُ، فَرَدَّا، ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِی اِلَی السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ، قِيْلَ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ جِبْرِيْلُ، قِيْلَ وَمَنْ مَعَکَ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ، قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ نَعَمْ، قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ، فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَآءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يُوْسُفُ، قَالَ هٰذَا يُوْسُفُ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِی، حَتّٰی اَتَی السَّمَآءَ الرَّابِعَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيْلَ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ جِبْرِيْلُ، قِيْلَ وَمَنْ مَعَکَ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ، قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ نَعَمْ، قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَآءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَاِذَا اِدْرِيْسُ، قَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِی حَتّٰی اَتَی السَّمَآءَ الْخَامِسَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيْلَ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ جِبْرِيْلُ

، قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ مُحَمَّد، قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ نَعَمْ، قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِیءُ جَاءَ
، فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَاِذَا هَارُونُ قَالَ هٰذَا هَارُونُ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا
بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِی، حَتّٰی اَتَی السَّمَاءَ السَّادِسَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ مَنْ
هٰذَا؟ قَالَ جِبْرِيْلُ، قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ مُحَمَّد، قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ مَرْحَبًا بِهِ،
فَنِعْمَ الْمَجِیءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَاِذَا مُوسٰی، قَالَ هٰذَا مُوسٰی فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ، بَكٰی، قِيلَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ؟
قَالَ اَبْكِی لِاَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِی يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهِ اَكْثَرُ مِمَّنْ يَدْخُلُهَا مِنْ اُمَّتِی، ثُمَّ صَعِدَ بِی
اِلَی السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ، قِيلَ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ جِبْرِيْلُ، قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ
مُحَمَّد قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِیءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَاِذَا
اِبْرَاهِيْمُ، قَالَ هٰذَا اَبُوكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ السَّلَامَ، قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ
الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ رُفِعْتُ اِلٰی سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی فَاِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ، وَاِذَا وَرَقُهَا
مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ، قَالَ هٰذَا سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی، وَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ، نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ
فَقُلْتُ مَا هٰذَانِ يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِی الْجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ،
ثُمَّ رُفِعَ لِیَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، فَاِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ، ثُمَّ اُتِيْتُ بِاِنَاءٍ مِنْ
خَمْرٍ وَاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَاِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ، فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ، فَقَالَ هِیَ الْفِطْرَةُ اَنْتَ عَلَيْهَا وَاُمَّتُكَ، ثُمَّ
فُرِضَتْ عَلَیَّ الصَّلٰوةُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰی مُوسٰی، فَقَالَ بِمَ اُمِرْتَ؟
قَالَ اُمِرْتُ بِخَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَاتَسْتَطِيْعُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ وَاِنِّی
وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِی اِسْرَائِيلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَسَلْهُ
التَّخْفِيْفَ لِاُمَّتِكَ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّی عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوسٰی، فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ

فَوَضَعَ عَنِّی عَشْرًا ، فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوسٰی ، فَقَالَ مِثْلَهٗ ، فَرَجَعْتُ ، فَوَضَعَ عَنِّی عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوسٰی ، فَقَالَ مِثْلَهٗ ، فَرَجَعْتُ ، فَاُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ کُلَّ یَوْمٍ ، فَرَجَعْتُ ، فَقَالَ مِثْلَهٗ ، فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ کُلَّ یَوْمٍ ، فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوسٰی ، فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ ؟ قُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ کُلَّ یَوْمٍ ، قَالَ اِنَّ اُمَّتَکَ لَاتَسْتَطِیْعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ کُلَّ یَوْمٍ وَاِنِّی قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَکَ وَعَالَجْتُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ ، فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِیْفَ لِاُمَّتِکَ ، قَالَ سَئَلْتُ رَبِّی حَتّٰی اسْتَحْیَیْتُ ، وَلٰکِنِّی اَرْضٰی وَاُسَلِّمُ ، قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰی مُنَادٍ اَمْضَیْتُ فَرِیْضَتِی وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِی رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۴۱۶ ، بخاری حدیث رقم: ۳۸۸۷ ، نسائی حدیث رقم: ۴۴۸]۔

ترجمہ: حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے انہیں اس رات کے بارے میں بتایا جب آپ کو سیر کرائی گئی۔ فرمایا: میں حطیم میں تھا۔ بعض دفعہ راوی نے کہا کہ حجر میں لیٹا ہوا تھا۔ میرے پاس ایک آنے والا آیا اور پھر میرے اس مقام سے اس مقام تک چیرا۔ راوی کہتے ہیں کہ حلق کی گھنڈی سے ناف تک۔ اور میرے دل کو نکالا۔ پھر میرے پاس ایک سونے کا طشت لایا گیا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا۔ پھر میرے دل کو دھویا گیا پھر بھر پور کر دیا گیا، پھر واپس رکھ دیا گیا۔ پھر میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور دراز گوش سے بڑا سفید رنگ کا تھا۔ راوی فرماتے ہیں کہ وہ براق تھا۔ حدِ نگاہ تک وہ اپنا ایک قدم رکھتا تھا۔ مجھے اس پر سوار کیا گیا اور جبریل مجھے لے کر چلے۔ حتیٰ کہ آسمانِ دنیا پر پہنچ گئے۔ اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا کہ جبریل۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد۔ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا خوش آمدید، اچھی تشریف آوری ہوئی۔ پھر کھول دیا گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت آدم تھے۔ جبریل نے کہا یہ آپ کے جدِّ امجد آدم ہیں۔ انہیں سلام کریں۔ میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا۔ پھر فرمایا اچھے بیٹے اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔ پھر اوپر چڑھے حتیٰ کہ دوسرا آسمان آ گیا۔ اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا جبریل۔ کہا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد۔ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا خوش آمدید، اچھی تشریف آوری ہوئی۔ پھر کھول دیا گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ تھے اور وہ دونوں

خالہ زاد بھائی ہیں۔ جبریل نے کہا یہ یحییٰ اور عیسیٰ ہیں۔ ان دونوں کو سلام کریں۔ میں نے دونوں کو سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ پھر دونوں نے کہا کہ اچھے بھائی اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔ پھر جبریل مجھے لے کر تیسرے آسمان پر چڑھے۔ اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا جبریل۔ کہا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد۔ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا خوش آمدید، اچھی تشریف آوری ہوئی۔ پھر کھول دیا گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت یوسف تھے۔ جبریل نے کہا یہ یوسف ہیں۔ انہیں سلام کریں۔ میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہا اچھے بھائی اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔ پھر جبریل مجھے لے کر اوپر چڑھے حتیٰ کہ چوتھا آسمان آ گیا۔ اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا جبریل۔ کہا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد۔ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا خوش آمدید، اچھی تشریف آوری ہوئی۔ پھر کھول دیا گیا تو وہاں حضرت ادریس تھے۔ جبریل نے کہا یہ ادریس ہیں۔ انہیں سلام کریں۔ میں نے سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہا اچھے بھائی اور اچھے نبی کو خوش آمدید، پھر جبریل مجھے لے کر اوپر چڑھے حتیٰ کہ پانچواں آسمان آ گیا۔ اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا خوش آمدید، اچھی تشریف آوری ہوئی۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ہارون تھے۔ جبریل نے کہا یہ ہارون ہیں۔ انہیں سلام کریں۔ میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہا اچھے بھائی اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔ پھر مجھے لے کر اوپر چڑھے حتیٰ کہ چھٹا آسمان آ گیا۔ اسے کھولنے کے لیے کہا، پوچھا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا جبریل۔ پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد۔ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے۔ فرمایا ہاں۔ کہا ہم انہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔ اچھی تشریف آوری ہوئی۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت موسیٰ تھے۔ جبریل نے کہا یہ موسیٰ ہیں۔ انہیں سلام کریں۔ میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہا اچھے بھائی اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔ جب میں آگے گزرا تو وہ رونے لگے۔ پوچھا گیا رونے کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا اس لیے رو رہا ہوں کہ ایک نوجوان جو میرے بعد مبعوث ہوا، میری اُمت کی نسبت اس کی اُمت زیادہ جنت میں جائے گی۔ پھر جبریل مجھے لے کر ساتویں آسمان پر چڑھے۔ جبریل نے اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا جبریل۔ پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد۔ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا ہم انہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔ اچھی تشریف آوری ہوئی۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت

ابراہیم تھے۔ جبریل نے کہا یہ آپ کے جدِّ امجد ابراہیم ہیں۔ انہیں سلام کریں۔ میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ انہوں نے کہا اچھے بیٹے اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔ پھر میں سدرۃ المنتہیٰ کی طرف اٹھایا گیا۔ اس کے بیر ہجر کے مٹکوں جیسے تھے۔ اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے تھے۔ جبریل نے کہا یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ وہاں چار نہریں تھیں۔ دو نہریں باطنی تھیں اور دو نہریں ظاہر تھیں۔ میں نے کہا اے جبریل یہ دونوں کیا چیزیں ہیں۔ جبریل نے کہا باطنی دو نہریں جنت کی نہریں ہیں۔ اور ظاہری دو نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر مجھے بیت المعمور تک لے گئے۔ اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں۔ پھر میرے پاس ایک شراب کا برتن، ایک دودھ کا برتن اور ایک شہد کا برتن لایا گیا۔ میں نے دودھ پکڑ لیا۔ کہا یہی فطرت ہے جس پر آپ ہیں اور آپ کی امت ہے۔ پھر مجھ پر نماز فرض کی گئی۔ ہر روز پچاس نمازیں۔ میں واپس آیا اور حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے کہا آپ کو کیا حکم ملا ہے؟ فرمایا مجھے روزانہ پچاس نمازوں کا حکم ہوا ہے۔ انہوں نے کہا آپ کی امت روزانہ پچاس نمازیں نہیں نبھا سکے گی۔ اللہ کی قسم میں نے آپ سے پہلے لوگوں پر تجربہ کیا ہے اور بنی اسرائیل کا مکمل علاج کیا ہے۔ اپنے رب کے پاس واپس جائیں اور اس سے اپنی اُمت کے لیے نرمی کی درخواست کریں۔ میں واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے دس نمازیں کم کر دیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ کی طرف آیا۔ انہوں نے پھر مجھے وہی بات کہی۔ میں واپس گیا۔ تو مجھ سے دس نمازیں کم کر دیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ کی طرف آیا۔ انہوں نے پھر وہی بات کی۔ پھر میں واپس گیا تو مجھ سے دس نمازیں کم کر دیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ کی طرف آیا۔ انہوں نے پھر وہی بات کی۔ پھر میں واپس گیا تو مجھے روزانہ دس نمازوں کا حکم دیا گیا۔ پھر میں واپس آیا تو حضرت موسیٰ نے پھر وہی بات کی۔ پھر میں واپس گیا تو مجھے روزانہ پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا۔ پھر میں حضرت موسیٰ کی طرف واپس آیا۔ انہوں نے کہا کیا حکم ملا ہے؟ میں نے کہا مجھے روزانہ پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا آپ کی اُمت روزانہ پانچ نمازیں نہیں نبھا سکے گی؟ میں نے آپ سے پہلے لوگوں پر تجربہ کیا ہے اور بنی سرائیل کا مکمل علاج کر کے دیکھا ہے۔ اپنے رب کے پاس واپس جائیں اور اس سے اپنی اُمت کے لیے نرمی کی درخواست کریں۔ فرمایا: میں نے اپنے رب سے بار بار سوال کیا ہے۔ حتیٰ کہ اب مجھے حیاء آتی ہے۔ بلکہ اب میں راضی ہوں اور سرِ تسلیم خم کرتا ہوں۔ فرمایا جب میں آگے گزرا تو منادی کرنے والے نے آواز دی۔ میں نے اپنا فریضہ جاری کر دیا اور اپنے بندوں سے نرمی کی۔

(316)۔وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ فُرِجَ سَقْفُ بَیْتِی وَاَنَا بِمَکَّۃَ، فَنَزَلَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ، فَفَرَجَ صَدْرِی، ثُمَّ غَسَلَہُ مِنْ مَآئِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَآئَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَھَبٍ مُمْتَلِیئٍ حِکْمَۃً وَاِیْمَانًا فَاَفْرَغَھَا فِی صَدْرِی، ثُمَّ اَطْبَقَہٗ، ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِی فَعَرَجَ بِی اِلَی السَّمَآئِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۴۱۵]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر کی چھت کھولی گئی۔اور میں مکہ میں تھا۔پھر جبریل علیہ السلام نازل ہوئے۔میرا سینہ کھولا۔پھر اسے زم زم کے پانی سے غسل دیا۔پھر سونے کا ایک طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے لبریز تھا۔اسے میرے سینے میں انڈیل دیا۔پھر اسے سی دیا۔پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر آسمان پر چڑھ گئے۔

(317)۔وَعَنْ اَنَسِ بنِ مَالِکٍ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اُتِیتُ بِالْبُرَاقِ وَھُوَ دَآبَّۃٌ اَبْیَضُ طَوِیْلٌ فَوقَ الحِمَارِ وَدُونَ البَغْلِ یَضَعُ حَافِرَہٗ عِنْدَ مُنْتَھٰی طَرْفِہٖ، قَالَ فَرَکِبْتُہٗ، حَتّٰی اَتَیْتُ بَیْتَ الْمَقْدِسِ، قَالَ فَرَبَطْتُہٗ بِالْحَلْقَۃِ الَّتِی یَرْبِطُ بِہِ الْاَنْبِیَآئُ، قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّیْتُ فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۴۱۱]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس براق لائی گئی۔وہ ایک سفید رنگ کا لمبا جانور ہے جو دراز گوش سے بڑا اور خچر سے چھوٹا ہے۔اس کا قدم حدِ نگاہ تک جاتا ہے۔فرمایا: میں اس پر سوار ہو گیا۔حتیٰ کہ میں بیت المقدس پہنچا۔اسے جبریل نے ایک حلقے کے ساتھ باندھا جس کے ساتھ انبیاء اپنی سواریاں باندھتے تھے۔فرمایا: پھر میں مسجد میں داخل ہوا۔میں نے اس میں دو رکعت نماز پڑھی۔

(318)۔وَعَنْہُ اَنَّہٗ ﷺ صَلّٰی بِالْاَنْبِیَآئِ بِبَیْتِ الْمَقْدِسِ رَوَاہُ عَیَاض فِی الشِّفَآئِ [الشفاء ۱/۱۱۱]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ ہی فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے بیت المقدس میں انبیاء کو نماز پڑھائی۔

(319)۔وَعَنْہُ عَنْ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ اَنَّہٗ جَآئَ ہٗ ثَلَاثَۃُ نَفَرٍ قَبْلَ اَنْ یُوحٰی اِلَیْہِ وَھُوَ نَائِمٌ فِی

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَسَاقَ حَدِيْثَ الْمِعْرَاجِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ۴۱۴]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حکم ملنے سے پہلے آپ ﷺ کے پاس تین افراد آئے۔اس وقت آپ مسجد حرام میں سو رہے تھے۔اس سے آگے حدیثِ معراج بیان فرمائی۔

(320)۔وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَإِذَا اَنَا بِإِبْرَاهِيْمَ علیہ السلام ، مُسْنِداً ظَهْرَهُ اِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ، وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُوْدُوْنَ اِلَيْهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِي اِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهَى، وَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيْلَةِ، وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ، قَالَ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ مَا غَشِيَ، تَغَيَّرَتْ، فَمَا اَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيَّ مَا اَوْحَى، فَفَرَضَ عَلَيَّ صَلَاةً رواه مسلم [مسلم حديث رقم: ۴۱۱]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: میں (ساتویں آسمان پر) حضرت ابراہیم سے ملا، انہوں نے بیت المعمور کے ساتھ اپنی پشت کی ٹیک لگائی ہوئی تھی، اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور پھر دوبارہ اس کی طرف نہیں آتے، پھر وہ مجھے لے کر سدرۃ المنتہیٰ تک گئے، اس کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے تھے، اور اس کے پھل مٹکوں جیسے تھے، فرمایا پھر جب اسے اللہ کے حکم سے ڈھانپ لیا جس نے بھی ڈھانپا، تو وہ متغیر ہوگئی، اللہ کی مخلوق میں سے کوئی بھی یہ طاقت نہیں رکھتا کہ اس کے حسن کی شان بیان کر سکے، پس اللہ نے میری طرف وحی فرمائی جو بھی وحی فرمائی، پھر مجھ پر نماز فرض کی گئی۔

(321)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِي حَبَّةَ الْاَنْصَارِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ لِقَاءِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى اَسْمَعُ فِيْهِ صَرِيْفَ الْاَقْلَامِ ثُمَّ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ۴۱۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس اور حضرت ابو حبہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کے بعد آگے فرمایا: پھر مجھے اوپر اٹھایا گیا حتیٰ کہ میں مقام استویٰ تک پہنچا، وہاں میں نے قلموں کی آواز سنی۔ پھر نماز فرض کی گئی۔ (گویا ساتویں آسمان سے اوپر بیت المعمور، پھر سدرۃ المنتہیٰ اور پھر مقام استویٰ ہے)۔

(322)۔وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ بِی جِبْرِیْلُ حَتّٰی نَأْتِیَ سِدْرَۃَ الْمُنْتَھٰی، فَغَشِیَھَا اَلْوَانٌ لَا اَدْرِی مَاھِیَ، قَالَ ثُمَّ اُدْخِلْتُ الْجَنَّۃَ، فَاِذَا فِیْھَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُوئِ وَاِذَا تُرَابُھَا الْمِسْکُ رَوَاہُ مُسْلِم[مسلم حدیث رقم:۴۱۵،بخاری حدیث رقم:۳۴۹، ۳۳۴۲]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر جبریل مجھے لے کر چلے حتیٰ کہ ہم سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے۔جس پر ایسے ایسے عجیب وغریب رنگ چھائے ہوئے تھے جنہیں میں بیان نہیں کرسکتا۔ فرمایا: پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا جہاں موتیوں کے گنبد تھے اور جس کی مٹی مشک تھی۔

(323)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَمَّا اُسْرِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اُنْتُھِیَ بِہٖ اِلٰی سِدْرَۃِ الْمُنْتَھٰی وَھِیَ فِی السَّمَآئِ السَّادِسَۃِ، اِلَیْھَا یَنْتَھِی مَا یُعْرَجُ بِہٖ مِنَ الْاَرْضِ فَیُقْبَضُ مِنْھَا وَاِلَیْھَا یَنْتَھِی مَا یُھْبَطُ بِہٖ مِنْ فَوْقِھَا فَیُقْبَضُ مِنْھَا رَوَاہُ مُسْلِم[مسلم حدیث رقم:۴۳۱،نسائی حدیث رقم:۴۵۱،ترمذی حدیث رقم:۳۲۷۶]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو معراج کرائی گئی تو آپ کو سدرۃ المنتہیٰ پر جا کر ٹھہرایا گیا۔وہ چھٹے آسمان پر ہے۔زمین سے اوپر جانے والی چیزیں سدرہ پر جا کر رک جاتی ہیں۔وہاں انہیں وصول کیا جاتا ہے۔اور اوپر سے نیچے آنے والی چیزیں اسی تک آ کر رک جاتی ہیں یہاں انہیں وصول کیا جاتا ہے۔

رَأَیٰ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ رَبَّہٗ بِعَیْنَیْ رَأْسِہٖ

رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب کو سر کی آنکھوں سے دیکھا

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَاطَغٰی [النجم:۱۷] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: نہ نگاہ پھری اور نہ حد سے گزری۔

(324)۔عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ ﷺ قَالَ سَئَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ھَلْ رَأَیْتَ رَبَّکَ؟ قَالَ نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاہُ رَوَاہُ مُسْلِم[مسلم حدیث رقم:۴۴۳،ترمذی حدیث رقم:۳۲۸۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا؟

فرمایا: نور ہے میں نے اسے دیکھا ہے۔

(325)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ، قَالَ قُلْتُ لِاَبِی ذَرٍّ لَو رَأَیتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ لَسَئَلتُهُ فَقَالَ عَنْ اَیِّ شَیْءٍ کُنْتَ تَسْئَلُهُ؟ قَالَ کُنْتُ اَسْئَلُهُ هَل رَأَیتَ رَبَّکَ؟ قَالَ اَبُو ذَرٍّ قَدْ سَئَلْتُهُ، فَقَالَ رَأَیتُ نُورًا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۴۴۴، السنۃ لابن ابی عاصم حدیث رقم: ۴۵۰]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوذر سے کہا کہ اگر میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرتا تو آپ سے ضرور پوچھتا۔ انہوں نے فرمایا: تم نے کس بارے میں آپ ﷺ سے پوچھنا تھا؟ عرض کی میں نے پوچھنا تھا کہ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا؟ حضرت ابوذر نے فرمایا میں نے آپ ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے دیکھا وہ نور ہی نور تھا۔

(326)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَعجَبُونَ اَنْ یَکُونَ الْخِلَّةُ لِاِبْرَاهِیمَ وَالْکَلَامُ لِمُوسٰی وَالرُّؤْیَةُ لِمُحَمَّدٍ ﷺ رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَ قَالَ هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیْحٌ [السنۃ لابن ابی عاصم حدیث رقم: ۴۵۱، مستدرک حاکم حدیث رقم: ۲۱۶ وَوَافَقَهُ الذَّهبِی]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کیا تم لوگ تعجب کرتے ہو کہ خلیل ہونا ابراہیم کا حصہ ہو اور کلام کرنا موسیٰ کا حصہ ہو اور آنکھوں سے دیکھنا محمد کا حصہ ہو؟

(327)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: رَاَیْتُ رَبِّیْ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی [مسند احمد حدیث رقم: ۲۶۳۸، السنۃ لابن ابی عاصم حدیث رقم: ۴۴۲، ۴۴۹]۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو دیکھا۔

(328)۔ وَسُئِلَ اَبُو هُرَیرَةَ رضی اللہ عنہ هَل رَأَی مُحَمَّدٌ ﷺ رَبَّهُ؟ فَقَالَ نَعَمْ رَوَاهُ عَیَاض فِی الشِّفَاءِ [السنۃ لعبد اللہ بن احمد حدیث رقم: ۲۰۹، الشفاء ۱/۱۲۰]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا سیدنا محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ فرمایا ہاں۔

(329)۔وَحَكَى النَّقَّاشُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَل عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ اَنَّهُ قَالَ اَنَا اَقُولُ بِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِعَيْنِهٖ رَاٰهُ، رَاٰهُ، رَاٰهُ، حَتّٰى انْقَطَعَ نَفْسُهٗ يَعْنِيْ نَفْسَ اَحْمَدَ رَوَاهُ عَيَاض فِي الشِّفَاءِ [الشفاء ۱۲۱، ۱/۱۲۰]۔ وَكَذَا قَالَ عِكْرَمَةُ حِيْنَ سُئِلَ: تُرِيْدُ اَنْ اَقُوْلَ لَكَ قَدْ رَاٰهُ فَقَدْ رَاٰهُ ثُمَّ رَاٰهُ ثُمَّ رَاٰهُ حَتّٰى انْقَطَعَ نَفَسُ عِكْرَمَةَ [السنة لعبد اللہ بن احمد بن حنبل حدیث رقم: ۲۱۳]۔

ترجمہ: نقاش نے امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں ابنِ عباس کی حدیث کو مدنظر رکھتے ہوئے کہتا ہوں کہ آپ ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے، دیکھا ہے، دیکھا ہے، حتیٰ کہ یہ لفظ کہتے کہتے امام احمد کی سانس ٹوٹ گئی۔ اسی طرح حضرت عکرمہ سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے اپنی سانس ٹوٹنے تک فرمایا دیکھا ہے دیکھا ہے دیکھا ہے۔

بَابُ الْكَرَامَاتِ

کرامات کا باب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ [آل عمران: ۳۷] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تیرے پاس کہاں سے آیا۔ وہ کہنے لگی یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ وَ قَالَ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ [النمل: ۴۰] اور فرمایا: میں تیری آنکھ جھپکنے سے پہلے اُسے تیرے پاس لے آؤں گا۔

(330)۔عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَاجَةٍ لَهُمَا حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ فِي لَيْلَةٍ شَدِيْدَةِ الظُّلْمَةِ، ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَنْقَلِبَانِ، وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عُصَيَّةٌ فَاَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتّٰى مَشَيَا فِي ضَوْئِهَا، حَتّٰى اِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيْقُ، اَضَاءَتْ لِلْاٰخَرِ عَصَاهُ، فَمَشٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي ضَوْءِ عَصَاهُ، حَتّٰى بَلَغَ اَهْلَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۳۸۰۵]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر اپنے کسی کام کے لیے نبی کریم ﷺ کے پاس گفتگو کرتے رہے حتیٰ کہ سخت اندھیری رات کا اچھا خاصہ حصہ گزر گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے ہاں سے واپس نکلے۔

ان دونوں میں سے ہرایک کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ان میں سے ایک کی چھڑی چمکنے لگی۔حتیٰ کہ اس کی روشنی میں چلتے گئے۔حتیٰ کہ جب دونوں کا راستہ جدا آ گیا تو دوسرے کی لاٹھی بھی چمکنے لگی حتیٰ کہ ان میں ہر ایک اپنی لاٹھی کی روشنی میں چلنے لگا یہاں تک کہ گھر پہنچ گیا۔

(331)۔وَعَنْ اَبِی الْجَوزَاءِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ قُحِطَ اَهْلُ الْمَدِینَةِ قَحطًا شَدِیدًا فَشَكَوا اِلٰی عَائِشَةَ ، فَقَالَتِ انْظُرُوا قَبرَ النَّبِیِّ ﷺ فَاجْعَلُوا مِنْهُ كُوًی اِلَی السَّمَآءِ حَتّٰی لَا یَكُونَ بَینَهُ وَبَینَ السَّمَآءِ سَقْفٌ ، فَفَعَلُوا ، فَمُطِرُوا مَطَرًا ، حَتّٰی نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْاِبِلُ ، حَتّٰی تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّیَ عَامُ الْفَتَقِ رَوَاهُ الدَّارِمِی [سنن الدارمی حدیث رقم:۹۳ ، الوفا ۲/۸۰۱]۔قَالَ ابْنُ حَجَرٍ فِیْ هِدَایَةِ الرُّوَاةِ اِسنَادُهُ ضَعِیف

ترجمہ: حضرت ابوجوزاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ اہل مدینہ شدید قحط کا شکار ہو گئے۔انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے شکایت کی۔انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ کی قبرِ انور پر جاؤ اس میں آسمان کی طرف سوراخ کر دو حتیٰ کہ آپکے اور آسمان کے درمیان چھت حائل نہ رہے۔انہوں نے ایسا ہی کیا۔وہ لوگ بارش سے نوازے گئے حتیٰ کہ سبزہ پھوٹ پڑا اور اونٹ موٹے ہو گئے حتیٰ کہ چربی سے پھٹنے لگے اور اس سال کا نام پھٹنے کا سال پڑ گیا۔

(332)۔وَعَنْ سَعِیدِ بنِ عَبدِ العَزِیزِ قَالَ لَمَّا كَانَ اَیَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ یُؤَذَّنْ فِی مَسجِدِ النَّبِیِّ ﷺ ثَلَاثًا وَلَمْ یُقَمْ ، وَلَمْ یَبْرَحْ سَعِیدُ بْنُ الْمُسَیِّبِ الْمَسجِدَ ، وَكَانَ لَایَعرِفُ وَقْتَ الصَّلٰوةِ اِلَّا بِهَمْهَمَةٍ یَسْمَعُهَا مِنْ قَبرِ النَّبِیِّ ﷺ رَوَاهُ الدَّارِمِی [سنن الدارمی حدیث رقم:۹۴]۔

ترجمہ: حضرت سعید بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ جب حرہ کے دن آئے تو مسجد نبوی میں تین دن تک اذان نہیں دی گئی اور نہ ہی جماعت کرائی گئی۔سعید بن مسیب مسجد شریف میں ہی ٹھہرے رہے۔انہیں نماز کے وقت کا علم اس ہجوم کی آواز سے ہوتا تھا جو نبی کریم ﷺ کی قبرِ انور سے آتی تھی۔

(333)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَیشًا وَاَمَّرَ عَلَیهِمْ رَجُلًا یُدْعٰی سَارِیَه ، فَبَینَمَا عُمَرُ یَخطُبُ فَجَعَلَ یَصِیحُ یَاسَارِیَ الْجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُولٌ مِنَ الْجَیشِ ، فَقَالَ یَا

اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقِينَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُونَا فَإِذَا بِصَائِحٍ يَصِيحُ يَاسَارِيَ الْجَبَلَ ، فَاَسندنَا ظُهُورَنَا اِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى رَوَاهُ البَيْهقِي فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ[دلائل النبوة للبيهقی ۶/۳۷۰]۔اِسنَادُهُ حَسَن وَحَسَّنَهُ ابْنُ حَجَرٍ وَشُهرَتُهُ مَعرُوفَة

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اوران پر ساریہ نامی آدمی کو امیر مقرر فرمایا۔ حضرت عمر نے ایک دن خطبے کے دوران چیخنا شروع کر دیا۔اے ساریہ پہاڑ کی طرف۔لشکر کی طرف سے ایلچی آیا۔ کہنے لگا اے امیر المومنین دشمن سے ہمارا آمنا سامنا ہوا۔انہوں نے ہمیں شکست دے دی۔اچانک ایک آواز دینے والے کی چیخ سنائی دی۔اے ساریہ پہاڑ کی طرف۔ہم نے اپنی پشتیں پہاڑ کے ساتھ لگا کر جنگ لڑی۔ اللہ نے دشمنوں کو شکست دی۔

(334)۔وَعَنْ اَبِی بَکرِ الْمِنقَرِیِّ قَالَ کُنتُ اَنَا وَالطَّبرَانِی وَاَبُو الشَّيخِ فِی حَرَمِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ كُنَّا عَلٰى حَالَةٍ ، فَأَثَّرَ فِينَا الجُوعُ ، فَوَاصَلْنَا ذٰلِکَ الْيَومَ ، فَلَمَّا كَانَ وَقْتُ العِشَآءِ حَضَرتُ قَبرَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقُلتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْجُوعَ! اَلْجُوعَ! وَانْصَرَفْتُ، فَقَالَ لِی اَبُو الشَّيخِ اِجلِسْ ، فَاَمَّا اَنْ يَكُونَ الرِّزْقُ اَوِالْمَوتُ ، قَالَ اَبُو بَكرٍ فَنِمْتُ اَنَا وَاَبُو الشَّيْخِ ، وَالطَّبرَانِی جَالِسٌ يَنظُرُ فِی شَيءٍ ، فَحَضَرَ بِالبَابِ عَلَوِیٌّ، فَدَقَّ الْبَابَ، فَإِذَا مَعَهُ غُلَامَانِ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنهُمَا زَنْبِيلٌ كَبِيرٌ فِيهِ شَيءٌ كَثِيرٌ فَجَلَسنَا وَاَكَلْنَا وَظَنَنَّا اَنَّ الْبَاقِیَ يَاخُذُهُ الْغُلَامُ ، فَوَلّٰى ، وَتَرَکَ عِندَنَا البَاقِی فَلَمَّا فَرَغنَا مِنَ الطَّعَامِ قَالَ الْعَلَوِیُّ يَاقَومُ اَشَكَوتُمْ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَاِنِّی رَاَيتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِی النَّومِ فَاَمَرَنِی بِحَمْلِ شَيءٍ اِلَيكُم رَوَاهُ ابْنُ الْجَوزِی فِی الوَفَا[الوفا صفحہ ۸۰۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکر منقری فرماتے ہیں کہ میں، طبرانی اور ابوالشیخ رسول اللہ ﷺ کے حرمِ پاک میں حاضر تھے۔ہم کسی خاص حال میں تھے۔ہم پر بھوک اثر انداز ہوئی اور ہم اکٹھے ہو گئے۔جب عشاء کا وقت آیا تو میں رسول اللہ ﷺ کی قبرِ انور پر حاضر ہوا۔میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ بھوک بھوک۔اور میں واپس آ گیا۔مجھے ابوالشیخ نے کہا بیٹھ

جاؤ۔ یا تو کھانا ملے گا یا موت۔ ابوبکر کہتے ہیں کہ میں اور ابوالشیخ سو گئے اور طبرانی بیٹھے کہیں دیکھے جا رہے تھے۔ دروازے پر ایک علوی آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ اس کے ساتھ دو غلام تھے۔ ہر غلام کے پاس ایک بڑی تھیلی تھی جس میں بہت کچھ تھا۔ ہم بیٹھ گئے اور کھانا کھایا۔ ہمارا خیال تھا کہ بچا ہوا کھانا غلام لے جائے گا۔ وہ واپس چلا گیا اور بچا ہوا کھانا ہمارے پاس چھوڑ گیا۔ جب ہم کھانے سے فارغ ہو گئے تو علوی نے کہا اے دوستو تم نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی تھی؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔ آپ نے مجھے تم لوگوں کے پاس کھانا لانے کا حکم دیا۔

(335)۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّۃِ کَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَآءَ وَاَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَرَّۃً مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ طَعَامُ اثْنَیْنِ فَلْیَذْھَبْ بِثَالِثٍ ، وَمَنْ کَانَ عِنْدَہٗ طَعَامُ اَرْبَعَۃٍ فَلْیَذْھَبْ بِخَامِسٍ ، اَوْ بِسَادِسٍ ، اَوْ کَمَا قَالَ وَاَنَّ اَبَابَکْرٍ جَآءَ بِثَلٰثَۃٍ وَانْطَلَقَ النَّبِیُّ ﷺ بِعَشَرَۃٍ وَاَبُوْبَکْرٍ بِثَلٰثَۃٍ ، قَالَ فَھُوَ اَنَا وَاَبِیْ وَاُمِّیْ وَلَا اَدْرِیْ ھَلْ قَالَ امْرَاَتِیْ وَخَادِمِیْ بَیْنَ بَیْتِنَا وَبَیْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ وَاِنَّ اَبَابَکْرٍ تَعَشّٰی عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰی صَلَّی الْعِشَآءَ ، ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰی تَعَشّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَجَآءَ بَعْدَ مَا مَضٰی مِنَ اللَّیْلِ مَاشَآءَ اللّٰہُ قَالَتْ لَہٗ اِمْرَاَتُہٗ مَا حَبَسَکَ مِنْ اَضْیَافِکَ اَوْ ضَیْفِکَ ؟ قَالَ اَوَعَشَّیْتِھِمْ ؟ قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰی تَجِیْءَ ، قَدْ عَرَضُوْا عَلَیْھِمْ فَغَلَبُوْھُمْ فَذَھَبْتُ فَاخْتَبَئْتُ ، فَقَالَ یَاغُنْثَرُ فَجَدَّعَ ، وَسَبَّ ، وَقَالَ کُلُوْا وَقَالَ لَا اَطْعَمُہٗ اَبَدًا ، قَالَ وَایْمُ اللّٰہِ مَا کُنَّا نَاْخُذُ مِنَ اللُّقْمَۃِ اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِھَا اَکْثَرُ مِنْھَا ، حَتّٰی شَبِعُوْا وَصَارَتْ اَکْثَرَ مِمَّا کَانَتْ قَبْلَ ذٰلِکَ ، فَنَظَرَ اَبُوْ بَکْرٍ فَاِذَا شَیْءٌ اَوْ اَکْثَرُ ، فَقَالَ لِاِمْرَاَتِہٖ یَا اُخْتَ بَنِیْ فِرَاسٍ مَا ھٰذَا ؟ قَالَتْ لَا وَقُرَّۃِ عَیْنِیْ لَھِیَ الْاٰنَ اَکْثَرُ مِمَّا قَبْلَ ذٰلِکَ بِثَلٰثِ مِرَارٍ ، فَاَکَلَ مِنْھَا اَبُوْ بَکْرٍ وَقَالَ اِنَّمَا کَانَ مِنَ الشَّیْطٰنِ یَعْنِیْ یَمِیْنَہٗ ثُمَّ اَکَلَ مِنْھَا لُقْمَۃً ، ثُمَّ حَمَلَھَا اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاَصْبَحَتْ عِنْدَہٗ ، وَکَانَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمٍ عَھْدٌ فَمَضَی الْاَجَلُ ، فَعَرَّفْنَا اثْنَیْ عَشَرَ رَجُلًا ، مَعَ کُلِّ رَجُلٍ مِنْھُمْ اُنَاسٌ ، اَللّٰہُ اَعْلَمُ کَمْ مَعَ کُلِّ رَجُلٍ ، اِلَّا اَنَّہٗ مَعَھُمْ ، قَالَ اَکَلُوْا مِنْھَا اَجْمَعُوْنَ اَوْ کَمَا قَالَ رَوَاہُ مُسْلِم

وَالْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۶۰۲ ، ۳۵۸۱ ، ۶۱۴۱ ، ۶۱۴۰ ، مسلم حدیث رقم: ۵۳۶۵ ، ۵۳۶۶ ، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۲۷۰ ، ۳۲۷۱]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اصحاب صفہ فقیر لوگ تھے۔ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہے وہ تیسرا آدمی ساتھ لے جائے اور جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہے وہ پانچواں آدمی ساتھ لے جائے۔ یا چھٹا آدمی۔ یا جس طرح آپ نے فرمایا۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ تین آدمیوں کے ساتھ آئے۔ اب نبی کریم ﷺ دس آدمیوں کو ساتھ لے گئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ تین کو۔ فرماتے ہیں کہ (گھر کے افراد میں) میں تھا، میرے والد تھے اور میری والدہ تھیں۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں شاید اپنی بیوی اور خادم بھی کہا۔ میرے اور ابوبکر کے گھر کے اندر اندر کے افراد۔ کہتے ہیں کہ ابوبکر نے رات کا کھانا نبی کریم ﷺ کے ہاں کھایا۔ پھر کچھ دیر ٹھہرے حتیٰ کہ عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر واپس آ کر ٹھہرے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے کھانا تناول فرمایا۔ جتنی اللہ نے چاہی رات گزر گئی اور اس کے بعد فرمایا کیا تم نے انہیں کھانا کھلا دیا ہے؟ کہنے لگیں انہوں نے انکار کر دیا تھا جب تک آپ نہ آئیں۔ انہیں کھانا پیش کیا گیا تھا۔ انہیں نیند آ گئی۔ میں گئی اور کھانا سنبھال کے رکھ دیا۔ فرمایا اے پھوہڑ۔ انہیں جھاڑا اور برا بھلا کہا۔ اور ہمیں فرمایا کھانا کھاؤ اور میں خود ہرگز نہیں کھاؤں گا۔ حضرت عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم ہم جو بھی لقمہ لیتے تھے نیچے سے اس سے زیادہ بڑھ جاتا تھا۔ حتیٰ کہ تمام لوگ سیر ہو گئے اور جتنا کھانا پہلے تھا اس سے زیادہ ہو گیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو وہ اتنا ہی تھا بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ آپ نے اپنی زوجہ سے فرمایا اے بنی فراس کی بہن یہ کیا ہے؟ کہنے لگیں نہیں مجھے پیارے کی قسم اب تو یہ اس سے بھی تین گنا زیادہ ہے جتنا پہلے تھا۔ پھر اس میں سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دیکھا اور کہا اس میں برکت شیطان کی طرف سے ہوئی ہو گی۔ پھر اس میں سے ایک لقمہ کھایا۔ پھر اسے اٹھا کر نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے۔ میں بھی صبح صبح حضور ﷺ کے پاس موجود تھا۔ ہمارے اور ایک قوم کے درمیان معاہدہ تھا۔ اس کی مدت گزر گئی۔ ہم نے بارہ آدمیوں کو پہنچایا۔ ان میں سے ہر آدمی کے ساتھ چند آدمی تھے۔ اللہ بہتر جانتا ہے ہر آدمی کے ساتھ کتنے تھے۔ لیکن اتنا ضرور ہے کہ ایک آدمی ان کے ساتھ تھا۔ حضرت عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ ان سب کے سب نے اس میں سے کھانا کھایا۔

(336)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ كَانَ

نَحَلَهَا جَادَّ عِشْرِيْنَ وَسقاً مِنْ مَالِهِ بِالْغَابَةِ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ وَاللّٰهِ يَا بُنَيَّةُ مَا مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ غِنيً بَعْدِي مِنْكِ وَلَا اَعَزَّ عَلَيَّ فَقْراً بَعْدِي مِنْكِ ، وَ اِنِّي كُنْتُ نَحَلْتُكِ جَادَّ عِشْرِيْنَ وَسْقاً ، فَلَو كُنْتِ جَدَدْتِيْهِ وَ اجْتَزْتِيْهِ كَانَ لَكِ وَ اِنَّمَا هُوَ الْيَومَ مَالُ وَارِثٍ ، وَ اِنَّمَا هُوَ اَخَوَاكِ وَ اُخْتَاكِ فَاقْتَسِمُوهُ عَلىٰ كِتَابِ اللّٰهِ ، قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا اَبَتِ وَ اللّٰهِ لَو كَانَ كَذَا وَكَذَا لَتَرَكْتُهُ ، اِنَّمَا هِيَ اَسْمَآءُ فَمَنِ الْاُخْرىٰ؟ فَقَالَ ذُوْ بَطْنِ بِنْتُ خَارِجَةَ اُرَاهُ جَارِيَةً رَوَاهُ مَالِكٌ [مؤطا مالک کتاب الاقضية باب ما لا یجوز من النحل حدیث رقم: ۴۰، شرح معانی الآثار للطحاوی ۲/۲۲۵]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ (زوجہ نبی کریم ﷺ) رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر ﷺ نے انہیں اپنے بیلے جنگل کے مال میں سے بیس وسق تحفہ کے طور پر دے دیے تھے۔ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو فرمایا: اللہ کی قسم اے میری بیٹی مجھے اپنے بعد تمام لوگوں سے زیادہ تمہارا دولت مند ہونا پسند ہے۔ اور میرے بعد تجھ سے زیادہ کسی کی غربت مجھے ناگوار نہیں۔ میں نے تجھے بیس وسق تحفہ میں دیے تھے۔ اگر تم نے وہ قبضہ میں لے لیے ہوتے اور اپنے لیے مباح کر لیے ہوتے تو وہ تیرے تھے۔ مگر آج وہ وارثوں کا مال ہے۔ وہ تیرے دو بھائی ہیں اور دو بہنیں ہیں۔ اسے اللہ کی کتاب کے مطابق آپس میں تقسیم کر لینا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا ابا جان! اللہ کی قسم یہ مال کتنا ہی زیادہ ہوتا میں نے چھوڑ دینا تھا۔ میری بہن تو اسماء ہے۔ دوسری کون ہے؟ فرمایا بنت خارجہ کے پیٹ والی۔ مجھے دکھایا جا رہا ہے کہ وہ لڑکی ہے۔

بَابُ الْفِتَنِ وَ عَلَامَاتِ الْقِيَامَةِ

فتنوں کا باب اور قیامت کی نشانیاں

(337)۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَفِيْنَةُ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْخِلَافَةُ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً ، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا ، ثُمَّ يَقُوْلُ سَفِيْنَةُ اَمْسِكْ خِلَافَةَ اَبِي بَكْرٍ سَنَتَيْنِ ، وَ خِلَافَةَ عُمَرَ

عَشَرَةً، وَعُثْمَانَ اثْنَتَیْ عَشَرَةَ وَعَلِیٍّ سِتَّةً

قَالَ سَعِیْدٌ قُلْتُ لِسَفِیْنَةَ : اِنَّ ھٰؤُلَآئِ یَزْعُمُوْنَ اَنَّ عَلِیًّا رضی اللہ عنہ لَمْ یَکُنْ بِخَلِیْفَةٍ ، قَالَ : کَذَبَتْ اَسْتَاهُ بَنِی الزَّرْقَآئِ یَعْنِیْ بَنِیْ مَرْوَانَ رَوَاهُ التِّرْمَذِیْ وَاَبُوْدَاوٗد [ترمذی حدیث رقم: ۲۲۲۶، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۶۴۶، مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۷۵۵]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت سعید بن جمہان نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خلافت تیس سال ہوگی۔ پھر ملوکیت ہوجائے گی۔ پھر حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوبکر کی خلافت دو سال شمار کر۔ اور عمر کی خلافت دس سال اور عثمان کی خلافت بارہ سال اور علی کی خلافت چھ سال۔

حضرت سعید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ : کچھ لوگ کہتے پھرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ نہیں تھے؟ انہوں نے فرمایا یہ بنی مروان کی بکواس ہے۔

(338)۔وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لِعَمَّارٍ تَقْتُلُکَ الْفِئَةُ الْبَاغِیَةُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۷۳۲۲]۔ وَمَرَّ حَدِیْثُ الصُّلْحِ بَیْنَ الْفِئَتَیْنِ فِی فَضَائِلِ سَیِّدِنَا الْحَسَنِ رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔ اس سے پہلے دو جماعتوں میں صلح والی حدیث فضائل سیدنا حسن رضی اللہ عنہ میں گزر چکی ہے۔

(339)۔وَعَنْ اَبِی ھُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ لَاتَذْھَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَاْتِیَ عَلَی النَّاسِ یَوْمٌ لَا یَدْرِی الْقَاتِلُ فِیْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ فِیْمَ قُتِلَ ، فَقِیْلَ کَیْفَ یَکُوْنُ ذٰلِکَ؟ قَالَ الْھَرَجُ، اَلْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۷۳۰۴]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک لوگوں پر وہ دن نہ آئے کہ قاتل کو علم نہ ہوگا اس نے کیوں قتل کیا اور مقتول کو علم نہ ہوگا وہ کیوں قتل کیا گیا۔ عرض کیا گیا وہ کیسے ہوگا؟ فرمایا دہشت گردی۔ قاتل اور مقتول

دونوں جہنمی ہوں گے۔

(340)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ سَتَکُونُ فِتَنٌ، اَلقَاعِدُ فِیھَا خَیرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالقَائِمُ فِیھَا خَیرٌ مِنَ المَاشِی، وَالمَاشِی فِیھَا خَیرٌ مِنَ السَّاعِی، مَنْ تَشَرَّفَ لَھَا تَسْتَشْرِفْهُ، فَمَنْ وَجَدَ مَلْجأً اَوْ مَعَاذًا فَلْیَعُذْ بِهِ رَوَاهُ مُسلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۷۲۴۷، بخاری حدیث رقم:۳۶۰۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جلد ہی فتنے ہوں گے۔ ان میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے سے بہتر ہوگا۔ کھڑا آدمی چلتے سے بہتر ہوگا۔ چلتا آدمی دوڑتے سے بہتر ہوگا۔ جو ان فتنوں کو دیکھ لے گا وہ فتنے اسے دیکھ لیں گے۔ اور جو شخص ان سے پناہ کی جگہ پا سکے وہ پناہ حاصل کرلے۔

(341)۔وَعَنِ الزُّبَیرِ بنِ عَدِیٍّ قَالَ اَتَینَا اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ فَشَکَونَا اِلَیْهِ مَا یَلْقَونَ مِنَ الحَجَّاجِ، فَقَالَ اصْبِرُوا، فَاِنَّهُ لَایَاْتِی عَلَیکُمْ زَمَانٌ اِلَّا وَالَّذِی بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتّٰی تَلقَوا رَبَّکُم، سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِیِّکُمْ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۷۰۶۸، ترمذی حدیث رقم:۲۲۰۶]۔

ترجمہ: حضرت زبیر بن عدی فرماتے ہیں کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ ہم نے ان سے حجاج کی طرف سے ہونے والے مظالم کی شکایت کی۔ فرمایا صبر کرو۔ تم پر بعد میں آنے والا ہر زمانہ پہلے سے پر خطر ہوگا۔ حتیٰ کہ تم اپنے رب سے جاملو گے۔ میں نے یہ بات تمہارے نبی ﷺ سے سنی تھی۔

(342)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا یَنْتَزِعُهُ مِنَ العِبَادِ، وَلٰکِن یَقْبِضُ العِلمَ بِقَبضِ العُلَمَآءِ، حَتّٰی اِذَا لَمْ یَبْقَ عَالِمًا، اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُھَّالًا فَسُئِلُوا فَاَفْتَوا بِغَیرِ عِلمٍ فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا رَوَاهُ مُسلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۶۷۹۶، بخاری حدیث رقم:۱۰۰، ترمذی حدیث رقم:۲۶۵۲، ابن ماجة حدیث رقم:۵۲]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ علم کو اچک کر قبض نہیں کرے گا کہ بندوں میں سے اسے کھینچ لے بلکہ علماء کو قبض کرنے سے علم کو قبض کرے گا۔ حتیٰ کہ ایک عالم بھی باقی نہ

رہے گا۔لوگ جاہلوں کو اپنا سربراہ بنالیں گے۔ پھران سے سوال پوچھے جائیں گے۔ وہ علم کے بغیر فتویٰ دیں گے۔ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(343)۔وَعَنۡ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُوشِكُ اَنۡ يَاتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبۡقٰى مِنَ الۡاِسۡلَامِ اِلَّا اِسۡمُهٗ ، وَلَا يَبۡقٰى مِنَ الۡقُراٰنِ اِلَّا رَسۡمُهٗ ، مَسَاجِدُهُمۡ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الۡهُدٰى ، عُلَمَآئُهُمۡ شَرُّ مَنۡ تَحۡتَ اَدِيمِ السَّمَآءِ ، مِنۡ عِنۡدِهِمۡ تَخۡرُجُ الۡفِتۡنَةُ وَفِيهِمۡ تَعُودُ رَوَاهُ الۡبَيۡهَقِي فِي شُعَبِ الۡاِيۡمَانِ [شعب الایمان للبیھقی حدیث رقم:۱۹۰۸]۔اَلۡحَدِيثُ صَحِيحٌ وَبَشِيرُ بۡنُ الۡوَلِيدِ ثِقَةٌ وَلَوۡ شَاخَ

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر وہ وقت ضرور آئے گا کہ اسلام کا محض نام باقی رہ جائے گا اور قرآن محض رسم ہو کر رہ جائے گا۔ان کی مسجدیں آباد ہوں گی اور وہ ہدایت سے خالی وخراب ہوں گی۔ان کے علماء آسمان کے نیچے کی ہر چیز سے بدتر ہوں گے۔انہی میں سے فتنہ نکلے گا اور انہیں میں واپس جائے گا۔

(344)۔وَعَنۡ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعۡتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ مِنۡ اَشۡرَاطِ السَّاعَةِ اَنۡ يُرۡفَعَ الۡعِلۡمُ ، وَيَكۡثُرَ الۡجَهۡلُ ، وَيَكۡثُرَ الزِّنَا ، وَيَكۡثُرَ شُرۡبُ الۡخَمۡرِ ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ ، وَيَكۡثُرَ النِّسَآءُ حَتّٰى يَكُونَ لِخَمۡسِينَ اِمۡرَاَةً اَلۡقَيِّمُ الۡوَاحِدُ رَوَاهُ مُسۡلِمٌ وَ الۡبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۶۷۸۶ ، بخاری حدیث رقم:۵۲۳۱ ، ترمذی حدیث رقم:۲۲۰۵ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:۴۰۴۵]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھالیا جائے گا۔اور جہالت زیادہ ہو جائے گی اور زنا کثرت سے ہوگا اور شراب نوشی کثرت سے ہوگی۔اور مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی حتیٰ کہ پچاس عورتوں کا ایک مرد متولی ہوگا۔

(345)۔وَعَنۡ اَبِي هُرَيۡرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ بَيۡنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يُحَدِّثُ اِذۡ جَآءَ اَعۡرَابِيٌّ ، فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ اِذَا ضُيِّعَتِ الۡاَمَانَةُ فَانۡتَظِرِ السَّاعَةَ ، قَالَ كَيۡفَ اِضَاعَتُهَا ؟ قَالَ اِذَا وُسِّدَ الۡاَمۡرُ اِلٰى غَيۡرِ اَهۡلِهٖ فَانۡتَظِرِ السَّاعَةَ رَوَاهُ الۡبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۵۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ گفتگو فرما رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا۔ اس نے کہا قیامت کب ہوگی؟ فرمایا: جب امانت ضائع کی جانے لگے تو قیامت کا انتظار کرنا۔ اس نے کہا اس کے ضائع کرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: جب حکومت نا اہلوں کے سپرد کر دی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔

(346)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اتُّخِذَ الْفَیْءُ دُوَلًا، وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّکٰوةُ مَغْرَمًا، وَتُعُلِّمَ لِغَیْرِ الدِّیْنِ، وَاَطَاعَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ، وَاَدْنٰی صَدِیْقَهٗ وَاَقْصٰی اَبَاهُ، وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِی الْمَسَاجِدِ، وَسَادَ الْقَبِیْلَةَ فَاسِقُهُمْ، وَکَانَ زَعِیْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ، وَاُکْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ، وَظَهَرَتِ الْقَیْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ، وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ، وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا، فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِکَ رِیْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَاٰیَاتٍ تَتَابَعُ کَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْکُهٗ فَتَتَابَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِی [ترمذی حدیث رقم: ۲۲۱۱]۔ وَقَالَ غَرِیْبٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب غنیمت کو ذاتی دولت، امانت کو غنیمت، زکوٰۃ کو تاوان سمجھ لیا جائے۔ دین کی غرض کے علاوہ کسی دوسری غرض سے تعلیم حاصل کی جائے، آدمی اپنی بیوی کی فرماں برداری کرے اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے، اپنے دوست سے قریب اور اپنے باپ سے دور رہے، مسجدوں میں آوازیں بلند ہوں، قبیلے کا برا آدمی اسکی قیادت کرے، قوم میں ذلیل آدمی معزز شمار ہونے لگے، آدمی کا احترام اسکے شر سے ڈرتے ہوئے کیا جائے، گانے بجانے والی عورتیں اور موسیقی کے آلات سرِ عام آ جائیں، شرابیں پی جائیں اور اس امت کے بعد والے اگلوں پر لعنت بھیجیں تو ایسے وقت میں سرخ آندھی، زلزلے، زمین میں دھنسنے، شکل بدلنے، پتھر برسنے کا انتظار کرنا اور ایسی نشانیاں جو اس طرح مسلسل آئیں گی جیسے لڑی کا دھاگہ ٹوٹے تو دانے متواتر گرتے ہیں۔

(347)۔ وَعَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ اُسَیْدٍ الْغِفَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ اَطَّلَعَ النَّبِیُّ ﷺ عَلَیْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاکَرُ، فَقَالَ مَا تَذَاکَرُوْنَ؟ قَالُوْا نَذْکُرُ السَّاعَةَ، قَالَ اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰی تَرَوْا قَبْلَهَا عَشَرَ اٰیَاتٍ، فَذَکَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُوْلَ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ وَیَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ وَثَلٰثَةَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِیْرَةِ الْعَرَبِ

وَاٰخِرُ ذٰلِکَ نَارٌتَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٧٢٨٥ ، ابو داؤد حديث رقم: ٤٣١١ ، ترمذی حديث رقم:٢١٨٣ ، ابن ماجة حديث رقم: ٤٠٤١ ، ٤٠٥٥]۔

ترجمہ: حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آفتابِ نبوت ہم پر طلوع ہوا۔ ہم باتیں کر رہے تھے۔ فرمایا: کیا باتیں کر رہے ہو؟ صحابہ نے بتایا ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ فرمایا: وہ اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم اس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو۔ پھر آپ ﷺ نے دھویں، دجال، دابہ، سورج کے مغرب سے نکلنے، عیسیٰ بن مریم کے نازل ہونے، یاجوج ماجوج اور تین قسم کا دھنسا یعنی مشرق میں، مغرب میں اور جزیرہ عرب میں زمین کا بیٹھ جانا اور سب سے آخر میں آگ کا ذکر فرمایا جو یمن سے نکلے گی اور لوگوں کو ان کے محشر تک ہانک کر لے آئے گی۔

فِتْنَةُ الْخَوَارِجِ

خوارج کا فتنہ

(348)۔عَنْ اَبِی سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ ﷺ قَالَ بَعَثَ عَلِیٌّ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذَهَبَةٍ فِی تُرْبَتِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَسَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ ، فَجَآءَ رَجُلٌ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِی الْجَبِيْنِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ ، فَقَالَ ، اِتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ ، قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ اِنْ عَصَيْتُهُ ؟ اَيَأْمَنُنِی عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَأْمَنُوْنِی ؟ قَالَ ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَاسْتَأْذَنَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فِی قَتْلِهِ ، يَرَوْنَ اَنَّهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ ، يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد ، وَفِی رِوَايَةٍ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِی فِيْهِ اَضْرِبْ عُنُقَهُ ، فَقَالَ لَهُ دَعْهُ فَاِنَّ لَهُ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهُ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِی ، وَفِی رِوَايَةٍ

كَانَ الرَّجُلُ كَثَّ اللِّحْيَةِ مَحلوقَ الرَّأْسِ مُشَمِّرَ الْاِزَارِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ۲۴۵۱، بخاری حدیث رقم: ۴۳۵۱، ۳۳۴۴، ۴۶۶۷، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۷۶۴، نسائی حدیث رقم: ۲۵۷۸]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سونا بھیجا جو ابھی تک اپنی مٹی میں ہی تھا۔ رسول اللہ نے اسے چار آدمیوں میں تقسیم فرما دیا۔ ایک آدمی آ گیا جس کی داڑھی گھنی تھی۔ دونوں گال پھولے ہوئے تھے، دونوں آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں۔ پیشانی ابھری ہوئی تھی اور سر منڈا ہوا تھا۔ اس نے کہا اے محمد! اللہ سے ڈرو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں اللہ کی نافرمانی کروں گا تو اس کی اطاعت کون کرے گا؟ کیا وہ مجھے اہل زمین پر امین مقرر کرتا ہے اور تم نہیں کرتے ہو؟ فرماتے ہیں کہ پھر وہ آدمی لوٹ گیا۔ صحابہ میں سے ایک آدمی نے اسے قتل کرنے کی اجازت مانگی غالباً وہ خالد بن ولید تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی نسل میں سے ایسی قوم پیدا ہو گی جو قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا۔ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے۔ اگر میں انہیں پا لیتا تو قومِ عاد کی طرح انہیں قتل کر دیتا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس کے بارے میں اجازت دیجیے میں اس کی گردن مار دوں۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اسے چھوڑ دو۔ اس کے اور بھی ساتھی ہیں جن کی نمازوں کے مقابلہ میں تم اپنی نمازوں کو حقیر سمجھو گے اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں تم اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ آدمی گھنی داڑھی والا منڈے ہوئے سر والا اور اونچے تہبند والا تھا۔

(349)۔ وَعَنْ اَنَسِ بنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ سَيَكُونُ فِي اُمَّتِي اِخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ، قَومٌ يُحسِنُونَ القِيلَ وَيُسِيئُونَ الفِعْلَ، يَقْرَؤُنَ الْقُرانَ لَايُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَايَرجِعُونَ حَتّٰى يَرْتَدَّ عَلٰى فُوقِهِ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ، طُوبٰى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوهُ، يَدْعُونَ اِلٰى كِتَابِ اللهِ لَيْسُوا مِنْهُ فِي شَيْءٍ، مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ اَوْلٰى بِاللهِ تَعَالٰى مِنْهُمْ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَاسِيمَاهُمْ؟ قَالَ سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ رَوَاهُ ابُو دَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۷۶۵]۔ صَحِيحٌ وَشَاهِدُهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت فرمایا۔ میری اُمت میں جلد ہی اختلاف اور

تفرقہ ہوگا۔ایک قوم ایسی ہوگی جو حسین بات کرے گی مگر برا عمل کرے گی۔قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا۔دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے، واپس نہیں آئیں گے جب تک وہ تیر اپنی کمان میں واپس نہ آئے۔وہ انسانوں اور حیوانوں میں سب سے زیادہ شریر ہوں گے۔خوشخبری ہو اسے جس نے انہیں قتل کیا اور انہوں نے اسے قتل کیا۔وہ لوگوں کو اللہ کی کتاب کی طرف بلائیں گے حالانکہ ان کا اس سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔جس نے ان سے جنگ کی وہ ان کی نسبت اللہ تعالیٰ سے زیادہ قریب ہوگا۔صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا: ان کی نشانی سر منڈوانا ہے۔

(350)۔وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَتِيهُ قَوْمٌ قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُحَلَّقَةٌ رُؤُسُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۲۴۷۲]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ مشرق کی جانب سے ایک قوم نکلے گی جن کے سر منڈے ہوئے ہوں گے۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ان کی نشانی سر منڈانا ہے۔

(351)۔وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللّٰهِ وَ قَالَ إِنَّهُمُ انْطَلَقُوا إِلَى آيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوهَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری کتاب:۸۸باب:۶]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما خارجیوں کو اللہ کی مخلوق میں سب سے شرارتی سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ ان آیات کے پیچھے پڑے ہیں جو کافروں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں اور انہوں نے وہ مسلمانوں پر فٹ کر دی ہیں۔

(352)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا، قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا، قَالَ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا، قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَفِي نَجْدِنَا، فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنُ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۷۰۹۴، ترمذی حدیث رقم: ۳۹۵۳]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی اور عرض کیا۔اے میرے اللہ ہمارے شام میں برکت دے، اے میرے اللہ ہمارے یمن میں برکت دے، صحابہ نے عرض کیا ہمارے نجد میں بھی برکت ہو۔

فرمایا: اے میرے اللہ ہمارے شام میں برکت دے، اے میرے اللہ ہمارے یمن میں برکت دے۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ہمارے نجد میں بھی برکت ہو۔ میرا خیال ہے تیسری مرتبہ فرمایا، وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

(353)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُسْتَقْبِلَ الْمَشْرِقِ يَقُولُ، اَلَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا ، اَلَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَمُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مؤطا مالک کتاب الاستیذان باب ماجاء فی المشرق حدیث رقم: ۲۹، مسلم حدیث رقم: ۷۲۹۲، بخاری حدیث رقم: ۷۰۹۳]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ مشرق کی طرف چہرہ انور کر کے تشریف فرما تھے اور فرمارہے تھے، خبردار فتنہ اس طرف ہے، خبردار فتنہ اس طرف ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

فِتْنَةُ الرَّوَافِضِ

روافض کا فتنہ

(354)۔وَعَنْ اَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِی ؓ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ، لَاتَسُبُّوا اَصْحَابِی، فَلَو اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا ، مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِم وَلَا نَصِيفَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۶۴۸۸، بخاری حدیث رقم: ۳۶۷۳، ترمذی حدیث رقم: ۳۸۶۱، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۶۱، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۶۵۸]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو گالی مت دو، اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد کے برابر سونا بھی خرچ کردے تو ان میں سے کسی ایک کے مد، یا اس کے نصف کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ (مد سے مراد رطل کا تیسرا حصہ جو ہیں، مد تقریباً ایک کلوگرام کے برابر ہے)۔

(355)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّونَ

اَصۡحَابِی فَقُولُوا لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلٰی شَرِّكُمۡ رَوَاهُ التِّرۡمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ۳۸۶۶]۔ مَرَّ تَخۡرِیۡجُهٗ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو گالیاں دیتے ہیں تو کہو تمہارے شر پر اللہ کی لعنت۔

(356)۔ عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ عَمۡرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيَأۡتِيَنَّ عَلٰی اُمَّتِی كَمَا اَتٰی عَلٰی بَنِیۡ اِسۡرَائِيۡلَ حَذۡوَ النَّعۡلِ بِالنَّعۡلِ، حَتّٰی اِنۡ كَانَ مِنۡهُمۡ مَنۡ اَتٰی اُمَّهٗ عَلَانِيَةً، لَكَانَ فِیۡ اُمَّتِیۡ مَنۡ يَصۡنَعُ ذٰلِكَ، وَاِنَّ بَنِیۡ اِسۡرَائِيۡلَ تَفَرَّقَتۡ ثِنۡتَيۡنِ وَسَبۡعِيۡنَ مِلَّةً، وَتَفۡتَرِقُ اُمَّتِیۡ عَلٰی ثَلَاثٍ وَسَبۡعِيۡنَ مِلَّةً، كُلُّهُمۡ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً، قَالُوۡا: مَنۡ هِیَ يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَا اَنَا عَلَيۡهِ وَاَصۡحَابِیۡ رَوَاهُ التِّرۡمَذِیۡ [ترمذی حدیث رقم: ۲۶۴۱]۔ وَقَالَ مُفَسَّرٌ غَرِيۡبٌ، وَرَوَاهُ اَبُوۡ دَاوٗدَ وَالتِّرۡمَذِیُّ عَنۡ اَبِیۡ هُرَيۡرَةَ ﷺ بِسَنَدٍ صَحِيۡحٍ بِلَفۡظٍ: اِفۡتَرَقَتِ الۡيَهُوۡدُ عَلٰی اِحۡدٰی اَوۡ ثِنۡتَيۡنِ وَسَبۡعِيۡنَ فِرۡقَةً وَتَفَرَّقَتِ النَّصَارٰی عَلٰی اِحۡدٰی اَوۡ ثِنۡتَيۡنِ وَسَبۡعِيۡنَ فِرۡقَةً وَتَفۡتَرِقُ اُمَّتِیۡ عَلٰی ثَلَاثٍ وَسَبۡعِيۡنَ فِرۡقَةً [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۵۹۶، ترمذی حدیث رقم: ۲۶۴۰]، وَرَوَاهُ اَبُوۡ دَاوٗدَ عَنۡ مُعَاوِيَةَ ابۡنِ اَبِیۡ سُفۡيَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا وَزَادَ "وَهِیَ الۡجَمَاعَةُ" [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۵۹۷]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت پر قدم بہ قدم وہی حالات گزریں گے جو بنی اسرائیل پر گزرے، حتیٰ کہ اُن میں سے اگر کوئی شخص اپنی ماں کے پاس اعلانیہ گیا تھا تو میری میں بھی کوئی ایسا شخص ہوگا جو یہی حرکت کرے گا، اور بے شک بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے، اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی، وہ سب جہنمی ہوں گے سوائے ایک فرقے کے، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون ہوں گے؟ فرمایا: جس راستے پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔

(357)۔ عَنۡ ابۡنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: كُنۡتُ عِنۡدَ النَّبِیِّ ﷺ وَعِنۡدَهٗ عَلِیٌّ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: يَا عَلِیُّ سَيَكُوۡنُ فِیۡ اُمَّتِیۡ قَوۡمٌ يَنۡتَحِلُوۡنَ حُبَّ اَهۡلِ الۡبَيۡتِ لَهُمۡ نَبۡزٌ يُسَمَّوۡنَ الرَّافِضَةَ، قَاتِلُوۡهُمۡ فَاِنَّهُمۡ مُشۡرِكُوۡنَ رَوَاهُ الطَّبۡرَانِیُّ [المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم: ۱۲۸۲۲، مجمع الزوائد ۹/۷۴۹ حدیث رقم: ۱۶۴۳۴]۔ اِسۡنَادُهٗ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا اور

آپ ﷺ کے پاس حضرت علی بھی تھے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی جلد ہی میری امت میں ایک قوم ہوگی جو اہلِ بیت کی محبت کا ڈھونگ رچائے گی، ان کا ایک خاص لقب ہوگا، انہیں رافضی کا نام دیا جائے گا، ان سے جنگ کرو بے شک وہ مشرک ہیں۔

(358)۔ عَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَالِمِ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اَخْتَارَنِیْ وَ اخْتَارَ لِیْ اَصْحَاباً فَجَعَلَ لِیْ مِنْهُمْ وُزَرَآئَ، وَ اَنْصَاراً وَ اَصْهَاراً فَمَنْ سَبَّهُمْ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیْ فِی الْمُعْجَمِ الْاَوْسَطِ [المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم: ۴۵۶]۔ قَالَ الْهَيْثَمِی صَحِيْح

ترجمہ: حضرت عویم بن ساعدہ ﷺ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے چن لیا اور میرے لیے صحابہ کو چن لیا، ان میں سے کچھ کو میرے لیے وزراء بنایا، اور انصار، اور سسرال بنایا، جس نے اُن کو گالی دی اس پر اللہ کی لعنت ہے، فرشتوں کی لعنت ہے اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

(359)۔ عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ قَالَتْ: كَانَتْ لَيْلَتِیْ، وَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ عِنْدِیْ، فَاَتَتْهُ فَاطِمَةُ، فَسَبَقَهَا عَلِیٌّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ: يَا عَلِیُّ اَنْتَ وَ اَصْحَابُكَ فِی الْجَنَّةِ اِلَّا اَنَّهُ مِمَّنْ يَزْعَمُ اَنَّهُ يُحِبُّكَ اَقْوَامٌ يَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ، ثُمَّ يَلْفِظُوْنَهُ، يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، لَهُمْ نَبَزٌ يُقَالُ لَهُمْ: اَلرَّافِضَةُ، فَاِنْ اَدْرَكْتَهُمْ، فَجَاهِدْهُمْ، فَاِنَّهُمْ مُشْرِكُوْنَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا الْعَلَامَةُ فِيْهِمْ؟ قَالَ: لَا يَشْهَدُوْنَ جُمُعَةً، وَ لَا جَمَاعَةً وَ يَطْعَنُوْنَ عَلَى السَّلَفِ الْاَوَّلِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیْ فِی الْاَوْسَطِ، وَ فِيْهِ: الْفَضْلُ بْنُ غَانِمٍ، وَ هُوَ ضَعِيْفٌ [المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم: ۲۶۰۵، مجمع الزوائد حدیث رقم: ۱۶۴۳۱]۔ و رواہ عبد اللہ بن احمد بسند آخر ان علیاً ﷺ قال ینتحلون حبنا اهل البیت و لیسوا کذالک و آیۃ ذالک انهم یشتمون ابابکر و عمر [السنة حدیث رقم: ۱۲۰۱]۔

ترجمہ: ام المومنین حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میری باری کی رات تھی، اور نبی کریم ﷺ میرے پاس تھے، آپ کے پاس شہزادی فاطمہ حاضر ہوئیں، علی ان سے پہلے پہنچ گئے، نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے علی! تم

اورتمہارے ساتھی جنت میں ہیں، مگر تمہاری محبت کا دعویٰ کرنے والوں میں سے کچھ اقوام ایسی ہوں گی جو اسلام سے نکل چکے ہوں گے، صرف زبانی اسلام کا دعویٰ کریں گے، قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، ان کا خاص لقب ہوگا، انہیں رافضی کہا جائے گا، اگر تم انہیں پاؤ تو ان سے جہاد کرو، بے شک وہ مشرک ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا: وہ جمعہ میں حاضر نہیں ہوں گے، اور نہ ہی جماعت کے وقت حاضر ہوں گے، اگلے گزرے ہوئے لوگوں پر طعن کریں گے۔

(360)۔عَنْ عَلِيِّ الْمُرْتَضىٰ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَظْهَرُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ يَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم: ۸۱۱، السنة لعبد اللہ ابن احمد حدیث رقم: ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، مسند البزار حدیث رقم: ۲۷۷۶، مجمع الزوائد حدیث رقم: ۱۶۴۳۵]۔ اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ جِدًّا

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں ایک قوم نکلے گی جنہیں رافضی کہا جائے گا، وہ اسلام کو چھوڑ دیں گے۔

(361)۔عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلىٰ هَدْمِ الْاِسْلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ [شعب الایمان حدیث رقم: ۹۴۶۴، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم: ۶۷۷۲]۔ حَسَنٌ لِتَعَدُّدِ طُرُقِهٖ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی بدعتی کا احترام کیا اس نے اسلام کو گرا دینے میں مدد کی۔

(362)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَبَى اللّٰهُ اَنْ يَّقْبَلَ عَمَلَ صَاحِبِ بِدْعَةٍ حَتّٰى يَتُوْبَ مِنْ بِدْعَتِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم: ۵۰]۔ اَلْحَدِيْثُ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے صاحبِ بدعت کے عمل کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے جب تک وہ اپنی بدعت سے توبہ نہ کرے۔

(363)۔عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا ظَهَرَتِ الْبِدَعُ وَسُبَّ اَصْحَابِيْ

فَعَلَى الْعَالِمِ اَنْ يُظْهِرَ عِلْمَهُ، فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفاً وَ لَا عَدْلاً رَوَاهُ الْخَلَّالُ فِي السُّنَّةِ [السنة للخلال حديث رقم: ٧٨٤ وقال اسناده ضعيف، وكذافي الصواعق المحرقة صفحة ٣ ومثله في الجامع الصغير حديث رقم: ٧٥١ وعزاه الى ابن عساكر وَقَالَ ضَعِيْف، وَنَقَلَهُ الْمُجَدِّدُ لِلْاَلْفِ الثَّانِيْ وَ اعْتَمَدَ عَلَيْهِ وَ اسْتَدَلَّ بِهِ]۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب فتنے یا بدعات ظاہر ہو جائیں، اور میرے صحابہ کو گالیاں دی جائیں، تو عالم پر لازم ہے کہ اپنا علم ظاہر کرے، جس نے ایسا نہ کیا اس پر اللہ کی لعنت، تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت، اللہ اس کی طرف سے کوئی عوض اور بدلہ قبول نہیں کرے گا۔

(364)۔عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : سَيَكُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِیْ يُحَدِّثُوْنَكُمْ بِمَا لَا تَسْمَعُوْا بِهِ اَنْتُمْ وَ لَا آبَاءُ كُمْ فَاِيَّاكُمْ وَ اِيَّاهُمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مقدمة مسلم حديث رقم: ١٦، ١٥، مسند احمد ٢/٣٤٩ حديث رقم: ٨٦١٧، الجامع الصغير حديث رقم: ٤٧٨٠]۔

ترجمہ: آخری زمانے میں میری امت میں سے کچھ لوگ ہوں گے جو تمہیں ایسی باتیں بتائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے سنی ہوں گی، تم پر لازم ہے کہ ان سے بچ کے رہو۔

(365)۔كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ التَّابِعِی عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ يَرٰی: اَنَّ عَامَّةَ مَا يُرْوٰی عَنْ عَلِیٍّ الْكَذِبُ رَوَاهُ الْبُخَارِیْ [بخاری حديث رقم: ٣٧٠٧]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین تابعی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق یہ تھی کہ: بے شک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کر کے روایت کی جانے والی اکثر باتیں جھوٹ ہیں۔

(366)۔عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ قَالَ : سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ يَقُوْلُ : لَمْ يَكُنْ يُصَدَّقُ عَلٰی عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ فِی الْحَدِيْثِ عَنْهُ اِلَّا مِنْ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مقدمة صحيح لمسلم حديث رقم: ٢٥]۔

ترجمہ: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کی گئی احادیث کو تسلیم نہیں کیا جاتا تھا سوائے ان احادیث کے جو عبد اللہ بن مسعود اور ان کے شاگردوں نے روایت کی ہوں۔

(367)۔عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ : لَمَّا اَحْدَثُوْا تِلْکَ الْاَشْیَاءَ بَعْدَ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ ، قَالَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ عَلِیٍّ : قَاتَلَھُمُ اللّٰہُ اَیَّ عِلْمٍ اَفْسَدُوْا رَوَاہُ مُسْلِم [مقدمة صحیح لمسلم حدیث رقم: ۲۴]۔

ترجمہ: ابواسحاق فرماتے ہیں کہ: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد لوگوں نے یہ چیزیں گھڑلیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے ایک نے کہا: اللہ انہیں تباہ کرے، انہوں نے کیسے قیمتی علم کو خراب کردیا ہے۔

(368)۔عَنْ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ: کَتَبْتُ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَسْأَلُہُ اَنْ یَّکْتُبَ لِیْ کِتَاباً وَیُخْفِیَ عَنِّیْ ، فَقَالَ : وَلَدٌ نَاصِحٌ ، اَنَا اَخْتَارُ لَہُ الْأُمُوْرَ اِخْتِیَاراً وَأُخْفِیْ عَنْہُ ، قَالَ : فَدَعَا بِقَضَاءِ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ ، فَجَعَلَ یَکْتُبُ مِنْہُ اَشْیَاءَ ، وَیَمُرُّ بِہِ الشَّیْءُ فَیَقُوْلُ : وَاللّٰہِ مَا قَضٰی بِھٰذَا عَلِیٌّ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ ضَلَّ [مقدمة صحیح لمسلم حدیث رقم: ۲۲]۔

ترجمہ: حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت ابنِ عباس کی طرف خط لکھا کہ میری طرف کچھ احادیث لکھوا کر بھیج دیں اور میری سمجھ سے بالاتر نہ لکھیں۔ حضرت ابنِ عباس نے سوچا کہ یہ شخص نیک فطرت ہے، میں احادیث کے لکھے ہوئے ذخیرہ میں سے منتخب کر کے چھپا کر اس کو بھیجتا ہوں، اس کے بعد حضرت ابنِ عباس نے حضرت علی کے لکھے ہوئے فیصلے منگوائے اور ان میں سے کچھ باتیں لکھنا شروع کیں، مطالعہ کے دوران حضرت ابنِ عباس فرماتے تھے کہ اللہ کی قسم یہ حضرت علی کے فیصلے نہیں بلکہ یہ تو کسی گمراہ شخص کے فیصلے ہیں۔

(369)۔عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْراً فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْ دَاوٗد [مسند احمد حدیث رقم : ۲۱۶۱۲، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۷۵۸]۔اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی دور ہوا اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے اتار دی۔

ذِکْرُ الْمَھْدِیِّ رضی اللہ عنہ

امام مہدی رضی اللہ عنہ کا بیان

(370)۔عَنْ اُمِّ سَلْمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ الْمَھْدِیُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَۃَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ ابْنُ مَاجَۃَ [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۲۸۴، ابن ماجہ حدیث رقم: ۴۰۸۶، شرح السنۃ حدیث رقم: ۴۲۸۰]۔اِسْنَادُہٗ جَیِّدٌ

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری عترت میں سے ہوگا۔فاطمہ کی اولاد میں سے ہوگا۔

(371)۔وَعَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ وَنَظَرَ اِلَی ابْنِہِ الْحَسَنِ، قَالَ اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ کَمَا سَمَّاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَسَیَخْرُجُ مِنْ صُلْبِہٖ رَجُلٌ یُسَمّٰی بِاسْمِ نَبِیِّکُمْ یُشْبِھُہٗ فِی الْخُلُقِ وَلَا یُشْبِھُہٗ فِی الْخَلْقِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۲۹۰]۔اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ

ترجمہ: حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت حسن کی طرف دیکھ کر فرمایا۔بے شک میرا یہ بیٹا سید ہے۔جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے نام دیا ہے۔اس کی پشت سے ایک آدمی نکلے گا جس کا نام تمہارے نبی والا رکھا جائے گا۔وہ اخلاق میں نبی سے مشابہ ہوگا مگر صورت میں مشابہ نہیں ہوگا۔

(372)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تَذْھَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَمْلِکَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِیُٔ اِسْمُہٗ اِسْمِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗد [ترمذی حدیث رقم: ۲۲۳۰، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۲۸۲، مستدرک حاکم حدیث رقم: ۸۵۳۶ و قال الذھبی صحیح]۔قَالَ التِّرْمِذِیُّ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی حتیٰ کہ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی عرب کا مالک بن جائے گا۔اس کا نام میرے نام سے مطابق ہوگا۔

(373)۔وَعَنْ زِرٍّ رضی اللہ عنہ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَوْ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا یَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰہُ ذٰلِکَ الْیَوْمَ، حَتّٰی یَبْعَثَ رَجُلًا مِّنِّیْ اَوْ مِنْ اَھْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِیُٔ اِسْمُہٗ اِسْمِیْ وَاِسْمُ اَبِیْہِ اِسْمَ اَبِیْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۲۸۲، ترمذی حدیث رقم: ۲۲۳۱]۔اَلْحَدِیْثُ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت زر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اورانہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: خواہ دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے پھر بھی اللہ اس دن کو لمبا کر دے گا حتیٰ کہ ایک آدمی کو مجھ سے یا فرمایا میرے اہل بیت سے بھیجے گا جس کا نام میرے والا ہوگا اوراس کے والد کا نام میرے والد گرامی والا ہو گا۔

(374)۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِي رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَهْدِيُّ مِنِّي أَجْلَى الْجَبْهَةِ، أَقْنَى الْأَنْفِ، يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۲۸۵، شرح السنة حدیث رقم: ۴۲۸۰، مستدرک حاکم حدیث رقم: ۸۸۴۸ وفیہ عمران قال الذہبی ہو ضعیف]۔ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہدی مجھ سے ہوگا۔ کھلی پیشانی والا، بلند بینی والا، زمین کو عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وستم سے بھری ہوئی ہوگی۔ سات سال حکومت کرے گا۔

(375)۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ، فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَٰلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُونَهُ، ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا، فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِم، وَذَٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ فِي الْأَرْضِ، فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ، ثُمَّ يُتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۲۸۶]۔ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: ایک خلیفہ کی موت پر اختلاف ہو گا۔ اہل مدینہ میں سے ایک آدمی بھاگ کر مکہ چلا جائے گا۔ اہل مکہ میں سے لوگ اسکے پاس آئیں گے۔ وہ اسے باہر

نکالیں گے حالانکہ وہ نہیں چاہے گا۔ وہ اس کے ہاتھ پر رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کریں گے۔ شام سے ایک دستہ اسکے مقابلے کے لیے بھیجا جائے گا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان بیداء کے مقام پر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگ یہ منظر دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور عراق کے سرکردہ لوگ اسکے پاس آ کر اسکی بیعت کریں گے، پھر قریش میں سے ایک آدمی کھڑا ہوگا۔ اسکے ننہال بنو کلب ہوں گے وہ انکی طرف فوج بھیجے گا وہ اس فوج پر غالب آ جائیں گے۔ یہ بنی کلب کا لشکر ہوگا۔ وہ لوگوں میں انکے نبی کی سنت کے مطابق احکام نافذ کرے گا۔ اسلام زمین پر اپنی گردن ڈال دے گا۔ وہ سات سال تک رہے گا۔ پھر وفات پائے گا اور مسلمان اس پر جنازہ پڑھیں گے۔

خُرُوجُ الدَّجَّالِ

دجّال کا نکلنا

(376)۔عَنْ عِمرَانِ بنِ حُصَينٍ ﷛ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا بَينَ خَلْقِ آدَمَ إِلىٰ قِيَامِ السَّاعَةِ أَمرٌ أَكبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حدیث رقم:۷۳۹۵]۔

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: حضرت آدم کے پیدا ہونے سے لے کر قیامت قائم ہونے تک دجال سے سخت کوئی معاملہ نہیں۔

(377)۔وَعَنْ عَبدِ اللهِ ابنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ تَعَالىٰ لَيسَ بِأَعوَرَ وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعوَرُ الْعَينِ الْيُمنٰى، كَأَنَّ عَينَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ رَوَاهُ مُسلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۷۳۶۱، بخاری حدیث رقم:۳۴۳۹]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور بے شک مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہے۔ جیسے اس کی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہے۔

(378)۔وَعَنْ أَنَسٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعوَرَ الْكَذَّابَ، أَلَا إِنَّهُ أَعوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيسَ بِأَعوَرَ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر رَوَاهُ مُسلِم وَالْبُخَارِي [مسلم

حدیث رقم:۷۳۶۳، بخاری حدیث رقم:۷۱۳۱، ترمذی حدیث رقم:۲۲۴۵، ابو داؤد حدیث رقم:۴۳۱۶]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا نبی نہیں جس نے اپنی اُمت کو کانے کذّاب سے نہ ڈرایا ہو۔ خبردار وہ کانا ہوگا اور بے شک تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک ف ر لکھا ہوا ہوگا۔

(379)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِیْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِیٌّ قَوْمَهٗ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاَنَّهٗ یَجِیْءُ مَعَهٗ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَالَّتِیْ یَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِیَ النَّارُ، وَاِنِّیْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:۷۳۷۲، بخاری حدیث رقم:۳۳۳۸، ابن ماجة حدیث رقم:۴۰۷۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں دجال کے بارے میں بات بتاؤں جو کسی نبی نے اپنی اُمت کو نہیں بتائی۔ بے شک وہ کانا ہے اور اپنے ساتھ جنت اور دوزخ جیسی چیزیں لے کر آئے گا۔ جسے وہ جنت کہے گا وہ جہنم ہوگی۔ میں تمہیں ڈراتا ہوں جیسے حضرت نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا۔

(380)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷜ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ یَاْتِی الْمَسِیْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِیْنَةُ، حَتّٰی یَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ، ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ یَهْلِكُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۷۳۵۱، ترمذی حدیث رقم:۲۲۴۳]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷜ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: مسیح دجال مشرق سے آئے گا، اس کی منزل مدینہ ہوگا۔ حتیٰ کہ وہ اُحد کے پیچھے پڑاؤ ڈالے گا۔ پھر فرشتے اس کا رخ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہاں وہ ہلاک ہوگا۔

(381)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَاَیْتُنِی اللَّیْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَیْتُ رَجُلًا آدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ، لَهٗ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِیَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلٰی عَوَاتِقِ رَجُلَیْنِ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ، فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا؟

فَقَالُوا هٰذَا الْمَسِيحُ بنُ مَرْيَمَ، قَالَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى، كَاَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِئَةٌ كَاَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَسَئَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوا هٰذَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَمُسلِمٌ وَالْبُخَارِي [مؤطا مالک کتاب صفة النبی ﷺ باب ما جاء فی صفة عیسی ابن مریم علیہ السلام والدجال حدیث رقم: ۲، مسلم حدیث رقم: ۴۲۵، بخاری حدیث رقم: ۵۹۰۲]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے آج رات خواب میں کعبے کے پاس گندمی رنگ کے ایک خوبصورت آدمی کو دیکھا جتنے گندمی رنگ کا کوئی خوبصورت ترین آدمی تم نے دیکھا ہو۔ اس کے گیسو کندھوں تک تھے۔ اتنے خوبصورت جتنے خوبصورت بال تم نے دیکھے ہوں گے۔ ان میں کنگھی کی ہوئی تھی اور ان سے پانی ٹپک رہا تھا۔ دو آدمیوں کے کندھوں کا سہارا لے کر کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ کہنے لگے یہ مسیح ابن مریم ہیں۔ فرمایا پھر میں نے گھنگریالے بالوں والے ایک دائیں آنکھ سے کانے آدمی کو دیکھا جس کی آنکھ گویا پھولا ہوا انگور تھی۔ میں نے جن لوگوں کو دیکھا ہے ان میں سے وہ ابنِ قطن کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ وہ دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر بیت اللہ کا طواف کرتا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے۔ کہنے لگے یہ مسیح دجال ہے۔

(382)۔ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِيَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يُنَادِي الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَخَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكُنْتُ فِي صَفِّ النِّسَآءِ، فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ، جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ؟ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ اِنِّي وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِاَنَّ تَمِيْمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًا فَجَآءَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيْثًا وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ بِهِ عَنِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، حَدَّثَنِي اَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلٰثِيْنَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ فَارْفَأُوا اِلٰى جَزِيْرَةٍ حِيْنَ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَجَلَسُوا فِي اَقْرُبِ السَّفِيْنَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعْرِ لَا يَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهُ

مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ قَالُوا وَيْلَكِ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ انْطَلِقُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِى الدَّيْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا، حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ، فَاِذَا فِيْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ مَا رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا، وَاَشَدُّهٗ وِثَاقًا، مَجْمُوْعَةٌ يَدَاهُ اِلٰى عُنُقِهٖ، مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا وَيْلَكَ! مَا اَنْتَ؟ قَالَ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِىْ فَاَخْبِرُوْنِىْ مَا اَنْتُمْ؟ قَالُوْا نَحْنُ اُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا سَفِيْنَةً بَحْرِيَّةً فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا، فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ اَهْلَبُ، فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ، اِعْمِدُوْا اِلٰى هٰذَا فِى الدَّيْرِ، فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ سِرَاعًا، فَقَالَ، اَخْبِرُوْنِىْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ هَلْ تُثْمِرُ؟ قُلْنَا نَعَمْ، قَالَ اَمَا اِنَّهَا تُوْشِكُ اَنْ لَا تُثْمِرَ، قَالَ، اَخْبِرُوْنِىْ عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ هَلْ فِيْهَا مَاءٌ؟ قُلْنَا هِىَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ، قَالَ اِنَّ مَاءَهَا يُوْشِكُ اَنْ يَذْهَبَ، قَالَ، اَخْبِرُوْنِىْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ هَلْ فِى الْعَيْنِ مَاءٌ؟ وَهَلْ يَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ؟ قُلْنَا نَعَمْ هِىَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ وَاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَائِهَا، قَالَ، اَخْبِرُوْنِىْ عَنْ نَبِىِّ الْاُمِّيِّيْنَ مَا فَعَلَ، قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ، قَالَ اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ؟ قُلْنَا نَعَمْ، قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ؟ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهٗ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْهُ، قَالَ اَمَا اِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ اَنْ يُطِيْعُوْهُ، وَاِنِّىْ مُخْبِرُكُمْ عَنِّىْ، اَنَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ وَاِنِّىْ يُوْشِكُ اَنْ يُؤْذَنَ لِىْ فِى الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجُ فَاَسِيْرُ فِى الْاَرْضِ فَلَا اَدَعُ قَرْيَةً اِلَّا هَبَطْتُهَا فِىْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَىَّ كِلْتَاهُمَا، كُلَّمَا اَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدًا مِنْهُمَا، اِسْتَقْبَلَنِىْ مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِىْ عَنْهَا، وَاِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُوْنَهَا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهٖ فِى الْمِنْبَرِ هٰذِهٖ طَيْبَةُ، هٰذِهٖ طَيْبَةُ، هٰذِهٖ طَيْبَةُ، يَعْنِى الْمَدِيْنَةَ، اَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ؟ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ، اَلَا اِنَّهٗ فِىْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ، لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ، وَاَوْمَا بِيَدِهٖ اِلَى الْمَشْرِقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗد [مسلم حديث رقم: ۷۳۸۶، ابو داؤد حديث رقم: ۴۳۲۶، ترمذی

حدیث رقم: ۴۲۵۳، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۴۰۷۴]۔

ترجمہ: حضرت فاطمہ بنتِ قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے اعلان کرنے والے کو اعلان کرتے ہوئے سنا۔ وہ کہہ رہا تھا نماز لوگوں کو جمع کرنے والی ہے۔ میں مسجد کی طرف نکلی اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں خواتین کی صف میں تھی۔ جب آپ ﷺ اپنی نماز پڑھ چکے تو منبر پر تشریف فرما ہو گئے اور آپ ﷺ ہنس رہے تھے۔ فرمایا: ہر انسان اپنی نماز والی جگہ پر بیٹھا رہے پھر فرمایا کیا تم لوگ جانتے ہو میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اللہ کی قسم میں نے تمہیں ترغیب دینے یا خوف دلانے کے لیے نہیں بلایا بلکہ اس لیے بلایا ہے کہ تمیم داری ایک عیسائی آدمی تھا وہ آیا اور مسلمان ہو گیا۔ اس نے مجھے ایک بات سنائی۔ وہ اس بات کے عین مطابق ہے جو میں تمہیں مسیح دجال کے بارے میں بتایا کرتا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ بنی لخم اور بنی جذام کے تین آدمیوں کے ہمراہ سمندری کشتی میں سوار ہوا۔ ایک مہینے تک لہریں ان سے سمندر میں کھیلتی رہیں۔ ایک روز وہ غروبِ آفتاب کے وقت ایک جزیرے پر لنگر انداز ہوئے اور چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرے کے اندر داخل ہوئے۔ انہیں گھنے بالوں والا موٹا سا جانور ملا۔ بالوں کی کثرت کے باعث اسکے اگلے اور پچھلے حصے میں ہم تمیز نہیں کر پا رہے تھے۔ انہوں نے کہا خانہ خراب تو کون ہے؟ کہنے لگی میں جاسوس ہوں۔ تم کلیسا میں اس آدمی کے پاس جاؤ وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہے۔ جب اس نے ہمارے سامنے آدمی کا نام لیا تو ہم ڈر گئے کہ یہ شیطان نہ ہو۔ ہم جلدی سے گئے حتیٰ کہ کلیسا میں داخل ہو گئے۔ وہاں ایک بہت بڑا آدمی تھا کہ ایسا آدمی ہم نے کبھی نہ دیکھا تھا۔ وہ مضبوطی سے بندھا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ تھے۔ گھٹنوں سے ٹخنوں تک بیڑیوں سے جکڑا ہوا تھا ہم نے کہا خانہ خراب تو کون ہے؟ کہا کہ میرے متعلق تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا تم بتاؤ کہ کون ہو؟ کہا کہ ہم عرب کے رہنے والے ہیں۔ سمندری کشتی میں سوار ہوئے تھے کہ ایک مہینے تک لہریں ہمارے ساتھ کھیلتی رہیں۔ ہم جزیرے میں داخل ہوئے تو ہمیں ایک موٹا سا جانور ملا وہ بولی کہ میں جاسوس ہوں تم اس کلیسا میں اس کے پاس جاؤ۔ ہم جلدی سے تیری طرف آ گئے۔ اس نے کہا کہ مجھے بیسان کے باغ کے متعلق بتاؤ کیا اس میں پھل لگتے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں۔ اس نے کہا عنقریب وہ پھل نہیں دے گا۔ کہا کہ مجھے بحیرہ طبریہ کے متعلق بتاؤ کہ کیا اس میں پانی ہے؟ ہم نے کہا اس میں بہت پانی ہے۔ کہا عنقریب اس کا پانی ختم ہو جائے گا۔ کہا کہ مجھے عین زغر کے متعلق بتاؤ

کیا اس کے چشمے میں پانی ہے اور کیا اس کے مالک چشمے کے پانی سے کھیتی کرتے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں۔ کہا کہ مجھے امیوں کے نبی کے متعلق بتاؤ کہ اس نے کیا کیا؟ ہم نے کہا کہ وہ مکہ مکرمہ سے نکل کر مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہیں۔ کہا کیا عرب ان سے لڑے؟ ہم نے کہا ہاں۔ کہا ان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ ہم نے اسے بتایا کہ وہ قرب و جوار کے عرب پر غالب آئے اور وہ لوگ اطاعت گزار ہیں۔ اس نے کہا ان کی اسی میں خیر ہے کہ اس کی پیروی کریں اور میں تمہیں اپنے متعلق بتاتا ہوں کہ میں ہی دجال ہوں۔ عنقریب مجھے نکلنے کی اجازت ملے گی۔ پس میں نکل کر زمین میں پھروں گا اور چالیس دنوں کے اندر کوئی ایسی بستی نہیں رہے گی جس میں نہ اتروں سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے وہ دونوں مجھ پر حرام ہیں۔ جب ان میں سے کسی کے اندر داخل ہونے کا ارادہ کروں گا تو مجھے فرشتہ ملے گا جس کے ہاتھ میں تلوار ہوگی۔ جس کے ساتھ مجھے روکے گا اور انکے ہر راستے پر حفاظت کے لیے فرشتے ہوں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا مبارک عصا منبر پر مارا اور فرمایا کہ یہ مدینہ طیبہ ہے۔ طیبہ ہے۔ طیبہ ہے۔ کیا میں نے تمہیں بتایا نہیں تھا؟ لوگ عرض گزار ہوئے، جی ہاں۔ فرمایا کہ وہ بحر شام یا بحرِ یمن میں نہیں بلکہ مشرق کی جانب ہے، اور دستِ مبارک سے مشرق کی جانب اشارہ فرمایا۔

(383)۔وَعَنِ النَّوَاسِ بنِ سَمْعَانٍ رضی اللہ عنہ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ، فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخلِ، فَلَمَّا رُحنَا اِلَيهِ عَرَفَ ذٰلِكَ فِينَا، فَقَالَ مَا شَانُكُمْ؟ قُلنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَكَرتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً فَخَفَّضتَ فِيهِ وَرَفَّعتَ، حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخلِ، فَقَالَ غَيرُ الدَّجَّالِ اَخوَفُنِي عَلَيكُمْ، اِنْ يَخرُجْ وَاَنَا فِيكُمْ فَاَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَاِنْ يَخرُجْ وَلَستُ فِيكُمْ فَامْرُءٌ حَجِيجُ نَفسِهِ، وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلٰى كُلِّ مُسلِمٍ، اِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ، عَينُهُ طَافِئَةٌ، كَاَنِّي اُشَبِّهُهُ بِعَبدِ العُزّٰى بنِ قَطَنٍ، فَمَن اَدرَكَ مِنكُمْ فَليَقرَأْ عَلَيهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الكَهفِ، اِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَينَ الشَّامِ وَالعِرَاقِ، فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثبُتُوا، قُلنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا لَبثُهُ فِي الاَرضِ؟ قَالَ اَربَعُونَ يَومًا، يَومٌ كَسَنَةٍ وَيَومٌ كَشَهرٍ وَيَومٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ اَيَّامِهِ كَاَيَّامِكُمْ، قُلنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ اليَومُ الَّذِي كَسَنَةٍ اَتَكفِينَا فِيهِ صَلٰوةُ يَومٍ؟ قَالَ لَا، اُقدُرُوا لَهُ

قَدْرَهٗ ، قُلْنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ وَمَا اِسْرَاعُهٗ فِی الْاَرْضِ؟ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ ، فَيَاتِی عَلَی الْقَومِ فَيَدْعُوهُمْ ، فَيُؤْمِنُونَ بِهٖ وَيَسْتَجِيْبُونَ لَهٗ ، فَيَأْمُرُ السَّمَآءَ فَتُمْطِرُ ، وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ ، فَتَرُوحُ عَلَيهِم سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَاكَانَتْ ذُرًا وَاَسْبَغَهٗ ضُرُوعًا وَاَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ ، ثُمَّ يَاتِی الْقَومَ فَيَدعُوهُم فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَولَهٗ ، فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَیْءٌ مِنْ اَموَالِهِم وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا اَخْرِجِی كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهٗ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ، ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِالسَّيْفِ، فَيَقْطَعُهٗ جَزْلَتَينِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ، ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ وَيَضْحَكُ ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيحَ بنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَآءِ شَرْقِیَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوذَتَينِ ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰی اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ ، اِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهٗ قَطَرَ ، وَاِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُوءِ ، فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفْسِهٖ اِلَّا مَاتَ ، وَنَفْسُهٗ يَنْتَهِی حَيْثُ يَنْتَهِی طَرْفُهٗ ، فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰی يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ ، فَيَقْتُلُهٗ ، ثُمَّ يَاتِی عِيْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ قَومٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ ، فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِی الْجَنَّةِ ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَوحَی اللّٰهُ اِلٰی عِيسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنِّی قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّی لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ ، فَحَرِّزْ عِبَادِی اِلَی الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ ، فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰی بُحَيرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ اٰخِرُهُم فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَآءٌ ، وَيُحْصَرُ نَبِیُّ اللّٰهِ عِيسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰی يَكُونَ رَأْسُ الثَّورِ لِاَحَدِهِمْ خَيرًا مِنْ مِائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَومَ ، فَيَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰهِ عِيسٰی وَاَصْحَابُهٗ ، فَيُرسِلُ اللّٰهُ عَلَيهِمُ النَّغَفَ فِی رِقَابِهِم ، فَيُصْبِحُونَ فَرْسٰی كَمَوتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ، ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِیُّ اللّٰهِ عِيسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُهٗ اِلَی الْاَرْضِ ، فَلَا يَجِدُونَ فِی الْاَرْضِ مَوضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَأَهٗ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰهِ عِيسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُهٗ اِلَی اللّٰهِ فَيُرسِلُ اللّٰهُ طَيرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ

فَتحمِلُهُمْ فَتطْرَحُهُمْ حَيثُ شَآءَ اللهُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ مَطَرًا لَايَكُنْ مِنهُ بَيتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ، فَيغْسِلُ الْأَرْضَ حَتّىٰ يَتْرُكَهَا كَالزَّلَقَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلأرضِ أنْبِتِي ثَمَرَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيومَئِذٍ تَاكُلُ العِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ، وَيَستَظِلُّونَ بِقِحفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ، حَتّىٰ إنَّ اللَّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكفِي الفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّقْحَةَ مِنَ البَقَرِ لَتكفِي القَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّقْحَةَ مِنَ الغَنَمِ لَتكفِي الفَخِذَ مِنَ النَّاسِ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إذْ بَعَثَ اللهُ رِيحًا طَيِّبَةً، فَتَأْخُذُهُمْ تَحتَ آبَاطِهِم، فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ، فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسلِمٌ وَالتِّرمَذِي وَأبُودَاؤدَ وَابنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ [مسلم حدیث رقم: ۷۳۷۳، ترمذی حدیث رقم: ۲۲۴۰، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۳۲۱، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۴۰۷۵]۔

ترجمہ: حضرت نواس بن سمعان ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صبح دجال کا ذکر فرمایا۔ آپ نے اس کے فتنہ کو کبھی کم اور کبھی بہت زیادہ بیان کیا حتیٰ کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے کسی جھنڈ میں ہے۔ جب ہم شام کے وقت آپ ﷺ کے پاس گئے تو آپ ﷺ ہمارے ان تاثرات کو بھانپ گئے آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! صبح آپ نے دجال کا ذکر کیا آپ نے اس کے فتنہ کو کبھی کم اور کبھی بہت زیادہ بیان کیا۔ حتیٰ کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے کسی جھنڈ میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال کے علاوہ دوسرے فتنوں سے مجھے زیادہ خوف ہے۔ اگر میری موجودگی میں دجال نکلا تو تمہارے بجائے میں اس سے مقابلہ کروں گا اور اگر میری غیر موجودگی میں نکلا تو ہر شخص خود مقابلہ کرے گا اور ہر مسلمان پر اللہ میرا خلیفہ اور نگہبان ہے۔ دجال نوجوان اور گھونگریالے بالوں والا ہوگا۔ اس کی آنکھ پھولی ہوئی ہوگی۔ میں اس کو عبدالعزیٰ بن قطن کے مشابہ قرار دیتا ہوں۔ تم میں سے جو شخص اس کو پائے وہ اس کے سامنے سورہ کہف کی ابتدائی دس آیتیں پڑھے۔ بلاشبہ شام اور عراق کے درمیان سے اس کا خروج ہوگا وہ اپنے دائیں بائیں فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو ثابت قدم رہنا۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ وہ زمین میں کب تک رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا چالیس دن تک، ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا، ایک دن ایک ماہ کے برابر اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر اور باقی ایام تمہارے عام دنوں کی طرح ہوں گے، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! پس جو دن ایک سال کی طرح ہوگا کیا اس میں ہمیں ایک دن کی نماز پڑھنا کافی ہوگا، آپ نے

فرمایا: نہیں، تم اس کے لیے ایک سال کی نمازوں کا اندازہ کر لینا، ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! وہ زمین پر کس قدر تیز چلے گا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس بارش کی طرح جس کو پیچھے سے ہوا دھکیل رہی ہو، وہ ایک قوم کے پاس جا کر ان کو ایمان کی دعوت دے گا وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی دعوت قبول کر لیں گے، وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ پانی برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ سبزہ اگائے گی، ان کے چرنے والے جانور شام کو آئیں گے تو ان کے کوہان پہلے سے لمبے، تھن بڑے اور کوکھیں دراز ہوں گی، پھر وہ دوسری قوم کے پاس جا کر ان کو دعوت دے گا، وہ اس کی دعوت کو مسترد کریں گے۔ وہ ان کے پاس سے لوٹ جائے گا، ان پر قحط اور خشک سالی آئے گی اور ان کے پاس ان کے مالوں سے کچھ نہیں رہے گا، پھر وہ ایک بنجر زمین کے پاس سے گزرے گا اور زمین سے کہے گا کہ اپنے خزانے نکال دو، تو زمین کے خزانے اس کے پاس ایسے آئیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سرداروں کے پاس جاتی ہیں پھر وہ ایک کڑیل جوان کو بلائے گا اور تلوار مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا، جیسے نشانہ پر کوئی چیز لگتی ہے، پھر وہ اس کو بلائے گا تو وہ (زندہ ہو کر) دمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا آئے گا، دجال کے اسی معمول کے دوران اللہ تعالیٰ حضرت مسیح ابن مریم کو بھیجے گا، وہ دمشق کے مشرق میں سفید مینار کے پاس دو زرد رنگ کے حلے پہنے دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہوں گے، جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا سر جھکائیں گے تو موتیوں کی طرح قطرے گریں گے، جس کافر تک بھی ان کی خوشبو پہنچے گی اس کا زندہ رہنا ممکن نہ ہوگا، اور ان کی خوشبو منتہائے نظر تک پہنچے گی، وہ دجال کو تلاش کریں گے حتیٰ کہ باب لُدّ پر اس کو موجود پا کر قتل کر دیں گے۔ پھر حضرت مسیح ابن مریم کے پاس ایک ایسی قوم آئے گی جس کو اللہ تعالیٰ نے دجال سے [illegible] رکھا تھا، وہ ان کے چہروں پر دستِ شفقت پھیریں گے، اور انہیں جنت میں ان کے درجات کی خبر دیں گے، ابھی وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائے گا، میں نے اپنے کچھ بندوں کو نکالا ہے جن سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں ہے، تم میرے ان بندوں کو طور کی طرف اکٹھا کرو، اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو بھیجے گا، اور وہ ہر بلندی سے بہ سرعت پھسلتے ہوئے آئیں گے، ان کی پہلی جماعتیں بحیرہ طبرستان سے گزریں گی اور وہاں کا تمام پانی پی لیں گی، پھر جب دوسری جماعتیں وہاں سے گزریں گی تو وہ کہیں گی یہاں پر کسی وقت پانی تھا، اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اور ان کے اصحاب محصور ہو جائیں گے حتیٰ کہ ان میں سے کسی ایک کے نزدیک بیل کی سری بھی تم میں سے کسی ایک کے سو دینار سے افضل ہوگی، پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ

اوران کے اصحاب دعا کریں گے، تب اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کرے گا تو صبح کو وہ سب یک لخت مرجائیں گے، پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اوران کے اصحاب زمین پر اتریں گے مگر زمین پر ایک بالشت برابر جگہ بھی ان کی گندگی اور بدبو سے خالی نہیں ہوگی، پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اوران کے اصحاب اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے، تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی گردنوں کی مانند پرندے بھیجے گا، یہ پرندے ان لاشوں کو اٹھائیں گے اور جہاں اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا وہاں پھینک دیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ایک بارش بھیجے گا جو زمین کو دھودے گی اور ہر گھر خواہ وہ مٹی کا مکان ہو یا کھال کا خیمہ وہ آئینہ کی طرح صاف ہوجائے گا، پھر زمین سے کہا جائے گا تم اپنے پھل اگاؤ اور اپنی برکتیں لوٹاؤ، سواس دن ان کی جماعت ایک انار کو (سیر ہوکر) کھالے گی، اور ایک دودھ دینے والی گائے لوگوں کے ایک قبیلہ کے لیے کافی ہوگی، اور دودھ دینے والی بکری ایک گھر والوں کے لیے کافی ہوگی، اسی دوران اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے لگے گی اور وہ ہر مومن اور ہر مسلم کی روح قبض کرے گی، اور برے لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح کھلے عام جماع کریں گے اور انہیں پر قیامت قائم ہوگی۔

نُزُولُ المَسِيحِ عَلَيهِ السَّلَامُ مِنَ السَّمَآئِ بِجَسَدِهٖ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے جسم سمیت نازل ہونا

قَالَ اللّٰہ تعالٰی وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا حَكِيمًا [النساء :۱۵۸،۱۵۷] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسے یہود نے یقیناً قتل نہ کیا بلکہ اسے اللہ نے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ [النساء:۱۵۹] اور فرمایا: کوئی ایسا اہل کتاب نہیں جو اس پر اسکی موت سے پہلے پہلے ایمان نہ لائے۔ وَقَالَ تَعَالٰی وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا [آل عمران ۴۶] اور فرمایا وہ لوگوں سے پنگھوڑے میں اور ادھیڑ عمر میں باتیں کرتا ہے۔ وقَالَ تعالٰی مَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ [النساء:۱۵۷] اور فرمایا انہوں نے اسے نہ تو قتل کیا اور نہ ہی پھانسی پر چڑھایا بلکہ کوئی شخص ان کے لیے تشبیہ دیا گیا۔ وقَالَ تعالٰی وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ [الزخرف :۶۱] اور فرمایا بے شک وہ قیامت کی نشانی ہے۔ وقَالَ تعالٰی إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ [آل عمران:۵۵] اور فرمایا کہ بے شک میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی

طرف اٹھالوں گا۔

(384)۔عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَيُوشِكَنَّ اَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا ، فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْحَرْبَ وَيَفِيضُ الْمَالَ حَتّٰى لَايَقْبَلَهٗ اَحَدٌ ، حَتّٰى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ يَقُولُ اَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَأُوا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي وَالتِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۳۴۴۸، مسلم حدیث رقم:۳۸۹، ترمذی حدیث رقم:۲۲۳۳]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ وہ دن دور نہیں کہ عیسیٰ بن مریم تم میں نازل ہوگا، فیصلے کرے گا، عدل کرے گا، صلیب کو توڑ دے گا اور خنزیز کو قتل کردے گا۔ جنگ بند کردے گا اور مال کو بہادے گا حتیٰ کہ اسے کوئی بھی قبول نہیں کرے گا۔ حتیٰ کہ ایک سجدہ دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہو جائے گا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ کوئی ایسا اہل کتاب نہیں جو اس پر اس کی موت سے پہلے ایمان نہ لے آئے اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوگا۔

(385)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهٗ يَعْنِي عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيٌّ اِنَّهٗ نَازِلٌ فَاِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ كَاَنَّ رَأْسَهٗ يَقْطُرُ وَاِنْ لَّمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ ، فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُهْلِكُ اللّٰهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِسْلَامَ وَيُهْلِكُ الْمَسِيحُ الدَّجَّالَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ اَرْبَعِينَ سَنَةً ، ثُمَّ يُتَوَفّٰى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم:۴۳۲۴] ، وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ هُوَ مَرْبُوعُ الْخَلْقِ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ حِينَ رَاٰهُ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ [مسلم حدیث رقم:۴۱۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: میرے اور اس کے درمیان یعنی حضرت

عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ اس نے نازل ہونا ہے۔ جب تم اسے دیکھو تو اسے پہچان لو۔ سرخی اور سفیدی سے ملا جلا آدمی ہے۔ وہ ہلکے پیلے رنگ کے کپڑوں میں ہوگا۔ ایسے لگے گا کہ اس کے سر سے قطرے ٹپک رہے ہیں خواہ اس تک رطوبت نہ پہنچی ہو۔ وہ لوگوں سے اسلام کی خاطر جنگ لڑے گا۔ پس صلیب کو کاٹ دے گا اور خنزیر کو قتل کر دے گا اور جزیہ ختم کر دے گا اور اس کے زمانے میں اللہ اسلام کے سواء تمام ملتوں کو ہلاک کر دے گا۔ مسیح، دجال کو قتل کر دے گا۔ وہ زمین میں چالیس سال گزارے گا۔ پھر اسے موت دی جائے گی اور مسلمان اس پر نمازِ جنازہ پڑھیں گے۔

مسلم کی روایت میں ہے کہ ان کی رنگت سرخی اور سفیدی کے درمیان ملی جلی تھی جب آپ ﷺ نے انہیں معراج کی رات دیکھا تھا۔

(386)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَعِندَ ذٰلِكَ يَنْزِلُ اَخِي ابْنُ مَرْيَمَ مِنَ السَّمَآءِ رَوَاهُ فِي كَنْزِ الْعُمَّالِ وَ كَذَا فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ [کنز العمال ۲۶۸/۷، مجمع الزوائد ۳۴۹/۷ حدیث رقم: ۱۲۵۴۳]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسے وقت میں میرا بھائی ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔

(387)۔ وَعَنِ الْحَسَنِ الْبُصْرِيِّ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلْيَهُودِ اَنَّ عِيسٰى لَمْ يَمُتْ وَاِنَّهُ رَاجِعٌ اِلَيْكُمْ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ [ابن جریر ۳۵۵/۳ حدیث رقم: ۵۶۲۰، در منثور ۲/۲۶، ابن کثیر ۱/۵۰۵]۔ صحیح، و ما ارسله الحسن فهو عن سیدنا علی رضی اللہ عنہ و کان یکتم اسمه من حجاج

ترجمہ: حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں سے فرمایا: بے شک عیسیٰ نہیں مرے بلکہ وہ قیامت کے دن سے پہلے پہلے تمہارے پاس واپس آنے والے ہیں۔

(388)۔ وَعَنْ رَبِيعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّ النَّصَارٰى اَتَوا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ رَبَّنَا حَيٌّ لَا يَمُوْتُ وَاَنَّ عِيسٰى يَاْتِي عَلَيْهِ الْفَنَآءُ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ [ابن جریر ۲۰۱/۳ حدیث رقم: ۵۱۳۷]۔

ترجمہ: حضرت ربیع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عیسائی نبی کریم ﷺ کے پاس آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے

کہ ہمارا رب زندہ ہے مرے گا نہیں اور عیسیٰ پر فنا آئے گی۔

(389)۔وَعَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ فِیْکُمْ ابْنُ مَرْیَمَ فَاَمَّکُمْ مِنْکُمْ وَ قَالَ ابْنُ اَبِی ذِئْبٍ فَاَمَّکُمْ اَیْ بِکِتَابِ اللّٰہِ وَسُنَّۃِ نَبِیِّکُمْ رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۳۹۳،۳۹۲، شرح السنة حدیث رقم:۴۲۷۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری شان اس وقت کیا ہوگی جب تم میں ابن مریم نازل ہوگا اور تمہاری راہنمائی تمہاری شریعت کے مطابق کرے گا۔ ابن ابی ذئب نے فرمایا کہ وہ تمہاری راہنمائی اللہ کی کتاب اور تمہارے نبی کی سنت سے کرے گا۔

(390)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ لَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِنْ اُمَّتِی یُقَاتِلُونَ عَلَی الْحَقِّ ظَاھِرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ قَالَ فَیَنْزِلُ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَیَقُوْلُ اَمِیْرُھُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا ، فَیَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَکْرِمَۃَ اللّٰہِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۳۹۵]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری اُمت کا ایک گروہ حق کیلئے غالب ہو کر قیامت تک لڑتا ہی رہے گا۔ فرمایا پھر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے۔ انکا امیر کہے گا آیئے ہمیں نماز پڑھایئے۔ وہ فرمائیں گے نہیں۔ تم میں سے بعض بعضوں پر امیر ہیں اللہ کی طرف سے اس اُمت کو اعزاز ہے۔

(391)۔وَعَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ رَوَاہُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۳۹۲، بخاری حدیث رقم:۳۴۴۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری شان اس وقت کیا ہوگی جب تم میں ابن مریم نازل ہوگا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

(392)۔وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ مِنَ السَّمَاءِ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ رَوَاہُ الْبَیْھَقِی فِی کِتَابِ الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَقَالَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِی الصَّحِیْحِ عَنْ یَحْیَی بْنِ بُکَیْرٍ ، وَ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْہٍ آخَرَ عَنْ یُوْنُسَ ، وَاِنَّمَا اَرَادَ نُزُوْلَہُ مِنَ

السَّمَآئِ بَعْدَ الرَّفْعِ اِلَيْهِ [كتاب الاسماء و الصفات للبيهقي ٢/١٦٦]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری شان اس وقت کیا ہوگی جب عیسیٰ ابن مریم تم میں آسمان سے نازل ہوگا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

(393)۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ لَیُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْیَمَ بِفَجِّ الرَّوحَآئِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ لَیَثْنِیَنَّهُمَا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۳۰۳۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ ابن مریم روحا کے راستے پر ضرور بہ ضرور حج یا عمرہ کے لیے یا دونوں کے لیے آئے ہوئے کلمہ توحید بلند کریں گے۔

(394)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیَهْبِطَنَّ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا وَاِمَامًا مُقْسِطًا وَلَیَسْلُکَنَّ فَجًّا حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ بِنِیَّتِهِمَا وَلَیَأْتِیَنَّ قَبْرِی حَتّٰی یُسَلِّمَ عَلَیَّ وَلَاَرُدَّنَّ عَلَیْهِ، یَقُوْلُ اَبُوْهُرَیْرَةَ اَیْ بَنِی اَخِی اِنْ رَأَیْتُمُوْهُ فَقُوْلُوْا اَبُوْهُرَیْرَةَ یُقْرِئُکَ السَّلَام رَوَاهُ الْحَاکِمُ فِی الْمُسْتَدْرَکِ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ [مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۲۱۴]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم ضرور بر ضرور اتریں گے۔ حاکم، عادل، امام اور منصف بن کر اور حج یا عمرہ کے لیے یا دونوں کی نیت کر کے راستہ چلیں گے اور میری قبر پر ضرور آئیں گے حتیٰ کہ مجھے سلام کہیں گے اور میں ضرور بر ضرور انہیں جواب دوں گا۔ ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اے میرے بھائی کے بیٹو! اگر تم انہیں دیکھو تو کہنا ابو ہریرہ آپ کو سلام کہتا ہے۔

(395)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَنْزِلُ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ اِلَی الْاَرْضِ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَهٗ وَیَمْکُثُ خَمْسًا وَاَرْبَعِیْنَ سَنَةً، ثُمَّ یَمُوْتُ فَیُدْفَنُ مَعِیَ فِی قَبْرِیْ، فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ مِنْ قَبْرٍ وَاحِدٍ بَیْنَ اَبِی بَکْرٍ وَعُمَرَ رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِی فِی الْوَفَا [الوفا ۲/۸۱۴]۔ لَمْ یُعْرَفْ سَنَدُهٗ

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم زمین کی طرف

نازل ہوگا۔ پھر نکاح کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی اور پینتالیس سال زندہ رہے گا۔ پھر فوت ہوگا اور میرے ساتھ میرے مقبرے میں دفن کیا جائے گا اور میں اور عیسیٰ بن مریم ایک ہی مقبرے میں ابوبکر اور عمر کے درمیان اٹھیں گے۔

(396)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَکْتُوبٌ فِی التَّوْرٰۃِ صِفَۃُ مُحَمَّدٍ ، وَعِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ یُدْفَنُ مَعَہٗ ، قَالَ اَبُو مَوْدُودٍ وَقَدْ بَقِیَ فِی الْبَیْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ رَوَاہُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم:۳۶۱۷]۔وَقَالَ التِّرْمَذِیُّ حسن

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محمد ﷺ کی صفت تورات میں لکھی ہوئی ہے اور یہ کہ عیسیٰ بن مریم ان کے ساتھ دفن ہوں گے۔ ابومودود کہتے ہیں کہ روضہ انور میں ایک قبر کی جگہ ابھی باقی ہے۔

قِیَامُ السَّاعَۃِ عَلٰی شِرَارِ النَّاسِ

قیامت کا شریر ترین لوگوں پر قائم ہونا

(397)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ لَاتَقُومُ السَّاعَۃُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ الْخَلْقِ رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۷۴۹۵]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت صرف شریر ترین لوگوں پر قائم ہوگی۔

(398)۔وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَاتَقُومُ السَّاعَۃُ عَلٰی اَحَدٍ یَقُولُ ، اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۳۷۶]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کسی ایک شخص کے ہوتے ہوئے بھی قائم نہیں ہوگی جو اللہ اللہ کہہ رہا ہو۔

بَابُ شُئُونِ یَومِ الْقِیَامَۃِ

قیامت کے دن کے معاملات کا باب

اَلنَّفْخُ فِي الصُّورِ وَ الْحَشْرُ

صور پھونکا جانا اور حشر کا ہونا

و قَالَ اللّٰہ تعالٰی وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِ ذَاهُمْ مِنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ [يٰسين: ۵۱] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور صور پھونکا جائے گا تو پھر وہ لوگ اپنی قبروں سے اپنے رب کی طرف جلدی جلدی چل پڑیں گے۔

(399)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الصُّوْرُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَ اَبُوْ دَاؤُدَ وَ الدَّارِمِي [ترمذی حدیث رقم: ۲۴۳۰، ۳۲۴۴، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۷۴۲، سنن دارمی حدیث رقم: ۲۸۰۰، مسند احمد حدیث رقم: ۶۵۱۴]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: صور ایک سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔

(400)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ، اَلنَّاقُوْرُ الصُّوْرُ، قَالَ وَ الرَّاجِفَةُ النَّفْخَةُ الْاُوْلٰى، وَ الرَّادِفَةُ الثَّانِيَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری کتاب الرقاق باب نفخ الصور، ترجمۃ الباب]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ کے بارے میں فرمایا: کہ ناقور سے مراد صور ہے اور فرمایا کہ راجفہ سے مراد پہلا پھونک ہے اور رادفہ سے مراد دوسرا پھونک ہے۔

(401)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلرِّجَالُ وَ النِّسَآءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ؟ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ رَوَاهُ مُسْلِم وَ الْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۷۱۹۸، بخاری حدیث رقم: ۶۵۲۷، نسائی حدیث رقم: ۲۰۸۴، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۴۲۷۶، مسند احمد حدیث رقم: ۲۴۳۱۹]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمار ہے تھے: لوگ قیامت کے دن ننگے پاؤں، ننگے بدن، ختنہ کے بغیر اٹھائے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مرد اور عورتیں اکٹھے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے؟ فرمایا: اے عائشہ معاملہ ایک دوسرے کو دیکھنے سے زیادہ سخت ہوگا۔

اَلْحِسَابُ وَ الْمِيْزَانُ

حساب اور ترازو

وَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ [الزلزال:۷،۸] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو معمولی نیکی بھی کرے گا اسے دیکھ لے گا اور جو معمولی برائی بھی کرے گا اسے دیکھ لے گا۔ وَ قَالَ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ [الفاتحۃ:۳] اور فرمایا: بدلے کے دن کا مالک۔ وَ قَالَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ [البقرۃ:۴] اور فرمایا: وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

(402)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي بَعْضِ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِي حِسَابًا يَّسِيْرًا، قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ؟ قَالَ اَنْ يَّنْظُرَ فِي كِتَابِهٖ فَيَتَجَاوَزَ عَنْهُ، اِنَّهٗ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ، هَلَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ مِثْلُهٗ فِي مُسْلِم وَ الْبُخَارِيِ وَ اللفظ لاحمد [مسند احمد حديث رقم: ۲۴۲۷۰، مسلم حديث رقم: ۷۲۲۵، ۷۲۲۶، ۷۲۲۷، ۷۲۲۸، بخاری حدیث رقم: ۱۰۳، ۴۹۳۹، ترمذی حدیث رقم: ۲۴۲۶]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی نماز میں یوں عرض کرتے ہوئے سنا: اے میرے اللہ مجھ سے آسان حساب لے۔ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ آسان حساب کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ اس کے اعمال نامے کو دیکھے اور اس سے درگزر کر دے۔ بے شک اس دن جس سے حساب شروع ہوگیا اے عائشہ وہ ہلاک ہوگیا۔

اَلْحَوْضُ الْكَوْثَرُ

حوضِ کوثر

(403)۔ عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ عَمۡرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ حَوۡضِی مَسِيۡرَةُ شَهۡرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ، مَآؤُهُ اَبۡيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيۡحُهُ اَطۡيَبُ مِنَ الۡمِسۡكِ وَكِيۡزَانُهُ كَنُجُوۡمِ السَّمَآءِ، مَنۡ يَشۡرَبُ مِنۡهَا فَلَا يَظۡمَأُ اَبَدًا رَوَاهُ مُسۡلِمٌ وَالۡبُخَارِی[مسلم حدیث رقم: ۵۹۷۱، بخاری حدیث رقم: ۶۵۷۹]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میرا حوض ایک مہینے کی مسافت کے برابر طویل ہے۔ اور اس کے اضلاع برابر ہیں اور اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور اس کی خوشبو کستوری سے زیادہ اچھی ہے اور اس کے گلاس آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں۔ جو اس میں سے پی لے گا ابد تک پیاسا نہ ہوگا۔

(404)۔ وَعَنۡ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ بَيۡنَمَا اَنَا اَسِيۡرُ فِی الۡجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِنَهۡرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الۡمُجَوَّفِ، قُلۡتُ مَا هٰذَا يَا جِبۡرِيۡلُ؟ قَالَ هٰذَا الۡكَوۡثَرُ الَّذِیۡ اَعۡطَاكَ رَبُّكَ، فَاِذَا طِيۡنُهُ مِسۡكٌ اَذۡفَرُ رَوَاهُ الۡبُخَارِی [بخاری حدیث رقم: ۶۵۸۱]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میں جنت میں سیر کر رہا تھا کہ میں ایک نہر پر پہنچ گیا۔ جس کے دونوں کنارے ان موتیوں کے قبے تھے جو اندر سے خالی ہوتے ہیں۔ میں نے پوچھا اے جبریل یہ کیا ہے؟ جبریل نے کہا یہ وہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ اس کی مٹی خالص مشک ہے۔

اَلشَّفَاعَةُ

شفاعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَنۡ ذَا الَّذِیۡ يَشۡفَعُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ [البقرۃ: ۲۵۵] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کون ہے جو اسکی اجازت کے بغیر اس کے ہاں شفاعت کرے۔ وَقَالَ عَسٰۤی اَنۡ يَّبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا [بنی اسرائیل: ۷۹] اور فرمایا: قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر کھڑا کردے۔

(405)۔وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَلَاقَوْلَ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی اِبْرَاھِیمَ رَبِّ اِنَّھُنَّ اَضْلَلْنَ کَثِیْرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِی فَاِنَّہٗ مِنِّی وَقَالَ عِیْسٰی اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ فَرَفَعَ یَدَیْہِ، فَقَالَ، اَللّٰھُمَّ اُمَّتِی اُمَّتِی وَبَکٰی، فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا جِبْرِیْلُ، اِذْھَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَرَبُّکَ اَعْلَمُ فَاسْئَلْہُ مَا یُبْکِیْہِ، فَاَتَاہُ جِبْرِیْلُ فَسَئَلَہٗ فَاَخْبَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِمَا قَالَ وَھُوَ اَعْلَمُ، فَقَالَ اللّٰہُ یَا جِبْرِیْلُ، اِذْھَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِیْکَ فِی اُمَّتِکَ وَلَا نَسُوْئُکَ رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۴۹۹]۔وَلَمَّا نَزَلَتْ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذاً لَا اَرْضٰی وَ وَاحِدٌ مِنْ اُمَّتِی فِی النَّارِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابراہیم کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان تلاوت فرمایا: اے میرے رب بے شک انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا۔ پس جس نے میری اتباع کی وہ مجھ سے ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں۔ آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ اٹھالیے اور دعا فرمائی: اے میرے اللہ میری امت میری امت اور آپ ﷺ رونے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبریل محمد کے پاس جاؤ۔ حالانکہ تیرا رب بہتر جانتا ہے مگر پھر بھی پوچھ کہ اسے کونسی بات رلا رہی ہے؟ آپ کے پاس جبریل حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ نے جو بات فرمائی تھی انہیں بتا دی۔ اللہ تو بہتر جانتا ہے۔ اللہ نے فرمایا: اے جبریل۔ محمد کی طرف جاؤ اور کہو ہم آپ کی امت کے بارے میں آپ کو راضی کر دیں گے اور آپ کو کبھی فراموش نہیں کریں گے۔

جب یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گا جب تک میرا ایک امتی بھی دوزخ میں ہوگا۔

(406)۔وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُھُمْ فِی بَعْضٍ، فَیَأْتُوْنَ اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ اشْفَعْ اِلٰی رَبِّکَ، فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَھَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِاِبْرَاھِیْمَ فَاِنَّہٗ

خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ، فَيَاتُونَ اِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِن عَلَيْكُمْ بِمُوسٰى فَاِنَّهٗ كَلِيْمُ اللّٰهِ، فَيَاتُونَ مُوسٰى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِن عَلَيْكُمْ بِعِيسٰى فَاِنَّهٗ رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ، فَيَاتُونَ عِيسٰى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِن عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ، فَيَاتُونِي فَاَقُولُ اَنَا لَهَا، فَاَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي، فَيُؤْذَنُ لِي وَيُلْهِمُنِيْ مَحَامِدَ اَحْمَدُهٗ بِهَا لَا تَحْضُرُنِيَ الْاٰنَ، فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَاَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا، فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُولُ يَا رَبِّ اُمَّتِي اُمَّتِي، فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ، فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ، ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا، فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ، اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُولُ يَا رَبِّ اُمَّتِي اُمَّتِي، فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ اَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ، فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ، ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا، فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ، اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُولُ يَا رَبِّ اُمَّتِي اُمَّتِي، فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهٖ اَدْنٰى اَدْنٰى اَدْنٰى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ، فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ، ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا، فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ، اِرْفَعْ رَأْسَكَ قُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُولُ يَا رَبِّ اُذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ وَلٰكِن وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكِبْرِيَائِي وَعَظْمَتِي لَاُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ۴۷۹، بخاری حديث رقم: ۷۵۱۰]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ ایک دوسرے میں گڈمڈ ہو کر گھوم رہے ہوں گے، حضرت آدم کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے رب کے ہاں ہماری شفاعت فرمایئے، آپ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم لوگ ابراہیم کے پاس جاؤ وہ اللہ کے خلیل ہیں، لوگ حضرت ابراہیم کے پاس جائیں گے، وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم لوگ موسیٰ کے پاس جاؤ،

وہ اللہ کے کلیم ہیں، لوگ حضرت موسیٰ کے پاس جائیں گے، وہ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم لوگ عیسیٰ کے پاس جاؤ وہ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں، لوگ حضرت عیسیٰ کے پاس جائیں گے، وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم لوگ محمد کے پاس جاؤ، پھر وہ لوگ میرے پاس آئیں گے، تو میں کہوں گا میں اس کام کے لیے موجود ہوں، پھر میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا، مجھے اجازت دے دی جائے گی، اللہ تعالیٰ مجھے حمد کے ایسے طریقے الہام فرمائے گا جو اِس وقت میرے خیال میں حاضر نہیں ہیں، میں اس کی ان تعریفات کے ساتھ حمد کروں گا، اور اس کے آگے سجدے میں پڑ جاؤں گا، کہا جائے گا اے محمد اپنا سر اٹھایئے، کہیے، سنا جائے گا، مانگیے، آپ کو دیا جائے گا، شفاعت کیجیے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، میں عرض کروں گا اے میرے رب میری امت میری امت، پھر کہا جائے گا کہ جایئے جس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے جہنم سے نکال لیجیے، میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا، پھر واپس آؤں گا اور انہی تعریفات کے ساتھ اس کی حمد کروں گا، پھر سجدے میں پڑ جاؤں گا، کہا جائے گا اے محمد اپنا سر اٹھایئے، کہیے، سنا جائے گا، مانگیے، آپ کو دیا جائے گا، شفاعت کیجیے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، میں عرض کروں گا اے میرے رب میری امت میری امت، کہا جائے گا جایئے جس کے دل میں ایک ذرہ برابر یا رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے جہنم سے نکال لیجیے، پھر واپس آؤں گا اور انہی تعریفات کے ساتھ اس کی حمد کروں گا، پھر اس کے آگے سجدے میں پڑ جاؤں گا، کہا جائے گا اے محمد اپنا سر اٹھایئے، کہیے، سنا جائے گا، مانگیے، آپ کو دیا جائے گا، شفاعت کیجیے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، میں عرض کروں گا اے میرے رب میری امت میری امت، کہا جائے گا جایئے جس کے دل میں رائی کے چھوٹے سے چھوٹے، اس سے بھی چھوٹے دانے کے برابر ایمان ہے اسے جہنم سے نکال لیجیے، میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا، پھر چوتھی مرتبہ واپس آؤں گا اور انہی تعریفات کے ساتھ اسکی حمد کروں گا، پھر سجدے میں پڑ جاؤں گا، کہا جائے گا اے محمد اپنا سر اٹھایئے، کہیے، سنا جائے گا، مانگیے، آپ کو دیا جائے گا، شفاعت کیجیے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، میں عرض کروں گا اے میرے رب مجھے اجازت دے کہ جس نے بھی لا الہ الا اللہ کہا (اسے جہنم سے نکال لوں)، اللہ تعالیٰ فرمائے گا آپ کیلیے یہ نہیں تھا پھر بھی مجھے اپنی عزت اور جلال اور کبریائی اور عظمت کی قسم ہے کہ جس نے بھی لا الہ الا اللہ کہا میں اسے جہنم سے نکال دوں گا۔

(407)۔وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ اَنْ یَشْفَعَ لِی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ، فَقَالَ اَنَا فَاعِلٌ، قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَیْنَ اَطْلُبُکَ؟ قَالَ اطْلُبْنِی اَوَّلَ مَاتَطْلُبُنِی عَلَی الصِّرَاطِ، قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَلْقَکَ عَلَی الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِی عِنْدَ الْمِیْزَانِ، قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَلْقَکَ عِنْدَ الْمِیْزَانِ، قَالَ فَاطْلُبْنِی عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّی لَا اُخْطِئُ ھٰذِہِ الثَّلٰثَ الْمَوَاطِنَ رَوَاہُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم:۲۴۳۳]۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے درخواست کی کہ آپ قیامت کے دن میری شفاعت فرمائیں۔آپ نے فرمایا میں کروں گا۔میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ فرمایا مجھے تلاش کرلینا۔سب سے پہلے تم مجھے پل صراط پر تلاش کرنا۔میں نے عرض کیا اگر میں آپ سے صراط پر نہ مل سکوں تو پھر؟ فرمایا پھر ترازو کے پاس مجھے تلاش کرنا۔میں نے عرض کیا اگر میں آپ سے ترازو کے پاس بھی نہ مل سکوں تو پھر؟ فرمایا مجھے حوض کے پاس تلاش کرنا۔میں ان تین مقامات سے غائب نہیں ہوں گا۔

(408)۔وَعَنْ حُذَیْفَۃَ وَ اَبِیھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَجْمَعُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالَی النَّاسَ فَیَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی تُزْلَفَ لَھُمُ الْجَنَّۃُ فَیَاْتُوْنَ آدَمَ، فَیَقُوْلُوْنَ یَا اَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّۃَ فَیَقُوْلُ وَھَلْ اَخْرَجَکُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ اِلَّا خَطِیْئَۃُ اَبِیْکُمْ، لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ اِذْھَبُوْا اِلٰی ابْنِی اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰہِ، قَالَ فَیَقُوْلُ اِبْرَاھِیْمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ اِنَّمَا کُنْتُ خَلِیْلًا مِنْ وَرَآءَ وَرَآءَ، اِعْمَدُوْا اِلٰی مُوْسٰی الَّذِیْ کَلَّمَہُ اللّٰہُ تَکْلِیْمًا، فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ، فَیَقُوْلُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ، اِذْھَبُوْا اِلٰی عِیْسٰی کَلِمَۃِ اللّٰہِ وَرُوْحِہٖ، فَیَقُوْلُ عِیْسٰی لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ، فَیَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا ﷺ فَیَقُوْمُ فَیُؤْذَنُ لَہٗ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَۃُ وَالرَّحْمُ، فَیَقُوْمَانِ جَنْبَتَیِ الصِّرَاطِ یَمِیْنًا وَشِمَالًا، فَیَمُرُّ اَوَّلُکُمْ کَالْبَرْقِ، قَالَ قُلْتُ بِاَبِی اَنْتَ وَاُمِّی اَیُّ شَیْءٍ کَمَرِّ الْبَرْقِ؟ قَالَ اَلَمْ تَرَوْا اِلَی الْبَرْقِ کَیْفَ یَمُرُّ وَیَرْجِعُ فِی طَرْفَۃِ عَیْنٍ، ثُمَّ کَمَرِّ الرِّیْحِ، ثُمَّ کَمَرِّ الطَّیْرِ وَشَدِّ الرِّحَالِ تَجْرِی بِھِمْ اَعْمَالُھُمْ وَنَبِیُّکُمْ قَائِمٌ عَلَی الصِّرَاطِ یَقُوْلُ یَارَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ، حَتّٰی

تَعْجَزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ، حَتّٰى يَجِئَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيْعُ السَّيْرَ اِلَّا زَحْفًا، قَالَ وَفِي حَافَتَي الصِّرَاطِ كَلَالِيْبُ مُعَلَّقَةٌ مَامُوْرَةٌ، تَاْخُذُ مَنْ اُمِرَتْ بِهٖ فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ وَمَكْدُوْسٌ فِي النَّارِ وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ اِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۴۸۲]۔

ترجمہ: حضرت حذیفہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا۔ مومنین کھڑے ہو جائیں گے حتیٰ کہ جنت ان کے قریب کر دی جائے گی۔ وہ حضرت آدم کے پاس جائیں گے۔ کہیں گے اے ہمارے جدِ امجد ہمارے لیے جنت کھلوائیے۔ وہ فرمائیں گے تمہیں جنت سے تمہارے جدِ امجد کی لغزش نے ہی نکالا تھا۔ یہ میرا کام نہیں ہے۔ میرے بیٹے ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ۔ حضرت ابراہیم فرمائیں گے۔ یہ میرا کام نہیں ہے۔ میں تو دور رہ کر خلیل تھا۔ تم لوگ موسیٰ کی طرف دھیان دو۔ جس نے اللہ سے خوب کلام کیا تھا۔ وہ لوگ حضرت موسیٰ کے پاس جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے یہ میرا کام نہیں۔ عیسیٰ کے پاس جاؤ جو اللہ کا کلمہ اور روح اللہ ہیں۔ حضرت عیسیٰ فرمائیں گے یہ میرا کام نہیں۔ پھر لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس حاضر ہوں گے۔ آپ ﷺ کھڑے ہو جائیں گے۔ آپ ﷺ کو اجازت دی جائے گی اور امانت اور صلہ رحمی کو بھیجا جائے گا۔ وہ دونوں پل صراط کے دائیں بائیں کھڑی ہو جائیں گی۔ تم میں سے پہلا شخص بجلی کی طرح گزر جائے گا۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں بجلی کی طرح گزرنا کیا چیز ہے؟ فرمایا تم لوگ بجلی کی طرف نہیں دیکھتے جیسے گزرتی ہے اور پلک جھپکنے میں واپس لوٹتی ہے۔ پھر (اگلا آدمی) ہوا کی طرح، پھر پرندے کی طرح اور کجاوہ کسنے کی طرح، ان کے اعمال انہیں لے کر گزریں گے اور تمہارا نبی پل صراط پر کھڑا ہوگا عرض کر رہا ہوگا اے میرے رب! سلامت رکھنا، سلامت رکھنا۔ حتیٰ کہ بندوں کے اعمال عاجز آ جائیں گے۔ چنانچہ ایک آدمی آئے گا اور وہ چلنے کی طاقت نہیں رکھے گا۔ سوائے گھسیٹ کر چلنے کے۔ پل صراط کے دونوں طرف کنڈے لٹکے ہوئے ہوں گے۔ وہ حکم کے پابند ہوں گے۔ جس کے متعلق حکم ہوگا اسے پکڑ لیں گے۔ بعض زخمی ہو کر نجات پائیں گے اور بعض ہاتھ پاؤں باندھ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں ابو ہریرہ کی جان ہے۔ بے شک جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت ہے۔

(409)۔وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ رَوَاهُ

التِرمَذِی وَاَبُو دَاؤد وَرَوَاهُ ابنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ ﷺ [ترمذی حدیث رقم:۲۴۳۵ ، ابو داؤد حدیث رقم:۴۷۳۹، ابن ماجة حدیث رقم:۴۳۱۰]۔قَالَ التِرمَذِیُ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت میری امت کے اہل کبائر کیلئے ہے۔

(410)۔وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِنِّی لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَھلِ الجَنَّةِ دُخُولًا الجَنَّةَ، وَاٰخِرَ اَھلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنهَا ، رَجُلٌ یُوتٰی بِهٖ یَومَ القِیٰمَةِ ، فَیُقَالُ اَعرِضُوا عَلَیهِ صِغَارَ ذُنُوبِهٖ وَارفَعُوا عَنهُ کِبَارَهَا ، فَتُعرَضُ عَلَیهِ صِغَارُ ذُنُوبِهٖ ، فَیُقَالُ عَمِلتَ یَومَ کَذَا وَکَذَا وَکَذَا وَکَذَا؟ وَعَمِلتَ یَومَ کَذَا وَکَذَا وَکَذَا وَکَذَا ؟ فَیَقُولُ نَعَمْ ، لَا یَستَطِیعُ اَن یُنکِرَ وَھُوَ مُشفِقٌ مِن کِبَارِ ذُنُوبِهٖ اَن تُعرَضَ عَلَیهِ ، فَیُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَکَ مَکَانَ کُلِّ سَیِّئَةٍ حَسَنَةً ، فَیَقُولُ رَبِّ قَدْ عَمِلتُ اَشیَآءَ لَا اَرَاھَا ھٰھُنَا ، وَلَقَدْ رَاَیتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حدیث رقم:۴۶۷، ترمذی حدیث رقم:۲۵۹۶]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں سب سے آخر میں ڈالے جانے والے آدمی کو جانتا ہوں اور دوزخ سے سب سے آخر میں نکلنے والے آدمی کو جانتا ہوں۔ وہ ایک آدمی ہوگا جسے قیامت کے دن لایا جائے گا۔ کہا جائے گا کہ اس کے سامنے اس کے صغیرہ گناہ پیش کرو اور اس کے بڑے بڑے گناہ اٹھالو۔ پس اس پر اس کے چھوٹے گناہ پیش کیے جائیں گے۔ کہا جائے گا تم نے فلاں فلاں دن یہ یہ عمل کیا؟ اور فلاں دن یہ یہ عمل کیا۔ وہ کہے گا جی، انکار نہ کر سکے گا اور وہ اپنے بڑے گناہوں سے ڈر رہا ہوگا کہ کہیں وہ نہ پیش کر دیے جائیں۔ اسے کہا جائے گا تجھے ہر گناہ کے بدلے نیکی دی جاتی ہے۔ وہ بول اٹھے گا۔ اے میرے رب! میں نے بہت سے کام ایسے بھی کیے ہیں جنہیں میں یہاں نہیں دیکھتا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کے پچھلے دانت مبارک نظر آ گئے۔

(411)۔وَعَنْ اَبِی سَعِیدٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِی مَنْ یَشفَعُ لِلفِئَامِ وَمِنهُمْ مَنْ یَشفَعُ لِلقَبِیلَةِ وَمِنهُمْ مَنْ یَشفَعُ لِلعُصبَةِ وَمِنهُمْ مَنْ یَشفَعُ لِلرَّجُلِ ، حَتّٰی یَدخُلُوا الجَنَّةَ رَوَاهُ

التِرمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ۲۴۴۰]۔ وَقَالَ حَسَن

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جوایک گروہ کی شفاعت کریں گے۔ ان میں سے کچھ ایسے ہوں گے جوایک قوم کیلیے شفاعت کریں گے۔ ان میں سے کچھ ایسے ہوں گے جوایک آدمی کی شفاعت کریں گے۔ حتیٰ کہ سب جنت میں داخل ہوجائیں گے۔

(412)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ یَصُفُّ اَهْلُ النَّارِ فَیَمُرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَیَقُولُ الرَّجُلُ مِنهُمْ یَا فُلَانُ ، اَمَا تَعرِفُنِی ؟ اَنَا الَّذِیْ سَقَیْتُکَ شَرْبَةً ، وَ قَالَ بَعْضُهُمْ اَنَا الَّذِیْ وَهَبْتُ لَکَ وَضُوءً ، فَیَشْفَعُ لَهٗ فَیُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم: ۳۶۸۵]۔ فِیهِ یَزِیدُ بْنُ اَبَان وَهُوَ ضَعِیف

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخیوں کی صفیں بنائی جارہی ہوں گی تو ان کے پاس سے اہل جنت میں سے ایک آدمی گزرے گا۔ ان میں سے ایک آدمی کہے گا اے فلاں! کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے۔ میں وہ آدمی ہوں جس نے آپ کو پانی پلایا تھا۔ دوسرا کہے گا میں وہ آدمی ہوں جس نے آپ کو وضو کرایا تھا۔ وہ اس کے لیے شفاعت کرے گا اور اسے جنت میں داخل کردے گا۔

(413)۔ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفاً بِغَیْرِ حِسَابٍ ، وُجُوهُهُمْ کَالْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ ، قُلُوْبُهُمْ عَلٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ ، فَاسْتَزَدْتُ رَبِّیْ فَزَادَنِیْ مَعَ کُلِّ رَجُلٍ سَبْعِیْنَ اَلْفاً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْ یَعْلٰی [مسند احمد حدیث رقم: ۲۳ ، مسند ابی یعلیٰ حدیث رقم: ۱۱۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، انکے چہرے چودھویں رات کے چاند جیسے ہوں گے، انکے دل ایک ہی آدمی کے قلب پر ہوں گے، میں نے اللہ تعالیٰ سے اضافے کی درخواست کی، تو اللہ نے ہر آدمی کیساتھ ستر ہزار کا اضافہ فرما دیا۔

(414)۔وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهُ اِذَا اَدْخَلَ اَبَوَيْهِ النَّارَ فَيُقَالُ اَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهُ ، اَدْخِلْ اَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجُرُّهُمَا بِسُرَرِهٖ ، حَتّٰى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:١٦٠٨]۔ضَعِيف

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک گرا ہوا بچہ اپنے رب سے جھگڑا کرے گا جب وہ اس کے ماں باپ کو دوزخ میں ڈالے گا۔ کہا جائے گا کہ اے اپنے رب سے جھگڑا کرنے والے چھوٹو! اپنے ماں باپ کو جنت میں داخل کرلے۔ وہ انہیں ناف سے گھسیٹے گا حتیٰ کہ انہیں جنت میں داخل کر دے گا۔

(415)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ فَاُرِيدُ اِنْشَآءَ اللّٰهُ اَنْ اَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِاُمَّتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَ مُسْلِمٌ وَ الْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٤٨٧، ٤٨٨، بخاری حدیث رقم:٧٤٧٤، موطا امام محمد صفحة ٣٨٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے حصے میں ایک دعا ہوتی ہے۔ میں نے اپنے حصے کی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کی غرض سے بچا کر رکھ لی ہے۔

صِفَةُ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ

جنت اور دوزخ کی صفت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الاية [البقرة: ٢٤، ٢٥] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ وہ کافروں کے لیے تیار کر دی گئی ہے اور ایمان والوں کو خوشخبری دے دو۔

(416)۔عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٧١٣٠، ترمذی حديث رقم:٢٥٥٩]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت مشکلات سے ڈھانپ دی

گئی ہے اور دوزخ شہوتوں سے ڈھانپ دی گئی ہے۔

(417)۔وَعَنْ جَابِرِ بنِ عَبدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اَهلَ الْجَنَّةِ يَأكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ ، قَالُوا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ ؟ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ ، يُلهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفَسَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۷۱۵۲، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۷۴۱]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اہل جنت اس میں کھائیں گے اور پیئیں گے اور نہ تھوکیں گے نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ کریں گے نہ ناک بہائیں گے۔ کہنے لگے کھانے کا کیا بنے گا؟ فرمایا ڈکار آئے گی اور اس کی خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔ تسبیح اور حمد ان کے دلوں میں ڈالی جائے گی جیسے تمہیں سانس لینے کی عادت ڈالی گئی ہے۔

(418)۔وَعَن اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَلَا يَبْلیٰ ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنیٰ شَبَابُهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۷۱۵۶]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جنت میں داخل ہوگا، انعام میں رہے گا اور پریشان نہ ہوگا اور اس کے کپڑے پرانے نہ ہوں گے اور اسکی جوانی ختم نہیں ہوگی۔

(419)۔وَعَن اَبِی سَعِيدٍ وَاَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ يُنَادِی مُنَادٍ ، اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوا ، فَلَا تَسْقَمُوا اَبَدًا ، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوا فَلَا تَمُوتُوا اَبَدًا ، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا اَبَدًا ، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا اَبَدًا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۷۱۵۷، ترمذی حدیث رقم: ۳۲۴۶]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک منادی کرنے والا آواز دے گا کہ صحت مند رہنا تمہارا مقدر ہے، کبھی بیمار نہ ہو گے اور ہمیشہ زندہ رہو گے اور کبھی نہ مرو گے اور ہمیشہ جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور ہمیشہ انعام میں رہو گے کبھی پریشان نہ ہو گے۔

رُؤْيَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی الْجَنَّۃِ

جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار

وَ قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَۃٌ [القیامۃ: ۲۲، ۲۳] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کچھ چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔

(420)۔ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ عِیَانًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَ الْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم: ۱۴۳۴، بخاری حدیث رقم: ۷۴۳۵، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۷۲۹، ترمذی حدیث رقم: ۲۵۵۱]۔

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تم جلد ہی اپنے رب کو سرِ عام دیکھو گے۔

(421)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بَیْنَا اَھْلُ الْجَنَّۃِ فِی نَعِیْمِھِمْ، اِذْ سَطَعَ لَھُمْ نُوْرٌ فَرَفَعُوْا رُؤُسَھُمْ، فَاِذَا الرَّبُّ قَدْ اَشْرَفَ عَلَیْھِمْ مِنْ فَوْقِھِمْ، فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ، قَالَ وَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ، قَالَ فَنَظَرَ اِلَیْھِمْ وَیَنْظُرُوْنَ اِلَیْہِ فَلَا یَلْتَفِتُوْنَ اِلٰی شَیْءٍ مِنَ النَّعِیْمِ مَا دَامُوْا یَنْظُرُوْنَ اِلَیْہِ حَتّٰی یَحْتَجِبَ عَنْھُمْ، وَ یَبْقٰی نُوْرُہٗ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ [ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۸۴، ابو نعیم فی الحلیۃ ۶/۲۰۹]۔ اَلْحَدِیْثُ ضَعِیْفٌ

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اہل جنت اپنی عیش وعشرت میں ہوں گے کہ اچانک ان پر ایک نور چھا جائے گا۔ وہ اپنے سر اٹھائیں گے تو رب کریم ان پر اوپر سے جلوہ فرما ہوگا۔ فرمائے گا السلام علیکم اے اہلِ جنت۔ فرمایا یہی معنی ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کہ سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم۔ وہ ان کی طرف دیکھے گا اور یہ اس کی طرف دیکھیں گے۔ بس جب تک دیدار کرتے رہیں گے نعمتوں میں سے کسی چیز کی طرف دھیان نہیں دیں گے حتیٰ کہ وہ خود ان سے محجوب ہو جائے گا اور اس کا نور باقی رہ جائے گا۔

(422)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ نَاسٌ یَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ هَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَومَ الْقِیٰمَةِ؟قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِی الشَّمْسِ دُونَهَا سَحَابٌ؟ قَالُوا لَا یَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِی الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ لَیْسَ دُونَهَا سَحَابٌ ؟ قَالُوا لَا یَارَسُولَ اللّٰهِ ، قَالَ فَاِنَّکُمْ تَرَونَهُ یَومَ الْقِیٰمَةِ کَذٰلِکَ ، یَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ فَیَقُولُ مَنْ کَانَ یَعْبُدُ شَیْئًا فَلْیَتَّبِعْهُ ، فَیَتَّبِعُ مَنْ کَانَ یَعْبُدُ الشَّمْسَ ، وَیَتَّبِعُ مَنْ کَانَ یَعْبُدُ الْقَمَرَ ، وَیَتَّبِعُ مَنْ کَانَ یَعْبُدُ الطَّوَاغِیتَ ، وَتَبْقٰی هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِیهَا مُنَافِقُوهَا ، فَیَأْتِیهِمُ اللّٰهُ فِی غَیرِ الصُّورَةِ الَّتِی یَعْرِفُونَ ، فَیَقُولُ اَنَا رَبُّکُمْ ، فَیَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْکَ ، هٰذَا مَکَانُنَا ، حَتّٰی یَأْتِیَنَا رَبُّنَا ، فَاِذَا اَتَانَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ ، فَیَأْتِیهِمُ اللّٰهُ فِی الصُّورَةِ الَّتِی یَعْرِفُونَ ، فَیَقُولُ اَنَا رَبُّکُمْ ، فَیَقُولُونَ اَنْتَ رَبُّنَا ، فَیَتَّبِعُونَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۴۵۱، بخاری حدیث رقم: ۶۵۷۳ ، ۷۴۳۷]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا ہم اپنے رب کو قیامت کے دن دیکھیں گے؟ فرمایا کیا بادل نہ ہوں تو تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ کہنے لگے نہیں یارسول اللہ۔ فرمایا: کیا چودھویں کی رات کو بادل نہ ہوں تو چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ کہنے لگے نہیں یارسول اللہ۔ فرمایا: تم اسے قیامت کے دن اسی طرح دیکھو گے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا اور فرمائے گا جو دنیا میں جس چیز کی عبادت کرتا تھا وہ آج بھی اسی کی پیروی کرے۔ لہٰذا جو شخص سورج کی پوجا کرتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے گا اور جو شخص چاند کی پوجا کرتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے گا۔ اور جو بتوں کی پوجا کرتا تھا وہ ان کے ساتھ ہو جائے گا۔ باقی یہ امت رہ جائے گی۔ جس میں (مومنوں کے ساتھ) منافق بھی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے سامنے کسی ایسی صورت میں جلوہ گر ہوگا جسے وہ نہیں پہچانتے ہوں گے۔ فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے ہم تجھ سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ ہم یہیں ٹھہریں گے۔ حتیٰ کہ ہمارے پاس ہمارا رب تشریف لائے۔ جب ہمارا رب ہمارے پاس جلوہ افروز ہوگا ہم اسے پہچان لیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اس صورت میں جلوہ گر ہوگا جسے وہ پہچانتے ہوں گے۔ وہ فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے تو واقعی ہمارا رب ہے۔ پھر وہ اس کو اہمیت دیں گے۔

بَابُ فِي اَنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ حَقٌّ وَ سِمَاعُ الْمَوْتٰى ثَابِتٌ وَ الْقَبْرُ مَوْضِعُ الْجَسَدِ

باب: قبر کا عذاب حق ہے، مُردوں کا سننا ثابت ہے، اور قبر جسم کی جگہ ہے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا الاٰیہ [المؤمن:۴۶] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آگ پر پیش کیے جائیں گے۔ وَ قَالَ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا [النوح:۲۵] اور فرمایا: غرق کر دیے گئے پس آگ میں داخل کر دیے گئے۔ وَ قَالَ تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ [محمد:۲۷] اور فرمایا: انہیں فرشتے وفات دیتے ہیں، ان کے مونہوں پر اور پیٹھوں پر مارتے ہیں۔ وَ قَالَ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ الاٰیہ [الانعام:۹۳] اور فرمایا: کاش تو دیکھے جب ظالم لوگ موت کی غشی میں ہوتے ہیں۔ وَ قَالَ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَیْنِ ثُمَّ یُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِیْمٍ [التوبة:۱۰۱] اور فرمایا: ابھی ہم انہیں دو مرتبہ عذاب دیں گے پھر بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

(423)۔ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ، اَلْعَبْدُ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ وَ تَوَلّٰی وَ ذَهَبَ اَصْحَابُهٗ حَتّٰی اَنَّهٗ یَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ، فَاَقْعَدَاهُ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ، فَیَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُهٗ، فَیُقَالُ، اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ، قَالَ النَّبِیُّ ﷺ فَیَرَاهُمَا جَمِیْعًا، وَ اَمَّا الْكَافِرُ اَوِ الْمُنَافِقُ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ، كُنْتُ اَقُوْلُ كَمَا یَقُوْلُ النَّاسُ، فَیُقَالُ لَا دَرَیْتَ وَ لَا تَلَیْتَ، ثُمَّ یُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِیْدٍ ضَرْبَةً بَیْنَ اُذُنَیْهِ فَیَصِیْحُ صَیْحَةً یَسْمَعُهَا مَنْ یَلِیْهِ مِنَ الثَّقَلَیْنِ رَوَاهُ مُسْلِم وَ الْبُخَارِی وَ اللَّفْظُ لِلْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۷۲۱۶، بخاری حدیث رقم: ۱۳۷۴، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۷۵۱، ۴۷۵۲، نسائی حدیث رقم: ۲۰۵۱]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب بندے کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور

اس کے ساتھی واپس لوٹتے اور چلتے ہیں حتیٰ کہ وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اسے بٹھا دیتے ہیں اور اسے کہتے ہیں کہ تو اس مرد محمد کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر اسے کہا جاتا ہے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے، اللہ نے تجھے اس کی بجائے جنت میں ٹھکانے کی طرف بدل دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ ان دونوں کو دیکھتا ہے۔ وہ جو کافر یا منافق ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا۔ میں اسی طرح کہتا تھا جس طرح لوگ کہتے تھے۔ اسے کہا جاتا ہے تم نے نہ سمجھا اور نہ پیروی کی۔ پھر اس کے بعد دونوں کانوں کے درمیان لوہے کے ہتھوڑے کے ساتھ ضرب لگائی جاتی ہے۔ وہ ایسی چیخ مارتا ہے جسے اس کے قریب والے تمام جن وانسان سنتے ہیں۔

(424)۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ، يَأْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا دِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ: دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ؟ قَالَ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَاَمَّا الْكَافِرُ فَذَكَرَ مَوْتَهُ قَالَ: وَتُعَادُ رُوْحُهُ فِيْ جَسَدِهٖ وَيَأْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَا دِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۷۵۳، مسند احمد حدیث رقم: ۱۸۵۶۱]۔

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب لوگ پیٹھ پھیر کر واپس ہوتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی ٹھک ٹھک سنتا ہے، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے، پھر وہ پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے، پھر وہ پوچھتے ہیں یہ ہستی کون ہے جو تمہاری طرف بھیجی گئی؟ وہ کہتا ہے یہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ جہاں تک کافر کی بات ہے تو فرمایا کہ: اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا، پھر وہ پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا، پھر وہ پوچھتے ہیں یہ ہستی کون ہے جو تمہاری طرف بھیجی گئی؟ وہ

کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔

(425)۔وَعَنْ اَنَسِ بنِ مَالِکٍ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ الْمَیِّتَ اِذَا وُضِعَ فِی قَبْرِہٖ، اِنَّہٗ لَیَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِھِمْ اِذَا انْصَرَفُوا رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۷۲۱۷]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷜ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب میت کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو جب وہ واپس پھرتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی ٹھک ٹھک سنتا ہے۔

(426)۔وَعَنِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ اَطْلَعَ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی اَھْلِ الْقَلِیْبِ، فَقَالَ ھَلْ وَجَدْتُمْ مَاوَعَدَکُمْ رَبُّکُمْ حَقًّا؟ فَقِیلَ لَہٗ تَدْعُو اَمْوَاتًا؟ قَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْھُمْ وَلٰکِن لَا یُجِیْبُوْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِی وَرَوَاہُ مُسْلِم عَنْ اَنَسِ بنِ مَالِکٍ ﷜ [بخاری حدیث رقم:۱۳۷۰، مسلم حدیث رقم:۲۱۵۴]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قلیب بدر والوں کو جھانکا۔ اور فرمایا: کیا تم نے حق پایا جو وعدہ تم سے تمہارے رب نے کیا تھا؟ آپ سے عرض کیا گیا، آپ مردوں کو پکارتے ہیں؟ فرمایا: تم ان سے زیادہ نہیں سنتے لیکن یہ جواب نہیں دیتے۔

(427)۔وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُسْمِعَکُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۷۲۱۴]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷜ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم دفن ہی نہ کرو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ تمہیں قبر کا عذاب سنائے۔

(428)۔وَعَنِ ابْنِ شُمَاسَۃَ الْمَھْرِیِّ قَالَ حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَھُوَ فِی سِیَاقَۃِ الْمَوْتِ، یَبْکِی طَوِیْلًا وَحَوَّلَ وَجْھَہٗ اِلَی الْجِدَارِ، فَجَعَلَ ابْنُہٗ یَقُوْلُ یَا اَبَتَاہُ، اَمَا بَشَّرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِکَذَا اَمَا بَشَّرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِکَذَا، قَالَ فَاَقْبَلَ وَجْھَہٗ وَقَالَ اِنَّ اَفْضَلَ مَا نُعِدُّ شَھَادَۃُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنِّی قَدْ کُنْتُ عَلٰی اَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ، لَقَدْ رَاَیْتُنِی وَمَا اَحَدٌ اَشَدَّ بُغْضًا

لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنِّي وَلَا اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اَكُونَ قَدِ اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتُهُ ، فَلَوْمُتُّ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ ، فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ فِي قَلْبِي اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلِاُبَايِعَكَ ، فَبَسَطَ يَمِيْنَهُ ، فَقَبَضْتُ يَدِي ، قَالَ مَالَكَ يَا عَمْرُو ، قُلْتُ اَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِطَ ، قَالَ تَشْتَرِطُ بِمَاذَا ؟ قُلْتُ اَنْ يُغْفَرَ لِي ، قَالَ اَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ ، وَمَا كَانَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا اَجَلَّ فِي عَيْنَيَّ مِنْهُ ، وَمَا كُنْتُ اُطِيْقُ اَنْ اَمْلَاَ عَيْنَيَّ مِنْهُ اِجْلَالًا لَهُ ، وَلَوْ سُئِلْتُ اَنْ اَصِفَهُ مَا اَطَقْتُ ، لِاَنِّي لَمْ اَكُنْ اَمْلَاُ عَيْنَيَّ مِنْهُ ، وَلَوْمُتُّ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ اَنْ اَكُونَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ، ثُمَّ وَلِيْنَا اَشْيَاءَ مَا اَدْرِي مَا حَالِي فِيْهَا ، فَاِذَا اَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِي نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ ، فَاِذَا دَفَنْتُمُونِي فَشُنُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا ، ثُمَّ اَقِيْمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُوْرٌ ، وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا ، حَتّٰى اَسْتَاْنِسَ بِكُمْ وَاَنْظُرَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّي رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۳۲۱]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ شماسہ مہری فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ مرضِ موت میں مبتلا تھے، ہم لوگ ان کی عیادت کے لیے گئے، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کافی دیر تک روتے رہے اور اپنا چہرہ دیوار کی طرف پھیر لیا۔ ان کے بیٹے نے کہا ابا جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ نے فلاں فلاں چیز کی بشارت نہیں دی؟ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ہمارے نزدیک سب سے افضل عمل اللہ تعالیٰ کی واحدانیت اور محمد ﷺ کی رسالت کی گواہی دینا ہے۔ اور مجھ پر تین دور گزرے ہیں، ایک وقت وہ تھا جب مجھے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کسی چیز سے عداوت نہیں تھی اور میں ہر وقت اس فکر میں رہتا تھا کہ کسی طرح (العیاذ باللہ) رسول اللہ ﷺ کو قتل کر ڈالوں۔ اگر میں اس وقت مر جاتا تو یقیناً جہنمی ہوتا۔ دوسرا دور وہ تھا جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کی رغبت پیدا کی، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اپنا ہاتھ بڑھایئے، میں آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمرو کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا میں شرط طے کرنا چاہتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کس

چیز کی شرط رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا میری شرط یہ ہے کہ میرے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمرو! کیا تم نہیں جانتے کہ اسلام پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اور ہجرت پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور حج پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اس وقت مجھے حضور ﷺ سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہیں تھا اور میری آنکھوں میں آپ سے زیادہ کوئی شخصیت محبوب نہ تھی، اگر کوئی شخص مجھ سے کہے کہ رسول اللہ ﷺ کا حلیہ بیان کرو تو میں آپ کا حلیہ بیان نہیں کر سکتا، کیونکہ میں آپ کو آنکھ بھر کر دیکھ نہیں سکا، اگر میں اس وقت فوت ہو جاتا تو مجھے امید ہے کہ میں جنتی ہوتا، پھر اسکے بعد مجھے کچھ ذمہ داریاں سونپ دی گئیں، میں نہیں جانتا کہ ان کے بارے میں میرا کیا انجام ہوگا؟ اب میرے مرنے کے بعد میرے جنازہ کے ساتھ کوئی ماتم کرنے والی جائے نہ آگ لے جائی جائے اور جب مجھے دفن کر چکو تو میری قبر پر مٹی ڈال کر میری قبر کے گرد اتنی دیر ٹھہرنا جتنی دیر میں اونٹ کو ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ تمہارے قرب سے مجھے انس حاصل ہو اور میں دیکھوں کہ میں اپنے رب کے فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔

(429)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى قَبْرَيْنِ، فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيْرٍ، ثُمَّ قَالَ بَلٰى اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعٰى بِالنَّمِيْمَةِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ لَايَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ، قَالَ ثُمَّ اَخَذَ عُوْدًا رَطْبًا فَكَسَرَهٗ بِاثْنَيْنِ، ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى قَبْرٍ، ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهٗ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَالَمْ يَيْبَسَا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٦٧٧، بخاری حدیث رقم:١٣٧٨، ابو داؤد حديث رقم:٢٠، نسائی حديث رقم:٣١، ترمذی حديث رقم:٧٠، ابن ماجة حديث رقم:٣٤٧]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے۔ فرمایا: ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے۔ کسی بہت بڑی بات کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جارہا۔ پھر فرمایا کیوں نہیں۔ ان میں سے ایک چغلی کے پیچھے لگا رہتا تھا۔ اور دوسرا اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ راوی فرماتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے عود کی تازہ شاخ پکڑی۔ اس کو توڑ کر دو حصے کر دیے اور ان میں سے ہر ایک کو قبر میں گاڑ دیا۔ پھر فرمایا: امید ہے ان دونوں سے عذاب کم کر دیا جائے گا جب تک یہ دونوں شاخیں خشک نہ ہوں۔

(430)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ

اَزْرَقَانِ ، يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَلِلْآخَرِ النَّكِيْرُ ، فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ ؟ فَيَقُولُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ ، فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُولُ هٰذَا ، ثُمَّ يُفْسَحُ لَهٗ فِي قَبْرِهٖ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِيْنَ ، ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهٗ فِيْهِ ، ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ نَمْ ، فَيَقُولُ اَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِي فَاُخْبِرُهُمْ ، فَيَقُولَانِ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوسِ الَّذِيْ لَا يُوقِظُهٗ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ ، وَاِنْ كَانَ مُنَافِقًا ، قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا فَقُلْتُ مِثْلَهٗ ، لَا اَدْرِيْ ، فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُولُ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْاَرْضِ ، اِلْتَئِمِي عَلَيْهِ ، فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ ، فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهٗ ، فَلَا يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم: ۱۰۷۱]۔وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب میت کو قبر کے حوالے کر دیا جاتا ہے تو اس کے پاس دو کالے رنگ والے، نیلی آنکھوں والے فرشتے آتے ہیں۔ ان میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں تو اس مرد کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں علم تھا کہ تم یہی کہو گے۔ پھر اس کی قبر کو ستر در ستر ہاتھ کی وسعت دے دی جاتی ہے۔ پھر اس کے لیے اس میں روشنی کر دی جاتی ہے۔ پھر اسے کہا جاتا ہے سو جا۔ وہ کہتا ہے میں اپنے گھر والوں کے پاس جاتا ہوں اور انہیں بتاتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں دلہن کی طرح سو جا جسے اس کے گھر کے سب سے پیارے فرد کے سواء کوئی نہیں جگاتا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کی اس آرام گاہ سے اسے اٹھائے گا۔ اور اگر وہ منافق تھا تو وہ کہے گا کہ میں نے لوگوں کو بات کہتے ہوئے سنا، میں بھی ویسے ہی کہنے لگا۔ مجھے خود کچھ پتہ نہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تم یہی کہو گے۔ پھر زمین سے کہا جاتا ہے کہ اس پر اکٹھی ہو جا۔ پس زمین اس پر اکٹھی ہو جاتی ہے اور اس کی پسلیاں اِدھر اُدھر ہو جاتی ہیں۔ اسے قبر میں عذاب ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کے اس ٹھکانے سے اٹھائے گا۔

(431)۔ وَعَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِاَخِيْكُمْ ، ثُمَّ سَلُوا لَهٗ بِالتَّثْبِيْتِ ، فَاِنَّهُ الْآنَ يُسْئَلُ رَوَاهُ اَبُودَاؤد [ابو داؤد حدیث

رقم: ۳۲۲۱]۔سَنَدُہٗ صَحِیْح

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب میت کو دفن کرنے سے فارغ ہوجاتے تو قبر پر ٹھہر جاتے تھے اور فرماتے تھے اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو، پھر اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو۔ اس وقت اس پر سوال کیے جا رہے ہیں۔

بَابُ الْاِیْمَانِ بِقَدْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی

اللہ کی تقدیر پر ایمان لانے کا باب

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا [الطلاق:۳] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یقیناً اللہ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر فرمایا ہے۔ وَقَالَ وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَہٗ تَقْدِیْرًا [الفرقان:۲] اور فرمایا: اس نے ہر چیز کو پیدا فرمایا اور اس کا ایک اندازہ مقرر کیا۔

(432)۔عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَھُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ خَلْقَ اَحَدِکُمْ یُجْمَعُ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا نُطْفَۃً، ثُمَّ یَکُوْنُ عَلَقَۃً مِّثْلَ ذٰلِکَ، ثُمَّ یَکُوْنُ مُضْغَۃً مِّثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ اِلَیْہِ مَلَکًا بِاَرْبَعِ کَلِمَاتٍ، فَیَکْتُبُ عَمَلَہٗ وَاَجَلَہٗ وَرِزْقَہٗ وَشَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ، ثُمَّ یُنْفَخُ فِیْہِ الرُّوْحُ، فَوَالَّذِیْ لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ اِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ حَتّٰی مَایَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا اِلَّا ذِرَاعٌ، فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ فَیَدْخُلُھَا، وَاِنَّ اَحَدَکُمْ یَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ حَتّٰی مَایَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا اِلَّا ذِرَاعٌ، فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیَدْخُلُھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم: ۶۷۲۳، بخاری حدیث رقم: ۳۲۰۸، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۷۰۸، ترمذی حدیث رقم: ۲۱۳۷، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۷۶]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتایا اور آپ سچ بولنے والے اور سچائی میں تصدیق شدہ ہیں کہ تم میں سے ہر آدمی اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ وہ اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفے کی شکل میں رہتا ہے۔ پھر اتنا ہی عرصہ جما ہوا خون بنا رہتا ہے۔ پھر اتنا ہی عرصہ لوتھڑا بنا رہتا ہے۔ پھر اللہ اسکی طرف فرشتے

کو چار کلمات دے کر بھیجتا ہے۔ وہ اس کے عمل، عمر، رزق اور بدبخت یا خوش بخت ہونا لکھ دیتا ہے۔ پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ اسکی قسم ہے جسکے سواء کوئی معبود نہیں، تم میں سے ایک شخص جنتیوں والے کام کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اسکے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر تقدیر اس پر غالب آتی ہے اور وہ جہنمیوں والے کام کرتا ہے اور اس میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور تم میں سے کوئی شخص جہنمیوں والے کام کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اسکے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔ پھر تقدیر اس پر غالب آتی ہے اور وہ جنتیوں والے کام کرتا ہے اور اس میں داخل ہو جاتا ہے۔

(433)۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۳۰۶، بخاری حدیث رقم: ۶۴۹۳]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک بندہ (بعض اوقات) جہنمیوں والے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جنتیوں میں سے ہوتا ہے اور کبھی بندہ جنتیوں والے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ جہنمیوں میں سے ہوتا ہے۔ اور اعمال کا دارومدار خاتموں پر ہے۔

(434)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ، قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ، اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ، ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى الْآيَة رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۶۷۳۱، بخاری حدیث رقم: ۴۹۴۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۶۹۴، ترمذی حدیث رقم: ۲۱۳۶، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۷۸]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں جس کا ٹھکانہ آگ میں نہ لکھ دیا گیا ہو یا جنت میں نہ لکھ دیا گیا ہو۔ عرض کرنے لگے یارسول اللہ ﷺ کیا ہم اپنی تقدیر کے لکھے پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں اور عمل چھوڑ دیں؟ فرمایا: عمل کرتے رہو۔ ہر شخص کے لیے آسان کر دیا گیا ہے جس

مقصد کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ جو اہل سعادت میں سے ہوتا ہے اس کے لیے سعادت کے اعمال آسان ہوتے ہیں اور جو اہلِ شقاوت میں سے ہوتا ہے اس کے لیے شقاوت کے اعمال آسان ہوتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ''جس نے عطا کیا اور اللہ سے ڈرا اور بھلائی کی تصدیق کی'' الآیۃ۔

(435)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ قُلُوبَ بَنِي اٰدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ، يُصَرِّفُهُ كَيْفَ يَشَآءُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۶۷۵۰، مسند احمد حدیث رقم: ۶۵۷۷]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک بنی آدم کے تمام قلوب رحمن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں جیسے ایک ہی قلب ہوتا ہے۔ جیسے چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنی فرماں برداری کی طرف پھیر دے۔

(436)۔ وَعَنْ اَبِي خُزَامَةَ عَنْ اَبِيهِ ﷺ قَالَ قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰى بِهٖ وَتُقَاةً نَتَّقِيهَا، هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا؟ قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم: ۲۰۶۵، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۴۳۷، مسند احمد حدیث رقم: ۱۵۴۷۹]۔ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت ابوخزامہ اپنے والد ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اس دم کے بارے میں جو ہم پڑھ کر پھونکتے ہیں اور دوا جس سے ہم علاج کرتے ہیں اور تدبیر جس کے ذریعے ہم بچاؤ کرتے ہیں، کیا یہ چیزیں اللہ کی تقدیر میں سے کسی چیز کو ٹال سکتی ہیں؟ فرمایا یہ تدبیریں بھی تقدیر میں شامل ہیں۔

(437)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۵۰۷۶، نسائی حدیث رقم: ۳۲۱۵]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جو کچھ تم نے کرنا ہے، قلم اسے لکھ کر خشک ہو چکا ہے۔

(438)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِی الْقَدرِ فَغَضِبَ حَتّٰی احْمَرَّ وَجْهُهُ حَتّٰی كَاَنَّمَا فُقِئَ فِی وَجْنَتَيْهِ حَبُّ الرُّمَّانِ، فَقَالَ اَبِهٰذَا اُمِرْتُم؟ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ؟ اِنَّمَا هَلَکَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوا فِی هٰذَا الْاَمْرِ، عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَنْ لَاتَنَازَعُوا فِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ۲۱۳۳]۔اَلْحَدِيْثُ غَرِيْبٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکلے اور ہم تقدیر پر بحث کر رہے تھے۔آپ ﷺ نے سخت جلال فرمایا حتیٰ کہ آپ ﷺ کا چہرہ اقدس سرخ ہو گیا حتیٰ کہ ایسا لگتا تھا کہ آپ ﷺ کے دونوں رخساروں پر انار کے دانے نچوڑ دیے گئے ہوں۔اور فرمایا: کیا تمہیں اسی بات کا حکم دیا گیا؟ یا میں اسی بات کے لیے تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں؟ تم سے پہلے لوگ اسی بات میں تنازع کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔میں تمہیں سخت تاکید کرتا ہوں کہ اس میں کبھی بحث نہ کرنا۔

بَابُ الْوَسْوَسَةِ

وسوسے کا باب

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَايُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا [البقرة:۲۸۶] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کسی جان پر اس کی وسعت سے بڑھ کر ذمہ داری نہیں ڈالتا۔

(439)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِی مَاوَسْوَسَتْ بِهِ صُدُورُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ اَوْ تَتَكَلَّمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۳۳۱، ۳۳۲، بخاری حدیث رقم:۲۵۲۸، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۲۰۹، نسائی حدیث رقم: ۳۴۳۳، ۳۴۳۴، ۳۴۳۵، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۰۴۰]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کے دل سے وسوسوں سے درگزر فرمایا ہے جب تک وہ اس پر عمل نہ کریں یا زبان نہ کھولیں۔

(440)۔وَعَنْهُ رضی اللہ عنہ قَالَ جَآئَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَسَأَلُوهُ اَنَّا نَجِدُ

فِي اَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا اَنْ يَتَكَلَّمَ بِهٖ ، قَالَ اَوَقَدْ وَجَدْتُمُوْهُ ؟ قَالُوْا نَعَمْ ، قَالَ ذَاكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ تِلْكَ مَحْضُ الْاِيْمَانِ [مسلم حدیث رقم: ۳۴۰، ۳۴۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ اور آپ ﷺ سے سوال پوچھا کہ ہم اپنے دل میں ایسی ایسی باتیں پاتے ہیں کہ ان کے بارے میں بولنا ہمیں بہت بڑی بات لگتی ہے۔ فرمایا کیا تم لوگوں نے ایسا محسوس کیا ہے؟ کہنے لگے جی ہاں۔ فرمایا یہ صریح ایمان ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ فرمایا یہ خالص ایمان ہے۔

(441)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷛ اَنَّ النَّبِيَّ كَانَ مَعَ اِحْدٰى نِسَائِهٖ ، فَمَرَّ بِهٖ رَجُلٌ فَدَعَاهُ ، فَجَاءَ ، فَقَالَ : يَا فُلَانُ هٰذِهٖ زَوْجَتِيْ فُلَانَةُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ كُنْتُ اَظُنُّ بِهٖ ، فَلَمْ اَكُنْ اَظُنُّ بِكَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۶۷۸۵، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۹۱۷]۔ كانت هي ام المؤمنين صفية رضي الله عنها

ترجمہ: حضرت انس ﷛ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی ازواج مطہرات میں سے ایک کے ساتھ تھے، ایک آدمی آپ کے پاس سے گزرا، آپ نے اسے بلایا، وہ آ گیا، آپ نے فرمایا اے فلاں یہ میری بیوی فلاں ہے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کسی دوسرے کے بارے میں شک کر سکتا ہوں، لیکن آپ کے بارے میں ایسا گمان نہیں کر سکتا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک شیطان انسان کے اندر خون کی طرح گردش کرتا ہے۔

بَابُ مُتَعَلَّقَاتِ الْاِيْمَانِ

ایمان کے متعلقات کا باب

اَلْاِيْمَانُ وَالْاِسْلَامُ وَاحِدٌ

ایمان اور اسلام ایک ہی چیز ہیں

(442)۔ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۱۵۱، ترمذی حدیث رقم: ۲۶۲۳، مسند احمد حدیث رقم: ۱۷۸۳]۔

ترجمہ: حضرت عباس بن عبدا ✵ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا جو اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے رسول ہونے پر راضی ہوا۔

(443)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۱۱۴، بخاری حدیث رقم: ۸، ترمذی حدیث رقم: ۲۶۰۹]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ یہ گواہی کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

(444)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَدْرُوْنَ مَا الْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ؟ قَالُوا، اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءُ الزَّكٰوةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۱۱۶، بخاری حدیث رقم: ۵۳، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۶۷۷، ترمذی حدیث رقم: ۲۶۱۱]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ واحد پر ایمان کیا چیز ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

لَا يَخْرُجُ الْمُؤْمِنُ عَنِ الْإِيْمَانِ بِالْكَبِيْرَةِ

مومن گناہ کبیرہ کرنے سے ایمان سے خارج نہیں ہوتا

(445)۔عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا

اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۱۴۲، ترمذی حدیث رقم: ۲۶۳۸]۔

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی، اللہ نے اس پر آگ حرام کردی۔

(446)۔ وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ اَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ اَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ، فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ، قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ، قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ اَنْفِ اَبِي ذَرٍّ، وَكَانَ اَبُو ذَرٍّ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا يَقُولُ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِي ذَرٍّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم: ۲۷۳، بخاری حدیث رقم: ۵۸۲۷]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کے اوپر سفید کپڑا تھا اور آپ سو رہے تھے، پھر میں حاضر ہوا تو آپ جاگ چکے تھے۔ فرمایا: کوئی بندہ ایسا نہیں جس نے لا الہ الا اللہ کہا پھر اسی پر مر گیا ہو اور وہ جنت میں نہ گیا ہو۔ میں نے عرض کیا خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ فرمایا: خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔ میں نے عرض کیا خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ فرمایا: خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔ میں نے عرض کیا خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ فرمایا: خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو، ابوذر کی ناک رگڑ کر۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ جب یہ حدیث بیان کرتے تو فرماتے تھے: خواہ ابوذر کی ناک رگڑ جائے۔

(447)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ اَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۳۰۹، ترمذی حدیث رقم: ۱۵۷۴]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جاؤ لوگوں میں اعلان کردو کہ جنت میں مومنوں کے سواء کوئی نہیں جائے گا۔

(448)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ ثَلٰثٌ مِنْ اَصْلِ الْاِیْمَانِ، اَلْکَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَا تُکَفِّرْہُ بِذَنْبٍ، وَلَا تُخْرِجْہُ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ، وَالْجِہَادُ مَاضٍ مُذْ بَعَثَنِیَ اللّٰہُ اِلٰی اَنْ یُقَاتِلَ آخِرُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ الدَّجَّالَ لَا یُبْطِلُہٗ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ، وَالْاِیْمَانُ بِالْاَقْدَارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُد [ابو داؤد حدیث رقم: ۲۵۳۲]۔ اسنادہ ضعیف، فیہ مجھول وان کان معناہ صحیحاً

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایمان کی جڑھ ہیں۔ جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس کے بارے میں زبان کو روکنا، گناہ کی وجہ سے اسے کافر مت کہنا اور عمل کی وجہ سے اسے اسلام سے خارج نہ کر دینا، اور جہاد جاری ہے جب سے مجھے اللہ نے مبعوث کیا ہے حتیٰ کہ اس امت کے آخری لوگ دجال کے خلاف جنگ کریں گے۔ اسے کسی ظالم کا ظلم اور عادل کا عدل باطل نہیں کر سکے گا اور تقدیروں پر ایمان لانا۔

(449)۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اَلْجِہَادُ وَاجِبٌ عَلَیْکُمْ مَعَ کُلِّ اَمِیْرٍ بَرًّا کَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْکَبَائِرَ وَالصَّلٰوۃُ وَاجِبَۃٌ عَلَیْکُمْ خَلْفَ کُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا کَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْکَبَائِرَ وَالصَّلٰوۃُ وَاجِبَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا کَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْکَبَائِرَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُد [ابو داؤد حدیث رقم: ۲۵۳۳]۔ اسنادہ صحیح منقطع، مکحول لم یسمع من ابی ھریرۃ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر جہاد ہر امیر کے ہمراہ واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد اور خواہ وہ گناہِ کبیرہ کرے، اور تم پر ہر مسلمان کے پیچھے نماز واجب ہے خواہ نیک ہو یا بد اور خواہ گناہِ کبیرہ کرے، اور نماز ہر مسلمان پر فرض ہے خواہ نیک ہو یا بد اور خواہ گناہ کبیرہ کرے۔

اِسْتِحْلَالُ الْمَعْصِیَۃِ کُفْرٌ

گناہ کو حلال سمجھنا کفر ہے

(450)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ

وَيْحَكُمْ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ۲۲۵، ۳۹۲۴]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: خبردار! میرے بعد کافر ہو کر نہ پھر جانا، کہ تم ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

اِطْلَاقُ اِسْمِ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ مَجَازاً عَلٰى عَلَامَةِ الشِّرْكِ وَالْكُفْر

شرک اور کفر کا نام مجازاً شرک اور کفر کی علامت پر بولنا

قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ [البقرة:۱۵۲] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا شکر ادا کرو اور میرا کفر نہ کرو۔

(451)۔ عَنْ جَابِرٍ ﷜ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ۲۴۷، نسائی حديث رقم: ۴۶۴، ابن ماجة حديث رقم: ۱۰۷۸]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷜ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: آدمی اور شرک و کفر کے درمیان نماز کا ترک کرنا حدِّ فاصل ہے۔

اَلْاِيْمَانُ لَا يَزِيْدُ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ جِهَةِ الْمُؤْمِنِ بِهٖ لٰكِنْ بِاِعْتِبَارِ الْقُوَّةِ وَالضُّعْفِ فِي مَرَاتِبِ الْاِيْمَانِ

ایمان مومن بہ کے لحاظ سے بڑھتا گھٹتا نہیں ہے لیکن ایمان کے مراتب میں قوت اور ضعف ہو سکتا ہے۔

قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا [الانفال:۷۴] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہی لوگ صحیح معنی میں مومن ہیں۔ وَقَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي [البقرة

:۲۶۰]اور فرمایا: کیا تم ایمان نہیں رکھتے۔عرض کیا کیوں نہیں لیکن اپنے دل کا اطمینان چاہتا ہوں۔ وَ اَمَا قَوْلَهُ تَعَالٰی زَادَتْهُمْ اِيمَانًا[الانفال:۲]فَمَعْنَاهُ اِيقَانًا اَوِ الْمُرَادُ بِهٖ زِيَادَةُ الْاِيْمَانِ بِزِيَادَةِ نُزُوْلِ الْمُؤْمَنِ بِهٖ وہ جو ارشادِ الٰہی ہے کہ قرآن کی آیات ان کے ایمان کو زیادہ کرتی ہیں۔تو اس آیت میں ایمان سے مراد ایقان ہے یا پھر مراد یہ ہے کہ مومن بہ کا نزول مزید ہوا تو اس نئی چیز پر بھی ایمان لانا پڑا۔

(452)۔وَعَنْ اَبِی سَعِیْدٍ ﷛ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْهُ بِیَدِهٖ، فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ، فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ، وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۱۷۷، ابو داؤد حدیث رقم:۱۱۴۰، ترمذی حدیث رقم:۲۱۷۲، ابن ماجة حدیث رقم:۴۰۱۳]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جو شخص برائی کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھوں سے روکے، پھر اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے روکے، پھر اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل میں برا جانے یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

اَلطَّاعَةُ وَالْعِبَادَةُ ثَمَرَةُ الْاِيْمَانِ وَعَلَامَتُهُ

فرماں برداری اور عبادت ایمان کا ثمرہ اور اس کی علامت ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی ذٰلِکَ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ [البقرة:۲۳۲] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہی نصیحت کیا جاتا ہے جو تم میں اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔

(453)۔عَنْ اَنَسٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِجَارِهٖ اَوْ قَالَ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۱۷۱، بخاری حدیث رقم:۱۳، نسائی حدیث رقم:۵۰۳۹، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۷۴۲]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں

میری جان ہے، بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے پڑوسی یا شاید فرمایا بھائی کے لیے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

(454)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَومِ الْآخِرِ فَلَا یُؤْذِیْ جَارَهٗ ، وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَومِ الْآخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَهٗ ، وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَومِ الْآخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْلِیَسْکُتْ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۱۷۴، بخاری حدیث رقم:۶۰۱۸، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۹۷۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ دے اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اچھی بات کرے ورنہ چپ رہے۔

كِتَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کتاب وسنت پر جمے رہنے کی کتاب

قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ [النساء:۵۹] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔

(455)۔عَنْ مَالِکِ بنِ اَنَسٍ مُرْسَلًا، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ ، لَنْ تَضِلُّوا مَاتَمَسَّکْتُمْ بِهِمَا ، کِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِیِّهٖ رَوَاهُ مَالِک وَ رَوَی الْحَاکِمُ نَحْوَهٗ فِی الْمُسْتَدْرَکِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ [مؤطا مالک کتاب القدر باب النهی عن القول بالقدر حدیث رقم:۳ صفحة ۵۶۴، مستدرک حاکم حدیث رقم: ۳۲۱، ۳۲۲]۔

ترجمہ: امام مالک بن انس نے مرسلاً روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں۔ جب تک ان سے چمٹے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت۔

(456)۔وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا بِمَآءٍ يُدْعىٰ خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَ الْمَدِيْنَةِ ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنىٰ عَلَيْهِ وَ وَعَظَ وَ ذَكَّرَ ، ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ ، يُوشِكُ اَنْ يَّأْتِيَنِي رَسُولُ رَبِّي فَاُجِيبَ ، وَ اَنَا تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ الْهُدٰى وَ النُّورُ ، فَخُذُوا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَ اسْتَمْسِكُوا بِهِ ، فَحَثَّ عَلىٰ كِتَابِ اللّٰهِ وَ رَغَّبَ فِيهِ ، ثُمَّ قَالَ وَ اَهْلُ بَيْتِي ، اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي اَهْلِ بَيْتِي اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي اَهْلِ بَيْتِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ[مسلم حديث رقم:۶۲۲۵، سنن الدارمي حديث رقم:۳۳۱۷]۔ و سيأتي حديث عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَ سُنَّةِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ (المستند: ۲۶۲)، و حديث اِقْتَدُوا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِي وَ اَشَارَ اِلىٰ اَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ (المستند: ۴۷۴)۔

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمیں مکہ اور مدینہ کے درمیان خم نامی جھیل کے کنارے خطاب فرمانے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے وعظ فرمایا اور نصیحت فرمائی۔ پھر فرمایا: خبردار اے لوگو! میں بشیر ہوں، قریب ہے کہ اللہ کا فرشتہ میرے پاس آئے اور میں ہاں کر دوں۔ اور میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت ہے اور نور ہے، بس اللہ کی کتاب کو پکڑو اس سے چمٹے رہو۔ آپ نے اللہ کی کتاب کی طرف لوگوں کو مائل فرمایا اور ترغیب دلائی۔ پھر فرمایا اور میرے اہلِ بیت۔ میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں اللہ کا خوف دلاتا ہوں۔ حدیث آگے آ رہی ہے کہ: میری سنت اور میرے خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑنا، اور یہ حدیث کہ میرے بعد آنے والے دونوں کی پیروی کرنا اور ابوبکر اور عمر کی طرف اشارہ فرمایا۔

(457)۔وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَ هُوَ عَلىٰ نَاقَتِهِ الْقَصْوَآءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ، اَيُّهَا النَّاسُ ، اِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا ، كِتَابَ اللّٰهِ وَ عِتْرَتِي اَهْلَ بَيْتِي رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حديث رقم:۳۷۸۶]۔ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حج میں عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کو اونٹنی پر سوار ہو کر خطاب

فرماتے ہوئے دیکھا۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میں تم میں وہ کچھ چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم اسے پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ اللہ کی کتاب اور میری عترت یعنی میرے اہلِ بیت۔

اَقُوْلُ هٰؤُلَآءِ سُیُوْفُنَا عَلَی الرَّوَافِضِ الَّذِیْنَ لَایَتَمَسَّکُوْنَ بِکِتَابِ اللّٰہِ و ینکرون الخلفاء الراشدین، وَعَلَی الْخَوَارِجِ الَّذِیْنَ لَایُحِبُّوْنَ اَهْلَ الْبَیْتِ

مؤلف غفر اللہ لہ عرض کرتا ہے کہ یہ حدیثیں رافضیوں کے خلاف ہماری تلواریں ہیں جو اللہ کی کتاب کے ساتھ نہیں چمٹتے اور خلفائے راشدین کو نہیں مانتے اور خوارج کے خلاف بھی جو اہلِ بیت اطہار سے محبت نہیں رکھتے۔

حُجِّیَتُ السُّنَّةِ

سنت کی حجیت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَا اٰتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا [الحشر:۷] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو تمہیں رسول دے اسے لے لو اور جس چیز سے منع کرے اس سے باز رہو۔ وَقَالَ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ [الاحزاب:۲۱] اور فرماتا ہے: تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین عملی نمونہ ہے۔ وَقَالَ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ [آل عمران:۳۱] اور فرماتا ہے: اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔ وَقَالَ فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا [النساء:۶۵] اور فرمایا: نہیں تیرے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے ہر جھگڑے میں تجھے فیصلہ کن تسلیم نہ کریں پھر جو تم فیصلہ دو اس کے بارے میں اپنے دلوں میں معمولی حرج بھی محسوس نہ کریں اور صحیح صحیح تسلیم نہ کر لیں۔ وَقَالَ وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَانُزِّلَ اِلَیْهِمْ [النحل:۴۴] اور فرمایا: ہم نے آپ پر قرآن اس لیے اتارا ہے کہ آپ لوگوں پر واضح کریں جو کچھ ان کی طرف نازل کیا گیا ہے۔ وَقَالَ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ [القیامة:۱۹] اور فرمایا: پھر قرآن کے مفہوم کی وضاحت ہمارے ذمے ہے۔

(458)۔عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اِنِّیْ اُوْتِیْتُ الْقُرْاٰنَ وَ مِثْلَهٗ مَعَهٗ، اَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَقُوْلُ، عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمَذِىْ وَ ابْنُ مَاجَةَ[ترمذی حدیث رقم: ۲۶۶۴، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۶۰۴، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۲، سنن الدارمی حدیث رقم: ۵۹۰، مسند احمد حدیث رقم: ۱۷۱۹۹]۔اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت مقداد بن معدیکرب ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! مجھے قرآن دیا گیا ہے اور ایک چیز اس کے ساتھ دی گئی ہے۔خبردار وہ وقت دور نہیں جب ایک رجاہوا آدمی اپنی مسندِ چودھراہٹ پر بیٹھا کہے گا، لوگو قرآن کو کافی سمجھو۔ اس میں جس چیز کو حلال پاؤ اسے حلال سمجھو اور جس چیز کو حرام پاؤ اسے حرام سمجھو۔ حالانکہ جو کچھ اللہ کے رسول نے حرام قرار دیا ہے وہ اسی طرح ہے جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہو۔

(459)۔وَعَنْ حَسَّانٍ ﷛ قَالَ كَانَ جِبْرِيْلُ يَنْزِلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالسُّنَّةِ كَمَا يَنْزِلُ عَلَيْهِ بِالْقُرْاٰنِ رَوَاهُ الدَّارِمِىْ [سنن الدارمی حدیث رقم: ۵۹۲]۔

ترجمہ: حضرت حسان ﷛ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل نبی کریم ﷺ کے پاس سنت لے کر نازل ہوتے تھے جس طرح آپ پر قرآن لے کر نازل ہوتے تھے۔

(460)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ اَكْتُبُ كُلَّ شَیْءٍ اَسْمَعُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اُرِيْدُ حِفْظَهٗ، فَنَهَتْنِیْ قُرَيْشٌ، وَقَالُوْا تَكْتُبُ كُلَّ شَیْءٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِی الْغَضَبِ وَ الرِّضَاءِ، فَاَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَوْمَا بِاِصْبَعِهٖ اِلٰى فِيْهِ، وَ قَالَ اُكْتُبْ، فَوَالَّذِىْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَا خَرَجَ مِنْهُ اِلَّا حَقٌّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ وَ الدَّارِمِىْ [ابو داؤد حدیث رقم: ۳۶۴۶، دارمی حدیث رقم: ۴۸۸]۔اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے ہر چیز سن کر لکھ لیتا تھا۔ میرا ارادہ زبانی یاد کرنے کا ہوتا تھا۔قریش کے کچھ بزرگوں نے مجھے منع فرمایا۔ کہنے لگے تم جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سنتے ہو ہر چیز

لکھ لیتے ہو حالانکہ رسول اللہ ﷺ بشر ہیں، آپ ناراضگی اور رضا کی حالت میں گفتگو فرماتے ہیں۔ میں لکھنے سے باز آ گیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا۔ تو آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے دھن مبارک کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: لکھا کر، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اس میں سے حق کے سواء کچھ نہیں نکلتا۔

(461)-وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَتْ مَلَائِكَةُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهُ نَائِمٌ، وَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمٌ وَ الْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوا اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلاً فَاضْرِبُوا لَهُ مَثَلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهُ نَائِمٌ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَ الْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوا مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَ جَعَلَ فِيهَا مَأْدُبَةً، وَبَعَثَ دَاعِيًا، فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَ اَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ، فَقَالُوا اَوِّلُوهَا لَهُ يَفْقَهُهَا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهُ نَائِمٌ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَ الْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوا، اَلدَّارُ الْجَنَّةُ، وَ الدَّاعِي مُحَمَّدٌ ﷺ، فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَ مَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، مُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۷۲۸۱]۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس فرشتے آئے اور آپ نیند فرما رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا یہ سو رہے ہیں۔ اور ایک نے کہا آنکھ سو رہی اور دل جاگ رہا ہے۔ کہنے لگے تمہارے اس پیارے کی ایک خاص مثال ہے اس کی وہ مثال بیان کرو۔ ان میں سے ایک نے کہا یہ سو رہے ہیں۔ اور ایک نے کہا آنکھ سو رہی اور دل جاگ رہا ہے۔ کہنے لگے اس کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس نے مکان بنایا اور اس میں لنگر پکایا اور دعوت دینے والے کو بھیجا۔ جس نے دعوت دینے والے کو قبول کیا وہ گھر میں داخل ہو گیا اور لنگر میں سے کھایا اور جس نے دعوت دینے والے کو قبول نہ کیا وہ گھر میں داخل نہ ہوا اور لنگر میں سے نہ کھایا۔ کہنے لگے اس کی تعبیر بیان کرو تا کہ یہ سمجھ جائے۔ ان میں سے ایک نے کہا یہ سو رہا ہے۔ ایک نے کہا آنکھ سو رہی ہے اور دل جاگ رہا ہے۔ پھر کہنے لگے گھر سے مراد جنت ہے۔ داعی سے مراد محمد ہیں، جس نے محمد ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ محمد ﷺ لوگوں کے درمیان حق و باطل کی پہچان ہے۔

(462)۔وَعَنِ العِرْبَاضِ بنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَومٍ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ ، فَوَعَظَنَا موعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنهَا العُيونُ ، وَوَجِلَتْ مِنهَا القُلُوبُ ، فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُولَ اللّٰهِ كَاَنَّ هٰذِهٖ موعِظَةُ مُوَدِّعٍ ، فَاَوصِنَا ، فَقَالَ اُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا ، فَاِنَّهٗ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِى فَسَيَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ ، تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيهَا بِالنَّوَاجِذِ ، وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُورِ ، فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُودَاوٗدَ وَالتِّرمِذِى وَابنُ مَاجَةَ

[مسند احمد حدیث رقم: ۱۷۱۴۹ ، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۶۰۷ ، ترمذی حدیث رقم: ۲۶۷۶ ، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۴۲]۔سَنَدُهٗ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر اپنا چہرۂ اقدس ہماری طرف کرلیا اور ہمیں بڑا زبردست وعظ فرمایا جس سے آنکھیں آنسو بہانے لگیں اور دلوں پر لرزہ طاری ہو گیا۔ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ ﷺ ایسے لگتا ہے کہ یہ خطاب آخری ہے۔آپ ہمیں وصیت فرمائیں۔فرمایا: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔اور سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں، خواہ ناک کٹا حبشی کیوں نہ (تمہارا امیر) ہو۔تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہا وہ جلد ہی بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا۔تم پر لازم ہے کہ میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفاءِ راشدین کی سنت پر عمل کرو۔اس کے ساتھ چمٹے رہو اور اسے مضبوطی سے پکڑے رکھو۔نئے کاموں سے بچ کے رہنا۔ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(463)۔وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اِلٰى عُمَّالِهٖ بِتَعَلُّمِ السُّنَّةِ وَالْفَرَائِضِ وَاللَّحْنِ اَىِ اللُّغَةِ ، وَقَالَ اِنَّ نَاسًا يُجَادِلُونَكُمْ يَعْنِى بِالْقُرْاٰنِ فَخُذُوْهُمْ بِالسُّنَنِ ، فَاِنَّ اَصْحَابَ السُّنَنِ اَعْلَمُ بِكِتَابِ اللّٰهِ رَوَاهُ عَيَاضٌ فِي الشِّفَآءِ [الشفاء ۲/۱۱]۔قَوْلٌ جَيِّدٌ فِي حُجِّيَّتِ الْحَدِيثِ

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو خط لکھا کہ سنتیں، فرائض اور لہجہ یعنی زبان سیکھیں اور فرمایا کہ لوگ تم سے قرآن پڑھ کر جھگڑا کرتے ہیں تم انہیں سنت دکھا کر پکڑا کرو۔بے شک سنتوں کے ماہر کتاب

اللہ کو بہتر جانتے ہیں۔

(464)۔وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فِی الْاٰیَةِ یَوْمَ تَبْیَضُّ وَجُوْهٌ هُمْ اَهْلُ السُّنَّةِ رَوَاهُ الْبَغْوِی وَ ابْنُ كَثِیْرٍ [معالم التنزیل للبغوی ۱/۳۳۹، تفسیر ابن کثیر ۱/۵۳۶]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہمانے آیت یَوْمَ تَبْیَضُّ وَجُوْهٌ کے بارے میں فرمایا کہ قیامت کے دن جن کے چہرے نورانی ہوں گے ان سے مراد اہلِ سنت ہیں۔

اَلْحُكْمُ بِالْكِتَابِ ثُمَّ بِالسُّنَّةِ ثُمَّ بِمَا قَضٰی بِهِ الصَّالِحُوْنَ ثُمَّ بِالْاِجْتِهَادِ

فیصلہ قرآن سے ہوگا پھر سنت سے پھر صالحین کے فیصلوں سے پھر اجتہاد سے

قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی وَ مَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ [المائدہ:۴۴] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہی لوگ کافر ہیں۔ وقال فَلَا وَ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ [النساء:۶۵] اور فرمایا: تیرے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپ کو اپنے ہر جھگڑے میں فیصلہ کن تسلیم نہ کرلیں۔ وَقَالَ وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَ یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَ سَآءَتْ مَصِیْرًا [النساء:۱۱۵] اور فرماتا ہے: جو اپنے پر ہدایت واضح ہو جانے کے بعد رسول کی نافرمانی کرے گا اور مومنین کی راہ کے علاوہ کسی کی پیروی کرے گا ہم اُسے ادھر ہی پھیر دیں گے جدھر وہ پھرے گا اور اسے جہنم میں واصل کریں گے اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔ وَ قَالَ كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ [آل عمران:۱۱۰] اور فرمایا: تم بہترین امت ہو۔ وَ قَالَ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَی الرَّسُوْلِ وَ اِلٰٓی اُولِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ [النساء:۸۳] اور فرمایا: کاش یہ لوگ معاملے کو اللہ اور رسول اور اپنے میں سے اہل حل وعقد کی

طرف لوٹاتے تو ان میں سے استنباط کے ماہر اس مسئلے کا حل نکال لیتے۔ وقال فَاسْئَلُوا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ [النحل:۴۳] اور فرمایا: اگر تم خود نہیں جانتے تو اہل علم سے پوچھ لو۔ وَقَالَ وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ [لقمٰن:۱۵] اور فرمایا: میری طرف رجوع کرنے والوں کے راستے پر چل۔ وَقَالَ فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ الآيه [التوبة:۱۲۲] اور فرمایا: ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان میں سے ہر طبقے میں ایک گروہ نکل پڑتا۔

(465)۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ، قَالَ كَيْفَ تَقْضِي اِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ؟ قَالَ اَقْضِي بِكِتَابِ اللّٰهِ، قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ؟ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، قَالَ اَجْتَهِدُ رَأْيِي وَلَا آلُو قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى صَدْرِهٖ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لِمَا يَرْضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَاَبُوْ دَاؤد وَ الدَّارِمِي [ترمذی حدیث رقم:۱۳۲۷، ابو داؤد حدیث رقم:۳۵۹۲، سنن الدارمی حدیث رقم:۱۷۰]۔ الحدیث حسن و اسناده لیس بمتصل و الارسال لا یضرنا

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن بھیجا تو فرمایا: جب تمہارے سامنے کوئی مقدمہ آئے گا تو کس طرح فیصلہ کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ کی کتاب سے۔ فرمایا: اگر اللہ کی کتاب میں نہ پاؤ گے تو پھر؟ عرض کیا رسول اللہ ﷺ کی سنت سے۔ فرمایا: اگر رسول اللہ کی سنت میں بھی نہ پاؤ تو پھر؟ عرض کیا پھر اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور کوئی کسر نہیں چھوڑوں گا۔

راوی فرماتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا۔ اور فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے اللہ کے رسول کے نمائندے کو ایسی بات کی توفیق بخشی جو رسول کو پسند ہے۔

(466)۔ وَعَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَسْأَلُهُ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنِ اقْضِ بِمَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ

يَقْضِ بِهِ الصَّالِحُونَ ، فَإِنْ شِئْتَ فَتَقَدَّمْ وَإِنْ شِئْتَ فَتَأَخَّرْ، وَلَا أَرَى التَّأَخُّرَ إِلَّا خَيْرًا لَكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ رَوَاهُ النَّسَائِي [نسائی حدیث رقم: ۵۳۹۹]۔ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت قاضی شریح فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف راہنمائی لینے کیلئے خط لکھا۔ انہوں نے انہیں جوابا لکھا کہ جو کچھ اللہ کی کتاب میں ہے اس سے فیصلہ کرو۔ اگر اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو پھر رسول اللہ ﷺ کی سنت سے، اگر اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت میں بھی نہ ہو تو پھر جو فیصلے اگلے نیک لوگوں نے دیے ہیں انکی روشنی میں فیصلہ کرو۔ اگر اللہ کی کتاب، رسول اللہ ﷺ کی سنت اور صالحین کے فیصلوں میں بھی اسکا حل نہ ہو تو پھر اگر چاہو تو آگے بڑھو (یعنی خود اجتہاد کرو) اور اگر چاہو تو پیچھے رہو۔ ویسے میرے خیال میں تمہارا پیچھے رہنا بہتر ہے۔ والسلام علیکم۔

(467)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ فَمَنْ عَرَضَ لَهُ قَضَاءٌ فَلْيَقْضِ فِيهِ بِمَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ جَاءَهُ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ نَبِيُّهُ ﷺ فَإِنْ جَاءَهُ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا قَضَى بِهِ نَبِيُّهُ ﷺ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ ، فَإِنْ جَاءَهُ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا قَضَى بِهِ نَبِيُّهُ ﷺ وَلَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ، فَلْيَجْتَهِدْ رَأْيَهُ، وَلَا يَقُولُ إِنِّي أَخَافُ وَإِنِّي أَخَافُ، فَإِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ ، فَدَعْ مَا يُرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيبُكَ ، قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، هٰذَا الْحَدِيثُ حَدِيثٌ جَيِّدٌ جَيِّدٌ رَوَاهُ النَّسَائِي [نسائی حدیث رقم: ۵۳۹۷]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جسکے سامنے مقدمہ پیش ہو تو وہ اس سے فیصلہ کرے جو اللہ کی کتاب میں ہے اور اگر اسکے پاس کوئی ایسا مسئلہ آجائے جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہے تو پھر وہ اسکے مطابق فیصلہ کرے جو اسکے نبی ﷺ نے فیصلہ کیا ہے۔ اگر اسکے پاس کوئی ایسا مسئلہ آجائے جو اللہ کی کتاب میں بھی نہ ہو اور اسکے نبی ﷺ نے بھی اسکے بارے میں کوئی فیصلہ نہ دیا ہو تو اس کے مطابق فیصلہ کرے جو صالحین نے فیصلہ دیا ہے۔ اور اگر اس کے پاس کوئی ایسا مسئلہ آجائے جو اللہ کی کتاب میں بھی نہ ہو اور اس کے نبی نے بھی اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہ دیا ہو اور صالحین نے بھی اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہ دیا ہو تو اب اپنی رائے سے اجتہاد کرے اور اس طرح نہ کہے کہ میں ڈرتا ہوں میں ڈرتا ہوں۔ بے شک حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ امور مشتبہ ہیں۔ پس مشکوک کو چھوڑ کر یقینی بات کو پکڑ لو۔ حضرت عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بڑی زبردست چیز ہے، زبردست چیز

ہے۔

(468)۔وَعَنْ حُمَيدٍ قَالَ قِيلَ لِعُمَرَ بنِ عَبدِالْعَزِيزِ لَو جَمَعْتَ النَّاسَ عَلىٰ شَئٍ، فَقَالَ مَا يَسُرُّنِى اَنَّهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوا، قَالَ ثُمَّ كَتَبَ اِلَى الْاٰفَاقِ وَ الْاَمْصَارِ لِيَقْضِى كُلُّ قَومٍ بِمَا اجْتَمِعَ عَلَيْهِ فُقَهَاؤُهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِى [سنن الدارمی حدیث رقم: ٦٣٢]۔

ترجمہ: حضرت حمید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز سے عرض کیا گیا کہ کاش آپ لوگوں کو ایک ہی طریقے پر جمع کردیتے۔ فرمایا مجھے اس بات سے کوئی خوشی نہیں ہے کہ لوگ اختلاف نہ کریں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے علاقوں اور شہروں میں لکھ بھیجا کہ ہر قوم اس کے مطابق فیصلہ کرے جس پر ان کے فقہاء کا اتفاق ہے۔

لُزُومُ الْجَمَاعَةِ وَ الْاِقْتِدَآءُ بِالْاَئِمَّةِ الْمُجْتَهِدِيْنَ

جماعت کو لازم پکڑنا اور ائمہ مجتہدین کی اقتدا کرنا

(469)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِى عَلىٰ ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِى النَّارِ رَوَاهُ التِّرمَذِى [ترمذی حدیث رقم: ۲۱۶۷]۔ اَلْحدِيثُ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا، اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔ جو شاذ ہوا وہ آگ میں گرادیا گیا۔

(470)۔وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ اُمَّتِى لَا تَجْتَمِعُ عَلىٰ ضَلَالَةٍ فَاِذَا رَأَيْتُمُ الْاِخْتِلَافَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۹۵۰]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ جب تم اختلاف دیکھو تو تم پر لازم ہے کہ بڑے گروہ کے ساتھ ہو جاؤ۔

(471)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :لَيَأْتِيَنَّ عَلىٰ اُمَّتِى كَمَا اَتىٰ

عَلىٰ بَنِى اِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتىٰ اُمَّهٗ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِى اُمَّتِى مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ وَاِنَّ بَنِى اِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِى عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِى النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً، قَالُوا مَنْ هِىَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِى رَوَاهُ التِّرْمَذِى [ترمذی حدیث رقم: ۲۶۴۱]۔الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت پر وہی وقت آئے گا جس طرح بنی اسرائیل پر آیا تھا۔قدم بہ قدم حتیٰ کہ اگر ان میں سے کوئی ایسا شخص تھا جو اپنی ماں کے پاس اعلانیہ گیا تھا تو میری امت میں بھی ایسا ہوگا جو اسی طرح کرے گا۔ بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ان میں سے ہر ایک جہنمی ہوگا سوائے ایک ملت کے۔صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا: جس طریقے پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔

(472)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَارَاٰهُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّيَالَسِى وَالطَّبْرَانِى وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِى الْحِلْيَةِ وَرَوَاهُ مُحَمَّدٌ مَرْفُوْعاً فِى مُوَطَّاهُ [مؤطا امام محمد صفحہ ۱۴۴، مسند ابو داؤد الطیالسی حدیث رقم: ۲۴۳، ابو نعیم ۱/۳۷۵ ، المعجم الاوسط حدیث رقم: ۳۶۰۲، مسند احمد حدیث رقم: ۳۵۹۹]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جسے مومنین اچھا سمجھیں وہ اللہ کے ہاں بھی اچھا ہے۔اس حدیث کو امام محمد علیہ الرحمہ نے مؤطا میں مرفوعاً روایت فرمایا ہے۔

(473)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطًّا، ثُمَّ قَالَ: هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ، ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلىٰ كُلِّ سَبِيْلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُوْ اِلَيْهِ وَقَرَأَ اِنَّ هٰذَا صِرَاطِى مُسْتَقِيْماً فَاتَّبِعُوْهُ الْآيَة رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِى وَالدَّارِمِى وَرَوٰى مِثْلَهُ اِبْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ [مسند احمد حدیث رقم: ۴۴۳۶، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۰۸، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۱]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے زمین پر خط کھینچا۔ پھر فرمایا: یہ

اللہ کا راستہ ہے۔ پھر اسکے دائیں بائیں بہت سے خط کھینچے اور فرمایا یہ وہ راستے ہیں جن میں سے ہر ایک پر شیطان ہے جو اس راستے کی طرف بلاتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''یہ میرا سیدھا راستہ ہے اس کی اتباع کرو''۔

(474)۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : اِنِّي لَا اَدرِي مَا بَقَائِي فِيكُمْ فَاقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِن بَعْدِي وَاَشَارَ اِلَى اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَوَاهُ التِّرمَذِي وَابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي الْمُصَنَّفِ [ترمذی حدیث رقم: ۳۶۶۳، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۹۷، مسند احمد حدیث رقم: ۲۳۳۰۷، السنن الکبریٰ للنسائی حدیث رقم: ۸۱۱۷۵، ابن ابی شیبۃ ۷/۴۷۳]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ تمہارے اندر میں نے کتنا عرصہ باقی رہنا ہے۔ میرے بعد آنے والے ان دو کی پیروی کرنا اور حضرت ابوبکر و عمر کی طرف اشارہ فرمایا۔

(475)۔ وَعَنْ تَمِيمِ الدَّارِي رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اَلدِّيْنُ النَّصِيحَةُ، قُلْنَا لِمَنْ؟ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۱۹۶]۔

ترجمہ: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین مخلصانہ طریقے سے حق ادا کرنے کا نام ہے۔ ہم نے عرض کیا کس کا؟ فرمایا: اللہ کا، اسکی کتاب کا، مسلمانوں کے ائمہ کا اور عوام کا۔

(476)۔ وَعَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدرِي رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ، وَاِنَّ رِجَالًا يَأْتُونَكُمْ مِنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ يَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّيْنِ، فَاِذَا اَتَوكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا رَوَاهُ التِّرمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم: ۲۶۵۰، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۲۴۹]۔ **وَقَالَ الْبُخَارِي عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ فِي تَفْسِيرِ قَوْلِ اللهِ تَعَالىٰ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا** [الفرقان: ۷۴]، **اَئِمَّةً نَقْتَدِي بِمَن قَبْلَنَا وَيَقْتَدِي بِنَا مَنْ بَعْدَنَا** [بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک لوگ تمہارے تابع

ہوں گے۔ لوگ تمہارے پاس زمین کے کونے کونے سے دین کی فقہ حاصل کرنے کے لیے آئیں گے۔ جب وہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں اچھی تربیت دینا۔

امام بخاری علیہ الرحمہ نے اللہ کریم کے ارشاد: وَ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا کی تفسیر میں نقل فرمایا ہے کہ: ہم ان کی پیروی کرتے ہیں جو ہم سے پہلے ہو گزرے ہیں اور ہمارے بعد آنے والوں نے ہماری پیروی کرنی ہے۔

(477)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ، فَاجْتَهَدَ وَ اَصَابَ، فَلَهٗ اَجْرَانِ، وَ اِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ وَ اَخْطَاَ، فَلَهٗ اَجْرٌ وَاحِدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ الْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم: ۴۴۸۷، بخاری حدیث رقم: ۷۳۵۲، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۵۷۴، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۳۱۴]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب حاکم نے فیصلہ دیا۔ اس نے اجتہاد کیا اور درست اجتہاد کیا تو اسے دو اجر ملیں گے۔ اور جب حاکم نے فیصلہ دیا۔ اس نے اجتہاد کیا اور خطا ہو گئی تو اسے ایک اجر ملے گا۔

اَلْعَافِیَةُ فِی الْاِقْتِدَاءِ بِمَنْ قَدْمَاتَ

خیریت اسی میں ہے کہ فوت شدہ لوگوں کی اقتدا کی جائے

(478)۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا فَلْیَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ فَاِنَّ الْحَیَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَیْهِ الْفِتْنَةُ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانُوْا اَفْضَلَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، اَبَرَّهَا قُلُوْبًا، وَ اَعْمَقَهَا عِلْمًا، وَ اَقَلَّهَا تَكَلُّفًا، اِخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِیِّهٖ، وَ لِاِقَامَةِ دِیْنِهٖ، فَاعْرِفُوْا لَهُمْ فَضْلَهُمْ، وَ اتَّبِعُوْهُمْ عَلٰٓی اٰثَرِهِمْ، وَ تَمَسَّكُوْا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ اَخْلَاقِهِمْ، وَ سِیَرِهِمْ، فَاِنَّهُمْ كَانُوْا عَلَی الْهُدَی الْمُسْتَقِیْمِ رَوَاهُ رَزِیْنٌ كَمَا فِی الْمِشْكٰوةِ [مشکوٰۃ المصابیح حدیث رقم: ۱۹۳ وعزاہ الی رزین]۔ اخرجه ابن عبد البر فی جامع بیان العلم وفضله ۲/۹۷ من طریق قتادة عنه فهو منقطع ورواه ابو نعیم فی الحلیة ۱/۳۰۵ من طریق عمر بن نبهان عن الحسن عن ابن عمر

ترجمہ: حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا: جو پیروی کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے ان

کے طریقے پر چلے جوفوت ہو چکے ہیں۔ بے شک زندہ آدمی فتنوں سے محفوظ نہیں ہوتا۔ وہ لوگ محمد ﷺ کے صحابہ ہیں جو اس امت میں سب سے افضل تھے، انکے دل سب سے نیک تھے، علمی طور پر سب سے گہرے تھے، تکلف میں سب سے کم تھے، اللہ نے انہیں اپنے نبی کی صحبت کیلیے اور دین کی اقامت کیلیے منتخب فرمایا تھا۔ ان کے فضائل کو پہچانو، قدم بہ قدم انکی پیروی کرو۔ جس قدر ہو سکے انکے اخلاق اور طریقے سے سبق حاصل کرو۔ وہی لوگ سیدھی ہدایت پر تھے۔

(479)۔ وَعَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ، اَلْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَيَبْقٰى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيْرِ اَوِ التَّمَرِ، لَا يُبَالِيْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ٦٤٣٤]۔

ترجمہ: حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صالح لوگ چلے جائیں گے۔ جتنا پہلے تھا اتنا صالح تھا۔ باقی محض ردی بھوسہ رہ جائے گا جس طرح جَو کا یا کھجور کا چھلکا ہوتا ہے۔ اللہ انکی کوئی پرواہ نہ کرے گا۔

مَنِ افْتٰى بِغَيْرِ عِلْمٍ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَأَ

جس نے علم کے بغیر فتویٰ دیا، اگر ٹھیک بھی تھا تو غلط ہوا

(480)۔ عَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَأْيِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَأَ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَاَبُوْدَاؤُد [ترمذی حدیث رقم: ٢٩٥٢، ابو داؤد حدیث رقم: ٣٦٥٢]۔ غَرِيْبٌ

ترجمہ: حضرت جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن کے بارے میں اپنی رائے سے کچھ کہا، اگر وہ ٹھیک بھی تھا تو غلط کیا۔

(481)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَا جَهِلْتُمْ فَكِلُوْهُ اِلٰى عَالِمِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم: ٦٧٥٠]۔ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں جس بات کا علم نہ ہو اسے اس کے جاننے والے کے حوالے کردو۔

(482)۔وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّوَالُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ[ابو داؤد حديث رقم:۳۳۷ ، ابن ماجة حديث رقم:۵۷۲ ، دار قطني حديث رقم:۷۲۳ ، السنن الكبرىٰ للبيهقي ۱/۲۲۷]۔اَلْحَدِيْثُ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہالت کے مرض کا واحد علاج سوال ہے۔

اَلْاَصْلُ فِی الْاَشْیَآءِ اِبَاحَةٌ

ہر چیز کی اصلیت مباح ہے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ [الانعام:۱۱۹] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو تم پر حرام کیا گیا ہے اس کی تفصیل ہم نے تمہارے لیے بیان کردی ہے۔ وَقَالَ لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ [المائده:۱۰۱] اور فرمایا: ایسی چیزوں کے بارے سوال نہ کرو کہ اگر تم پر ظاہر کی جائیں تو پھر برا لگے۔ وَقَالَ قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ [الانعام:۱۴۵] اور فرمایا: فرما دو جو کچھ مجھ پر نازل ہوا ہے میں اس میں کھانے والے کے کھانے کو حرام نہیں پاتا۔

(483)۔عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ، فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا وَحَدَّ حُدُوْدًا، فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَسَكَتَ عَنْ اَشْيَآءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِی [سنن الدار قطني حديث رقم:۴۳۵۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو ثعلبہ خشنی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے فرائض کو فرض قرار دیا ہے انہیں ضائع مت کرو۔ اور حرام چیزوں کو حرام قرار دیا ہے، انہیں پامال نہ کرو، اس نے کچھ حدود قائم کی ہیں انہیں عبور نہ کرو اور کچھ چیزوں سے خاموشی اختیار فرمائی ہے ان میں بحث مت کرو۔

(484)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَاْكُلُوْنَ اَشْيَآءَ وَيَتْرُكُوْنَ اَشْيَآءَ تَقَذُّرًا، فَبَعَثَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ ﷺ وَاَنْزَلَ كِتَابَهٗ وَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ، فَمَا اَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ، وَمَا

حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفُوٌ وَتَلا قُلْ لآ اَجِدُ فِيْمَا اُوحِيَ اِلَىَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَطْعَمُهٗ الآيةَ رَوَاهُ اَبُو دَاؤد [ابو داؤد حديث رقم: ۳۸۰۰]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اہلِ جاہلیت کچھ چیزوں کو کھاتے تھے اور کچھ چیزوں کو ناپاک سمجھتے ہوئے ترک کردیتے تھے۔ اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو بھیجا۔ اور اپنی کتاب اتاری، اپنے حلال کو حلال کیا اور اپنے حرام کو حرام کیا۔ لہٰذا جس چیز کو اللہ نے حلال قرار دیا وہ حلال ہے اور جسے حرام قرار دیا وہ حرام ہے اور جس چیز کے بارے خاموشی اختیار فرمائی اس کی معافی ہے اور یہ آیت پڑھی قُلْ لَا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَطْعَمُهٗ۔

(485)۔ وَعَنْ سَلْمَانَ ﷺ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ السَّمَنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَآءِ، قَالَ، اَلْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللهُ فِي كِتَابِهٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللهُ فِي كِتَابِهٖ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم: ۱۷۲۶، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۳۶۷]۔ غَرِيْبٌ مُرْسَل

ترجمہ: حضرت سلمان ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گھی، پنیر اور نیل گائے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: حلال وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہو اور حرام وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہو اور جس چیز کے بارے میں خاموشی اختیار فرمائی ہے وہ ان چیزوں میں سے ہے جن کی اللہ نے معافی دی ہے۔

(486)۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَئَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ مِنْ اَجَلِ مَسْئَلَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم: ۶۱۱۶، بخاری حدیث رقم: ۷۲۸۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۶۱۰]۔

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم وہ ہے جس نے کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا جو حرام نہیں کی گئی تھی۔ اب اس کے سوال کرنے کی وجہ سے حرام کردی گئی۔

اَلْبِدْعَةُ السَّيِّئَةُ وَ الْبِدْعَةُ الْحَسَنَةُ

بُری بدعت اور اچھی بدعت

(487)۔عَنْ جَرِيْرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَ اَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ رَوَاهُ مُسْلِم والنسائی وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِیُ وَرَوٰی مِثْلَهٗ اِبْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ [مسلم حدیث رقم: ۲۳۵۱، ۲۳۵۲، نسائی حدیث رقم: ۲۵۵۴، ابن ماجة ۲۰۳، سنن الدارمی حدیث رقم: ۵۱۶]۔

ترجمہ: حضرت جریر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ رائج کیا اسے اس کا اجر ملے گا اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا اجر بھی ملے گا۔ بغیر اس کے کہ ان کے اپنے اجر میں کمی ہو۔ اور جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ رائج کیا اس کا گناہ اسے ملے گا اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ بھی ملے گا۔ بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں میں کوئی کمی ہو۔

(488)۔وَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ فِي جَمَاعَةِ التَّرَاوِيحِ، نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ رَوَاهُ مَالِك وَ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۲۰۱۰، مؤطا امام مالک کتاب الصلوٰۃ فی رمضان باب ما جاء فی قیام رمضان حدیث رقم: ۳]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے تراویح کی جماعت کے بارے میں فرمایا کہ: یہ اچھی بدعت ہے۔

(489)۔وَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَحْدَثَ فِي اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ الْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۴۴۹۲، بخاری حدیث رقم: ۲۶۹۷، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۶۰۶، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۴]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہماری اس شریعت میں کوئی ایسی نئی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہ ہو تو اسے رد کر دیا جائے گا۔

(490)۔وَ عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَ خَيْرَ

الْهَدْيِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۲۰۰۵، نسائی حدیث رقم:۱۵۷۸، ابن ماجة حدیث رقم:۴۵، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۱۲]۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے اچھی بات کتاب اللہ کی ہے۔ اور بہترین طریقہ محمد کا طریقہ ہے اور سب سے بڑی برائی نئے نئے کام ہیں۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

سُنَنُ الزَّوَائِدِ حُكْمُهَا حُكْمُ الْمُسْتَحَبِّ

زائدہ سنتیں مستحب کے حکم میں ہیں

(491)۔ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَأْبُرُونَ النَّخْلَ، فَقَالَ مَا تَصْنَعُونَ؟ قَالُوا كُنَّا نَصْنَعُهُ، قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كَانَ خَيْرًا، قَالَ فَتَرَكُوهُ فَنَقَصَتْ، قَالَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَائِي فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۶۱۲۷]۔

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مدینہ شریف میں جلوہ افروز ہوئے۔ وہ لوگ کھجور کی زرعی تابیر کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا ہمارا یہی طریقہ ہے۔ فرمایا: شاید تم ایسا نہ کرو تو بہتر ہو۔ انہوں نے وہ طریقہ چھوڑ دیا تو نقصان ہوا۔ انہوں نے یہ بات آپ ﷺ سے عرض کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ایک بشر ہوں، جب میں تمہیں تمہارے دین سے متعلق کوئی حکم دوں تو اسے لے لو۔ اور جب اپنی رائے سے تمہیں کوئی بات کہوں تو میں ایک بشر ہی ہوں۔

(492)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۶۱۲۸، ابن ماجة حدیث رقم:۲۴۷۱]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اپنے دنیا کے معاملات کو بہتر جانتے ہو۔

(493)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَن لَا فَلَا حَرَجَ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَن لَا فَلَا حَرَجَ وَمَن اَكَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهِ فَلْيَبْتَلِعْ مَن فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَن لَا فَلَا حَرَجَ، وَمَن اَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اِلَّا اَنْ يَجْمَعَ كَثِيبًا مِنْ رَمَلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِي اٰدَمَ، مَن فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَن لَا فَلَا حَرَجَ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [ابو داؤد حديث رقم: ٣٥، ابن ماجة حديث رقم: ٣٣٧، سنن الدارمی حديث رقم: ٦٦٢]۔ سنده ضعيف، فيه من لا يعرف

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوشخص سرمہ لگائے تو تین طاق تعداد میں لگائے۔ جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا، جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔ جو ڈھیلے استعمال کرے تو طاق تعداد میں کرے۔ جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا، جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔ جس نے کچھ کھایا اور پھر دانتوں میں خلال کر کے نکالا تو اسے تھوک دے اور جو زبان گھمانے سے زبان کے ساتھ لگ گیا اسے نگل لے۔ جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا، جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔ جو پاخانے کے لیے باہر گیا اسے چاہیے کہ کسی چیز کی اوٹ میں بیٹھے۔ اور کچھ نہ ملے تو ریت کا ٹیلہ بنا کر اس کی طرف پیٹھ کر لے۔ بے شک شیطان بنی آدم کی شرم گاہ سے کھیلتا ہے۔ جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا، جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔

كِتَابُ الْعِلْمِ وَالتَّعْلِيمِ

علم اور تعلیم کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا [طٰه: ١١٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہہ اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔

تَعْرِيفُ الْعِلْمِ

علم کی تعریف

(494)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بن عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْعِلْمُ ثَلٰثَۃٌ ، اٰیَۃٌ مُحْکَمَۃٌ ، اَوْ سُنَّۃٌ قَائِمَۃٌ ، اَوْ فَرِیْضَۃٌ عَادِلَۃٌ ، وَمَا کَانَ سِوٰی ذٰلِکَ فَھُوَ فَضْلٌ رَوَاہُ ابُوْدَاؤْدَ وَ ابْنُ مَاجَۃَ [ابو داؤد حدیث رقم: ۲۸۸۵ ، ابن ماجة حدیث رقم: ۵۴]۔اَلْحَدِیْثُ ضَعِیْف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم تین چیزیں ہیں۔محکم آیات یا قائم شدہ سنت یا عدل والا فریضہ۔اس کے علاوہ جو کچھ ہے فاضل ہے۔

ضَرُوْرَۃُ الْعِلْمِ

علم کی ضرورت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَا یَعْقِلُھَا اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ [العنکبوت:۴۳] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان باتوں کو عالموں کے سوا کوئی نہیں سمجھتا۔

(495)۔عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَیْرِ اَھْلِہٖ کَمُقَلِّدِ الْخَنَازِیْرِ الْجَوَاھِرَ وَ اللُّؤْلُؤَ وَ الذَّھَبَ رَوَاہُ اِبْنُ مَاجَۃَ [ابن ماجة حدیث رقم: ۲۲۴]۔اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ اِلٰی قَوْلِہٖ ﷺ کُلِّ مُسْلِمٍ

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔اور نااہل کے سامنے علم کی بات رکھنے والا ایسے ہے جیسے خنزیر کے گلے میں ہیرے، موتی اور سونا پہنانے والا۔

فَضْلُ الْعِلْمِ وَ التَّفَقُّہِ

علم اور فقہ حاصل کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ [الزمر:۹] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں؟ وَقَالَ یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ [المجادلہ:۱۱] اور فرمایا: تم میں جو

لوگ ایمان لائے اور جنہیں علم دیا گیا، اللہ ان کے درجات بلند کرتا ہے۔

(496)۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم: ۲۳۸۹، ۴۹۵۶، بخاری حدیث رقم: ۷۱]۔

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ جس کے حق میں بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے، اور بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ دیتا ہے۔

(497)۔ وَعَنْ أَبِي حَنِيْفَةَ قَالَ وُلِدْتُ سَنَةَ ثَمَانِيْنَ وَحَجَجْتُ مَعَ أَبِي سَنَةَ سِتٍّ وَتِسْعِيْنَ وَأَنَا ابْنُ سِتَّ عَشَرَةَ سَنَةً، فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَرَأَيْتُ حَلْقَةً عَظِيْمَةً، فَقُلْتُ لِأَبِي حَلْقَةُ مَنْ هٰذِهٖ؟ فَقَالَ حَلْقَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزَّبِيْدِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ فَتَقَدَّمْتُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ تَفَقَّهَ فِي دِيْنِ اللّٰهِ كَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مُهِمَّهٗ وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ رَوَاهُ الْإِمَامُ الْأَعْظَمُ فِي مُسْنَدِهٖ [مسند امام اعظم صفحة ۲۰]۔

ترجمہ: حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: میں اَسی (۸۰) ہجری میں پیدا ہوا اور میں نے اپنے والد کے ساتھ چھیانوے ہجری میں حج ادا کیا۔ میں اس وقت سولہ برس کا جوان تھا۔ جب میں مسجد حرام میں داخل ہوا تو میں نے ایک عظیم حلقہ دیکھا۔ میں نے اپنے والد ماجد سے عرض کیا یہ کس کا حلقہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: صحابیٔ رسول عبداللہ بن حارث جزء زبیدی کا۔ میں شوقِ زیارت میں جلدی سے آگے بڑھا۔ میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے دین کی فقہ حاصل کی اللہ اس کے تمام مہمات حل کر دے گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔

(498)۔ وَعَنْ كَثِيْرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءَهٗ رَجُلٌ، فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنِّي جِئْتُكَ مِنْ مَدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ لِحَدِيْثٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ، قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا أَسْلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا

لِطَالِبِ الْعِلْمِ ، وَاِنَّ الْعَالِمَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَن فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالْحِیْتَانِ فِی جَوفِ الْمَآئِ ، وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدرِ عَلیٰ سَائِرِ الْكَوَاكِبِ ، وَاِنَّ الْعُلَمَآئَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآئِ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهُ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ رَوَاهُ التِّرمَذِی وَاَبُودَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَحْمَدُ وَالدَّارمِی [ترمذی حدیث رقم: ۲۶۸۲، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۶۴۱، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۲۳، مسند احمد حدیث رقم: ۲۱۷۷۳، سنن الدارمی حدیث رقم: ۳۴۷]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت کثیر ابن قیس فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو درداء ﷜ کے پاس دمشق کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا۔ ان کے پاس ایک آدمی آیا۔ کہنے لگا اے ابو درداء میں آپکے پاس مدینۃ الرسول ﷺ سے ایک حدیث کی خاطر آیا ہوں۔ میں نے سنا ہے آپ وہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ میں کسی اور کام سے نہیں آیا۔ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جس نے علم حاصل کرنے کیلئے سفر کیا، اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلائے گا۔ اور بے شک فرشتے طالب علم کی رضا کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ اور بے شک آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اور پانی کے اندر مچھلیاں عالم کے لیے استغفار کرتی ہیں۔ اور بے شک عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہوتی ہے۔ اور بے شک علماء ، انبیاء کے وارث ہیں وہ دینار اور درہم کے وارث نہیں ہوتے بلکہ علم کے وارث ہوتے ہیں۔ جس نے اسے حاصل کرلیا اسے وافر حصہ نصیب ہوا۔

(499)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِن يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآئِ حَتّٰی اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا ، اِتَّخَذَ النَّاسُ رُئُوسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا ، فَاَفْتَوا بِغَيْرِ عِلْمٍ ، فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۶۷۹۶، بخاری حدیث رقم: ۱۰۰، ترمذی حدیث رقم: ۲۶۵۲، ابن ماجة حدیث رقم: ۵۲]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح قبض نہیں کرے گا کہ بندوں میں سے ایک ہی جھٹکے سے اچک لے۔ بلکہ علماء کے قبض کرنے سے علم کو قبض کرے گا۔

حتیٰ کہ ایک عالم بھی باقی نہ رہے گا۔ لوگ جاہلوں کو اپنا رئیس بنالیں گے۔ پھران پر سوال کیے جائیں گے۔ وہ علم کے بغیر فتوے دیں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(500)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقِيْهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ رَوَاهُ التِّرمَذِى وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم: ۲۶۸۱، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۲۲]۔ غَرِيْبٌ

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے بھاری ہے۔

(501)۔ وَعَنْ اَبِى اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْاٰخَرُ عَالِمٌ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِى عَلٰى اَدْنَاكُمْ ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِى جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ رَوَاهُ التِّرمَذِى [ترمذی حدیث رقم: ۲۶۸۵]۔ غَرِيْبٌ

ترجمہ: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا۔ ان میں سے ایک عابد ہے اور دوسرا عالم۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ایک ادنیٰ آدمی پر۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اور آسمانوں والے اور زمین والے حتیٰ کہ چیونٹیاں اپنے بلوں میں اور حتیٰ کہ مچھلیاں بھی لوگوں کو نیکی سکھانے والے پر رحمت بھیجتی ہیں۔

اَلْعِلْمُ بِالتِّكْرَارِ وَالْمُذَاكَرَةِ

تکرار اور مذاکرہ کے ذریعے علم کا حصول

(502)۔ عَنِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَرْوِىَ حَدِيْثًا ، فَلْيَرْدِدْهُ ثَلَاثًا رَوَاهُ الدَّارِمِى [سنن الدارمی حدیث رقم: ۶۱۳]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص حدیث کو روایت کرنا چاہے تو چاہیے کہ اسے

تین بار دوہرا لے۔

(503)۔وَعَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ مِنَّا حَدِيْثاً ، فَتَذَاكَرُوهُ بَيْنَكُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم: ۶۱۱]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم لوگ ہم سے حدیث سنو تو اسے آپس میں سن سنا لیا کرو۔

(504)۔وَعَنْ اَبِی سَعِيْدِ الْخُدْرِی ﷺ قَالَ تَذَاكَرُوا الْحَدِيثَ فَإِنَّ الْحَدِيثَ يُهَيِّجُ الْحَدِيثَ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم: ۶۰۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ حدیث کو آپس میں دوہرا لیا کرو۔ بے شک ایک حدیث دوسری حدیث کو کھینچتی ہے۔

(505)۔وَعَنِ الشَّعْبِي قَالَ كَانَ سِتَّةٌ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ يَتَذَاكَرُونَ الْعِلْمَ ، مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ ، وَاُبَيُّ ، وَاَبُو مُوسَى عَلَىٰ حَدَّةٍ ، وَعُمَرُ ، وَزَيْدٌ ، وَابْنُ مَسْعُودٍ ﷺ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي كِتَابِ الْآثَارِ [کتاب الآثار صفحة ۸۶۶]۔صَحِيْح

ترجمہ: حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ محمد کریم ﷺ کے صحابہ میں سے چھ افراد آپس میں علمی مذاکرات کرتے تھے۔ ان میں حضرت علی بن ابی طالب، حضرت ابی، حضرت ابو موسیٰ کسی حد تک، حضرت عمر اور حضرت ابن مسعود ﷺ شامل ہیں۔

اَقْسَامُ الْعِلْمِ

علم کی اقسام

(506)۔عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وِعَائَيْنِ ، فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ فِيْكُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَو بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْبَلْعُوم رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۱۲۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو علم سیکھے ہیں۔ ان میں سے ایک میں کھول کھول کر بیان کرتا ہوں۔ مگر وہ جو دوسرا ہے اگر میں اسے بیان کروں تو یہ حلقوم کاٹ دیا جائے۔

(507)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اُنْزِلَ الْقُرآنُ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ لِکُلِّ اٰیَةٍ مِنْهَا ظَهْرٌ وَّبَطْنٌ وَّلِکُلِّ حَدٍّ مُّطَّلَعٌ رَوَاهُ فِی شَرْحِ السُّنَّةِ [شرح السنة ۱۸۰/۱ حدیث رقم:۱۲۲]۔

اَلْحدِیْثُ ضَعِیْف

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن سات قرأتوں پر نازل کیا گیا ہے۔ان میں سے ہر آیت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن اور ہر علم والے کی ایک حد ہے۔

(508)۔وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ عَلَیْهِ الرَّحْمَةُ قَالَ الْعِلْمُ عِلْمَانِ، فَعِلْمٌ فِی الْقَلْبِ فَذَاکَ الْعِلْمَ النَّافِعُ، وَعِلْمٌ عَلَی اللِّسَانِ فَذَاکَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَی ابْنِ آدَمَ رَوَاهُ الدَّارِمِی [سنن الدارمی حدیث رقم:۳۶۸]۔اِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ علم دو قسم کا ہے۔ایک علم دل میں ہوتا ہے۔وہ علم نافع ہے اور ایک علم زبان پر ہوتا ہے۔وہ اللہ عزوجل کی آدم کے بیٹے پر حجت ہے۔

عَلَامَاتُ الْعَالِمِ

عالم کی نشانیاں

(509)۔وَعَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فِی قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُ قَالَ مَنْ خَشِیَ اللّٰهَ فَهُوَ عَالِمٌ رَوَاهُ الدَّارِمِی [سنن الدارمی حدیث رقم:۳۳۸]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُ کے بارے میں مروی ہے کہ فرمایا: جو اللہ سے ڈرا وہ عالم ہے۔

(510)۔وَعَنِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ لَا یَکُونُ الرَّجُلُ عَالِماً حَتّٰی لَا یَحْسُدَ مَنْ فَوْقَهٗ وَلَا یَحْقِرَ مَنْ دُوْنَهٗ وَلَا یَبْتَغِی بِعِلْمِهٖ ثَمَناً رَوَاهُ الدَّارِمِی [سنن الدارمی حدیث رقم:۲۹۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کوئی آدمی عالم نہیں ہوسکتا جب تک اپنے سے اوپر والے پر حسد نہیں چھوڑتا، اپنے سے نیچے والے کو حقیر سمجھنا نہیں چھوڑتا اور اپنے علم سے دولت کمانا نہیں چھوڑتا۔

اِيَّاكُمْ وَ شَرَّ الْعُلَمَآءِ

برے علماء سے بچ کے رہو

(511)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَلِّغُوْا عَنِّی وَلَوْ اٰيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّءْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم: ۳۴۶۱، ترمذی حدیث رقم: ۲۶۶۹]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے سن کر آگے پہنچادو خواہ ایک آیت ہی ہو۔اور بنی اسرائیل سے روایت لے لیا کرو اس میں کوئی حرج نہیں۔اور جس نے جان بوجھ کر میرے بارے میں جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(512)۔وَعَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَئَلَ رَجُلُ النَّبِیَّ ﷺ عَنِ الشَّرِّ ، فَقَالَ لَا تَسْئَلُوْنِیْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِیْ عَنِ الْخَيْرِ ، يَقُوْلُهَا ثَلَاثًا ، ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شَرُّ الْعُلَمَآءِ وَاِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خَيْرُ الْعُلَمَآءِ رَوَاهُ الدَّارِمِی [سنن الدارمی حدیث رقم: ۳۷۴]۔اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت احوص بن حکیم اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے شر کے بارے میں پوچھا۔فرمایا: مجھ سے شر کے بارے میں مت پوچھو بلکہ مجھ سے خیر کے بارے میں پوچھو۔آپ نے تین مرتبہ یہی ارشاد فرمایا۔پھر فرمایا: خبردار! سب سے بڑا شر علماء کا شر ہے اور سب سے بڑی بھلائی علماء کی بھلائی ہے۔

(513)۔وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَالِمٌ لَا يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهٖ رَوَاهُ الدَّارِمِی [سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۶۷]۔

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ کے نزدیک تمام لوگوں سے زیادہ شریر وہ عالم ہوگا جو اپنے علم سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔

(514)۔وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِیَ بِهٖ

الْعُلَمَآءَ اَوْلِيُمَارِىَ بِهِ السُّفَهَآءَ اَوْيَصرِفَ بِهٖ وُجُوهَ النَّاسِ اِلَيهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ رَوَاهُ التِّرمَذِى[ترمذی حدیث رقم:۲۶۵۴]۔

ترجمہ: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے علم اس لیے حاصل کیا کہ علماء کو اپنے پاس بٹھائے یا بے وقوفوں سے بحث کرے، یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے، اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا۔

(515)۔وَعَنْ عَبدِ اللّٰهِ بنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَو اَنَّ اَهلَ العِلمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوهُ عِنْدَ اَهْلِهٖ لَسَادُوا بِهٖ اَهلَ زَمَانِهِم، وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوهُ لِاَهْلِ الدُّنيَا لِيَنَالُوا بِهٖ مِنْ دُنيَاهُمْ فَهَانُوا عَلَيهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُولُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمّاً وَاحِداً هَمَّ اٰخِرَتِهٖ، كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ، وَمَن تَشَعَّبَتْ بِهِ الهُمُومَ اَحوَالَ الدُّنيَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِى اَىِّ اَودِيَتِهَا هَلَكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[ابن ماجۃ حدیث رقم:۲۵۷ ، شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم:۱۸۸۸]۔ ذَا ضَعِيف وَشَاهِدُهُ صَحِيحٌ[ابن ماجۃ حدیث رقم:۴۱۰۵]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر اہل علم حضرات علم کی حفاظت کریں اور اسے علمی اہلیت والوں کے سامنے رکھیں تو وہ اس کے ذریعے اپنے ہم زمانہ لوگوں کی سیادت کریں۔لیکن انہوں نے اسے دنیا والوں پر خرچ کیا ہے تا کہ ان کی دنیا میں سے کچھ حاصل کریں۔نتیجہ یہ نکلا کہ علماء دنیا والوں کے سامنے ہلکے پڑ گئے۔میں نے تمہارے نبی ﷺ سے سنا ہے فرمایا: جس نے اپنی تمام ہمت ایک آخرت کے مشن پر لگادی اللہ اس کی دنیاوی مہمات میں خود کفایت فرمائے گا اور جس نے دنیا کے احوال کے پیچھے اپنی ہمت بکھیر دی اللہ کو کچھ پرواہ نہیں، دنیا کی جس وادی میں چاہے بھٹک کر ہلاک ہو جائے۔

(516)۔وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ يَهْدِمُ الْاِسْلَامَ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْاَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ رَوَاهُ الدَّارِمِى [سنن الدارمی حدیث رقم:۲۲۰]۔اِسنَادُهُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: اسلام کو تین چیزیں منہدم کر دیتی ہیں۔عالم کا پھسل جانا اور منافق کا قرآن پڑھ کر بحث کرنا اور گمراہ حکمرانوں کی حکومت۔

عَلَيْكُمْ بِخَيرِ الْعُلَمَآءِ

اچھے علماء کا ساتھ دو

(517)۔ عَنِ ابْنِ سِيرِين رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۲٦، سنن الدارمی حدیث رقم: ۴۲۳، ۴۲۸]۔ وَرَوَى الدَّيْلِمِي مِثْلَهُ عَنِ ابنِ عُمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرْفُوعاً

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: بے شک یہ علم دین ہے، خوب غور کر لیا کرو تم اپنا دین کس سے حاصل کر رہے ہو؟

(518)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ فِيْمَا اَعْلَمُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا رَوَاهُ اَبُو دَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۲۹۱، المستدرک حدیث رقم: ۸۵۹۲، ۸۵۹۳]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سیکھا ہے اس میں یہ بھی ہے کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر صدی کے سر پر ایسے لوگوں کو پیدا فرمائے گا جو اس کے لیے اس کے دین کی تجدید کر دیں گے۔

(519)۔ وَعَنْ اِبْرَاهِيمَ بنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُولُهُ، يَنْفُونَ عَنْهُ تَحرِيفَ الْغَالِينَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ وَتَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي [اخرجہ البیہقی فی السنن الکبریٰ ۱۰/۲۰۹]۔ اِسْنَادُهُ صَحِيْح

ترجمہ: حضرت ابراہیم بن عبدالرحمن عذری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس علم کی ذمہ داری ہر بعد میں آنے والے زمانے کے بہترین لوگ اٹھائیں گے، وہ اس میں سے غالیوں کی تحریف، تخریب کاروں کی موڑ توڑ اور جاہلوں کی ہیرا پھیری کی نفی کر کے دکھا دیں گے۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

نیکی کا حکم اور برائی کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ [آل عمران:۱۱۰] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔ وَقَالَ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ [آل عمران:۱۰۴] اور فرمایا: تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو اسلام کی دعوت دے۔ وَقَالَ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ الآيه [النحل:۱۲۵] اور فرمایا: اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت سے دعوت دو۔ وَقَالَ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ [المائده:۷۹] اور فرمایا: وہ لوگ انہیں برائی سے منع نہیں کرتے تھے جو بھی کرتے۔ وَقَالَ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ [البقرة:۱۸۵] اور فرمایا: اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے۔ وَقَالَ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ [آل عمران:۱۵۹] اور فرمایا: یہ اللہ کی رحمت ہے کہ تم ان پر نرمی کرتے ہو۔ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ [حم:۳۴] اور فرمایا: اچھے طریقے سے تردید کرو، ایسا لگے کہ جس شخص کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے وہ جگری دوست ہو۔ وَقَالَ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا [الفرقان:۶۳] اور فرمایا: جب ان سے جاہل مخاطب ہوتے ہیں تو یہ انہیں سلام کہہ کر ٹال دیتے ہیں۔ وَقَالَ قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا [التحريم:۶] اور فرمایا: اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔ وَقَالَ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ [التوبة:۱۲۲] اور فرمایا: ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان کے ہر طبقے سے لوگ دین کی فقہ حاصل کرنے کے لیے نکل پڑتے اور جب واپس آتے تو اپنی قوم کو ڈر سناتے۔

(520)۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ، فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم

حدیث رقم:۱۷۷، ابو داؤد حدیث رقم:۱۱۴۰، ترمذی حدیث رقم:۲۱۷۲، ابن ماجۃ حدیث رقم:۴۰۱۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جو شخص برائی کو دیکھے اسے اپنے ہاتھ سے روکے۔ پھر اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے روکے۔ پھر اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل میں برا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

(521)۔ وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَ کُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ وَالْمَرْأَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِ زَوْجِھَا وَ وَلَدِہٖ وَھِیَ مَسْئُوْلَۃٌ عَنْھُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰی مَالِ سَیِّدِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْہُ اَلَا فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَ کُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۲۴۰۹، ۲۵۵۴، ۲۷۵۱، ۲۵۵۸، ۵۱۸۸، ۵۲۰۰، ۷۱۳۸، ابو داؤد حدیث رقم:۲۹۲۸]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار تم میں سے ہر ایک رعایا والا ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر والوں اور بچوں کی نگران ہے اسے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا اور آدمی کا غلام اپنے آقا کے مال پر نگران ہے اسے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ خبردار تم میں سے ہر ایک رعایا والا ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(522)۔ وَعَنِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَحَفِظَھَا وَوَعَاھَا وَ اَدَّاھَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْہٍ غَیْرُ فَقِیْہٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْہٍ اِلٰی مَنْ ھُوَ اَفْقَہُ مِنْہُ، ثَلٰثٌ لَا یُغِلُّ عَلَیْھِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ، اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰہِ وَالنَّصِیْحَۃُ لِلْمُسْلِمِیْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِھِمْ، فَاِنَّ دَعْوَتَھُمْ تُحِیْطُ مِنْ وَرَآئِھِمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِی وَاَبُوْدَاؤُد وَابْنُ مَاجَۃَ [مسند احمد حدیث رقم:۲۱۶۴۵، ترمذی حدیث رقم:۲۶۵۶، ۲۶۵۷، ۲۶۵۸، ابو داؤد حدیث رقم:۳۶۶۰، ابن ماجۃ حدیث رقم:۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶]۔ رواہ جماعۃ بالفاظ مختلفۃ

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ آباد رکھے اس شخص کو جس نے میری

بات کوسنااور اسے یادرکھااور آگے پہنچادیا۔ کتنے ہی علمی نکات رٹنے والے ایسے ہوتے ہیں جنہیں ان نکات کی خود کوئی سمجھ نہیں ہوتی اور کتنے ہی علمی نکات والے ایسے ہوتے ہیں کہ جب وہ بیان کرتے ہیں تو اگلا ان سے زیادہ فقیہہ ہوتا ہے۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔ اللہ کی خاطر مخلصانہ عمل، مسلمانوں کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی اکثریت کا ساتھ دینا۔ بس بے شک ان کی دعوت (کی برکت) ان کی پشت پناہی کرتی ہے۔

اَحَادِيثُ الرَّوَافِضِ: عَنْ اَبِی عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ الْحَسَنَةُ التَّقِيَّةُ وَ السَّيِّئَةُ الْاِذَاعَةُ رَوَاهُ الْكَلِينِى فِى الْكَافِى فِى بَابِ التَّقِيَّةِ [الاصول من الکافی حدیث رقم: ۲۲۳۴] وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ تِسعَةَ اَعشَارِ الدِّينِ فِى التَّقِيَّةِ وَلَا دِينَ لِمَن لَا تَقِيَّةَ لَه، وَالتَّقِيَّةُ فِى كُلِّ شَئٍ اِلَّا فِى النَّبِيذِ وَ الْمَسحِ عَلَى الْخُفَّينِ رَوَاهُ الْكَلِينِى فِى الْكَافِى [الاصول من الکافی حدیث رقم: ۲۲۳۵] وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّكُمْ عَلٰى دِينٍ مَن كَتَمَهُ اَعَزَّهُ اللّٰهُ وَمَن اَذَاعَهُ اَذَلَّهُ اللّٰهُ رَوَاهُ الْكَلِينِى فِى الْكَافِى فِى بَابِ الْكِتمَانِ [الاصول من الکافی حدیث رقم: ۲۲۵۹]۔

روافض کی احادیث

ترجمہ: حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نیکی تقیہ یعنی دین کو چھپانے کا نام ہے اور برائی اسے ظاہر کرنا ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: بے شک دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ ہے۔ جو تقیہ نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں اور تقیہ ہر چیز میں ہے سوائے نبیذ والی شراب کے اور موزوں پر مسح کرنے کے۔ اور آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگ ایسے دین پر ہو کہ جس نے اسے چھپایا اللہ اسے عزت دے گا اور جس نے اسے ظاہر کیا اللہ اسے ذلیل کرے گا۔

اَلدَّعوَةُ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمُعَامَلَةُ عَلٰى قَدرِ عُقُولِ النَّاسِ وَ ضَرُورَتِهِمْ

حکمت کے ذریعے دعوت دینا اور لوگوں سے انکی عقل اور ضرورت کے مطابق پیش آنا

(523)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بَعَثَ النَّبِىُّ ﷺ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ نَحْوَ اَهْلِ الْيَمَنِ قَالَ لَهُ اِنَّكَ تَقْدَمُ عَلٰى قَومٍ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ اَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ اِلٰى اَنْ يُوَحِّدُوا اللّٰهَ،

فَإِذَا عَرَفُوا ذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُم اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيهِم خَمسَ صَلَوَاتٍ فِي يَومِهِم وَلَيلَتِهِم ، فَإِذَا صَلُّوا فَاَخْبِرْهُم اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيهِمْ زَكوٰةً فِي اَمْوَالِهِمْ تُوخَذُ مِنْ غَنِيِّهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فَقِيرِهِمْ فَإِذَا اَقَرُّوا بِذٰلِكَ فَخُذْ مِنهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ اَمْوَالِ النَّاسِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۷۳۷۲]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے معاذ بن جبل کو اہل یمن کی طرف بھیجا تو ان سے فرمایا تم اہل کتاب قوم کی طرف جا رہے ہو۔ پس پہلی چیز جس کی طرف تم انہیں دعوت دو یہ ہے کہ وہ لوگ اللہ کی توحید کو مانیں، پھر جب وہ اسے سمجھ جائیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے دن رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ پھر جب وہ نماز پڑھنے لگ جائیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر ان کے مال میں سے زکوٰۃ فرض کی ہے۔ جو ان کے امیر سے لی جائے اور غریب کو دی جائے۔ پھر جب وہ لوگ اس کا اقرار کر لیں تو ان سے زکوٰۃ وصول کرو اور لوگوں کا اچھا اچھا مال نہ چن لینا۔

(524)۔ وَعَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيسٍ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبدِالرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَومٍ ، قَالَ اَمَا اِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ ذٰلِكَ اَنِّي اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ وَاِنِّي اَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوعِظَةِ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۷۱۲۹، بخاری حدیث رقم: ۷۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ لوگوں کو ہر جمعرات کے دن وعظ فرماتے تھے۔ ایک آدمی نے ان سے کہا اے ابو عبد الرحمن میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں ہر روز وعظ و نصیحت کریں۔ فرمایا: میرے لیے اس میں رکاوٹ یہ ہے کہ میں نہیں چاہتا کہ آپ لوگوں کو بیزار کر دوں۔ میں تمہیں کبھی کبھی وعظ کرتا ہوں جس طرح نبی کریم ﷺ ہمیں کبھی کبھی وعظ فرماتے تھے ہمارے اکتا جانے کے پیش نظر۔

(525)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ تِسعَ سِنِينَ فَمَا اَعْلَمُهُ قَالَ لِي قَطُّ لِمَ فَعَلتَ كَذَا وَكَذَا وَلَا عَابَ عَلَيَّ شَيْئاً قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۶۰۱۴، بخاری حدیث رقم: ۶۰۳۸]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نو سال تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی ہے۔ میں نہیں جانتا کہ

آپ نے مجھے کبھی یہ فرمایا ہو کہ یہ یہ کام تم نے کیوں کیا؟ اور نہ ہی مجھ میں کبھی کوئی عیب نکالا۔

(526)۔وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ جَآئَ اَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَهْ مَهْ ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُزْرِمُوهُ دَعُوهُ فَتَرَكُوهُ حَتّٰى بَالَ ، ثُمَّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْئٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذْرِ وَاِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَأَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَاَمَرَ رَجُلاً مِنَ الْقَوْمِ فَجَآئَ بِدَلْوٍ مِنْ مَآئٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ[مسلم حديث رقم: ٢٦١ ، بخاری حدیث رقم: ٢١٩، ٦٠٢٥، ٦١٢٨ ، نسائی حدیث رقم: ٥٣ ، ابن ماجة حديث رقم: ٥٢٨]۔

ترجمہ: آپ ﷺ ہی سے روایت ہے کہ فرمایا: ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں موجود تھے کہ اتنے میں ایک دیہاتی آیا اور مسجد میں پیشاب کرنے لگ گیا۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے کہا رک جا، رک جا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کا پیشاب نہ روکو۔ اسے چھوڑ دو۔ انہوں نے اسے چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا یہ مسجدیں اس پیشاب جیسی چیزوں کے لیے نہیں ہوتیں اور نہ ہی نجاست کے لیے ہوتی ہیں۔ یہ تو اللہ کے ذکر کے لیے، نماز کے لیے اور قرآن پڑھنے کے لیے ہوتی ہیں۔ یا جیسے بھی رسول اللہ ﷺ نے اسے سمجھایا۔ پھر آپ ﷺ نے حاضرین میں سے ایک آدمی کو حکم دیا، وہ پانی کا ایک ڈول لایا اور اس پر بہا دیا۔

(527)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد

[ابو داؤد حدیث رقم: ٤٨٤٢]۔ذکرہ مسلم تعلیقاً فی مقدمتہ والحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لوگوں سے انکے مرتبے کے مطابق پیش آیا کرو۔

لَا تُفَرِّقُوا اَمْرَ الْاُمَّةِ وَهِيَ جَمِيْعٌ

اس امت کا شیرازہ مت بکھیرو جب یہ متحد ہو

(528)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَو لَا حَدَاثَةُ قَومِکِ بِالْکُفرِ لَنَقَضْتُ الْبَیتَ ثُمَّ لَبَنَیْتُهٗ عَلیٰ اَسَاسِ اِبرَاهِیمَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی[مسلم حدیث رقم:۳۲۴۰،بخاری حدیث رقم:۱۵۸۵،نسائی حدیث رقم:۲۹۰۱]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اگر تیری قوم کے کافر ہوجانے کا ڈر نہ ہوتو میں کعبہ کو گرادوں۔ پھر اسے بنیادِ ابراہیمی پر تعمیر کروں۔

(529)۔وَعَنْ اَبِی حَازِمٍ قَالَ کُنْتُ خَلْفَ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ وَهُوَ یَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ فَکَانَ یَمُدُّ یَدَهٗ حَتّیٰ تَبْلُغَ اِبْطَهٗ فَقُلْتُ لَهٗ یَا اَبَا هُرَیرَةَ مَا هٰذَا الْوُضُوءُ؟ فَقَالَ یَا بَنِی فَرُّوخَ اَنْتُمْ هٰهُنَا ، لَو عَلِمتُ اَنَّکُمْ هٰهُنَا مَاتَوَضَّأْتُ هٰذَا الْوُضُوءَ ، سَمِعتُ خَلِیلِی یَقُولُ تَبلُغُ الحِلْیَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ یَبْلُغُ الْوَضُوءُ رَوَاهُ مُسْلِم[مسلم حدیث رقم:۵۸۶،نسائی حدیث رقم:۱۴۹،مسند احمد حدیث رقم:۸۸۶۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوحازم فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ کے پیچھے تھا۔ وہ نماز کے لیے وضو فرمارہے تھے۔ آپ اپنا ہاتھ اتنا بڑھاتے تھے کہ بغلوں تک چلا جاتا تھا۔ میں نے عرض کیا اے ابوہریرہ یہ کیسا وضو ہے؟ انہوں نے فرمایا اے چوزے کے بچے تم کہاں کھڑے ہو؟ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم لوگ یہاں کھڑے ہو تو میں اس طرح وضو نہ کرتا۔ میں نے اپنے پیارے سجن سے سنا ہے فرمایا: مومن کا زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک اس کا وضو پہنچتا ہے۔

(530)۔وَعَنْ اَبِی بَرْدَةَ ﷺ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ ﷺ بِی وَمَعَاذِ بنِ جَبَلٍ اِلَی الْیَمَنِ، فَقَالَ یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَختَلِفَا رَوَاهُ مُسلِم وَالْبُخَارِی وَاللَّفْظُ لِمُسلِم[مسلم حدیث رقم:۴۵۲۶،بخاری حدیث رقم:۳۰۳۸،مسند احمد حدیث رقم:۱۹۷۲۱]۔

ترجمہ: حضرت ابوبردہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اور معاذ بن جبل کو یمن بھیجا تو فرمایا: دونوں آسانی کرنا مشکلات پیدا نہ کرنا۔ لوگوں کو خوش رکھنا متنفر نہ کرنا، دونوں ایک جیسی بات کرنا اور اختلاف نہ کرنا۔

(531)۔وَعَنْ اَبِی مُوسیٰ ﷺ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِنْ اَصحَابِهٖ فِی بَعضِ

اَمرِہٖ قَالَ بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی[مسلم حدیث رقم:۴۵۲۵، بخاری حدیث رقم:۶۹، ابو داؤد حدیث رقم:۴۸۳۵، مسند احمد حدیث رقم:۱۹۵۹۱]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے کسی صحابی کو کسی مشن پر روانہ کرتے تو فرماتے خوش رکھو، تنفر نہ کرو اور آسانی پیدا کرو اور مشکلات پیدا مت کرو۔

(532)۔وَعَنْ عَرْفَجَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُولُ اِنَّهٗ سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ، فَمَن اَرَادَ اَن يُفَرِّقَ اَمرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهِیَ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيفِ كَائِناً مَن كَانَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۴۷۹۶، ابو داؤد حدیث رقم:۴۷۶۲، نسائی حدیث رقم:۴۰۲۱]۔

ترجمہ: حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا فرمایا: جلد ہی ایسے ایسے معاملات ہوں گے۔تو جو شخص اس امت کا شیرازہ بکھیرنے کا ارادہ کرے جب کہ یہ متحد ہو تو اسے تلوار سے مارو۔خواہ وہ کوئی بھی ہو۔

لَاتَخْتَلِفُوا حَتّٰی تَرَوا كُفراً بَوَاحاً

جب تک کھلا کفر نہ دیکھو، اختلاف نہ کرو

(533)۔عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ اقْضُوا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُونَ فَاِنِّی اَكْرَهُ الْاِخْتِلَافَ حَتّٰی يَكُونَ النَّاسُ جَمَاعَةً اَواَمُوتَ كَمَا مَاتَ اَصحَابِی وَكَانَ ابنُ سِيرِينَ يَرٰی اَنَّ عَامَةَ مَايُرْوٰی عَنْ عَلِیٍّ الْكَذِبُ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۳۷۰۷]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اپنے فیصلے اسی طرح کرتے رہو جس طرح تم پہلے کرتے رہے ہو۔ میں اختلاف کو ناپسند کرتا ہوں حتیٰ کہ تمام لوگ ایک جماعت ہو جائیں یا مجھے موت آ جائے جیسا کہ میرے ساتھی فوت ہو چکے ہیں اور امام ابن سیرین کی تحقیق یہ تھی کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے منسوب کر کے روایت کی جانے والی اکثر باتیں من گھڑت جھوٹ ہوتی ہیں۔

(534)۔وَعَنْ عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ دَعَانَا النَّبِیُّ ﷺ فَبَايَعنَاهُ، فَكَانَ فِيمَا اَخَذَ عَلَينَا، اَنْ بَايَعنَا عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِی مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَاَثَرَةٍ عَلَينَا وَاَنْ لَا نُنَازِعَ

الْاَمْرَ اَهْلَهٗ، قَالَ اِلَّا اَنْ تَرَوا كُفراً بَوَاحاً عِنْدَ كُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۱۷۷۴، بخاری حدیث رقم: ۷۰۵۵]۔

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت ﷛ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں بلایا اور ہم نے آپ سے بیعت کی۔ آپ نے ہم سے جو وعدے لیے ان میں یہ بھی تھا کہ ہم نے اپنی خوشی یا ناخوشی میں، تنگی اور فراخی میں، حالات سے متاثر ہو جانے کے باوجود سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کی اور اس پر کہ ہم حکومتی معاملات کو متنازع نہیں بنائیں گے۔ سوائے اس کے کہ تم کھلا کفر دیکھ لو اور تمہارے پاس اس معاملے میں اللہ کی طرف سے واضح دلیل موجود ہو۔

(535)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷛ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلاً قَرَئَ آيَةً وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَئُ خِلَافَهَا، فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ فَاَخْبَرْتُهٗ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ وَ قَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اِخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۲۴۱۰، ۳۴۷۶، ۵۰۶۲]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو ایک آیت پڑھتے سنا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس کے خلاف پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ میں اس آدمی کو پکڑ کر نبی کریم ﷺ کے پاس لایا اور آپ کو ساری بات عرض کی۔ میں نے آپ ﷺ کے چہرہ اقدس پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے۔ فرمایا: تم دونوں ٹھیک ہو۔ اختلاف مت کرو۔ تم سے پہلے لوگوں نے اختلاف کیا اور ہلاک ہو گئے۔

لَا تُسْرِعُوا اِلَى الْحُكْمِ بِالْكُفْرِ

کفر کا فتویٰ دینے میں جلدی نہ کرو

(536)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا امْرِئٍ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا اِنْ كَانَ كَمَا قَالَ اِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۲۱۶، بخاری حدیث رقم: ۶۱۰۴، ترمذی حدیث رقم: ۲۶۳۷]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے کسی بھائی کو کافر کہا ان میں ایک

اس کفر کا حقدار ہو گیا۔ اگر اس نے صحیح کہا تو صحیح ورنہ وہ کفر اس کی اپنی طرف لوٹ جائے گا۔

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت کی کتاب

قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی فِیْہِ رِجَالٌ یُحِبُّوْنَ اَنْ یَتَطَهَّرُوْا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ
[التوبۃ:۱۰۸] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس میں ایسے مرد ہیں جو پاک ہونا پسند کرتے ہیں اور اللہ پاک لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

بَابُ الْمِيَاهِ

پانیوں کا باب

قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا [الفرقان:۴۸] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی اتارا۔

(537)۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَئَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَرْکَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِیْلَ مِنَ الْمَآءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا، اَفَنَتَوَضَّأُ بِمَآءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ هُوَ الطَّهُوْرُ مَآؤُهٗ وَالْحِلُّ مَیْتَتُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ [مؤطا امام مالک کتاب الطہارۃ باب الطہور للوضوء حدیث رقم:۱۲، موطا امام محمد صفحۃ ۶۷، ترمذی حدیث رقم: ۶۹، ابو داؤد حدیث رقم:۸۳، نسائی حدیث رقم: ۵۹، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۸۶، ۳۸۷، سنن الدارمی حدیث رقم: ۷۳۳، مسند احمد حدیث رقم: ۸۷۵۶]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال پوچھا۔ عرض کیا یا رسول اللہ ہم سمندر میں سوار ہوتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی رکھتے ہیں۔ اگر ہم اس سے وضو کریں تو پیاسے رہتے ہیں۔ کیا ہم سمندر کے پانی کے ساتھ وضو کر لیا کریں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

(538)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَآءِ الدَّائِمِ

الَّذِیْ لَا یَجرِی ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْهِ رَوَاهُ الطَّحَاوِی وَمُسلِم وَالْبُخَارِی[شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۳، مسلم حدیث رقم:۶۵۶، ۶۵۷، بخاری حدیث رقم:۲۳۹، ابو داؤد حدیث رقم:۶۹، ترمذی حدیث رقم:۶۸، نسائی حدیث رقم:۵۸، مسند احمد حدیث رقم:۸۵۷۹]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے جو چل نہ رہا ہو۔ پھر اسی میں غسل کرے گا۔

(539)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَیقَظَ اَحَدُکُمْ مِن نَومِهٖ فَلْیَغْسِلْ یَدَهٗ قَبْلَ اَنْ یُدْخِلَهَا فِی وَضُوئِهٖ ، فَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَا یَدرِی اَینَ بَاتَتْ یَدُهٗ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی[مسلم حدیث رقم:۵۶۰، بخاری حدیث رقم:۱۶۲، ابو داؤد حدیث رقم:۱۴۰، نسائی حدیث رقم:۸۶]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نیند سے جاگے تو اپنے وضو کے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھ دھولے۔ تم میں سے کسی کو کچھ معلوم نہیں کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری۔

(540)۔وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ اَنَّ عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ خَرَجَ فِی رَکْبٍ فِیهِم عَمْرُو بْنُ العَاص حَتّٰی وَرَدُوا حَوضاً ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ العَاص لِصَاحِبِ الحَوضِ یَا صَاحِبَ الحَوضِ هَلْ تَرِدُ حَوضَکَ السِّبَاعُ؟ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ یَاصَاحِبَ الحَوضِ لَا تُخْبِرْنَا ، فَاِنَّا نَرِدُ عَلَی السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَینَا[مؤطا امام مالک کتاب الطهارة باب الطهور للوضوء حدیث رقم:۱۴، مؤطا امام محمد صفحة ۶۶]۔اَلْحَدِیْثُ صَحِیْح

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن حاطب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ ایک وفد کے ساتھ نکلے جس میں عمرو بن عاص ؓ بھی تھے۔ حتیٰ کہ سب ایک حوض پر پہنچے۔ حضرت عمرو بن عاص نے حوض کے مالک سے فرمایا: اے صاحبِ حوض! کیا تیرے حوض پر درندے آتے رہتے ہیں؟ حضرت عمر بن خطاب نے اسے فرمایا اے صاحبِ حوض! ہمیں مت بتاؤ ہم درندوں والے حوض پر جاتے رہتے ہیں اور وہ ہمارے حوض پر آتے رہتے ہیں ہیں۔

(541)۔وَعَنْ کَبْشَةَ بِنْتِ کَعبِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَکَانَتْ تَحتَ ابْنِ اَبِی قَتَادَةَ

اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءً، فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَاصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ، قَالَتْ كَبشَةُ فَرَانِي اَنْظُرُ اِلَيهِ، فَقَالَ اَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَتَ اَخِي؟ قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ، اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرمَذِي وَاَبُودَاوٗد وَالنَّسَائِي [ترمذی حديث رقم: ٩٢، ابو داؤد حديث رقم :٧٥، نسائی حديث رقم:٦٨، ابن ماجة حديث رقم:٣٦٧، سنن الدارمی حديث رقم: ٧٤٠، مؤطا امام مالک کتاب الطهارة باب الطهور للوضوء حديث رقم:١٣، مسند احمد ٥/٣٠٣ حديث رقم: ٢٢٦٤١، شرح معانی الآثار للطحاوی ١/١٧]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت کبشہ بنت کعب بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جو ابن ابی قتادہ کی زوجہ تھیں کہ حضرت ابو قتادہ ان کے گھر آئے۔ انہوں نے انہیں وضو کرایا۔ اس دوران بلی آئی اور وہ اس میں سے پینے لگی۔ ابوقتادہ نے برتن اس کے سامنے کر دیا حتیٰ کہ اس نے پی لیا۔ حضرت کبشہ کہتی ہیں کہ ابوقتادہ نے دیکھا میں انہیں گھور کر دیکھ رہی تھی۔ انہوں نے فرمایا اے بھتیجی تم حیران ہو رہی ہو؟ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ یہ نجس نہیں ہوتی۔ یہ تمہارے گھر میں آنے جانے والے مردوں اور عورتوں میں سے ہے۔

(542)۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ رَوَاهُ الطَّحَاوِي وَمِثْلُهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا [شرح معانی الآثار للطحاوی ١/٢٢]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن میں غسل کرتے تھے۔

(543)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُونَ جَمِيعاً فِي زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ مُحَمَّد [مؤطا امام محمد صفحة ٦١]۔ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں شوہر اور بیویاں اکٹھے وضو کرتے تھے۔

(544)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلسِّنَّورُ سَبُعٌ رَوَاهُ الدَّارقُطْنِي [سنن الدارقطنی حديث رقم:١٧٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلی درندہ ہے۔

(545)۔ وَعَنهُ قَالَ سُؤْرُ الهِرَّةِ يُهرَاقُ وَيُغسَلُ الْإِنَآءُ مَرَّةً اَو مَرَّتَينِ رَوَاهُ الطَّحَاوِى [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۸]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلی کا جھوٹا بہادیا جائے اور برتن ایک یا دو مرتبہ دھو دیا جائے۔

(546)۔ وَعَنِ الزُّهرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي اِنَآءِ اَحَدِكُمْ فَلْيُهرِقْهُ وَلْيَغسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ وَرَوَى الدَّارقُطنِي عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ نَحوَهُ مَرْفُوعاً بِسَنَدٍ ضَعِيفٍ وَ مَوْقُوفاً عَلَىٰ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷜ بِسَنَدٍ حَسَنٍ [ابن عدی ۲/۳۶۶ ، سنن الدارقطنی حدیث رقم: ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۳، ۱۹۴، السنن الکبریٰ للبیہقی ۱/۲۴۰، شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۲۱]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں سے کتا لاک لے تو اسے بہادے اور برتن کو تین مرتبہ دھوئے۔

(547)۔ وَكَانَ اَبُوهُرَيرَةَ ﷜ يَرَى اَنَّ الثَّلٰثَ يُطَهِّرُ الْإِنَآءَ مِنْ وُلُوغِ الْكَلْبِ فِيهِ رَوَاهُ الطَّحَاوِى [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۲۱]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷜ کی تحقیق یہ تھی کہ کتے کے جھوٹے برتن کو تین مرتبہ دھونا پاک کر دیتا ہے۔

(548)۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بنِ سِيرِين عَلَيهِ الرَّحمَةُ اَنَّهُ كَانَ اِذَا حَدَّثَ عَن اَبِي هُرَيْرَةَ فَقِيلَ لَهُ اَهٰذَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَ كُلُّ حَدِيثِ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷜ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَاِنَّمَا كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لِاَنَّ اَبَا هُرَيرَةَ لَمْ يَكُنْ يُحَدِّثُهُم اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ الطَّحَاوِى [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۹]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین علیہ الرحمہ جب حضرت ابوہریرہ ﷜ سے کوئی روایت بیان کرتے تو آپ سے پوچھا جاتا کہ یہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے؟ وہ فرماتے ابوہریرہ ﷜ کی ہر بات نبی کریم ﷺ سے لی گئی ہوتی ہے، وہ یہ بات اس لیے کرتے تھے کہ ابوہریرہ انہیں ہر بات نبی کریم ﷺ ہی کی بتاتے تھے۔

(549)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ رَوَاهُ

الِاِمَامُ الاَعْظَمُ وَ مُسْلِمٌ [مسند امام اعظم:۳۷، مسلم حدیث رقم:۸۱۲]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب چمڑے کو رنگ لیا گیا تو پاک ہو گیا۔

(550)۔وَعَنْ اَسمَآءِ بِنتِ اَبِی بَکرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَۃٌ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَت یَا رَسُولَ اللّٰہِ اَرَأَیتَ اِحدٰنَا اِذَا اَصَابَ ثَوبَھَا الدَّمُ مِنَ الحَیضَۃِ کَیفَ تَصنَعُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اَصَابَ ثَوبَ اِحدَاکُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَیضَۃِ، فَلْتَقرُصهُ، ثُمَّ لِتَنضَحهُ بِمَآئٍ، ثُمَّ لِتُصَلِّ فِیهِ رَوَاہُ مُسلِمٌ وَ الْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۶۷۵، بخاری حدیث رقم:۲۲۷، ۳۰۷، ابو داؤد حدیث رقم:۳۶۱، نسائی حدیث رقم:۳۹۴، ابن ماجۃ حدیث رقم:۶۲۹]۔

ترجمہ: حضرت اسمآء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا حکم ہے جب ہم میں سے کسی عورت کے کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو وہ اسے مل دے پھر وہ اسے پانی کے ساتھ دھو کر پاک کرلے پھر نماز پڑھ لے۔

(551)۔وَعَنْ سُلَیمَانَ بنِ یَسَارٍ قَالَ سَأَلتُ عَائِشَۃَ عَنِ الْمَنِیِّ یُصِیبُ الثَّوبَ، فَقَالَتْ کُنتُ اَغسِلُهُ مِنْ ثَوبِ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ فَیَخرُجُ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَ اَثَرُ الْغَسلِ فِی ثَوبِهٖ رَوَاہُ مُسلِم وَ الْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۶۷۲، بخاری حدیث رقم:۲۳۰، ابو داؤد حدیث رقم:۳۷۳، ترمذی حدیث رقم:۱۱۷، نسائی حدیث رقم:۲۹۵، ابن ماجۃ حدیث رقم:۵۳۶، مسند احمد حدیث رقم:۲۵۱۵۱]۔

ترجمہ: حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منی کے بارے میں پوچھا جو کپڑے کو لگ جاتی ہے، تو فرمایا میں اسے رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے دھو دیتی تھی۔ آپ نماز کے لیے نکلتے تھے اور دھلائی کا نشان آپ کے کپڑے پر موجود ہوتا تھا۔

(552)۔وَعَنْ اُمِّ قَیسٍ بِنتِ مِحصَنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا اَنَّھَا اَتَتْ بِابْنٍ لَھَا صَغِیرٍ لَم یَاکُلِ

الطَّعَامَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَاَجْلَسَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ حَجْرِہٖ فَبَالَ عَلٰی ثَوْبِہٖ، فَدَعَا بِمَآءٍ فَنَضَحَہٗ وَلَمْ یُغْسِلْہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم: ٦٦٥، بخاری حدیث رقم: ٢٢٣، ابو داؤد حدیث رقم: ٣٧٤، ترمذی حدیث رقم: ٧١، ابن ماجۃ حدیث رقم: ٥٢٤، نسائی حدیث رقم: ٣٠٢، مؤطا امام مالک کتاب الطہارۃ حدیث رقم: ١١٠]۔

ترجمہ: حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنا چھوٹا بچہ لے کر جس نے ابھی تک کھانا شروع نہیں کیا تھا، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی گود مبارک میں بٹھایا۔ اس نے آپ ﷺ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور بہا دیا اور اسے دھویا نہیں۔

رِوَایَۃُ الرَّوَافِضِ: سُئِلَ الصَّادِقُ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَنْ جِلْدِ الْخِنْزِیْرِ یُجْعَلُ دَلْوًا یُسْتَقٰی بِہِ الْمَآءُ، فَقَالَ لَا بَأْسَ رَوَاہُ فِیْ مَنْ لَا یَحْضُرُہُ الْفَقِیْہُ [من لا یحضرہ الفقیہ حدیث رقم: ١٤]۔

روافض کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے خنزیر کی جلد کے بارے میں پوچھا گیا کہ آیا اس کا ڈول بنایا جا سکتا ہے جس کے ذریعے پانی نکالا جائے تو فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

بَابُ آدَابِ الْخَلَاءِ

بیت الخلا کے آداب

(553)۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِتَّقُوا اللَّاعِنَیْنِ، قَالُوْا وَمَا اللَّاعِنَانِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ الَّذِیْ یَتَخَلّٰی فِیْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْ فِیْ ظِلِّھِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ٦١٨، ابو داؤد حدیث رقم: ٢٥، مسند احمد حدیث رقم: ٨٨٧٥]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو دھتکارے ہوؤں سے بچو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ دھتکارے ہوئے کون ہیں۔ فرمایا: جو لوگوں کے راستے میں پاخانہ کرتے ہیں یا انکے سائے میں۔

(554)۔وَعَنْ جَابِرٍ ﷛ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ اَحَدٌ رَوَاهُ ابُوْدَاؤد [ابو داؤد حدیث رقم: ۲، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۳۵]۔اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت جابر ﷛ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اتنا دور تک چلے جاتے حتیٰ کہ آپ کو کوئی بھی نہ دیکھتا۔

(555)۔وَعَنْ سَلْمَانَ ﷛ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۶۰۶، ترمذی حدیث رقم: ۱۶، نسائی حدیث رقم: ۴۱، ابو داؤد حدیث رقم: ۷، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۱۶، مسند احمد حدیث رقم: ۲۳۷۸۱]۔

ترجمہ: حضرت سلمان ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قضائے حاجت کے وقت یا پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہونے، یا دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے یا تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجا کرنے یا اونٹ کی لید یا ہڈی کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

(556)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [مسلم حدیث رقم: ۵۶۲، بخاری حدیث رقم: ۱۶۱، نسائی حدیث رقم: ۸۸، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۴۰۹، ترمذی حدیث رقم: ۲۷، دارمی حدیث رقم: ۷۰۷، مؤطا امام مالک کتاب الطہارۃ حدیث رقم: ۳، مسند احمد حدیث رقم: ۷۲۴۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ڈھیلا استعمال کیا وہ طاق تعداد میں ڈھیلے استعمال کرے جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔

(557)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ جُحْرٍ رَوَاهُ ابُوْدَاؤد وَالنَّسَائِيُّ [ابو داؤد حدیث رقم: ۲۹، نسائی حدیث رقم: ۳۴، مسند احمد حدیث رقم: ۲۰۸۰۳]۔صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سرجس ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بل میں

پیشاب نہ کرے۔

(558)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبُولُ قَائِماً فَلَا تُصَدِّقُوهُ ، مَا كَانَ يَبُولُ اِلَّاقَاعِداً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرمَذِی وَالنَّسَائِی[مسند احمد حدیث رقم: ۲۵۶۵۱، ترمذی حدیث رقم: ۱۲، نسائی حدیث رقم: ۲۹، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۰۷]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس نے تم سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوکر پیشاب فرماتے تھے اس کی تصدیق مت کرنا۔آپ ﷺ صرف اور صرف بیٹھ کر پیشاب فرماتے تھے۔

(559)۔وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبُولَنَّ اَحَدُكُمْ فِی مُسْتَحَمِّهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ اَوْ يَتَوَضَّأُ فِيهِ فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗدَ وَكَذَا فِی التِّرْمَذِی وَالنَّسَائِی [ابو داؤد حدیث رقم: ۲۷، ترمذی حدیث رقم: ۲۱، نسائی حدیث رقم: ۳۶، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۰۴]۔ اَلْحَدِيثُ ثَابِتٌ اِلٰی قَوْلِهٖ ﷺ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے غسل خانے میں پیشاب نہ کرے پھر اسی میں غسل کرے یا وضو کرے۔عام طور پر وسواس اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔

(560)۔وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُولُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۸۳۱، بخاری حدیث رقم: ۱۴۲، ابو داؤد حدیث رقم: ۴، ترمذی حدیث رقم: ۵، نسائی حدیث رقم: ۱۹، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۹۸، سنن الدارمی حدیث رقم: ۶۷۳، مسند احمد حدیث رقم: ۱۱۹۵۳]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے: اے اللہ میں خباثت اور خبیثوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(561)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ، غُفْرَانَكَ رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِی [ترمذی حدیث رقم: ۷، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۰۰، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۰، سنن الدارمی حدیث رقم: ۶۸۴، مسند احمد حدیث رقم: ۲۵۲۷۴]۔اَلْحَدِيثُ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر نکلتے تو فرماتے تھے: میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں۔

(562)۔وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَعَافَانِي رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ۳۰۱]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر نکلتے تو فرماتے تھے: اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ سے اذیت کو دور فرمایا اور مجھے آسائش بخشی۔

(563)۔وَعَنْ اَبِي اَيُّوبَ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ لَمَّا نَزَلَتْ فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَثْنٰى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُوْرِ فَمَا طُهُوْرُكُمْ؟ قَالُوْا نَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسْتَنْجِي بِالْمَآءِ، فَقَالَ فَهُوَ ذَاكَ فَعَلَيْكُمُوْهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ۳۵۵]۔اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ وَشَوَاهِدُهُ صَحِيْحَةٌ

ترجمہ: حضرت ابو ایوب انصاری، حضرت جابر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے گروہِ انصار بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاکیزگی کی تعریف فرمائی ہے۔تمہارا پاکیزگی کا طریقہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہم نماز کے لیے نیا وضو کرتے ہیں اور جنابت کا غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں۔فرمایا: وہ یہی ہے اسی طرح کرتے رہو۔

بَابُ الْوُضُوْءِ

وضو کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ الْاٰيَه [المائده: ٦] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے مونہوں کو دھو لیا کرو اور اپنے

ہاتھوں کو کہنیوں سمیت، اور اپنے سروں کا مسح کرلیا کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت۔

(564)۔عَنْ عُثْمَانَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَن تَوَضَّأَ فَاَحسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِن جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحتِ اَظْفَارِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم وَاَحْمَد [مسلم حديث رقم:۵۷۸، مسند احمد حديث رقم:۴۷۸، شعب الايمان للبيهقى حديث رقم:۲۷۳۱]۔

ترجمہ: حضرت عثمان ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا، اس کے جسم سے گناہ نکل گئے حتیٰ کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل گئے۔

(565)۔وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَولَا اَنْ اَشُقَّ عَلىٰ اُمَّتِى لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاخِيرِ العِشَآءِ وَبِالسِّوَاكِ عِندَ كُلِّ صَلٰوةٍ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:۵۸۹، بخارى حديث رقم:۸۸۷، ۷۲۴۰، ترمذى حديث رقم:۲۲، ابو داؤد حديث رقم:۴۶، ابن ماجة حديث رقم:۲۸۷، مسند احمد حديث رقم:۷۳۵۸، شعب الايمان للبيهقى حديث رقم:۲۷۶۹، ۲۷۷۱]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے یہ فکر نہ ہوتی کہ میری امت پر گراں گزرے گا تو میں انہیں عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنے کا حکم دیتا اور ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

(566)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت كَانَ النَّبِىُّ ﷺ لَا يَرقُدُ مِنَ لَيلٍ وَلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيقِظُ اِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبلَ اَنْ يَتَوَضَّأَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُو دَاوُد [ابو داؤد حديث رقم:۵۷، مسند احمد حديث رقم:۲۵۳۲۷]۔حَسَن

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات میں یا دن میں جب بھی سو کر جاگتے تھے تو وضو سے پہلے مسواک فرماتے تھے۔

(567)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ وَمَرضَاتٌ لِلرَّبِّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبُخَارِىُّ وَالدَّارِمِىُّ وَالنَّسَائِى [مسند احمد حديث رقم:۲۴۲۵۸، بخارى كِتَابُ الصَّوْمِ، بَاب:۲۷ السِّوَاكِ الرَّطْبِ وَالْيَابِسِ لِلصَّائِم، سنن النسائى حديث رقم:۵، سنن الدارمى حديث رقم:۶۸۸، شعب الايمان للبيهقى حديث رقم:۳۸۴]۔سَنَدُهُ صَحِيح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسواک منہ کو پاک کرنے اور رب کو راضی کرنے کا ذریعہ ہے۔

(568)۔وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَفْضُلُ الصَّلٰوةُ الَّتِي يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلٰوةِ الَّتِي لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِينَ ضِعْفاً رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ [مسند احمد حدیث رقم:۲۶۳۹۴، شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم:۲۷۷۳، ۲۷۷۴]۔اَلْحَدِيْثُ ضَعِيف

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نماز کے لیے مسواک کیا جاتا ہے وہ اس نماز سے ستر گنا افضل ہے جس کے لیے مسواک نہیں کیا جاتا۔

(569)۔وَعَنْ عُثْمَانَ رضي الله عنه اَنَّهُ تَوَضَّأَ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلٰثاً، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجهَهُ ثَلٰثاً، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثاً، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى اِلَى الْمِرفَقِ ثَلٰثاً، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلٰثاً، ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلٰثاً، ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۵۳۹، بخاری حدیث رقم:۱۵۹، ابو داؤد حدیث رقم:۱۰۶، نسائی حدیث رقم:۸۵، مسند احمد حدیث رقم:۴۸۰]۔

ترجمہ: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے وضو کیا اور اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی بہایا۔ پھر کلی کی اور ناک جھاڑی پھر تین مرتبہ اپنا منہ دھویا، پھر اپنا دایاں ہاتھ کہنی سمیت تین بار دھویا، پھر اپنا بایاں ہاتھ کہنی سمیت تین بار دھویا۔ پھر سر کا مسح کیا، پھر اپنا دایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین بار دھویا، پھر بایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین بار دھویا۔ پھر فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے میرے اس وضو کی طرح وضو فرمایا۔

(570)۔وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه اَنَّهُ تَوَضَّأَ ثَلَاثاً ثَلَاثاً، ثُمَّ قَالَ هٰذَا طُهُورُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ اَبُو دَاؤُد وَالتِّرْمِذِيُّ [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۲۶، ابو داؤد حدیث رقم:۱۱۱، ۱۱۴، ۱۱۶، ترمذی حدیث رقم:۴۸، ۴۹، سنن النسائی حدیث رقم:۹۶]۔اَلْحَدِيْثُ صَحِيْح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ آپ نے تین تین بار اعضاء دھو کر وضو فرمایا۔ پھر فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کا وضو ہے۔

(571)۔وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا فِی صِفَةِ الْوُضُوْءِ قَالَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَاَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّاحَتَيْنِ فِی اُذُنَيْهِ وَمَسَحَ بِاِبْهَامَيْهِ ظَاهِرَ اُذُنَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِی [ابو داؤد حدیث رقم:۱۳۵،نسائی حدیث رقم:۱۴۰،ابن ماجة حدیث رقم:۴۲۲]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے وضو کے طریقے کے بارے میں مروی ہے کہ پھر آپ نے اپنے سر کا مسح فرمایا اور اپنی دونوں شہادت کی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالیں اور اپنے انگوٹھوں کے ساتھ کانوں کے باہر کے حصے پر مسح فرمایا۔

(572)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَأُوْا بِمَيَامِنِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:۴۱۴۱، مسند احمد حدیث رقم:۸۶۷۳، ابن ماجة حدیث رقم:۴۰۲]۔اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو اپنے دائیں اعضاء سے شروع کرو۔

(573)۔وَعَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ وَبَالِغْ فِی الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِی وَالنَّسَائِی وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:۱۴۲، ترمذی حدیث رقم:۷۸۸، نسائی حدیث رقم:۸۷، ابن ماجة حدیث رقم:۴۰۷]۔

ترجمہ: حضرت لقیط بن صبرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعضاء کو بھر بھر کے وضو کرو۔ اور انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔ اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو سوائے اس کے کہ تم روزے سے ہو۔

(574)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ فِیْ خَيْشُوْمِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۵۶۴، بخاری حدیث رقم:۳۲۹۵،نسائی حدیث رقم:۹۰]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نیند سے اٹھے تو

تین بار ناک میں پانی ڈالے۔ بے شک شیطان اس کے نتھنوں میں رات گزارتا ہے۔

(575)۔وَعَنْ عُثْمَانَ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُخَلِّلُ لِحیَتَهُ فِی الْوُضُوْءِ رَوَاهُ التِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ۳۱، ابن ماجة: ۴۳۰، سنن الدارمی حدیث رقم: ۷۰۸]۔اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ وضو میں اپنی داڑھی مبارک میں خلال فرماتے تھے۔

(576)۔وَعَنْ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَامِنْکُم مِن اَحَدٍیَتَوَضَّأُ فَیُبلِغُ اَو فَیُسبِغُ الوُضُوءَ، ثُمَّ یَقُولُ اَشْهَدُ اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُولُهٗ وَفِی رِوَایَةٍ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِیَةُ، یَدْخُلُ مِنْ اَیِّهَا شَآءَ رَوَاهُ مُسلِم وَزَادَ التِّرمَذِی اَللّٰهُمَّ اجْعَلنِی مِنَ التَّوَّابِینَ وَاجْعَلنِی مِنَ الْمُتَطَهِّرِینَ [مسلم حدیث رقم: ۵۵۳، ترمذی حدیث رقم: ۵۵، نسائی حدیث رقم: ۱۴۸، ابن ماجة حدیث رقم: ۴۷۰]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب اچھی طرح مبالغے کے ساتھ وضو کرتا ہے پھر کہتا ہے اَشْهَدُ اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُولُهٗ ایک روایت میں وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ کا اضافہ بھی ہے۔ تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں۔ جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

امام ترمذی علیہ الرحمہ نے ان الفاظ کا اضافہ بھی فرمایا ہے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلنِی مِنَ التَّوَّابِینَ وَاجْعَلنِی مِنَ الْمُتَطَهِّرِینَ یعنی اے میرے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں سے اور پاک ہونے والوں میں سے کر دے۔

(577)۔وَعَنْ ثَوبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِستَقِیمُوا وَلَن تُحصُوا وَاعلَمُوا اَنَّ خَیرَ اَعْمَالِکُمُ الصَّلٰوةُ وَلَا یُحَافِظُ عَلَی الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ رَوَاهُ مَالِک وَ اَحْمَدُ وَابنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِی [مؤطا امام مالک کتاب الطهارة حدیث رقم: ۳۶، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۷۷، سنن الدارمی حدیث رقم: ۶۵۹، مسند احمد حدیث رقم: ۲۲۴۹۵]۔اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: استقامت اختیار کرو اور یہ تمہارے

بس کا کام نہیں۔ اور جان لو کہ تمہارے اعمال میں سب سے اچھا عمل نماز ہے اور وضو میں ہمیشہ کوئی بھی نہیں رہتا سوائے مومن کے۔

اَلتَّائِیْدُ مِنْ کُتُبِ الرَّوَافِضِ: عَنْ عَلِيٍّ عَلَیْهِ السَّلَامِ قَالَ جَلَسْتُ اَتَوَضَّأُ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِیْنَ ابْتَدَئْتُ فِی الْوُضُوْءِ فَقَالَ لِیْ تَمَضْمَضْ وَاسْتَنْشِقْ وَاسْتَنْ ثُمَّ غَسَلْتُ وَجْهِیْ ثَلَاثًا فَقَالَ یُجْزِیْکَ مِنْ ذٰلِکَ الْمَرَّتَانِ قَالَ فَغَسَلْتُ ذِرَاعَیَّ فَمَسَحْتُ بِرَأْسِیْ مَرَّتَیْنِ فَقَالَ قَدْ یُجْزِیْکَ مِنْ ذٰلِکَ الْمَرَّةُ وَغَسَلْتُ قَدَمَیَّ فَقَالَ لِیْ یَا عَلِیُّ خَلِّلْ بَیْنَ الْاَصَابِعِ لَا تُخَلَّلْ بِالنَّارِ رَوَاهُ فِی الْاِسْتِبْصَارِ [الاستبصار حدیث رقم: ۱۹۶]۔

وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامِ قَالَ اِنْ نَسِیْتَ فَغَسَلْتَ ذِرَاعَیْکَ قَبْلَ وَجْهِکَ فَاَعِدْ غَسْلَ وَجْهِکَ ثُمَّ اغْسِلْ ذِرَاعَیْکَ بَعْدَ الْوَجْهِ فَاِنْ بَدَئْتَ بِذِرَاعِکَ الْاَیْسَرِ قَبْلَ الْاَیْمَنِ فَاَعِدْ غَسْلَ الْاَیْمَنِ ثُمَّ اغْسِلِ الْیَسَارَ وَاِنْ نَسِیْتَ مَسْحَ رَأْسِکَ حَتّٰی تَغْتَسِلَ رِجْلَیْکَ فَامْسَحْ رَأْسَکَ ثُمَّ اغْسِلْ رِجْلَیْکَ رَوَاهُ فِی الْاِسْتِبْصَارِ [الاستبصار حدیث رقم: ۲۲۷]۔

روافض کی کتابوں سے تائید

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں وضو کرنے کے لیے بیٹھا۔ جب میں نے ابتداء کی تو رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور فرمایا: کلی کر، ناک میں پانی ڈال اور مسواک کر۔ پھر میں نے تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا، فرمایا: یہ تیرے لیے دو مرتبہ بھی کافی ہے۔ پھر میں نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے، پھر میں نے دو مرتبہ اپنے سر کا مسح کیا۔ فرمایا: یہ تیرے لیے ایک مرتبہ ہی کافی ہے اور میں نے اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر مجھے فرمایا: اے علی! انگلیوں کے درمیان خلال کر۔ آگ سے خلال دیے جانے سے بچ جاؤ گے۔

حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو بھول جائے اور اپنے منہ سے پہلے اپنے بازو دھولے تو اپنا چہرہ دوبارہ دھو پھر چہرے کے بعد اپنے بازو دھو۔ اگر تو دائیں بازو کی بجائے بائیں بازو سے شروع کر بیٹھے تو دائیں ہاتھ کو دوبارہ دھو پھر اس کے بعد بائیں کو دھو اور اگر تو اپنے سر کا مسح بھول جائے حتیٰ کہ اپنے دونوں پاؤں دھو ڈالے تو اب

اپنے سر کا مسح کر اور اس کے بعد پاؤں دھو۔

نَوَاقِضُ الوُضوءِ

وضوتوڑنے والی چیزیں

(578)۔عَن اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰی يَتَوَضَّأَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۵۳۷، بخاری حدیث رقم:۱۳۵، ابو داؤد حدیث رقم:۶۰، ترمذی حدیث رقم:۷۶]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ریاح خارج کی اس کی نماز قبول نہیں ہوگی جب تک وضو نہ کرے۔

(579)۔وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ كُنْتُ رَجُلاً مَذَّاءً فَكُنْتُ اَسْتَحْيِي اَنْ اَسْئَلَ النَّبِيَّ ﷺ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ ، فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی وَالطَّحَاوِی [مسلم حدیث رقم:۶۹۵، بخاری حدیث رقم:۱۳۲، نسائی حدیث رقم:۱۵۷، مسند احمد حدیث رقم:۶۰۸، شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۳۸]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں ایسا مرد تھا کہ میری مذی بہت نکلتی تھی۔ میں نبی کریم ﷺ سے پوچھنے میں حیاء محسوس کرتا تھا کیونکہ آپ ﷺ کی شہزادی میرے نکاح میں تھی۔ میں نے مقداد سے کہا تو انہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا ذکر دھولے پھر وضو کرلے۔

(580)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الوُضُوءَ عَلٰی مَنْ نَامَ مُضْطَجِعاً ، فَاِنَّهُ اِذَا اضْطَجَعَ ، اِسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِی وَ اَبُو دَاوُد [ترمذی حدیث رقم:۷۷، ابو داؤد حدیث رقم:۲۰۲، مسند احمد حدیث رقم:۲۳۱۹]۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضو اس شخص کے لیے ضروری ہے جو لیٹ کر سو گیا۔ جب وہ لیٹ گیا تو اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ گئے۔

(581)۔وَعَنْ طَلَقِ بنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰہِ عَن مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعدَ مَا يَتَوَضَّأُ، قَالَ وَهَل هُوَ اِلَّا بِضعَةٌ مِنهُ رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالتِّرمَذِی وَالنَّسَائِی وَابنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:۱۸۲، ترمذی حدیث رقم:۸۵، نسائی حدیث رقم:۱۶۵، ابن ماجۃ حدیث رقم:۴۸۳، مسند احمد حدیث رقم:۱۶۲۹۲]۔صَحِیحٌ وَشَوَاهِدُهٗ کَثِیرٌ

ترجمہ: حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے آدمی کے وضو کرنے کے بعد اپنے ذَکر کو چھونے کے بارے میں سوال کیا گیا۔فرمایا یہ اسی کے جسم کا حصہ ہی تو ہے۔

(582)۔وَعَنِ الحَسَنِ عَن خَمسَةٍ مِن اَصحَابِ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ مِنهُم عَلِیُّ بنُ اَبِی طَالِبٍ وَعَبدُ اللّٰہِ بنُ مَسعُودٍ وَحُذَیفَةُ ابنُ الیَمَانِ وَعِمرَانُ بنُ حُصَینٍ وَرَجُلٌ اٰخَرُ اِنَّهُم کَانُوا لَا یَرَونَ فِی مَسِّ الذَّکَرِ وُضُوءً رَوَاهُ الطَّحَاوِی وَفِیهِ آثَارٌ کَثِیرَةٌ [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۶۳]۔

ترجمہ: حضرت حسن نے رسول اللہ ﷺ کے پانچ صحابہ سے روایت فرمایا ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، حذیفہ ابن یمان، عمران بن حصین اور ایک اور صحابی ہیں۔یہ سب کے سب ذَکر کو چھونے سے وضو ضروری نہیں سمجھتے تھے۔اس موضوع پر کثرت سے احادیث موجود ہیں۔

(583)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنهَا قَالَت کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُقَبِّلُ بَعضَ اَزوَاجِهٖ ثُمَّ یُصَلِّی وَلَا یَتَوَضَّأُ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَالتِّرمَذِی وَالنَّسَائِی وَابنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:۱۷۹، ترمذی حدیث رقم:۸۶، نسائی حدیث رقم:۱۷۰، ابن ماجۃ حدیث رقم:۵۰۲]۔اَلْحَدِیثُ ضَعِیفٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی کسی زوجہ مطہرہ کو بوسہ دے لیتے تھے پھر نماز پڑھتے تھے اور دوبارہ وضو نہیں فرماتے تھے۔

(584)۔وَعَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا اُبَالِی قَبَّلتُهَا اَو شَمَمتُ رَیحَاناً رَوَاهُ عَبدُ الرَّزَّاقِ [المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:۵۰۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔بیوی کو بوسہ دے لوں یا خوشبو سونگھ لوں۔

(585)۔وَعَنْ عَلِیٍّ وَابنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنهُمَا قَالَا اللَّمسُ هُوَ الجِمَاعُ، وَلٰکِنَّ اللّٰہَ

يَكْنِیْ بِمَا شَاءَ رَوَاهُ ابنُ اَبِی شَیبَةَ وَ ابنُ جَرِیْرٍ [المصنف لابن ابی شیبة ١/١٩٢، ابن جریر ۴/١٣١]۔ صَحِیْح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ اور ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ لمس سے مراد جماع ہے لیکن اللہ جس لفظ کو چاہے کنایہ کے طور پر استعمال فرمائے۔ (آیت لَامَسْتُمُ النِّسَآءَ کی طرف اشارہ ہے)

(586)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷛ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِذَا قَهْقَهَ فِی الصَّلٰوةِ اَعَادَ الْوُضُوْءَ وَ اَعَادَ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ الدَّارقُطْنِی [دارقطنی حدیث رقم: ۶٠١]۔اِسْنَادُهُ ضَعِیْف

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسے تو وضو بھی دوبارہ کرے اور نماز بھی دوبارہ پڑھے۔

(587)۔وَعَنْ جَابِرِ بنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷛ قَالَ كَانَ اٰخِرَ الْاَمْرَیْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَرْكَ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ رَوَاهُ الطَّحَاوِی وَالنَّسَائِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ١/۵۴، نسائی حدیث رقم: ١٨۵]۔صَحِیْح

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ﷛ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا آخری عمل یہ تھا کہ آپ نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنا چھوڑ دیا تھا۔

(588)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَرِبَ لَبَناً فَمَضْمَضَ وَ قَالَ اِنَّ لَهُ دَسَماً رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ٧٩٨، بخاری حدیث رقم: ٢١١، ابو داؤد حدیث رقم: ١٩٦، ترمذی حدیث رقم: ٨٩، نسائی حدیث رقم: ١٨٧، ابن ماجة حدیث رقم: ۴٩٨]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیا اور کلی کی اور فرمایا: اس میں زہر کا اثر (الرجی) ہوتا ہے۔

(589)۔وَعَنْ تَمِیْمِ الدَّارِی ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْوُضُوْءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ رَوَاهُ الدَّارقُطْنِی [سنن الدارقطنی حدیث رقم: ۵٧١]۔اِسْنَادُهُ ضَعِیْف

ترجمہ: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر طرح کا خون بہنے کے بعد وضو کرنا چاہیے۔

(590)۔وَعَنْ اَبِی سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ مَرْفُوعاً اِذَا جَآئَ اَحَدَکُمُ الشَّیْطَانُ فَقَالَ اِنَّکَ اَحْدَثْتَ فَلْیَقُلْ کَذَبْتَ رَوَاہُ الْحَاکِمِ [مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۷۱]۔صَحِیْحٌ وَافَقَہُ الذَّھْبِی

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً (یعنی نبی کریم ﷺ سے) روایت کیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے پاس شیطان آئے اور وسوسہ ڈالے کہ تم نے ہوا خارج کی ہے پس اسے کہے تم نے جھوٹ بولا ہے۔

بَابُ الْغُسْلِ

غسل کا باب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا [المائدہ: ۶] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو پاک ہولیا کرو۔ وَقَالَ وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ حَتّٰی یَطْھُرْنَ [البقرۃ: ۲۲۲] اور فرمایا: بیویوں کے قریب مت جاؤ حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائیں۔ وَقَالَ لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ [الواقعۃ: ۷۹] اور فرمایا: قرآن کو پاک لوگوں کے سواء کوئی نہ چھوئے۔

(591)۔عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا جَلَسَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ شُعَبِھَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَھَدَھَا ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَاِنْ لَمْ یُنْزِلْ رَوَاہُ مُسْلِم وَرَوَی الْبُخَارِی نَحْوَہٗ [مسلم حدیث رقم: ۷۸۳، بخاری حدیث رقم: ۲۹۱، نسائی حدیث رقم: ۱۹۱، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۶۱۰]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے چار شعبوں کے درمیان بیٹھے اور پھر باقاعدہ مباشرت کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال نہ بھی ہو۔

(592)۔وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ ، قَالَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیِی مِنَ الْحَقِّ فَھَلْ عَلَی الْمَرْاَۃِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا احْتَلَمَتْ ، قَالَ نَعَمْ ، اِذَا رَاَتِ الْمَآئَ فَغَطَّتْ اُمُّ سَلَمَۃَ

وَجهَهَا، وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَتَحتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي وَزَادَ مُسْلِمٌ بِرِوَايَةِ أُمِّ سُلَيمٍ اَنَّ مَآءَ الرَّجُلِ غَلِيظٌ اَبيَضُ وَمَآءَ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ اَصْفَرُ فَمِنْ اَيِّهِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ يَكُونُ مِنْهُ الشَّبَهُ [مسلم حدیث رقم: ۲۱۷، بخاری حدیث رقم: ۱۳۰، ترمذی حدیث رقم: ۱۲۲، ابن ماجة حدیث رقم: ۶۰۰]۔

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ام سلیم نے عرض کی یارسول اللہ، اللہ حق کی بات سے نہیں شرماتا۔ کیا جب عورت کو احتلام ہو تو اس پر غسل لازم ہے؟ فرمایا ہاں جب وہ پانی دیکھے۔ حضرت ام سلمہ نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا اور عرض کیا یارسول اللہ عورت کو احتلام ہوتا ہے؟ فرمایا ہاں تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو۔ اس کا بچہ کس چیز کی بنا پر مشابہ ہوتا ہے۔ امام مسلم علیہ الرحمہ نے ام سلیم کی روایت میں یہ اضافہ بھی فرمایا ہے کہ مرد کا پانی گاڑھا اور سفید ہوتا ہے اور عورت کا پانی پتلا اور پیلا ہوتا ہے۔ ان میں سے جو بھی غالب آ جائے یا پہل کر جائے بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔

(593)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ اِحتِلَاماً، قَالَ يَغتَسِلُ، وَعَنِ الرَّجُلِ الَّذِي يَرٰى اَنَّهُ قَدِ احتَلَمَ وَلَا يَجِدُ بَلَلاً، قَالَ لَا غُسلَ عَلَيهِ، قَالَت اُمُّ سُلَيمٍ هَل عَلَى الْمَرْأَةِ تَرٰى ذٰلِكَ غُسْلٌ؟ قَالَ نَعَمْ، اِنَّ النِّسَآءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ رَوَاهُ التِّرمَذِي وَاَبُو دَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم: ۲۳۶، ترمذی حدیث رقم: ۱۱۳، مسند احمد حدیث رقم: ۲۶۲۴۹]۔ صَحِيحٌ اِسْتَدَلَّ بِهِ الْفُقَهَآءُ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو رطوبت پاتا ہے مگر اسے احتلام یاد نہیں۔ فرمایا: وہ نہائے۔ اور اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو دیکھتا ہے کہ اسے احتلام ہوا ہے اور رطوبت نہیں پاتا تو فرمایا: اس کے ذمے غسل نہیں۔ حضرت ام سلیم نے عرض کیا کہ اگر عورت یہ چیز دیکھے تو اس کے ذمے غسل ہے؟ فرمایا: ہاں۔ عورتیں، مردوں سے ہی نکلی ہیں۔

(594)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ لِلْجُنُبِ

فَرِيضَةٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي [سنن الدار قطنی حدیث رقم:۴۰۳]۔اِسْنَادُهٗ ضَعِيفٌ وَلَهُ شَوَاهِدُ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا جنبی پر فرض ہے۔

(595)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَانْقُوا الْبَشَرَةَ رَوَاهُ اَبُودَاؤد وَالتِرمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم: ۲۴۸، ترمذی حدیث رقم: ۱۰۶، ابن ماجۃ حدیث رقم:۵۹۷]۔اَلْحَدِيثُ ضَعِيفٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بال کے نیچے ناپاکی ہوتی ہے۔ بالوں کو دھویا کرو اور جلد کو صاف کیا کرو۔

(596)۔وَعَنْ عَلِيٍّ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ مَوضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ، فَمِنْ ثَمَّ عَادَيتُ رَأْسِی، فَمِنْ ثَمَّ عَادَيتُ رَأْسِی ثَلَاثاً رَوَاهُ اَبُودَاؤد [ابو داؤد حدیث رقم: ۲۴۹، سنن الدارمی حدیث رقم:۷۵۵، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۵۹۹، مسند احمد حدیث رقم: ۷۳۰]۔صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت علی المرتضی ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ناپاکی کے بعد ایک بال برابر بھی جگہ چھوڑ دی اسے نہیں دھویا، اس کی وجہ سے اس کا آگ میں برا حشر ہوگا۔ یہاں سے میں نے اپنے سر سے دشمنی کرلی۔ یہاں سے میں نے اپنے سر سے دشمنی کرلی۔ تین بار فرمایا۔

(597)۔وَعَنْ جَابِرٍ ﷜ قَالَ اِذَا اغْتَسَلَتِ الْمَرأَةُ مِنْ جَنَابَةٍ فَلَا تَنقُضْ شَعْرَهَا، وَلٰكِن تَصُبُّ الْمَآءَ عَلٰی اُصُولِهٖ وَتَبُلُّهٗ رَوَاهُ الدَّارِمِی [سنن الدارمی حدیث رقم:۱۱۶۳]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷜ فرماتے ہیں کہ جب عورت غسل جنابت کرے تو اپنے بال نہ کھولے بلکہ ان کی جڑوں میں پانی پہنچادے اور تر کرے۔

(598)۔وعن عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ رَوَاهُ

التِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم:۱۰۷، نسائی حدیث رقم:۲۵۲، ابن ماجۃ حدیث رقم:۵۷۹]۔ قَالَ التِّرمَذِیُ حَسَنٌ صَحِیحٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ غسل کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے۔

(599)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَت کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ یَبْدَأُ فَیَغْسِلُ یَدَیهِ، ثُمَّ یُفرِغُ بِیَمِینِهِ عَلیٰ شِمَالِهِ، فَیَغسِلُ فَرْجَهٗ ثُمَّ یَتَوَضَّأُ ثُمَّ یَأْخُذُ الْمَآءَ فَیُدْخِلُ اَصَابِعَهٗ فِی اُصُولِ الشَّعْرِ ثُمَّ حَفَنَ عَلیٰ رَأْسِهٖ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ، ثُمَّ اَفَاضَ عَلیٰ سَائِرِ جَسَدِهٖ، ثُمَّ غَسَلَ رِجلَیهِ رَوَاهُ مُسلِم وَالْبُخَارِی وَاللَّفْظُ لِمُسلِمٍ [مسلم حدیث رقم:۷۱۸، بخاری حدیث رقم:۲۷۲، نسائی حدیث رقم:۴۲۰]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو ابتداء میں اپنے دونوں ہاتھ دھوتے۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور اپنی شرمگاہ کو دھوتے۔ پھر وضو فرماتے پھر پانی لیتے اور اپنی انگلیاں بالوں کی جڑوں میں پہنچاتے پھر اپنے سر پر تین لپ ڈالتے پھر اپنے سارے جسم پر پانی بہادیتے پھر پاؤں دھوتے تھے۔

(600)۔وَعَنْ اَبِی سَعِیدِ الْخُدرِی رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یَعُودَ فَلْیَتَوَضَّأْ بَینَهُمَا وُضُوءً رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حدیث رقم:۷۰۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی جب اپنی بیوی کے پاس جائے پھر دوبارہ جانے کا ارادہ کرے تو ان دونوں کے درمیان وضو کرلے۔

(601)۔وَعَنْ سَمُرَةَ بنِ جُندُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ یَومَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسلُ اَفْضَلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُودَاوٗدَ وَالتِّرمَذِی وَالنَّسَائِی وَالدَّارِمِی وَرَوَاهُ مُحَمَّدٌ عَنْ اَنَسٍ وَالْحَسَنِ الْبَصرِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا [مسند احمد حدیث رقم:۲۰۱۱۲، ابو داؤد حدیث رقم:۳۵۴، ترمذی حدیث رقم:۴۹۷، نسائی حدیث رقم:۱۳۸۰، سنن الدارمی حدیث رقم:۱۵۴۷، مؤطا امام محمد صفحۃ ۷۴]۔ حسن والعمل علی هذا عند اهل العلم

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو یہ بھی کافی ہے اور اچھا ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔

(602)۔وَعَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حَقٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یَغْتَسِلَ فِی کُلِّ سَبْعَۃِ اَیَّامٍ یَوْماً یُغْسِلُ فِیْہِ رَأْسَہٗ وَ جَسَدَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَ الْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۱۹۶۳، بخاری حدیث رقم:۸۹۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر حق ہے کہ ہر ہفتے میں ایک دن غسل کرے جس میں اپنا سر اور جسم دھوئے۔

(603)۔وَعَنِ الْفَاکِہِ ابْنِ سَعدٍ ﷜ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَغْتَسِلُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَیَوْمَ النَّحرِ وَیَوْمَ عَرفَۃَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ [ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۳۱۶]۔

ترجمہ: حضرت فاکہ بن سعد ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن اور قربانی کے دن اور حج کے دن غسل فرماتے تھے۔

(604)۔وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَت اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَغْتَسِلُ مِنْ اَربَعٍ مِنَ الْجَنَابَۃِ وَیَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَمِنَ الْحَجَامَۃِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَیِّتِ رَوَاہُ اَبُو دَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم:۳۴۸، مسند احمد حدیث رقم:۲۵۲۴۴، مستدرک حاکم حدیث رقم:۵۹۶]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ چار موقعوں پر غسل فرماتے تھے۔ جنابت کے بعد، جمعہ کے دن، پچھنے لگوانے کے بعد اور میت کو غسل دینے کے بعد۔

(605)۔وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنِّی لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ رَوَاہُ اَبُو دَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم:۲۳۲]۔صَحِیْحٌ وَعَلَیْہِ الْعَمَل

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میں حیض والی عورت اور ناپاک جسم والے مرد کے لیے مسجد کو حلال نہیں ٹھہراتا۔

(606)۔وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِی وَاَبُو دَاوٗدَ وَالنَّسَائِی وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حدیث رقم: ۶۲۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۲۹، ترمذی حدیث رقم: ۱۴۶، نسائی حدیث رقم: ۲۶۵، ابن ماجة حدیث رقم: ۵۹۴]۔قَالَ التِّرْمَذِیُّ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تک غسل لازم نہ ہوتا ہمیں قرآن پڑھاتے رہتے تھے۔

(607)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ ذَكَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ، قَالَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَنَمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۷۰۴، بخاری حدیث رقم: ۲۹۰، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۲۱، نسائی حدیث رقم: ۲۶۰]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ انہیں رات کو ناپاکی لاحق ہو جاتی ہے فرمایا: وضو کر اور اپنا ذکر دھو لے اور سو جا۔

(608)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقْرَئِ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ۱۳۱، ابن ماجة حدیث رقم: ۵۹۶]۔اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حائضہ عورت اور جنبی، قرآن میں سے کچھ بھی تلاوت نہ کرے۔

وَفِی رِوَايَةِ الرَّوَافِضِ: لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِی ثَوْبٍ اَصَابَهٗ خَمْرٌ، لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ شُرْبَهَا وَلَمْ يُحَرِّمِ الصَّلٰوةَ فِی ثَوْبٍ اَصَابَهٗ رَوَاهُ الصَّدُوق قُمِّی فِی مَن لَا يَحْضُرُهُ الْفَقِيه [من لا یحضره الفقیه حدیث رقم: ۱۶۷]۔

روافض کی روایت میں

ایسے کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے جس پر شراب لگی ہو۔اس لیے کہ اللہ عزوجل نے اس کا صرف پینا حرام قرار دیا ہے اور اس کپڑے میں نماز حرام نہیں قرار دی جو شراب میں بھیگ جائے۔

بَابُ التَّيَمُّمِ (وَهُوَ وُضُوءُ الْمُسْلِمِ)

تیمم کا باب (یہ مسلمان کا وضو ہی ہے)

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْجَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَیْدِیْكُمْ مِّنْهُ [المائدہ: ٦] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم مریض ہو یا سفر پر ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے ہوکر آیا ہو یا تم نے بیویوں سے صحبت کی ہو۔ اب پانی نہ پاؤ تو پاکیزہ مٹی سے تیمم کرلیا کرو۔ پس اپنے منہ اور ہاتھوں پر مسح کرلیا کرو۔

(609)۔ عَنْ اَبِی ذَرٍّ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ الصَّعِیْدَ الطَّیِّبَ وُضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ یَجِدِ الْمَآءَ عَشَرَ سِنِیْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیْ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیْ [مسند احمد حدیث رقم: ۲۱۳۶۳، ترمذی حدیث رقم: ۱۲۴، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۳۲، نسائی حدیث رقم: ۳۲۲]۔ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پاکیزہ مٹی مسلمان کا وضو ہے خواہ اسے دس سال تک پانی نہ ملے۔

(610)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷜ قَالَ: جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ: فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَكُوْنُ فِی الرَّمَلِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ اَوْ خَمْسَةَ اَشْهُرٍ، فَیَكُوْنُ فِیْنَا النُّفَسَآءُ وَالْحَائِضُ وَالْجُنُبُ، فَمَا تَرٰی؟ قَالَ: عَلَیْكَ بِالتُّرَابِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِیْ وَ اَبُوْیَعْلٰی [مسند احمد حدیث رقم: ۷۷۶۵، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم: ۲۰۱۱، مسند ابی یعلی حدیث رقم: ۵۸۶۳]۔ اَلْحَدِیْثُ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷜ نے فرمایا کہ: ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں ریت کے علاقے میں چار ماہ یا پانچ ماہ تک رہتا ہوں، ہم میں نفاس اور حیض والی عورتیں اور ناپاک جسم والے بھی ہوتے ہیں، آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: مٹی کو لازم پکڑو۔

(611)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷛ اِذَا جَآءَتِ الْجَنَازَةُ وَاَنْتَ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ فَتَیَمَّمْ رَوَاهُ

ابْنُ عَدِی[ابن عدی ۱۸۲/۷]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب جنازہ آجائے اور تمہارا وضو نہ ہو تو تیمم کرلیا کرو۔

(612)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الجَبَائِرِ رَوَاهُ الدَّارقُطْنِی [دارقطنی حدیث رقم:۷۷۴]۔اِسْنَادُهٗ ضَعِيف

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پٹی پر مسح فرماتے تھے۔

بَابُ الْحَيضِ

حیض کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ[البقرة:۲۲۲] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محبوب یہ لوگ تم سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ فرمادو یہ اذیت ناک چیز ہے لہٰذا حیض کے دنوں میں عورتوں سے علیحدہ رہو۔

(613)۔عَنْ وَاثِلَةَ بنِ الْاَسقَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَقَلُّ الحَيضِ ثَلَاثَةُ اَيَامٍ وَاَكثَرُهٗ عَشَرَةُ اَيَامٍ رَوَاهُ الدَّارقُطْنِی [سنن الدارقطنی حدیث رقم:۸۳۶]۔اَلْحَدِيْثُ ضَعِيف

ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیض کا کم سے کم عرصہ تین دن ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن۔

(614)۔وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت كَانَتِ النُّفَسَآءُ تَقعُدُ عَلٰى عَهدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَربَعِينَ يَوماً رَوَاهُ اَبُو دَاوٗدَ وَالتِّرمَذِی[ترمذی حدیث رقم:۱۳۹، ابو داؤد حدیث رقم:۳۱۱، ابن ماجة حدیث رقم:۶۴۸]۔اَلْحَدِيْثُ غَرِيْب

ترجمہ: حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نفاس والی عورتیں نبی کریم ﷺ کے زمانے میں چالیس دن تک بیٹھتی تھیں۔

(615)۔وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ وُقِّتَ لِلنُّفَسَآئِ اَرْبَعِینَ یَوماً اِلَّا اَن تَرَی الطُّھْرَ قَبْلَ ذٰلِکَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَ الدَّارَ قُطْنِی [ابن ماجة حديث رقم: ٦٤٩، سنن الدار قطنى حديث رقم: ٨٤١]۔ اَلْحَدِیْثُ ضَعِیف

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورتوں کے لیے چالیس دن کی حد مقرر کی گئی ہے سوائے اس کے کہ اس سے پہلے عورت پاک ہو جائے۔

(616)۔وَعَنْ عَلقَمَۃَ عَنْ اُمِّہٖ مَولَاۃِ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا زَوجِ النَّبِیِّ ﷺ اَنّھَا قَالَتْ کَانَ النِّسَآئُ یَبْعَثْنَ اِلیٰ عَائِشَۃَ بِالدِّرَجَۃِ فِیھَا الْکُرْسُفُ فِیْہِ الصُّفْرَۃُ مِنَ الحَیضِ فَتَقُولُ لَا تَعْجَلْنَ حَتّٰی تَرَینَ الْقَصَّۃَ الْبَیضَآئَ تُرِیدُ بِذٰلِکَ الطُّھْرَ مِنَ الحَیْضِ رَوَاہُ مَالِکٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَرَوَی الْبُخَارِی مِثْلَہٗ تَعلِیقاً [مؤطا امام مالک كتاب الطهارة باب طهر الحائض، حديث رقم:٩٧ من هذا الكتاب، بخاری کتاب الحيض باب اقبال المحيض و ادباره فى ترجمة الباب، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم: ١١٥٩]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیحٌ

ترجمہ: حضرت علقمہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں جو کہ زوجہ نبی ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ ہیں انہوں نے فرمایا کہ عورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لپٹا ہوا کپڑا بھیجتی تھیں جس میں روئی ہوتی تھی اس روئی پر حیض کا پیلا پن لگا ہوا ہوتا تھا۔ آپ فرماتی تھیں کہ جلدی نہ کریں جب تک سفید چونا نہ دیکھ لیں۔ آپ سفید چونے کا لفظ بول کر حیض سے پاک ہونا مراد لیتی تھیں۔

(617)۔وَعَنْ مَعَاذَۃَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَۃَ فَقُلْتُ مَا بَالُ الحَائِضِ تَقضِی الصَّومَ وَلَا تَقضِی الصَّلوٰۃَ، فَقَالَتْ اَحَرُورِیَّۃٌ اَنْتِ؟ قُلتُ لَسْتُ بِحَرُورِیَّۃٍ وَلٰکِنِّی اَسْأَلُ، قَالَتْ کَانَ یُصِیبُنَا ذٰلِکَ فَنُؤمَرُ بِقَضَآئِ الصَّومِ وَلَا نُؤمَرُ بِقَضَآئِ الصَّلوٰۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَ الْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:٧٦٣، بخاری حديث رقم: ٣٢١، ابو داؤد حديث رقم: ٢٦٢، ترمذی حديث رقم: ١٣٠، نسائی حديث رقم: ٣٨٢، ابن ماجة حديث رقم: ٦٣١]۔

ترجمہ: حضرت معاذہ فرماتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال پوچھا۔ میں نے عرض کیا

حیض والی عورت کا مسئلہ کس طرح ہے، یہ روزے کی قضا کرتی ہے اور نماز کی قضا نہیں کرتی؟ فرمایا کیا تم حروری فرقے سے تعلق رکھتی ہو؟ میں نے عرض کیا میں حروریہ نہیں ہوں بلکہ میں تو پوچھ رہی ہوں۔ فرمایا: ہمیں یہ چیزیں پیش آتی تھیں تو ہمیں روزوں کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا اور نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

(618)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَحِلُّ لِي مِنِ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَ لَكَ مَافَوْقَ الْإِزَارِ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم: ۲۱۲، ترمذی حدیث رقم: ۱۳۳، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۶۵۱]۔ اَلْحَدِيثُ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میری عورت کا کیا کچھ میرے لیے حلال ہے جبکہ وہ حائضہ ہو۔ فرمایا: تیرے لیے ازار سے اوپر حلال ہے۔

(619)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَأَتَعَرَّقُ الْعَرَقَ وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۶۹۲، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۵۹، نسائی حدیث رقم: ۲۸۲، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۶۴۳، مسند احمد حدیث رقم: ۲۵۰۰۷]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں پانی پیتی تھی پھر اسے نبی کریم ﷺ کی طرف پھیر دیتی تھی۔ تو آپ اپنا دہن مبارک میرے منہ والی جگہ پر رکھ دیتے تھے اور پی لیتے تھے اور میں حیض کی حالت میں رس نچوڑتی تھی پھر اسے نبی کریم ﷺ کو پیش کر دیتی تھی تو آپ اپنا دہن مبارک میرے منہ والی جگہ پر رکھ دیتے تھے۔

(620)۔وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَّكِئُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم: ۶۹۳، بخاری حدیث رقم: ۲۹۷، نسائی حدیث رقم: ۲۷۳، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۶۳۴]۔

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ میری گود میں سر رکھ لیتے تھے حالانکہ میں حیض میں ہوتی تھی۔ پھر آپ ﷺ قرآن پڑھتے تھے۔

(621)۔وَعَنهَا رَضِیَ اللّٰہُ عَنهَا قَالَت قَالَ لِیَ النَّبِیُّ ﷺ نَاوِلِینِی الخُمرَةَ مِنَ المَسجِدِ، فَقُلتُ اِنِّی حَائِضٌ، فَقَالَ اِنَّ حَیضَتَکِ لَیسَت فِی یَدِکِ رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حدیث رقم:۶۸۹، ترمذی حدیث رقم:۱۳۴، ابو داؤد حدیث رقم:۲۶۱، نسائی حدیث رقم:۲۷۱]۔

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کہ مسجد سے مجھے چٹائی پکڑاؤ۔ میں نے عرض کیا میں حیض سے ہوں۔فرمایا: تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔

(622)۔وَعَن مَیمُونَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنهَا قَالَت کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ یُصَلِّی فِی مِرطٍ بَعضُهُ عَلَیَّ وَبَعضُهُ عَلَیهِ وَاَنَا حَائِضٌ رَوَاهُ مُسلِمٌ وَالبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۱۱۴۶، بخاری حدیث رقم:۳۷۹، ابو داؤد حدیث رقم:۳۶۹، ابن ماجة حدیث رقم:۶۵۳، مسند احمد حدیث رقم:۲۶۸۶۱]۔

ترجمہ: ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چادر اوڑھ کر نماز پڑھتے تھے۔اس کا کچھ حصہ مجھ پر ہوتا تھا اور کچھ حصہ آپ پر ہوتا تھا اور میں حیض سے ہوتی تھی۔

(623)۔وَعَن اَبِی هُرَیرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَن اَتیٰ حَائِضاً اَوِ امرَأَةً فِی دُبُرِهَا اَو کَاهِناً فَقَد کَفَرَ بِمَا اُنزِلَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ رَوَاهُ التِّرمَذِی وَابنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:۳۹۰۴، ترمذی حدیث رقم:۱۳۵، ابن ماجة حدیث رقم:۶۳۹، مسند احمد حدیث رقم:۹۳۱۰]۔اَلحَدِیثُ غَرِیبٌ وَعَلَیهِ فَتویٰ اَهلِ العِلمِ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حائضہ سے مباشرت کی یا بیوی کے دبر سے وطی کی یا کاہن کے پاس گیا اس نے اس کا انکار کر دیا جو کچھ محمد پر نازل ہوا۔

(624)۔وَعَن اُمِّ سَلمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنهَا اَنَّ امرَأَةً کَانَت تُهرَاقُ الدَّمَ عَلیٰ عَهدِ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ فَاستَفتَت لَهَا اُمُّ سَلمَةَ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ لِتَنظُرْ عَدَدَ اللَّیَالِی وَالاَیَّامِ الَّتِی کَانَت تَحِیضُهُنَّ مِنَ الشَّهرِ قَبلَ اَن یُصِیبَهَا الَّذِی اَصَابَهَا، فَلتَترُکِ الصَّلٰوةَ قَدرَ ذٰلِکَ مِنَ الشَّهرِ، فَاِذَا خَلَّفَت ذٰلِکَ فَلتَغتَسِل، ثُمَّ لِتَستَثفِرْ بِثَوبٍ، ثُمَّ لِتُصَلِّ مُتَّفَقٌ عَلَیهِ ثُمَّ رَوَاهُ اَحمَدُ وَاَبُو دَاؤدَ وَابنُ مَاجَةَ

[مؤطا امام مالک کتاب الطهارة باب جامع الحیفة حدیث رقم:۱۵۵، مؤطا امام محمد صفحة ۸۰، مسند احمد

حديث رقم:٢٦٥٦٦، ابو داؤد حديث رقم:٢٧٤، ابن ماجة حديث رقم:٦٢٣، سنن الدار قطنی حديث رقم:٨٣٣، سنن الدارمی حديث رقم:٧٨٤، سنن النسائی حديث رقم:٢٠٨]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْح

ترجمہ: حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت کو خون بہت پڑتا تھا۔ اس کی بابت حضرت اُمِّ سلمہ نے نبی کریم ﷺ سے مسئلہ پوچھا۔ فرمایا: وہ کچھ راتیں اور کچھ دن انتظار کرے جن میں وہ اس بیماری سے پہلے ہر ماہ حیض سے رہا کرتی تھی۔ اسی مقدار کے برابر ہر مہینے میں نماز ترک کر دیا کرے۔ جب اس سے آگے بڑھ جائے تو نہالے، پھر کپڑے سے صفائی کرلے۔ پھر نماز پڑھے۔

(625)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ، اَلْمُسْتَحَاضَةُ لَا بَأْسَ اَنْ يُجَامِعَهَا زَوْجُهَا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي مُصَنَّفِهِ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:١١٨٩]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ مستحاضہ کا شوہر اس سے جماع کرے۔

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

نماز کی کتاب

بَابُ فَرْضِيَّةِ الصَّلٰوةِ وَفَضَائِلِهَا

نماز کی فرضیت اور اس کے فضائل کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ [البقرة:٤٣] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نماز قائم کرو۔ وَ قَالَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ [العنكبوت:٤٥] اور فرمایا: بے شک نماز فحاشی اور گناہ سے روکتی ہے۔

(626)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ لَبِيبَةِ الطَّائِفِي اَنَّهُ سَأَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى، فَقَالَ سَأَقْرَئُ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ حَتّٰى تَعْرِفَهَا، اَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِي كِتَابِهٖ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ؟ اَلظُّهْرُ، اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ، اَلْمَغْرِبُ، وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ثَلٰثُ عَوْرَاتٍ

لَكُمْ، اَلْعَتَمَةُ، وَيَقُولُ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوداً، اَلصُّبْحُ، ثُمَّ قَالَ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلوٰةِ الْوُسْطٰى، وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ، هِيَ الْعَصْرُ هِيَ الْعَصْرُ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۲۹]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن لبیبہ طائفی فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے درمیانی نماز کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا: ابھی میں تمہارے سامنے قرآن پڑھتا ہوں حتیٰ کہ تو سمجھ جائے گا۔ کیا اللہ عزوجل اپنی کتاب میں نہیں فرماتا: کہ نماز قائم کر سورج ڈھلنے سے لے کر، اس سے مراد ظہر ہے۔ رات کا اندھیرا آنے تک، اس سے مراد مغرب ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد تمہارے لیے تین وقت پردے کے ہیں، اس سے مراد عشاء ہے، اور فرماتا ہے: بے شک فجر کے قرآن پر حاضری ہوتی ہے، اس سے مراد صبح ہے۔ پھر فرمایا: نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز اور اللہ کے لیے عاجزی سے کھڑے رہو، اس سے مراد عصر ہے۔

(627)۔ وَعَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِعْتَمُوا بِهٰذِهِ الصَّلوٰةِ فَاِنَّكُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلٰى سَائِرِ الْاُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّ اُمَّةٌ قَبْلَكُمْ رَوَاهُ اَبُو دَاؤُد [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۲۱، مسند احمد حدیث رقم: ۲۲۱۲۷]۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس عشاء کی نماز پر مجمع لگایا کرو، تم اس کے ذریعے سے تمام امتوں پر فضیلت دیے گئے ہو، تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہیں پڑھی۔

(628)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُرُوا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلوٰةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشَرِ سِنِينَ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ رَوَاهُ اَبُو دَاؤُد [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۹۵، السنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۸۴، مسند احمد حدیث رقم: ۶۶۹۸، سنن الدار قطنی حدیث رقم: ۸۷۶]۔ قَالَ التِّرْمَذِیُّ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کا حکم دو۔ اور جب دس سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کی خاطر سزا دو اور ان کے بستر الگ کر دو۔

(629)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرَأَیْتُمْ لَوْاَنَّ نَهْراً بِبَابِ اَحَدِكُمْ یَغْتَسِلُ فِیْهِ كُلَّ یَوْمٍ خَمْساً، هَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ؟قَالُوْا لَا یَبْقٰی مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ، قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَایَا رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۱۵۲۲، بخاری حدیث رقم:۵۲۸ ، ترمذی حدیث رقم:۲۸۶۸، نسائی حدیث رقم:۴۶۲، سنن الدارمی حدیث رقم:۱۱۸۵، مسند احمد حدیث رقم:۸۹۴۶]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر جاری ہو، وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کی میل میں سے کچھ باقی رہ جائے گا؟ صحابہ نے عرض کیا اس کی میل میں سے کچھ باقی نہ رہے گا۔ فرمایا: پانچ نمازوں کی یہی مثال ہے، ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو دھو دیتا ہے۔

(630)۔وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَآءِ وَالْوَرَقُ یَتَهَافَتُ ، فَاَخَذَ بِغُصْنَیْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ یَتَهَافَتُ، قَالَ فَقَالَ یَا اَبَاذَرٍّ، قُلْتُ لَبَّیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَیُصَلِّی الصَّلٰوةَ یُرِیْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتَ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ كَمَا تَهَافَتَ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم:۲۱۶۱۱]۔اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سردی کے موسم میں باہر تشریف لے گئے جب کہ پتے جھڑ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں تو ان سے پتے جھڑنے لگے۔ فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں۔ فرمایا: جب بندۂ مسلم اللہ کی رضا کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت سے یہ پتے گرے ہیں۔

(631)۔وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۲۴۷، نسائی حدیث رقم:۴۶۴، شعب الایمان للبیهقی ۲۷۹۳]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز کا

ترک کرنا ہے۔

(632)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷛ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ، فَقَالَ يَارَسُولَ اللهِ اِنِّی اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَیَّ، قَالَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ وَحَضَرَتِ الصَّلوٰةُ فَصَلّٰی مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ ﷺ الصَّلوٰةَ قَامَ الرَّجُلُ، فَقَالَ يَارَسُولَ اللهِ ﷺ اِنِّی اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِیَّ كِتَابَ اللهِ قَالَ اَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ اِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَلَكَ ذَنْبَكَ اَوْ حَدَّكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۷۰۰۶، بخاری حدیث رقم:۶۸۲۳]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷛ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ میں نے حد لگنے والا جرم کیا ہے۔آپ مجھ پر حد قائم فرمائیں۔راوی کہتے ہیں کہ آپ نے اس سے جرم کے بارے میں کچھ نہیں پوچھا۔نماز کا وقت آ گیا تو اس آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نبی کریم ﷺ نماز پڑھ چکے تو وہ آدمی کھڑا ہو گیا۔ کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ میں نے حد لگنے والا جرم کیا ہے مجھ پر اللہ کی کتاب کا حکم نافذ فرمائیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے ابھی ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔فرمایا: بے شک اللہ نے تیرا گناہ یا تیری حد معاف فرما دی۔

بَابُ الْمَوَاقِيتِ

نمازوں کے اوقات کا باب

قَالَ اللهُ تَعَالٰی اِنَّ الصَّلوٰةَ كَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَوْقُوتًا [النساء:۱۰۳] **اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک وقتِ مقررہ پر نماز مومنوں پر فرض کر دی گئی ہے۔** وَقَالَ اَقِمِ الصَّلوٰةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ [هود:۱۱۴] **اور فرمایا: دن کے دونوں طرف نماز قائم کر اور رات کے کچھ حصے میں بھی۔** وَقَالَ اَقِمِ الصَّلوٰةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّيْلِ [بنی اسرائیل:۷۸] **اور فرمایا: سورج ڈھلنے سے لے کر رات چھا جانے تک نماز قائم کرو۔** وَقَالَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ الآيه [طه

:۱۳۰] اور فرمایا: اپنے رب کی تسبیح اور حمد کر سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے۔

(633)۔عَنْ اَبِی مُوسٰی ﷺ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهٗ اَتَاهُ سَائِلٌ يَسْئَلُهٗ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلوٰةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئاً ، قَالَ فَاَمَرَ بِلَالاً فَاَقَامَ الْفَجرَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَ النَّاسُ لَا يَكَادُ يَعرِفُ بَعْضُهُم بَعضاً ، ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالظُّهرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَ الْقَائِلُ يَقُولُ قَدِ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ كَانَ اَعْلَمَ مِنْهُمْ ، ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالعَصرِ وَ الشَّمْسُ مُرتَفِعَةٌ ، ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ المَغرِبَ حِينَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ العِشَآءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ، ثُمَّ اَخَّرَ الفَجرَ مِنَ الغَدِ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا وَ القَائِلُ يَقُولُ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ اَو كَادَتْ ثُمَّ اَخَّرَ الظُّهرَ حَتّٰى كَانَ قَرِيباً مِنْ وَقتِ العَصرِ بِالْاَمْسِ ، ثُمَّ اَخَّرَ الْعَصْرِ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا وَ الْقَائِلُ يَقُولُ قَدِ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ اَخَّرَ المَغرِبَ حَتّٰى كَانَ عِندَ سُقُوطِ الشَّفَقِ ، ثُمَّ اَخَّرَ العِشَآءَ حَتّٰى كَانَ ثُلُثُ اللَّيلِ الْاَوَّلِ ، ثُمَّ اَصبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ ، فَقَالَ الوَقْتُ بَيْنَ هٰذَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۱۳۹۳، ابو داؤد حدیث رقم:۳۹۵، نسائی حدیث رقم:۵۲۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ ایک آدمی آپ کے پاس نمازوں کے اوقات کے بارے میں پوچھنے کے لیے حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے اسے کچھ جواب نہ دیا۔ آپ ﷺ نے صبح پھوٹتے ہی حضرت بلال کو حکم دیا تو انہوں نے صبح کی نماز کھڑی کر دی حالانکہ لوگ ایک دوسرے کو اندھیرے کی وجہ سے پہچان بھی نہیں سکتے تھے۔ پھر جب سورج ڈھلا تو ان کو حکم دیا تو انہوں نے ظہر کی نماز کھڑی کر دی حالانکہ کوئی کہہ سکتا تھا کہ ابھی تو آدھا دن ہوا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ ان سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ پھر جب سورج ابھی اچھا خاصہ بلند تھا تو انہیں حکم دیا تو انہوں نے عصر کی نماز کھڑی کر دی۔ پھر جیسے ہی سورج ڈوبا تو انہیں حکم دیا تو انہوں نے مغرب کی نماز کھڑی کر دی۔ پھر جب شفق غائب ہوا تو انہیں حکم دیا تو انہوں نے عشاء کی نماز کھڑی کر دی۔ پھر اگلے دن صبح کی نماز اتنی مؤخر فرمائی کہ جب سلام پھیرا تو کوئی کہہ سکتا تھا کہ سورج نکل آیا یا نکلنے والا ہو گیا۔ پھر ظہر کو اتنا مؤخر فرمایا کہ کل والی عصر کے وقت کے قریب وقت ہو گیا۔ پھر عصر کو اتنا مؤخر فرمایا کہ جب سلام پھیرا تو کہنے والا کہہ سکتا تھا کہ سورج

سرخ ہوگیا۔ پھر مغرب کو اتنا مؤخر فرمایا کہ شفق کے غائب ہونے کے قریب وقت آ گیا۔ پھر عشاء کو اتنا مؤخر فرمایا کہ پہلی رات کا تہائی حصہ گزر گیا۔ پھر صبح ہوئی تو سائل کو بلایا۔ اور فرمایا نماز کا وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔

(634)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلاً وَّآخِراً، وَاِنَّ وَقتَ الظُّهرِ حِینَ تَزُولُ الشَّمسُ وَآخِرُ وَقتِهَا حِینَ یَدخُلُ وَقتُ العَصرِ رَوَاهُ التِّرمِذِی [ترمذی حدیث رقم:۱۵۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نماز کا اوّل ہے اور آخر ہے۔ ظہر کے وقت کا اول سورج کے ڈھلنے کے وقت ہے اور اس کا آخری وقت عصر کے داخل ہونے کا وقت ہے۔

(635)۔وَ قَالَ اَبُو هُرَیرَةَ ﷛ حِینَ سُئِلَ عَن وَقتِ الصَّلٰوةِ، فَقَالَ اَنَا اُخبِرُکَ صَلِّ الظُّهرَ اِذَا کَانَ ظِلُّکَ مِثلَکَ وَ العَصرَ اِذَا کَانَ ظِلُّکَ مِثلَیکَ [مؤطا امام مالک کتاب وقوت الصلوٰۃ، باب وقوت الصلوٰۃ حدیث رقم: ۹، مؤطا امام محمد صفحۃ ۴۱]۔ اَلحَدِیثُ صَحِیحٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے جب نماز کے وقت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں۔ ظہر اس وقت پڑھ جب تیرا سایہ تیرے قد کے برابر ہو جائے اور عصر اس وقت پڑھ جب تیرا سایہ تیرے قد کے دو گنا ہو جائے۔

(636)۔وَعَنْ خَالِدِ بنِ دِینَارٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا اَمِیرُنَا الجُمُعَةَ ثُمَّ قَالَ لِاَنَسٍ کَیفَ کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّی الظُّهرَ؟ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اشتَدَّ البَردُ بَکَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا اشتَدَّ الحَرُّ اَبرَدَ بِالصَّلٰوةِ رَوَاهُ البُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۹۰۶]۔

ترجمہ: حضرت خالد بن دینار فرماتے ہیں کہ ہمارے امیر نے ہمارے ساتھ جمعہ پڑھا۔ پھر حضرت انس ﷛ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کیسے پڑھا کرتے تھے۔ فرمایا کہ جب سردی زیادہ ہوتی تھی تو رسول اللہ ﷺ یہ نماز جلدی پڑھتے تھے اور جب گرمی زیادہ ہوتی تھی تو نماز دیر سے ادا فرماتے تھے۔

(637)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَو لَا اَن اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِی لَاَمَرتُهُم اَن

يُؤَخِّرُوا العِشَآءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ نِصفِهٖ رَوَاهُ التِّرمَذِی وَ ابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:١٦٧، ابن ماجۃ حدیث رقم: ٦٩١]۔قَالَ التِّرمَذِیُّ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میری امت کے لیے مشکل نہ ہوتی تو میں عشاء کی نماز کو تہائی رات تک یا نصف رات تک مؤخر کرنے کا حکم دیتا۔

(638)۔وَعَنْ عُبَيدِ بنِ جُرَيجٍ اَنَّهٗ قَالَ لِاَبِی هُرَيرَةَ مَا اِفْرَاطُ صَلٰوةِ العِشَآءِ؟ قَالَ طُلُوعُ الْفَجرِ رَوَاهُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ١/١١٨]۔

ترجمہ: حضرت عبید بن جریج ﷛ نے حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے پوچھا کہ عشاء کی نماز کا آخری وقت کیا ہے؟ تو فرمایا: طلوع فجر۔

(639)۔وَعَنْ رَافِعِ بنِ خُدَيجٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَسفِرُوا بِالفَجرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجرِ رَوَاهُ التِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم:١٥٤، ابو داؤد حدیث رقم:٤٢٤، نسائی حدیث رقم: ٥٤٩، ابن ماجۃ حدیث رقم:٦٧٢]۔قَالَ التِّرمَذِیُّ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح کو سفیدی میں پڑھو اس کا اجر زیادہ ہے۔

اَوْقَاتُ النَّهیِ

ممنوع اوقات

(640)۔عَنْ عَبدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِیِّ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الشَّمسَ تَطلُعُ وَمَعَهَا قَرنُ الشَّيطٰنِ، فَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا، ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا، فَاِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا، فَاِذَا دَنَتْ لِلغُرُوبِ قَارَنَهَا، فَاِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا وَنَهٰی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلٰوةِ فِی تِلکَ السَّاعَاتِ رَوَاهُ مَالِکٌ وَالنَّسَائِی وَابْنُ مَاجَةَ [مؤطا امام مالک کتاب القرآن، باب النھی عن الصلوٰۃ بعد الصبح و بعد العصر حدیث رقم:٤٤، نسائی حدیث رقم: ٥٥٩، ابن ماجۃ حدیث رقم:١٢٥٣]۔اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ، اُخْتُلِفَ فِی صَحَابِيَّةِ عَبدِ اللّٰهِ

الصُّنَابِحِی

ترجمہ: حضرت عبداللہ صنابحی ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سورج نکلتا ہے تو اسکے ساتھ ہی شیطان کا سینگ بھی نکلتا ہے۔ جب بلند ہوتا ہے تو وہ اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ سورج استواء پر آتا ہے تو اس سے جڑ جاتا ہے۔ پھر جب ڈھل جاتا ہے تو اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ پھر جب غروب کے قریب ہوتا ہے تو اس سے جڑ جاتا ہے اور جب غروب ہو جاتا ہے تو اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

(641)۔ وَعَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِی ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا صَلٰوۃَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوۃَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغِیْبَ الشَّمْسُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۱۹۲۳، بخاری حدیث رقم: ۵۸۶، نسائی حدیث رقم: ۵۶۶]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح کی نماز کے بعد کوئی نفل نماز نہیں جب تک سورج بلند نہ ہو اور عصر کی نماز کے بعد کوئی نفل نماز نہیں جب تک سورج غائب نہ ہو۔

(642)۔ وَعَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ لَمْ یُصَلِّ رَکْعَتَی الْفَجْرِ فَلْیُصَلِّھِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ رَوَاہُ التِّرْمِذِی [ترمذی حدیث رقم: ۴۲۳]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح دو رکعتیں نہ پڑھیں وہ انہیں سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھے۔

بَابُ الْاَذَانِ

اذان کا باب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ الْاٰیَۃ [المائدۃ: ۵۸] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے اذان دو۔ وَقَالَ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ [الجمعۃ: ۹] اور فرمایا: جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے۔

(643)۔ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ اَبِی بُرَیْدَۃَ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ مَرَّ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَرَاٰہُ حَزِیْنًا،

وَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا طَعِمَ تُجْمَعُ اِلَيْهِ فَانْطَلَقَ حَزِيناً بِمَا رَاٰى مِنْ حُزْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَتَرَكَ طَعَامَهُ وَمَا كَانَ يَجْتَمِعُ اِلَيْهِ، وَدَخَلَ مَسْجِدَهُ يُصَلِّي فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ نَعَسَ فَاَتَاهُ آتٍ فِي النَّوْمِ، فَقَالَ هَلْ عَلِمْتَ مِمَّا حَزِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ لَا، قَالَ فَهُوَ لِهٰذَا التَّاْذِيْنِ فَأْتِهِ فَمُرْهُ اَنْ يَّأْمُرَ بِلَالاً اَنْ يُّؤَذِّنَ، فَعَلَّمَهُ الْاَذَانَ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ مَرَّتَيْنِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ، حَيَّ عَلَى الصَّلوٰةِ مَرَّتَيْنِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ عَلَّمَهُ الْاِقَامَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقَالَ فِي آخِرِهٖ قَدْ قَامَتِ الصَّلوٰةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلوٰةُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، كَاَذَانِ النَّاسِ وَاِقَامَتِهِمْ، فَاَقْبَلَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَعَدَ عَلٰى بَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ اسْتَأْذِنْ لِيْ وَقَدْ رَاٰى مِثْلَ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الْاَنْصَارِيُّ فَدَخَلَ فَاَخْبَرَ بِالَّذِيْ رَاٰى، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَاَمَرَ بِلَالاً يُؤَذِّنُ بِذٰلِكَ رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِي مُسْنَدِهٖ [مسند امام اعظم صفحہ ۴۴، ۴۶]۔ الحدیث صحیح و شواهده شهیرة

ترجمہ: حضرت علقمہ نے حضرت ابو بریدہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا اور آپ کو غمگین دیکھا، یہ آدمی کھانے کے لیے نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوتا تھا، اس نے جب رسول اللہ ﷺ کو غمگین دیکھا تو وہ کھانا اور جمع شدہ چیزیں چھوڑ کر غمگین ہو کر چلا گیا، نماز پڑھنے کے لیے اپنی مسجد میں داخل ہوا، اس دوران وہ سو گیا اور اسے خواب میں آنے والا آیا اور کہا تمہیں پتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کیوں غمگین ہیں؟ اس نے کہا نہیں، اس نے کہا وہ اس اذان کے بارے میں متفکر ہیں، ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ وہ بلال کو اذان کہنے کا حکم دیں، پھر اس نے اسے اذان سکھائی، اللہ اکبر اللہ اکبر دو مرتبہ، اشہدان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ، اشہدان محمد ارسول اللہ دو مرتبہ، حی علی الصلوٰۃ دو مرتبہ، حی علی الفلاح دو مرتبہ، اللہ اکبر اللہ اکبر ایک مرتبہ، لا الہ الا اللہ ایک مرتبہ، پھر اسے اسی طرح اقامت سکھائی اور اس کے آخر میں کہا قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ، جس طرح لوگ اذان اور اقامت کہتے ہیں، وہ انصاری حاضرِ خدمت ہوا اور نبی کریم ﷺ کے دروازے پر بیٹھ گیا، اس کے پاس سے ابو بکر گزرے اور اجازت چاہی، انہوں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا تھا، انہوں نے نبی کریم ﷺ کو اپنا خواب عرض کیا، اس کے بعد انصاری نے اجازت چاہی اور داخل ہوا، اور جو کچھ دیکھا تھا وہ عرض کیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابو بکر

نے بھی ہمیں اسی طرح سنایا ہے، آپ ﷺ نے بلال کو حکم دیا کہ اسی طرح اذان پڑھیں۔

(644)۔وَعَن اَبِی مَحذُورَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَلْاَذَانُ وَ الْاِقَامَةُ مَرَّتَینِ مَرَّتَینِ مَعَ اِضَافَةِ قَدقَامَتِ الصَّلٰوةُ مَرَّتَینِ فِی الْاِقَامَةِ رَوَاهُ ابنُ اَبِی شَیبَةَ [ابن ابی شیبة ۱/۲۳۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ اذان اور اقامت کے الفاظ دو دو مرتبہ ہوتے ہیں، اقامت میں دو بار قَدْقَامَتِ الصَّلٰوةُ کے اضافے کے ساتھ۔

(645)۔وَعَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ زَیدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ اَذَانُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَفْعاً شَفْعاً فِی الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ رَوَاهُ التِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ۱۹۴]۔اَلْحَدِیثُ صَحِیحٌ وَالْاَحَادِیثُ وَالْاٰثَارُ فِیهِ کَثِیرَةٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اذان جوڑا جوڑا ہوتی ہے۔ اذان بھی اور اقامت بھی۔اس موضوع پر کثرت سے آثار موجود ہیں۔

(646)۔وَعَن اَبِی مَحذُورَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِی الاُولیٰ مِنَ الصُّبحِ ، اَلصَّلٰوةُ خَیرٌ مِنَ النَّومِ ، اَلصَّلٰوةُ خَیرٌ مِنَ النَّومِ رَوَاهُ اَبُودَاوٗد وَالنَّسَائِی [ابو داؤد حدیث رقم: ۵۰۰ ، نسائی حدیث رقم: ۶۳۳]۔صحیح وله طرق کثیرة

ترجمہ: حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے پہلی یعنی صبح کی اذان میں اَلصَّلٰوةُ خَیرٌ مِنَ النَّومِ اَلصَّلٰوةُ خَیرٌ مِنَ النَّومِ روایت فرمایا ہے (یعنی نماز نیند سے بہتر ہے)۔

(647)۔وَعَن اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِی اَذَانِ الْفَجرِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ، قَالَ ، اَلصَّلٰوةُ خَیرٌ مِنَ النَّومِ رَوَاهُ ابنُ خُزَیمَةَ وَالدَّارقُطنِیوَ الْبَیهقِی وَرَوَی الطَّبَرَانِی وَ الْبَیهقِی عَنِ ابنِ عُمَرَ اَیضاً وَلِهٰذَا [سنن الدار قطنی حدیث رقم: ۹۳۳ ، السنن الکبریٰ للبیهقی ۱/۴۲۳ ، ابن خزیمه صفحة ۳۸۶ ، وروی الطبرانی مثله عن بلال و ابی هریرة و ام المومنین عائشة رضی اللّٰه عنهم کمافی مجمع الزوائد: ۱۸۵۷ ، ۱۸۵۸ ، ۱۸۵۹ ، ۱۸۶۰]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ جب مؤذن صبح کی اذان حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہہ چکے تو کہے اَلصَّلٰوةُ خَیرٌ مِنَ النَّومِ۔

(648)۔وَعَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ بِلَالاً رضی اللہ عنہ خَرَجَ اِلَى الْاَبْطَحِ فَاَذَّنَ ، فَلَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ لَوٰى عُنُقَهٗ يَمِيناً وَ شِمَالاً وَلَمْ يَسْتَدِرْ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم: ۵۲۰]۔الحديث صحيح وروى البخاري بمعناه [حديث رقم: ۶۳۴]۔

ترجمہ: حضرت ابو جحیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ موضع ابطح کی طرف گئے اور وہاں اذان پڑھی۔ جب حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ پر پہنچے تو اپنی گردن کو دائیں بائیں پھیرا اور خود نہیں گھومے۔

(649)۔وَعَنْهُ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ بِلَالاً يُؤَذِّنُ وَيَدُورُ وَيَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا وَاِصْبَعَاهُ فِي اُذُنَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم: ۱۹۷، مسلم، حدیث رقم: ۱۱۱۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۵۲۰]۔ اَللَّفْظُ لِلتِّرْمَذِي

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے اپنا دہن مبارک ادھر ادھر گھمایا اور پھیرا جب کہ آپ کی دو انگلیاں دونوں کانوں میں تھیں۔

(650)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ، فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْراً، ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُو اَنْ اَكُونَ اَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۸۴۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۵۲۳، ترمذی حدیث رقم: ۳۶۱۴، نسائی حدیث رقم: ۶۷۸]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم موذن کو سنو تو جس طرح وہ کہے اسی طرح تم بھی کہو، پھر مجھ پر درود پڑھو۔ جس شخص نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا، اللہ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا۔ پھر اللہ سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو۔ یہ جنت میں ایک منزل کا نام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے کسی خاص بندے کو ملے گی، میں امید رکھتا ہوں کہ میں وہی بندہ ہوں۔ لہٰذا جس نے میرے لیے اللہ سے وسیلہ کا سوال کیا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

(651)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَآءَ،

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَ الصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیلَۃَ وَ الْفَضِیلَۃَ وَ ابْعَثْہُ مَقاماً مَحمُودَنِ الَّذِیْ وَعَدتَّہٗ ، حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِی یَومَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِی وَ التِّرمِذِی وَ اَبُو دَاوٗد وَ النَّسَائِی وَ ابْنُ مَاجَۃَ [بخاری حدیث رقم: ۶۱۴، ابو داؤد حدیث رقم: ۵۲۹، ترمذی حدیث رقم: ۲۱۱، نسائی حدیث رقم: ۶۸۰، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۷۲۲]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اذان سن کر یہ کہا: اے اللہ، اے کامل دعوت کے رب اور قائم ہونے والی نماز کے رب، محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقامِ محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہو گئی۔

(652)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اَبِیہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّہٗ حِینَ اُرِیَ الْاَذَانَ اَمَرَ النَّبِیُّ ﷺ بِلَالاً فَاَذَّنَ ، ثُمَّ اَمَرَ عَبْدَ اللّٰہِ فَاَقَامَ رَوَاہُ الطَّحَاوِی [طحاوی ۱/۱۰۷]۔رُوَاتُہٗ ثِقَاتٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہیں خواب میں جب اذان دکھائی گئی، نبی کریم ﷺ نے بلال کو حکم دیا تو انہوں نے اذان پڑھی، پھر عبداللہ کو حکم دیا تو انہوں نے اقامت پڑھی۔

(653)۔وَعَنِ امْرَاَۃٍ بَنِی النَّجَّارِ قَالَت کَانَ بَیتِی مِنْ اَطوَلِ بَیتٍ ، کَانَ حَوْلَ الْمَسْجِدِ ، فَکَانَ بِلَالٌ یُؤَذِّنُ عَلَیْہِ الْفَجْرَ فَیَأْتِی بِسَحَرٍ فَیَجْلِسُ عَلَی الْبَیْتِ یَنْظُرُ اِلَی الْفَجْرِ ، فَاِذَا رَآہُ تَمَطّٰی ، ثُمَّ قَالَ ، اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَحْمَدُکَ وَ اَسْتَعِینُکَ عَلٰی قُرَیْشٍ اَنْ یُقِیمُوا دِینَکَ ، قَالَت ثُمَّ یُؤَذِّنُ ، قَالَت وَ اللّٰہِ مَا عَلِمْتُ کَانَ تَرَکَھَا لَیْلَۃً وَاحِدَۃً یَعْنِی ھٰذِہِ الْکَلِمَاتِ رَوَاہُ اَبُو دَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم: ۵۱۹]۔اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: بنو نجار کی ایک عورت سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میرا گھر بلند ترین گھروں میں سے تھا۔ جو مسجد کے ارد گرد تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس پر چڑھ کر صبح کی اذان پڑھتے تھے۔ آپ سحری کے وقت آ جاتے تھے، گھر کے اوپر چڑھ کر فجر کی طرف دیکھتے رہتے تھے۔ جب دیکھتے کہ فجر ابھر آئی، پھر کہتے: اے اللہ میں تیری حمد کرتا ہوں اور تجھ سے قریش کے بارے میں مدد مانگتا ہوں کہ وہ تیرا دین قائم کریں۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد اذان پڑھتے تھے۔ فرماتی ہیں کہ اللہ کی قسم میں نہیں جانتی کہ انہوں نے اسے کسی ایک رات بھی ترک کیا ہو یعنی یہ کلمات۔

وَشَدَّ الْإِمَامُ النَّسَائِيُ بَاباً سَمَّاهُ: اَلصَّلوٰةُ عَلَى النَّبِيِّ بَعْدَ الْاَذَانِ

امام نسائی علیہ الرحمہ نے ایک باب باندھا ہے جس کا نام رکھا ہے: اذان کے بعد نبی پر درود۔

وَفِي حَدِيثِ الرَّوَافِضِ: رَوىٰ اَبُو بَكرٍ وَكُلَيبِ الْاَسَدِي عَن اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ حَكىٰ لَهُمَا الْاَذَانَ فَقَالَ، اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُولُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلوٰةِ حَيَّ عَلَى الصَّلوٰةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلىٰ خَيرِ الْعَمَلِ حَيَّ عَلىٰ خَيرِ الْعَمَلِ، اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَالْاِقَامَةَ كَذٰلِكَ وَلَا بَأْسَ اَنْ يُقَالَ فِي صَلوٰةِ الْغَدَاةِ عَلىٰ اِثْرِ حَيَّ عَلىٰ خَيرِ الْعَمَلِ اَلصَّلوٰةُ خَيرٌ مِنَ النَّومِ مَرَّتَينِ لِلتَّقِيَةِ وَقَالَ مُصَنِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ، هٰذَا هُوَ الْاَذَانُ الصَّحِيحُ لَايُزَادُ فِيهِ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُ وَالْمُفَوِّضَةُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ قَدْ وَضَعُوا اَخْبَاراً وَزَادُوا فِي الْاَذَانِ مُحَمَّد وَآلُ مُحَمَّد خَيرُ الْبَرِيَّةِ مَرَّتَينِ وَفِي بَعضِ رِوَايَاتِهِمْ بَعدَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُولُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيّاً وَلِيُّ اللّٰهِ مَرَّتَينِ وَمِنْهُمْ مَنْ رَوىٰ بَدَلَ ذٰلِكَ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيّاً وَلِيُّ اللّٰهِ حَقّاً مَرَّتَينِ، وَلَا شَكَّ فِي اَنَّ عَلِيّاً وَلِيُّ اللّٰهِ وَاَنَّهُ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ حَقّاً وَاَنَّ مُحَمَّداً وَآلَهُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيهِمْ خَيرُ الْبَرِيَّةِ، وَلٰكِنْ لَيسَ ذٰلِكَ فِي اَصْلِ الْاَذَانِ، اِنَّمَا ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِيُعْرَفَ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ الْمُتَّهَمُونَ بِالتَّفْوِيضِ الْمُدَلِّسُونَ بِاَنفُسِهِمْ فِي جُمْلَتِنَا رَوَاهُ الصَّدُوقُ الْقُمِّي فِي مَن لَايَحضُرُهُ الْفَقِيه وَالطُّوسِي فِي الْاِسْتِبْصَارِ [من لا يحضره الفقيه حديث رقم:٨٩٧، الاستبصار حديث رقم:١١٣٤، ١١٣٥]۔ وَفِي رِوَايَةِ الْاِسْتِبْصَارِ قَالَ: فَاَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِلَالاً فَلَمْ يَزَلْ يُؤَذِّنُ بِهَا حَتّٰى قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ [الاستبصار حديث رقم:١١٣٤]۔

روافض کی حدیث

ترجمہ: ابوبکر اور کلیب اسدی نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپ نے ان دونوں کو اذان سنائی اور فرمایا: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں گواہی

دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ نماز کے لیے آؤ، نماز کے لیے آؤ۔ فلاح کے لیے آؤ، فلاح کے لیے آؤ۔ سب سے اچھے عمل کے لیے آؤ، سب سے اچھے عمل کے لیے آؤ۔ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں۔ اسی طرح اقامت بھی سنائی۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ صبح کی اذان میں حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ کے بعد دو مرتبہ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ تقیہ کے طور پر کہا جائے۔ اور اس کتاب کا مصنف کہتا ہے کہ یہی اذان صحیح ہے۔ اس میں نہ زیادہ کیا جائے اور نہ کم کیا جائے۔ شیعہ کے مفوضہ فرقہ پر اللہ کی لعنت ہو، انہوں نے حدیثیں گھڑی ہیں اور انہوں نے اذان میں محمد اور آلِ محمد خیر البریہ دو مرتبہ پڑھنے کا اضافہ کر لیا ہے۔ اور ان کی بعض روایات میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ دو مرتبہ پڑھنے کا اضافہ ہے۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہوں نے اس کی جگہ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ حَقًّا دو مرتبہ رکھا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ علی اللہ کے ولی ہیں اور وہ صحیح معنی میں امیر المومنین ہیں اور یہ کہ محمد اور ان کی آل صلوات اللہ علیہم خیر البریہ ہیں لیکن یہ سب باتیں اصل اذان میں شامل نہیں ہیں۔ یہ بات میں نے اس لیے بیان کی ہے تا کہ اس زیادتی سے ہمارے اندر پائے جانے والے ان لوگوں کی شناخت ہو جائے جنہیں تفویضی قرار دے دیا گیا ہے اور وہ حدیثیں اپنے پاس سے بنا کر بزرگوں کا نام کر دیتے ہیں۔ استبصار کی روایت میں ہے کہ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اسی اذان کا بلال کو حکم دیا تھا، وہ یہی اذان پڑھتے رہے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

بَابُ السَّتْرِ

ستر کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ [الاعراف: ۳۱] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہر مسجد کے پاس اپنی زینت پکڑو۔ وَقَالَ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا [النور: ۳۱] اور فرمایا: عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے۔

(654)۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَاِنَّ مَا تَحْتَ السُّرَّةِ اِلٰى رُكْبَتِهٖ مِنَ الْعَوْرَةِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ [سنن الدار قطنی حدیث رقم: ۸۷۶، ابو داؤد حدیث

رقم:۴۹۶، السنن الكبرىٰ للبيهقي ۳/۸۴]۔شواهده كثيرة صحيحة

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ مرد کی ناف سے نیچے اس کے گھٹنوں تک ستر ہے۔

بَابُ سُتْرَةِ الْمُصَلِّی

نمازی کا سُترہ

(655)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا قَالَت اِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ سُئِلَ فِی غَزوَۃِ تَبُوکَ عَن سُترَۃِ الْمُصَلِّی، فَقَالَ کَمُؤخَرَۃِ الرَّحْلِ رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۱۱۱۴]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے غزوہ تبوک میں نماز کے سُترہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا اتنا ہو جتنا اونٹ کے کجاوے کا پچھلا حصہ۔

(656)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ مَرَرتُ بِرَسُولِ اللّٰہِ ﷺ وَھُوَ یُصَلِّی وَاَنَا عَلیٰ حِمَارٍ وَمَعِی غُلَامٌ مِن بَنِی ھَاشِمَ فَلَمْ یَنْصَرِفْ رَوَاہُ الطَّحَاوِی [طحاوی ۱/۲۹۹۔۳۰۰]۔اِسنادُہٗ صَحِیْح

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے گزرا۔ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں گدھے پر سوار تھا اور میرے ساتھ بنی ہاشم کا ایک نوجوان تھا۔ آپ نے نماز کا سلام نہیں پھیرا۔

(657)۔وَعَنْ سَالِمِ بنِ عَبدِ اللّٰہِ اَنَّ عَبدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ ؓ کَانَ یَقُولُ لَا یَقطَعُ الصَّلٰوۃَ شَیْءٌ مِمَّا یَمُرُّ بَیْنَ یَدَی الْمُصَلِّی رَوَاہُ مَالِک [مؤطا امام مالک کتاب قصر الصلوٰۃ فی السفر، باب الرخصة فی المرور بین یدی المصلی حدیث رقم:۴۰]۔صَحِیْح

ترجمہ: حضرت سالم بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ: نمازی کے سامنے سے گزرنے والی کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی۔

(658)۔وَعَنْ اَبِی جُھَیمِ بنِ الْحَارِثِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ لَو یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَی

الْمُصَلِّى مَا ذَا عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ لَكَانَ اَنْ يَقِفَ اَرْبَعِينَ خَيْراً لَهُ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حدیث رقم:۱۱۳۲، بخاری حدیث رقم:۵۱۰، ابو داؤد حدیث رقم:۷۰۱، ترمذی حدیث رقم:۳۳۶، نسائی حدیث رقم:۷۵۶، ابن ماجۃ حدیث رقم:۹۴۵]۔

ترجمہ: حضرت ابوجُہیم بن حارث ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو معلوم ہو جائے کہ اس کا گناہ کتنا ہے تو چالیس سال تک کھڑا رہنے کو اس کے سامنے سے گزرنے سے بہتر سمجھے۔

(659)۔وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ اَنَّ عَلِيّاً وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا لَا يَقْطَعُ صَلٰوةَ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ وَادْرَؤُا عَنْهَا مَا اسْتَطَعْتُمْ رَوَاهُ الطَّحَاوِى وَكَذَا رُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ وَفِيهِ آثَارٌ كَثِيرَةٌ تَدُلُّ عَلٰى اِثْمِ الْمَارِّ وَعَدَمِ الْاِنْقِطَاعِ [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۳۰۲]۔

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مسلمان کی نماز کو کوئی دوسری چیز نہیں توڑ سکتی مگر جتنا ہو سکے نماز سے ایسی چیز کو ہٹاؤ۔ اسی طرح ابن عمر ﷺ سے بھی روایت کیا گیا ہے اور اس موضوع پر کثرت سے آثار موجود ہیں۔ جو سامنے سے گزرنے والے کے گناہ کو اور نماز کے نہ ٹوٹنے کو ثابت کرتے ہیں۔

بَابُ الْمَسَاجِدِ

مساجد کا ادب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَحَيْثُمَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ [البقرة:۱۴۴] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم جہاں کہیں ہو اپنے چہرے اس کی طرف پھیر لو۔ وَقَالَ فِى بُيُوتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ [النور:۳۶] اور فرمایا: ان گھروں میں جن کے بارے میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اس کے نام کا ذکر کیا جائے۔ وَقَالَ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ الآيه [التوبة:۱۸] اور فرمایا: مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔

(660)۔عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﷛ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰہِ بَنَى اللّٰہُ لَہٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ الْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۱۱۸۹، بخاری حدیث رقم: ۴۵۰]۔

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ جس نے اللہ کی خاطر مسجد بنائی اللہ نے اس کے لیے جنت میں گھر بنایا۔

(661)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰہِ مَسَاجِدُهَا وَ اَبْغَضُ الْبِلَادِ اَسْوَاقُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۱۵۲۸]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہروں میں اللہ کی سب سے زیادہ پسندیدہ جگہیں ان کی مسجدیں ہیں اور سب سے ناپسندیدہ جگہیں ان کے بازار ہیں۔

(662)۔وَعَنْ اَبِي حُمَيْدٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ۱۶۵۲، ابو داؤد حديث رقم: ۴۶۵، نسائی حديث رقم: ۷۲۹، ابن ماجة حديث رقم: ۷۷۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوحمید ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہوتو اسے چاہیے کہ کہے اے میرے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب نکلے تو کہے اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

(663)۔وَعَنْ اَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ ﷛ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ الْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۱۶۵۴، بخاری حدیث رقم: ۴۴۴، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۶۷، ترمذی حدیث رقم: ۳۱۶، نسائی حدیث رقم: ۷۳۰، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۰۱۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ سلمی ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہوتو دو رکعتیں پڑھ لیا کرے۔

(664)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا، قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ الْمَسَاجِدُ، قِیْلَ وَمَا الرَّتْعُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِی [ترمذی حدیث رقم: ۳۵۰۹]۔وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم جنت کے باغیچوں کے پاس سے گزرو تو ان میں سے چر لیا کرو۔عرض کیا گیا یا رسول اللہ جنت کے باغیچے کیا ہیں؟ فرمایا: مسجدیں۔عرض کیا گیا یا رسول اللہ چرنا کیا ہے؟ فرمایا۔ پڑھا کرو۔اللہ پاک ہے، سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

(665)۔وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِی غَزْوَةِ خَیْبَرَ، مَنْ اَکَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ یَعْنِی الثُّوْمَ فَلَا یَأْتِیَنَّ الْمَسَاجِدَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم: ۱۲۴۸، بخاری حدیث رقم: ۸۵۳، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۸۲۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر میں فرمایا: جو شخص اس پودے میں سے یعنی لہسن کھائے تو وہ مسجدوں میں ہرگز نہ آئے۔

(666)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِجْعَلُوْا فِی بُیُوْتِکُمْ مِنْ صَلٰوتِکُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۱۸۲۰، بخاری حدیث رقم: ۴۳۲، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۰۴۳، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۳۷۷]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کچھ نماز اپنے گھروں میں بھی پڑھ لیا کرو اور انہیں قبرستان مت بناؤ۔

(667)۔وَعَنْ اَبِی سَعِیْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاَرْضُ کُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِی [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۹۲، ترمذی حدیث رقم: ۳۱۷، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۷۴۵]۔اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ وَلَهُ شَوَاهِدُهٗ

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ساری کی ساری زمین مسجد ہے

سوائے قبرستان کے اور حمام کے۔

(668)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ فِی الْمَسَاجِدِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِی وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِی[ابو داؤد حدیث رقم: ۴۴۹، ابن ماجة حدیث رقم: ۷۳۹، نسائی حدیث رقم: ۶۸۹، سنن الدارمی حدیث رقم: ۱۴۱۴]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ لوگ مسجدوں میں فخر کریں گے۔

(669)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ اَوْ يَبْتَاعُ فِی الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ وَاِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيهِ ضَالَّةً فَقُوْلُوْا لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِی وَالدَّارِمِی [ترمذی حدیث رقم: ۱۳۲۱، سنن الدارمی حدیث رقم: ۱۴۰۷]۔قَالَ التِّرْمِذِیْ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اس آدمی کو دیکھو جو مسجد میں بیچتا یا خریدتا ہے تو کہو: اللہ تمہاری تجارت کو نفع بخش نہ بنائے اور جب تم اس آدمی کو دیکھو جو مسجد میں کھوئی ہوئی چیز کا اعلان کرتا ہے تو کہو: اللہ کرے تجھے نہ ملے۔

(670)۔وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِی بَيْتِهٖ بِصَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِی مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ صَلٰوةً وَصَلٰوتُهٗ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ يُجَمَّعُ فِيْهِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِی مَسْجِدِیْ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ اَلْفِ صَلٰوةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم: ۱۴۱۳]۔اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کی نماز اس کے گھر میں ایک نماز کے برابر ہے اور قبیلے کی مسجد میں اس کی نماز پچیس نمازوں کے برابر ہے اور جامع مسجد میں اس کی نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہے اور مسجد اقصیٰ میں اس کی نماز پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور میری مسجد میں اس کی نماز پچاس ہزار

نمازوں کے برابر ہے اور مسجدِ حرام میں اس کی نماز ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

لَایَجُوزُ خُرُوجُ الشَّابَّةِ اِلَی الْمَسْجِدِ

نوجوان عورت کا مسجد میں جانا جائز نہیں

(اَلْبَیْتُ خَیْرٌ لِلنِّسَآءِ مِنَ الْمَسْجِدِ وَیَجُوزُ خُرُوجُ الْعَجُوزِ بِالْاِذْنِ فِی اللَّیْلِ وَاَوْلٰی اَنْ لَّا تَخْرُجَ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ)

(عورتوں کے لیے مسجد کی نسبت ان کا گھر بہتر ہے اور بوڑھی عورت کا رات کو اجازت لے کر نکلنا جائز ہے مگر بہتر ہے کہ وہ بھی نہ نکلے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اپنے گھروں میں ٹھہری رہو۔)

(671)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَأْذَنَکُمْ نِسَآءُکُمْ بِاللَّیْلِ اِلَی الْمَسْجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم: ۹۹۱، بخاری حدیث رقم: ۸۶۵، ترمذی حدیث رقم: ۵۷۰، ابو داؤد حدیث رقم: ۵۶۸]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب تمہاری عورتیں تم سے رات کے وقت مسجد کے لیے اجازت مانگیں تو انہیں اجازت دے دو۔

(672)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَوْ اَدْرَکَ النَّبِیُّ ﷺ مَا اَحْدَثَ النِّسَآءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ کَمَا مُنِعَتْ نِسَآءُ بَنِیْ اِسْرَائِیلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم: ۹۹۹، بخاری حدیث رقم: ۸۶۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۵۶۹]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آج عورتیں جو کچھ کر رہی ہیں اگر نبی کریم ﷺ دیکھ لیتے تو انہیں مسجدوں میں جانے سے منع فرما دیتے جیسا کی بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کر دیا گیا تھا۔

(673)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُوَیْدِنِ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ عَمَّتِهٖ اُمِّ حُمَیْدٍ امْرَأَةِ اَبِیْ حُمَیْدِنِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهَا جَآءَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُحِبُّ الصَّلٰوةَ مَعَکَ

، قَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّکِ تُحِبِّيْنَ الصَّلوٰةَ مَعِی ، وَصَلوٰتُکِ فِی بَيْتِکِ خَيْرٌ لَکِ مِنْ صَلوٰتِکِ فِی حُجْرَتِکِ وَصَلوٰتُکِ فِی حُجْرَتِکِ خَيْرٌ لَکِ مِنْ صَلوٰتِکِ فِی دَارِکِ وَصَلوٰتُکِ فِی دَارِکِ خَيْرٌ لَکِ مِنْ صَلوٰتِکِ فِی مَسْجِدِیْ ، قَالَ فَاَمَرَتْ فَبُنِیَ لَهَا مَسْجِدٌ فِی اَقْصٰی شَیْءٍ مِنْ بَيْتِهَا وَاَظْلَمِهٖ فَكَانَتْ تُصَلِّی فِيْهِ حَتّٰی لَقِيَتِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم: ٢٧١٥٥]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سوید انصاری اپنی پھوپھی ام حمید سے روایت کرتے ہیں جو کہ حضرت حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں۔ عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہوں۔ فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہو۔ تیرے کمرے میں تیری نماز بہتر ہے تیرے حجرے میں تیری نماز سے۔ اور تیرے حجرے میں تیری نماز بہتر ہے تیرے گھر کے صحن میں تیری نماز سے اور تیرے گھر کے صحن میں تیری نماز بہتر ہے میری مسجد میں تیری نماز سے۔ راوی فرماتے ہیں کہ ام حمید کے کہنے پر ان کے گھر کے دور اندر اندھیرے کونے میں ان کے لیے نماز کی جگہ بنائی گئی۔ وہ اس میں نماز پڑھا کرتی تھیں حتیٰ کہ اللہ عزوجل سے جا ملیں۔

(674)۔ وَعَنْ اَبِی عَمْرٍو الشَّيْبَانِی اَنَّهٗ رَاٰی عَبْدَ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يُخْرِجُ النِّسَآءَ مِنَ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَقُوْلُ ، اُخْرُجْنَ اِلٰی بُيُوْتِكُنَّ ، خَيْرٌ لَكُنَّ رَوَاهُ الطَّبَرَانِی فِی الْكَبِيْرِ [المعجم الكبير للطبرانی حديث رقم: ٩٣٦٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو عمرو شیبانی فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن عورتوں کو مسجد سے نکالتے دیکھا اور فرما رہے تھے۔ اپنے گھروں کو نکل جاؤ وہ تمہارے لیے بہتر ہیں۔

(675)۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خَيْرُ مَسَاجِدِ النِّسَآءِ قَعْرُ بُيُوْتِهِنَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم: ٢٦٦٢٦]۔

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کی بہترین مسجدیں ان کے گھروں کی اندھیری کوٹھڑیاں ہیں۔

(676)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنهَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ عَلَیْکُنَّ بِالْبُیْتِ فَاِنَّہٗ جِهَادُ کُنَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم:۲۴۴۴۷]۔شَوَاهِدُهٗ هٰؤُلَاءِ الْاَحَادِیْثِ کَثِیْرَةٌ وَمَفْهُوْمُهَا ثَابِتٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ فرمایا: اے عورتو! تم پر اپنے گھروں میں رہنا لازم ہے، یہی تمہارا جہاد ہے۔

(677)۔وَعَنْ اَبِی مُوسٰی ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ کُلُّ عَیْنٍ زَانِیَةٌ وَاِنَّ الْمَرْاَۃَ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِیَ کَذَا کَذَا یَعْنِی زَانِیَةٌ رَوَاهُ التِّرمَذِی وَلِاَبِی دَاوٗدَ وَالنَّسَائِی نَحوُهٗ [ترمذی حدیث رقم:۲۷۸۶ ، ابو داؤد حدیث رقم:۴۱۷۳ ، نسائی حدیث رقم:۵۱۲۶]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر آنکھیں دکھانے والی عورت زانیہ ہے اور جب عورت عطر لگاتی ہے اور کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔

بَابُ صِفَةِ الصَّلٰوةِ وَتَرْکِیبِهَا

نماز کا طریقہ اور اس کی ترکیب

(678)۔عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ اَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰہِ ﷺ جَالِسٌ فِی نَاحِیَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ، فَقَالَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ، اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ، فَرَجَعَ فَصَلّٰی، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ، فَقَالَ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ، اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ، فَقَالَ فِی الثَّالِثَةِ اَوْفِی الَّتِی بَعْدَهَا عَلِّمْنِی یَا رَسُولَ اللّٰہِ، فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَکَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَیَسَّرَ مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ، ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعاً، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِماً، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِداً، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِساً، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِداً، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِساً، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی

تَستَوِیَ قَائِماً ثُمَّ افعَلُ ذٰلِکَ فِی صَلٰوتِکَ کُلِّهَا رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِی وَزَادَ التِّرمَذِی وَالنَّسَائِی وَابُو دَاوٗد فَاِذَا فَعَلتَ ذٰلِکَ فَقَد تَمَّتْ صَلٰوتُکَ وَاِنِ انتَقَصتَ مِنهُ شَیئاً اِنتَقَصتَ مِن صَلٰوتِکَ [مسلم حدیث رقم:٨٨٥، بخاری حدیث رقم:٦٢٥١، ابو داؤد حدیث رقم:٨٥٦، ترمذی حدیث رقم:٣٠٣، نسائی حدیث رقم:٨٨٤]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ مسجد کے کونے میں تشریف فرما تھے۔ اس نے نماز پڑھی۔ پھر آیا اور آپ ﷺ سے سلام عرض کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: وعلیکم السلام۔ واپس جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ آدمی واپس گیا اور نماز پڑھی۔ پھر آ کر سلام عرض کیا۔ فرمایا: وعلیکم السلام واپس جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ تیسری مرتبہ یا شاید اس کے بھی بعد اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے سکھائیے۔ فرمایا: جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو اچھی طرح وضو کر۔ پھر قبلہ کی طرف منہ کر اور تکبیر کہہ۔ پھر تجھ سے جتنا ہو سکے قرآن پڑھ۔ پھر رکوع کر حتیٰ کہ تجھے رکوع کا اطمینان ہو جائے۔ پھر اوپر ہو حتیٰ کہ تو برابر کھڑا ہو جائے۔ پھر سجدہ کر حتیٰ کہ تجھے سجدے کا اطمینان ہو جائے۔ پھر سر اٹھا حتیٰ کہ تجھے بیٹھنے کا اطمینان ہو جائے۔ پھر سجدہ کر حتیٰ کہ تجھے سجدے کا اطمینان ہو جائے۔ پھر سر اٹھا حتیٰ کہ تجھے بیٹھنے کا اطمینان ہو جائے۔ پھر کھڑا ہو جا حتیٰ کہ تو سیدھا کھڑا ہو جائے۔ پھر اپنی ساری نماز میں ایسا ہی کر۔ ترمذی، نسائی اور ابوداؤد نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ جب تم نے ایسا کیا تو تیری نماز مکمل ہو گئی اور اگر تم نے اس میں سے کچھ بھی کمی کی تو تیری نماز میں کمی رہ گئی۔

(679)۔وَعَن اَبِی حُمَیدِ السَّاعِدِی ﷺ قَالَ فِی نَفَرٍ مِن اَصحَابِ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ اَنَا کُنتُ اَحفَظُکُم لِصَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ رَاَیتُهُ اِذَا کَبَّرَ جَعَلَ یَدَیهِ حَذوَ مَنکِبَیهِ وَاِذَا رَکَعَ اَمکَنَ یَدَیهِ مِن رُکبَتَیهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهرَهُ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ استَوٰی حَتّٰی یَعُودَ کُلُّ فَقَارٍ مَکَانَهُ وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ یَدَیهِ غَیرَ مُفتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاستَقبَلَ بِاَطرَافِ اَصَابِعِ رِجلَیهِ القِبلَةَ فَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّکعَتَینِ جَلَسَ عَلٰی رِجلِهِ الیُسرٰی وَنَصَبَ الیُمنٰی، فَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّکعَةِ الاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجلَهُ الیُسرٰی وَنَصَبَ الاُخرٰی وَقَعَدَ عَلٰی مَقعَدَتِهِ رَوَاهُ البُخَارِی [بخاری حدیث رقم:٨٢٨، ابو داؤد حدیث

رقم:۹۶۳، ترمذی حدیث رقم:۳۰۴، ابن ماجة حدیث رقم:۸۶۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوحمید ساعدی ﷺ نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے مجمع میں فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کو جانتا ہوں۔ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ جب تکبیر فرمائی تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھائے اور جب رکوع فرمایا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر جمائے پھر اپنی پشت مبارک کو برابر کر دیا۔ پھر جب اپنا سر مبارک اٹھایا تو بالکل سیدھے ہو گئے حتیٰ کہ تمام جوڑ اپنی اپنی جگہ پر آ گئے۔ اور جب سجدہ فرمایا تو اپنے ہاتھ نہ تو پھیلا کر رکھے اور نہ ہی انہیں بند کیا اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف فرمایا۔ جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دوسرے کو کھڑا کر لیا اور اپنے مقعد پر تشریف فرما ہوئے۔

(680)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ اِبْهَامَيْهِ اُذُنَيْهِ ، ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي وَفِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ اِلَى الْاُذُنَيْنِ حِيْنَ كَبَّرَ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ

[دار قطنی حدیث رقم:۱۱۳۵، السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۳۴ ورواه البیہقی فی السنن الکبریٰ عن ام المؤمنین عائشة]۔هٰذَا ضَعِيْفٌ وَشَوَاهِدُهُ صَحِيْحَةٌ كَثِيْرَةٌ فِي الدَّارَقُطْنِي

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو تکبیر کہتے پھر دونوں ہاتھ اٹھاتے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے دونوں انگوٹھے کانوں کے برابر ہو جاتے۔ پھر آپ ﷺ حمد پڑھتے۔ اے اللہ تو پاک ہے اور تیری ہی حمد ہے اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان بلند و بالا ہے اور تیرے سواء کوئی معبود نہیں اور تکبیر کے وقت کانوں تک ہاتھ اٹھانے کے بارے میں کثرت سے صحیح احادیث موجود ہیں۔

(681)۔وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۷۴۰]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ﷺ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں مرد اپنا دایاں ہاتھ اپنی بائیں کلائی پر رکھے۔

(682)۔وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِيْهِ ﷺ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَضَعُ يَمِيْنَهُ عَلٰى

شِمَالِهِ فِی الصَّلٰوةِ تحتَ السُّرَّةِ رَوَاهُ ابنُ اَبِی شَیبَةَ [المصنف لابن ابی شیبۃ ۴۲۷/۱]۔

ترجمہ: حضرت علقمہ بن وائل بن حجر اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے نماز میں ناف کے نیچے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا۔

(683)۔وَعَن اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّیتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ وَاَبِی بَکرٍ وَعُمَرَ وَعُثمَانَ رضی اللہ عنہم فَلَمْ اَسمَعْ اَحَداً مِنهُمْ یَقرَأُ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ رَوَاہُ مُسلِم وَفِی رِوَایَةِ النَّسَائِی قَالَ فَلَمْ اَسمَعْ اَحَداً مِنهُمْ یَجهَرُ بِبِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ [مسلم حدیث رقم: ۸۹۰، نسائی حدیث رقم: ۹۰۷]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی میں نے ان میں سے کسی کو بھی بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔ نسائی کی روایت میں ہے کہ میں نے انہیں بسم اللہ اونچی آواز میں پڑھتے نہیں سنا۔

(684)۔وَعَن اَبِی وَائِلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ عُمَرُ وَعَلِیٌّ لَا یَجهَرَانِ بِبِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِالتَّأمِینِ رَوَاہُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱۵۰/۱]۔ فِیہِ اَبُو سَعدٍ وَہُوَ ضَعِیفٌ

ترجمہ: حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر اور حضرت علی بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم کو اونچی آواز سے نہیں پڑھتے تھے اور نہ ہی اعوذ باللہ اور نہ ہی آمین۔

(685)۔وَعَن عَلقَمَةَ بنِ وَائِلٍ عَن اَبِیہِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَرَأَ غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیهِم وَلَا الضَّالِّینَ، فَقَالَ آمِینَ وَخَفَضَ بِهَا صَوتَهُ رَوَاہُ التِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ۲۴۸]۔ اَلحَدِیثُ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیهِم وَلَا الضَّالِّینَ پڑھا۔ پھر فرمایا آمین اور اپنی آواز آہستہ رکھی۔

(686)۔وَعَن اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اَقِیمُوا الرُّکُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللّٰہِ اِنِّی لَاَرَاکُم مِن بَعدِی رَوَاہُ مُسلِم وَالبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۹۵۹، بخاری حدیث رقم: ۷۴۲]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رکوع اور سجدہ صحیح طریقے سے کرو۔ اللہ کی

قسم میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

(687)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، قَالَ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَفِی رِوَایَةِ الْبُخَارِی وَمُسْلِم عَنْهُ ثُمَّ یَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِینَ یَرفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرُّکُوعِ، ثُمَّ یَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ [ابن ماجة حديث رقم: ٨٧٥، مسلم حديث رقم: ٨٦٨، بخاری حديث رقم: ٧٩٥، نسائی حديث رقم: ١١٥٠]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فرماتے تھے تو اس کے بعد فرماتے تھے رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔ بخاری اور مسلم کی روایت میں ہے کہ پھر جب اپنی کمر کو رکوع سے اٹھاتے تو فرماتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ (اللہ نے سن لی جس نے اس کی حمد کی) پھر کھڑے ہو کر فرماتے تھے رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ (اے ہمارے رب تیرے لیے ہی حمد ہے)۔

(688)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَکَعَ اَحَدُکُمْ فَقَالَ فِی رُکُوعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُکُوعُهٗ وَذٰلِکَ اَدْنَاهُ، وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِی سُجُودِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهٗ وَذٰلِکَ اَدْنَاهُ رَوَاهُ التِّرمِذِی وَاَبُودَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حديث رقم: ٢٦١، ابو داؤد حديث رقم: ٨٨٦، ابن ماجة حديث رقم: ٨٩٠]۔ صحيح لكن ليس بمتصل والعمل على هذا

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رکوع کرے اور رکوع میں تین بار کہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیم پاک ہے میرا رب عظیم۔ اس کا رکوع مکمل ہو گیا اور یہ اس کی کم سے کم تعداد ہے اور جب سجدہ کرے تو اپنے سجدے میں تین بار کہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پاک ہے میرا رب اعلیٰ۔ اس کا سجدہ مکمل ہو گیا اور یہ اسکی کم سے کم تعداد ہے۔

(689)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَی الْجَبْهَةِ وَالْیَدَینِ وَالرُّکْبَتَینِ وَاَطرَافِ الْقَدَمَینِ وَلَا اَکْفِتَ الثِّیَابَ وَلَا الشَّعْرَ رَوَاهُ مُسْلِم

وَالْبُخَارِی[مسلم حدیث رقم:۱۰۹۸، بخاری حدیث رقم:۸۱۲، نسائی حدیث رقم:۱۰۹۷، ابن ماجة حدیث رقم:۸۸۳]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے ماتھے پر، دونوں ہاتھوں پر، دونوں گھٹنوں پر، قدموں کے اطراف پر اور یہ کہ میں اپنے کپڑے اور بال الٹے سیدھے نہ کروں۔

(690)۔وَعَن اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَقْرَبُ مَا یَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَآءَ رَوَاهُ مُسْلِم[مسلم حدیث رقم:۱۰۸۳، نسائی حدیث رقم:۱۱۳۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے۔پس کثرت سے دعا مانگا کرو۔

(691)۔وَعَن عَبدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ التَّشَهُّدَ كَمَا یُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ وَكَفُّهُ بَیْنَ یَدَیهِ، اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِینَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی وَاَبُودَاؤدَ وَالتِّرمَذِی وَالنَّسَائِی وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظُ لِلنَّسَائِی وَرَوٰی مُحَمَّدٌ مِثْلَهٗ وَقَالَ التَّشَهُّدُ الَّذِی ذُكِرَ كُلُّهٗ حَسَنٌ وَلَیسَ یَشْبَهُ تَشَهُّدَ عَبدِ اللّٰهِ بنِ مَسعُودٍ، عِندَنَا تَشَهُّدُهٗ لِاَنَّهٗ رَوَاهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَیهِ الْعَامَّةُ عِندَنَا وَكَانَ عَبدُ اللّٰهِ بنُ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ یَكْرَهُ اَنْ یُزَادَ فِیهِ حَرفٌ اَوْ یُنْقَصَ مِنهُ حَرفٌ[مسلم حدیث رقم:۸۹۷، بخاری حدیث رقم:۱۸۳۱، ابو داؤد حدیث رقم:۹۶۸، ترمذی حدیث رقم:۱۱۰۵، نسائی حدیث رقم:۱۱۶۳، ابن ماجة حدیث رقم:۱۸۹۲]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے تشہد اس طرح سکھایا جس طرح قران کی سورۃ سکھاتے تھے اور آپ ﷺ کے ہاتھ سامنے ہوتے تھے۔سب احترام اللہ کے لیے ہیں اور دعائیں اور اچھے

اعمال، اے نبی آپ پر سلام، اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں۔ ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ کے صالح بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

امام محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں تشہد کے جتنے الفاظ بھی احادیث میں بیان کیے گئے ہیں سب اچھے ہیں لیکن حضرت عبداللہ بن مسعود ﷛ کے بیان کردہ تشہد کی مثال نہیں۔ ہمارے نزدیک انہی کا تشہد بہترین تشہد ہے اس لیے کہ آپ نے اسے رسول اللہ ﷺ سے روایت فرمایا ہے اور ہمارے عام علماء کا اسی پر عمل ہے اور ابن مسعود ﷛ اس میں کسی لفظ کا اضافہ کرنا یا کمی کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔

(692)۔وَعَن كَعبِ بنِ عُجرَةَ ﷛ قَالَ سَأَلنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ كَيفَ الصَّلٰوةُ عَلَيكُم اَهلَ البَيتِ فَاِنَّ اللّٰهَ قَد عَلَّمَنَا كَيفَ نُسَلِّمُ عَلَيكَ، قَالَ قُولُوا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيتَ عَلٰى اِبرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ اِبرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِك عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكتَ عَلٰى اِبرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ اِبرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِي وَاللَّفظُ لِلبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۹۰۸، بخاری حدیث رقم:۳۳۷۰، ابو داؤد حدیث رقم:۹۷۶، ابن ماجۃ حدیث رقم:۹۰۴]۔

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرۃ ﷛ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سوال پوچھا۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ آپ ﷺ کے اہل بیت پر درود کس طرح پڑھا جائے۔ بے شک اللہ نے ہمیں سکھا دیا ہے کہ آپ ﷺ پر سلام کیسے پڑھنا ہے۔ فرمایا: کہو اے اللہ محمد اور محمد کی آل پر درود بھیج جیسا کہ تو نے ابراہیم اور ابراہیم کی آل پر درود بھیجا ہے۔ بے شک تو حمد والا بزرگی والا ہے۔ اے اللہ محمد پر اور محمد کی آل پر برکتیں بھیج جس طرح تو نے ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر برکتیں بھیجی ہیں۔ بے شک تو حمد والا بزرگی والا ہے۔

(693)۔وَعَن اَبِي هُرَيرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُم مِنَ التَّشَهُّدِ الآخِرِ فَليَتَعَوَّذ بِاللّٰهِ مِن اَربَعٍ مِن عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِن عَذَابِ القَبرِ وَمِن فِتنَةِ المَحيَاءِ وَالمَمَاتِ وَمِن شَرِّ المَسِيحِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسلِم وَفِي الدُّعَاءِ بَعدَ التَّشَهُّدِ اَلفَاظٌ مُختَلِفَةٌ [مسلم حدیث رقم:۱۳۲۶، مسلم حدیث رقم:۱۳۲۴، ابن ماجۃ حدیث رقم:۹۰۹، سنن النسائی حدیث رقم:۱۳۰۹، ابو داؤد

حدیث رقم:۹۸۳]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آخری تشہد سے فارغ ہوجائے تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگا کرے۔ جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے اور تشہد کے بعد دعا کے مختلف الفاظ احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔

(694)۔ وَعَنِ ابنِ مَسعُودٍ ﷛ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَن يَمِينِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيكُم وَرَحمَةُ اللّٰهِ وَعَن يَسَارِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيكُم وَرَحمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ رَوَاهُ ابُودَاوُد وَالنَّسَائِي وَرَوَى التِّرمَذِي مِثلَهُ [ابو داؤد حدیث رقم:۹۹۶، نسائی حدیث رقم:۱۳۲۵، ترمذی حدیث رقم:۲۹۵، سنن الدارمی حدیث رقم:۱۳۵۱]۔ اَلْحَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دائیں طرف سلام پھیرتے اور فرماتے تم پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت ہو اور بائیں طرف بھی تم پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔ حتیٰ کہ آپ کے رخسار مبارک کی روشنی نظر آجاتی تھی۔

(695)۔ وَعَن سَمُرَةَ بنِ جُندُبٍ ﷛ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَقبَلَ عَلَينَا بِوَجهِهٖ رَوَاهُ البُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۵۹۳۷، بخاری حدیث رقم:۸۴۵، ترمذی حدیث رقم:۲۲۹۴]۔

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھ چکتے تو ہماری طرف چہرۂ انور پھیر لیتے تھے۔

(696)۔ وَعَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ مَسعُودٍ ﷛ قَالَ لَقَد رَأَيتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَثِيرًا يَنصَرِفُ عَن يَسَارِهٖ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۱۶۳۸، بخاری حدیث رقم:۸۵۲، ابو داؤد حدیث رقم:۱۰۴۲، نسائی حدیث رقم:۱۳۵۹، ابن ماجة حدیث رقم:۹۳۰]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷛ نے فرمایا یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو کثرت سے دیکھا کہ آپ ﷺ بائیں طرف گھوم کر تشریف فرما ہوتے تھے۔

(697)۔ وَعَن اَنَسٍ ﷛ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنصَرِفُ عَن يَمِينِهٖ رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حدیث

رقم:۱۶۴۰، ۱۶۴۱]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دائیں طرف گھوم کر تشریف فرما ہوتے تھے۔

(698)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ كُنْتُ اَعرِفُ اِنْقِضَآءَ صَلوٰةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۱۳۱۶، بخاری حدیث رقم:۸۴۲، ابو داؤد حدیث رقم:۱۰۰۲، نسائی حدیث رقم:۱۳۳۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کا اختتام تکبیر کے بلند ہونے سے سمجھ جاتا تھا۔

(699)۔وَعَنْ ثَوبَانَ ؓ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلوٰتِهٖ، اِسْتَغْفَرَ ثَلٰثاً وَ قَالَ، اَللّٰهُمَّ اَنتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۱۳۳۴، ابو داؤد حدیث رقم:۱۵۱۳، ترمذی حدیث رقم:۳۰۰، نسائی حدیث رقم:۱۳۳۷، ابن ماجۃ حدیث رقم:۹۲۸، مسند احمد حدیث رقم:۲۲۴۲۸]۔

ترجمہ: حضرت ثوبان ؓ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے سلام پھیرتے تھے تو تین مرتبہ استغفار فرماتے تھے، اور پڑھتے تھے: اے اللہ تو سلام ہے اور تیری طرف سے سلامتی ہے، تو برکت والا ہے اے جلال اور اکرام والے۔

(700)۔وَعَنْ كَعْبِ بنِ عَجْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُعَقَّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلوٰةٍ مَكْتُوبَةٍ، ثَلٰثٌ وَثَلَاثُونَ تَسبِيحَةً وَثَلٰثٌ وَثَلٰثُونَ تَحمِيدَةً وَاَربَعٌ وَثَلٰثُونَ تَكْبِيرَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۱۳۴۹، ترمذی حدیث رقم:۳۴۱۲، نسائی حدیث رقم:۱۳۴۹]۔

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کے بعد کے کچھ وظائف ہیں جنہیں ہر فرض نماز کے بعد پڑھنے والا کبھی خسارے میں نہیں رہتا، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر۔

(701)۔وَعَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دَبْرِ كُلِّ صَلوٰةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ اِلَّا الْمَوتُ وَمَنْ قَرَأَهَا حِينَ يَاْخُذُ مَضْجَعَهُ آمَنَهُ اللّٰهُ عَلٰى دَارِهٖ

وَدَارِ جَارِهٖ وَاَهْلِ دُوَيرَاتٍ حَولَهٗ رَوَاهُ الْبَيْهقِي فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَ قَالَ اِسنَادُهٗ ضَعِيفٌ [شعب الایمان للبیھقی حدیث رقم:۲۳۹۵]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی اسے موت کے سواء جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی، اور جس نے اسے رات سوتے وقت پڑھا اللہ اس کے گھر [illegible]ط کردے گا، اور اس کے پڑوسی کے گھر کو اور اس کے اردگرد کے گھروں کو۔

صَلٰوةُ النِّسَآءِ وَاَنَّ لِلْمَرْءَةِ هَيْئَةً لَيسَتْ لِلرَّجُلِ

عورتوں کی نماز، اور اس بات کا بیان کہ عورت کی ایک مخصوص ہیئت ہے جو مرد کے لیے نہیں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى [آل عمران:۳۶] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مرد عورت کی طرح نہیں ہے۔

(702)۔عَنْ وَائِلِ بنِ حُجْرٍ ﷛ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا صَلَّيْتَ فَاجْعَلْ يَدَيْكَ حَذَآءَ اُذُنَيْكَ وَالْمَرْأَةُ تَجعَلُ يَدَيهَا حَذَآءَ ثَدَيَيْهَا رَوَاهُ الطَّبَرَانِي فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ وَكَذَا فِي كَنْزِ الْعُمَّالِ وَمَجْمَعِ الزَّوَائِدِ [کنز العمال حدیث رقم:۱۹۶۳۶، مجمع الزوائد حدیث رقم:۲۵۹۴، ۱۶۰۰۵، وعزاہ الی الطبرانی ولم اجدہ فیہ]۔اَلْحَدِيثُ ضَعِيفٌ

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر ﷛ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تو نماز پڑھے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کانوں کے برابر اٹھا، اور عورت اپنے دونوں ہاتھ اپنی چھاتیوں کے برابر اٹھائے۔

(703)۔وَعَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَأْمُرُ الرِّجَالَ اَنْ يَتَجَافُوا فِي سُجُودِهِمْ وَ يَأْمُرُ النِّسَآءَ اَنْ يَنْخَفِضْنَ فِي سُجُودِهِنَّ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي [السنن الکبریٰ للبیھقی ۲/۲۲۲]۔

ترجمہ: صحابیِ رسول حضرت ابو سعید خدری ﷛ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ: آپ ﷺ مردوں کو حکم فرماتے تھے کہ اپنے سجدے اونچے کریں اور عورتوں کو حکم فرماتے تھے کہ اپنے سجدوں میں نیچی رہا کریں۔

(704)۔وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ اَنَّهُ سُئِلَ كَيْفَ كُنَّ النِّسَآءُ يُصَلِّينَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُنَّ يَتَرَبَّعْنَ ، ثُمَّ اُمِرْنَ اَنْ يَحْتَفِزْنَ رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِي مُسْنَدِهٖ [مسند امام اعظم صفحة ۷۳]۔

ترجمہ: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عورتیں کیسے نماز پڑھتی تھیں؟ فرمایا: چوکڑی مارتی تھیں اور بعد میں حکم ہوا کہ سمٹ جایا کریں۔

(705)۔وَعَنْ يَزِيدِ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلَى امْرَأَتَيْنِ تُصَلِّيَانِ فَقَالَ اِذَا سَجَدْتُمَا فَضُمَّا بَعْضَ اللَّحْمِ اِلَى الْاَرْضِ فَاِنَّ الْمَرْأَةَ فِي ذٰلِكَ لَيْسَتْ كَالرَّجُلِ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد فِي مَرَاسِيلِهٖ وَالْبَيْهَقِي [السنن الکبرىٰ للبيهقي ۲/۲۲۳، مراسيل ابی داؤد صفحة ۸]۔ الحديث صحيح مرسل

ترجمہ: حضرت یزید بن ابی حبیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں، فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین کے ساتھ لگا دیا کرو، بے شک اس معاملے میں عورت مرد کی طرح نہیں ہے۔

(706)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جَلَسَتِ الْمَرْأَةُ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَتْ فَخِذَهَا عَلٰى فَخِذِهَا الْاُخْرٰى وَ اِذَا سَجَدَتْ اَلْصَقَتْ بَطْنَهَا فِي فَخِذَيْهَا لَاَسْتَرُ مَا يَكُونُ لَهَا وَاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَيَقُولُ يَا مَلَائِكَتِي اُشْهِدُكُمْ اَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِي [السنن الکبرىٰ للبيهقي ۲/۲۲۳]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب عورت نماز میں بیٹھے تو اپنی ایک ران کو دوسری ران پر رکھے اور جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ اپنی رانوں پر لگا دے۔ یہ اس کے ستر کے شایان شان ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھتا ہے اور فرماتا ہے اے میرے فرشتو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس عورت کو بخش دیا۔

(707)۔وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ النَّخَعِي كَانَتِ الْمَرْأَةُ تُؤْمَرُ اِذَا سَجَدَتْ اَنْ تُلْزِقَ بَطْنَهَا بِفَخِذَيْهَا

كَيْلاَ تَرْتَفِعَ عَجِيْزَتُهَا وَلَا تُجَافِي كَمَا يُجَافِي الرَّجُلُ رَوَاهُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي الْمُصَنَّفِ [المصنف لابن ابی شیبة ۱/۳۰۳]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ عورت کو حکم دیا جاتا تھا کہ جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ اپنی رانوں کے ساتھ چپکا دے تا کہ اس کے سرین اٹھے نہ رہیں اور اس طرح اونچا سجدہ نہ کرے جس طرح مرد اونچا سجدہ کرتا ہے۔

(708)۔وَعَنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ ﷺ اِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَلْتَضُمَّ فَخِذَيْهَا رَوَاهُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي الْمُصَنَّفِ [المصنف لابن ابی شیبة ۱/۳۰۲]۔

ترجمہ: حضرت حارث فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ ﷺ نے فرمایا: جب عورت سجدہ کرے تو اپنی رانوں کو سمیٹے۔

(709)۔وَقَالَ عَطَاءٌ لَاتَرْفَعُ بِذٰلِكَ يَدَيْهَا وَاَشَارَ فَخَفَضَ يَدَيْهِ جِدًّا وَجَمَعَهُمَا اِلَيْهِ جِدًّا وَقَالَ اِنَّ لِلْمَرْأَةِ هَيْئَةً لَيْسَتْ لِلرَّجُلِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي الْمُصَنَّفِ [المصنف لابن ابی شیبة ۱/۲۷۰]۔لا شک فی صحة مفهوم الاحادیث فی هذا الفصل و العمل علیه ثابت بالتواتر

ترجمہ: حضرت عطا تابعی فرماتے ہیں کہ عورت اس کے لیے اپنے ہاتھ نہ اٹھائے اور اشارہ کر کے سمجھایا اور اپنے ہاتھ بالکل پست رکھے اور انہیں اپنی طرف خوب سمیٹ لیا اور فرمایا بے شک عورت کے لیے ایک مخصوص ہیئت ہوتی ہے جو مرد کی نہیں ہوتی۔

اَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

علم والے اور فضیلت والے امامت کے زیادہ حقدار ہیں

(710)۔عَنْ اَبِي مُوسٰى ﷺ قَالَ: مَرِضَ النَّبِيُّ ﷺ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ، فَقَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: اِنَّهُ رَجُلٌ رَقِيْقٌ، اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، قَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَعَادَتْ، فَقَالَ: مُرِيْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ، فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فِيْ حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری

حدیث رقم: ۶۷۹، ۶۷۸، ۶۸۲، ۳۳۸۵، مسلم ۹۴۸، ترمذیحدیث رقم: ۳۶۷۲]۔ذَکَرَہُ الْبُخَارِیُ فِی بَابِ :اَھْلُ الْعِلْمِ وَ الْفَضْلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَۃِ، وَ شَدَّ التَّسَائِی بَابَ "اِمَامَۃِ اَھْلِ الْعِلْمِ وَ الْفَضْلِ "وَ ذَکَرَ فِیْہِ اِمَامَۃَ اَبِی بَکْرِ الصِّدِّیْقِ، وَ قَدَّمَہُ النَّبِیُّ ﷺ مَعَ قَوْلِہٖ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَءُھُمْ لِکِتَابِ اللّٰہِ، فَاِنْ کَانُوْا فِی الْقِرَاءَۃِ سَوَاءً فَاَعْلَمُھُمْ بِالسُّنَّۃِ الحدیث [مسلم حدیث رقم: ۱۵۳۲] وَ اجْتَمَعَتِ الْاُمَّۃُ عَلٰی اَعْلَمِیَّۃِ الصِّدِّیْقِ ؓ مَعَ اَفْضَلِیَّتِہٖ [ابن بطال شرح البخاری ۲/۱۱۵، فتح الباری لابن رجب ۴/۱۱۷، منہاج السنۃ لابن تیمیہ ۳/۱۳۵ وغیرھم]۔وَ ذَکَرَہُ الشَّارِحُوْنَ فِی بَابِ "مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَۃِ"

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے اور تکلیف شدید ہوگئی، تو فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے، حضرت عائشہ نے عرض کیا وہ نرم دل والے آدمی ہیں، جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے، فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ام المومنین نے وہی بات دہرائی، تو فرمایا: ابوبکر سے کہہ لوگوں کو نماز پڑھائے، تم لوگ یوسف کے زمانے والیاں ہو، پھر قاصد ان کے پاس گیا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔

لَاقِرَأَۃَ خَلْفَ الْاِمَامِ

امام کے پیچھے قرأت منع ہے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ اِذَا قُرِیءَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ

[الاعراف: ۲۰۴] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور چپ رہو شاید کہ تم پر رحم کیا جائے۔وَ شَدَّ الْاِمَامُ النَّسَائِیُ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ بَاباً سَمَّاہُ : تَاوِیْلَ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اِذَا قُرِیءَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ

(711)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ ﷺ فَقَرَأَ خَلْفَہٗ قَوْمٌ فَخَلَطُوْا عَلَیْہِ فَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَ اِذَا قُرِیءَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَ اَنْصِتُوْا رَوَاہُ الْبَیْھِقِی وَ کَذَا رَوَی ابْنُ جَرِیْرٍ وَ ابْنُ اَبِی حَاتِمٍ وَ الْبَیْھِقِی عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ ؓ وَ رَوَاہُ ابْنُ اَبِی حَاتِمٍ وَ الْبَیْھِقِی فِی کِتَابِ الْقِرَاءَۃِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ ؓ وَ رَوَی الْبَیْھِقِی عَنْ مُجَاھِدٍ وَ رَوَی الْبَیْھِقِی عَنْ اَبِی الْعَالِیَۃِ وَ رَوَی ابْنُ

جَرِیْر وَ البَیهقِی عَنِ الزُّهرِی[ابن جریر ۱۹۸/۶حدیث رقم:۱۲۱۱۹، ورواه ابن ابی حاتم وابن جریر باسانید کثیرة، انظر ابن ابی حاتم حدیث رقم:۸۷۲۶الی ۸۷۳۵وابن جریر حدیث رقم:۱۲۰۹۹الی ۱۲۱۲۶، السنن الکبریٰ للبیهقی ۲/۱۵۵،رواه الدار قطنی عن ابی هریرة حدیث رقم:۱۲۲۶]۔اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نماز ادا فرمائی اور آپ ﷺ کے پیچھے لوگ موجود تھے۔انہوں نے آپ ﷺ کی قرأت میں خلل ڈالا تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور چپ رہو۔اس حدیث کو مختلف محدثین نے مختلف اسناد کے ساتھ روایت فرمایا ہے۔

(712)۔وَعَنِ ابنِ مَسعُودٍ ﷺ اَنَّهُ ﷺ صَلّٰی بِاَصحَابِهٖ فَسَمِعَ نَاسًا یَقرَؤُنَ خَلفَهٗ فَقَالَ اَمَا آنَ لَکُمْ اَنْ تَفْهَمُوهُ؟اَمَا آنَ لَکُمْ اَنْ تَعْقِلُوهُ اِذَا قُرِئَ الْقُرآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهٗ رَوَاهُ ابنُ جَرِیْر وَ ابنُ اَبِی حَاتِمٍ[ابن جریر حدیث رقم:۱۲۱۰۲، ابن ابی حاتم حدیث رقم:۸۷۳۰]۔الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابنِ مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کے ہمراہ نماز ادا فرمائی۔آپ ﷺ نے لوگوں کو اپنے پیچھے قرآن پڑھتے سنا۔آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگوں کو قرآن سمجھ نہیں آتا؟ کیا تم لوگوں کی عقل میں نہیں آتا؟ جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو۔

(713)۔عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الزُّهرِیِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: لَا صَلٰوةَ لِمَن لَمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ فَصَاعِدًا قَالَ سُفْیَانُ: لِمَنْ یُصَلِّی وَحْدَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ[ابو داؤد حدیث رقم:۸۲۲]۔الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے فاتحۃ الکتاب اور اس سے کچھ زیادہ کی قرأت نہیں کی اس کی نماز نہیں۔حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ یہ حکم اسکے لیے ہے جو اکیلا نماز پڑھ رہا ہو۔

(714)۔وَعَنْ جَابِرِ بنِ عَبدِاللّٰهِ قَالَ مَن صَلّٰی رَکْعَةً لَمْ یَقْرَأْ فِیهَا بِاُمِّ الْقُرآنِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا اَنْ یَکُونَ وَرَآءَ الْاِمَامِ رَوَاهُ التِّرمَذِی وَ قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ رَوَی ابنُ اَبِی شَیبَةَ مِثْلَهٗ

[ترمذی حدیث رقم:۳۱۳، مؤطا امام محمد صفحة ۹۵، مؤطا امام مالک: کتاب الصلوٰة باب ما جاء فی ام القرآن حدیث رقم:۳۸]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ﷛ فرماتے ہیں کہ جس نے رکعت پڑھی اوراس میں ام القرآن نہیں پڑھی اس نے نماز نہیں پڑھی سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

(715)۔وَ قَالَ السُّفْيَانُ فِيْ تَوْضِيْحِ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِداً ذٰلِكَ لِمَنْ يُصَلِّيْ وَحْدَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد، وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَاَمَّا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلَ فَقَالَ مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اِذَا كَانَ وَحْدَهٗ وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَيْثُ قَالَ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ وَرَآءَ الْاِمَامِ، قَالَ اَحْمَدُ فَهٰذَا رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ تَاَوَّلَ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اَنَّ هٰذَا اِذَا كَانَ وَحْدَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حديث رقم:۲۴۷، ابو داؤد حديث رقم:۸۲۲، مسند احمد حديث رقم:۲۲۷۴۳، ابن ماجة حديث رقم:۸۳۷، مسلم حديث رقم:۸۷۴، بخاری حديث رقم:۷۵۶، نسائی حديث رقم:۹۱۰، ۹۱۱]۔الحديث صحيح

ترجمہ: آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد کہ ''اس کی کوئی نماز نہیں جس نے سورۃ فاتحہ اوراس سے کچھ زیادہ نہیں پڑھا'' اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ یہ اس آدمی کیلیے ہے جو اکیلا نماز پڑھ رہا ہو۔امام ترمذی فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے فرمایا ہے کہ اس حدیث کا تعلق اکیلے آدمی سے ہے اور انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ﷛ کی حدیث سے دلیل پکڑی ہے جس میں انہوں نے روایت کیا ہے کہ جس نے نماز پڑھی اوراس میں ام القرآن یعنی سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی اس نے نماز نہیں پڑھی سوائے اسکے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔ امام احمد نے فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں یہ ایسا مرد ہے جس نے اس حدیث کا تعلق اکیلے آدمی سے بتایا ہے۔

(716)۔وَعَنْهُ ﷛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً فَلَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا وَرَآءَ الْاِمَامِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۵۹]۔الصحيح انه موقوف على سيدنا جابر ﷛ كمارواه مالك

ترجمہ: انہوں نے ہی نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے رکعت پڑھی اوراس میں ام

القرآن نہیں پڑھی اس نے نماز نہیں پڑھی سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

(717)۔وَعَنْهُ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا وَرَآءَ الْاِمَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي [السنن الكبرى للبيهقي ٢/١٦٠]۔

ترجمہ: انہی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے نماز پڑھی اور اس میں وہ ام القرآن نہیں پڑھتا تو وہ ناقص ہے سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

(718)۔وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِي عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ سَمِعَهُ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَفِي كُلِّ صَلٰوةٍ قِرَأَةٌ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَجَبَتْ هٰذِهٖ، فَالْتَفَتَ اِلَيَّ وَكُنْتُ اَقْرَبَ الْقَوْمِ مِنْهُ، فَقَالَ مَا اَرَى الْاِمَامَ اِذَا اَمَّ الْقَوْمَ اِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ رَوَاهُ الطَّحَاوِي وَالنَّسَائِي [شرح معاني الآثار للطحاوي ١/١٥٨، نسائی حدیث رقم: ٩٢٣]۔ الحديث صحيح الا قال النسائي: ما ارى هو قول ابى الدرداء ﷺ

ترجمہ: حضرت کثیر بن مرہ حضرمی نے حضرت ابودرداء ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کیا ہر نماز میں قرأۃ ضروری ہے؟ فرمایا: ہاں انصار میں سے ایک آدمی نے کہا یہ واجب ہوگئی پھر آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور میں تمام لوگوں کی نسبت آپ ﷺ کے قریب تھا۔ فرمایا میرا یہ فیصلہ ہے کہ جب امام کسی قوم کی امامت کرائے تو وہی ان کی طرف سے کافی ہے۔

(719)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اِنْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَأَةِ، فَقَالَ هَلْ قَرَءَ مَعِي اَحَدٌ مِنْكُمْ آنِفًا؟ قَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ اِنِّي اَقُولُ مَالِي اُنَازَعُ الْقُرْآنَ، فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَأَةِ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْقِرَأَةِ مِنَ الصَّلٰوةِ حِينَ سَمِعُوا ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِي وَاَبُو دَاؤُدَ وَالنَّسَائِي وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ [مسند احمد حدیث رقم: ٧٢٨٩، مؤطا مالک کتاب الصلوۃ باب ماجاء فی التامین خلف الامام حدیث رقم: ٤٤، ابو داؤد حدیث رقم: ٨٢٦، ترمذی حدیث رقم: ٣١٢، نسائی حدیث رقم: ٩١٩، ابن ماجۃ حدیث رقم: ٨٤٨]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز سے سلام پھیرا جس میں آپ ﷺ نے بلند

آواز سے قرأۃ فرمائی تھی۔ فرمایا: کیا تم لوگوں میں سے ابھی کسی نے میرے ساتھ قرأۃ کی تھی؟ ایک آدمی نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ۔ فرمایا: میں بھی کہوں مجھے کیا ہو گیا ہے کہ قرآن میں خلل پاتا ہوں۔ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو اس کے بعد جن نمازوں میں رسول اللہ ﷺ بلند آواز سے قرآن پڑھتے تھے لوگ ان میں قرأۃ سے باز آ گئے۔

(720)۔ وَعَنْهُ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم: ۶۰۴، نسائی حدیث رقم: ۹۲۲، ابن ماجة حدیث رقم: ۸۴۶، مسند احمد حدیث رقم: ۹۴۴۵، المصنف لابن ابی شیبة ۱/۴۱۴، سنن الدار قطنی حدیث رقم: ۱۲۲۹]۔ الحدیث صحیح و ابو خالد هذا هو سلیمان بن حیان الاحمر و هو من الثقات الذی احتج البخاری و مسلم بحدیثهم فی صحیحهما

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام اسی لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب قرأۃ کرے تو تم چپ رہو۔

(721)۔ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ وَاِذَا قَرَأَ الْاِمَامُ فَاَنْصِتُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ [مسلم حدیث رقم: ۹۰۵، ابن ماجة حدیث رقم: ۸۴۷، ابو داؤد حدیث رقم: ۹۷۳، نسائی حدیث رقم: ۸۳۰، ۱۱۷۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تعلیم دی فرمایا: جب تم نماز کے لیے اٹھو تو تم میں سے ایک آدمی تمہاری امامت کرے اور جب امام قرأۃ کرے تو تم چپ رہو۔

(722)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الْقَارِئُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقَالَ مَنْ خَلْفَهٗ اٰمِيْنَ فَوَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ اَهْلِ السَّمَآءِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۹۲۰]۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قاری نے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پڑھا اور اس کے پیچھے والوں نے آمین کہا اور اس کی دعا آسمان والوں کی دعا کے موافق ہو گئی تو اس کے پچھلے گناہ سارے معاف ہو گئے۔

(723)۔وَعَنْ اَبِی مُوسَی الْاَشْعَرِیِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوا وَاِذَا قَالَ غَیرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیهِمْ وَلَا الضَّالِّینَ فَقُولُوا آمِینَ رَوَاهُ مُسلِم: قَالَ الْاَحْنَافُ عَلَیهِمُ الرِّضْوَانُ وَفِیهِ دَلَالَةٌ عَلیٰ اَنَّ الْمَأمُومَ لَا یَقْرَئُ الْفَاتِحَةَ وَاِلَّا کَانَ الْاَنْسَبُ اَنْ یَقُولَ اِذَا قُلْتُمْ غَیرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیهِمْ وَلَا الضَّالِّینَ فَقُولُوا آمِینَ [مسلم حدیث رقم:۹۰۴ ، ابو داؤد حدیث رقم:۹۷۲ ، نسائی حدیث رقم:۸۳۰، ۱۰۶۴، ۱۱۷۲، ۱۲۸۰ ، مسند احمد حدیث رقم:۱۹۶۱۴، ۱۹۶۸۷]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہواور جب وہ کہے غَیرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیهِمْ وَلَا الضَّالِّینَ تو کہو آمین ۔احناف علیہم الرضوان فرماتے ہیں کہ اس میں دلالت ہے کہ امام کے پیچھے والا آدمی فاتحہ نہیں پڑھتا ورنہ زیادہ مناسب تھا کہ آپ ﷺ فرماتے جب تم لوگ غَیرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیهِمْ وَلَا الضَّالِّینَ پڑھو تو کہو آمِین۔

(724)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ صَلّیٰ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ ، فَقَالَ اَتَقْرَؤُنَ وَالْاِمَامُ یَقْرَئُ فَسَکَتُوا فَسَأَلَهُمْ ثَلٰثاً ، فَقَالُوا اِنَّا لَنَفْعَلُ ، قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا رَوَاهُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۵۹]۔رواتہ ثقات

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ پھر چہرۂ انور ہماری طرف کرلیا اور فرمایا: کیا تم لوگ اس وقت قرأۃ کرتے ہو جب امام پڑھ رہا ہوتا ہے؟ وہ سب خاموش ہو گئے۔آپ ﷺ نے ان سے تین مرتبہ پوچھا۔کہنے لگے ہم اسی طرح کرتے ہیں۔فرمایا: اس طرح مت کیا کرو۔

(725)۔وَعَنْ جَابِرِ بنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَن کَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَأَةُ الْاِمَامِ قِرَأَةٌ لَهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارُ قُطْنِی [ابن ماجة حدیث رقم:۸۵۰، ابن ابی شیبة ۱/۴۱۴ ، سنن الدار قطنی حدیث رقم:۱۲۳۹ ، السنن الکبریٰ للبیهقی ۲/۱۶۰، شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۵۹]۔الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جسکا امام ہو تو امام کا پڑھنا ہی مقتدی کا پڑھنا ہے۔

(726)۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلّیٰ خَلفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَأَةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَأَةٌ رَوَاهُ

مُحَمَّدوَ الْحَدِيثُ صَحِيْح [مؤطا محمد صفحة ٩٩]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو امام کی قرأۃ ہی اس کی قرأۃ ہے۔

(727)۔وَعَن اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ اِمَامٌ فَقِرَأَةُ الْاِمَامِ لَهُ قِرَأَةٌ رَوَاهُ الدَّارقُطْنِي [سنن الدار قطنی حدیث رقم: ١٢٥٠، رواه الدار قطنی عن جابر بن عبد اللہ، و ابن عمر، و ابو هريرة رضی اللہ عنہ، انظر الدار قطنی حدیث رقم: ١٢٢٠، ١٢٢١، ١٢٢٣، ١٢٢٥، ١٢٥٠]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا امام ہو تو امام کی قرأۃ ہی اس کی قرأۃ ہے۔اس طرح کے الفاظ مختلف کتابوں میں مختلف سندوں کے ساتھ موجود ہیں۔

(728)۔وَعَن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ اَمَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْعَصْرِ قَالَ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ، فَغَمَزَهُ الَّذِیْ يَلِيهِ، فَلَمَّا اَنْ صَلّٰى قَالَ لِمَ غَمَزْتَنِي؟ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُدَّامَكَ فَكَرِهْتُ اَنْ تَقْرَئَ خَلْفَهُ فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ اِمَامٌ فَاِنَّ قِرَأَتَهُ لَهُ قِرَأَةٌ رَوَاهُ مُحَمَّد وَ الدَّارقُطْنِي وَرَوَاهُ جَمَاعَةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ وَهُمْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ ابْنُ عُمَرَ وَ اَبُو سَعِيدِ الْخُدْرِی وَ اَبُوهُرَيرَةَ وَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ كَذَا فِي عُمْدَةِ الْقَارِی وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيهِم اَحَدٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَثَبَتَ الْاِجْمَاعُ [مؤطا محمد صفحة ١٠٠، سنن الدار قطنی حدیث رقم: ١٢٢٣، المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم: ٢٧٩٧، المصنف لابن ابی شيبة ١/٤١٢، السنن الكبرىٰ للبيهقی ٢/١٦٠]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيْح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن شداد بن ہاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی امامت کرائی۔ایک آدمی نے آپ ﷺ کے پیچھے قرأۃ کی۔اس کے ساتھ والے نے اسے اشارے سے روکا۔جب نماز پڑھ چکے تو اس نے کہا تم نے مجھے کہنی کیوں ماری تھی؟ اس نے کہا رسول اللہ ﷺ تیری امامت کررہے تھے۔میں نے تمہارا آپ ﷺ کے پیچھے پڑھنا غلط سمجھا۔اس گفتگو کو نبی کریم ﷺ نے سن لیا۔فرمایا جس کا امام ہو تو امام کی قرأۃ ہی اس کی قرأۃ ہے۔اس حدیث کو صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے اور باقیوں میں سے کسی نے اس پر اعتراض نہیں کیا۔لہٰذا اس پر

صحابہ کا اجماع ثابت ہو گیا۔

(729)۔وَعَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَرَضَهُ الَّذِی مَاتَ فِیهِ فَقَالَ مُرُوا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰہِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ حَصِرٌ، وَمَتٰى لَا يَرَاكَ يَبْكِی وَالنَّاسُ يَبْكُونَ، فَلَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ يُصَلِّی بِالنَّاسِ، فَخَرَجَ اَبُو بَكْرٍ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ، فَوَجَدَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مِنْ نَفْسِهٖ خِفَّةً، فَخَرَجَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِی الْاَرْضِ، فَلَمَّا رَآهُ النَّاسُ سَبَّحُوا بِاَبِی بَكْرٍ، فَذَهَبَ لِيَسْتَاْخِرَ، فَاَوْمٰى اِلَيْهِ النَّبِیُّ ﷺ اَیْ مَكَانَكَ فَجَآءَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِهٖ، وَقَامَ اَبُو بَكْرٍ، وَكَانَ اَبُو بَكْرٍ يَاْتَمُّ بِالنَّبِیِّ ﷺ وَالنَّاسُ يَاْتَمُّونَ بِاَبِی بَكْرٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَخَذَ رَسُولُ اللّٰہِ مِنَ الْقِرَاْةِ مِنْ حَيْثُ كَانَ بَلَغَ اَبُو بَكْرٍ قَالَ وَكِيعٌ وَكَذَا السُّنَّةُ قَالَ فَمَاتَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ فِی مَرَضِهٖ ذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:۱۲۳۵]۔اسنادہ قوی

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو وہ تکلیف ہوئی جس میں آپ ﷺ کا وصال ہو گیا تو فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکر نرم دل والے اور آپ ﷺ کے معاملے میں حساس آدمی ہیں۔ جب وہ آپ ﷺ کو نہیں دیکھیں گے تو روئیں گے اور لوگ بھی روئیں گے۔ بہتر ہے آپ حضرت عمر کو حکم دیں وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ اتنے میں حضرت ابوبکر نکل آئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی رسول اللہ ﷺ نے افاقہ محسوس فرمایا۔ آپ ﷺ دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر نکلے اور آپ ﷺ کے پاؤں مبارک زمین پر رگڑ کھا رہے تھے۔ جب لوگوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو ابوبکر کو تسبیح کہہ کر اشارہ دیا وہ پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر ہی رہو۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ان کی دائیں طرف بیٹھ گئے اور ابوبکر کھڑے ہو گئے۔ ابوبکر نبی کریم ﷺ کی امامت میں تھے اور لوگ ابوبکر کی امامت میں تھے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قرأۃ وہاں سے شروع فرمائی جہاں تک ابوبکر پہنچ چکے تھے۔ وکیع فرماتے ہیں کہ سنت اسی طرح ہے اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی اسی تکلیف میں وصال فرما گئے۔

(730)۔ وَعَنْ اَبِی بَکْرَةَ ؓ اَنَّهُ انْتَهٰی اِلَی النَّبِیِّ ﷺ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ اَنْ يَصِلَ اِلَی الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰی اِلَی الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصاً وَلَا تَعُدْ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۷۸۳، ابو داؤد حدیث رقم:۶۸۳، ۶۸۴، نسائی حدیث رقم:۸۷۱]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ مشکل سے پہنچے جب کہ آپ ﷺ رکوع میں جا چکے تھے۔ انہوں نے صف میں پہنچنے سے پہلے ہی رکوع کر دیا۔ پھر جھکے جھکے صف کی طرف چل پڑے۔ انہوں نے یہ بات نبی کریم ﷺ سے عرض کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تیرے شوق میں اضافہ فرمائے۔ آئندہ ایسا نہ کرنا۔

(731)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جِئْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ وَنَحْنُ سُجُودٌ فَاسْجُدُوا وَلَا تَعُدُّوهُ شَيْئاً، وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ اَبُو دَاؤد [ابو داؤد حدیث رقم:۸۹۳]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز کی طرف آؤ اور ہم سجدے میں ہوں تو سجدہ کرو اور اسے شمار میں مت لاؤ۔ جس نے ایک رکعت بھی پالی اس نے نماز پالی۔

(732)۔ وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ مَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ السَّجْدَةَ، وَمَنْ فَاتَهُ قِرَاءَةُ اُمِّ الْقُرْآنِ، فَقَدْ فَاتَهُ خَيْرٌ كَثِيْرٌ رَوَاهُ مَالِكٌ [مؤطا مالک کتاب وقوت الصلوٰۃ حدیث رقم:۱۸]۔ اسنادہ معزل، ذکرناہ تائیداً للاحادیث المرفوعة

ترجمہ: حضرت امام مالک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ان تک حدیث پہنچی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے رکوع پالیا اس نے رکعت پالی اور جس سے ام القرآن کی قراۃ (سورۃ فاتحہ کی قراۃ) چھوٹ گئی اس سے خیر کثیر چھوٹ گئی۔

(733)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ اِمَامٌ فَقِرَاءَتُهُ لَهُ قِرَاءَةٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِی [سنن الدار قطنی حدیث رقم:۱۲۲۵]۔ ضعیف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ جس کا امام ہو تو امام کا پڑھنا ہی

مقتدی کا پڑھنا ہے۔

(734)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی وَرَآئَ الْاِمَامِ کَفَاہُ قِرَأَۃُ الْاِمَامِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِی [السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۱۶۱]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: جس نے امام کے پیچھے نماز پڑھی، امام کی قرأت اس کے لیے کافی ہے۔

(735)۔وَعَنْ جَابِرٍ ﷛ قَالَ قَرَئَ رَجُلٌ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَنَھَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ رَوَاہُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِی مُسْنَدِہٖ [مسند امام اعظم صفحة ۶۱]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷛ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے قرأۃ کی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے منع فرمایا۔

(736)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تکفیک قِرَأَۃُ الْاِمَامِ خَافَتَ اَوْ جَھَرَ رَوَاہُ الدَّارقُطنِی [سنن الدار قطنی حدیث رقم:۱۲۳۸]۔اَسنَادُہٗ ضَعِیفٌ

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام کی قرأۃ تیرے لیے کافی ہے خواہ آہستہ ہو یا اونچی۔

(737)۔وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَاَبُو بَکْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ یَنْھَوْنَ عَنِ الْقِرَأَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ رَوَاہُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِی الْمُصَنَّفِ [المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:۲۸۱۰]۔ضعیف

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان امام کے پیچھے قرأۃ سے منع فرماتے تھے۔

(738)۔وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّہٗ سَئَلَ زَیْداً ﷛ عَنِ الْقِرَأَۃِ مَعَ الْاِمَامِ، فَقَالَ لَا قِرَأَۃَ مَعَ الْاِمَامِ فِی شَیْئٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ فِی بَابِ سُجُوْدِ التِّلَاوَۃِ [مسلم حدیث رقم:۱۲۹۸، نسائی حدیث رقم:۹۶۰]۔

ترجمہ: حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت زید ﷛ سے امام کے پیچھے قرأۃ کے بارے میں

پوچھا۔فرمایا امام کے ساتھ کسی لحاظ سے بھی قرأۃ کی ضرورت نہیں۔

(739)۔وَعَنْ عُبَيدِ اللّٰهِ بنِ مُقْسِمِ اَنَّهٗ سَئَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بنَ عُمَرَ وَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَ جَابِرَ بنَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالُوا لَا تَقْرَأُوا خَلفَ الْإِمَامِ فِي شَئٍ مِنَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۶۰]۔الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عبید اللہ بن مقسم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت زید بن ثابت اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: امام کے پیچھے کسی طرح کی نماز میں بھی قرأۃ مت کرو۔

(740)۔وَعَنِ الْمُخْتَارِ بنِ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ اَبِی لَيلٰی قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ مَن قَرَأَ خَلفَ الْإِمَامِ فَلَيسَ عَلَى الْفِطْرَةِ رَوَاهُ الطَّحَاوِی وَ الدَّارُ قُطْنِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۶۰، سنن الدار قطنی حدیث رقم: ۱۲۴۱، ۱۲۴۳، ۱۲۴۲، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵]۔ضعیف

ترجمہ: حضرت مختار بن عبداللہ بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے امام کے پیچھے قرأۃ کی وہ فطرت پر نہیں ہے۔

(741)۔وَعَنْ اَبِی جَمْرَةَ قَالَ قُلتُ لِابنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَقْرَأُ وَالْإِمَامُ بَيْنَ يَدَیَّ؟ فَقَالَ لَا رَوَاهُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۶۰]۔صحیح

ترجمہ: حضرت جمرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا، کیا میں قرأۃ کروں جب کہ امام میرے سامنے ہو۔فرمایا: نہیں۔

(742)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سُئِلَ هَلْ يَقْرَأُ اَحَدٌ مَعَ الْإِمَامِ، قَالَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ مَعَ الْاِمَامِ فَحَسْبُهٗ قِرَأَةُ الْإِمَامِ وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَأُ مَعَ الْإِمَامِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَعَنْهُ رِوَايَاتٌ كَثِيرَةٌ [مؤطا محمد صفحہ ۹۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جب پوچھا جاتا کہ آیا کوئی شخص امام کے ساتھ قرأۃ کرے؟ تو فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی امام کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کے لیے امام کی قرأۃ کافی ہے اور ابن عمر خود امام کے ساتھ

قرأۃ نہیں کرتے تھے۔

(743)۔وَعَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: تَكْفِيكَ قِرَأَةُ الْإِمَامِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي الْمُصَنَّفِ [المصنف لابن ابی شیبۃ ۱/۴۱۲]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرے لیے امام کی قرأت کافی ہے۔

(744)۔وَعَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ عَنِ الْقِرَأَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ، قَالَ انْصِتْ، فَإِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلاً سَيَكْفِيكَ ذَاكَ الْإِمَامُ رَوَاهُ مُحَمَّد وَرَوَى الطَّحَاوِي مِثْلَهُ وَهٰذَا سَنَدٌ جَيِّدٌ لَا كَلَامَ فِيهِ [مؤطا محمد صفحة ۱۰۰، ۹۹، المصنف لابن ابی شیبۃ ۱/۴۱۲، شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۶۰، المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم: ۲۸۰۳]۔

ترجمہ: حضرت ابووائل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے امام کے پیچھے قرأۃ کے بارے میں سوال کیا گیا۔فرمایا: چپ رہو۔نماز میں ایک خاص لگن ہوتی ہے۔اس میں تیرے لیے امام کافی ہے۔اس حدیث کی سند بڑی زبردست ہے اس میں کسی قسم کا کلام نہیں۔

(745)۔وَعَنْ عَلْقَمَةَ بِنِ قَيْسٍ قَالَ لَاَنْ اَعَضَّ عَلٰى جَمْرَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ رَوَاهُ مُحَمَّد [مؤطا محمد صفحة ۱۰۰]۔

ترجمہ: حضرت علقمہ بن قیس فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے قرأۃ کرنے کی بجائے آگ میں جل جانا مجھے زیادہ بہتر لگتا ہے۔

(746)۔وَعَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ رَجُلٌ اُتُّهِمَ رَوَاهُ مُحَمَّد [مؤطا امام محمد صفحة ۱۰۰]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ پہلا شخص جس نے امام کے پیچھے قرأۃ کی، بدنام شخص تھا۔

(747)۔وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ وَدِدْتُ اَنَّ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي فِيهِ جَمْرَةٌ رَوَاهُ مُحَمَّد [مؤطا محمد صفحة ۱۰۱]۔

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ جو شخص امام کے پیچھے قرأۃ کرے اس کے منہ میں آگ ڈال دی جائے۔

(748)۔وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَيْتَ فِي فَمِ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ حَجَرًا رَوَاهُ مُحَمَّدٌ [مؤطا محمد صفحة ۱۰۲]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن عجلان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کاش جو شخص امام کے پیچھے قرأۃ کرتا ہے اس کے منہ میں پتھر ہو۔

(749)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَيْتَ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ مُلِئَ فُوهُ تُرَابًا رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معاني الآثار للطحاوی ۱/۱۶۰]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کاش جو شخص امام کے پیچھے قرأۃ کرتا ہے اسکا منہ مٹی سے بھر دیا جائے۔

(750)۔وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ جَدِّهِ اَنَّهُ قَالَ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَا صَلٰوةَ لَهُ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ [مؤطا محمد صفحة ۱۰۲، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم: ۲۸۰۲، والآثار مثل هؤلاء كثيرة في ابن ابي شيبة ۱/۴۱۲ الى ۴۱۵ وعبد الرزاق حديث رقم: ۲۷۹۷ الى ۲۸۲۰ لا يمكن ان يكون كذباً]۔

وَمَنِ احْتَجَّ بِلَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ، قُلْنَا زَادَ مُسْلِم: فَصَاعِداً وَكَذَا فِي النَّسَائِي وَزَادَ اَبُو دَاؤدَ وَمَا تَيَسَّرَ وَاَيْضاً فَمَا زَادَ [مسلم حديث رقم: ۸۷۷، ابو داؤد حديث رقم: ۸۱۸، ۸۱۹، نسائی حديث رقم: ۹۱۱، مسند احمد حديث رقم: ۲۲۸۱۶، صحيح ابن حبان حديث رقم: ۱۷۸۶]۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن محمد بن زید نے حضرت موسیٰ بن سعد بن زید بن ثابت سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: جس نے امام کے پیچھے قرأۃ کی اس کی کوئی نماز نہیں۔ اسی حدیث کو عبدالرزاق نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے۔

جو شخص لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ والی حدیث سے استدلال کرے تو ہم جواب دیں گے کہ امام مسلم نے اس کے آگے فَصَاعِداً کا اضافہ کیا ہے۔ اسی طرح نسائی اور ابی عوانہ میں بھی ہے اور امام ابوداؤد نے وَمَا

تَیَسَّرَ کا اضافہ کیا ہے اور فَمَازَادَ کا اضافہ بھی کیا ہے۔

اَلتَّامِینُ بِالسِّرِّ

آمین آہستہ کہنی چاہیے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اُدۡعُوۡا رَبَّکُمۡ تَضَرُّعًا وَّ خُفۡیَۃً [الاعراف:۵۵] وقال عطاء اٰمین دعاء

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے رب کو عاجزی کے ساتھ اور آہستہ پکارو۔ حضرت عطاء تابعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آمین دعا ہے۔

(751)۔عَنۡ اَبِی هُرَیۡرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الۡاِمَامُ غَیرِ الۡمَغۡضُوبِ عَلَیهِم وَلَا الضَّالِّیۡنَ فَقُولُوا اٰمِینِ، فَاِنَّهٗ مَنۡ وَافَقَ قَولُهٗ قَولَ الۡمَلَائِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡبِهٖ رَوَاهُ مُسۡلِم وَالۡبُخَارِی وَاللَّفۡظُ لِلۡبُخَارِی [مسلم حديث رقم:٩٢٠، بخاری حديث رقم:٧٨٢، ابو داؤد حديث رقم:٩٣٥، ترمذی حديث رقم:٢٥٠، نسائی حديث رقم:٩٢٧، ابن ماجة حديث رقم:٨٥١، ٨٥٢، سنن الدارمی حديث رقم:١٢٤٧، ابن حبان حديث رقم:١٨٥٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام غَیرِ الۡمَغۡضُوبِ عَلَیۡهِمۡ وَلَا الضَّالِّیۡنَ کہے تو کہو آمین۔ بے شک جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوگیا اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیے گئے۔

(752)۔وَعَنۡ اَبِی هُرَیۡرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ تَرَکَ النَّاسُ التَّامِینَ وَکَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَالَ غَیرِ الۡمَغۡضُوبِ عَلَیهِم وَلَا الضَّالِّیۡنَ قَالَ اٰمِینَ حَتّٰی یَسۡمَعَ اَهۡلُ الصَّفِّ الۡاَوَّلِ فَیَرۡتَجُّ بِهَا الۡمَسۡجِدُ رَوَاهُ ابۡنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٨٥٣]۔اِسنَادُهٗ ضَعِیف

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے آمین کہنا چھوڑ دیا ہے اور رسول اللہ ﷺ جب غَیرِ الۡمَغۡضُوبِ عَلَیۡهِمۡ وَلَا الضَّالِّیۡنَ پڑھتے تو فرماتے تھے آمین حتیٰ کہ اسے پہلی صف والے سنتے تھے پھر اس سے مسجد گونج اٹھتی تھی۔

(753)۔وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجرٍ عَنْ اَبِیهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَرَأَ غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیهِم وَلَا الضَّالِّینَ فَقَالَ آمِینَ وَخَفِضَ بِهَا صَوتَهٗ رَوَاهُ التِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم:۲۴۸، ابو داؤد حدیث رقم:۹۳۲، مسند احمد حدیث رقم:۱۸۸۶۶]۔ مر تخریجه

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے غَیرِ الْمَغضُوبِ عَلَیهِمْ وَلَا الضَّالِّین پڑھا اور اپنی آواز کو پست رکھا۔

(754)۔وَعَنهُ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ ﷺ فَلَمَّا بَلَغَ غَیرِ الْمَغضُوبِ عَلَیهِمْ وَلَا الضَّالِّینَ قَالَ آمِینَ وَاَخفیٰ بِهَا صَوتَهٗ رَوَاهُ اَحمَدُ وَاَبُو دَاوُد الطِّیَالَسِی وَالتِّرمَذِی وَالدَّارقُطنِی وَاِسنَادُهٗ صَحِیح وَفِی مَتنِهٖ اِضطِرَابٌ [مسند احمد حدیث رقم:۱۸۸۷۸، مسند ابو داؤد الطیالسی حدیث رقم:۱۱۱۷، ترمذی حدیث رقم:۲۴۸، سنن الدار قطنی حدیث رقم:۱۲۵۶، ابن ماجة حدیث رقم:۸۵۵]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب غَیرِ الْمَغضُوبِ عَلَیهِمْ وَلَا الضَّالِّین پر پہنچے تو فرمایا آمین اور اپنی آواز کو مخفی رکھا۔

(755)۔وَعَنهُ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ عُمَرُ وَعَلِیٌّ لَا یَجهَرَانِ بِبِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِالتَّامِینِ رَوَاهُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۵۰]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ فرمایا: حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اونچا نہیں پڑھتے تھے، نہ ہی اعوذ باللہ اور نہ ہی آمین۔

(756)۔وَعَنِ الْحَسَنِ عَلَیهِ الرَّحمَهُ اَنَّ سَمُرَةَ بنَ جُندُبٍ رضی اللہ عنہ وَعِمرَانَ ابنَ حُصَینٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا تَذَاکَرَا فَحَدَّثَ سَمُرَةُ بنُ جُندُبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ حَفِظَ عَن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَکتَتَینِ، سَکتَةً اِذَا کَبَّرَ وَسَکتَةً اِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاۃِ غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیهِم وَلَا الضَّالِّینَ فَحَفِظَ ذٰلِکَ سَمُرَةُ وَاَنکَرَ عَلَیهِ عِمرَانُ بنُ حُصَینٍ فَکَتَبَا فِی ذٰلِکَ اِلیٰ اُبَیِّ بنِ کَعبٍ رضی اللہ عنہ فَکَانَ فِی کِتَابِهٖ اِلَیهِمَا اَنَّ سَمُرَةَ قَد حَفِظَ رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَاِسنَادُهٗ صَالِحٌ [ابو داؤد حدیث رقم: ۷۷۹، ترمذی حدیث رقم: ۲۵۱،

ابن ماجة حديث رقم: ۸۴۴]۔

ترجمہ: حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت سمرہ بن جندب اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے آپس میں گفتگو فرمائی۔ حضرت سمرہ بن جندب نے حدیث بیان فرمائی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دو سکتے یاد رکھے ہیں۔ ایک سکتہ اس وقت جب آپ ﷺ نے تکبیر فرمائی اور ایک سکتہ اس وقت جب آپ ﷺ غَیرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْن پڑھنے سے فارغ ہو گئے۔ اس بات کو حضرت سمرہ نے یاد کرلیا۔ حضرت عمران بن حصین نے اس کا انکار کیا۔ آپ دونوں نے یہ مسئلہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھیجا۔ ان کے جواب میں لکھا تھا کہ سمرہ نے بات کو یاد رکھا ہے۔

تَرْکُ رَفْعِ الْیَدَیْنِ

رفع یدین ترک کر دیا گیا ہے

(کَانَ الْعَمَلُ الْکَثِیْرُ وَالْاِلْتِفَاتُ وَرَفْعُ الْیُدَیْنِ عِندَ کُلِّ خَفْضٍ وَرَفعٍ مَشْرُوعاً فِی اِبْتِدَآءِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُسِخَ بِالتَّدرِیْجِ)

(ابتدائے اسلام میں عملِ کثیر، ادھر ادھر پھرنا اور اوپر نیچے ہوتے وقت ہر بار رفع یدین کرنا مشروع تھا پھر آہستہ آہستہ یہ سب کچھ منسوخ ہوا)۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کُفُّوْا اَیْدِیَکُمْ وَاَقِیْمُو الصَّلٰوۃَ [النساء:۷۷] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے ہاتھوں کو روکو اور نماز قائم کرو۔ وَقَالَ وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ [البقرۃ:۲۳۸] اور فرمایا: اللہ کے لیے ادب سے کھڑے رہو۔

(757)۔ عَنْ مَالِکِ بْنِ الْحَوَیرِثِ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ ﷺ رَفَعَ یَدَیْہِ فِی صَلٰوتِہٖ اِذَا رَکَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوعِ وَاِذَا سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ السُّجُودِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَیْهِ

رَوَاہُ النَّسَائِی [سنن النسائی حدیث رقم: ۸۸۰، ۸۸۱]۔ اِسنَادُہٗ صَحِیح

ترجمہ: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے اپنی نماز میں

جب رکوع فرمایا اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھایا، جب سجدہ کیا اور جب اپنا سر سجدے سے اٹھایا تو رفع یدین کیا۔ حتیٰ کہ آپ کے دونوں ہاتھ کانوں کی لو کے برابر ہو گئے۔

(758)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ٨٦٥]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین فرماتے تھے۔

(759)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا سَجَدَ رَوَاهُ الْبُخَارِي فِي جُزْئِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ [جزء رفع يدين حديث رقم: ٨٢]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رکوع کرتے اور سجدہ کرتے تو رفع یدین کرتے تھے۔

(760)۔وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ ﷺ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ ﷺ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ٧٣٩، ابو داؤد حدیث رقم: ٧٤١]۔

ترجمہ: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ ابن عمر ﷺ جب نماز میں داخل ہوتے تو تکبیر کہتے اور رفع یدین کرتے تھے اور جب رکوع کرتے تو رفع یدین کرتے تھے اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو رفع یدین کرتے تھے اور جب دو رکعتوں سے اٹھتے تو رفع یدین کرتے تھے۔ یہ طریقہ حضرت ابن عمر ﷺ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے بیان فرمایا۔

(761)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي وَفِيهِ اِضْطِرَابٌ كَمَا يَجْرِي بَيَانُهُ [مسلم حديث رقم: ٨٦٢، بخاری حديث رقم: ٧٣٦، نسائی حديث رقم: ٨٧٦]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے تھے اور جب رکوع کے بعد تکبیر فرماتے اور جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تھے۔

اس حدیث میں اضطراب ہے جیسا کہ اس کا بیان ابھی جاری ہے۔

(762)۔وَعَن ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ اَيضاً وَ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَكَانَ لَا يَفعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِي فِي جُزْءِ رَفْعِ الْيَدَينِ اِلٰى قَولِهِ مِنَ الرُّكُوعِ [مؤطا مالک کتاب الصلوٰۃ باب افتتاح الصلوٰۃ حدیث رقم: ۱۶، بخاری حدیث رقم: ۷۳۵، مسلم حدیث رقم: ۸۶۲، سنن النسائی حدیث رقم: ۸۷۸، جزء رفع یدین حدیث رقم: ۵۲، ۵۳]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کا افتتاح فرماتے تو اپنے ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تو پھر بھی اسی طرح ہاتھ اٹھاتے اور پڑھتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد اور سجدوں میں یہ عمل نہیں کرتے تھے۔

(763)۔وَعَن مُجَاهِدٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلفَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَكُنْ يَرفَعُ يَدَيهِ اِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولٰى مِنَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الطَّحَاوِي وَمِثْلُهُ فِي الْمُصَنَّفِ لِابْنِ اَبِي شَيْبَةَ وَرَوَاهُ الْبُخَارِي فِي جُزْءِ رَفْعِ الْيَدَينِ [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۶۳، ابن ابی شیبۃ ۱/۲۶۸، جزء رفع یدین حدیث رقم: ۱۶، ۱۰۲]۔وَقَالَ الطَّحَاوِي فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ رَأَ النَّبِيَّ ﷺ يَرفَعُ ثُمَّ قَد تَرَكَ هُوَ الرَّفْعَ بَعدَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا يَكُونُ ذٰلِكَ اِلَّا وَ قَدْ ثَبَتَ عِنْدَهُ نَسْخُ مَا قَدْ رَأَ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَهُ وَقَامَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ

ترجمہ: حضرت مجاہد تابعی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی۔ تو وہ اپنے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے سوائے نماز کی پہلی تکبیر کے۔ امام طحاوی فرماتے ہیں کہ یہی ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کو رفع یدین کرتے دیکھا۔ پھر انہوں نے نبی کریم ﷺ کے بعد رفع یدین ترک کر دیا۔ یہ اس وقت تک ناممکن ہے جب تک ان پر نبی کریم ﷺ کے آنکھوں دیکھے عمل کا نسخ ثابت نہ ہوا ہو اور ان پر اس کے بارے میں حجت قائم نہ ہوئی ہو۔

(764)۔وَعَنْ عَلقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ ﷺ اَلَا اُصَلِّی بِکُمْ صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ؟ فَصَلّٰی فَلَمْ يَرفَعْ يَدَيهِ اِلَّا فِی اَوَّلِ مَرَّةٍ رَوَاهُ التِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم:۲۵۷ ، ابو داؤد حدیث رقم:۷۴۸ ، نسائی حدیث رقم:۱۰۲۶ ، ۱۰۵۸ ، جزء رفع الیدین حدیث رقم:۳۲ ، مسند احمد حدیث رقم:۴۲۱۰]۔قَالَ التِّرمَذِیُ حَدِيثُ ابنِ مَسعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَبِه يَقُولُ غَيرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهلِ الْعِلمِ مِنْ اَصحَابِ النَّبِیِّ ﷺ وَالتَّابِعِينَ وَهُوَ قَولُ سفيَانَ وَاَهلِ الْكُوفَةِ

ترجمہ: حضرت علقمہ ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر دکھاؤں؟ انہوں نے نماز پڑھی اور اپنے ہاتھوں کو نہیں اٹھایا سوائے نماز کے آغاز کے۔امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔نبی کریم ﷺ کے متعدد اہل علم صحابہ کا یہی قول ہے، اور یہی قول سفیان اور اہل کوفہ کا بھی ہے۔

(765)۔وَعَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ رَأَيتُ النَّبِیَّ ﷺ يَرفَعُ يَدَيهِ اِذَا كَبَّرَ ثُمَّ لَمْ يَرفَعْ رَوَاهُ الْبُخَارِی فِی جُزْئِ رَفعِ الْيَدَينِ [جزء رفع یدین حدیث رقم:۳۶ ، ابو داؤد حدیث رقم:۷۴۹ بلفظ ثم لا یعود]۔وشدابو داؤد دباباً: من لم يذكر الرفع عندالركوع فذكر فيه خمسة احاديث فی عدم الرفع

ترجمہ: حضرت براء ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے دیکھا ہے پھر آپ ﷺ نے ہاتھ نہیں اٹھائے۔

(766)۔وَعَنْ جَابِرِ بنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ خَرَجَ عَلَينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَالِی اَرَاكُمْ رَافِعِی اَيدِيكُمْ كَاَنَّهَا اَذنَابُ خَيلٍ شُمُسٍ، اُسكُنُوا فِی الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حدیث رقم:۹۶۸]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکلے اور فرمایا: میں کیا دیکھ رہا ہوں، تم لوگ اپنے ہاتھ اس طرح اٹھا رہے ہو جیسے بنو شمس کے گھوڑے دم ہلاتے ہیں۔نماز میں سکون سے رہا کرو۔

(767)۔وَعَنْ حُصَينِ بنِ عَبدِ الرَّحمٰنِ قَالَ دَخَلتُ اَنَا وَعَمرُو بنُ مُرَّةَ عَلٰی اِبرَاهِيمَ النَّخعِی قَالَ عَمرُو حَدَّثَنِی عَلقَمَةُ بنُ وَائِلِ الحَضرَمِی عَن اَبِيهِ اَنَّهُ صَلّٰی مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَرَآهُ يَرفَعُ يَدَيهِ اِذَا كَبَّرَ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ ، قَالَ اِبرَاهِيمُ مَا اَدرِی لَعَلَّهُ لَم يَرَ النَّبِیَّ ﷺ يُصَلِّی اِلَّا

ذٰلِکَ الْیَومَ فَحَفِظَ ھٰذَا مِنْہُ وَلَمْ یَحْفَظْہُ ابْنُ مَسْعُودٍ وَ اَصْحَابُہٗ، مَا سَمِعْتُہٗ مِنْ اَحَدٍ مِنْھُمْ، اِنَّمَا کَانُوا یَرْفَعُونَ اَیْدِیَھُمْ فِی بَدْئِ الصَّلٰوۃِ حِینَ یُکَبِّرُونَ رَوَاہُ مُحَمَّد [مؤطا امام محمد صفحة ۹۲،۹۳]۔

ترجمہ: حضرت حصین بن عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ میں اور عمرو بن مرہ، ابراہیم نخعی کے پاس گئے۔ عمرو نے کہا مجھے علقمہ بن وائل حضرمی نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے بتایا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ تو انہیں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا جب تکبیر کہی اور جب رکوع کیا اور جب رکوع سے اٹھے۔ ابراہیم نے فرمایا: میرا خیال ہے شاید انہوں نے نبی کریم ﷺ کو صرف اسی دن نماز پڑھتے دیکھا ہے اور اس بات کو یاد کرلیا ہے اور اسے ابن مسعود اور ان کے ساتھیوں نے یاد نہیں رکھا۔ میں نے ان حضرات میں سے کسی ایک سے بھی یہ بات نہیں سنی۔ یہ سب کے سب نماز کی ابتداء میں رفع یدین کرتے تھے جب تکبیر کہتے تھے۔

(768)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حَضْرَمَوْتَ فَاِذَا عَلْقَمَۃُ بْنُ وَائِلٍ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ قَبْلَ الرُّکُوعِ وَبَعْدَہٗ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِاِبْرَاھِیمَ فَغَضِبَ وَقَالَ رَآہُ ھُوَ وَلَمْ یَرَہُ ابْنُ مَسْعُودٍ وَلَا اَصْحَابُہٗ رَوَاہُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۶۳]۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں کہ میں حضرموت کی مسجد میں داخل ہوا، آگے حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرکے بیان کررہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ رکوع سے پہلے اور بعد رفع یدین فرماتے تھے۔ میں نے یہ بات ابراہیم کو بتائی۔ وہ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا اس نے حضور ﷺ کو دیکھا ہے اور ابن مسعود نے نہیں دیکھا اور نہ ہی ان کے ساتھیوں نے دیکھا ہے؟

(769)۔ وَعَنِ الْمُغِیرَۃِ قَالَ قُلْتُ لِاِبْرَاھِیمَ حَدِیثَ وَائِلٍ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ ﷺ یَرْفَعُ یَدَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ وَاِذَا رَکَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوعِ، فَقَالَ اِنْ کَانَ وَائِلٌ رَآہُ مَرَّۃً یَفْعَلُ ذٰلِکَ فَقَدْ رَآہُ عَبْدُ اللّٰہِ خَمْسِینَ مَرَّۃً لَا یَفْعَلُ ذٰلِکَ رَوَاہُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۶۲]۔

ترجمہ: حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم کے سامنے حضرت وائل کی حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی

کریم ﷺ کونماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے دیکھا۔ انہوں نے فرمایا اگر وائل نے آپ ﷺ کو ایک مرتبہ ایسا کرتے دیکھا ہے تو عبداللہ بن مسعود نے آپ کو پچاس مرتبہ ایسا نہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(770)۔وَعَنْ اَبِی حَنِیفَةَ عَنْ حَمّادٍ عَنْ اِبرَاهِیمَ اَنَّهُ قَالَ فِی وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَعرَابِیٌّ لَمْ یُصَلِّ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ صَلٰوةً قَبلَهَا قَطُّ، اَهُوَ اَعْلَمُ اَمْ عَبْدُ اللّٰهِ وَاَصْحَابُهُ؟ حَفِظَ وَلَمْ یَحفَظُوا یَعنِی رَفْعَ الْیَدَینِ، وَفِی رِوَایَةٍ ذُکِرَ عِنْدَهُ حَدِیثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهُ رَاَی النَّبِیَّ ﷺ رَفَعَ یَدَیهِ عِندَ الرُّکُوعِ وَعِندَ السُّجُودِ، فَقَالَ هُوَ اَعرَابِیٌّ لَا یَعرِفُ الْاِسْلَامَ، لَمْ یُصَلِّ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ اِلَّا صَلٰوةً وَاحِدَةً، وَقَد حَدَّثَنِی مَنْ لَا اُحصِی عَنْ عَبدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ اَنَّهُ رَفَعَ یَدَیهِ فِی بَدئِ الصَّلٰوةِ فَقَطُ وَحَکَاهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَعَبدُ اللّٰهِ عَالِمٌ بِشَرَائِعِ الْاِسْلَامِ وَحُدُودِهٖ مُتَفَقِّدٌ لِاَحْوَالِ النَّبِیِّ ﷺ مُلَازِمٌ لَهُ فِی اِقَامَتِهٖ وَاَسفَارِهٖ، وَقَد صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ ﷺ مَالَا یُحصٰی رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِی مُسْنَدِهٖ [مسند امام اعظم صفحہ ۴۷]۔

ترجمہ: حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ نے حماد سے انہوں نے ابراہیم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے حضرت وائل کے بارے میں فرمایا، دیہاتی ہیں۔ انہوں نے اس سے پہلے کبھی بھی نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ کیا وہ زیادہ علم والے ہیں یا عبداللہ بن مسعود اور ان کے ساتھی؟ اس ایک نے یاد کرلیا اور ان سب نے یاد نہیں کیا؟ یعنی رفع یدین۔

ایک روایت میں ہے کہ ان کے سامنے وائل بن حجر والی حدیث بیان کی گئی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو رکوع اور سجدے کے وقت رفع یدین کرتے دیکھا ہے۔ تو فرمایا وہ دیہاتی ہیں۔ اسلام کو اچھی طرح نہیں سمجھتے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ صرف ایک نماز پڑھی ہے۔ جب کہ مجھے لاتعداد لوگوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہوئے بتایا ہے کہ انہوں نے صرف نماز کے شروع میں رفع یدین فرمایا اور اس عمل کو نبی کریم ﷺ سے نقل فرمایا اور عبداللہ بن مسعود اسلامی تعلیمات اور حدود کے عالم ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے حالات کی جستجو میں رہتے تھے۔

ہروقت آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ رہتے تھے آپ ﷺ کی امامت میں بھی اور سفروں میں بھی اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ اتنی نمازیں پڑھی ہیں جن کا میرے پاس کوئی شمار نہیں۔

(771)۔وَعَن مُحَمَّدِ بنِ عَمرِو بنِ عَطَآء اَنَّهٗ کَانَ جَالِساً مَعَ نَفرٍ مِن اَصحَابِ النَّبِیِّ ﷺ فَذَکَرنَا صَلوٰةَ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ اَبُو حُمَیدِ السَّاعِدِی ، اَنَا کُنتُ اَحفَظُکُم لِصَلوٰةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَأَیتُهٗ اِذَا کَبَّرَ جَعَلَ یَدَیهِ حَذوَ مَنکِبَیهِ ، وَاِذَا رَکَعَ اَمکَنَ یَدَیهِ مِن رُکبَتَیهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهرَهٗ ، فَاِذَا رَفَعَ رَأسَهٗ استَوٰی حَتّٰی یَعُودَ کُلُّ فَقَارٍ مَکَانَهٗ ، وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ یَدَیهِ غَیرَ مُفتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاستَقبَلَ بِاَطرَافِ اَصَابِعِ رِجلَیهِ القِبلَةَ ، فَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّکعَتَینِ جَلَسَ عَلٰی رِجلِهِ الیُسرٰی وَنَصَبَ الیُمنٰی ، فَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّکعَةِ الاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجلَهُ الیُسرٰی وَنَصَبَ الاُخرٰی وَقَعَدَ عَلٰی مَقعَدَتِهٖ رَوَاهُ البُخَارِی وَلَم یَذکُر رَفعَ الیَدَینِ اِلَّا فِی اَوَّلِ مَرَّةٍ [بخاری حدیث رقم:۸۲۸، ابو داؤد حدیث رقم:۹۶۳، ۹۶۴]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن عمرو بن عطاء روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی نفری میں بیٹھے ہوئے تھے۔ہم نے نبی کریم ﷺ کی نماز کا ذکر چھیڑا۔حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کو جانتا ہوں۔میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ جب تکبیر فرمائی تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھائے اور جب رکوع فرمایا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر جمائے پھر اپنی پشت مبارک کو برابر کر دیا۔پھر جب اپنا سر مبارک اٹھایا تو بالکل سیدھے ہو گئے حتیٰ کہ تمام جوڑ اپنی اپنی جگہ پر آ گئے اور جب سجدہ فرمایا تو اپنے ہاتھ نہ تو پھیلا کر رکھے اور نہ ہی انہیں بند کیا اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف فرمایا۔جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دوسرے کو کھڑا کر لیا اور اپنے مقعد پر تشریف فرما ہوئے۔

(772)۔وَعَن سُفیَانَ ابنِ عُیَینَةَ قَالَ اِجتَمَعَ اَبُو حَنِیفَةَ وَالاَوزَاعِی فِی دَارِ الحَنَاطِینَ بِمَکَّةَ ، فَقَالَ الاَوزَاعِی لِاَبِی حَنِیفَةَ ، مَابَالُکُم لَاتَرفَعُونَ اَیدِیکُم فِی الصَّلوٰةِ عِندَ الرُّکُوعِ وَعِندَ الرَّفعِ مِنهُ ، فَقَالَ اَبُو حَنِیفَةَ لِاَجلِ اَنَّهٗ لَم یَصِحَّ عَن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِیهِ شَیءٌ ، قَالَ کَیفَ لَا

يَصِحُّ وَقَد حَدَّثَنِي الزُّهرِي عَن سَالِم عَن اَبِيهِ عَن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ اِذَا افتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَعِندَ الرُّكُوعِ وَعِندَ الرَّفعِ مِنهُ ، فَقَالَ لَهُ اَبُو حَنِيفَةَ وَحَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَن اِبرَاهِيمَ عَن عَلقَمَةَ وَالْاَسوَدَ عَنِ ابنِ مَسعُودٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَرفَعُ يَدَيهِ اِلَّا عِندَ افتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَلَا يَعُودُ لِشَيءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ الْاَوزَاعِي اُحَدِّثُكَ عَنِ الزُّهرِي عَن سَالِم عَن اَبِيهِ وَتَقُولُ حَدَّثَنِي حَمَّادٌ عَن اِبرَاهِيم، فَقَالَ لَهُ اَبُو حَنِيفَةَ كَانَ حَمَّادٌ اَفقَهَ مِنَ الزُّهرِي وَكَانَ اِبرَاهِيمُ اَفقَهَ مِن سَالِمٍ وَعَلقَمَةُ لَيسَ بِدُونِ ابنِ عُمَرَ فِي الْفِقهِ وَاِنْ كَانَتْ لِابنِ عُمَرَ صُحبَةٌ وَلَهُ فَضلُ صُحبَةٍ فَالْاَسوَدُ لَهُ فَضلٌ كَثِيرٌ وَعَبدُ اللّٰهِ هُوَ عَبدُ اللّٰهِ فَسَكَتَ الْاَوزَاعِي كَذَا فِي مُسنَدِ الْاِمَامِ الْاَعظَم [مسند امام اعظم صفحة ۵۰، جامع المسانيد ۱/۳۵۲]۔

ترجمہ: حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ اور امام اوزاعی مکہ میں دارالحناطین میں اکٹھے ہوگئے۔ امام اوزاعی نے امام ابوحنیفہ سے کہا تم لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ نماز میں رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین نہیں کرتے ہو؟ امام ابوحنیفہ نے فرمایا: اس لیے کہ اسکے بارے میں کوئی صحیح حدیث نبی کریم ﷺ کی طرف سے نہیں پہنچی۔ انہوں نے کہا صحیح کیسے نہیں؟ مجھے زہری نے سالم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ آپ ﷺ نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین فرماتے تھے۔ امام ابوحنیفہ نے ان سے فرمایا: مجھے حماد نے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے اور اسود سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ افتتاح کے علاوہ رفع یدین نہیں فرماتے تھے اور رفع یدین کا اعادہ نہیں کرتے تھے۔ امام اوزاعی نے کہا میں آپ سے زہری، سالم اور ان کے والد سے روایت کر کے سنا رہا ہوں اور آپ کہتے ہیں مجھے حماد اور ابراہیم نے بتایا ہے۔ امام ابوحنیفہ نے ان سے فرمایا: حماد، زہری سے زیادہ فقیہ تھے اور ابراہیم، سالم سے زیادہ فقیہ تھے۔ اور علقمہ، ابن عمر سے فقہ میں کم نہیں اگرچہ ابن عمر صحابی ہیں اور ان کے پاس صحابیت کا شرف موجود ہے اور اسود بھی بڑی فضیلت والے ہیں اور حضرت عبداللہ تو عبداللہ ہیں۔ یہ سن کر امام اوزاعی خاموش ہوگئے (علیہم الرحمۃ والرضوان)۔

(773)۔وَعَن عَلقَمَةَ عَن عَبدِ اللّٰہِ بنِ مَسعُودٍ قَالَ صَلَّيتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ وَاَبِی بَکرٍ وَعُمَرَ فَلَمْ یَرفَعُوا اَیدِیَهُمْ اِلَّا عِندَ اِستِفتَاحِ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الدَّارقُطنِی وَ ابنُ عَدِیّ [سنن الدار قطنی حدیث رقم: ۱۱۲۰، ابن عدی ۱۵۲/۶، بخاری فی جزء رفع الیدین حدیث رقم: ۳۵]۔ اسنادہٗ ضَعِیفٌ

ترجمہ: حضرت علقمہ نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے کہ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ، ابو بکر اور عمر کے ساتھ نماز پڑھی۔ وہ اپنے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے سوائے نماز کے افتتاح کے۔

(774)۔وَعَن عَبدِ العَزِیزِ بنِ حَکِیم قَالَ رَأَیتُ بنَ عُمَرَ یَرفَعُ یَدَیهِ حِذَآءَ اُذُنَیهِ فِی اَوَّلِ تَکبِیرِ اِفتِتَاحِ الصَّلٰوةِ، وَلَم یَرفَعُهُمَا فِیمَا سِوٰی ذٰلِکَ رَوَاهُ مُحَمَّد [مؤطا محمد صفحة ۹۳، ۹۴]۔

ترجمہ: حضرت عبدالعزیز بن حکیم فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر کو نماز کے افتتاح والی پہلی تکبیر میں کانوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا اور اس کے علاوہ آپ نے کبھی ہاتھ نہیں اٹھائے۔

(775)۔وَعَن اِبرَاهِیمَ عَنِ الاَسوَدَ قَالَ رَأَیتُ عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ رضی اللہ عنہ یَرفَعُ یَدَیهِ فِی اَوَّلِ مَرَّةٍ ثُمَّ لَا یَعُودُ رَوَاهُ الطَّحَاوِی وَقَالَ هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحٌ [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱۶۴/۱]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم نے حضرت اسود سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میں نے عمر بن خطاب کو پہلی مرتبہ ہاتھ اٹھاتے دیکھا ہے پھر دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

(776)۔وَعَن عَاصِمِ بنِ کُلَیبِ الجَرمِیِّ عَن اَبِیهِ وَکَانَ مِن اَصحَابِ عَلِیٍّ اَنَّ عَلِیَّ بنَ اَبِی طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجهَهُ الکَرِیمَ کَانَ یَرفَعُ یَدَیهِ فِی التَّکبِیرَةِ الاُولٰی الَّتِی یُفتَتَحُ بِهَا الصَّلٰوةُ، ثُمَّ لَا یَرفَعُهُمَا فِی شَیءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَالطَّحَاوِی وَابنُ اَبِی شَیبَةَ [مؤطا امام محمد صفحة ۹۴، شرح معانی الآثار للطحاوی ۱۶۳/۱، المصنف لابن ابی شیبة ۲۶۷/۱]۔

ترجمہ: حضرت سالم بن کلیب جرمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں سے تھے کہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم تکبیر اولیٰ میں رفع یدین فرماتے تھے جس سے نماز کا آغاز کیا جاتا ہے پھر پوری نماز میں رفع یدین نہیں فرماتے تھے۔

(777)۔وَعَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ اِلَّا فِي الْاِفْتِتَاحِ رَوَاهُ الطَّحَاوِي[شرح معانی الآثار للطحاوی ۱۶۴/۱، المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:۲۵۳۳، المصنف لابن ابی شیبۃ ۲۶۷/۱]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نماز کے افتتاح کے علاوہ کہیں بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

(778)۔وَعَنْهُ قَالَ لَا تَرْفَعْ يَدَيْكَ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الْاُولٰى رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي الْمُوَطَّا وَ كِتَابِ الْآثَارِ وَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَفِي ذٰلِكَ آثَارٌ كَثِيرَةٌ[مؤطا امام محمد صفحہ ۹۲، کتاب الآثار حدیث رقم:۷۳، المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:۲۵۳۵، المصنف لابن ابی شیبۃ ۲۶۷/۱، جامع المسانید ۳۵۳/۱]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ فرمایا: پہلی تکبیر کے بعد پوری نماز میں کہیں بھی ہاتھ مت اٹھانا۔امام محمد فرماتے ہیں کہ اس موضوع پر کثرت سے آثار موجود ہیں۔

اِسْتِحْبَابُ الذِّكْرِ بِالْجَهْرِ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ

فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کا مستحب ہونا

(779)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوا بِذٰلِكَ اِذَا سَمِعْتُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي[مسلم حدیث رقم:۱۳۱۸، بخاری حدیث رقم:۸۴۱، ابو داؤد حدیث رقم:۱۰۰۳]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک فرض نماز کا سلام پھیرتے ہی بلند آواز سے ذکر کرنا نبی کریم ﷺ کے زمانے میں رائج تھا اور حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں ذکر کی آواز سن کر صحابہ کے سلام پھیرنے سے آگاہ ہو جاتا تھا۔

(780)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا

اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرمَذِي وَابنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم: ۳۳۸۳، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۸۰۰]۔ غَرِیبٌ

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے۔

(781)۔ وعن عَبدِ اللّٰهِ بنِ زُبَیرٍ ﷛ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یُهَلِّلُ فِی دُبُرِ کُلِّ صَلٰوةٍ حِینَ یُسَلِّمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحدَهٗ لَا شَرِیکَ لَهٗ لَهُ المُلکُ وَلَهُ الحَمدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیرٌ، لَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعبُدُ اِلَّا اِیَّاهُ لَهُ النِّعمَةُ وَلَهُ الفَضلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخلِصِینَ لَهُ الدِّینَ وَلَو کَرِهَ الکٰفِرُونَ رَوَاهُ مُسلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۱۳۴۳، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۵۰۶، نسائی حدیث رقم: ۱۳۳۹]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زبیر ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو بلند آواز سے فرماتے لا الہ الا اللہ الٰی آخرہ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کا ملک ہے اور اس کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہوں سے باز رہنے اور عبادت کرنے کی طاقت محض اللہ کی طرف سے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے سوائے اس کے۔ اس کی نعمت ہے۔ اسی کا فضل ہے اور اسی کی اچھی ثنا خوانی ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہم اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہیں خواہ کافروں کو نا گوار ہو۔

(782)۔ وَعَن ابنِ عَبَّاسٍ ﷛ قَالَ کُنتُ اَعرِفُ اِنقِضَآءَ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالتَّکبِیرِ رَوَاهُ مُسلِمٌ وَالبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۱۳۱۶، بخاری حدیث رقم: ۸۴۲، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۰۰۲، نسائی حدیث رقم: ۱۳۳۵]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس ﷛ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کا ہو چکنا تکبیر سے جان لیتا تھا۔

سُجُودُ السَّهوِ وَالتِّلَاوَةِ

سجدۂ سہو اور سجدۂ تلاوت

(783)۔ عَن ابنِ عُمَرَ ﷛ اَنَّهٗ قَالَ فِی الَّذِی لَا یَدرِی صَلّٰی ثَلَاثًا اَم اَربَعًا، قَالَ یُعِیدُ حَتّٰی

يَحفَظَ رَوَاهُ ابنُ اَبِی شَیبَةَ [المصنف لابن ابی شیبة ۱/۴۷۹]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جسے یاد نہ ہو کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہیں یا چار۔ فرمایا: وہ دوبارہ پڑھے جب تک اسے یاد نہ آ جائے۔

(784)۔ وَعَن عَبدِ اللّٰہِ بنِ مَسعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اِذَا شَکَّ اَحَدُکُم فِی صَلوٰۃٍ فَلَا یَدرِی ثَلَاثاً صَلّٰی اَم اَربَعاً فَلیَتَحَرَّ فَلیَنظُرْ اَفضَلَ ظَنِّہٖ فَاِنْ کَانَ اَکبَرُ ظَنِّہٖ اَنَّھَا ثَلَاثٌ قَامَ فَاَضَافَ اِلَیھَا الرَّابِعَۃَ، ثُمَّ تَشَھَّدَ فَسَلَّمَ وَسَجَدَ سَجدَتَیِ السَّھوِ وَاِن کَانَ اَفضَلُ ظَنِّہٖ اَنَّہٗ صَلّٰی اَربَعاً تَشَھَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجدَتَیِ السَّھوِ رَوَاہُ مُحَمَّدٌ فِی کِتَابِ الاٰثَارِ [کتاب الآثار حدیث رقم: ۱۷۴، المصنف لابن ابی شیبة ۱/۴۷۸]۔ اَسنَادُہٗ جَیِّدٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور اسے یاد نہ ہو کہ تین پڑھیں یا چار تو وہ غور کرے اور اپنے گمان کا رجحان دیکھے۔ اگر اس کا غالب گمان یہ ہو کہ اس نے تین پڑھی ہیں تو کھڑا ہو جائے اور ان میں چوتھی شامل کرے پھر تشہد پڑھے اور سلام پھیر دے اور سجدہ سہو کرے اور اگر اس کا غالب گمان یہ ہو کہ اس نے چار پڑھی ہیں تو تشہد پڑھے پھر سلام پھیر دے۔ پھر سجدہ سہو کر لے۔

(785)۔ وَعَن عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ عَوفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُولُ اِذَا سَھَا اَحَدُکُم فِی صَلَاتِہٖ فَلَم یَدرِ وَاحِدَۃً صَلّٰی اَوِ اثنَتَینِ فَلیَبنِ عَلٰی وَاحِدَۃٍ فَاِن لَم یَدرِ ثِنتَینِ صَلّٰی اَو ثَلَاثاً فَلیَبنِ عَلٰی ثِنتَینِ فَاِن لَم یَدرِ ثَلَاثاً صَلّٰی اَو اَربَعاً فَلیَبنِ عَلٰی ثَلَاثٍ وَیَسجُدُ سَجدَتَینِ رَوَاہُ التِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ۳۹۸، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۲۰۹]۔ اَلحَدِیثُ صَحِیحٌ

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، جب تم میں سے نماز میں کسی سے بھول ہو جائے اور اسے یاد نہ رہے کہ ایک پڑھی ہے یا دو تو وہ دو پر بنا کرے۔ اگر یاد نہ ہو کہ دو پڑھی ہیں یا نہیں تو دو پر بنا کرے۔ اور اگر یاد نہ ہو کہ تین پڑھی ہیں یا چار تو تین پر بنا کرے اور دو سجدے کر لے۔

(786)۔ وَعَن عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَیسَ عَلٰی مَن خَلفَ الْاِمَامِ سَھوٌ فَاِن سَھَا الْاِمَامُ

فَعَلَيهِ وَعَلٰى مَن خَلفَهُ رَوَاهُ البَيهَقِي [السنن الكبرىٰ للبیهقی ۲/۳۵۲]۔

ترجمہ: حضرت عمر ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے ہو اس کے ذمے سجدۂ سہو نہیں ہے۔ اور اگر امام سے غلطی ہو جائے تو اس کے ذمے سجدہ سہو ہے اور اس کے پیچھے والوں کے ذمے بھی ہے۔

(787)۔ وَعَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقرَأُ عَلَينَا القُرآنَ فَإِذَا مَرَّ بِالسَّجدَةِ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدنَا مَعَهُ، قَالَ عَبدُ الرَّزَّاق: كَانَ الثَّورِيُّ يُعجِبُهُ هٰذَا الحَدِيثُ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم: ۱۴۱۳]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا: نبی کریم ﷺ ہم پر قرآن پڑھتے تھے۔ جب سجدے والی آیت سے گزرتے تو تکبیر کہتے اور سجدہ فرماتے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کرتے تھے۔ عبدالرزاق کہتے ہیں کہ: یہ حدیث امام ثوری کو بڑی پسند تھی۔

بَابُ وُجُوبِ الجَمَاعَةِ وَفَضلِهَا

جماعت کے واجب ہونے کا اور اس کی فضیلت کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِينَ [البقرۃ: ۴۳] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

(788)۔ عَنِ ابنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةُ الجَمَاعَةِ تَفضُلُ صَلٰوةَ الفَذِّ بِسَبعٍ وَعِشرِينَ دَرَجَةً رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۱۴۷۷، بخاری حدیث رقم: ۶۴۵، نسائی حدیث رقم: ۸۳۷، مؤطا امام مالک کتاب: صلاۃ الجماعۃ حدیث رقم: ۱، مسند احمد حدیث رقم: ۵۳۳۱]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز اکیلے آدمی کی نماز سے ستائیس درجے افضل ہے۔

(789)۔ وَعَن اَبِي هُرَيرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَولَا مَا فِي البُيُوتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالذُّرِّيَّةِ اَقَمتُ صَلٰوةَ العِشَآءِ وَاَمَرتُ فِتيَانِي يُحَرِّقُونَ مَا فِي البُيُوتِ بِالنَّارِ رَوَاهُ اَحمَدُ [مسند احمد

حدیث رقم:۸۸۱۷]۔حَسَنٌ لِكَثْرَةِ طُرُقِهٖ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشاء کی نماز کھڑی کر دیتا اور اپنے جوانوں کو حکم دیتا، وہ ان کو جلا دیتے جو گھروں میں ہیں۔

(790)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ اِتِّبَاعِهٖ عُذْرٌ قَالُوا وَمَا الْعُذْرُ، قَالَ خَوْفٌ اَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلٰوةُ الَّتِي صَلّٰى رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارَقُطْنِي [ابو داؤد حدیث رقم: ۵۵۱ ، ابن ماجة حدیث رقم:۷۹۳ ، سنن الدار قطنی حدیث رقم:۱۵۴۲]۔اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مؤذن کی آواز سنی اور اسے کوئی عذر مانع نہ تھا، کہ اس کا کہنا مانتا تو اسکی وہ نماز قبول نہیں ہوگی جو اس نے پڑھی۔ صحابہ نے عرض کیا عذر کیا ہے؟ فرمایا: خوف یا مرض۔

(791)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ طَعَامٍ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۱۲۴۶ ، ابو داؤد حدیث رقم:۸۹]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کھانا آجائے تو نماز نہیں اور نہ ہی پیشاب پاخانہ تنگ کر رہا ہو تو نماز ہے۔

(792)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَرَوٰى مَالِكٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِي نَحْوَهٗ [ترمذی حدیث رقم:۱۴۲ ، مؤطا امام مالک: کتاب: قصر الصلاۃ حدیث رقم:۴۹ ، ابو داؤد حدیث رقم:۸۸ ، نسائی حدیث رقم:۸۵۲ ، ابن ماجة حدیث رقم:۶۱۶ ، مسند احمد حدیث رقم:۱۶۴۰۶ ، سنن الدارمی حدیث رقم:۱۴۳۳]۔صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ارقم فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب نماز کھڑی کر دی

جائے اور تم میں سے کسی کو بیت الخلاء کی حاجت محسوس ہو تو پہلے بیت الخلاء جائے۔

(793)۔ وَعَنْ اَبِی مُوسَی الْاَشعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِثْنَانِ فَمَا فَوقَهَا جَمَاعَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ٩٧٢]۔ اِسنَادُهُ ضَعِيفٌ جِداً

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو اور دو سے زیادہ آدمیوں سے جماعت ہوتی ہے۔

تَسْوِيَةُ الصَّفِّ

صف سیدھی کرنا

(794)۔ عَنِ النُّعمَانِ بنِ بَشِيرٍ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ خَرَجَ يَوماً فَقَامَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يُكَبِّرَ فَرَاٰى رَجُلاً بَادِياً صَدرُهُ مِنَ الصَّفِّ، فَقَالَ عِبَادَ اللّٰہِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ اَولَيُخَالِفَنَّ اللّٰہُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٩٧٨، بخاري حديث رقم: ٧١٧، ابو داؤد حديث رقم: ٦٦٣، ترمذي حديث رقم: ٢٢٧، نسائي حديث رقم: ٨١٠، ابن ماجة حديث رقم: ٩٩٤، مسند احمد حديث رقم: ١٨٤٥٦]۔

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر ؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نکلے اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ تکبیر کہنے ہی لگے تھے کہ ایک آدمی کو صف میں سے سینہ نکالے ہوئے دیکھا۔ فرمایا اللہ کے بندو! تمہیں ضرور صفیں سیدھی کرنا پڑیں گی ورنہ اللہ تم میں باہم اختلاف ڈال دے گا۔

(795)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: هَلْ تَرَونَ قِبلَتِي هٰهُنَا؟ وَاللّٰہِ مَا يَخفٰى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا خُشُوعُكُمْ وَاِنِّي لَاَرَاكُمْ وَرَاءَ ظَهرِي رَوَاهُ الْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٩٥٨، بخاري حديث رقم: ٤١٨]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میرے چہرے کا رخ اس طرف دیکھتے ہو؟ اللہ کی قسم مجھ پر تمہارا رکوع اور خشوع پوشیدہ نہیں اور میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

(796)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ ، اِسْتَوُوا اِسْتَوُوا اِسْتَوُوا ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنِّي لَاَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِي كَمَا اَرَاكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ رَوَاهُ النَّسَائِي [نسائی حدیث رقم:۸۱۳]۔ اسناده صحيح وشواهده كثيرة

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے: سیدھے ہو جاؤ، سیدھے ہو جاؤ، سیدھے ہو جاؤ۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تمہیں اپنے پیچھے سے اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح تمہیں اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں۔

(797)۔ وَعَنْهُ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ مِنَ الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ رَوَاهُ اَبُو دَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم: ۶۷۱، نسائی حدیث رقم:۸۱۸]۔

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلی صف کو مکمل کرو۔ پھر اس کے بعد والی اگر کوئی کمی ہو تو وہ آخری صف میں ہونی چاہیے۔

(798)۔ وَعَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُفُّهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَيَجْعَلُ الرِّجَالَ قُدَّامَ الْغِلْمَانِ وَالْغِلْمَانَ خَلْفَهُمْ وَالنِّسَآءَ خَلْفَ الْغِلْمَانِ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم:۲۲۹۷۲]۔ شاهده في ابي داؤد [حديث رقم:۶۷۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو مالک اشعری ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز میں ان کی صفیں بناتے تھے۔ مردوں کو لڑکوں سے آگے اور لڑکوں کو مردوں کے پیچھے کھڑا کرتے تھے اور عورتوں کو لڑکوں کے پیچھے۔

اَلْاِمَامَةُ وَمَا عَلَى الْاِمَامِ وَالْمَامُومِ

امامت اور امام اور مقتدی کی ذمہ داریاں

(799)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ اَمِيرٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ رَوَاهُ اَبُو

دَاوٗدَ وَمَرَّ الْحَدِيْثُ [ابو داؤد حدیث رقم:۲۵۳۳]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر ہر امیر کے ساتھ جہاد واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد اور خواہ وہ گناہِ کبیرہ کرتا ہو اور تم پر ہر مسلمان کے پیچھے نماز واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد اور خواہ گناہِ کبیرہ کرتا ہو اور نماز ہر مسلمان پر لازم ہے خواہ نیک ہو یا بد اور خواہ گناہِ کبیرہ کرتا ہو۔ یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(800)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ مِنْھُمْ صَلٰوتُھُم، مَنْ تَقَدَّمَ قَوماً وَھُمْ لَهٗ كَارِھُونَ وَرَجُلٌ اَتَی الصَّلٰوۃَ دِبَاراً وَالدِّبَارُ اَنْ يَّأْتِيَھَا بَعْدَ اَنْ تَفُوتَهٗ وَرَجُلٌ اِعْتَبَدَ مُحَرَّرَةً رَوَاهُ ابُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:۵۹۳، ابن ماجة حدیث رقم:۹۷۰]۔اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں کہ ان سے انکی نماز قبول نہیں کی جاتی۔ جو کسی قوم کا لیڈر بن بیٹھے حالانکہ قوم اسے ناپسند کرتی ہو اور وہ آدمی جو نماز کے لیے پیٹھ کر کے آئے۔ پیٹھ کر کے آنے سے مراد یہ ہے کہ نماز ہو چکی ہو اور وہ بعد میں آئے اور وہ آدمی جس نے کسی آزاد عورت کو غلام بنالیا۔

(801)۔ وَعَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ مِنْ اِشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّتَدَافَعَ اَھْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُوْنَ اِمَاماً يُصَلِّی بِھِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:۵۸۱، ابن ماجة حدیث رقم:۹۸۲، مسند احمد حدیث رقم:۲۷۲۰۴]۔اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت سلامہ بنت حر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ مسجد والے امامت کی ذمہ داری ایک دوسرے پر ڈالیں گے انہیں امامت کرانے والا کوئی نہ ملے گا۔

(802)۔ وَعَنْ اَبِی ھُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْھِمُ السَّقِيْمَ وَالضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَاشَآئَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۱۰۴۶، بخاری حدیث رقم:۷۰۳، ابو داؤد حدیث رقم:۷۹۴، نسائی حدیث رقم:۸۲۳، ترمذی حدیث رقم:۲۳۶]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز

پڑھائے تومختصر پڑھائے۔ بے شک ان میں بیمار، کمزور اور بوڑھے ہوتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی اکیلے اپنی نماز پڑھے تو جتنا چاہے لمبا کرلے۔

(803)۔ وَعَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَهُ فَقُولُوا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حديث رقم:٩٣٢ ، ابن ماجة حديث رقم:٩٦٠ ، مسند احمد حديث رقم:٩٦٩٥]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام سے آگے مت نکلو۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب وہ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو تم آمین کہو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو۔ جب وہ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم کہو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

(804)۔ وَعَن اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ ذَاتَ يَومٍ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ اَقبَلَ عَلَينَا بِوَجهِهِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّي اِمَامُكُمْ فَلَا تَسبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ وَلَا بِالقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّي اَرَاكُمْ اَمَامِي وَمِن خَلفِي رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٩٦١]۔صحيح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف رخِ انور پھیر کر بیٹھ گئے اور فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں رکوع میں مجھ سے آگے مت نکلو اور نہ ہی سجود میں نہ ہی قیام میں اور نہ ہی سلام پھیرنے میں۔ میں تمہیں اپنے آگے سے بھی دیکھتا ہوں اور پیچھے سے بھی۔

(805)۔ وَعَن عَلِيٍّ وَمُعَاذِ بنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ وَالْاِمَامُ عَلٰى حَالٍ فَلْيَصنَعْ كَمَا يَصنَعُ الْاِمَامُ رَوَاهُ التِّرمَذِي [ترمذی حديث رقم:٥٩١]۔وقال غريب

ترجمہ: حضرت علی المرتضی اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے آئے اور امام کسی جگہ پہنچ چکا ہو تو وہ بھی اسی طرح کرے جس طرح امام کر رہا ہو۔

(806)۔ وَعَن اَبِي بَكرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ اَقبَلَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مِنْ نَوَاحِي الْمَدِينَةِ يُرِيدُ الصَّلٰوةَ

فَوَجَدَ النَّاسَ قَد صَلُّوا فَمَالَ اِلیٰ مَنزِلِهٖ فَجَمَعَ اَهلَهٗ فَصَلّیٰ بِهِمْ رَوَاهُ الطَّبرَانِی فِی الْكَبِیرِ وَالْاَوسَطِ [المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم: ۴۶۰۱، مجمع الزوائد حدیث رقم: ۲۱۷۷ وعزاه الهیثمی الی الطبرانی الکبیر والاوسط وقال رجاله ثقات]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ مدینہ منورہ کے نواحی علاقے سے تشریف لائے، نماز کا ارادہ فرمایا لوگوں کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ اپنے کاشانۂ اقدس کی طرف مڑ گئے۔ اپنے گھر والوں کو اکٹھا کیا اور ان کے ساتھ نماز پڑھی۔

(807)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّهٗ بَاتَ لَیلَةً عِندَ مَیمُونَةَ زَوجِ النَّبِیِّ ﷺ، وَهِیَ خَالَتُهٗ ، فَاضطَجَعتُ فِی عَرضِ الْوِسَادَةِ ، وَاضطَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَهلُهٗ فِی طُولِهَا ، فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی اِذَا انتَصَفَ اللَّیلُ ، اَو قَبلَهٗ بِقَلِیلٍ ، اَو بَعدَهٗ بِقَلِیلٍ ، استَیقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَجَلَسَ یَمسَحُ النَّومَ عَن وَجهِهٖ بِیَدِهٖ ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشرَ الْآیَاتِ الْخَوَاتِمَ مِن سُورَةِ آلِ عِمرَانَ ، ثُمَّ قَامَ اِلیٰ شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ ، فَتَوَضَّأَ مِنهَا فَأَحسَنَ وُضُوءَهٗ ، ثُمَّ قَامَ یُصَلِّی ، قَالَ ابنُ عَبَّاسٍ : فَقُمتُ فَصَنَعتُ مِثلَ مَا صَنَعَ ، ثُمَّ ذَهَبتُ فَقُمتُ اِلیٰ جَنبِهٖ ، فَوَضَعَ یَدَهُ الْیُمنیٰ عَلیٰ رَأسِی وَأَخَذَ بِأُذُنِی الْیُمنیٰ یَفتِلُهَا ، فَصَلّٰی رَكعَتَینِ ، ثُمَّ رَكعَتَینِ ، ثُمَّ رَكعَتَینِ ، ثُمَّ رَكعَتَینِ ، ثُمَّ رَكعَتَینِ ، ثُمَّ رَكعَتَینِ ، ثُمَّ أَوتَرَ ، ثُمَّ اضطَجَعَ حَتّٰی أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ ، فَقَامَ فَصَلّٰی رَكعَتَینِ خَفِیفَتَینِ ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّی الصُّبحَ رَوَاهُ مُسلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۱۷۸۹، ۱۸۵۵، بخاری حدیث رقم: ۱۸۳، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۳۶۷، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۳۶۳، السنن الکبریٰ للبیهقی ۲/۴۷۷]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: میں ایک مرتبہ زوجۂ رسول حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات ٹھہرا، وہ ان کی خالہ تھیں، میں تکیہ کے عرض پر سویا اور رسول اللہ ﷺ اور ان کے گھر والے تکیہ کے طول پر سوئے، رسول اللہ ﷺ آدھی رات تک سوئے رہے یا اس سے تھوڑا پہلے تک، یا شاید اس سے تھوڑا بعد تک، رسول اللہ ﷺ جاگے اور اپنے چہرۂ اقدس سے ہاتھ کے ساتھ نیند کے آثار کو ملنے لگے، پھر سورۃ آل عمران کی آخری دس آیات

تلاوت فرمائیں، پھر لٹکے ہوئے مشکیزے کے پاس تشریف لے گئے، اس میں سے وضوفرمایا اور نہایت اچھی طرح وضوفرمایا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں بھی اٹھا اور جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے عمل کیا میں نے بھی وہی کیا، پھر میں گیا اور آپ ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور مجھے دائیں کان سے پکڑ کر کان کو مروڑا، آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر وتر پڑھے، پھر لیٹ گئے حتیٰ کہ آپ کے پاس مؤذن آیا، آپ کھڑے ہو گئے اور دو ہلکی پھلکی رکعتیں ادا فرمائیں، پھر نکلے اور صبح کی نماز ادا فرمائی۔

(808)۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كُنَّا ثَلَاثَةً اَنْ يَتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا

رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ۲۳۳]۔ وقال حسن غریب

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ جب ہم تین آدمی ہوں تو ہم میں سے ایک آگے ہو جایا کرے۔

يُكْرَهُ جَمَاعَةُ النِّسَآءِ وَحْدَهُنَّ

عورتوں کی الگ جماعت مکروہ تحریمی ہے

(يَدُلُّ عَلَيْهِ الْحَدِيْثُ خَيْرُ مَسَاجِدِ النِّسَآءِ قَعْرُ بُيُوْتِهِنَّ وَغَيْرُهُ)

(اس موضوع پر کچھ احادیث عورتوں کی نماز کی فصل میں گزر چکی ہیں)

(809)۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا خَيْرَ فِیْ جَمَاعَةِ النِّسَآءِ اِلَّا فِی الْمَسْجِدِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِی [مسند احمد حدیث رقم: ۲۴۴۳۰، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم: ۹۳۵۹، مجمع الزوائد حدیث رقم: ۲۱۰۴ وقال فیه ابن لهيعة وفيه كلام]۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کی جماعت میں کوئی بھلائی نہیں ہے سوائے مسجد کے۔

(810)۔ وَقَالَ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ فِیْ كِتَابِ الْآثَارِ لَا يُعْجِبُنَا اَنْ تَؤُمَّ الْمَرْاَةُ فَاِنْ فَعَلَتْ قَامَتْ فِیْ وَسْطِ الصَّفِّ مَعَ النِّسَآءِ كَمَا فَعَلَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ

[كتاب الآثار حديث رقم:۲۱۷]۔صحيح استدل به فقهاءنا

ترجمہ: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الآ ثار میں فرمایا ہے کہ ہمیں پسند نہیں ہے کہ عورت امامت کرائے۔اگر وہ امامت کرائے ہی تو صف کے درمیان عورتوں کے ساتھ کھڑی ہو جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ کیا تھا۔یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

بَابُ الْوِتْرِ

وتروں کا باب

(811)۔ عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا، اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا، اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَصَحَّحَهُ [ابو داؤد حديث رقم:۱۴۱۹، مستدرک حاکم حديث رقم:۱۱۴۷، السنن الكبرىٰ للبيهقى ۲/۴۷۰، مسند احمد حديث رقم:۲۳۰۸۳]۔

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: وتر حق ہیں۔جس نے وتر نہیں پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔وتر حق ہیں جس نے وتر نہیں پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔وتر حق ہیں جس نے وتر نہیں پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔

(812)۔ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْوِتْرُ حَقٌّ وَاجِبٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ [سنن الدارقطنى حديث رقم:۱۶۲۴]۔اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: وتر حق ہیں، واجب ہیں۔

(813)۔ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:۱۷۲۳،

بخاری حدیث رقم:۱۱۴۷،ابو داؤد حدیث رقم:۱۳۴۱،ترمذی حدیث رقم:۴۳۹]۔

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن ﷺ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا۔ رمضان میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ فرمایا: رسول اللہ ﷺ رمضان میں اور رمضان کے علاوہ گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعت ایسی پڑھتے تھے کہ ان کے حسن اور طول کے بارے میں مت پوچھ۔ پھر چار پڑھتے تھے اور ان کے حسن اور طول کے بارے میں مت پوچھ۔ پھر تین پڑھتے تھے۔

(814)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ رَوَاهُ التِرمَذِي [ترمذی حدیث رقم:۴۶۰]۔صحیح

ترجمہ: حضرت علی المرتضی ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین وتر پڑھتے تھے۔

(815)۔ وَعَنْ عَبدِ اللهِ بنِ اَبِي قَيسٍ قَالَ سَأَلتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَا، بِكَمْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوتِرُ قَالَت كَانَ يُوتِرُ بِاَربَعٍ وَثَلَاثٍ وَسِتٍّ وَثَلَاثٍ وَثَمَانٍ وَثَلَاثٍ وَعَشرٍ وَثَلَاثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوتِرُ بِاَنقَصَ مِن سَبعٍ وَلَا بِاَكثَرَ مِنْ ثَلَاثِ عَشرَةَ رَوَاهُ اَحمَدُ وَ ابُودَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم:۱۳۶۲،مسند احمد حدیث رقم:۲۵۲۱۲]۔اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی قیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کتنی رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھتے تھے۔ فرمایا: آپ پڑھتے تھے۔ چار اور تین، چھ اور تین، گویا وتروں سمیت سات سے کم رکعتیں نہیں ہوتی تھیں اور تیرہ سے زیادہ رکعتیں نہیں ہوتی تھیں۔

(816)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ الصِّدِّيقَةِ رَضِيَ اللهُ عَنهَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِي رَكعَتَي الْوِترِ رَوَاهُ النَّسَائِي [نسائی حدیث رقم:۱۶۹۸،مستدرک حاکم حدیث رقم:۱۱۶۷ علی شرطهما و وافقه الذهبی]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتروں کی دو رکعتوں کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔

(817)۔ وَعَنْ اُبَيِّ بنِ كَعبٍ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ، كَانَ يَقرَأُ فِي الْاُولٰى بِسَبِّحِ اسمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَاۤاَيُّهَا الْكٰفِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللهُ

اَحَدٌ وَيَقْنُتُ قَبلَ الرُّكُوعِ رَوَاهُ النَّسَائِي [نسائی حدیث رقم: ۱۶۹۹، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۱۷۱]۔

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعتیں وتر پڑھتے تھے۔پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلیٰ، دوسری میں قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے اور رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

(818)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وِترُ اللَّيلِ ثَلَاثٌ كَوِترِ النَّهَارِ صَلٰوةِ الْمَغرِبِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي [سنن الدار قطنی حدیث رقم:۱۶۳۷]۔اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کے وتر تین ہوتے ہیں جس طرح دن کے وتر یعنی مغرب کی نماز کی تین رکعتیں ہوتی ہیں۔

(819)۔ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ [المصنف لابن ابی شیبة ۲/۱۹۴]۔

ترجمہ: حضرت حسن فرماتے ہیں کہ: مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ وتر تین ہیں، سلام صرف انکے آخر میں پھیرے۔

بَابُ السُّنَنِ وَالنَّوَافِلِ

سنتوں اور نفلوں کا باب

(820)۔ عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى فِي يَومٍ وَلَيلَةٍ ثُنْتَيعَشَرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيتٌ فِي الْجَنَّةِ ، اَربَعاً قَبلَ الظُّهرِ وَ رَكعَتَينِ بَعدَهَا وَ رَكعَتَينِ بَعدَ الْمَغرِبِ وَ رَكعَتَينِ بَعدَ الْعِشَآءِ وَ رَكعَتَينِ قَبلَ صَلٰوةِ الْفَجرِ رَوَاهُ التِّرمَذِي [ترمذی حدیث رقم:۴۱۵، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۱۴۱، نسائی حدیث رقم:۱۸۰۳، ۱۸۰۲، ۱۸۰۱]۔ قال الترمذی حسن صحیح

ترجمہ: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دن اور رات میں بارہ رکعتیں

پڑھیں اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا گیا۔ چار ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں اس کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔

(821)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلَّیْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوا اَرْبَعاً رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالطَّحَاوِی وَابْنُ مَاجَةَ [مسلم حدیث رقم:۲۰۳۷، شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۲۳۴، ابن ماجة حدیث رقم:۱۱۳۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم جمعہ کے بعد نماز پڑھو تو چار رکعتیں پڑھو۔

(822)۔ وَعَنْ اَبِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ عَلَّمَ ابْنُ مَسْعُودٍ النَّاسَ اَنْ یُصَلُّوا بَعْدَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعاً، فَلَمَّا جَآءَ عَلِیُّ بْنُ اَبِی طَالِبٍ عَلَّمَهُم اَنْ یُصَلُّوا سِتًّا رَوَاهُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۲۳۴]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو سکھایا کہ جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھا کرو۔ پھر جب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ نے انہیں چھ رکعتیں پڑھنے کی تعلیم دی۔

(823)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً صَلّٰی قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعاً رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَاَبُو دَاوٗد [ترمذی حدیث رقم:۴۳۰، ابو داؤد حدیث رقم:۱۲۷۱]۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس بندے پر رحم کرے جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔

(824)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ بِتُّ فِی بَیْتِ خَالَتِی مَیمُونَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَکَانَ النَّبِیُّ ﷺ عِنْدَهَا فِی لَیْلَتِهَا فَصَلَّی النَّبِیُّ ﷺ الْعِشَآءَ، ثُمَّ جَآءَ اِلٰی مَنْزِلِهٖ فَصَلّٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۱۱۷، ۱۳۸، ابو داؤد حدیث رقم:۱۳۵۷]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں

رات گزاری۔ نبی کریم ﷺ بھی ان کے ہاں ان کی باری کی رات کو موجود تھے۔ نبی کریم ﷺ نے نمازِ عشاء ادا فرمائی۔ پھر اپنے کاشانہ اقدس میں تشریف لے آئے اور چار رکعتیں ادا فرمائیں۔

(825)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَت لَم یَكُنِ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی شَیءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُداً مِنهُ عِلٰی رَكعَتَیِ الْفَجرِ رَوَاهُ مُسلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۱۶۸۶، بخاری حدیث رقم:۱۱۶۹، ابو داؤد حدیث رقم:۱۲۵۴]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نفلی نمازوں میں سے صبح کی دو رکعتوں سے بڑھ کر کسی نماز کی پابندی نہیں فرماتے تھے۔

(826)۔ وَعَنْ اُمِّ حَبِیبَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَت سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ یَقُولُ مَنْ حَافَظَ عَلٰی اَربَعِ رَكَعَاتٍ قَبلَ الظُّهرِ وَاَربَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِرمَذِی وَاَبُو دَاوٗد وَالنَّسَائِی وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حدیث رقم:۲۶۸۲۸، ترمذی حدیث رقم:۴۲۸، ابو داؤد حدیث رقم:۱۲۶۹، نسائی ہدیث رقم:۱۸۱۶، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۱۶۰ قال الترمذی حسن صحیح]۔

ترجمہ: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے ظہر سے پہلے چار رکعتوں کی پابندی کی اور چار کی اس کے بعد، اللہ اسے آگ پر حرام کردے گا۔

(827)۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ یُصَلِّی بَعدَ الوِترِ رَكعَتَینِ رَوَاهُ التِرمَذِی وَزَادَ ابنُ مَاجَةَ خَفِیفَتَینِ وَهُوَ جَالِسٌ وَرَوَی الطَّحَاوِی مِثلَهٗ عَن اَبِی عَائِشَةَ وَ اَبِی اَمَامَةَ وَاللَّفْظُ لِابنِ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:۴۷۱، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۱۹۵، شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۲۳۷]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ وتروں کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ ابن ماجہ نے یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ وہ دو رکعتیں ہلکی پھلکی ہوتی تھیں اور آپ بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

(828)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ لَم یُصَلِّ رَكعَتَیِ الْفَجرِ

فَليصَلِّهِمَا بعدَمَاتَطلَعُ الشَّمسُ رَوَاهُ التِرمَذِی وَاِسنَادُہٗ صَحِیح [ترمذی حدیث رقم:۴۲۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح کی دو رکعتیں نہیں پڑھیں وہ انہیں سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھے۔

(829)۔ وَعَن طَاؤُسٍ قَالَ سُئِلَ ابنُ عُمَرَ ﷛ عَنِ الرَّكعَتَينِ قَبلَ المَغرِبِ، فَقَالَ مَارَأَيتُ اَحَداً يُصَلِّيهِمَا عَلىٰ عَهدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ ابُودَاوٗد وَاِسنَادُہٗ صَحِيحٌ [ابو داؤد حدیث رقم:۱۲۸۴]۔

ترجمہ: حضرت طاؤس ﷛ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ﷛ سے مغرب سے پہلے دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کسی کو انہیں پڑھتے نہیں دیکھا۔

صَلوٰۃُ اللَّیلِ

رات کی نماز (تہجد)

قَالَ اللّٰہ تَعَالیٰ وَمِنَ الَّیلِ فَتَہَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ [بنی اسرائیل:۷۹] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رات میں سے تہجد پڑھ۔ یہ صرف تیرے لیے ہے۔ وَقَالَ اِنَّ نَاشِئَۃَ الَّیلِ ھِیَ اَشَدُّ وَطْأً وَّ اَقْوَمُ قِیلًا [المزمل:۶] اور فرمایا: بے شک رات کو اٹھنا نفس کو روند کے رکھ دیتا ہے اور تلاوت اعلیٰ طریقے سے ہوتی ہے۔ وَقَالَ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ [المزمل:۲۰] اور فرمایا: جتنا آسانی سے ہو سکے قرآن پڑھو۔

(830)۔ عَن عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يُصَلِّی مِنَ اللَّيلِ ثَلَاثَ عَشرَةَ رَكعَةً مِنهَا الوِترُ وَرَكعَتَا الفَجرِ رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حدیث رقم:۱۷۲۷، بخاری حدیث رقم:۱۱۴۰، ابو داؤد حدیث رقم:۱۳۳۴]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ ان میں وتر اور صبح کی دو رکعتیں شامل ہیں۔

(831)۔ وَعَنهَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت لَمَّا بَدَّنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَثَقُلَ كَانَ اَكثَرُ صَلوٰتِهِ جَالِساً رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِی [مسلم حديث رقم: ۱۷۱۱، بخاری حديث رقم: ۴۸۳۷، مسند احمد حديث رقم: ۲۴۸۸۷]۔

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ فرماتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ کا جسم مبارک قدرے بھاری ہو گیا اور وزن مبارک بڑھ گیا تو آپ اکثر بیٹھ کر نوافل ادا فرماتے تھے۔

(832)۔ وَعَن عَمرِو بنِ عَبسَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَقرَبُ مَا يَكُونَ الرَّبُّ مِنَ العَبدِ فِی جَوفِ اللَّيلِ الآخِرِ فَاِنِ استَطَعتَ اَن تَكُونَ مِمَّن يَذكُرُ اللّٰهَ فِی تِلكَ السَّاعَةِ فَكُن رَوَاهُ التِّرمَذِی [ترمذی حديث رقم: ۳۵۷۹]۔وقال حسن صحيح

ترجمہ: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب رات کے پچھلے حصے میں ہوتا ہے۔ اگر ہو سکے تو ان لوگوں میں سے ہو جا جو اس لمحے اللہ کو یاد کرتے ہیں۔

(833)۔ وَعَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَشرَافُ اُمَّتِی حَمَلَةُ القُرآنِ وَاَصحَابُ اللَّيلِ رَوَاهُ البَيهَقِی فِی شُعَبِ الاِيمَانِ [شعب الايمان للبيهقی حديث رقم: ۲۷۰۳]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے بلند ترین لوگ قرآن کے حامل ہیں اور رات کو اٹھنے والے ہیں۔

(834)۔ وَعَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ عَمرِو بنِ العَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَبدَ اللّٰهِ لَا تَكُن مِثلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيلِ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِی [مسلم حديث رقم: ۲۷۳۳، بخاری حديث رقم: ۱۱۵۲، نسائی حديث رقم: ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ابن ماجة حديث رقم: ۱۳۳۱، مسند احمد حديث رقم: ۶۵۹۲]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عبداللہ فلاں کی طرح نہ ہو جا۔ وہ رات کو اٹھا کرتا تھا پھر اس نے رات کا قیام چھوڑ دیا۔

صَلٰوةُ الضُّحىٰ

دن کے نوافل

(835)۔ عَنْ مَعَاذِ بنِ اَنَسٍ الجُهَنِی ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَن قَعَدَ فِی مُصَلَّاهُ حِينَ يَنصَرِفُ مِن صَلٰوةِ الصُّبحِ حَتّٰى يُسَبِّحَ رَكعَتَى الضُّحىٰ لَا يَقُولُ اِلَّا خَيراً غُفِرَ لَهٗ خَطَايَاهُ وَاِن كَانَتْ اَكثَرَ مِن زَبَدِ البَحرِ رَوَاهُ ابُودَاوٗد [ابو داؤد حديث رقم:١٢٨٧، مسند احمد حديث رقم:١٥٦٢٩]۔اسناده ضعيف وعليه عمل اهل العمل

ترجمہ: حضرت معاذ بن انس جہنی ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو صبح کی نماز کا سلام پھیرنے کے بعد اپنی نماز والی جگہ پر بیٹھا رہا حتیٰ کہ اس نے اشراق کے دو نفل پڑھے۔ اس نے اچھی بات کے سواء کوئی بات نہیں کی تو اس کے تمام گناہ معاف ہو گئے خواہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔

(836)۔ وَعَنْ مَعَاذَةَ قَالَت سَأَلتُ عَائِشَةَ كَم كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّى صَلٰوةَ الضُّحىٰ قَالَت اَربَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيدُ مَاشَآءَ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حديث رقم:١٦٦٣، ابن ماجة حديث رقم:١٣٨١، مسند احمد حديث رقم:٢٥١٧٦]۔

ترجمہ: حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ دن کے کتنے نفل پڑھتے تھے۔ فرمایا: چار رکعتیں اور اس سے زیادہ جتنا اللہ چاہے۔

(837)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ مَن صَلَّى الضُّحىٰ ثِنتَى عَشَرَةَ رَكعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ قَصراً مِن ذَهَبٍ فِى الجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرمِذِى وَابنُ مَاجَةَ [ترمذی حديث رقم:٤٧٣، ابن ماجة حديث رقم:١٣٨٠]۔صحيح

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دن کی نماز بارہ رکعتیں پڑھی، اللہ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔

(838)۔ وَعَنْ اَبِى سَعِيدٍ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّى الضُّحىٰ حَتّٰى نَقُولَ لَا يَدَعُهَا وَيَدَعُهَا حَتّٰى نَقُولَ لَا يُصَلِّيهَا رَوَاهُ التِّرمِذِى [ترمذی حديث رقم:٤٧٧]۔وقال حسن غريب

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷜ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ دن کے نوافل پڑھتے تھے حتیٰ کہ ہم کہتے تھے کہ آپ ﷺ انہیں کبھی نہیں چھوڑیں گے، اور آپ جب انہیں چھوڑ دیتے تھے تو ہم کہتے تھے کہ آپ انہیں کبھی نہیں پڑھیں گے۔

اَلنَّوَافِلُ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

مغرب کے بعد نوافل

(839)۔ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَکْعَاتٍ لَمْ یَتَکَلَّمْ فِیمَا بَیْنَھُنَّ بِسُوْءٍ عَدَلْنَ لَہٗ بِعِبَادَۃِ ثِنْتَی عَشْرَۃَ سَنَۃً رَوَاہُ التِّرمَذِی وَ قَالَ ھٰذَا حَدِیثٌ غَرِیبٌ [ترمذی حدیث رقم: ۴۳۵، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۱۶۷، ۱۳۷۴]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷜ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھیں۔ ان کے درمیان اس نے کوئی بری بات نہیں بولی تو یہ اس کی بارہ سال کی عبادت کے برابر ہیں۔

(840)۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِینَ رَکْعَۃً بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتاً فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ۴۳۵]۔ ضعیف

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھیں، اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

صَلٰوۃُ تَحِیَّۃِ الْوُضُوْءِ وَ الْاِسْتِخَارَۃِ وَ التَّوْبَۃِ وَ الْحَاجَۃِ

تحیۃ الوضو، استخارہ، توبہ اور حاجت کی نماز

(841)۔ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ یَا بِلَالُ حَدِّثْنِی بِاَرْجیٰ عَمَلٍ عَمِلْتَہٗ فِی الْاِسْلَامِ فَاِنِّی سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَیْکَ بَیْنَ یَدَیَّ فِی الْجَنَّۃِ، قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلاً اَرْجیٰ عِنْدِی اَنِّی لَمْ اَتَطَھَّرْ طُھُوراً فِی سَاعَۃٍ مِنْ لَیْلٍ وَ لَا نَھَارٍ اِلَّا صَلَّیْتُ بِذٰلِکَ

الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي اَن أُصَلِّيَ رَوَاهُ مُسلِم وَالْبُخَارِي وَفِي رِوَايَةِ التِّرمَذِي وَمَا اَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ اِلَّا تَوَضَّأْتُ عِندَهُ وَرَأَيتُ اَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكعَتَينِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِهِمَا [مسلم حدیث رقم:۶۳۲۴، بخاری حدیث رقم:۱۱۴۹، ترمذی حدیث رقم:۳۶۸۹، مسند احمد حدیث رقم:۸۴۲۴]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز کے وقت حضرت بلال سے فرمایا: اے بلال اپنا سب سے پُر امید عمل بتاؤ جسے تم نے اسلام میں آ کر کیا ہو؟ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی تھی۔ عرض کیا میں نے اس سے زیادہ پُر امید عمل کبھی نہیں کیا کہ رات اور دن کے کسی بھی وقت جب وضو کرتا ہوں تو اس وضو کے ساتھ نفل پڑھتا ہوں جو میری قسمت میں لکھ دیے گئے ہیں۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ میں جب بھی بے وضو ہوتا ہوں تو فوراً وضو کر لیتا ہوں اور میں نے اللہ کے لیے دو رکعتیں اپنے اوپر لازم کر رکھی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی لیے۔

(842)۔ وَعَن جَابِر رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْاِستِخَارَةَ فِي الْاُمُورِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُراٰنِ يَقُولُ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُم بِالْاَمرِ فَلَيَركَعْ رَكعَتَينِ مِن غَيرِ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَستَخِيرُكَ بِعِلمِكَ وَاَستَقدِرُكَ بِقُدرَتِكَ وَاَسأَلُكَ مِن فَضلِكَ العَظِيمِ فَاِنَّكَ تَقدِرُ وَلَا اَقدِرُ وَتَعلَمُ وَلَا اَعلَمُ وَاَنتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اَللّٰهُمَّ اِن كُنتَ تَعلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمرَ خَيرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ اَمرِي فَاقدِرْهُ لِي وَيَسِّرهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَاِن كُنتَ تَعلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ اَمرِي فَاصرِفْهُ عَنِّي وَاصرِفنِي عَنهُ وَاقدُر لِيَ الْخَيرَ حَيثُ كَانَ ثُمَّ ارضِنِي بِهٖ، قَالَ وَيُسَمِّي حَاجَتَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَالتِّرمَذِي وَاَبُو دَاؤد [بخاری حدیث رقم:۶۳۸۲، ترمذی حدیث رقم:۴۸۰، ابو داؤد حدیث رقم:۱۵۳۸، نسائی حدیث رقم:۳۲۵۳، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۳۸۳]۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اہم کاموں کے لیے استخارہ اس طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھاتے تھے۔ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کسی کو کوئی اہم معاملہ درپیش ہو تو دو رکعتیں نفل

پڑھے۔ پھر کہے۔ اے اللہ میں تجھ سے تیرے علم کے مطابق مشورہ لیتا ہوں۔ اور تیری قدرت سے طاقت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیرا فضل عظیم مانگتا ہوں۔ بے شک تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیب جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، میری معاش اور میرے انجام کے لحاظ سے اچھا ہے تو اسے میرے مقدر میں کر دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے پھر اس میں میرے لیے برکت ڈال دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، میری معاش اور میرے انجام کے لحاظ سے برا ہے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے نصیب میں بھلائی کر دے وہ جہاں بھی ہو۔ پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔ فرمایا کہ اب اپنی حاجت کا نام لے۔

(843)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ حَدَّثَنِی اَبُو بَکْرٍ رضی اللہ عنہ وَصَدَقَ اَبُو بَکْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْباً ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّى ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ قَرَءَ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ رَوَاهُ التِّرمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اِبْنُ مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْآيَةَ [ترمذی حدیث رقم:۴۰۶، ابو داؤد حدیث رقم:۱۵۲۱، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۳۹۵، مسند احمد حدیث رقم:۲]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوبکر نے حدیث بیان فرمائی اور حضرت ابوبکر نے سچ فرمایا۔ فرمایا کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب بھی کسی آدمی سے کوئی گناہ سرزد ہو جاتا ہے پھر وہ اٹھتا ہے اور وضو کرتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے پھر اللہ سے استغفار کرتا ہے تو اللہ اسے ضرور بخش دیتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: وہ لوگ جب کوئی فحش عمل کر بیٹھتے ہیں یا اپنی جان پر ظلم کر لیتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں۔

(844)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی اَوْفٰی رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلَى اللّٰهِ اَوْ اِلٰى اَحَدٍ مِنْ بَنِیْ آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

وَالحَمدُ لِلّٰهِ رَبِّ العٰلَمِينَ اَسْأَلُکَ مُوجِبَاتِ رَحمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغفِرَتِکَ وَالغَنِيمَةَ مِن کُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِن کُلِّ اِثمٍ، لَا تَدَعْ لِی ذَنباً اِلَّا غَفَرتَهُ وَلَا هَمّاً اِلَّا فَرَّجتَهُ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَکَ رِضاً اِلَّا قَضَيتَهَا يَا اَرحَمَ الرَّاحِمِينَ رَوَاهُ التِّرمَذِی وَابنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم: ۴۷۹، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۳۸۴]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے اللہ سے کوئی حاجت ہو یا اولادِ آدم میں سے کسی سے کوئی کام ہو، وہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے پھر اللہ کی ثناء کرے اور نبی ﷺ پر درود پڑھے۔ پھر کہے، اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں جو حلم والا کریم ہے۔ اللہ پاک ہے جو عرشِ عظیم کا رب ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہی ہے وہ سارے جہانوں کا رب ہے۔ میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنیوالی چیزیں مانگتا ہوں اور تیری بخشش کے سامان مانگتا ہوں۔ میرا کوئی ایسا گناہ نہ چھوڑ جسے تو معاف نہ کردے اور کوئی مشکل نہ چھوڑ جسے تو حل نہ کردے اور کوئی حاجت نہ چھوڑ جو تیری رضا کا باعث ہو جسے تو پورا نہ کرے اے سب سے بڑے رحم کرنے والے۔

صَلٰوۃُ التَّسبِيحِ

نمازِ تسبیح

(845)۔ عَن اَبِی وَهبٍ قَالَ سَأَلتُ عَبدَ اللّٰهِ بنَ المُبَارَکِ عَنِ الصَّلٰوةِ الَّتِی يُسَبَّحُ فِيهَا، قَالَ يُکَبِّرُ ثُمَّ يَقُولُ سُبحٰنَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمدِکَ وَتَبَارَکَ اسمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَيرُکَ، ثُمَّ يَقُولُ خَمسَ عَشرَةَ مَرَّةً سُبحٰنَ اللّٰهِ وَالحَمدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکبَرُ، ثُمَّ يَتَعَوَّذُ وَيَقرَأُ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ وَفَاتِحَةَ الکِتَابِ وَسُورَةً، ثُمَّ يَقُولُ عَشرَ مَرَّاتٍ سُبحٰنَ اللّٰهِ وَالحَمدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکبَرُ، ثُمَّ يَرکَعُ فَيَقُولُهَا عَشرًا، ثُمَّ يَرفَعُ رَأسَهُ فَيَقُولُهَا عَشراً، ثُمَّ يَسجُدُ فَيَقُولُهَا عَشراً، ثُمَّ يَرفَعُ رَأسَهُ وَيَقُولُهَا عَشراً، ثُمَّ يَسجُدُ الثَّانِيَةَ فَيَقُولُهَا عَشراً، يُصَلِّی اَربَعَ رَکعَاتٍ عَلٰی هٰذَا فَذٰلِکَ خَمسٌ وَسَبعُونَ تَسبِيحَةً فِی کُلِّ رَکعَةٍ، يَبدَأُ فِی کُلِّ رَکعَةٍ بِخَمسَ عَشرَةَ تَسبِيحَةٍ، ثُمَّ يَقرَأُ، ثُمَّ يُسَبِّحُ عَشراً رَوَاهُ التِّرمَذِی وَرَوَی اَبُو دَاؤدَ وَالتِّرمَذِی

وَابْنُ مَاجَةَ نَحوَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا مَرفُوعاً وَفِي رِوَايَةِ اَبِي دَاؤد قَالَ فَاِنَّکَ لَو كُنْتَ اَعظَمَ اَهلِ الْاَرضِ ذَنباً غُفِرَلَکَ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي دَاوٗد وَابْنِ مَاجَةَ اِنِ استَطَعتَ اَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَومٍ مَرَّةً فَافعَلْ، فَاِن لَمْ تَستَطِعْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَاِنْ لَمْ تَفعَلْ فَفِي كُلِّ شَهرٍ مَرَّةً، فَاِن لَمْ تَفعَلْ فَفِي عُمرِکَ مَرَّةً [ترمذی حدیث رقم: ۴۸۱، ۴۸۲، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۳۸۶، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۲۹۷]۔ اشار الحاکم ثم الذھبی الیٰ تقویتہ وللحدیث طرق وشواھدہ کثیرۃ صحیحة

ترجمہ: حضرت ابووہب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے اس نماز کے بارے میں پوچھا جس میں تسبیح کی جاتی ہے۔ فرمایا: پڑھنے والا تکبیر کہے پھر پڑھے سُبحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمدِکَ وَتَبَارَکَ اسمُکَ وَتَعَالیٰ جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَيرُکَ، پھر پندرہ مرتبہ سُبحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكبَرُ پڑھے۔ پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ شریف، سورہ فاتحہ اور سورۃ پڑھے۔ پھر دس مرتبہ سُبحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكبَرُ پڑھے۔ پھر رکوع کرے اور اسے دس مرتبہ پڑھے۔ پھر اپنا سر اٹھائے اور اسے دس مرتبہ پڑھے۔ پھر سجدہ کرے اور اسے دس مرتبہ پڑھے۔ پھر اپنا سر اٹھائے اور اسے دس مرتبہ پڑھے۔ پھر دوسرا سجدہ کرے اور اسے دس مرتبہ پڑھے۔ اسی طرح چار رکعتیں پڑھے۔ ہر رکعت میں پچھتر بار تسبیح۔ ہر رکعت میں پندرہ بار تسبیح سے شروع کرے۔ پھر قرأت کرے۔ پھر دس مرتبہ تسبیح کرے۔ اسی طرح کی حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی نبی کریم ﷺ سے روایت فرمائی ہے۔ ابودرداء کی روایت میں ہے کہ اگر تم ساری زمین والوں سے زیادہ گناہگار ہوئے تو پھر بھی تمہاری بخشش ہو جائے گی۔ ایک روایت میں ہے کہ اگر اسے روزانہ ایک مرتبہ پڑھنے کی طاقت ہے تو پڑھ۔ اور اگر نہیں تو ہر ہفتے میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ کر سکو تو پھر ہر مہینے میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ کرو تو پوری عمر میں ایک بار۔

قِيَامُ رَمَضَانَ وَاَنَّ التَّرَاوِيحَ غَيرُ التَّهَجُّدِ

رمضان کا قیام اور یہ کہ تراویح اور تہجد الگ الگ چیزیں ہیں

(846)۔ عَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُرَغِّبُ النَّاسَ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِن غَيرِ اَن يَأمُرَهُمْ بِعَزِيمَةِ اَمرٍ فِيهِ، فَيَقُولُ مَن قَامَ رَمَضَانَ اِيمَاناً وَاحتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِن

ذَنْبِهٖ رَوَاهُ النَّسَائِی [سنن النسائی حدیث رقم:۲۱۹۵]۔صحیح وطرقه کثیرة

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سختی کیے بغیر لوگوں کو رمضان میں قیام کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔فرماتے تھے کہ جس نے ایمان اور احتساب کے ساتھ رمضان میں قیام کیا اس کے سابقہ گناہ سب معاف ہو گئے۔

(847)۔ وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ ﷛ قَالَ صُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَمَضَانَ وَلَمْ يَقُمْ بِنَا حَتّٰى بَقِیَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ السَّابِعَةُ خَرَجَ فَصَلّٰى بِنَا ، حَتّٰى مَضٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ ، ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا السَّادِسَةَ حَتّٰى خَرَجَ اللَّيْلَةَ الْخَامِسَةَ فَصَلّٰى بِنَا ، حَتّٰى مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا ، فَقَالَ اِنَّ الْقَوْمَ اِذَا صَلَّوْا مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُمْ قِيَامُ تِلْكَ اللَّيْلَةِ ، ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا الرَّابِعَةَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّالِثَةُ خَرَجَ وَخَرَجَ بِاَهْلِهٖ فَصَلّٰى بِنَا حَتّٰى خَشِينَا اَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ رَوَاهُ الطَّحَاوِی وَرَوٰى اَبُو دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِی وَالنَّسَائِی وَابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۲۴۲ ، ابو داؤد حدیث رقم:۱۳۷۵ ، ترمذی حدیث رقم:۸۰۶ ، سنن النسائی حدیث رقم:۱۳۶۴ ، سنن الدارمی حدیث رقم:۱۷۸۳ ، ابن ماجة حدیث رقم:۱۳۲۷ ، مسند احمد حدیث رقم:۲۱۴۷۶ ، السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۴۹۴]۔الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاری ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے۔آپ نے ہمارے ساتھ مل کر قیام نہیں فرمایا حتیٰ کہ مہینے کے سات دن باقی رہ گئے۔جب ساتویں رات آئی تو آپ باہر نکلے اور ہمیں نماز پڑھائی حتیٰ کہ تہائی رات گزر گئی۔پھر چھٹی رات کو نماز نہیں پڑھائی۔حتیٰ کہ پانچویں رات کو نکلے اور ہمیں نماز پڑھائی حتیٰ کہ رات کا اچھا خاصہ حصہ گزر گیا۔ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ ہمیں مزید نفل پڑھاتے۔فرمایا: جب لوگ امام کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں تو ان کے لیے اس پوری رات کا قیام لکھ دیا جاتا ہے۔پھر آپ نے ہمیں چوتھی رات کو بھی نماز نہیں پڑھائی۔حتیٰ کہ جب تیسری رات آئی تو آپ نکلے اور اپنے گھر والوں کے ہمراہ نکلے۔ہمیں نماز پڑھائی حتیٰ کہ ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں ہم سے فلاح نہ چھوٹ جائے۔اس حدیث کو روایت کرنے والے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر سے پوچھا فلاح کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا سحری۔

(848)۔ وَعَن اَبِی هُرَیرَةَ ﷺ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ فَاِذَا اُنَاسٌ فِی رَمَضَانَ یُصَلُّونَ فِی نَاحِیَةِ الْمَسجِدِ ، فَقَالَ مَا هٰؤُلَآءِ ؟ فَقِیلَ هٰؤُلَآءِ نَاسٌ لَیسَ مَعَهُمْ قُرآنٌ وَاُبَیُّ بنُ کَعبٍ یُصَلِّی وَهُمْ یُصَلُّونَ بِصَلاتِہٖ ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَصَابُوا وَنِعمَ مَاصَنَعُوا رَوَاہُ ابُودَاؤدَ [ابو داؤد حدیث رقم:۱۳۷۷]۔الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں نکلے۔لوگ رمضان میں مسجد کے کونے میں نماز پڑھ رہے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہو رہا ہے؟ عرض کیا گیا یہ سب لوگ ہیں جن کے پاس قرآن نہیں ہے اور اُبی بن کعب انہیں نماز پڑھا رہے ہیں اور وہ ان کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا انہوں نے اچھا کیا ہے۔اور کیا ہی خوب ہے جو انہوں نے طریقہ سوچا ہے۔

(849)۔ وَعَن عَبدِالرَّحمٰنِ بنِ عَبدٍ الْقَارِیِّ قَالَ خَرَجتُ مَعَ عُمَرَ بنِ الْخَطَّابِ ﷺ لَیلَةً اِلَی الْمَسجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ ، یُصَلِّی الرَّجُلُ لِنَفسِہٖ ، وَیُصَلِّی الرَّجُلُ فَیُصَلِّی بِصَلاتِہِ الرَّهطُ، فَقَالَ عُمَرُ اِنِّی لَو جَمَعتُ هٰؤُلَآءِ عَلٰی قَارِئٍ وَاحِدٍ لَکَانَ اَمثَلَ ، ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰی اُبَیِّ بنِ کَعبٍ ، قَالَ ثُمَّ خَرَجتُ مَعَہٗ لَیلَةً اُخرٰی وَالنَّاسُ یُصَلُّونَ بِصَلاةِ قَارِئِهِم ، قَالَ عُمَرُ نِعمَتِ الْبِدعَةُ هٰذِہٖ ، وَالَّتِی تَنَامُونَ عَنهَا اَفضَلُ مِنَ الَّتِی تَقُومُونَ فِیهَا ، یُرِیدُ آخِرَ اللَّیلِ وَکَانَ النَّاسُ یَقُومُونَ اَوَّلَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم:۲۰۱۰ ، السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۴۹۳]۔ وَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ بِهٰذَا کُلِّہٖ نَأْخُذُ ، لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِی شَهرِ رَمَضَانَ اَن یُصَلِّیَ النَّاسُ تَطَوُّعاً بِاِمَامٍ لِاَنَّ الْمُسلِمِینَ قَدْ اَجْمَعُوا عَلٰی ذٰلِکَ وَرَاَوہُ حَسَناً

وَقَد رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ مَارَاٰہُ الْمُؤْمِنُونَ حَسَناً فَهُوَ عِندَاللّٰہِ حَسَنٌ وَمَارَاٰہُ الْمُسلِمُونَ قَبِیحاً فَهُوَ عِندَاللّٰہِ قَبِیحٌ رَوَاہُ مُحَمَّدٌ [مؤطا امام محمد صفحة ۱۴۴]۔

ترجمہ: حضرت قاری عبد الرحمن بن عبد فرماتے ہیں کہ میں عمر بن خطاب ﷺ کے ساتھ ایک رات مسجد میں گیا۔ آگے لوگ ٹولیاں ٹولیاں متفرق تھے۔کوئی اکیلا نماز پڑھ رہا تھا اور کوئی آدمی ایک گروپ کو نماز پڑھا رہا تھا۔عمر

ﷺ نے فرمایا اگر میں ان سب کو ایک قاری کے پیچھے جمع کردوں تو بڑا زبردست طریقہ ہوگا۔ پھر ارادہ کرلیا اور انہیں اُبی بن کعب کے پیچھے جمع کردیا۔ فرماتے ہیں کہ پھر میں ایک رات ان کے ساتھ مسجد میں گیا تو سب لوگ ایک قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ عمر ﷺ نے فرمایا یہ بڑی اچھی بدعت ہے۔ اس نماز کو چھوڑ کر سو جانے سے تمہارا یہ قیام بہتر ہے۔ آپ کا اشارہ رات کے آخری حصے کی طرف تھا۔ لوگ رات کے اول حصے میں سو جاتے تھے۔ اس حدیث کو امام مالک اور امام محمد روایت کرچکے تھے بعد میں امام بخاری علیہم الرحمہ نے بھی اسے روایت کیا۔ امام محمد فرماتے ہیں کہ ہم ان تمام باتوں سے دلیل پکڑتے ہیں۔ لوگ رمضان کے مہینے میں یہ فالتو نماز باجماعت پڑھیں تو اس میں کوئی خرابی نہیں اس لیے کہ تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہو چکا ہے اور انہوں نے اسے اچھا سمجھا ہے۔

اور بلاشبہ نبی کریم ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ جس کام کو مومن اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے اور جس کام کو مومن برا سمجھیں وہ اللہ کے ہاں بھی برا ہے۔

(850)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَرْغَبُ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّأْمُرَهُمْ فِیْهِ بِعَزِیْمَةٍ، فَیَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَاناً وَّاِحْتِسَاباً غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ، فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِكَ فِیْ خِلَافَةِ اَبِیْ بَكْرٍ وَّصَدْراً مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلٰی ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم: ۱۷۸۰، بخاری حدیث رقم: ۲۰۰۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۳۷۱، ترمذی حدیث رقم: ۸۰۸، نسائی حدیث رقم: ۲۲۰۸]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عوف ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں پر سختی کیے بغیر انہیں رمضان میں قیام کی ترغیب دیتے تھے۔ فرماتے تھے کہ جس نے رمضان میں ایمان اور احتساب کے ساتھ قیام کیا اسکے تمام سابقہ گناہ معاف کردیے گئے۔ رسول اللہ ﷺ کا وصال شریف ہو گیا اور معاملہ اسی طرح تھا۔ پھر ابوبکر کی مکمل خلافت اور عمر ﷺ کی خلافت میں کچھ عرصہ تک معاملہ اسی طرح رہا۔

(851)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ بِعِشْرِیْنَ رَكْعَةً فِیْ غَیْرِ جَمَاعَةٍ وَّالْوِتْرَ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ وَابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ [السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۴۹۶، المصنف لابن ابی شیبۃ ۲/۲۸۶]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ خود رمضان میں جماعت کے بغیر بیس رکعتیں اور وتر پڑھا کرتے تھے۔

(852)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ، ثُمَّ كَثُرُوْا مِنَ الْقَابِلَةِ، ثُمَّ اجْتَمِعُوا اللَّيْلَةَ الثَّالِثَةَ اَوِ الرَّابِعَةَ فَكَثُرُوْا فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ الَّذِيْ قَدْ صَنَعْتُمُ الْبَارِحَةَ، فَلَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوٰى مُسْلِمٌ نَحْوَهٗ

[مؤطا مالک کتاب الصلوٰۃ فی رمضان باب الترغیب فی الصلوٰۃ فی رمضان حدیث رقم: ۱، مؤطا امام محمد صفحہ ۱۴۱، مسند احمد حدیث رقم: ۲۵۴۹۹، مسلم حدیث رقم: ۱۷۸۴، بخاری حدیث رقم: ۹۲۴، السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۴۹۲]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر اگلی رات بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ پھر تیسری یا شاید چوتھی رات کو بھی لوگ کثرت سے جمع ہوئے مگر رسول اللہ ﷺ ان کی طرف نہیں نکلے۔ پھر جب صبح ہوئی تو فرمایا: میں نے تم لوگوں کا رات کو جمع ہونا دیکھا تھا۔ مجھے تمہاری طرف آنے سے محض اس ڈر نے روکا کہ یہ نماز کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے۔ یہ واقعہ رمضان کا ہے۔

(853)۔ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِيْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً رَوَاهُ مَالِكٌ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ وَلَا يَضُرُّنَا الْاِرْسَالُ بَلْ يُقَوِّيْ [مؤطا امام مالک کتاب الصلوٰۃ فی رمضان باب ما جاء فی قیام رمضان حدیث رقم: ۵، السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۴۹۶]۔

ترجمہ: حضرت یزید بن رومان فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب کے زمانے میں لوگ بیس اور تین رکعتیں پڑھتے تھے۔

(854)۔ وَعَنْ عُمَرَ ﷺ اَنَّهٗ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ [المصنف لابن ابی شیبۃ ۲/۲۸۵]۔

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے اُبی بن کعب کی امامت میں تمام لوگوں کو جمع کر دیا۔ وہ انہیں بیس رکعت پڑھاتے تھے۔

(855)۔ وَعَنِ السَّائِبِ بنِ يَزِيدِ قَالَ كُنَّا نَقُومُ فِي عَهدِ عُمَرَ بِعِشرِينَ رَكعَةٍ وَالوِترِ رَوَاهُ البَيهقِي فِي المَعرِفَةِ بِالإِسنَادِ الصَّحِيحِ وَقَالَ النَّوَوِي فِي الخُلاصَةِ إِسنَادُهُ صَحِيح وَفِي رِوَايَةِ البَيهقِي وَعَلَى عَهدِ عُثمَانَ وَعَلِيّ مِثلَهُ [السنن الكبرىٰ للبیہقی ۲/۴۹۶]۔

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ ہم لوگ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیس رکعت کا قیام کرتے تھے۔ بیہقی کی روایت میں عثمان اور علی کے زمانے کا بھی اسی طرح ذکر ہے۔

(856)۔ وَعَن اَبِی عَبدِ الرَّحمٰنِ السَّلَمِیِّ اَنَّ عَلِيًّا دَعَا القُرَّاءَ فِي رَمَضَانَ فَاَمَرَ رَجُلاً بِاَن يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ عِشرِينَ رَكعَةً وَكَانَ عَلِيٌّ يُوتِرُ بِهِم رَوَاهُ البَيهقِي [السنن الكبرىٰ للبیہقی ۲/۴۹۶]۔

ترجمہ: حضرت ابو عبد الرحمن سلمی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان میں قاریوں کو بلوایا اور ایک آدمی کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھائے۔ حضرت علی خود انہیں وتر پڑھاتے تھے۔

(857)۔ وَعَن مَالِک عَن دَاؤدِ بنِ الحُصَينِ اَنَّهُ سَمِعَ الاَعرَجَ يَقُولُ، مَا اَدرَكتُ النَّاسَ اِلَّا وَهُم يَلعَنُونَ الكَفَرَةَ فِي رَمَضَانَ، قَالَ وَكَانَ القَارِي يَقرَأُ بِسُورَةِ البَقَرَةِ فِي ثَمَانِ رَكعَاتٍ فَاِذَا قَامَ بِهَا فِي اثنَتَي عَشرَةَ رَكعَةً رَأَى النَّاسُ اَنَّهُ قَد خَفَّفَ رَوَاهُ مَالِک وَاِسنَادُهُ صَحِيح [مؤطا امام مالک کتاب الصلوٰۃ فی رمضان باب ما جاء فی قیام رمضان حدیث رقم: ٦]۔

ترجمہ: حضرت مالک نے داؤد بن حصین سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اعرج کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے لوگوں کو رمضان میں کافروں پر لعنت بھیجتے ہوئے سنا ہے۔ قاری آٹھ رکعتوں میں سورۃ بقرہ پڑھا کرتا تھا۔ جب وہ بارہویں رکعت کے لیے کھڑا ہوتا تھا تو لوگ تعداد میں کم رہ جاتے تھے۔

(858)۔ وَعَن يَحيَ بنِ سَعِيدٍ اَنَّ عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَمَرَ رَجُلاً يُصَلِّي بِهِم عِشرِينَ رَكعَةً رَوَاهُ ابنُ اَبِي شَيبَةَ وَاِسنَادُهُ مُرسَلٌ قَوِيٌّ [المصنف لابن ابی شیبۃ ۲/۲۸۵]۔

ترجمہ: یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھائے۔

(859)۔ وَعَنْ عَبدِالعَزِيزِ بنِ رَفِيعٍ قَالَ كَانَ اُبَيُّ بنَ كَعبٍ رضی اللہ عنہ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي رَمَضَانَ بِالمَدِينَةِ عِشرِينَ رَكعَةً وَيُوتِرُ بِثَلاَثٍ رَوَاهُ ابنُ اَبِي شَيبَةَ وَاِسنَادُهُ مُرسَلٌ قَوِيٌّ [المصنف لابن ابی شیبة ۲/۲۸۵]۔

ترجمہ: حضرت عبدالعزیز بن رفیع فرماتے ہیں کہ اُبی بن کعب رمضان میں لوگوں کو نماز میں بیس رکعتیں پڑھاتے تھے اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

(860)۔ وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَدرَكتُ النَّاسَ وَهُم يُصَلُّونَ ثَلاَثاً وَعِشرِينَ رَكعَةً بِالوِترِ رَوَاهُ ابنُ اَبِي شَيبَةَ [المصنف لابن ابی شیبة ۲/۲۸۵]۔

ترجمہ: حضرت عطا فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو بیس تراویح اور تین وتر پڑھتے ہی دیکھا ہے۔

(861)۔ وَعَنْ اَبِي الخَصِيبِ قَالَ كَانَ يَؤُمُّنَا سُوَيدُ بنُ غَفلَةَ فِي رَمَضَانَ فَيُصَلِّي خَمسَ تَروِيحَاتٍ، عِشرِينَ رَكعَةً رَوَاهُ البَيهَقِي وَاِسنَادُهُ حَسَنٌ [السنن الکبریٰ للبیهقی ۲/۴۹۶]۔

ترجمہ: حضرت ابوخصیب فرماتے ہیں کہ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ رمضان میں ہماری امامت کرتے تھے اور ہمیں پانچ ترویحات میں بیس رکعتیں پڑھاتے تھے۔

(862)۔ وَعَنِ ابنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ ابنُ اَبِي مُلَيكَةَ يُصَلِّي بِنَا فِي رَمَضَانَ عِشرِينَ رَكعَةً رَوَاهُ ابنُ اَبِي شَيبَةَ وَاِسنَادُهُ صَحِيحٌ [المصنف لابن ابی شیبة ۲/۲۸۵]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ابنِ ابی ملیکہ ہمیں رمضان میں بیس رکعتیں پڑھاتے تھے۔

(863)۔ وَعَن سَعِيدِ بنِ عُبَيدٍ اَنَّ عَلِيَّ بنَ رَبِيعَةَ كَانَ يُصَلِّي بِهِم فِي رَمَضَانَ خَمسَ تَروِيحَاتٍ وَيُوتِرُ بِثَلاَثٍ رَوَاهُ ابنُ اَبِي شَيبَةَ وَاِسنَادُهُ صَحِيحٌ [المصنف لابن ابی شیبة ۲/۲۸۵]۔

ترجمہ: حضرت سعید بن عبید فرماتے ہیں کہ رمضان میں ہمیں علی بن ربیعہ پانچ ترویحات (یعنی بیس رکعت) اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

(864)۔ وَعَنْ شُتَيرِ بْنِ شَكَلٍ وَكَانَ مِنْ اَصحَابِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّهُم فِي رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ بِثَلٰثٍ رَوَاهُ البَيهقِي [السنن الکبری للبیهقی ۲/۴۹۶]۔

ترجمہ: حضرت شتیر بن شکل جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے تھے فرماتے ہیں کہ وہ انہیں رمضان میں پانچ ترویحات (یعنی بیس رکعت) پڑھاتے تھے۔

اَلتَّائِيدُ مِنَ الرَّوَافِضِ: عَنْ اَبِى عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السلام قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيدُ فِي صَلٰوتِهِ فِي شَهرِ رَمَضَانَ اِذَا صَلَّى الْعَتَمَةَ صَلّٰى بَعدَهَا فَيَقُومُ النَّاسُ خلفهٗ فَيَدخُلُ وَيَدَعُهُمْ ثُمَّ يَخْرُجُ اَيضاً فَيَجِيئُونَ وَيَقُومُونَ خلفهٗ فَيَدَعُهُمْ وَيَدْخُلُ مِرَاراً، قَالَ وَ قَالَ لَاتُصَلِّ بَعدَ العَتَمَةِ فِي غَيرِ شَهرِ رَمَضَانَ رَوَاهُ فِي فُرُوعِ الْكَافِي [الفروع من الکافی حدیث رقم: ۶۵۸۴]۔

شیعہ کی حدیث

شیعہ کی معروف کتاب فروع کافی میں لکھا ہے کہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے مہینے میں اپنی نماز بڑھا دیتے تھے۔ جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو اس کے بعد دوسری نماز شروع کر دیتے۔لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوجاتے۔آپ پھر گھر چلے جاتے۔اور لوگوں کو چھوڑ جاتے۔پھر نکلتے اور لوگ بھی آجاتے اور آپ کے پیچھے کھڑے ہوجاتے۔پھر آپ لوگوں کو چھوڑ کر چلے جاتے۔یہ عمل آپ چند مرتبہ کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ یہ نماز عشاء کے بعد رمضان کے علاوہ مت پڑھا کرو۔

صَلٰوةُ الْكُسُوفِ

نمازِ گرہن

(865)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الشَّمسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِن

آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنكَسِفَانِ لِمَوتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ، فَإِذَا رَأَيْتُم ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۲۰۸۹، بخاری حدیث رقم: ۱۰۴۴، سنن النسائی حدیث رقم: ۱۴۷۴، ابن حبان حدیث رقم: ۲۸۴۵، ۲۸۴۶]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ یہ نہ تو کسی کی موت کی وجہ سے گہنے جاتے ہیں اور نہ ہی حیات کے لیے۔ جب تم یہ چیز دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو، تکبیر کہو، نوافل پڑھو اور خیرات کرو۔

(866)۔ وَعَن اَبِی بَکرَةَ ﷺ قَالَ کُنَّا عِندَ النَّبِیِّ ﷺ فَانکَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجُرُّ رِدَآءَهٗ حَتّٰى دَخَلَ المَسجِدَ فَدَخَلنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكعَتَينِ رَوَاهُ البُخَارِی وَالنَّسَائِی وَزَادَ كَمَا تُصَلُّونَ وَرَوَاهُ ابنُ حِبَّان وَزَادَ رَكعَتَينِ مِثلَ صَلوٰتِكُمْ [بخاری حدیث رقم: ۱۰۴۰، سنن النسائی حدیث رقم: ۱۴۹۱، ابن حبان حدیث رقم: ۲۸۳۴]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ سورج کو گرہن لگ گیا۔ رسول اللہ ﷺ اپنی چادر مبارک گھسیٹتے ہوئے چل پڑے حتیٰ کہ مسجد میں داخل ہو گئے۔ ہم بھی مسجد میں داخل ہو گئے اور آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔ جس طرح عام طور پر نفل پڑھے جاتے ہیں۔

(867)۔ وَعَن سَمُرَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلّٰى بِهِم فِی كُسُوفِ الشَّمْسِ لَا نَسمَعُ لَهٗ صَوتاً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُو دَاؤدَ وَالتِّرمِذِی وَالنَّسَائِی وَابنُ مَاجَةَ [مسند احمد حدیث رقم: ۲۰۱۹۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۱۸۴، ترمذی حدیث رقم: ۵۶۲، سنن النسائی حدیث رقم: ۱۴۹۵، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۲۶۴]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت سمرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں سورج گرہن کی نماز پڑھائی، ہم نے آپ کی آواز نہیں سنتے تھے۔

صَلوٰةُ الِاستِسقَآءِ

نمازِ استسقآء

(868)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِالنَّاسِ اِلَی الْمُصَلّٰی یَسْتَسْقِی فَصَلّٰی بِھِمْ رَکْعَتَیْنِ جَھَرَ فِیْھِمَا بِالْقِرَأَۃِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ یَدْعُوْ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَحَوَّلَ رِدَآءَ ہٗ حِیْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، بخاری حدیث رقم:۱۰۲۸، سنن النسائی حدیث رقم:۱۵۱۱، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۲۶۷، ترمذی حدیث رقم:۵۵۶]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں سمیت نماز کی جگہ کی طرف نمازِ استسقآء کے لیے نکلے۔لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں ان میں بلند آواز سے قرأۃ فرمائی اور قبلہ کی طرف رخ کر کے دعا فرمائی اور اپنے ہاتھ مبارک اٹھائے اور جب قبلہ کی طرف رخ فرمایا تو اپنی چادر مبارک پلٹ دی۔

بَابُ صَلٰوۃِ الْمُسَافِرِ

مسافر کی نماز کا باب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ [النساء:۱۰۱] اللہ تعالٰی نے فرمایا: جب زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی حرج نہیں ہے کہ تم نماز مختصر کرلو۔

(869)۔ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اِلٰی مَکَّۃَ فَکَانَ یُصَلِّی رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی رَجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ قِیْلَ لَہٗ اَقَمْتُمْ بِمَکَّۃَ شَیْئًا؟ قَالَ اَقَمْنَا بِھَا عَشْرًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:۱۵۸۶، بخاری حدیث رقم:۱۰۸۱، ابو داؤد حدیث رقم:۱۲۳۳، ترمذی حدیث رقم:۵۴۸، سنن النسائی حدیث رقم:۱۴۳۸، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۰۷۷، المصنف لعبدالرزاق حدیث رقم:۴۳۳۶، المصنف لابن ابی شیبۃ ۲/۳۴۳]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف نکلے۔آپ دو

دو رکعتیں پڑھتے تھے۔حتیٰ کہ ہم مدینہ منورہ کی طرف واپس آ گئے۔

(870)۔ وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ اِذَا کُنتَ مُسَافِراً فَوَطَنتَ نَفسَکَ عَلیٰ اِقَامَۃِ خَمسَۃِ عَشَرَ یَوماً فَاَتِمِّ الصَّلوٰۃَ وَاِن کُنتَ لَا تَدرِی فَاقْصُرْ رَوَاہُ مُحَمَّدٌ فِی الآثَارِ

[کتاب الآثار حدیث رقم: ۱۸۸، المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم: ۴۳۴۳]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم مسافر ہو اور اپنے آپ کو وہاں پندرہ دن ٹھہرانے کا سوچ لیا ہو تو نماز مکمل پڑھ۔اور اگر تجھے کچھ پتہ نہیں تو قصر کر۔

(871)۔ وَعَنْ جَابِرِ بنِ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ اَقَامَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ بِتَبُوکَ عِشرِینَ یَوماً یَقْصُرُ الصَّلوٰۃَ رَوَاہُ اَبُو دَاوٗدَ [ابو داؤد حدیث رقم: ۱۲۳۵، المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم: ۴۳۳۵]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تبوک میں بیس دن تک قیام فرمایا اور نماز قصر پڑھتے رہے۔

(872)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّیتُ مَعَہٗ فِی الْحَضرِ الظُّھرَ اَربَعاً وَبَعدَھَا رَکعَتَینِ وَصَلَّیتُ مَعَہٗ فِی السَّفَرِ الظُّھرَ رَکعَتَینِ وَبَعدَھَا رَکعَتَینِ وَالْعَصرَ رَکعَتَینِ وَلَم یُصَلِّ بَعدَھَا شَیئاً وَالمَغرِبَ فِی الحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَآءً ثَلَاثَ رَکَعَاتٍ وَلَا یَنقُصُ فِی حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ وَھِیَ وِترُ النَّھَارِ وَبَعدَھَا رَکعَتَینِ رَوَاہُ التِّرمَذِی

[ترمذی حدیث رقم: ۵۵۲]۔وقال حسن

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضر میں اور سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔میں نے حضر میں آپ کے ساتھ ظہر کی چار رکعتیں پڑھی ہیں اور اس کے بعد دو رکعتیں۔اور میں نے سفر میں آپ کے ساتھ ظہر کی دو رکعتیں پڑھی ہیں اور اس کے بعد دو رکعتیں۔اور عصر کی دو رکعتیں پڑھی ہیں اور اس کے بعد آپ نے کچھ نہیں پڑھا۔مغرب کی نماز حضر اور سفر میں برابر پڑھی ہے، تین رکعتیں۔حضر اور سفر کے دوران اس میں کوئی کمی نہیں فرمائی اور یہ دن کے وتر ہیں اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔

(873)۔ وَعَن نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبدَ اللّٰهِ بنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا کَانَ یَرىٰ ابنَهٗ عُبَیدَ اللّٰهِ یَتَنَفَّلُ فِی السَّفَرِ فَلَا یُنکِرُ عَلَیهِ رَوَاهُ مَالِک [مؤطا مالک کتاب قصر الصلوٰۃ حدیث رقم:۲۴]۔

ترجمہ: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے بیٹے عبید اللہ کو سفر کے دوران نفل پڑھتے ہوئے دیکھتے تھے اور انہیں منع نہیں کرتے تھے۔

(874)۔ وَعَن عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت فُرِضَتِ الصَّلوٰۃُ رَکعَتَینِ رَکعَتَینِ فِی الحَضرِ وَالسَّفَرِ فَاُقِرَّت صَلوٰۃُ السَّفَرِ وَزِیدَ فِی صَلوٰۃِ الحَضرِ رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حدیث رقم:۱۵۷۰، بخاری حدیث رقم:۳۵۰، ابو داؤد حدیث رقم:۱۱۹۸، سنن النسائی حدیث رقم:۴۵۵]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نماز حضر اور سفر میں دو دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں۔ پھر سفر کی نماز وہی مقرر کر دی گئی اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔

(875)۔ وَعَنِ ابنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلوٰۃَ عَلیٰ لِسَانِ نَبِیِّکُم ﷺ فِی الحَضرِ اَربَعاً وَفِی السَّفَرِ رَکعَتَینِ وَفِی الخَوفِ رَکعَةً رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حدیث رقم:۱۵۷۵، ابو داؤد حدیث رقم:۱۲۴۷، سنن النسائی حدیث رقم:۴۵۶، ابن ماجة حدیث رقم:۱۰۶۸]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ نے تمہارے نبی ﷺ کی زبانِ اقدس کے ذریعے نماز فرض فرمائی ہے۔ حضر میں چار رکعتیں اور سفر میں دو رکعتیں اور خوف میں ایک رکعت۔

(876)۔ وَعَن اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَن یَّجمَعَ بَینَ الظُّهرِ وَالعَصرِ فِی السَّفَرِ اَخَّرَ الظُّهرَ حَتّٰی یَدخُلَ اَوَّلُ وَقتِ العَصرِ رَوَاهُ الدَّارُ قُطنِیُّ [سنن الدار قطنی حدیث رقم:۱۴۳۹]۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر میں ظہر اور عصر اکٹھی پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو ظہر کو مؤخر کر دیتے حتیٰ کہ عصر کا اول وقت داخل ہو جاتا۔

(877)۔ وَعَن نَافِعٍ وَعَبدِ اللّٰهِ بنِ وَاقِدٍ: اَنَّ مُؤَذِّنَ ابنِ عُمَرَ قَالَ: اَلصَّلَاۃُ، قَالَ: سِر سِر،

حَتّٰى اِذَا كَانَ قَبۡلَ غُيُوۡبِ الشَّفَقِ ، نَزَلَ فَصَلَّى الۡمَغۡرِبَ ، ثُمَّ انۡتَظَرَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الۡعِشَآءَ ، ثُمَّ قَالَ : اِنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا عَجِلَ بِهٖ اَمۡرٌ صَنَعَ مِثۡلَ الَّذِىۡ صَنَعۡتُ رَوَاهُ اَبُوۡ دَاوُدَ [ابو داؤد حديث رقم:۱۲۱۲]۔ وفيه احاديث كثيرة

ترجمہ: حضرت نافع اور عبداللہ بن واقد فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے مؤذن نے کہا: نماز۔ آپ نے فرمایا: حوصلہ کر، حوصلہ کر۔ حتیٰ کہ شفق غروب ہونے سے تھوڑا پہلے آپ سواری سے اترے اور مغرب ادا فرمائی۔ پھر انتظار کیا حتیٰ کہ شفق غائب ہو گیا تو عشاء ادا فرمائی۔ پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو جب جلدی ہوتی تو اسی طرح کرتے جس طرح میں نے کیا ہے۔

(878)۔ وَعَنۡ يَعۡلَى بۡنِ اُمَيَّةَ قَالَ قُلۡتُ لِعُمَرَ بۡنِ الۡخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنۡ تَقۡصُرُوۡا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنۡ خِفۡتُمۡ اَنۡ يَّفۡتِنَكُمُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ، فَقَدۡ اَمِنَ النَّاسُ ، قَالَ عُمَرُ عَجِبۡتُ مِمَّا عَجِبۡتَ مِنۡهُ ، فَسَأَلۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيۡكُمۡ ، فَاقۡبَلُوۡا صَدَقَتَهٗ رَوَاهُ مُسۡلِمٌ [مسلم حديث رقم:۱۵۷۳، ترمذی حديث رقم:۳۰۳۴، ابو داؤد حديث رقم:۱۱۹۹، نسائی حديث رقم:۱۴۳۳، ابن ماجة حديث رقم:۱۰۶۵، مسند احمد حديث رقم:۱۷۵]۔

ترجمہ: حضرت یعلیٰ بن امیہ فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اپنی نمازیں مختصر کر لو اگر تمہیں کفار کی طرف سے فتنے کا ڈر ہو۔ اب تو لوگ امن میں ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات سے حیران ہوا تھا جس سے تم حیران ہوئے ہو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ خیرات ہے جو اللہ نے تمہیں عطا فرمائی ہے۔ اس کی خیرات کو قبول کرو۔

(879)۔ وَعَنِ ابۡنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ اَنۡ تُؤۡتٰى رُخَصُهٗ كَمَا يَكۡرَهُ اَنۡ تُؤۡتٰى مَعۡصِيَتُهٗ رَوَاهُ اَحۡمَدُ [مسند احمد حديث رقم:۵۸۷۶]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اس کی رخصت سے فائدہ اٹھایا جائے جس طرح کہ وہ اپنی نافرمانی کو برا سمجھتا ہے۔

(880)۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الوَالِبِي قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اِلٰى كَمْ نَقْصُرُ الصَّلوٰةَ؟ فَقَالَ اَتَعْرِفُ السُّوَيْدَاءَ قَالَ قُلْتُ لَا وَلٰكِنِّي قَدْ سَمِعْتُ بِهَا، قَالَ هِيَ ثَلٰثُ لَيَالٍ قَوَاصِدٍ فَاِذَا خَرَجْنَا اِلَيْهَا قَصَرْنَا الصَّلوٰةَ رَوَاهُ مُحَمَّد فِي كِتَابِ الْآثَارِ [كتاب الآثار حديث رقم:۱۹۲]۔

ترجمہ: حضرت علی بن ربیعہ والبی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ آپ کہاں تک نماز میں قصر کرتے ہیں۔ فرمایا کیا تم موضع سویداء کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا نہیں لیکن میں نے اسکے بارے میں سنا ہے۔ فرمایا: وہ معتدل رفتار سے تین راتوں کا سفر ہے۔ جب ہم اسکی طرف جاتے ہیں تو نماز میں قصر کرتے ہیں۔

(881)۔ وَعَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ الْجُعْفِيَّ يَقُولُ اِذَا سَافَرْتَ ثَلَاثًا فَاقْصُرْ رَوَاهُ مُحَمَّد بْنُ الْحَسَنِ فِي الْحُجَجِ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْح [مسلم حديث رقم : ۳۲۵۸، بخاری حدیث رقم: ۱۰۸۶، آثار السنن ۲/۴۹۳]۔ يَقُوْلُ الْمُؤَلِّفُ يُؤَيِّدُهُ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ اِلٰى ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهَا فِي السَّفَرِ وَحَدِيثُ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِيِّ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا مَعَ ذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ

ترجمہ: حضرت ابراہیم بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سوید بن غفلہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم تین دن کا سفر کرو تو قصر پڑھو۔ مؤلف غفر اللہ لہٗ کہتا ہے کہ اس کی تائید سفر میں تین دن اور تین راتوں تک موزوں پر مسح کرنے سے بھی ہو رہی ہے اور مسلم و بخاری کی اس حدیث سے بھی ہو رہی ہے جس میں عورت کو تین دن کا سفر محرم کے بغیر کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

صَلوٰةُ الْمُسَافِرِ بِالْمُقِيمِ وَعَكْسُهٗ

مسافر کی مقیم کے پیچھے نماز اور اس کا برعکس

(882)۔ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاس رضی اللہ عنہ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ اَنَا اِذَا كُنَّا مَعَكُمْ صَلَّيْنَا اَرْبَعًا وَاِذَا رَجَعْنَا اِلٰى رِحَالِنَا صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ، قَالَ تِلْكَ سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ ﷺ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم:۱۸۶۷]۔

ترجمہ: حضرت موسیٰ بن سلمہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے پاس مکہ شریف میں تھے۔ میں نے عرض کیا جب ہم آپ کے ساتھ ہوتے ہیں تو ہم چار رکعتیں پڑھتے ہیں اور جب ہم واپس اپنی سواریوں کے پاس جاتے ہیں تو دو رکعتیں پڑھتے ہیں۔ فرمایا: یہ حضرت سیدنا ابو القاسم ﷺ کی سنت ہے۔

(883)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ كَانَ اِذَا قَدِمَ مَكَّةَ صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ مَكَّةَ اَتِمُّوا صَلوٰتَكُمْ فَاِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاِسْنَادُهُمَا صَحِيْحٌ [مؤطا امام مالک کتاب قصر الصلوٰۃ فی السفر باب صلوٰۃ المسافر اذا کان امام او کان وراء امام حدیث رقم: ۱۹]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب مکہ شریف پہنچتے تو لوگوں کو دو رکعتیں پڑھاتے۔ پھر فرماتے اے مکہ والو! اپنی نماز مکمل کر لو ہم مسافر لوگ ہیں۔

بَابُ صَلوٰةِ الْمَرِيْضِ

مریض کی نماز کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا [البقرة:۲۸۶] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا سوائے اسکی وسعت کے۔

(884)۔ عَنْ عِمْرَانِ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَتْ بِيْ بَوَاسِيْرُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّلوٰةِ، فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۱۱۱۷، ابو داؤد حدیث رقم: ۹۵۲، ترمذی حدیث رقم: ۳۷۲، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۲۲۳، مسند احمد حدیث رقم: ۱۹۸۴۲، السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۳۰۴]۔

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بواسیر تھی۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھ۔ اگر طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر۔

(885)۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ عَادَ النَّبِيُّ ﷺ مَرِيْضًا فَرَاٰهُ يُصَلِّيْ عَلٰى وِسَادَةٍ فَرَمٰى بِهَا وَقَالَ صَلِّ عَلَى الْاَرْضِ اِنِ اسْتَطَعْتَ وَاِلَّا فَاَوْمِ اِيْمَاءً وَاجْعَلْ سُجُوْدَكَ اَخْفَضَ مِنْ رُكُوْعِكَ

رَوَاهُ الْبَيهقِي [السنن الكبرىٰ للبيهقي ٢/٣٠٦]۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مریض کی عیادت فرمائی۔ آپ نے اسے سرہانے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے وہ سرہانہ پھینک دیا اور فرمایا: اگر ہو سکے تو زمین پر نماز پڑھ ورنہ اشارے سے پڑھ اور اپنے سجدوں کو رکوع کی نسبت پست رکھ۔

(886)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي مُتَرَبِّعاً رَوَاهُ النَّسَائِي وَالْحَاكِم [سنن النسائی حدیث رقم: ١٦٦١، السنن الکبرىٰ للبيهقي ٢/٣٠٥]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو چوکڑی مار کر نماز پڑھتے دیکھا۔

بَابُ صَلٰوةِ الْخَوفِ اِنْ اَصَرُّوا عَلٰى اِمَامَةِ اِمَامٍ وَاحِدٍ

خوف کی نماز (اگر لوگ ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنے پر اصرار کریں)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ [النساء: ١٠٢] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محبوب جب آپ ان میں تشریف رکھتے ہوں اور ان کے لیے نماز کھڑی کر دیں تو ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو جائے اور وہ لوگ ہتھیار لے لیں۔ پھر جب یہ لوگ سجدہ کر چکیں تو آپ کے پیچھے چلے جائیں اور دوسرا گروہ جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھ لیں اور یہ لوگ اپنے بچاؤ کا سامان اور اپنے ہتھیار لے لیں۔

(887)۔ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلٰوةِ الْخَوفِ قَالَ يَتَقَدَّمُ الْاِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ فَيُصَلِّي بِهِمُ الْاِمَامُ رَكْعَةً وَتَكُونُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ وَلَمْ يُصَلُّوا، فَاِذَا صَلَّى الَّذِيْ مَعَهُ رَكْعَةً، اِسْتَاخَرُوا مَكَانَ الَّذِيْ لَمْ يُصَلُّوا، وَلَا

يُسَلِّمُونَ وَيَتَقَدَّمُ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا ، فَيُصَلُّونَ مَعَهُ رَكْعَةً ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْإِمَامُ وَقَدْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ، فَتَقُومُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً رَكْعَةً بَعْدَ أَنْ يَنْصَرِفَ الْإِمَامُ ، فَيَكُونُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ صَلُّوا رَكْعَتَيْنِ ، فَإِنْ كَانَ خَوْفاً هُوَ أَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ صَلُّوا رِجَالاً قِيَاماً عَلٰى أَقْدَامِهِمْ أَوْ رُكْبَاناً مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيهَا ، قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ قَالَ نَافِعٌ لَا أَرٰى عَبْدَ اللّٰهِ حَدَّثَهُ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ مَالِكٌ [مؤطا امام مالک کتاب صلوٰة الخوف حدیث رقم:۳]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت مالک بن نافع فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نمازِ خوف کے بارے میں پوچھا جاتا تو آپ فرماتے تھے: امام آگے ہو جائے اور لوگوں میں سے ایک گروہ بھی۔ امام انہیں ایک رکعت پڑھائے اور ان کا دوسرا گروہ ان کے اور دشمن کے درمیان موجود رہے اور نماز نہ پڑھے۔ جب امام کے ساتھ والا گروہ رکعت پڑھ چکے تو پیچھے ان کی جگہ پر ہٹ جائے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور سلام نہ پھیرے۔ اب وہ گروہ آگے آ جائے جس نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں۔ پھر امام سلام پھیر دے۔ اب امام نے دو رکعتیں مسلسل پڑھ لیں۔ پھر امام کے سلام پھیر دینے کے بعد ان دو گروہوں میں سے ہر گروہ اپنی ایک ایک رکعت مکمل کر لے۔ اس طرح دونوں گروہوں نے دو دو رکعتیں پڑھ لیں۔ اگر خوف اس سے بھی زیادہ ہو تو نماز پڑھیں خواہ پیدل اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر یا سواری پر بیٹھ کر، خواہ قبلہ کی طرف ہو سکے یا نہ ہو سکے۔ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ میرا یقین کام کرتا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے ہی سنی ہوگی۔

بَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ [الجمعة:۹] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔ اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔

(888)۔ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ آدَمُ وَفِیْہِ اُدْخِلَ الْجَنَّۃَ وَفِیْہِ اُخْرِجَ مِنْھَا ، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اِلَّا فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۱۹۷۷ ،ترمذی حدیث رقم:۴۸۸ ،سنن النسائی حدیث رقم:۱۳۷۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے اچھا دن جس پر سورج طلوع ہوا ہے وہ جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم پیدا کیے گئے اور اسی دن جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن اس میں سے نکالے گئے اور قیامت قائم نہیں ہوگی مگر جمعہ ہی کے دن۔

(889)۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ قَرَأَ ، اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ الآیَۃَ عِنْدَ یَھُوْدِیٍّ ، فَقَالَ لَوْ نَزَلَتْ ھٰذِہِ الآیَۃُ عَلَیْنَا لَاتَّخَذْنَاھَا عِیْدًا ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّھَا نَزَلَتْ فِیْ یَوْمِ عِیْدَیْنِ ، فِیْ یَوْمِ جُمُعَۃٍ وَیَوْمِ عَرَفَۃَ رَوَاہُ التِّرْمَذِی وَرَوَی الْبُخَارِی مِثْلَہٗ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ [ترمذی حدیث رقم:۳۰۴۴ ،بخاری حدیث رقم:۴۶۰۶ ،۸۲۶۸]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ نے ایک یہودی کے پاس یہ آیت پڑھی۔ آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا۔ اس یہودی نے کہا اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس دن عید مناتے۔ حضرت ابنِ عباس نے فرمایا یہ دو عیدوں کے دن نازل ہوئی تھی۔ جمعہ کے دن اور حج کے دن۔ اسی طرح کی حدیث بخاری میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی گئی ہے۔

(890)۔ وَعَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ فِی الْجُمُعَۃِ لَسَاعَۃً لَا یُوَافِقُھَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ یَسْأَلُ اللّٰہَ فِیْھَا خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ رَوَاہُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۱۹۶۹ ، بخاری حدیث رقم:۹۳۵ ،سنن النسائی حدیث رقم:۱۴۳۱ ،ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۱۳۷ ،سنن الدارمی حدیث رقم:۱۵۷۶ ،مؤطا امام مالک: کتاب الجمعۃ حدیث رقم:۱۵ ،مسند احمد حدیث رقم:۲۳۸۵۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے کہ اگر کوئی بندۂ مسلمان اس وقت اللہ سے بھلائی مانگے تو اللہ اسے ضرور عطا فرماتا ہے۔

(891)۔ وَعَنْ اَبِی بُرْدَۃَ ابْنِ اَبِی مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ

فِی شَأنِ سَاعَۃِ الجُمُعَۃِ ھِیَ مَا بَیۡنَ اَن یَجلِسَ الۡاِمَامُ اِلٰی اَن تُقضیَ الصَّلٰوۃُ رَوَاہُ مُسلِم [مسلم حدیث رقم: ۱۹۷۵، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۰۴۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو بردہ بن ابوموسیٰ اشعری رحمۃ اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمعہ کی اس گھڑی کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ وہ امام کے بیٹھنے اور نماز کے مکمل ہوجانے کے درمیان درمیان ہوتی ہے۔

(892)۔ وَعَنۡ اَبِی الجَعدِ الضَّمَیرِی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَن تَرَکَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَھَاوُناً بِھَا طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قَلبِہٖ رَوَاہُ اَبُودَاؤد وَالتِرمَذِی وَالنَّسَائِی وَابنُ مَاجَۃَ [ابو داؤد حدیث رقم: ۱۰۵۲، ترمذی حدیث رقم: ۵۰۰، سنن النسائی حدیث رقم: ۱۳۶۹، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۱۲۵، سنن الدارمی حدیث رقم: ۱۵۷۸، مسند احمد حدیث رقم: ۱۵۵۰۴]۔الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابو جعد ضُمیری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تین جمعے محض سستی کی وجہ سے ترک کردیے اللہ نے اس کے دل پر مہر لگادی۔

(893)۔ وَعَنِ الحَارِثِ عَن عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ لَا جُمُعَۃَ وَلَا تَشرِیقَ وَلَا صَلٰوۃَ فِطرٍ وَلَا اَضحیٰ اِلَّا فِی مِصرٍ جَامِعٍ اَو مَدِینَۃٍ عَظِیمَۃٍ رَوَاہُ ابنُ اَبِی شَیبَۃَ [المصنف لابن ابی شیبۃ ۲/۱۰]۔

ترجمہ: حضرت حارث نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے کہ آپ نے فرمایا: جمعہ، تشریق، عید الفطر کی نماز اور عید الاضحیٰ کی نماز صرف بڑے شہر میں ہوتی ہے۔

(894)۔ وَعَنۡ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَن کَانَ یُؤمِنُ بِاللّٰہِ وَالیَومِ الآخِرِ فَعَلَیہِ الجُمُعَۃُ یَومَ الجُمُعَۃِ اِلَّا مَرِیضٌ اَو مُسَافِرٌ اَو اِمرَأَۃٌ اَو صَبِیٌّ اَو مَملُوکٌ فَمَنِ استَغنٰی بِلَھوٍ اَو تِجَارَۃٍ اِستَغنَی اللّٰہُ عَنہُ وَاللّٰہُ غَنِیٌّ حَمِیدٌ رَوَاہُ الدَّارقُطنِی [سنن الدار قطنی حدیث رقم: ۱۵۶۰، السنن الکبریٰ للبیھقی ۳/۱۸۴]۔اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو جمعہ کے دن اس پر جمعہ پڑھنا فرض ہے۔ سوائے مریض یا مسافر یا عورت یا بچے یا غلام کے۔ جو شخص کھیل تماشے یا تجارت کی وجہ سے جمعہ سے بے پرواہ ہوگیا، اللہ اس سے بے پرواہ ہوگیا اور اللہ بے نیاز ہے حمد والا ہے۔

(895)۔ وَعَن عُبَیدِ بنِ السَّبَاقِ مُرسَلاً قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ فِی جُمُعَۃٍ مِنَ الجُمَعِ یَا مَعْشَرَ المُسلِمِینَ اِنَّ ھٰذَا یَومٌ جَعَلَہُ اللّٰہُ عِیداً فَاغتَسِلُوا وَمَن کَانَ عِندَہٗ طِیبٌ فَلَا یَضُرُّہٗ اَن یَمَسَّ مِنہُ وَعَلَیکُم بِالسِّوَاکِ رَوَاہُ مَالِک [مؤطا مالک، کتاب الطھارۃ، باب ما جاء فی السواک حدیث رقم:۱۱۳]۔الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عبید بن سباق تابعی نے صحابی کا نام لیے بغیر روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعوں میں سے ایک جمعہ کے دن فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ، بے شک یہ جمعہ کا دن ہے اللہ نے اسے عید بنایا ہے۔اس دن غسل کرو اور جس کے پاس خوشبو ہو اسے لگا لینے میں کوئی نقصان نہیں ہو چلا اور مسواک ضرور کرو۔

(896)۔ وَعَن اَبِی سَعِیدٍ وَاَبِی ھُرَیرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَنِ اغتَسَلَ یَومَ الجُمُعَۃِ وَلَبِسَ مِن اَحسَنِ ثِیَابِہٖ وَمَسَّ مِن طِیبٍ اِن کَانَ عِندَہٗ ثُمَّ اَتَی الجُمُعَۃَ فَلَم یَتَخَطَّ اَعنَاقَ النَّاسِ، ثُمَّ صَلّٰی مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ، ثُمَّ اَنصَتَ اِذَا خَرَجَ اِمَامُہٗ حَتّٰی یَفرُغَ مِن صَلٰوتِہٖ کَانَت کَفَّارَۃً لِمَا بَینَھَا وَبَینَ الجُمُعَۃِ الَّتِی قَبلَھَا رَوَاہُ اَبُو دَاؤدَ وَرَوَی الطَّحَاوِی نَحوَہٗ [ابو داؤد حدیث رقم:۳۴۳، مسند احمد حدیث رقم:۱۱۷۷۴، شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۲۵۲]۔الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اپنے سب سے اچھے کپڑے پہنے اگر اس کے پاس موجود تھی تو خوشبو لگائی، پھر جمعہ کے لیے آیا اور لوگوں کی گردنیں نہیں پھلانگیں، پھر اس نے نماز پڑھی جو اللہ نے اس پر فرض فرمائی تھی، پھر جب اس کا امام نکلا تو وہ خاموش ہو گیا حتیٰ کہ وہ اپنی نماز سے فارغ ہو گیا تو یہ اس جمعہ اور اس سے پہلے والے جمعہ کے درمیان والے عرصے کے لیے کفارہ بن گیا۔

(897)۔ وَعَن عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّھُم کَانُوا یَکرَھُونَ الصَّلٰوۃَ وَالکَلَامَ بَعدَ خُرُوجِ الْاِمَامِ رَوَاہُ ابنُ اَبِی شَیبَۃَ وَرِجَالُہٗ ثِقَاتٌ [المصنف لابن ابی شیبۃ ۲/۲۰ عن علی، ۲/۲۱ عن ابن عباس و ابن عمر، شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۲۵۳]۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام امام کے نکل آنے کے بعد نماز اور کلام کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(898)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّهُمَا كَانَا يَكرَهَانِ الصَّلٰوةَ وَالْكَلَامَ بَعدَ خُرُوجِ الْإِمَامِ رَوَاهُ ابنُ اَبِی شَيبَةَ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَرَوَى الطَّحَاوِی مِثْلَهٗ [المصنف لابن ابی شیبة ۲/۲۱، شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۲۵۳]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابنِ عباس اور حضرت عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما دونوں امام کے نکل آنے کے بعد نماز اور کلام کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(899)۔ وَعَنِ السَّائِبِ بنِ يَزِيدٍ قَالَ كَانَ النِّدَآءُ يَومَ الْجُمُعَةِ اَوَّلُهٗ اِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنبَرِ عَلىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِی بَكرٍ وَعُمَرَ، فَلَمَّا كَانَ عُثمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَآءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّورَآءِ رَوَاهُ الْبُخَارِی وَاَبُو دَاوٗدَ وَالنَّسَائِی [بخاری حدیث رقم: ۹۱۲، ترمذی حدیث رقم: ۵۱۶، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۰۸۷، نسائی حدیث رقم: ۱۳۹۲، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۱۳۵]۔

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے زمانے میں پہلی اذان ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تھا۔ پھر جب حضرت عثمان خلیفہ بنے اور لوگوں کی کثرت ہوگئی تو انہوں نے زوراء پر تیسری اذان کا اضافہ فرمایا۔

(900)۔ وَعَنْ جَابِرِ بنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِیِّ ﷺ خُطْبَتَانِ يَجلِسُ بَينَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ فَكَانَت صَلٰوتُهٗ قَصْداً وَخُطْبَتُهٗ قَصْداً رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۱۹۹۵، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۰۹۴، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۱۰۶، سنن الدارمی حدیث رقم: ۱۵۶۴، ۱۵۶۶، مسند احمد حدیث رقم: ۲۰۹۱۷، ۲۰۹۲۲، ۲۰۹۲۹، ۲۰۹۳۰، المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم: ۵۲۵۶]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے دو خطبے ہوتے تھے۔ آپ ان دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے۔ آپ خطبوں میں قرآن پڑھتے تھے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے تھے۔ آپ کی نماز اہتمام کے ساتھ ہوتی تھی اور خطبہ اہتمام کے ساتھ ہوتا تھا۔

(901)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَخْطُبُ خُطْبَتَينِ كَانَ يَجلِسُ

اِذَا صَعِدَ الْمِنبَرَ حَتّٰی يَفْرُغَ الْمُؤَذِّنُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ، ثُمَّ يَجْلِسُ وَلَا يَتَكَلَّمُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ رَوَاهُ أَبُو دَاؤد [ابو داؤد حديث رقم:۱۰۹۲]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دو خطبے دیتے تھے۔ آپ جب منبر پر چڑھتے تو بیٹھ جاتے تھے حتیٰ کہ مؤذن فارغ ہو جاتا تھا۔ پھر آپ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ پھر بیٹھ جاتے تھے اور بات نہیں کرتے تھے۔ پھر کھڑے ہو جاتے تھے اور خطبہ دیتے تھے۔

(902)۔ وَعَنْ عَمَّارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ طُولَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِن فِقْهِهٖ فَاَطِيلُوا الصَّلٰوةَ وَاَقصِرُوا الْخُطْبَةَ وَاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحرًا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ۲۰۰۹، سنن الدارمی حديث رقم: ۱۵۶۳، مسند احمد حديث رقم: ۱۸۳۴۷]۔

ترجمہ: حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک کسی آدمی کا نماز لمبی پڑھنا اور خطبہ مختصر دینا اس کی دینی سمجھ کی علامت ہے۔ لہٰذا نماز لمبی کرو اور خطبہ مختصر کرو۔ اور بے شک بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔

(903)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اسْتَوٰی عَلَی الْمِنبَرِ اِسْتَقْبَلْنَاهُ بِوُجُوهِنَا رَوَاهُ التِّرمَذِي [ترمذی حديث رقم: ۵۰۹]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ خطبہ کے لیے منبر پر تشریف فرما ہوتے تو ہم اپنے چہروں کا رُخ آپ کی طرف کر لیتے تھے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيدَيْنِ

عیدین کی نماز کا باب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ [الکوثر:۲] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔

(904)۔ عَنْ اَبِی سَعِيدِ الْخُدْرِی رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَخرُجُ يَومَ الفِطرِ وَالْاَضْحٰی اِلَی

الْمُصَلّیٰ فَاَوَّلُ شَيْءٍ يَبدَأُ بِهِ الصَّلٰوةُ ، ثُمَّ يَنصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلٰی صُفُوفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ فَاِنْ كَانَ يُرِيدُ اَنْ يَقطَعَ بَعثاً قَطَعَهُ اَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ اَمَرَبِهِ ، ثُمَّ يَنصَرِفُ رَوَاهُ مُسلِمٍ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ۲۰۵۳، بخاری حديث رقم: ۹۵۶، نسائی حديث رقم: ۱۵۷۶، ابن ماجة حديث رقم: ۱۲۸۸، مسند احمد حديث رقم: ۱۱۳۲۱]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷛ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عیدگاہ کی طرف نکلتے تھے تو سب سے پہلی چیز جس سے آپ ابتدا فرماتے ، نماز تھی۔ پھر سلام پھیرتے تھے تو لوگوں کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہو جاتے تھے اور لوگ اپنی صفوں پر بیٹھے رہتے تھے۔ آپ انہیں وعظ فرماتے تھے، نصیحت کرتے تھے اور احکام دیتے تھے۔ اگر کسی لشکر کو بھیجنے کا ارادہ ہوتا تو بھیج دیتے یا کسی چیز کے حکم کا ارادہ ہوتا تو حکم صادر فرماتے پھر واپس تشریف لے آتے تھے۔

(905)۔ وَعَنْ جَابِرِ بنِ سَمُرَةَ ﷛ قَالَ صَلَّيتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ العِيدَينِ غَيرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَينِ بِغَيرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حديث رقم: ۲۰۵۱، ابو داؤد حديث رقم: ۱۱۴۸، ترمذی حديث رقم: ۵۳۲]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدین کی نماز ایک یا دو سے زیادہ مرتبہ پڑھی ہے بغیر اذان کے اور بغیر اقامت کے۔

(906)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدتُّ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِي بَكرٍ وَعُمَرَ وَعُثمَانَ فَكُلُّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبلَ الْخُطْبَةِ رَوَاهُ مُسلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ۲۰۴۴، بخاری حديث رقم: ۹۶۲، ابو داؤد حديث رقم: ۱۱۴۷، ابن ماجة حديث رقم: ۱۲۷۴]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ عیدین کی نماز پڑھی۔ سب کے سب خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے۔

(907)۔ وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ ﷛ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُصَلِّي قَبلَ العِيدِ شَيئاً ، فَاِذَا رَجَعَ اِلٰی مَنزِلِهِ صَلّٰی رَكعَتَينِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ۱۲۹۳]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید سے پہلے کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے۔ جب واپس کاشانۂ اقدس پر تشریف لاتے تو دو رکعت پڑھتے تھے۔

(908)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَغْدُو يَومَ الفِطرِ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ وَيَاكُلُهُنَّ وِتراً رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۹۵۳، ابن ماجة حدیث رقم:۱۷۵۴، ترمذی حدیث رقم:۵۴۳، مسند احمد حدیث رقم:۱۲۲۷۶]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن کھجوریں کھائے بغیر نہیں نکلتے تھے اور آپ انہیں طاق تعداد میں کھاتے تھے۔

(909)۔ وَعَنْ بُرَيدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَخرُجُ يَومَ الْفِطرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَومَ الْاَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ رَوَاهُ التِرمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:۵۴۲، ابن ماجة حدیث رقم:۱۷۵۶، سنن الدارمی حدیث رقم:۱۶۰۷، مسند احمد حدیث رقم:۲۳۰۴۷، ۲۳۰۴۸]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عید الفطر کے دن کچھ کھائے بغیر نہیں نکلتے تھے اور عید الاضحیٰ کے دن کچھ نہیں کھاتے تھے جب تک عید کی نماز نہیں پڑھ لیتے تھے۔

(910)۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا كَانَ يَومَ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۹۸۶، ترمذی حدیث رقم:۵۴۱، ابن ماجة حدیث رقم:۱۳۰۱، سنن الدارمی حدیث رقم:۱۶۲۰]۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عید کے دن راستہ بدل لیتے تھے۔

(911)۔ وَعَنْ جُنْدُبِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ ذَبَحَ قَبلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا الْاُخْرٰى وَمَن لَم يَذبَحْ حَتّٰى صَلَّينَا فَليَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۵۰۶۴، بخاری حدیث رقم:۹۸۵، ابن ماجة حدیث رقم:۳۱۵۲]۔

ترجمہ: حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز سے پہلے جانور

ذبح کردیا اسے چاہیے کہ اس کی جگہ دوسرا ذبح کرے اور جس نے ہمارے نماز پڑھ چکنے تک ذبح نہیں کیا اب وہ اللہ کے نام سے ذبح کرے۔

(912)۔ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَأَلَ اَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ رضی اللہ عنہ وَحُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُكَبِّرُ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ، فَقَالَ اَبُو مُوسَى كَانَ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا، تَكْبِيرَةً عَلَى الْجَنَازَةِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ صَدَقَ، فَقَالَ اَبُو مُوسَى كَذٰلِكَ كُنْتُ اُكَبِّرُ فِي الْبَصْرَةِ حَيْثُ كُنْتُ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم: ۱۱۵۳، مسند احمد حدیث رقم: ۱۹۷۵۷]۔

ترجمہ: حضرت سعید بن عاص فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں تکبیریں کس طرح کہتے تھے تو حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا آپ چار تکبیریں کہتے تھے۔ جنازہ کی تکبیروں کی تعداد۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا سچ فرماتے ہیں۔ حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا: میں بصرہ میں اسی طرح تکبیریں کہا کرتا تھا جبکہ میں اسی پر گورنر تھا۔

(913)۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ تِسْعًا، اَرْبَعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْكَعُ، وَفِي الثَّانِيَةِ يَقْرَأُ فَاِذَا فَرَغَ كَبَّرَ اَرْبَعًا، ثُمَّ رَكَعَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ نَحْوَهُ [المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم: ۵۶۸۶، ترمذی حدیث رقم: ۵۳۶]۔

ترجمہ: حضرت علقمہ اور حضرت اسود بیان فرماتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ عیدین میں نو تکبیریں کہتے تھے۔ چار قرأۃ سے پہلے، پھر تکبیر کہہ کر رکوع کرتے تھے۔ اور دوسری رکعت میں قرأۃ کرتے اور جب قرأۃ سے فارغ ہوجاتے تو چار تکبیریں کہتے۔ پھر رکوع کرتے۔

(914)۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا صَلَّى الصُّبْحَ مِنْ غَدَاةِ عَرَفَةَ يُقْبِلُ عَلٰى اَصْحَابِهِ فَيَقُولُ عَلٰى مَكَانِكُمْ وَيَقُولُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ فَيُكَبِّرُ مِنْ غَدَاةِ عَرَفَةَ اِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ آخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ رَوَاهُ

الدَّارقُطنِي [سنن الدارقطني حديث رقم: ۱۷۲۱]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب حج کے دن صبح کی نماز ادا فرماتے تو اپنے صحابہ کی طرف چہرۂ انور کر لیتے اور فرماتے: اپنی جگہ بیٹھے رہو۔ اور فرماتے: اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے تعریف ہے۔ حج کے دن کی صبح سے لے کر ایام تشریق کے آخری دن کی نمازِ عصر تک تکبیر کہتے رہتے تھے۔

(915)۔ وَعَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يُكَبِّرُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجرِ يَومَ عَرفَةَ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصرِ مِن يَومِ النَّحرِ يَقُولُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمدُ رَوَاهُ ابنُ اَبِی شَيبَةَ وَاِسنَادُهٗ صَحِيح [المصنف لابن ابی شیبة ۲/۷۴]۔

ترجمہ: حضرت ابوالاسود فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عرفہ کے دن صبح کی نماز سے نحر کے دن عصر کی نماز تک تکبیر پڑھتے تھے، کہتے تھے: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سواء کوئی عبادت کا حق دار نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اور اللہ کے لیے حمد ہے۔

(916)۔ وَعَنْ شَفِيقٍ عَن عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ يُكَبِّرُ بَعدَ صَلٰوةِ الْفَجرِ يَومَ عَرفَةَ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصرِ مِن آخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَيُكَبِّرُ بَعدَ الْعَصرِ رَوَاهُ ابنُ اَبِی شَيبَةَ وَاِسنَادُهٗ صَحِيح [المصنف لابن ابی شیبة ۲/۷۲، کتاب الآثار حدیث رقم: ۲۰۸]۔

ترجمہ: حضرت شفیق نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کیا ہے کہ آپ حج کے دن صبح کی نماز سے ایام تشریق کے آخری دن کی عصر تک تکبیر کہتے رہتے تھے۔ اور اس عصر کے بعد بھی تکبیر کہتے تھے۔

اَلْاُضْحِيَةُ الْوَاجِبَةُ عَلٰى مَنِ اسْتَطَاعَ

طاقت رکھنے والوں پر قربانی کا وجوب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ [الکوثر: ۲] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔ وقَالَ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ [الحج: ۳۲] اور فرمایا:

جواللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے گا تو یہ دلوں کے تقوے کی بات ہے۔

(917)۔ عَن اَبِی هُرَیْرَة ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَن كَانَ لَهُ سَعَةٌ وَلَم یُضَحِّ فَلَا یَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ۳۱۲۳]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس وسعت ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔

(918)۔ وَعَن عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَا عَمِلَ ابنُ آدَمَ مِن عَمَلٍ یَومَ النَّحرِ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ مِن اِهرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهُ لَیَأتِی یَومَ القِیَامَةِ بِقُرُونِهَا وَاَشعَارِهَا وَاَظلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللّٰہِ بِمَكَانٍ قَبلَ اَن یَقَعَ بِالْاَرضِ فَطِیبُوا بِهَا نَفسًا رَوَاهُ التِّرمِذِی وَابنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم: ۱۴۹۳، ابن ماجة حديث رقم: ۳۱۲۶]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قربانی کے دن آدم کا بیٹا کوئی ایسا عمل نہیں کرتا جو خون بہانے سے زیادہ اللہ کو پیارا ہو۔ اور وہ قربانی قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت آئے گی۔ اور بے شک خون زمین پر گرنے سے پہلے پہلے اللہ کے ہاں قبولیت پا جاتا ہے اور اس بات سے خوش ہو جاؤ۔

(919)۔ وَعَن اِبرَاهِیمَ قَالَ، اَلْاُضحِیَةُ وَاجِبَةٌ عَلٰی اَهلِ الْاَمصَارِ مَا خَلَا الحَاجَّ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِی كِتَابِ الْآثَارِ وَقَالَ وَبِهِ نَأخُذُ وَهُوَ قَولُ اَبِی حَنِیفَةَ رَحِمَهُ اللّٰہُ تَعَالٰی [كتاب الآثار حديث رقم: ۷۸۵]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ قربانیاں ہر علاقے والوں پر واجب ہیں سوائے حاجیوں کے۔ امام محمد فرماتے ہیں کہ ہم اس سے دلیل پکڑتے ہیں اور یہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے۔

(920)۔ وَعَن اَنَسٍ ﷺ قَالَ ضَحّٰی رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ بِكَبشَینِ اَملَحَینِ اَقرَنَینِ ذَبَحَهُمَا بِیَدِهٖ وَسَمّٰی وَكَبَّرَ، قَالَ رَأَیتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلٰی صِفَاحِهِمَا وَیَقُولُ بِسمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَكبَرُ رَوَاهُ

مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَاَبُوْدَاؤد وَالتِرمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [مسلم حدیث رقم:۵۰۸۷، بخاری حدیث رقم:۵۵۶۵، ترمذی حدیث رقم:۱۴۹۴، نسائی حدیث رقم:۴۳۸۵، ابن ماجة حدیث رقم:۳۱۲۰، سنن الدارمی حدیث رقم: ۱۹۵۱، مسند احمد حدیث رقم:۱۱۹۶۶]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو چتکبرے، سینگوں والے مینڈھوں کی قربانی دی، انہیں اپنے دستِ اقدس سے ذبح فرمایا اور اللہ کا نام لیا اور تکبیر کہی۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو ان کے پہلو پر پاؤں رکھے ہوئے دیکھا۔ اور فرما رہے تھے بِسْمِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ یعنی اللہ کے نام سے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

(921)۔ وَعَنْ جَابِرِ بنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ فِي يَوْمِ عِيْدٍ، فَقَالَ حِيْنَ وَجَّهَهُمَا، وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اِلٰى آخِرِ الْآيَةِ، اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ اُمَّتِهٖ ثُمَّ سَمّٰى وَ كَبَّرَ وَذَبَحَ رَوَاهُ الطَّحَاوِي وَرَوٰى اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤد وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي نَحْوَهٗ [شرح معانی الآثار للطحاوی ۲/۲۷۶، مسند احمد حدیث رقم:۱۵۰۳۲، ابو داؤد حدیث رقم:۲۷۹۵، ترمذی حدیث رقم:۱۵۲۱، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۱۲۱، سنن الدارمی حدیث رقم:۱۹۵۲]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عید کے دن دو مینڈھے ذبح فرمائے۔ جب انہیں قبلہ رخ کیا تو فرمایا: میں اپنے چہرے کو اس کی طرف متوجہ کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا (آگے پوری آیت)۔ اے اللہ تیری توفیق سے اور تیری خاطر، محمد کی طرف سے اور اس کی امت کی طرف سے۔ پھر بسم اللہ پڑھی اور تکبیر کہی اور ذبح کر دیا۔

(922)۔ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ، اَلْبَقَرَةُ عَنْ سَبعَةٍ وَالجَزُوْرُ عَنْ سَبعَةٍ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَ مُسلِم وَاَبُوْدَاؤد [مؤطا امام محمد صفحة ۲۸۳، مسلم حدیث رقم:۳۱۸۵، ابو داؤد حدیث رقم:۲۸۰۸، ترمذی حدیث رقم:۹۰۴، ۱۵۰۲، ابن ماجة حدیث رقم:۳۱۳۲]۔ قال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح، بل عمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی ﷺ وغیرهم، وهو قول سفیان الثوری وابن المبارک، والشافعی واحمد واسحاق۔ وقال محمد بهذا نأخذ وهو قول ابی حنیفة والعامة من فقهائنا رحمهم اللّٰه۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گائے سات کی طرف سے ہے اور اونٹ سات کی طرف سے ہے۔

(923)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَذْبَحُوا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يُعْسَرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذْعَةً مِنَ الضَّانِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٥٠٨٢، ابو داؤد حديث رقم: ٢٧٩٧، نسائى حديث رقم: ٤٣٧٨، ابن ماجة حديث رقم: ٣١٤١]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سال سے کم عمر والا ذبح مت کرو۔ لیکن اگر تمہیں دستیابی مشکل ہو تو چھ ماہ کا دنبہ ذبح کرو۔

(924)۔ وَعَنِ الْبَرَآءِ قَالَ ضَحّٰى خَالِي اَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عِنْدِي جَذْعَةً مِنَ الْمَعْزِ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا وَ لَا تُصْلِحُ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ضَحّٰى قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَ اَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٥٠٦٩، بخارى حديث رقم: ٥٥٥٦، ابو داؤد حديث رقم: ٢٨٠٠، ٢٨٠١، ترمذى حديث رقم: ١٥٠٨]۔

ترجمہ: حضرت براء ؓ فرماتے ہیں کہ میرے ماموں ابو بردہ نے نماز سے پہلے قربانی کر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ گوشت والی بکری ہوئی۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس چھ ماہ کا بکرا ہے۔ فرمایا: اسی کو ذبح کر دے مگر یہ تیرے سواء کسی کے لیے جائز نہیں۔ پھر فرمایا: جس نے نماز سے پہلے ذبح کر دیا اس نے اپنی ذات کے لیے ذبح کیا اور جس نے نماز کے بعد ذبح کیا بلاشبہ اس کی قربانی مکمل ہوئی اور وہ مسلمانوں کی سنت کو پہنچ گیا۔

(925)۔ وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا فَاَشَارَ بِيَدِهِ، فَقَالَ اَرْبَعاً، اَلْعَرْجَآءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا، اَلْعَوْرَآءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا، وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا، وَالْعَجْفَآءُ الَّتِي لَا تُنْقِي رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِي وَاَبُودَاؤد وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [مؤطا مالك كتاب الضحايا حديث رقم: ١، مسند احمد حديث رقم: ١٨٥٦٩، ترمذى حديث

رقم:۱۴۹۷، ابو داؤد حديث رقم:۲۸۰۲، نسائی حديث رقم:۴۳۷۰، ابن ماجة حديث رقم:۳۱۴۴، سنن الدارمی حديث رقم:۱۹۵۵]۔الحديث صحيح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ قربانی کے لیے کون سے جانور سے بچا جائے۔تو اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ کر کے فرمایا چار سے۔لنگڑا جس کا لنگڑا پن واضح ہو، کانا جس کا کانا پن واضح ہو، بیمار جس کی بیماری واضح ہو اور دبلا جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔

(926)۔ وَعَنْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، مَا عَضْبَاءُ الْأُذُنِ؟ قَالَ إِذَا كَانَ النِّصْفُ فَأَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ مَقْطُوعًا رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ۲/۲۷۱]۔

ترجمہ: حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب سے کہا کان کٹا جانور کون سا ہے؟ فرمایا جس کا آدھا اور اس سے زیادہ کان کٹا ہوا ہو۔

(927)۔ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا بَأْسَ بِإِخْصَاءِ الْبَهَائِمِ إِذَا كَانَ يُرَادُ بِهِ صَلَاحُهَا رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي كِتَابِ الْآثَارِ [كتاب الآثار حديث رقم ۷۹۵ و ابو يوسف فی الآثار حديث رقم:۱۰۵۷ و اورده الخوارزمی فی جامع المسانيد ۲/۳۰۲]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جانوروں کو خصی کرنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ اس سے ان کی صحت کی درستی کا ارادہ کیا جائے۔

(928)۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَائِطٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ ذَبَحَ أَحَدُهُمَا عَنْ نَفْسِهِ وَالْآخَرُ عَمَّنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي كِتَابِ الْآثَارِ [كتاب الآثار حديث رقم:۷۸۷ و ابو يوسف فی الآثار حديث رقم:۳۰۷، جامع المسانيد ۲/۲۴۵]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن سائط فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دو چتکبرے مینڈھے ذبح فرمائے۔ان میں سے ایک اپنی طرف سے ذبح فرمایا اور دوسرا ہر اس شخص کی طرف سے جس نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا۔

(929)۔ وَعَنْ حَنَشٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ، فَقُلْتُ لَهُ مَا هٰذِهِ؟ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَوْصَانِي أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِي نَحْوَهُ [ابو داؤد

حدیث رقم: ۲۷۹۰، ترمذی حدیث رقم: ۱۴۹۵]۔قال الترمذی غریب

ترجمہ: حضرت حنش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ﷛ کو دو مینڈھے ذبح کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے عرض کیا یہ کیا ہے؟ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ آپ کی طرف سے قربانی دیا کروں۔ اس لیے میں آپ کی طرف سے قربانی دیتا ہوں۔

(930)۔ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ : اَلْاَضْحیٰ یَوْمَانِ بَعْدَ یَوْمِ الْاَضْحیٰ رَوَاہُ مَالِکٌ [مؤطا مالک کتاب الضحایة باب الضحیة عما فی بطن العداة و ذکر ایام الاضحیٰ حدیث رقم: ۱۲]۔صحیح

ترجمہ: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قربانی کے دو دن مزید ہوتے ہیں قربانی کے دن کے بعد۔

(931)۔ وَعَنْ مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ﷛ قَالَ: اَلْاَضْحیٰ یَوْمَانِ بَعْدَ یَوْمِ الْاَضْحیٰ رَوَاہُ مَالِکٌ [مؤطا مالک کتاب الضحایة باب الضحیة عما فی بطن العداة و ذکر ایام الاضحیٰ حدیث رقم: ۱۲]۔صحیح

ترجمہ: حضرت امام مالک فرماتے ہیں کہ ان تک حضرت علی بن ابی طالب ﷛ کا فرمان پہنچا ہے کہ: قربانی عید الاضحیٰ کے دو دن بعد تک ہے۔

(932)۔ وَعَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ الْاَضْحیٰ ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ، یَوْمَانِ بَعْدَ یَوْمِ النَّحْرِ رَوَاہُ مُحَمَّدٌ فِیْ کِتَابِ الْاٰثَارِ [کتاب الآثار حدیث رقم: ۷۸۶]۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ قربانی تین دن تک ہوتی ہے۔ نحر کے دن کے بعد مزید دو دن۔

(933)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷛ قَالَ، اَلذَّبْحُ بَعْدَ النَّحْرِ یَوْمَانِ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ [السنن الکبریٰ للبیھقی ۹/۲۹۷]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷛ نے فرمایا: ذبح، نحر کے دن کے بعد دو دن مزید ہے۔

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

کتاب الجنائز

بَابُ ثَوَابِ الْمَرَضِ

مریض کے ثواب کا باب

(934)۔ عَنْ يَحيَ بنِ سَعِيدٍ قَالَ اِنَّ رَجُلاً جَآءَهُ الْمَوتُ فِی زَمَنِ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ هَنِيئاً لَهُ مَاتَ وَلَمْ يُبْتَلَ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ وَيحَکَ مَا يُدرِيکَ اَنَّ اللّٰہَ ابتَلَاهُ بِمَرَضٍ فَکَفَّرَ عَنهُ مِن سَيِّئَاتِهٖ رَوَاهُ مَالِکٌ [مؤطا مالک، کتاب العین حدیث رقم:۸]۔

ترجمہ: حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی کو موت آئی۔ کسی نے کہا بڑا خوش قسمت ہے مر گیا ہے اور کسی مرض میں مبتلا نہیں ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے۔ تجھے کیا خبر کہ اگر اللہ اسے مرض میں مبتلا کرتا تو اس کے گناہ معاف کر دیتا۔

(935)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا کَثُرَتْ ذُنُوبُ الْعَبْدِ وَلَمْ يَکُنْ لَهُ مَا يُکَفِّرُهَا مِنَ الْعَمَلِ، اِبتَلَاهُ اللّٰہُ بِالْحُزنِ لِيُکَفِّرَهَا عَنهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم:۲۵۲۹۰]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور انہیں مٹانے والا کوئی عمل نہیں ہوتا تو اللہ اسے غم میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ انہیں معاف کرے۔

(936)۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بنِ خَالِدٍ عَن اَبِيهِ عَن جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللّٰہِ مَنزِلَةٌ لَمْ يَبلُغهَا بِعَمَلِهٖ، اِبتَلَاهُ اللّٰہُ فِی جَسَدِهٖ اَو فِی مَالِهٖ اَو فِی وَلَدِهٖ، ثُمَّ صَبَّرَهُ عَلٰی ذٰلِکَ حَتّٰی يُبَلِّغَهُ الْمَنزِلَةَ الَّتِی سَبَقَت لَهُ مِنَ اللّٰہِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُو دَاؤد [مسند احمد حدیث

رقم: ۲۲۴۰۱، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۰۹۰]۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت محمد بن خالد اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی بندے کے لیے اللہ کی طرف سے ایک منزل مقرر ہو جاتی ہے جس تک وہ اپنے عمل کے ذریعے نہیں پہنچ سکتا تو اللہ اسے جسمانی تکلیف میں یا مالی مشکل میں یا اولاد کی پریشانی میں مبتلا کر دیتا ہے۔ پھر اسے اس پر صبر دیتا ہے حتیٰ کہ اسے اس منزل تک پہنچا دیتا ہے جو اللہ کی طرف سے اس کے لیے مقرر ہوئی ہوتی ہے۔

(937)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ یَوَدُّ اَھْلُ الْعَافِیَۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حِیْنَ یُعْطٰی اَھْلُ الْبَلَآئِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَھُمْ کَانَتْ قُرِضَتْ فِی الدُّنْیَا بِالْمَقَارِیْضِ رَوَاہُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ۲۴۰۲]۔ وقال غریب

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جب دکھیوں کو اجر دیا جائے گا تو سکھی لوگ اس بات کی خواہش کریں گے کہ کاش ان کے جسموں کو دنیا میں قینچیوں کے ساتھ چیرا گیا ہوتا۔

(938)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی مَرِیْضٍ فَمُرْہُ یَدْعُوْلَکَ فَاِنَّ دُعَآئَ ہٗ کَدُعَآئِ الْمَلٰئِکَۃِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ [ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۴۴۱]۔ مرسل صحیح

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو کسی مریض کے پاس جائے تو اسے کہہ وہ تیرے لیے دعا کرے۔ بے شک اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے۔

عِیَادَۃُ الْمَرِیْضِ

مریض کی عیادت

(939)۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِیْلَ مَاھُنَّ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِذَا لَقِیْتَہٗ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاِذَا دَعَاکَ فَاَجِبْہُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَکَ فَانْصَحْ لَہٗ وَاِذَا عَطِسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ فَشَمِّتْہُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْہُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْہُ رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث

رقم: ۵۶۵۱، نسائی حدیث رقم: ۱۹۳۸، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۴۳۳]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر سات حق ہیں۔عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کیا ہیں؟ فرمایا: جب تو اس سے ملے تو اسے سلام کہہ، جب وہ تجھے دعوت دے تو قبول کر، جب وہ تجھ سے بھلائی چاہے تو تو اس کی بھلائی کر، جب وہ چھینک لے اور الحمدللہ پڑھے تو تو جواب دے، جب وہ بیمار پڑے تو تو اس کی عیادت کر اور جب وہ فوت ہو جائے تو تو اس کے جنازے کے ساتھ جا۔

(940)۔ وَعَن ثَوبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْمُسلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرجِعَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۶۵۵۱، ترمذی حدیث رقم: ۹۶۷، مسند احمد حدیث رقم: ۲۲۴۶۹]۔

ترجمہ: حضرت ثوبان ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی مسلمان کی عیادت اس کا کوئی مسلمان بھائی کرتا ہے تو وہ جنت کے خوشے میں رہتا ہے حتیٰ کہ واپس آ جائے۔

(941)۔ وَعَن اَبِي هُرَيْرَةَ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُولُ يَومَ الْقِيٰمَةِ يَا ابنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي، قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُودُكَ وَاَنتَ رَبُّ الْعٰلَمِينَ؟ قَالَ اَمَا عَلِمتَ اَنَّ عَبدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ، اَمَا عَلِمتَ اَنَّكَ لَو عُدتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِندَهُ، يَا ابنَ آدَمَ استَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي، قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنتَ رَبُّ الْعٰلَمِينَ؟ قَالَ اَمَا عَلِمتَ اَنَّهُ استَطْعَمَكَ عَبدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ، اَمَا عَلِمتَ اَنَّكَ لَو اَطعَمتَهُ لَوَجَدتَ ذٰلِكَ عِندِي، يَا ابنَ آدَمَ استَسقَيتُكَ فَلَمْ تَسقِنِي، قَالَ يَارَبِّ كَيْفَ اَسقِيكَ وَاَنتَ رَبُّ الْعٰلَمِينَ؟ قَالَ استَسقَاكَ عَبدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسقِهِ، اَمَا عَلِمتَ اَنَّكَ لَو سَقَيتَهُ وَجَدتَ ذٰلِكَ عِندِي رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۶۵۵۶]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا اے ابنِ آدم! میں بیمار ہوا تھا تو نے میری عیادت نہیں کی تھی۔ وہ عرض کرے گا اے میرے رب میں تیری

عیادت کیسے کرتا جب کہ تو رب العالمین ہے۔ فرمائے گا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا اور تو نے اس کی عیادت نہیں کی، تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اے ابنِ آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ وہ عرض کرے گا اے میرے رب میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا جب کہ تو رب العالمین ہے۔ فرمائے گا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اس کا اجر میرے پاس پاتا۔ اے ابنِ آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا اور تو نے مجھے پانی نہیں پلایا تھا۔ وہ عرض کرے گا اے میرے رب میں تجھے کیسے پانی پلاتا جب کہ تو رب العالمین ہے۔ فرمائے گا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا اور تو نے اسے پانی نہیں پلایا تھا۔ تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اسے پانی پلاتا تو اس کا اجر میرے پاس پاتا۔

(942)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اشْتَكَى مِنَّا إِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ قَالَ، أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَماً رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۵۷۰۷، بخاری حدیث رقم:۵۶۷۵، ابو داؤد حدیث رقم:۳۸۹۰، ترمذی حدیث رقم:۹۷۳، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۶۱۹، مسند احمد حدیث رقم:۵۶۷]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی انسان بیمار ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس پر دایاں ہاتھ پھیرتے۔ پھر فرماتے، اے تمام انسانوں کے رب بیماری کو لے جا اور شفا دے، تو شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں۔ ایسی شفا دے جو بیماری کا نشان بھی نہ چھوڑے۔

بَابُ ذِكْرِ الْمَوْتِ

موت کے ذکر کا باب

(943)۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَقُولُ لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۷۲۲۹، ابو داؤد حدیث رقم:۳۱۱۳،

ابن ماجة حديث رقم:۴۱۶۷، مسند احمد حديث رقم:۱۴۱۳۳]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷜ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کے وصال شریف سے تین دن پہلے سنا: تم میں سے کوئی شخص اللہ سے حسنِ ظن کے سواء ہرگز نہ مرے۔

(944)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ، اَلْمَوتِ رَوَاهُ التِّرمَذِی وَالنَّسَائِی وَابنُ مَاجَةَ [ترمذی حديث رقم:۲۳۰۷، نسائی حديث رقم:۱۸۲۴، ابن ماجة حديث رقم:۴۲۵۸، مسند احمد حديث رقم:۷۹۴۴]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لذتوں کو تباہ کرنے والی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔

(945)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَاتَمَنَّوُا الْمَوتَ فَاِنَّ هَولَ الْمُطَّلَعِ شَدِیدٌ وَاِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ اَنْ یَطُولَ عُمَرُ الْعَبدِ وَیَرزُقَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْاِنَابَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم:۱۴۵۷۶]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت جابر ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا موت کی تمنا ہرگز نہ کرو۔ بے شک جان کنی کا موقع بڑا سخت ہے۔ یہ بڑے نصیب کی بات ہے کہ بندے کی عمر زیادہ ہو اور اللہ عزوجل اسے اطاعت کی طرف راغب رہنے کی توفیق دے۔

مَا یُقَالُ عِندَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

جس پر موت کا وقت آ جائے اس کے پاس کیا کیا جائے

(946)۔ عَنْ اَبِی سَعِیدٍ وَاَبِی هُرَیرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَقِّنُوا اَمْوَاتَكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:۲۱۲۳، ترمذی حديث رقم:۹۷۶، ابو داؤد حديث رقم:۳۱۱۷، نسائی حديث رقم:۱۸۲۶، ابن ماجة حديث رقم:۱۴۴۵، مسند احمد حديث رقم:۱۰۹۹۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے

مرنے والوں کولا الہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو۔

(947)۔ وَعَن مُعَاذِ ابنِ جَبَلٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَن کَانَ آخِرُ کَلَامِہٖ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ اَبُو دَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم: ۳۱۱۶]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل ﷛ فرماتے ہیں کہ جس کے آخری الفاظ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہوئے۔ وہ جنت میں داخل ہوا۔

(948)۔ وَعَن مَعْقِلِ بنِ یَسَارٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ، اِقْرَؤُا سُورَۃَ یٰسٓ عَلٰی مَوتَاکُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ اَبُو دَاوٗد وَ ابْنُ مَاجَۃَ [ابو داؤد حدیث رقم: ۳۱۲۱، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۴۴۸، مسند احمد حدیث رقم: ۲۰۳۲۵]۔ ضعیف

ترجمہ: حضرت معقل بن یسار ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مرنے والوں پر سورۃ یاسین پڑھا کرو۔

قُبلَۃُ الْمَیِّتِ

میت کا بوسہ

(949)۔ عَن عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا قَالَت اِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَبَّلَ عُثْمَانَ بنَ مَظْعُونَ وَھُوَ مَیِّتٌ وَھُوَ یَبکِی، حَتّٰی سَالَ دُمُوعُ النَّبِیِّ ﷺ عَلٰی وَجہِ عُثْمَانَ رَوَاہُ التِّرمَذِی وَ اَبُو دَاوٗد وَ ابنُ مَاجَۃَ [ابو داؤد حدیث رقم: ۳۱۶۳، ترمذی حدیث رقم: ۹۸۹، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۴۵۶، مسند احمد حدیث رقم: ۲۴۲۲۰]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون کو بوسہ دیا جب کہ وہ فوت ہو چکے تھے اور آپ ﷺ رو رہے تھے حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ کے آنسو عثمان کے چہرے پر بہنے لگے۔

(950)۔ وَعَنھَا رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا قَالَت اِنَّ اَبَابَکرٍ قَبَّلَ النَّبِیَّ ﷺ وَھُوَ مَیِّتٌ رَوَاہُ التِّرمَذِی وَ ابنُ مَاجَۃَ [ترمذی حدیث رقم: ۹۸۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۱۶۳، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۴۵۷، مسند احمد

حدیث رقم: ۲۴۳۳۲]۔ قال الترمذی حسن صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر ﷺ نے نبی کریم ﷺ کو بوسہ دیا جب کہ آپ ﷺ کا وصال ہو چکا تھا۔

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَتَكْفِيْنِهٖ

میت کو غسل اور کفن دینے کا باب

(951)۔ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ، فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثاً اَوْ خَمْساً اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، اِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْراً اَوْ شَيْئاً مِنْ كَافُوْرٍ، فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ، فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ، فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهٗ، فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اغْسِلْنَهَا وِتْراً، ثَلَاثاً اَوْ خَمْساً اَوْ سَبْعاً وَابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم: ۲۱۷۴، بخاری حدیث رقم: ۱۲۶۳، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۱۴۵، نسائی حدیث رقم: ۱۸۸۱]۔

ترجمہ: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ ﷺ کی شہزادی رضی اللہ عنہا کو غسل دے رہے تھے۔ فرمایا: اسے تین مرتبہ غسل دو یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ پانی بہاؤ۔ مناسب سمجھو تو پانی اور بیری کا استعمال کرو۔ آخر میں کافور یا کافور جیسی کوئی چیز لگا دو۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہو گئیں تو ہم نے آپ ﷺ کو اطلاع کر دی۔ آپ ﷺ نے ہماری طرف اپنا تہبند شریف پھینکا اور فرمایا اسے زیر جامہ کے طور پر پہناؤ۔ ایک روایت میں ہے کہ فرمایا اسے طاق تعداد میں غسل دو تین، پانچ یا سات مرتبہ۔ اس کے دائیں اعضاء اور وضو کے اعضاء سے شروع کرو۔

(952)۔ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ لَهَا فِيْ كَمْ كُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ سُحُوْلِيَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۲۱۸۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے زوجہ نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال

کیا۔میں نے ان سے عرض کیا رسول اللہ ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا؟ فرمایا تین سوتی کپڑوں میں۔

(953)۔ وَعَنْ سَمَاکَ عَنْ جَابِرِ بنِ سَمُرَةَ قَالَ کُفِّنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ قَمِيصٍ وَإِزَارٍ وَلِفَافَةٍ رَوَاهُ عَدِى فِي الْكَامِلِ [ابن عدی ۷/۴۷]۔ الحديث ضعيف وله شواهد صحيحة

ترجمہ: حضرت سماک رضی اللہ عنہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔قمیض، ازار اور لفافے میں۔

(954)۔ وَعَنْ لَيْلَى بِنْتِ قَانِفِ الثَّقَفِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ فِيمَنْ غَسَلَ أُمَّ كُلْثُوم ابْنَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ وَفَاتِهَا فَكَانَ أَوَّلُ مَا أَعْطَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْحَقْوَةَ، ثُمَّ الدِّرْعَ، ثُمَّ الْخِمَارَ، ثُمَّ الْمِلْحَفَةَ، ثُمَّ أُدْرِجَتْ بَعْدُ فِي الثَّوْبِ الْآخِرِ، قَالَتْ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ عِنْدَ الْبَابِ مَعَهُ كَفَنُهَا يُنَاوِلُنَاهَا ثَوْبًا ثَوْبًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ [ابو داؤد حدیث رقم: ۳۱۵۷]۔ صحيح وله شواهد بالفاظ مختلفة

ترجمہ: حضرت لیلیٰ بن قانف ثقفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ان میں شامل تھی جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی شہزادی ام کلثوم کو ان کی وفات پر غسل دیا۔سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے مجھے ازار عطا فرمایا۔پھر چادر، پھر دوپٹہ، پھر لفافہ، پھر ایک اور کپڑے میں انہیں لپیٹا گیا۔فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دروازے کے پاس تشریف فرما تھے آپ ﷺ کے پاس ان کا کفن تھا اور آپ ایک ایک کپڑا کر کے پکڑا رہے تھے۔

(955)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُغَالُوا فِي الْكَفَنِ فَإِنَّهُ يُسْلَبُ سَلْبًا سَرِيعًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم: ۳۱۵۴]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کفن میں فضول خرچی مت کرو کیونکہ مہنگا کفن بہت جلد چھینا جاتا ہے۔

(956)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ وَمِنْ خَيْرِ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ، فَإِنَّهُ يُنْبِتُ الشَّعْرَ وَيَجْلُو

الْبَصَرَ رَوَاهُ اَبُودَاؤدَ وَالتِّرمَذِی [ابو داؤد حدیث رقم:۳۸۷۸، ترمذی حدیث رقم:۹۹۴، نسائی حدیث رقم:۱۸۹۶، ابن ماجة حدیث رقم:۱۴۷۲، مسند احمد حدیث رقم:۲۲۲۳]۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو یہ تمہارے بہترین کپڑوں میں سے ہیں۔ انہی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو اور تمہارے سُرموں میں سے بہترین اثمد ہے یہ بالوں کو اگاتا ہے اور بینائی کو تیز کرتا ہے۔

(957)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس ﷺ قَالَ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتلٰی اُحُدٍ اَنْ يُنْزَعَ عَنهُمُ الْحَدِيدَ وَالْجُلُودَ وَاَنْ يُدْفَنُوا بِدِمَآئِ هِمْ وَثِيَابِهِمْ رَوَاهُ ابُودَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِی رِوَايَةِ البُخَارِی وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ [ابو داؤد حدیث رقم:۳۱۳۴، ابن ماجة حدیث رقم:۱۵۱۵، بخاری حدیث رقم:۱۳۴۶، ۱۳۴۷]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کے شہیدوں کے بارے میں حکم دیا کہ ان پر سے ہتھیار اور حفاظتی چمڑا اتار دیا جائے اور ان کو خون اور کپڑوں سمیت دفن کر دیا جائے۔

بَابُ الْمَشْيِ بِالْجَنَازَةِ

جنازے کے ساتھ چلنے کا باب

(958)۔ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَسرِعُوا بِالجَنَازَةِ فَاِنْ تَکُ صَالِحَةً فَخَيرٌ تُقَدِّمُونَهَا اِلَيْهِ وَاِن تَکُ سِوٰی ذٰلِکَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَن رِقَابِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَالبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۲۱۸۶، بخاری حدیث رقم:۱۳۱۵، ابو داؤد حدیث رقم:۳۱۸۱، ترمذی حدیث رقم:۱۰۱۵، نسائی حدیث رقم:۱۹۱۰، ابن ماجة حدیث رقم:۱۴۷۷، مسند احمد حدیث رقم:۷۲۹۰]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنازے کے ساتھ جلدی کرو۔ اگر وہ نیک تھا تو تم نے اسے اچھی جگہ پہنچانا ہے۔ اگر اس کے علاوہ تھا تو وہ شر ہے اسے تم نے اپنی گردنوں سے اتارنا ہوتا ہے۔

(959)۔ وَعَنْ طَاؤس قَالَ مَا مَشٰی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی مَاتَ اِلَّا خَلفَ الجَنَازَةِ رَوَاهُ

عَبْدُالرَّزَّاقِ وَاِسنَادُهُ مُرسَلٌ صَحِيْح [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم: ۶۲۶۲]۔

ترجمہ: حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وفات پانے تک جنازے کے پیچھے ہی چلا کرتے تھے۔

(960)۔ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَلَا تُتْبَعُ، وَلَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْ دَاؤُد وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم: ۱۰۱۱، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۱۸۴، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۴۸۴، مسند احمد حدیث رقم: ۳۹۳۸]۔ ضعیف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنازہ کے پیچھے چلا جاتا ہے، جنازہ پیچھے نہیں چلتا، جو جنازے سے آگے چلا وہ جنازے کے ساتھ نہیں ہے۔

(961)۔ وَعَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ الْاَسْوَدُ اِذَا كَانَ مَعَهَا نِسَآءٌ اَخَذَ بِيَدِى فَتَقَدَّمْنَا نَمْشِى اَمَامَهَا، فَاِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهَا نِسَآءٌ مَشَيْنَا خَلفَهَا رَوَاهُ الطَّحَاوِى [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۳۱۳]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر جنازے کے ساتھ عورتیں آجائیں تو حضرت اسود میرا ہاتھ پکڑ لیتے اور ہم بڑھ کر اس کے آگے چلنے لگتے اور جب اس کے ساتھ عورتیں نہ ہوتیں تو ہم اس کے پیچھے چلتے تھے۔

(962)۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ السَّيْرَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ رَوَاهُ الطَّحَاوِى [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۳۱۳]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان جنازے کے آگے چلنا مکروہ سمجھتے تھے۔

(963)۔ وَعَنْ اَبِى عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةً فَلْيَحْمِلْ بِجَوَانِبِ السَّرِيْرِ كُلِّهَا، فَاِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ، ثُمَّ اِنْ شَآءَ فَلْيَتَطَوَّعْ وَاِنْ شَآءَ فَلْيَدَعْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاِسنَادُهُ مُرسَلٌ جَيِّدٌ [ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۴۷۸، مسند ابی داؤد الطیالسی حدیث رقم: ۳۳۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جو جنازے کے ساتھ چلے تو اسے چاہیے کہ چارپائی کو تمام اطراف سے کندھا دے۔ یہ سنت ہے پھر اگر چاہے تو مزید اٹھا کر ثواب حاصل کر لے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔

(964)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ حَمْلُ الْجَنَازَةِ بِجَوَانِبِ السَّرِيْرِ الْاَرْبَعِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ [كتاب الآثار حديث رقم:٢٣٣، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٦٥١٧، مسند امام اعظم حديث رقم:١٦٧]۔ الحديث صحيح وعليه العمل

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنازے کو چار پائی کی چاروں اطراف سے اٹھانا سنت ہے۔

بَابُ صِفَةِ صَلوٰةِ الْجَنَازَةِ

جنازے کا طریقہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا [التوبة: ٨٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: منافقوں میں سے کسی ایک پر بھی کبھی نماز نہ پڑھیں۔

(965)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعٰى لِلنَّجَاشِيِّ الْيَوْمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٢٢٠٤، بخاری حديث رقم:١٣٣٣، ابو داؤد حديث رقم:٣٢٠٤، نسائی حديث رقم:١٩٧١، ترمذی حديث رقم:١٠٢٢، ابن ماجة حديث رقم:١٥٣٤، مؤطا مالك، كتاب الجنائز:١٤، مسند احمد حديث رقم:٧٧٩٥]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس دن نجاشی فوت ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی وفات کا اعلان کرایا اور صحابہ کے ساتھ جنازہ گاہ کی طرف نکلے ان کی صفیں بنائیں اور چار تکبیریں ادا فرمائیں۔

(966)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كُشِفَ لِلنَّبِيِّ ﷺ عَنْ سَرِيْرِ النَّجَاشِيِّ حَتّٰى رَآهُ وَصَلّٰى عَلَيْهِ وَقَالَ عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ رضی اللہ عنہ وَلَا نَظُنُّ اِلَّا اَنَّهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ [مسند احمد حديث رقم:٢٠٠٢٧، صحيح ابن حبان حديث رقم:٣١٠٢]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے نجاشی کی چار پائی بے حجاب کر دی گئی تھی حتیٰ کہ آپ ﷺ اسے دیکھ رہے تھے اور آپ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

کہ ہمیں یقین تھا کہ وہ آپ کے سامنے تھا۔

(967)۔ وَعَنْ سلمانَ الْمُؤَذِّنِ قَالَ تُوُفِّيَ اَبُو شُرَيحةَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ زَيدُ بنُ اَرقَمَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَربعاً فَقُلْنَا مَا هٰذَا فَقَالَ هٰكَذَا رَأَيتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَفعَلُ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۳۱۸]۔

ترجمہ: حضرت سلمان موذن فرماتے ہیں کہ ابوشریحہ فوت ہو گئے اوران کی نمازِ جنازہ زید بن ارقم نے پڑھائی۔ آپ نے ان پر چار تکبیریں پڑھیں۔ ہم نے کہا یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

(968)۔ وَعَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ آخِرُ مَا كَبَّرَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْجَنَائِزِ اَربَعُ تَكبِيرَاتٍ وَكَبَّرَ عُمَرُ عَلٰى اَبِي بَكرٍ اَربعاً وَكَبَّرَ ابنُ عُمَرَ عَلٰى عُمَرَ اَربعاً وَكَبَّرَ الحَسَنُ بنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَلِيٍّ اَربعاً وَكَبَّرَ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ عَلَى الْحَسَنِ اَربعاً وَكَبَّرَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى آدَمَ اَربعاً رَوَاهُ الحَاكِمُ فِي الْمُستَدرَكِ وَالبَيهقِي فِي سُنَنِهٖ وَالطَّبَرَانِي [المستدرک حدیث رقم:۱۴۵۵، السنن الکبریٰ للبیہقی ۴/۳۷، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم:۱۱۴۹۵]۔ضعیف

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سب سے آخر میں جنازوں پر چار تکبیریں پڑھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ پر چار تکبیریں پڑھیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر چار تکبیریں پڑھیں۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ پر چار تکبیریں پڑھیں اور فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام پر چار تکبیریں پڑھیں۔

(969)۔ وَعَنْ اَبِي حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبرَاهِيمَ عَنْ غَيرِ وَاحِدٍ اَنَّ عُمَرَ بنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ جَمَعَ اَصحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُمْ عَنِ التَّكبِيرِ، قَالَ لَهُمُ انْظُرُوا آخِرَ جَنَازَةٍ كَبَّرَ عَلَيهَا النَّبِيُّ ﷺ فَوَجَدُوهُ قَدْ كَبَّرَ اَربعاً حَتّٰى قُبِضَ، قَالَ عُمَرُ فَكَبِّرُوا اَربعاً رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِي مُسْنَدِهٖ [مسند امام اعظم صفحة ۱۰۲]۔فيه احاديث كثيرة صحيحة

ترجمہ: حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ حضرت حماد سے وہ حضرت ابراہیم سے وہ ایک سے زیادہ لوگوں سے

روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے تمام صحابہ کو جمع کیا۔ اور ان سے تکبیروں کے بارے میں پوچھا اور ان سے فرمایا کہ آخری جنازے پر غور کرو جس پر نبی کریم ﷺ نے تکبیریں پڑھیں۔ طے یہ پایا کہ آپ ﷺ نے چار تکبیریں پڑھی تھیں۔ حتیٰ کہ وصال شریف ہوگیا۔ حضرت عمر نے فرمایا بس چار تکبیریں کہا کرو۔

(970)۔ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ لَا يَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ رَوَاهُ مَالِكٌ [مؤطا مالک، باب مایقول المصلی علی الجنازۃ: ۱۹]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز جنازہ میں تلاوت نہیں کرتے تھے۔

(971)۔ وَعَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَأَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ كَيْفَ يُصَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ فَقَالَ: اَنَا لَعَمْرُ اللّٰهِ اُخْبِرُكَ، اَتَّبِعُهَا مِنْ اَهْلِهَا فَاِذَا وُضِعَتْ كَبَّرْتُ فَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَصَلَّيْتُ عَلٰى نَبِيِّهٖ، ثُمَّ قُلْتُ، اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ الدُّعَاءَ اِلٰى آخِرِهٖ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَمَالِكٌ [مؤطا امام محمد صفحہ ۱۶۸، مؤطا مالک، باب مایقول المصلی علی الجنازۃ: ۱۷]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: امام مالک علیہ الرحمہ نے حضرت سعید مقبری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت فرمایا ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جنازے پر نماز کیسے پڑھیں۔ فرمایا: اللہ کی قسم میں تجھے بتاتا ہوں۔ (میرا معمول یہ ہے کہ) میں اس کے گھر سے اس کے ساتھ چلتا ہوں۔ جب رکھ دیا جاتا ہے تو تکبیر کہتا ہوں اور اللہ کی حمد کرتا ہوں اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھتا ہوں۔ پھر کہتا ہوں اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ آگے پوری دعا۔

(972)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرِكِ وَصَحَّحَهُ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ بِسَنَدٍ آخَرَ [مستدرک حاکم حدیث رقم: ۱۳۵۷، مسند احمد حدیث رقم: ۸۸۳۰، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۲۰۱، ترمذی حدیث رقم: ۱۰۲۴، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۴۹۸]۔ وافقہ الذہبی وصححہ الترمذی

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جنازے پر دعا فرماتے تو پڑھتے: اے اللہ ہمارے زندہ کو بخش دے اور ہمارے مردہ کو بخش دے اور ہمارے حاضر کو بخش دے اور ہمارے غائب کو بخش دے اور ہمارے چھوٹے کو بخش دے اور ہمارے بڑے کو بخش دے اور ہمارے مرد کو بخش دے اور ہماری عورت کو بخش دے۔ اے اللہ، تو ہم میں سے جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے موت دے اسے ایمان پر موت دے۔

(973)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فِی الْمَسْجِدِ فَلَیْسَ لَهٗ شَیْءٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ۱۵۱۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھی اس کا کوئی ثواب نہیں۔

(974)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ یَمُوتُ فَیَقُومُ عَلٰی جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا یُشْرِكُونَ بِاللّٰهِ شَیْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِیْهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ۲۱۹۹، ابن ماجة حديث رقم: ۱۴۸۹، ابو داؤد حديث رقم: ۳۱۷۰]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان آدمی فوت ہوتا ہے اور اس کے جنازہ کے لیے چالیس آدمی کھڑے ہوتے ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے، اللہ ان کی شفاعت ضرور قبول فرماتا ہے۔

(975)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷜ قَالَ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوا عَلَیْهَا خَیْرًا، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِاُخْرٰی فَاَثْنَوا عَلَیْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ، فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجَبَتْ؟ فَقَالَ هٰذَا اَثْنَیْتُمْ عَلَیْهِ خَیْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا اَثْنَیْتُمْ عَلَیْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، اَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ وَفِی رِوَایَةٍ، اَلْمُؤْمِنُونَ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ [مسلم حديث رقم: ۲۲۰۱، بخاری حديث رقم: ۱۳۶۷، ابن ماجة حديث رقم: ۱۴۹۱]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷜ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام ایک جنازے کے پاس سے گزرے تو اسے اچھے لفظوں سے یاد

کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر ایک اور جنازہ کے پاس سے گزرے تو اس کی برائی بیان کی۔ فرمایا: واجب ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، کیا واجب ہوگئی؟ فرمایا جس کی تم نے تعریف کی اس پر جنت واجب ہوگئی اور جس کا تم نے شر بیان کیا اس کے لیے دوزخ واجب ہوگئی۔ تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ مومن زمین میں اللہ کے گواہ ہیں۔

(976)۔ وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، قُلْنَا وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ وَثَلَاثَةٌ قُلْنَا وَاثْنَانِ؟ قَالَ وَاثْنَانِ، ثُمَّ لَمْ نَسْئَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۱۳۶۸، ترمذی حدیث رقم:۱۰۵۹، نسائی حدیث رقم:۱۹۳۴، مسند احمد حدیث رقم:۱۴۰]۔

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کی اچھائی چار آدمی بیان کریں اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ ہم نے عرض کیا اگر تین آدمی ہوں تو پھر؟ فرمایا تین بھی۔ ہم نے عرض کیا اگر دو آدمی ہوں تو پھر؟ فرمایا دو بھی۔ پھر ہم نے صرف ایک آدمی کے بارے میں آپ سے عرض نہیں کیا۔

(977)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اُذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد وَالتِرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:۱۰۱۹، ابو داؤد حدیث رقم:۴۹۰۰، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم:۱۳۴۲۳]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مردوں کی خوبیاں بیان کیا کرو۔ اور ان کی خطاؤں کے بارے میں زبان بند رکھو۔

(978)۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِي اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ صَلٰوتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَ قَالَ قَدِ اتَّفَقَا جَمِيعًا عَلٰى اِخْرَاجِهٖ [مستدرک حاکم حدیث رقم:۱۳۸۳]۔ وافقہ الذہبی

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر جُہنی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اُحد کے شہیدوں پر نمازِ جنازہ پڑھی جس طرح عام میت پر نماز پڑھتے تھے۔

(979)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمَیِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم: ۳۱۹۹، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۴۹۷]۔ صححه ابن حبان

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میّت پر نمازِ جنازہ پڑھ چکو تو اس کے لیے خصوصی دعا کیا کرو۔

(980)۔ وَعَنْ حُصَیْنِ بْنِ وَحْوَحِ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضَ، فَاَتَاهُ النَّبِیُّ ﷺ یَعُوْدُهُ، فَقَالَ اِنِّی لَا اُرٰی طَلْحَةَ اِلَّا قَدْ حَدَثَ فِیْهِ الْمَوْتُ فَاٰذِنُوْنِی بِهٖ وَعَجِّلُوْا، فَلَمْ یَبْلُغِ النَّبِیُّ ﷺ بَنِی سَالِمِ بْنَ عَوْفٍ حَتّٰی تُوُفِّیَ وَکَانَ قَالَ لِاَهْلِهٖ لَمَّا دَخَلَ اللَّیْلُ اِذَا مِتُّ فَادْفِنُوْنِی وَلَا تَدْعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنِّی اَخَافُ عَلَیْهِ یَهُوْدًا اَنْ یُّصَابَ بِسَبَبِی، فَاُخْبِرَ النَّبِیُّ ﷺ حِیْنَ اَصْبَحَ، فَجَآءَ حَتّٰی وَقَفَ عَلٰی قَبْرِهٖ فَصَفَّ النَّاسُ مَعَهٗ، ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ الْقِ طَلْحَةَ یَضْحَکُ اِلَیْکَ وَتَضْحَکُ اِلَیْهِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ [المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم: ۳۵۵۴، مجمع الزوائد حدیث رقم: ۴۱۹۴ وقال اسناده حسن]۔

ترجمہ: حضرت حسین بن وحوح انصاری فرماتے ہیں کہ حضرت طلحہ بن براء بیمار ہو گئے۔ نبی کریم ﷺ ان کے پاس عیادت کے لیے تشریف لے آئے۔ فرمایا: مجھے طلحہ میں موت کے آثار صاف نظر آ رہے ہیں۔ اس کے بارے میں مجھے اطلاع دینا اور جلدی کرنا۔ نبی کریم ﷺ ابھی تک بنی سالم بن عوف کے گھر تک نہیں پہنچے تھے کہ ان کا وصال ہو گیا۔ وہ اپنے گھر والوں کو کہہ گئے تھے کہ اگر رات ہو جائے اور مجھے موت آ جائے تو مجھے دفن کر دینا اور رسول اللہ ﷺ کو مت بلانا۔ مجھے ڈر ہے کہ میری وجہ سے انہیں یہودی کوئی تکلیف نہ پہنچائیں۔ صبح کے وقت نبی کریم ﷺ کو خبر دی گئی۔ آپ ﷺ تشریف لائے حتیٰ کہ ان کی قبر پر پہنچے۔ لوگوں نے آپ ﷺ کے ساتھ صفیں بنائیں۔ پھر (نمازِ جنازہ کے بعد) آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: اے اللہ طلحہ تیرے پاس ہنستا ہوا جائے اور تو اس کا ہنس کر استقبال فرما۔

(981)۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَنْفَعَ اَخَاہُ فَلْیَنْفَعْہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۵۷۲۷]۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے بس میں ہو کہ اپنے بھائی کو فائدہ پہنچائے اسے چاہیے کہ اسے ضرور فائدہ پہنچائے۔

عَجُوبَۃُ الرَّوَافِضِ: عَنْ یُونُس بنِ یَعقُوب قَالَ سَأَلْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَنِ الْجَنَازَۃِ اَیُصَلّٰی عَلَیْھَا عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ؟ فَقَالَ نَعَمْ اِنَّمَا ھُوَ تَکْبِیْرٌ وَتَحْمِیْدٌ وَتَسْبِیْحٌ وَتَھْلِیْلٌ کَمَا تُکَبِّرُ وَتُسَبِّحُ فِی بَیْتِکَ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ رَوَاہُ فِی فُرُوْعِ الْکَافِی [الفروع من الکافی حدیث رقم: ۴۴۶۹] وَبِہٖ قَالَ الْخُمَیْنِی فِی تَوْضِیْحِ الْمَسَائِلِ وَالْمَقْبُوْلُ فِی تُحْفَۃِ الْعَوَامِ

روافض کی عجیب بات

یونس بن یعقوب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے جنازے کے بارے میں پوچھا۔کیا اس پر وضو کے بغیر نماز پڑھی جائے؟ فرمایا ہاں۔ یہ محض تکبیر، حمد، تسبیح اور تہلیل ہی تو ہوتی ہے جیسا کہ تم اپنے گھر میں وضو کے بغیر تکبیر و تسبیح کرتے رہتے ہو۔

بَابُ دَفْنِ الْمَیِّتِ

میّت کو دفن کرنے کا باب

قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ ثُمَّ اَمَاتَہٗ فَاَقْبَرَہٗ [عبس: ۲۱] وَقَالَ الْبُخَارِی قبرتہ ای دفنتہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر اسے موت دی تو اس کی قبر بنائی۔ (امام بخاری فرماتے ہیں کہ قبر بنانے سے مراد دفن کرنا ہوتی ہے۔) وَقَالَ تَعَالٰی اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ کِفَاتًا اَحْیَآءً وَّ اَمْوَاتًا [المرسلت: ۲۵،۲۶] وَقَالَ الْبُخَارِیُّ کِفَاتًا یَکُوْنُوْنَ فِیْھَا اَحْیَآءً وَیُدْفَنُوْنَ فِیْھَا اَمْوَاتًا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا؟ (امام بخاری فرماتے ہیں کہ کفاتا سے مراد یہ ہے کہ لوگ اس پر زندہ رہتے ہیں اور موت کے بعد اسی میں دفن ہوتے

ہیں)۔

(982)۔ عَنْ عَامِرِ بنِ سَعدِ بنِ اَبِی وَقَاصٍ اَنَّ سَعدَ بنَ اَبِی وَقَاصٍ ﷛ قَالَ فِی مَرضِهِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیهِ ، اَلحِدُوا لِی لَحداً وَانصِبُوا عَلَیَّ اللَّبِنَ نَصباً کَمَا صُنِعَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِم

[مسلم حدیث رقم: ۲۲۴۰، نسائی حدیث رقم: ۲۰۰۷، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۵۵۶]۔

ترجمہ: حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص ﷛ نے اپنے اس مرض کے دوران جس میں آپکی وفات ہوئی فرمایا: میرے لیے لحد بنانا اور مجھ پر اینٹیں نصب کرنا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے کیا گیا۔

(983)۔ وَعَنِ ابنِ عَبَّاس ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَللَّحدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَیرِنَا رَوَاهُ اَبُودَاؤدَ وَالتِّرمَذِی وَالنَّسَائِی وَابنُ مَاجَةَ وقَالَ التِّرمَذِی وَقَدرُوِیَ عَنِ ابنِ عَبَّاس اَنَّهُ کَرِهَ اَن یُلقٰی تَحتَ المَیِّتِ فِی القَبرِ شَیٌٔ [ابو داؤد حدیث رقم: ۳۲۰۸، ترمذی حدیث رقم: ۱۰۴۸، نسائی حدیث رقم: ۲۰۰۹، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۵۵۴]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابن عباس قبر میں میت کے نیچے کوئی چیز رکھنا مکروہ سمجھتے تھے۔

(984)۔ وَعَن سُفیَانَ التَّمَّارِ اَنَّهُ رَآی قَبرَ النَّبِیِّ ﷺ مُسَنَّماً رَوَاهُ البُخَارِی [بخاری حدیث رقم: ۱۳۹۰]۔

ترجمہ: حضرت سفیان تمار فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی قبرِ انور کو بلند دیکھا۔

(985)۔ وَعَنهُ قَالَ دَخَلتُ البَیتَ الَّذِی فِیهِ قَبرُ النَّبِیِّ ﷺ فَرَأَیتُ قَبرَ النَّبِیِّ ﷺ وَقَبرَ اَبِی بَکرٍ وَعُمَرَ مُسَنَّمَةً رَوَاهُ ابنُ اَبِی شَیبَةَ [ابن ابی شیبۃ ۳/۲۱۵]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں اس کمرے میں داخل ہوا جس میں نبی کریم ﷺ کی قبرِ انور ہے۔ میں نے نبی کریم ﷺ کی قبر شریف اور حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی قبروں کو بلند دیکھا۔

(986)۔ وَعَن اَبِی بُرَیدَةَ عَن اَبِیهِ قَالَ، اُلحِدَ لِلنَّبِیِّ ﷺ وَاُخِذَ مِن قِبَلِ القِبلَةِ وَنُصِبَ عَلَیهِ

اللَّبِنُ نصباًرَوَاهُ الْإِمَامُ الْاَعْظَمُ فِى مُسْنَدِهٖ[مسند امام اعظم صفحہ ۱۰۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: نبی کریم ﷺ کے لیے لحد بنائی گئی اور آپ ﷺ کو قبلہ کی جانب سے لیا گیا اور لحد پر اینٹیں اچھی طرح نصب کر دی گئیں۔

(987)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ اِذَا وَضَعتُمْ مَوتَاكُمْ فِى الْقُبُورِ فَقُولُوا بِسمِ اللّٰهِ وَعَلىٰ مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُو دَاؤُد[مسند احمد حدیث رقم: ۴۸۱۱، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۲۱۳، ترمذی حدیث رقم: ۱۰۴۶، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۵۵۰]۔قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب اپنے مردوں کو قبروں میں رکھو تو کہو اللہ کے نام سے اور رسول اللہ کی ملت پر۔

(988)۔ وَعَنْ جعفرِ بنِ مُحَمَّدٍ عَن اَبِيهِ مُرسَلاً اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ حَثىٰ عَلَى الْمَيِّتِ حَثيَاتٍ بِيَدَيهِ جَمِيعاً وَاَنَّهُ رَشَّ عَلىٰ قَبرِ ابنِهٖ اِبرَاهِيمَ وَوَضَعَ عَلَيهِ الْحُصبَآءَ رَوَاهُ فِى شَرْحِ السُّنَّةِ[شرح السنة حدیث رقم: ۱۵۱۵]۔

ترجمہ: حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے صحابی کا نام لیے بغیر روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے میّت پر اپنے دونوں ہاتھوں سے تین لپ مٹی ڈالی اور اپنے شہزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبرِ انور پر پانی چھڑکا اور اس پر سنگریزے رکھے۔

(989)۔ وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلّىٰ عَلىٰ جَنَازَةٍ، ثُمَّ اَتَى الْقَبرَ فَحَثىٰ عَلَيهِ مِن قِبَلِ رَأْسِهٖ ثَلَاثاً رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۵۶۵]۔اسنادہ جیّد

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنازے پر نماز پڑھی، پھر قبر پر تشریف لائے اور اس پر سر کی طرف سے تین بار مٹی ڈالی۔

(990)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِىُّ ﷺ بِقَبرَيْنِ، فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِن كَبِيرٍ، ثُمَّ قَالَ بَلىٰ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسعىٰ بِالنَّمِيمَةِ وَاَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَايَستَتِرُ

مِن بَولِهِ، قَالَ ثُمَّ اَخَذَ عُوداً رَطباً فَكَسَرَهُ بِاثنَينِ، ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنهُمَا عَلىٰ قَبرٍ، ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنهُمَا مَا لَم يَيبَسَا رَوَاهُ البُخَارِي [مسلم حديث رقم:٦٧٧، بخاری حديث رقم:٢١٨، ترمذی حديث رقم:٧٠، نسائی حديث رقم:٢٠٦٨، ابن ماجة حديث رقم:٣٤٧]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے۔فرمایا: ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے۔انہیں کسی بڑی بات پر عذاب نہیں دیا جارہا۔پھر فرمایا: کیوں نہیں۔ان میں سے ایک چغلی کی کوشش میں رہتا تھا۔اور دوسرا اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔پھر آپ ﷺ نے سبز ٹہنی کو پکڑا اور اسکے دو ٹکڑے کیے پھر ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک قبر پر رکھ دیا۔پھر فرمایا امید ہے جب تک یہ سوکھیں گی نہیں ان پر عذاب میں کمی رہے گی۔

(991)۔ وَعَن عَمرِو بنِ العَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ لِابنِهِ وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ المَوتِ، فَاِذَا اَنَا مُتُّ فَلَا تَصحَبنِي نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ، فَاِذَا دَفَنتُمُونِي فَشُنُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا، ثُمَّ اَقِيمُوا حَولَ قَبرِي قَدرَ مَا تُنحَرُ جَزُورٌ، وَيُقسَمُ لَحمُهَا، حَتّىٰ اَستَأنِسَ بِكُم وَاَنظُرَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّي رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حديث رقم:٣٢١]۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے جب کہ آپ پر وفات کے آثار ظاہر ہو رہے تھے۔فرمایا جب مجھے موت آجائے تو میرے ساتھ بین کرنے والیاں اور آگ لے کر مت جانا۔جب تم لوگ مجھے دفن کر چکو تو مجھ پر خوب مٹی ڈالنا۔پھر میری قبر کے اردگرد کھڑے ہو جانا، اتنی دیر جتنی دیر میں اونٹ ذبح کیا جاتا ہے اور اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے، حتیٰ کہ تم لوگوں سے اُنس حاصل کروں اور دیکھوں کہ میں اللہ کے فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔

(992)۔ وَعَن عُثمَانَ ابنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا فَرَغَ مِن دَفنِ المَيِّتِ وَقَفَ عَلَيهِ، فَقَالَ استَغفِرُوا لِاَخِيكُم وَاسأَلُوا لَهُ التَّثبِيتَ فَاِنَّهُ الآنَ يُسأَلُ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد وَصَحَّحَهُ الحَاكِمُ وَوَافَقَهُ الذَّهبِي [ابو داؤد حديث رقم:٣٢٢١]۔سندہ صحیح

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب میّت کو دفن کرنے سے فارغ ہوتے تھے تو قبر

پر ٹھہر جاتے تھے۔ فرماتے تھے اپنے بھائی کے لیے دعا کرو اور اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو۔ اب اس پر سوال کیے جا رہے ہیں۔

(993)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ اِذَا مَاتَ اَحَدُکُمْ فَلَا تَحْبِسُوْہُ وَاسْرِعُوْا بِہٖ اِلٰی قَبْرِہٖ وَلْیُقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِہٖ فَاتِحَۃُ الْبَقَرَۃِ وَعِنْدَ رِجْلَیْہِ بِخَاتِمَۃِ الْبَقَرَۃِ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَالطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ [شعب الایمان للبیہقی حدیث رقم: ۹۲۹۴، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم: ۱۳۴۳۸]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی فوت ہوجائے تو اسے روکے مت رکھو اور اسے اس کی قبر کی طرف جلدی لے جاؤ۔ اس کے سر کے پاس سورۃ بقرۃ کے ابتدائی الفاظ اور پاؤں کی طرف سورۃ بقرۃ کے آخری الفاظ پڑھے جائیں۔

(994)۔ وَرَوٰی ابْنُ الْقَیِّمِ فِیْ کِتَابِ الرُّوْحِ اَنَّ الْاَنْصَارَ کَانَتْ اِذَا مَاتَ الْمَیِّتُ اخْتَلَفُوْا اِلٰی قَبْرِہٖ یَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ عِنْدَہٗ [کتاب الروح لابن قیم صفحہ ۲۰]۔

ترجمہ: امام ابن قیم علیہ الرحمۃ نے کتاب الروح میں نقل فرمایا ہے کہ انصار کا طریقہ یہ تھا کہ جب کوئی فوت ہوتا تھا تو اس کی قبر کے اردگرد کھڑے ہوکر اس کے پاس قرآن پڑھتے تھے۔

بَابُ الْبُکَاءِ عَلَی الْمَیِّتِ

میّت پر رونے کا باب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَبَشِّرِ الصَّابِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُصِیْبَۃٌ قَالُوْآ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ [البقرۃ: ۱۵۵-۱۵۶] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: صبر کرنے والوں کو خوشخبری دو جنہیں جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بے شک ہم نے اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ وَقَالَ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ [البقرۃ: ۱۹۵] اور فرمایا: اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں مت پڑو۔ وَقَالَ وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ [البقرۃ: ۴۵] اور فرمایا: صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کرو۔

(995)۔ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ دَخلنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ عَلٰی اَبُوْ سَیْفِ الْقَینِ وَکَانَ ظِئْرًا لِاِبْرَاھِیمَ رضی اللہ عنہ فَاَخَذَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِبرَاھِیمَ فَقَبَّلَہٗ وَشَمَّہٗ، ثُمَّ دَخلنَا عَلَیْہِ بَعدَ ذٰلِکَ وَاِبرَاھِیمُ یَجُودُ بِنَفسِہٖ فَجَعَلَتْ عَینَا رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ تَذرِفَانِ، فَقَالَ لَہٗ عَبدُ الرَّحمٰنِ بنُ عَوفٍ وَاَنْتَ یَارَسُولَ اللّٰہِ؟ فَقَالَ یَا ابنَ عَوفٍ، اِنَّھَا رَحمَۃٌ، ثُمَّ اَتبَعَھَا بِاُخرٰی، فَقَالَ اِنَّ العَینَ تَدمَعُ وَالقَلبَ یَحْزَنُ وَلَا نَقُولُ اِلَّا مَا یَرضٰی رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِکَ یَا اِبرَاھِیمُ لَمَحزُونُونَ رَوَاہُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۶۰۲۵، بخاری حدیث رقم:۱۳۰۳، ابو داؤد حدیث رقم:۳۱۲۶، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۵۸۹، مسند احمد حدیث رقم:۱۳۰۱۹]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ابوسیف القین کے گھر داخل ہوئے جو حضرت شہزادہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کی دایہ کے شوہر تھے۔ آپ ﷺ نے حضرت ابراہیم کو گود میں لیا، انہیں چوما اور سونگھا۔ اس کے بعد ایک مرتبہ پھر ہم آپ ﷺ کے ساتھ ابوسیف کے گھر گئے۔ اس وقت حضرت سیدنا ابراہیم حالتِ نزع میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اس پر حضرت عبدالرحمن بن عوف نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھی؟ فرمایا اے ابن عوف یہ رحمت ہے۔ اب آپ ﷺ نے ایک بات بھی فرمائی کہ آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمگین ہے۔ اس کے باوجود ہم وہی کہیں گے جس سے ہمارا رب راضی ہو۔ اے ابراہیم ہم تیرے بچھڑنے سے غمگین ہیں۔

(996)۔ وَعَنْ عَبدِ اللّٰہِ ابنِ مَسعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ لَیسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُیُوبَ وَدَعَا بِدَعوَی الْجَاھِلِیَّۃِ رَوَاہُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۲۸۵، بخاری حدیث رقم:۱۲۹۷، ترمذی حدیث رقم:۹۹۹، نسائی حدیث رقم:۱۸۶۲، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۵۸۴، مسند احمد حدیث رقم:۴۱۱۰]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رخساروں کو پیٹا اور کپڑوں کو پھاڑا اور جاہلانہ چیخ پکار کی وہ ہم میں سے نہیں۔

(997)۔ وَعَنْ اَبِی مَالِکَ الْاَشعَرِیِّ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اَربَعٌ فِی اُمَّتِی مِن اَمرِ الْجَاھِلِیَّۃِ لَا یَترُکُونَھُنَّ، اَلْفَخرُ فِی الْاَحسَابِ وَالطَّعنُ فِی الْاَنسَابِ وَالْاِستِسقَاءُ بِالنُّجُومِ

وَالنِّيَاحَةُ ، وَقَالَ ، اَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۲۱۶۰، مسند احمد حدیث رقم: ۲۲۹۶۹]۔

ترجمہ: حضرت ابی مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار کام جہالت کے لیے میری امت میں جاری رہیں گے وہ انہیں ترک نہیں کریں گے۔ خاندان پر فخر، دوسرے کے نسب پر طعن، ستاروں کی چال سے بارش کی توقع رکھنا اور نوحہ کرنا۔ اور فرمایا: بین کرنے والی عورت جب اپنی موت سے پہلے پہلے توبہ نہیں کرتی تو قیامت کے دن گندھک کی چادر اور خارش کی قمیض میں ملبوس ہوگی۔

(998)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهُ اِذَا اَدْخَلَ اَبَوَيْهِ النَّارَ ، فَقَالَ اَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهُ اَدْخِلْ اَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجُرُّهُمَا بِسُرَرِهٖ حَتّٰى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم: ۱۶۰۸]۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کچا بچہ اپنے رب سے جھگڑا کرے گا جب وہ اس کے ماں باپ کو دوزخ میں ڈالے گا۔ اللہ فرمائے گا اے اپنے رب سے جھگڑا کرنے والے چھوٹے اپنے ماں باپ کو جنت میں داخل کر۔ وہ انہیں اپنی ناف سے گھسیٹے گا حتیٰ کہ انہیں جنت میں داخل کرے گا۔

(999)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم: ۱۰۷۳، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۶۰۲]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میت والے کے ہاں تعزیت کی اسے اس کے برابر اجر ملے گا۔

اَلتَّائِيْدُ مِنْ كُتُبِ الرَّوَافِضِ: قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ الْبَلَاءَ وَالصَّبْرَ يَسْتَبِقَانِ الْمُؤْمِنَ فَيَاتِيْهِ الْبَلَاءُ وَهُوَ صَبُوْرٌ ، وَاِنَّ الْجَزَعَ وَالْبَلَاءَ يَسْتَبِقَانِ اِلَى الْكَافِرِ فَيَاتِيْهِ الْبَلَاءُ وَهُوَ جَزُوْعٌ رَوَاهُ فِي الْكَافِي [فروع الکافی ۱/۲۲۳، ۲۲۴ حدیث رقم: ۴۶۳۹] وَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُغَسِّلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ ، لَوْلَا اَنَّكَ اَمَرْتَ بِالصَّبْرِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْجَزَعِ

لَانفدنا عَلَيکَ مَاءَ الشُّؤُونِ وَلکَانَ الدَّاءُ مُمَاطِلاً وَالکَمَدُ مُحَالِفاً وَ کَلّاً لکَ ! وَلٰکِنَّہُ مَالَا یُملکُ رَدُّہُ وَ لَا یُستطَاعُ دَفعُہُ ، بِاَبِی اَنتَ وَ اُمِّی اُذکُرنَا عِندَ رَبِّکَ وَ اجعَلنَا مِن بَالِکَ رَوَاہُ فِی نَھجِ البَلَاغَۃِ [نہج البلاغۃ خطبہ رقم: ۲۳۵]۔

روافض کی کتابوں سے تائید

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بے شک مصیبت اور صبر مومن کی طرف بڑھتے ہیں تو اسے مصیبت آتی ہے اور وہ صبر کرتا ہے۔ اور بے صبری اور مصیبت کافر کی طرف بڑھتے ہیں تو اسے مصیبت آتی ہے اور وہ بے صبری کرتا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جب کہ آپ رسول اللہ ﷺ کو غسل دے رہے تھے: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، اگر آپ نے ہمیں صبر کا حکم نہ دیا ہوتا اور بے صبری سے منع نہ فرمایا ہوتا تو ہم اپنی آنکھوں کا پانی آپ ﷺ پر ختم کر دیتے۔ لیکن یہ دکھ ہمیشہ ہمارے اندر رہے گا۔ اور ہمارا اندوہ جاودانہ ہوگا کہ یہ سب چیزیں آپ کے وصال کی مصیبت کے سامنے ناچیز ہیں۔ کیا کریں کہ زندگی کو لوٹایا نہیں جا سکتا اور موت کو ٹالا نہیں جا سکتا، میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں اپنے رب کے ہاں ہمیں بھی یاد رکھنا اور ہم پر نگاہ رکھنا۔

بَابُ اِستِحبَابِ دُعَاءِ الْاَحيَاءِ لِلْاَمْوَاتِ مَتٰى شَاؤُا وَ كَيفَ شَاؤُا وَ صَدَقَتِهِمْ عَنهُمْ وَاِهدَاءِ ثَوَابِ الْعِبَادَةِ الْبَدَنِيَّةِ وَ الْمَالِيَّةِ لَهُمْ

زندہ لوگوں کا مردوں کے لیے جب چاہیں جیسے چاہیں دعا کرنا اور ان کی طرف سے صدقہ کرنا اور عبادت مالیہ و بدنیہ کا ثواب پہنچانا مستحب ہے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ جَآؤُا مِنْۢ بَعْدِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ

رَؤُفٌ رَحِيمٌ [الحشر: ١٠] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جولوگ انکے بعد میں آئے وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب !ہماری بخشش فرما اور ہمارے بھائیوں کی بخشش فرما جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ چلے گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کھوٹ مت ڈال۔ اے ہمارے رب بے شک تو لطف والا مہربان ہے۔ وَ قَالَ رَبَّنَا اغْفِرْلِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ [ابراھیم: ٤١] اور فرماتا ہے: اے ہمارے رب ! میری بخشش فرما اور میرے ماں باپ کی بخشش فرما اور قیامت کے دن مومنوں کی بخشش فرما۔ وَ قَالَ وَاسْتَغْفِر لِذَنبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ [محمد: ١٩] اور فرماتا ہے: اے محبوب کے امتی ! اپنے گناہوں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگنا سیکھ۔

(1000)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنسَانُ انْقَطَعَ عَنهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِن ثَلَاثَةٍ، إِلَّا مِن صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَو عِلْمٍ يُنتَفَعُ بِهِ أَو وَلَدٍ صَالِحٍ يَدعُو لَهُ رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حدیث رقم: ٤٢٢٣، ترمذی حدیث رقم: ١٣٧٦، نسائی حدیث رقم: ٣٦٥١]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب انسان مرجاتا ہے کہ تو اس کے اعمال اس سے منقطع ہو جاتے ہیں سوائے تین چیزوں کے۔ صدقہ جاریہ کے یا علم کے جس سے فائدہ اٹھایا جارہا ہے یا نیک اولاد کے جو اس کے لیے دعا کرے۔

(1001)۔ وَعَنْ عَبدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبرِ إِلَّا كَالْغَرِيقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِن أَبٍ أَو أُمٍّ أَو أَخٍ أَو صَدِيقٍ، فَإِذَا لَحِقَتهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيهِ مِنَ الدُّنيَا وَ مَا فِيهَا وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى لَيُدخِلُ عَلَى أَهلِ الْقُبُورِ مِن دُعَاءِ أَهلِ الْأَرضِ أَمثَالَ الْجِبَالِ وَإِنَّ هَدِيَّةَ الْأَحيَاءِ إِلَى الْأَموَاتِ الْإِستِغفَارُ لَهُم رَوَاهُ الْبَيهقِي فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ [شعب الایمان للبیھقی حدیث رقم: ٩٢٩٥]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبر میں میت ڈوبنے والے غوطہ زن کی طرح ہوتی ہے۔ اسے دعا کا انتظار ہوتا ہے جو اسے باپ یا ماں یا بھائی یا دوست کی طرف سے پہنچتی ہے۔ جب وہ اس تک پہنچ جاتی ہے تو وہ اسے دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیاری ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ زمین

والوں کی دعا میں سے اہل قبور پر پہاڑوں کی مقدار میں داخل کرتا ہے اور زندہ لوگوں کا مرے ہوئے لوگوں کے لیے بہترین تحفہ ان کے حق میں استغفار ہے۔

(1002)۔ وَعَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعِيدٍ اَنَّهُ قَالَ خَرَجَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَحَضَرَتْ اُمَّهُ الْوَفَاةُ بِالْمَدِينَةِ فَقِيلَ لَهَا اَوْصِي فَقَالَتْ فِيمَ اُوصِي اِنَّمَا الْمَالُ مَالُ سَعْدٍ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ يَقْدَمَ سَعْدٌ فَلَمَّا قَدِمَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ ذُكِرَ لَهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ يَنْفَعُهَا اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ، فَقَالَ سَعْدٌ حَائِطُ كَذَا وَكَذَا صَدَقَةٌ عَنْهَا لِحَائِطٍ سَمَّاهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِي [مؤطا امام مالک، کتاب الاقضیة، باب صدقة الحی عن المیت حدیث رقم: ۵۲، سنن النسائی حدیث رقم: ۳۶۵۰، ترمذی حدیث رقم: ۶۶۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۸۸۲، بخاری حدیث رقم: ۲۷۵۶]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت شرحبیل بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کسی غزوہ کے لیے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ ان کی والدہ مدینہ میں فوت ہوگئیں۔ ان سے کہا گیا وصیت کرو۔ انہوں نے فرمایا میں کس چیز کے بارے میں وصیت کروں۔ سارا مال تو سعد کا ہے۔ وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے واپس آنے سے پہلے فوت ہوگئیں۔ جب حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو بات بتائی گئی تو حضرت سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں والدہ کی طرف سے صدقہ کردوں تو کیا وہ انہیں فائدہ دے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا فلاں فلاں باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔ آپ نے باغ کا نام لیا۔

(1003)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اِنَّ اُمِّي اُفْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي وَرَوٰى مُسْلِمٌ مِثْلَهُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فِي وَالِدِ رَجُلٍ [مسلم حدیث رقم: ۴۲۲۰، بخاری حدیث رقم: ۱۳۸۸]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا میری والدہ فوت ہوگئیں۔ میرا گمان ہے کہ اگر وہ بات کرتیں تو ضرور صدقہ کرتیں اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کردوں تو کیا اس کا اجر

انہیں ملے گا؟ فرمایا: ہاں۔اسی طرح کی ایک حدیث کسی کے والد کے بارے میں بھی ہے۔

(1004)۔ وَعَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ تُوُفِّيَتْ اُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّي تُوُفِّيَتْ وَ اَنَا غَائِبٌ عَنْهَا، اَيَنْفَعُهَا شَيْءٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا؟ قَالَ نَعَم قَالَ فَاِنِّي اُشْهِدُكَ اَنَّ حَائِطِي الْمِخْرَافِ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۲۷۵۶]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ کی والدہ اس وقت فوت ہوئیں جب وہ والدہ سے غائب تھے۔انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ میری والدہ کی وفات ہوچکی ہیں جب کہ میں ان کے پاس نہیں تھا۔ اگر میں ان کی طرف سے کچھ صدقہ دوں تو کیا انہیں فائدہ دے گا؟ فرمایا: ہاں۔عرض کیا میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا پھل دار باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

(1005)۔ وَعَنِ سَعدِ بنِ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اُمَّ سَعدٍ قَد مَاتَت فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ الْمَآءُ، قَالَ فَحَفَرَ بِيرًا وَ قَالَ هٰذِهِ لِاُمِّ سَعدٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُو دَاؤد وَالنَّسَائِي [مسند احمد حدیث رقم: ۲۲۵۲۰، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۶۸۱، نسائی حدیث رقم: ۳۶۶۴، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۶۸۴]۔الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ سعد کی ماں فوت ہوگئی ہے۔ کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: پانی۔انہوں نے کنواں کھدوایا اور فرمایا یہ سعد کی ماں کا ہے۔

(1006)۔ وَعَنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ كَانَ يُضَحِّي بِكَبشَينِ اَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْاٰخَرُ عَن نَفسِهِ، فَقِيلَ لَهُ قَالَ اَمَرَنِي بِهِ يَعنِي النَّبِيَّ ﷺ فَلَا اَدَعُهُ اَبَداً رَوَاهُ التِّرمِذِي [ترمذی حدیث رقم: ۱۴۹۵، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۷۹۰]۔قال الترمذی غریب

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ دو مینڈھے ذبح کرتے تھے۔ان میں سے ایک نبی کریم ﷺ کی طرف سے اور دوسرا اپنی طرف سے۔آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے حکم دیا تھا لہٰذا میں اس عمل کو کبھی ترک نہیں کروں گا۔

(1007)۔ عَنِ اِبرَاهِيمَ بنِ صَالِحِ بنِ دِرهَمٍ قَالَ: سَمِعتُ اَبِي يَقُولُ: اِنطَلَقنَا حَاجِّينَ فَاِذَا

رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا: اِلٰى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا: الْاُبُلَّةُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: مَنْ يَّضْمَنُ لِيْ مِنْكُمْ اَنْ يُّصَلِّيَ لِيْ فِيْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ اَوْ اَرْبَعاً وَيَقُوْلُ هٰذِهٖ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۳۰۸]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت ابراہیم بن صالح بن درہم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنا: ہم حج کے لیے گئے، راستے میں ایک آدمی نے ہم سے کہا: تمہارے پہلو میں ایک گاؤں ہے جسے ابلہ کہتے ہیں، ہم نے کہا ہاں، انہوں نے کہا تم میں سے کون میرے ساتھ وعدہ کرتا ہے کہ مسجدِ عشار میں جا کر میرے لیے دو یا چار رکعتیں پڑھے اور کہے کہ: یہ نفل ابو ہریرہ کے لیے ہیں۔

(1008)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ﷺ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ اَوْصٰى اَنْ يُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَاَعْتَقَ اِبْنُهٗ هِشَامٌ خَمْسِيْنَ رَقَبَةً فَاَرَادَ اِبْنُهٗ عَمْرٌو اَنْ يَّعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِيْنَ الْبَاقِيَةَ، فَقَالَ حَتّٰى اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ اَوْصٰى اَنْ يُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ وَاِنَّ هِشَاماً اَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِيْنَ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُوْنَ رَقَبَةً اَفَاُعْتِقُ عَنْهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَوْ كَانَ مُسْلِماً فَاَعْتَقْتُمْ عَنْهُ اَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ اَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهٗ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم: ۲۸۸۳]۔ اسنادہ حسن

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب ﷺ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت فرماتے ہیں کہ عاص بن وائل نے وصیت کی تھی کہ اس کی طرف سے سو غلام آزاد کر دیے جائیں۔ اس کے بیٹے ہشام نے اس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کر دیے۔ اس کے دوسرے بیٹے عمرو نے اس کی طرف سے باقی ماندہ پچاس غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لوں۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے والد نے اپنی طرف سے سو غلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی اور ہشام نے اس کی طرف سے پچاس آزاد کر دیے ہیں اور پچاس مزید اس کے ذمے ہیں۔ کیا میں اس کی طرف سے آزاد کر دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ مسلمان ہوتا تو تم لوگ اس کی طرف سے آزاد کرتے یا صدقہ دیتے یا حج کرتے تو وہ اس تک پہنچ جاتا۔

لَاحَدَادَ فَوقَ ثَلَاثٍ (وَمِنهُ اُخِذَ رَسمُ اليَومِ الثَّالِثِ)

تین دن سے اوپر سوگ منع ہے (اسی سے سوئم منانا اخذ کیا گیا ہے)

(1009)۔ عَن عَبدِاللّٰہِ بنِ جَعفرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَمھَلَ آلَ جَعفرٍ ثَلَاثاً، ثُمَّ اَتَاھُمْ فَقَالَ لَا تَبکُوا عَلیٰ اَخِی بَعدَ الیَومِ رَوَاہُ ابُودَاوٗد وَالنَّسائی [ابو داؤد حديث رقم:۴۱۹۲، سنن النسائی حديث رقم:۵۲۲۷]۔الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت جعفر کے گھر والوں کو تین دن کی مہلت دی پھر ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا آج کے بعد میرے بھائی پر مت رونا۔

(1010)۔ وَعَن اُمِّ حَبِیبَۃَ وَزَینَبَ بِنتِ جَحشٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَا یَحِلُّ لِاِمرَأَۃٍ تُؤمِنُ بِاللّٰہِ وَالیَومِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلیٰ مَیِّتٍ فَوقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ اِلَّا عَلیٰ زَوْجٍ اَربَعَۃَ اَشھُرٍ وَعَشراً رَوَاہُ مُسلِم وَالبُخَارِی [مسلم حديث رقم:۳۷۳۴، بخاری حديث رقم: ۱۲۸۱، ابو داؤد حديث رقم: ۲۲۹۹، ترمذی حديث رقم: ۱۱۹۵، نسائی حديث رقم: ۳۵۰۰، ابن ماجة حديث رقم: ۲۰۸۴]۔

ترجمہ: حضرت اُم حبیبہ اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا جو عورت اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کرے سوائے شوہر کے اس کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔

(1011)۔ وَعَن بُرَیْدَۃَ رضی اللہ عنہ لَمَّا رُجِمَ مَاعِز فَلَبِثُوا یَومَینِ اَوْ ثَلَاثَۃً ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِمَاعِزٍ رَوَاہُ مُسلِم [مسلم حديث رقم: ۴۴۳۱]۔

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو سنگسار کیا گیا تو دو یا تین دن گزرے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا ماعز کے لیے استغفار کرو۔

رَفعُ الْیَدَینِ لِلدُّعَاءِ

دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً [الاعراف:۵۵] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے رب کو عاجزی سے آہستہ پکارو۔

(1012)۔ عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ رَبَّکُمْ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِہٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ اِلَیْہِ اَنْ یَرُدَّھُمَا صِفْرًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤْدَ وَالتِّرْمِذِیْ [ابو داؤد حدیث رقم:۱۴۸۸، ترمذی حدیث رقم:۳۵۵۶، ابن ماجة حدیث رقم:۳۸۶۵]۔قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تمہارا رب حیاء والا کریم ہے۔ اسے اپنے بندے سے حیاء آتی ہے کہ جب وہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو اس کے ہاتھوں کو خالی واپس کرے۔

(1013)۔ وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ فِی الدُّعَآءِ لَمْ یَحُطَّھُمَا حَتّٰی یَمْسَحَ بِھِمَا وَجْھَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیْ فِیْ بَابِ رَفْعِ الْاَیْدِیْ عِنْدَ الدُّعَآءِ [ترمذی حدیث رقم:۳۳۸۶]۔وقال صحیح

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تھے تو انہیں نیچے نہیں کرتے تھے جب تک انہیں منہ پر نہ پھیر لیتے۔

(1014)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ، اَلْمَسْئَلَۃُ اَنْ تَرْفَعَ یَدَیْکَ حَذْوَ مَنْکِبَیْکَ اَوْ نَحْوَھُمَا، وَالْاِسْتِغْفَارُ اَنْ تُشِیْرَ بِاِصْبَعٍ وَّاحِدَۃٍ وَالْاِبْتِھَالُ اَنْ تَمُدَّ یَدَیْکَ جَمِیْعًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤْدَ وَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ فِیْہِ وَالْاِبْتِھَالُ ھٰکَذَا وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَجَعَلَ ظُھُوْرَھُمَا مِمَّا یَلِیْ وَجْھَہٗ [ابو داؤد حدیث رقم:۱۴۸۹]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا سوال کرنے کا ادب یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر یا اس کے لگ بھگ اٹھاؤ اور استغفار یہ ہے کہ تم ایک انگلی کے ساتھ اشارہ کرو اور گڑگڑانا یہ ہے کہ تم اپنے دونوں ہاتھ اکٹھے اٹھاؤ۔ حضرت عباس بن عبداللہ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ابتہال (یعنی گڑگڑانا) اس طرح ہے اور آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور ہاتھوں کی پشت اپنے چہرے کے قریب رکھی۔

بَابُ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ

قبروں کی زیارت کا باب

(1015)۔ عَنِ ابنِ مَسعُودٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ کُنتُ نَهِيتُكُم عَن زِيَارَةِ القُبُورِ فَزُورُوهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِى الدُّنيَا وَتُذَكِّرُ الاٰخِرَةَ رَوَاهُ ابنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مُسلِم عَن بُرَيدَةَ رضی اللہ عنہ [ابن ماجة حديث رقم: ۱۵۷۱، مسلم حديث رقم: ۲۲۶۰]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کرتا تھا۔ اب ان کی زیارت کرو۔ یہ چیز دنیا سے بے رغبت کرتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

(1016)۔ وَعَنِ ابنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰہُ عَنهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقُبُورِ المَدِينَةِ فَاَقبَلَ عَلَيهِم بِوَجهِهٖ فَقَالَ، اَلسَّلَامُ عَلَيكُم يَا اَهلَ القُبُورِ يَغفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَكُم اَنتُم سَلَفُنَا وَنَحنُ بِالاَثَرِ رَوَاهُ التِّرمَذِي [ترمذى حديث رقم: ۱۰۵۳]۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مدینہ شریف کی قبروں کے پاس سے گزرے اور ان کی طرف اپنا چہرہ انور کر کے فرمایا: اے قبروں والو! تم پر سلام ہو، اللہ ہماری اور تمہاری بخشش کرے۔ تم ہم سے پہلے آ چکے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔

(1017)۔ وَعَن مُحَمَّدِ بنِ اِبرَاهِيمَ بنِ تَيمِى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأتِى قُبُورَ شُهَدَاءِ اُحُد عَلٰى رَأسِ كُلِّ حَولٍ فَيَقُولُ سَلَامٌ عَلَيكُم بِمَا صَبَرتُم فَنِعمَ عُقبَى الدَّارِ وَكَانَ اَبُو بَكرٍ وَعُمَرُ وَعُثمَانُ يَفعَلُونَهٗ رَوَاهُ عَبدُ الرَّزَّاق وَاِسنَادُهٗ صَحِيحٌ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم: ۶۷۱۶، ابن جرير حديث رقم: ۱۵۴۴۳]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن ابراہیم تیمی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہر سال کے آغاز پر اُحد کے شہیدوں کی قبروں پر تشریف لاتے تھے اور فرماتے تھے تم پر تمہارے صبر کے بدلے سلامتی ہو اور آخرت بہتر گھر ہے اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

(1018)۔ وَعَن اَبِى هُرَيرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ لَعَنَ زَوَّارَاتِ القُبُورِ رَوَاهُ اَحمَدُ

وَالتِّرمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:۱۰۵۶، ابن ماجة حدیث رقم:۱۵۷۶، مسند احمد حدیث رقم:۱۵۶۶۳]۔ الحدیث صحیح یَقُوْلُ المؤَلِّف لَعَلَّ هٰذا کَانَ قَبلَ اَن یُرَخِصَ النَّبِیُّ ﷺ فِی زِیَارَةِ الْقُبورِ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنیوالی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے۔ مؤلف غفر اللہ لہٗ عرض کرتا ہے کہ شاید یہ نبی کریم ﷺ کے قبروں کی زیارت کی اجازت دینے سے پہلے کی بات ہے۔

(1019)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت کُنتُ اَدخُلُ بَیتِیَ الَّذِی دُفِنَ فِیهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاِنِّی وَاضِعٌ ثَوبِی وَاَقُولُ اِنَّمَا هُوَ زَوجِی وَاَبِی، فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَ اللّٰهِ مَادَخَلتُهُ اِلَّا وَاَنَا مَشدُودَةٌ عَلَیَّ ثِیَابِی حَیَاءً مِن عُمَرَ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم:۲۵۷۱۶]۔ رجالہ رجال البخاری

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے کمرے میں داخل ہوجاتی تھی جس میں نبی کریم ﷺ دفن تھے اور اس میں اپنا دوپٹہ اوڑھ لیتی تھی اور میں کہتی تھی یہ میرے شوہر اور والد ہی تو ہیں۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ دفن کئے گئے تو اللہ کی قسم میں اپنا پردہ سخت مضبوط کیے بغیر داخل نہیں ہوتی تھی عمر سے حیاء کرتے ہوئے۔

(1020)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ مَرَّ بِقُبُورِ شُهَدَاءِ اُحُدٍ، فَقَالَ اَشهَدُ اَنَّکُم اَحیَاءٌ عِندَ اللّٰهِ تَأتُوهُم وَزُورُوهُم وَسَلِّمُوا عَلَیهِم فَوَ الَّذِی نَفسِی بِیَدِهِ لَا یُسَلِّمُ عَلَیهِم اَحَدٌ اِلٰی یَومِ القِیمَةِ اِلَّا رَدُّوا عَلَیهِ رَوَاهُ الْحَاکِمُ فِی الْمُستَدرَک وَالْبَیهَقِی فِی دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [المستدرک حدیث رقم:۴۳۰۲۷، ۴۳۷۳، دلائل النبوۃ للبیہقی ۳/۲۸۴]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ شہداءِ اُحد کی قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم اللہ کے ہاں زندہ ہو۔ اے لوگو! انکے پاس آیا کرو ان کی زیارت کیا کرو۔ انہیں سلام کہا کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضے میں میری جان ہے قیامت کے دن تک جو بھی انہیں سلام کہے گا یہ اس کا جواب دیں گے۔

(1021)۔ وَعَنْ اَبِی مَرْثَدَ الغَنَوِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ لَا تَجلِسُوا عَلَی القُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا اِلَیھَا رَوَاہُ مُسلِم[مسلم حدیث رقم:۲۲۵۰، ابو داؤد حدیث رقم:۳۲۲۹، ترمذی حدیث رقم:۱۰۵۰، نسائی حدیث رقم:۷۶۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبروں پر مت بیٹھو اور نہ ہی ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو۔

(1022)۔ وَعَنْ بَشِیرِ بنِ نَھِیکٍ عَن بَشِیرِ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ رَآی رَجُلاً یَمشِی فِی نَعلَینِ بَینَ القُبُورِ ، فَقَالَ یَا صَاحِبَ السِّبتِیَّتَینِ ، اَلقِھِمَا رَوَاہُ اَبُو دَاؤد وَ قَالَ ھٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحُ الْاِسنَادِ[ابو داؤد حدیث رقم:۳۲۳۰، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۵۶۸، سنن النسائی حدیث رقم:۲۰۴۸]۔

ترجمہ: حضرت بشیر بن نہیک نے رسول اللہ ﷺ کے بشیر سے روایت فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو جوتے پہن کر قبروں میں چل رہا تھا۔ فرمایا: اے جوتوں والے، انہیں اتار دے۔

(1023)۔ وَعَنْ دَاؤدَ بنِ اَبِی صَالِحٍ قَالَ اَقبَلَ مَروَانُ یَوماً فَوَجَدَ رَجُلاً وَاضِعاً وَجھَہٗ عَلَی القَبرِ فَاَخَذَ بِرَقَبَتِہٖ وَ قَالَ اَتَدرِی مَاتَصنَعُ ؟ قَالَ نَعَمْ فَاَقبَلَ عَلَیہِ فَاِذَا ھُوَ اَبُو اَیُّوبَ الْاَنصَارِیُّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ جِئتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ وَلَمْ آتِ الحَجَرَ ، سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ یَقُولُ لَا تَبکُوا عَلَی الدِّینِ اِذَا وَلِیَہٗ اَھلُہٗ وَلٰکِنِ ابکُوا عَلَیہِ اِذَا وَلِیَہٗ غَیرُ اَھلِہٖ رَوَاہُ اَحمَدُ وَالحَاکِمُ فِی المُستَدرَکِ[مسند احمد حدیث رقم:۲۳۶۴۸، مستدرک حاکم حدیث رقم:۸۵۷۹]۔

ترجمہ: حضرت داؤد بن صالح فرماتے ہیں کہ ایک دن مروان آ نکلا اور اس نے ایک آدمی کو دیکھا جس نے قبر انور پر اپنا چہرہ رکھا ہوا تھا۔ اس نے اسے گردن سے پکڑ لیا اور کہا تم جانتے ہو کیا کر رہے ہو؟ اس نے کہا ہاں اور اپنا رخ اس کی طرف کیا تو وہ حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا ہوں اور میں کسی بت کے پاس نہیں آیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تک اہل لوگوں کے ہاتھ میں

دین رہے گا تو دین پر مت رونا لیکن جب وہ نااہلوں کے ہاتھ میں چلا جائے گا تو دین پر رونا۔

كِتَابُ الْمِيْرَاثِ

میراث کی کتاب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ الخ [النسآء :۱۱] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تمہیں تمہاری اولادوں کے بارے میں حکم سناتا ہے، مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصے کے برابر ہے۔ وَقَالَ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلَالَۃِ [النسآء: ۱۷۶] اور فرمایا: اللہ تمہیں فیصلہ دیتا ہے اس آدمی کے بارے میں جس کی اصل اور نسل دونوں نہ ہوں۔

(1024)۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ﷺ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْھَا فَاِنَّہٗ نِصْفُ الْعِلْمِ وَھُوَ یُنْسٰٓی وَھُوَ اَوَّلُ شَیْءٍ یُنْزَعُ مِنْ اُمَّتِیْ رَوَاہُ اِبْنُ مَاجَۃَ [ابن ماجۃ حدیث رقم: ۲۷۱۹]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میراث کا علم سیکھو اور سکھاؤ۔ یہ نصف علم ہے۔ یہ بھلا دیا جاتا ہے اور یہ پہلی چیز ہے جو میری امت میں سے نکال لی جائے گی۔

بَیَانُ مَنْ لَا یَرِثُ

ان کا بیان جو وارث نہیں بنتے

(1025)۔ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَا یَرِثُ الْمُسْلِمُ الْکَافِرَ وَلَا الْکَافِرُ الْمُسْلِمَ رَوَاہُ مُحَمَّدٌ وَ مُسْلِمٌ وَ الْبُخَارِیُّ [مؤطا امام محمد صفحۃ ۳۲۰، مسلم حدیث رقم: ۴۱۴۰، بخاری حدیث رقم: ۶۷۶۴، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۹۰۹، ترمذی حدیث رقم: ۲۱۰۷، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۲۷۲۹]۔

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کافر کا وارث نہیں بنتا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں بنتا۔

(1026)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ الْقَاتِلُ لَایَرِثُ رَوَاہُ التِّرمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم: ۲۱۰۹، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۷۳۵]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ فرمایا: قاتل وارث نہیں بن سکتا۔

بَیَانُ الْوَصِیَّةِ

وصیت کا بیان

(1027)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَاحَقُّ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ یَبِیتُ لَیْلَتَینِ وَلَهُ مَا یُوصٰی فِیْهِ اِلَّا وَوَصِیَّتُهُ مَکْتُوبَةٌ عِندَہُ رَوَاہُ التِّرمَذِی وَاَبُودَاؤد [مسلم حدیث رقم: ۴۲۰۴، بخاری حدیث رقم: ۲۷۳۸، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۸۶۲، ترمذی حدیث رقم: ۲۱۱۸، نسائی حدیث رقم: ۳۶۱۸، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۷۰۲]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان آدمی کا یہ حق نہیں ہے کہ اس کے پاس وصیت کے قابل مال دو راتوں تک پڑا رہے مگر اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہونی چاہیے۔

(1028)۔ وَعَنْ عَامِرِ بنِ سَعدٍ عَنْ اَبِیهِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ مَرِضتُ عَامَ الْفَتحِ مَرضاً اَشْفَیتُ مِنْهُ عَلَی الْمَوتِ فَاَتَانِی رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ یَعُودُنِی فَقُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اِنَّ لِی مَالاً کَثِیراً وَلَیسَ یَرِثُنِی اِلَّا ابْنَتِی فَاُوصِی بِمَالِی کُلِّهٖ، قَالَ لَا، قُلتُ فَثُلُثَی مَالِی، قَالَ لَا، قُلْتُ فَالشَّطْرِ، قَالَ لَا، قُلتُ فَالثُّلُثِ، قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیرٌ رَوَاہُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ وَمُحَمَّد وَ اَبُودَاؤد وَ التِّرمَذِی وَالنَّسَائِی [مسند امام اعظم صفحة ۲۳۱، مؤطا امام محمد صفحة ۳۲۳، مسلم حدیث رقم: ۴۲۰۹، بخاری حدیث رقم: ۴۴۰۹، ترمذی حدیث رقم: ۲۱۱۶، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۸۶۴، نسائی حدیث رقم: ۳۶۲۶، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۷۰۸]۔

ترجمہ: حضرت عامر بن سعد اپنے والد ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں فتح مکہ کے سال بیمار ہو گیا اور مجھے موت کا خطرہ لاحق ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض

کیا یارسول اللہ ﷺ میرے پاس بہت سامال ہے اور میرا کوئی وارث نہیں ہے سوائے میری بیٹی کے۔ میں اپنے سارے مال کے لیے وصیت کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا پھر میرے مال کا دو تہائی حصہ، فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا آدھا۔ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا تہائی حصہ۔ فرمایا: تہائی ٹھیک ہے ویسے تہائی بھی ہے تو بہت۔

(1029)۔ وَعَنْ اَبِی اَمَامَةَ الْبَاهِلِی رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِی خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَعْطٰی كُلَّ ذِی حَقٍّ حَقَّهٗ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد وَالتِّرْمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم:٢٨٧٠، ترمذى حديث رقم:٢١٢٠، ابن ماجة حديث رقم:٢٧١٣، مسند احمد حديث رقم:٢٢٣٥٧]۔ قال الترمذى حسن صحيح

ترجمہ: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے سال خطبہ دیتے ہوئے سنا بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے۔ لہٰذا وارث کے حق میں وصیت کرنا جائز نہیں۔

بَابُ مِيْرَاثِ ذَوِی الْفُرُوْضِ

ذوالفروض کی میراث کا باب

(1030)۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ جَآءَتِ امْرَأَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قُتِلَ اَبُوْهُمَا وَهُوَ مَعَكَ يَوْمَ اُحُدٍ شَهِيْدًا وَاِنَّ عَمَّهُمَا اَخَذَ مَالَهُمَا وَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا وَلَا تُنْكَحَانِ اِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ، قَالَ يَقْضِی اللّٰهُ فِی ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيْرَاثِ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی عَمِّهِمَا، فَقَالَ اَعْطِ لِابْنَتَی سَعْدِ الثُّلُثَيْنِ وَاَعْطِ اُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِیَ فَهُوَ لَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِی وَاَبُوْدَاؤد وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حديث رقم:١٤٨١٠، ابو داؤد حديث رقم:٢٨٩٢، ترمذى حديث رقم:٢٠٩٢، ابن ماجة حديث رقم:٢٧٢٠]۔ قال الترمذى هذا حديث صحيح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ربیع کی زوجہ اپنی دو بیٹیاں لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں جو حضرت سعد بن ربیع سے پیدا ہوئیں تھیں۔ عرض کرنے لگیں یارسول اللہ ﷺ یہ دونوں سعد بن ربیع کی

بیٹیاں ہیں۔ان کے والد آپ ﷺ کے ہمراہ جنگِ اُحد لڑتے ہوئے شہید ہو گئے تھے۔ان کے چچا نے ان کا مال لے لیا ہے اور ان کے لیے کوئی مال نہیں چھوڑا۔آپ ﷺ نے فرمایا: اس بارے میں اللہ فیصلہ فرمائے گا۔اس موقع پر میراث والی آیت اتری۔رسول اللہ ﷺ نے ان کے چچا کی طرف پیغام بھیجا۔آپ ﷺ نے اسے فرمایا: سعد کی دونوں بیٹیوں کو دو تہائی حصہ دے دو۔اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ دے دو۔جو باقی بچے وہ تیرا ہے۔

(1031)۔ وَعَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلٍ قَالَ سُئِلَ اَبُو مُوسَى عَنِ ابْنَةٍ وَ بِنْتِ ابْنٍ وَ اُخْتٍ، فَقَالَ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ النِّصْفُ، وَائْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَيُتَابِعُنِي، فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَ اُخْبِرَ بِقَوْلِ اَبِي مُوسَى، فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَ مَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ، اَقْضِي فِيهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةً لِلثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْاُخْتِ، فَاَتَيْنَا اَبَا مُوسَى فَاَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ، فَقَالَ لَا تَسْاَلُونِي مَادَامَ هٰذَا الْحِبْرُ فِيكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ الدَّارِمِيُّ

[بخاری حدیث رقم: ۶۷۳۶، ترمذی حدیث رقم: ۲۰۹۳، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۲۷۲۱، مسند احمد حدیث رقم: ۳۶۹۰، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۸۹۱]۔

ترجمہ: حضرت ہزیل بن شرحبیل فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ سے بیٹی، پوتی اور بہن کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا بیٹی کے لیے آدھا حصہ اور بہن کے لیے آدھا حصہ ہے تم ابن مسعود کے پاس جاؤ وہ میری تصدیق کریں گے۔حضرت ابن مسعود سے پوچھا گیا اور انہیں حضرت ابوموسیٰ کا قول بھی بتایا گیا۔انہوں نے فرمایا پھر تو میں گمراہ ہو گیا اور ہدایت پانے والوں میں سے نہ ہوا۔میں اس بارے میں وہی فیصلہ کروں گا جو نبی کریم ﷺ نے دیا ہے۔بیٹی کا نصف حصہ ہے۔پوتی کا چھٹا حصہ ہے تاکہ دو تہائی مکمل ہو جائے اور جو بچے وہ بہن کا ہے، پھر ہم حضرت ابوموسیٰ کے پاس آئے اور انہیں حضرت ابن مسعود کا قول بتایا۔انہوں نے فرمایا جب تک یہ جلیل القدر عالم تم میں موجود ہیں مجھ سے مت پوچھا کرو۔

(1032)۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ ابْنِي مَاتَ فَمَا لِي مِنْ مِيرَاثِهِ؟ قَالَ لَكَ السُّدُسُ، فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ قَالَ لَكَ سُدُسٌ آخَرُ، فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ قَالَ اِنَّ السُّدُسَ الْآخَرَ طُعْمَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُودَاوُدَ [مسند احمد حدیث

رقم: ۱۹۸۷۱، ترمذی حدیث رقم: ۲۰۹۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۸۹۶]۔قال الترمذی حسن صحیح

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا، میرا پوتا فوت ہوگیا ہے۔ اسکی میراث میں سے میرا کیا حصہ ہے؟ فرمایا: تیرا چھٹا حصہ ہے۔ جب وہ واپس ہوا تو آپ ﷺ نے اسے بلایا تیرا چھٹا حصہ مزید بھی ہے۔ پھر جب وہ واپس ہوا تو آپ نے اسے بلایا اور فرمایا: یہ دوسرا چھٹا حصہ عصبہ کے طور پر ہے۔

(1033)۔ وَعَن اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِی وَعَن عِکْرِمَةَ اَنَّ اَبَا بَکْرِ الصِّدِّیقِ جَعَلَ الْجَدَّ اَباً رَوَاهُ الدَّارِمِی [سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۹۰۴]۔صحیح والمسئلة معروفة

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ نے دادے کو باپ قرار دیا ہے۔

(1034)۔ وَعَن طَاؤسٍ عَنِ اَبِیهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاس اَنَّهُ جَعَلَ الْجَدَّ اَباً رَوَاهُ الدَّارِمِی وَ کَانَ اَبُو حَنِیفَةَ یَأْخُذُ فِی الْجَدِّ بِقَولِ اَبِی بَکْرِ الصِّدِّیقِ وَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاس ﷺ فَلا یُوَرِّثُ الْاِخْوَةَ مَعَهُ شَیئاً رَوَاهُ مُحَمَّد [مؤطا امام محمد صفحة ۳۱۷، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۹۱۰]۔

ترجمہ: حضرت طاؤس اپنے والد سے اور وہ حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے دادا کو باپ قرار دیا ہے۔ اور امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ دادے کے بارے میں حضرت ابوبکر صدیق ﷺ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے اخذ کرتے تھے اور اس کے ساتھ بھائیوں کو بالکل وارث نہیں بناتے تھے۔

(1035)۔ وَعَن قَبِیصَةَ بْنِ ذُوَیبٍ قَالَ جَآءَتِ الْجَدَّةُ اِلٰی اَبِی بَکْرٍ تَسأَلُهُ مِیرَاثَهَا، فَقَالَ لَهَا مَا لَکِ فِی کِتَابِ اللّٰهِ شَیْئٌ وَ مَا لَکِ فِی سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَیْءٌ فَارجِعِی حَتّٰی أَسأَلَ النَّاسَ فَسَأَلَ فَقَالَ الْمُغِیرَةُ بنُ شُعْبَةَ حَضَرتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَعطَاهَا السُّدُسَ، فَقَالَ اَبُو بَکْرٍ هَل مَعَکَ غَیرُکَ؟ فَقَالَ مُحَمَّدُ بنُ مُسلَمَةَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِیرَةُ فَاَنفَذَهُ لَهَا اَبُو بَکْرٍ، ثُمَّ جَآءَتِ الْجَدَّةُ الْاُخرٰی اِلٰی عُمَرَ تَسأَلُهُ مِیرَاثَهَا، فَقَالَ هُوَ ذٰلِکَ السُّدُسُ فَاِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ بَینَکُمَا

وَ اَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا رَوَاهُ التِّرمَذِی وَ اَبُو دَاوٗد وَ اِبْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِی [مؤطا مالک کتاب الفرائض حدیث رقم: ۴، ترمذی حدیث رقم: ۲۱۰۰، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۸۹۴، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۷۲۴، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۸۹۵]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت قبیصہ بن ذویب فرماتے ہیں کہ ایک دادی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی میراث کے بارے میں پوچھنے کے لیے آئی۔ آپ نے اسے فرمایا: اللہ کی کتاب میں تیرا کوئی حصہ نہیں اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ کی سنت میں تیرا کوئی حصہ ہے۔ تم واپس چلی جاؤ حتیٰ کہ میں لوگوں سے اس کے بارے میں پوچھوں۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا آپ نے دادی کو چھٹا حصہ عطا فرمایا تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ کے ساتھ کوئی اور گواہ بھی ہے۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے بھی یہی بات بتائی۔ جو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بتائی تھی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دادی کے لیے یہی نافذ کر دیا۔ پھر ایک اور دادی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور آپ سے اپنی میراث کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا وہی چھٹا حصہ ہے۔ اگر تم دو جمع ہو گئی ہو تو وہی تمہارے درمیان تقسیم ہوگا اور تم میں سے جو بھی اکیلی ہو وہ اس اکیلی کا ہے۔

(1036)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فِی الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا اِنَّهَا اَوَّلُ جَدَّةٍ اَطْعَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سُدُسًا مَعَ ابْنِهَا وَ ابْنُهَا حَیٌّ رَوَاهُ التِّرمَذِی وَالدَّارِمِی [ترمذی حدیث رقم: ۲۱۰۲، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۹۳۳]۔ الحدیث صحیح غریب

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے دادی کے بارے میں فرمایا جس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی ہے کہ یہ پہلی دادی ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے اس کے بیٹے کے ساتھ چھٹا حصہ دیا ہے جب کہ اس کا بیٹا زندہ ہے۔

(1037)۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهٗ قَالَ فِی امْرَاَةٍ وَ اَبَوَيْنِ، لِلْمَرْاَةِ الرُّبُعُ، سَهْمٌ مِنْ اَرْبَعَةٍ، وَلِلْاُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِیَ، سَهْمٌ، وَلِلْاَبِ سَهْمَانِ رَوَاهُ الدَّارِمِی [سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۸۶۹]۔

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ نے بیوی اور ماں باپ کے بارے میں فرمایا بیوی کا چوتھا حصہ ہے اور ماں کے لیے بیوی سے بچے ہوئے کا تہائی حصہ ہے ماں کا حصہ تو یہ ہوا اب باپ کا اس سے دوگنا ہے۔

(1038)۔ وَعَنْ زَيْدِبْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ قَالَ فِی امْرَأَةٍتَرَكَتْ زَوْجَهَا وَاَبَوَيْهَا ، لِلزَّوْجِ النِّصْفُ وَلِلْاُمِّ ثُلُثُ مَابَقِیَ رَوَاهُ الدَّارِمِی [سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۸۷۱]۔

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت ﷺ نے بیوی کے بارے میں فرمایا: جس نے اپنا شوہر اور دو بیٹے چھوڑے ہوں۔ فرمایا: شوہر کا نصف حصہ ہے اور ماں کے لیے بچے ہوئے کا تہائی حصہ ہے۔

بَابُ مِيرَاثِ الْعَصَبَاتِ

عصبات کی میراث

(وَاَوَلُهَا الصُّلبُ ثُمَّ الْاَصْلُ ثُمَّ بَنُو الْاَبِ ثُمَّ بَنُو الْجَدِّ)

(ان میں پہلا نمبر اولاد کا، دوسرا اصول کا، تیسرا باپ کی اولاد کا اور چوتھا دادا کی اولاد کا ہے)

(1039)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ، اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَكَرٍ رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِی مُسْنَدِهٖ وَمُسلِمٌ وَالْبُخَارِی وَاَبُو دَاؤُدَ وَالتِّرمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّحَاوِی وَالدَّارِمِی وَالدَّارقُطنِی [مسند امام اعظم صفحہ ۲۳۲، مسلم حديث رقم: ۴۱۴۱ ، بخاری حديث رقم: ۶۷۳۲ ، ابو داؤد حديث رقم: ۲۸۹۸ ، ترمذی حديث رقم: ۲۰۹۸ ، ابن ماجة حديث رقم: ۲۷۴۰ ، شرح معانی الآثار للطحاوی ۲/۳۹۳ ، سنن الدارمی حديث رقم: ۲۹۸۹ ، سنن الدارقطنی حدیث رقم: ۴۰۲۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا کہ: فرائض کو ان کے اہل تک پہنچاؤ اور جو کچھ فرائض کی ادائیگی کے بعد بچے وہ قریبی مرد مذکر کے لیے ہے۔

(1040)۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بنِ اَبِی بَكرِ بنِ عَمْرِو بنِ حَزْمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ كَثِيرًا يَقُولُ كَانَ عُمَرُ بنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ عَجَباً لِلعَمَّةِ تُورَثُ وَلَاتَرِثُ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَمَالِكٌ [مؤطا امام محمد صفحہ ۳۱۸، مؤطا مالک کتاب الفرائض حدیث رقم: ۹]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت محمد بن ابوبکر بن عمرو بن حزم فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد کو کثیر مرتبہ فرماتے ہوئے سنا کہ عمر بن

خطابؓ فرمایا کرتے تھے کہ پھوپھی عجیب رشتہ ہے کہ اس کا بھتیجا اس کی میراث پاتا ہے مگر وہ اسکی میراث نہیں پاتی۔

(1041)۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍؓ اَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ الْاَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةً لَا يَجْعَلُ لَهُنَّ اِلَّا مَا بَقِيَ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۸۸۲]۔

ترجمہ: حضرت زید بن ثابتؓ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ بہنوں کو بیٹوں کے ساتھ عصبہ بناتے تھے۔ انہیں صرف وہی دیتے تھے جو میاں بیوی سے بچتا تھا۔

بَابُ مِيرَاثِ اُولِي الْاَرْحَامِ

اولوالارحام کی میراث

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ [النساء:۷] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو کچھ والدین اور رشتہ دار چھوڑ جائیں اس میں سے مردوں کا بھی حصہ ہے اور عورتوں کا بھی حصہ ہے۔ وَقَالَ وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ [الانفال:۷۵] اور فرمایا: اولو الارحام میں سے بعض بعضوں سے زیادہ حقدار ہیں۔

(1042)۔ عَنْ اَنَسٍؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۳۵۲۸، مسلم حدیث رقم: ۲۴۳۹، ترمذی حدیث رقم: ۳۹۰۱، نسائی حدیث رقم: ۲۶۱۰]۔

ترجمہ: حضرت انسؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ قوم کی بھانجی انہی میں سے ہے۔

(1043)۔ وَعَنْ عُمَرَؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ، اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلٰى مَنْ لَا مَوْلٰى لَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّحَاوِي وَالدَّارِمِي وَرَوٰى اَبُوْ دَاوُدَ مِثْلَهُ عَنْ مِقْدَامٍ وَغَيْرِهٖ وَالْاٰثَارُ فِيْهِ مُتَوَاتِرَةٌ [ترمذی حدیث رقم: ۲۱۰۳، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۷۳۷، شرح معانی الآثار للطحاوی ۲/۳۹۷، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۹۷۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۹۰۰]۔ وقال الترمذی الحدیث حسن صحیح

ترجمہ: حضرت عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا کوئی والی وارث نہ ہو اللہ اور اس کا

رسول اس کے والی ہیں۔اور جس کا کوئی دوسرا وارث نہ ہو تو ماموں اس کا وارث ہے۔اس موضوع میں تواتر کے ساتھ آثار موجود ہیں۔

(1044)۔ وَعَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ مَنْ اَدلٰى بِرَحمٍ اُعْطِيَ بِرَحمِهِ الَّتِي يُدلِي بِهَا رَوَاهُ الدَّارِمِي

[سنن الدارمی حدیث رقم: ۳۰۵۲]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جو رحمی رشتے میں قریب ہوا اسے اس قربت والے رحمی رشتے کے سبب سے حصہ دیا جائے گا۔

(1045)۔ وَعَنْ وَاسِعِ بنِ حَبَّانٍ قَالَ تُوُفِّيَ ثَابِتُ بنُ الدَّحْدَاحِ وَكَانَ اَتِيّاً ، وَهُوَ الَّذِي لَيْسَ لَهُ اَصْلٌ يُعْرَفُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَاصِمِ ابنِ عَدِيٍّ هَل تَعرِفُونَ لَهُ فِيكُم نَسَباً ؟ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَبَا لُبَابَةَ بنَ عَبدِ المُنذِرِ ابنَ اُختِهِ فَاَعطَاهُ مِيرَاثَهُ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ۲/۳۹۶]۔

ترجمہ: حضرت واسع بن حبان فرماتے ہیں کہ حضرت ثابت بن دحداح فوت ہو گئے۔وہ اتیا تھے۔اتیاوہ ہوتا ہے جس کے باپ دادا سے لوگ واقف نہ ہوں۔رسول اللہ ﷺ نے حضرت عاصم بن عدی سے فرمایا: کیا تم لوگ اپنے اندر اس کا نسب پہچانتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ۔رسول اللہ ﷺ نے ابولبابہ بن عبدالمنذر کو بلایا جو ان کے بھانجے تھے اور انہیں ان کی میراث دے دی۔

بَابُ مِيرَاثِ مَنْ عَمِيَ مَوتُهُمْ فِي هَدمٍ اَو غَرقٍ اَو حَرقٍ

ان لوگوں کی میراث جو دب کر یا ڈوب کر یا جل کر اکٹھے فوت ہو گئے

(1046)۔ عَنْ زَيدِ بنِ ثَابِتٍ قَالَ كُلُّ قَومٍ مُتَوَارِثُونَ ، عَمِيَ مَوتُهُم فِي هَدمٍ اَو غَرقٍ فَاِنَّهُم لَا يَتَوَارَثُونَ ، يَرِثُهُمُ الاَحيَاءُ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم: ۳۰۴۶]۔

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت ﷺ فرماتے ہیں کہ سب لوگ ایک دوسرے کے وارث بنتے ہیں سواء ان کے جن کی

موت دب کر یا ڈوب کر یا جل کر اکٹھے واقع ہوئی ہو۔ یہ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنتے بلکہ زندہ لوگ ان کے وارث بنتے ہیں۔

بَابُ مِيرَاثِ الْخُنْثٰى

خنثیٰ کی میراث

(1047)۔ عَنِ الشَّعْبِي عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فِي الْخُنْثٰى ، قَالَ يُوَرَّثُ مِنْ قِبَلِ مَبَالِهِ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۹۷۲]۔

ترجمہ: حضرت شعبی نے حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے خنثیٰ کے بارے میں روایت کیا ہے کہ فرمایا: اس کی میراث اس کے پیشاب کے راستے کے مطابق اسے مرد یا عورت تصور کرتے ہوئے جاری کی جائے گی۔

بَيَانُ الرَّدِّ

رد کا بیان

(1048)۔ عَنِ الشَّعْبِي قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ يَرُدُّ عَلٰى كُلِّ ذِي سَهْمٍ إِلَّا الْمَرْأَةَ وَالزَّوْجَ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۹۵۰]۔

ترجمہ: حضرت شعبی تابعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ ہر حصے دار پر رد فرماتے تھے سوائے بیوی اور شوہر کے۔

(1049)۔ وَعَنْ حَسَنٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ الشَّعْبِي عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ لَا يُعْلَمُ لَهُ وَارِثٌ غَيْرُهَا، قَالَ لَهَا الْمَالُ كُلُّهُ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۹۴۹]۔

ترجمہ: حضرت حسن اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے اس آدمی کے

بارے میں پوچھا جو فوت ہو گیا اور صرف ایک بیٹی چھوڑ گیا۔ اسکے علاوہ اسکا کوئی وارث علم میں نہیں آیا۔ فرمایا سارا مال اسی کا ہے۔

بَيَانُ الْعَوْلِ

عول کا بیان

(1050)۔ عَنِ الحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فِي ابْنَتَيْنِ وَ اَبَوَيْنِ وَ امْرَأَةٍ، قَالَ صَارَ ثُمُنُهَا تِسعاً رَوَاهُ الدَّارقُطْنِي[سنن الدار قطنی حدیث رقم:۴۰۱۸]۔ اَلْحَدِيْثُ ضَعِيفٌ وَهٰذِهِ الْمَسئَلَةُ مَعرُوفَةٌ بِالْمَسئَلَةِ الْمِنبَرِيَةِ

ترجمہ: حضرت حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے دو بیٹیوں، ماں باپ اور بیوی کے بارے میں فرمایا: بیوی کا نواں حصہ ہے۔ یہ مسئلہ، مسئلہ منبریہ کے نام سے مشہور ہے۔

بَابُ مِيرَاثِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میراث

(1051)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ نِسَآءَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَرَدْنَ اَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ يَسأَلْنَ مِيرَاثَهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَت لَهُنَّ عَائِشَةُ اَلَيسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا نُورَثُ مَاتَرَكْنَا صَدَقَةٌ رَوَاهُ مُسلِمٌ وَالْبُخَارِي[مؤطا امام محمد ۳۱۹ ، مؤطا امام مالک کتاب الکلام باب ما جاء فی ترکۃ النبی ﷺ حدیث رقم:۲۷، مسلم حدیث رقم:۴۵۷۷، بخاری حدیث رقم:۳۰۹۴، ترمذی حدیث رقم:۱۶۱۰، نسائی حدیث رقم:۴۱۴۸، ابو داؤد حدیث رقم:۲۹۶۳]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی ازواج مطہرات نے ارادہ کیا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس نبی کریم ﷺ کی میراث مانگنے کے لیے بھیجیں۔ انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا کہ: ہمارا کوئی وارث نہیں بنتا۔

ہم جو کچھ چھوڑ دیں وہ صدقہ ہے۔

اَلتَّائِيدُ مِنَ الرَّوَافِضِ: عَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ، اِنَّ الْاَنْبِيَآءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلٰكِنْ وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَ مِنْهُ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ رَوَاهُ الْكُلِيْنِى فِى اُصُوْلِ الْكَافِى وَمِثْلُهٗ فِى مَقَامٍ آخَرَ مِنَ الْكَافِى عَنْ اَبِى عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ [اصول الکافی حدیث رقم: ۴۷، ۵۹]۔

روافض سے تائید:۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک علماء انبیا کے وارث ہیں، انبیاء کی میراث دینار اور درہم نہیں ہوتی بلکہ ان کی میراث علم ہوتا ہے جس نے اسے حاصل کیا اس نے وافر حصہ پایا۔

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ [البقرة: ۴۳] **اللہ تعالیٰ نے فرمایا: زکوٰۃ ادا کرو۔** وَقَالَ اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ [البقرة: ۲۶۷] **اور فرمایا: پاک چیزوں میں سے خرچ کرو جو تم کماتے ہو اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین میں سے نکالا ہے۔** وَقَالَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ [الانعام: ۱۴۱] **اور فرمایا اس کا حق ادا کرو اس کی کٹائی کے دن۔** وَقَالَ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ [التوبة: ۳۴] **اور فرمایا: جو لوگ سونے اور چاندی کو ذخیرہ کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں المناک عذاب کی خوشخبری سنادو۔**

(1052)۔ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِى شِدْقَيْهِ، ثُمَّ

يَقُولُ اَنَا مَالُکَ ، اَنَا كَنزُکَ ، ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُونَ الآيَة رَوَاهُ الْبُخَارِي[بخاری حدیث رقم:۱۴۰۳، نسائی حدیث رقم:۲۴۸۲، مؤطا مالک کتاب الزکوٰۃ حدیث رقم:۲۲، مسند احمد حدیث رقم:۸۶۸۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے اللہ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی اس کا مال قیامت کے دن گنجے سانپ کی طرح بنا دیا جائے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے۔ وہ قیامت کے دن اس کے گلے میں ڈالا جائے گا اور یہ سانپ اسے باچھوں سے پکڑے گا۔ پھر کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی کہ: بخیل لوگ ہرگز خیال نہ کریں کہ آگے پوری آیت۔

(1053)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا تَجِبُ فِی مَالٍ زَكٰوةٌ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَولُ رَوَاهُ مُحَمَّد [مؤطا محمد صفحہ ۱۷۳، ۱۷۴]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مال میں زکوٰۃ اس وقت لازم نہیں ہے جب تک اس پر پورا سال نہ گزر جائے۔

زَكٰوةُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْقَرَاطِيسِ

سونے چاندی اور نوٹوں کی زکوٰۃ

(1054)۔ عَنِ ابْرَاهِيمَ قَالَ لَيسَ فِی اَقَلِّ مِن عِشرِينَ مِثقَالاً مِنَ الذَّهَبِ زَكٰوةٌ، فَاِذَا كَانَ الذَّهَبُ عِشرِينَ مِثقَالاً فَفِيهَا نِصفُ مِثْقَالٍ، فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِکَ، وَلَيسَ فِيمَا دُونَ مِأَتَی دِرهَمٍ صَدَقَةٌ، فَاِذَا بَلَغَتِ الوَرِقُ مِأَتَی دِرهَمٍ فَفِيهَا خَمسَةُ دَرَاهِمَ، فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِکَ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِی كِتَابِ الْآثَار [کتاب الآثار حدیث رقم:۲۹۲]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ بیس مثقال سونے سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ جب سونا بیس مثقال ہو جائے تو اس پر آدھا مثقال زکوٰۃ ہے اور جو اس سے زیادہ ہو اس پر اسی حساب سے زکوٰۃ لگتی جائے گی اور دو سو درہم سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ پھر جب چاندی دو سو درہم تک پہنچ جائے تو اس پر پانچ درہم زکوٰۃ ہے اور جو اس سے کم ہو اس پر اسی

حساب سے زکوٰۃ لگتی جائے گی۔

(1055)۔ وَعَنِ الحَسَنِ البَصرِيِّ عَلَيهِ الرَّحمَةُ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ اِلٰی اَبِی مُوسٰی فَمَا زَادَعَلَی المِائَتَینِ فَفِی کُلِّ اَربَعِینَ دِرهَماً دِرهَمٌ رَوَاهُ ابنُ اَبِی شَیبَةَ [المصنف لابن ابی شیبة ۳/۱۲]۔

ترجمہ: حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ کو لکھا کہ جو دوسو درہم سے زائد ہو تو ہر چالیس درہم پر ایک درہم ہے۔

(1056)۔ وَعَن اَبِی سَعِیدِ الخُدرِی رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَیسَ فِیمَا دُونَ خَمسَةِ اَوسُقٍ مِنَ التَّمرِ صَدَقَةٌ وَلَیسَ فِیمَا دُونَ خَمسِ اَوَاقٍ مِنَ الوَرِقِ صَدَقَةٌ ، وَلَیسَ فِیمَا دُونَ خَمسِ ذَودٍ مِنَ الاِبِلِ صَدَقَةٌ رَوَاهُ مُسلِمٌ وَالبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۲۲۶۳ ، بخاری حدیث رقم: ۱۴۰۵ ، ابو داؤد حدیث رقم:۱۵۵۸ ، ترمذی حدیث رقم:۶۲۲ ، نسائی حدیث رقم:۲۴۷۵ ، ابن ماجة حدیث رقم:۱۷۹۳ ، سنن الدارمی حدیث رقم:۱۶۴۰ ، مؤطا مالک کتاب الزکوٰۃ حدیث رقم:۲ ، مسند احمد حدیث رقم:۱۱۵۷۵ ، ۱۱۵۸۱ ، ۱۱۵۷۷ ،]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ پانچ وسق کھجور سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی پر زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

زَکٰوۃُ الاِبِلِ وَ الغَنَمِ

اونٹوں اور بکریوں کی زکوٰۃ

(1057)۔ عَن اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَبَابَکرٍ کَتَبَ لَهُ هٰذَا الکِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ اِلَی البَحرَینِ

بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

هٰذِهٖ فَرِیضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِی فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَی المُسلِمِینَ وَالَّتِی اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ رَسُولَهٗ ﷺ ، فَمَن سُئِلَهَا مِنَ المُسلِمِینَ عَلٰی وَجهِهَا فَلیُعطِهَا ، وَمَن سُئِلَ فَوقَهَا فَلَا یُعطِ ، فِی اَربَعٍ وَعِشرِینَ مِنَ الاِبِلِ فَمَا دُونَهَا مِن کُلِّ خَمسٍ شَاةٌ ، فَاِذَا بَلَغَت خَمسًا وَعِشرِینَ اِلٰی خَمسٍ

وَ ثَلاثِيْنَ ، فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ اُنْثٰى ، فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَ ثَلٰثِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَ اَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اُنْثٰى ، فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَ اَرْبَعِيْنَ اِلٰى سِتِّيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ ، فَاِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَ سِتِّيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَ سَبْعِيْنَ فَفِيْهَا جَذْعَةٌ ، فَاِذَا بَلَغَتْ يَعْنِى سِتًّا وَ سَبْعِيْنَ اِلٰى تِسْعِيْنَ ، فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ ، فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰى وَ تِسْعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَ مِائَةٍ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَ مِائَةٍ ، فَفِى كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ ، وَفِى كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ اِلَّا اَرْبَعٌ مِنَ الْاِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ رَبُّهَا فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْاِبِلِ فَفِيْهَا شَاةٌ ، وَفِى صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِى سَائِمَتِهَا ، اِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَ مِائَةٍ شَاةٌ ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَ مِائَةٍ اِلٰى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى مِائَتَيْنِ اِلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ ، فَفِيْهَا ثَلٰثُ شِيَاهٍ ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ فَفِى كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ ، فَاِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ اَرْبَعِيْنَ شَاةً وَاحِدَةً ، فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا وَفِى الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ ، فَاِنْ لَمْ تَكُنْ اِلَّا تِسْعِيْنَ وَ مِائَةً فَلَيْسَ فِيْهَا شَىْءٌ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ رَبُّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِى وَرَوٰى اَبُوْ دَاوُدَ وَ التِّرْمَذِى وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِى نَحْوَهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ [بخاری حديث رقم: ١٤٥٤، ابو داؤد حديث رقم: ١٥٦٧، ترمذی حديث رقم: ٦٢١ ، ابن ماجة حديث رقم: ١٨٠٥ ، دارمی حديث رقم: ١٦٣٢]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب انہیں بحرین کی طرف بھیجا تو انہیں یہ تحریر لکھ کر دی: بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فریضۂ زکوۃ کا بیان ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض کیا ہے، اور یہ وہ چیز ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے حکم دیا ہے، مسلمانوں میں سے جس سے اس کے مطابق زکوۃ طلب کی جائے اسے چاہیے کہ ادا کرے، اور جس سے اس کی نسبت زیادہ طلب کی جائے وہ ادا نہ کرے۔

چوبیس اونٹ اور اس سے کم ہوں تو ان میں سے ہر پانچ پر ایک بکری دینا لازم ہے، اور جب پچیس سے پینتیس تک ہوں تو ان پر اونٹ کی ایک سالہ بچی ہے، اور جب چھتیس سے پینتالیس تک ہوں تو ان پر اونٹ کی دو سالہ بچی ہے، اور جب چھیالیس سے ساٹھ تک ہوں تو ان پر تین سالہ بچی ہے جو اونٹنی بننے کے قریب ہو اور جب اکسٹھ سے

پچھتر تک ہوں تو چار سالہ اونٹنی ہے، اور جب چھہتر سے نوے تک ہوں تو ایک ایک سال کے دو بچے ادا کیے جائیں، اور جب اکیانوے سے ایک سو بیس تک ہوں تو دو دو سال کی دو اونٹنیاں ہیں، جب ایک سو بیس سے بڑھ جائیں تو ہر چالیس کے بعد دو سال کی مادہ ہے اور ہر پچاس پر تین سال کی مادہ ہے، اور جس کے پاس چار سے کم اونٹ ہوں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں، ہاں جتنی ان کا مالک چاہے، اور جب پانچ اونٹ ہوں تو ان پر ایک بکری ہے۔

اور بکریوں کی زکوٰۃ کے بارے میں، جو جنگل میں چرتی ہوں تو ان میں چالیس سے ایک سو بیس تک ایک بکری ہے، اور ایک سو بیس سے دو سو تک دو بکریاں ہیں، اور دو سو سے تین سو تک تین بکریاں ہیں، جب تین سو سے زیادہ ہو جائیں تو ہر سو پر ایک بکری ہے، جب کسی آدمی کی چرنے والی بکریاں چالیس سے ایک بھی کم ہو تو ان پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے، سوائے اس کے کہ ان کا مالک چاہے۔

اور چاندی کی زکوٰۃ چالیسواں حصہ ہے، اگر کسی کے پاس صرف ایک سو نوے درہم ہوں تو ان پر کوئی زکوٰۃ نہیں، ہاں جتنی اس کا مالک چاہے۔

زَكٰوةُ الْبَقَرِ

گائے کی زکوٰۃ

(1058)۔ عَنْ طَاوُسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ بَعَثَ مَعَاذَ بْنَ الْجَبَلَ رضی اللہ عنہ اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعاً وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً، فَاُتِيَ بِمَا دُوْنَ ذٰلِكَ فَاَبٰى اَنْ يَّأْخُذَ مِنْهُ شَيْئاً حَتّٰى اَرْجِعَ اِلَيْهِ، فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَبْلَ اَنْ يَّقْدَمَ مَعَاذٌ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَ قَالَ بِهٰذَا نَأْخُذُ وَرَوَى اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمَذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مِثْلَهٗ [مؤطا امام محمد صفحہ ۱۷۸، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۵۷۶، ترمذی حدیث رقم: ۶۲۳، نسائی حدیث رقم: ۲۴۵۰، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۸۰۳، سنن الدارمی حدیث رقم: ۱۶۲۹، ۱۶۳۰]۔ الحدیث صحیح وقال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن میں بھیجا تو انہیں حکم دیا کہ ہر تیس گائے پر ایک سال کا بچھڑا اور ہر چالیس پر دو سالہ وصول کریں۔ ان کے پاس اس سے کم مال پر زکوٰۃ لائی گئی تو

انہوں نے اسے لینے سے انکار کر دیا اور فرمایا نہیں لوں گا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو کر پوچھ لوں۔ لیکن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پہنچنے سے پہلے پہلے رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

زَكٰوةُ الزَّرْعِ وَ الْعُشْرُ

زراعت پر زکوٰۃ اور عشر

(1059)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَ الْعُيُونُ اَوْ كَانَ عُشْرِيًّا، الْعُشْرُ، وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَ اَبُو دَاوٗد وَ الطَّحَاوِی [مؤطا مالک کتاب الزکوۃ حدیث رقم:۳۳، بخاری حدیث رقم:۱۴۸۳، ابو داؤد حدیث رقم:۱۵۹۶، شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۳۴۵، ترمذی حدیث رقم:۶۳۹، نسائی حدیث رقم:۲۴۸۸، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۸۱۷]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ جو آسمانی پانی پیے یا چشمے کا یا وہ عشری ہو اس میں سے دسواں حصہ ہے اور جو فصل رہٹ کے ذریعہ پانی دی گئی اس میں نصف عشر ہے۔

(1060)۔ وَعَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ فِي كُلِّ شَيْءٍ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ الصَّدَقَةُ رَوَاهُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۳۴۶]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہر وہ چیز جسے زمین پیدا کرے اس پر زکوٰۃ ہے۔

(1061)۔ وَعَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ فِي كُلِّ شَيْءٍ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ مِمَّا سَقَتِ السَّمَآءُ اَوْ سُقِيَ سَيْحًا الْعُشْرُ، وَمَا سُقِيَ بِغَرْبٍ اَوْ دَالِيَةٍ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي كِتَابِ الْاٰثَارِ [کتاب الآثار حدیث رقم:۳۰۹، جامع المسانید ۱/۴۶۲، المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:۷۱۹۵]۔

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ فرمایا ہر وہ چیز جسے زمین آسمانی پانی یا جاری پانی کے ذریعے پیدا کرے اس پر عشر ہے اور جو بڑے ڈول یا چھوٹے ڈول کے ذریعے پلائی گئی اس پر نصف عشر ہے۔

(1062)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ اَخَذَ مِنَ الْعَسَلِ الْعُشْرَ رَوَاهُ ابْنُ

مَاجَةَ وَرَوٰى اَبُو دَاوٗد وَالتِّرمَذِی نَحوَهٗ [ابن ماجة حديث رقم:۱۸۲۴، ابو داؤد حديث رقم:۱۶۰۲، ترمذی حديث رقم:۶۲۹]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ آپ نے شہد میں سے عشر وصول فرمایا۔

زَكٰوةُ الدَّوَابِ الْعَوَامِلِ

کام کرنے والے جانوروں پر زکوٰۃ

(1063)۔ عَن عَلِيٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ لَیسَ فِی العَوَامِلِ صَدَقَةٌ رَوَاهُ الدَّارقُطنِی [سنن الدار قطنی حديث رقم:۱۹۲۴]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: محنت کرنے والے جانوروں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(1064)۔ وَعَن مُحَمَّد قَالَ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ عَفَوتُ لِاُمَّتِی عَن صَدَقَةِ الخَیلِ وَالرَّقِیقِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِی کِتَابِ الْاٰثَار وَرَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ عَن عَلِيٍ رضی اللہ عنہ بِلَفظِ تَجَوَّزْتُ [كتاب الآثار حديث رقم:۳۰۵، ابن ماجة حديث رقم:۱۸۱۳]۔الحديث صحيح

ترجمہ: امام محمد فرماتے ہیں کہ ہمیں نبی کریم ﷺ کا فرمان پہنچا کہ فرمایا: میں نے اپنی امت کو گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کردی ہے ایک روایت میں ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے یہ لفظ مروی ہے کہ میں نے درگزر کیا ہے۔

(1065)۔ وَعَن اَبِی هُرَیرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَیسَ عَلَی الْمُسلِمِ فِی عَبدِهٖ وَلَا فِی فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَیهِ ثُمَّ رَوَاهُ مُسلِم وَالْبُخَارِی وَاللَّفظُ لِمُحَمَّد [بخاری حديث رقم:۱۴۶۴، مسلم حديث رقم:۲۲۷۳، ابو داؤد حديث رقم:۱۵۹۵، ترمذی حديث رقم:۶۲۸، نسائی حديث رقم:۲۴۶۷، ابن ماجة حديث رقم:۱۸۱۲، مؤطا مالک من کتاب الزکوٰۃ حديث رقم:۳۷، مسند احمد حديث رقم:۷۳۱۴]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے ذمے اس کے غلام اور

اس کے گھوڑے پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔

زَكٰوةُ مَنْ كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ

مقروض کا زکوٰۃ دینا

(1066)۔ عَنِ السَّائِبِ بنِ يَزِيدِ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ﷺ كَانَ يَقُولُ هٰذَا شَهرُ زَكٰوتِكُمْ فَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيُؤَدِّ دَيْنَهُ حَتّٰى تَحصُلَ اَموَالُكُمْ فَتُؤَدُّوا مِنهَا الزَّكٰوةَ رَوَاهُ مُحَمَّد [مؤطا محمد صفحة ۱۷۲]۔

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ یہ تمہاری زکوٰۃ کا مہینہ ہے جس کے ذمے قرض ہو وہ اپنا قرض ادا کرے حتیٰ کہ تمہارے مال حاصل ہو جائیں۔ اب اس میں سے زکوٰۃ دو۔

(1067)۔ وَعَنْ يَزِيدِ بنِ خُصَيفَةَ اَنَّهُ سَأَلَ سُلَيْمٰنَ بنَ يَسَارٍ عَن رَجُلٍ لَّهُ مَالٌ وَعَلَيْهِ مِثْلُهُ مِنَ الدَّينِ اَعَلَيْهِ الزَّكٰوةُ؟ فَقَالَ لَا رَوَاهُ مُحَمَّد [مؤطا محمد صفحة ۱۷۳]۔

ترجمہ: حضرت یزید بن خصیفہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سلیمان بن یسار سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جس کے پاس مال بھی ہو اور اس کے ذمے اتنا ہی قرض بھی ہو کیا اس کے ذمے زکوٰۃ ہے؟ فرمایا نہیں۔

زَكٰوةُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالصَّغِيرِ

یتیم اور نابالغ کے مال پر زکوٰۃ

(1068)۔ عَنِ ابنِ مَسعُودٍ ﷺ قَالَ لَيسَ فِي مَالِ اليَتِيمِ زَكٰوةٌ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي الآثَارِ [كتاب الآثار حديث رقم: ۲۹۴، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم: ۶۹۹۶]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ یتیم کے مال پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(1069)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا يَجِبُ عَلٰى مَالِ الصَّغِيرِ زَكٰوةٌ حَتّٰى

تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ رَوَاهُ الدَّارقُطنِي [سنن الدارقطنی حدیث رقم: ۱۹۶۲]۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ چھوٹے (نابالغ) کے مال پر زکوٰۃ نہیں ہے حتیٰ کہ اس پر نماز فرض ہو جائے۔

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقۂ فطر کا باب

(1070)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ صَارِخاً بِبَطْنِ مَكَّةَ يُنَادِي اَنَّ صَدَقَةَ الفِطرِ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسلِمٍ رَوَاهُ الحَاكِمِ فِي الْمُستَدرَكِ [مستدرک حاکم حدیث رقم: ۱۵۲۴]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ کے وسط میں منادی کرنے والے کو اعلان کرنے کا حکم دیا کہ صدقۂ فطر حق ہے اور ہر مسلمان پر واجب ہے۔

(1071)۔ وَعَنْ عَبدِاللّٰهِ بنِ ثَعلَبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ قَبلَ يَومِ الفِطرِ بِيَومٍ اَو يَومَينِ، فَقَالَ اَدُّوا صَاعاً مِنْ بُرٍّ اَو قُمحٍ عَنِ اثْنَينِ اَو صَاعاً مِنْ تَمرٍ اَو شَعِيرٍ عَن كُلِّ حُرٍّ وَعَبدٍ رَوَاهُ عَبدُ الرَّزَّاقِ وَاِسنَادُهُ صَحِيحٌ [المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم: ۵۷۸۵]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن ثعلبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو عید الفطر کے ایک یا دو دن پہلے خطاب فرمایا اور فرمایا: گندم میں سے ایک صاع ادا کرو یا ایک قمحہ دو بندوں کی طرف سے ادا کرو یا ایک صاع کھجور یا جو ہر آزاد اور غلام کی طرف سے ادا کرو۔

بَابُ فَضَائِلِ الصَّدَقَاتِ

صدقات کے فضائل کا باب

(1072)۔ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ، اَنفِقْ یَا ابْنَ آدَمَ اُنْفِقْ عَلَیْکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۲۳۰۸، بخاری حدیث رقم:۴۶۸۴]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم کے بیٹے خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

(1073)۔ وَعَنْ اَبِی اُمَامَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَا ابْنَ آدَمَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَیْرٌ لَکَ وَاَنْ تُمْسِکَہُ شَرٌّ لَکَ وَلَا تُلَامُ عَلیٰ کَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۲۳۸۸]۔

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے آدم کے بیٹے اگر اپنا بچا ہوا خرچ کردو گے تو تمہارے لیے بہتر ہوگا اور اگر اسے جمع رکھو گے تو تمہارے لیے برا ہوگا اور اپنی ضرورت کی حد تک تمہیں کوئی ملامت نہیں کی جائے گی اور اپنے عیال سے شروع کر۔

(1074)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِیْتَۃَ السَّوْءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِی [ترمذی حدیث رقم:۶۶۴]۔وقال حسن

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک صدقہ اللہ کے غضب کو بجھا دیتا ہے اور موت کی شدت سے دفع کرتا ہے۔

(1075)۔ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَفْضَلُ الصَّدَقَۃِ اَنْ تُشْبِعَ کَبِداً جَائِعاً رَوَاہُ الْبَیْھَقِی فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ [شعب الایمان للبیھقی حدیث رقم:۳۳۶۷]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: افضل صدقہ یہ ہے کہ تم کسی بھوکے پیٹ کو بھر دو۔

(1076)۔ وَعَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ خَیْرُ الصَّدَقَۃِ عَنْ ظَھْرِ غِنًی رَوَاہُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۱۴۲۶، ۲۷۴۹ ورواہ احمد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ]۔

ترجمہ: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین صدقہ وہ ہے جو پہلے اپنی

ضروریات کو پورا کرنے کے بعد دیا جائے۔

(1077)۔ وَعَنِ ابنِ مَسعُودٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اَنفَقَ الْمُسلِمُ عَلیٰ اَهلِهٖ وَهُوَ يَحتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:٢٣٢٢ ، بخارى حديث رقم:٥٣٥١ ، نسائى حديث رقم:٢٥٤٥ ، سنن الدارمى حديث رقم:٢٦٦٦ ، مسند احمد حديث رقم:٢٢٤١٠]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ مسعود ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مسلمان اپنے گھر والوں پر احتساب سے کام لیتے ہوئے خرچ کرتا ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ بن جاتا ہے۔

(1078)۔ وَعَنِ اُمِّ بُجَيدٍ قَالَت قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَو بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ رَوَاهُ مَالِك وَالنَّسَائِى [مؤطا مالك كتاب صفة النبى ﷺ حديث رقم:٨ ، مسند احمد حديث رقم:٢٧٥١٨ ، ابو داؤد حديث رقم:١٦٦٧ ، ترمذى حديث رقم:٦٦٥ ، نسائى حديث رقم:٢٥٦٥]۔ قال الترمذى حسن صحيح

ترجمہ: حضرت ام بجید فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سائل کو کچھ نہ کچھ دے دو خواہ روٹی کا جلا ہوا ٹکڑا ہی سہی۔

(1079)۔ وَعَن حَبشِيِّ بنِ جُنَادَةَ ﷺ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ يَقُولُ مَن سَأَلَ مِن غَيرِ فَقرٍ فَاِنَّمَا يَأْكُلُ الْجَمرَ رَوَاهُ الطَّحَاوِى [شرح معانى الآثار للطحاوى ١/٣٣٧]۔

ترجمہ: حضرت حبشی بن جنادہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے غربت کے بغیر سوال کیا وہ آگ کھا رہا ہے۔

(1080)۔ وَعَن اَبِى هُرَيرَةَ ﷺ قَالَ اَخَذَ الحَسَنُ بنُ عَلِيٍّ تَمرَةً مِن تَمرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِى فِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كَخْ كَخْ لِيَطرَحَهَا، ثُمَّ قَالَ اَمَا شَعُرتَ اَنَّا لَانَأْكُلُ الصَّدَقَةَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٢٤٧٣ ، بخارى حديث رقم:١٤٩١]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور پکڑ لی اور اسے اپنے منہ میں رکھ لیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کخ کخ تاکہ وہ اسے پھینک دیں۔ فرمایا: کیا تمہیں

معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے ؟

(1081)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيهَا رَوَاهُ الْبُخَارِى [بخارى حديث رقم:٢٥٨٥ ، ابو داؤد حديث رقم:٣٥٣٦ ، ترمذى حديث رقم:١٩٥٣]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول فرماتے تھے اور اس میں سے کھاتے تھے۔

كِتَابُ الصِّيَام

روزوں کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ [البقرة:١٨٣] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم پر روزے فرض کر دیے گئے ہیں۔ وَ قَالَ فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ [البقرة:١٨٥] اور فرمایا: تم میں سے جو بھی اس مہینے کو پائے اسے چاہیے کہ اس کے روزے رکھے۔ وَ قَالَ فَمَنْ كَانَ مِنكُم مَرِيضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ [البقرة:١٨٤] اور فرمایا: پس جو تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں تعداد پوری کرے۔

بَابُ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

چاند دیکھنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ [البقرة:١٨٩] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محبوب! لوگ آپ سے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ فرما دیجیے یہ لوگوں کے لیے وقت معلوم کرنے کا ذریعہ ہے۔

(1082)۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:۲۵۱۶، بخاری حدیث رقم:۱۹۰۹، نسائی حدیث رقم:۲۱۲۴، مسند احمد حدیث رقم:۲۰۴۵۶، سنن الدارمی حدیث رقم:۱۶۹۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چاند کو دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند کو دیکھ کر روزے ختم کرو۔ اگر مطلع صاف نہ ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کرو۔

(1083)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسَبُ، اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْاِبْهَامَ فِی الثَّالِثَةِ، ثُمَّ قَالَ، اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِی تَمَامَ ثَلَاثِيْنَ يَعْنِی مَرَّةً تِسْعاً وَعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلَاثِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:۲۵۱۱، بخاری حدیث رقم:۱۹۱۳، ابو داؤد حدیث رقم:۲۳۱۹، نسائی حدیث رقم:۲۱۴۱، مسند احمد حدیث رقم:۶۰۴۲]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم سیدھے سادے اُمی لوگ ہیں، ہم نہ لکھتے ہیں اور نہ تخمینے لگاتے ہیں۔ دونوں ہاتھوں کی دس انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مہینہ دس جمع دس جمع نو کا ہوتا ہے، تیسری بار آپ ﷺ نے ایک انگلی بند کر لی۔ پھر فرمایا کبھی مہینہ دس جمع دس جمع دس یعنی پورے تیس دن کا ہوتا ہے۔ یعنی ایک مرتبہ انتیس اور ایک مرتبہ تیس۔

(1084)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ اِنِّی رَاَيْتُ الْهِلَالَ يَعْنِی هِلَالَ رَمَضَانَ، فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ يَا بِلَالُ اَذِّنْ فِی النَّاسِ اَنْ يَصُوْمُوْا غَداً رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ [ابو داؤد حدیث رقم:۲۳۴۰، ترمذی حدیث رقم:۶۹۱، نسائی حدیث رقم:۲۱۱۳، ابن ماجة حدیث رقم:۱۶۵۲، سنن الدارمی حدیث رقم:۱۶۹۸]۔ صححه الحاكم ووافقه الذهبی واعله الترمذی للارسال والارسال لا يضرنا

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کہنے لگا میں نے چاند دیکھا ہے یعنی رمضان کا چاند۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتے ہو؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا کیا تم محمد رسول اللہ کی گواہی دیتے ہو؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا اے بلال لوگوں میں اعلان کر دو کہ کل روزہ رکھیں۔

(1085)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ تَرَآءَ النَّاسُ الْھِلَالَ فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَنِّی رَأَیْتُهٗ فَصَامَ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِیَامِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِی [ابو داؤد حدیث رقم: ۲۳۴۲، سنن الدارمی حدیث رقم: ۱۶۹۷]۔ اسنادہ صحیح علیٰ شرط مسلم

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگوں نے ایک دوسرے کو چاند دکھایا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی کہ میں نے چاند دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

بَابُ فَضَائِلِ رَمَضَانَ

رمضان کے فضائل

(1086)۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَھَنَّمَ وَسُلْسِلَةِ الشَّیٰطِیْنُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۲۴۹۵، بخاری حدیث رقم: ۳۲۷۷، نسائی حدیث رقم: ۲۰۹۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان داخل ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

(1087)۔ وَعَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِی الْجَنَّةِ ثَمَانِیَةُ اَبْوَابٍ مِنْھَا بَابٌ یُسَمّٰی الرَّیَّانَ لَایَدْخُلُهٗ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۲۷۱۰، بخاری حدیث رقم: ۳۲۵۷، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۶۴۰]۔

ترجمہ: حضرت سہل ابنِ سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں، ان میں

سے ایک دروازے کا نام ریان ہے، اس دروازے میں سے صرف روزے دار گزریں گے۔

(1088)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَاناً وَّاِحْتِسَاباً غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ، وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَاناً وَّاِحْتِسَاباً غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ، وَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَاناً وَّاِحْتِسَاباً غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۱۷۸۱، بخاری حدیث رقم: ۱۹۰۱، ترمذی حدیث رقم: ۶۸۳، سنن النسائی حدیث رقم: ۲۲۰۲، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۶۴۱، سنن الدارمی حدیث رقم: ۱۷۸۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایمان کے ساتھ اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیے گئے۔ اور جس نے ایمان کے ساتھ اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے رمضان شریف میں قیام کیا اس کے تمام سابقہ گناہ بخش دیے گئے اور جس نے ایمان کے ساتھ اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے لیلۃ القدر میں قیام کیا اس کے تمام سابقہ گناہ بخش دیے گئے۔

(1089)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ کُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ یُضَاعَفُ، اَلْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَّا الصَّوْمَ، فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ یَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِیْ، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ، فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَآءِ رَبِّهٖ، وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ، وَالصِّیَامُ جُنَّةٌ وَاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْیَقُلْ اِنِّی امْرَءٌ صَائِمٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۲۷۰۶، بخاری حدیث رقم: ۱۹۰۴، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۶۳۸، سنن الدارمی حدیث رقم: ۱۷۷۵، مسند احمد حدیث رقم: ۷۶۲۵]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کا ہر نیک عمل دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سوائے روزے کے۔ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ بندہ میری خاطر خواہشات اور کھانا ترک کر دیتا ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت اور ایک خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت، اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ

پسند ہے۔اور روزہ ڈھال ہے، جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو نہ برائی کرے اور نہ چیخے، اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا جھگڑا کرے تو اسے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔

(1090)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَجْوَدُ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ اَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ، فَيَأْتِيهِ جِبْرِيْلُ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ، فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم: ۶۰۰۹، بخاری حدیث رقم: ۱۹۰۲، نسائی حدیث رقم: ۲۰۹۵]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نیکی کے معاملے میں تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور آپ ﷺ رمضان شریف میں اور بھی زیادہ سخاوت فرماتے حتیٰ کہ رمضان گزر جاتا۔ آپکے پاس جبریل آتے تھے اور آپ کو قرآن دہرواتے تھے۔ جب جبریل کی آپ ﷺ سے ملاقات ہو جاتی تو رسول اللہ ﷺ سخاوت میں طوفانی ہواؤں سے بھی بڑھ جاتے۔

(1091)۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَطْلَقَ كُلَّ اَسِيرٍ وَاَعْطٰى كُلَّ سَائِلٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ [شعب الایمان للبیہقی حدیث رقم: ۳۶۲۹]۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ داخل ہوتا تو رسول اللہ ﷺ ہر قیدی کو آزاد کر دیتے اور ہر سائل کو عطا کرتے تھے۔

بَابُ اَحْكَامِ الصِّيَامِ

روزوں کے احکام کا باب

(1092)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي اَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۱۹۰۳، ۶۰۵۷، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۳۶۲، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۶۸۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بری بات اور اس پر عمل کرنا نہ

چھوڑا، اللہ تعالیٰ کو کوئی حاجت نہیں ہے کہ وہ شخص اپنا کھانا اور پینا چھوڑ دے۔

(1093)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: کَم مِن صَائِمٍ لَیسَ لَہٗ مِن صِیَامِہٖ اِلَّا الظَّمَآئَ، وَکَم مِن قَائِمٍ لَیسَ لَہٗ مِن قِیَامِہٖ اِلَّا السَّہرَ رَوَاہُ الدَّارِمِی [سنن الدارمی حدیث رقم:۲۷۲۲]۔ اسنادہ جید

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کتنے ہی روزے دار ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں پیاس کے سواء کچھ نہیں ملتا اور کتنے ہی قیام کرنے والے ایسے ہوتے ہیں جنہیں رات جاگنے کے سواء کچھ نہیں ملتا۔

(1094)۔ وَعَنْ عَامِرِ بنِ رَبِیعَةَ ﷺ قَالَ رَأَیتُ النَّبِیَّ ﷺ مَا لَا اُحصِی یَتَسَوَّکُ وَھُوَ صَائِمٌ رَوَاہُ اَبُو دَاؤدَ وَالتِّرمَذِی [ابو داؤد حدیث رقم:۲۳۶۴، ترمذی حدیث رقم:۷۲۵]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت عامر بن ربیعہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے بے حساب مرتبہ نبی کریم ﷺ کو روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا۔

(1095)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اِکتَحَلَ وَھُوَ صَائِمٌ رَوَاہُ ابُو دَاؤد وَابنُ مَاجَةَ [ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۶۷۸، ابو داؤد حدیث رقم:۲۳۷۸ عن انس ﷺ]۔ صحیح ولہ شواھد

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے روزے کی حالت میں سرمہ لگایا۔

(1096)۔ وَعَنھَا رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا قَالَت کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ یُقَبِّلُ وَیُبَاشِرُ وَھُوَ صَائِمٌ وَکَانَ اَملَکَکُم لِاَرَبِہٖ رَوَاہُ مُسلِمٌ وَالبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۲۵۷۶، بخاری حدیث رقم:۱۶۲۷، ابو داؤد حدیث رقم:۲۳۸۲، ترمذی حدیث رقم:۷۲۹]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں ازواج مطہرات کا بوسہ بھی لیتے تھے اور چھو بھی لیتے تھے اور تم لوگوں سے زیادہ اپنے جذبات پر قابو رکھتے تھے۔

(1097)۔ وَعَنْ بَعضِ اَصحَابِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ رَأَیتُ النَّبِیَّ ﷺ بِالعَرجِ یَصُبُّ عَلٰی رَأسِہٖ

الْمَآءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ اَوْ مِنَ الْحَرِّ رَوَاهُ مَالِکٌ وَاَبُوْ دَاؤُد [مؤطا مالک کتاب الصیام باب ما جاء فی الصیام فی السفر حدیث رقم: ۲۲، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۳۶۵، مسند احمد حدیث رقم: ۱۵۹۰۹، شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۳۶۰]۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو عرج کے مقام پر دیکھا، آپ ﷺ روزے کی حالت میں تھے اور پیاس اور گرمی کی وجہ سے اپنے سر مبارک پر پانی ڈال رہے تھے۔

(1098)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَسِیَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَکَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْیُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم: ۲۷۱۶، بخاری حدیث رقم: ۱۹۳۳۔ ۶۶۶۹]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے روزے کی حالت میں بھول کر کھالیا یا پی لیا وہ اپنا روزہ مکمل کرے۔ بے شک اللہ نے اسے کھلایا ہے اور پلایا ہے۔

(1099)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّمَا اَرَادَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِالْفِطْرِ فِی السَّفَرِ التَّیْسِیْرَ عَلَیْکُمْ، فَمَنْ یَسَّرَ عَلَیْهِ الصِّیَامُ فَلْیَصُمْ وَمَنْ یَسَّرَ عَلَیْهِ الْفِطْرُ فَلْیُفْطِرْ رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۳۶۰]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سفر میں روزے کی رخصت دے کر تم لوگوں پر آسانی کرنا چاہی ہے۔ جس کے لیے روزہ رکھنا آسان ہو وہ روزہ رکھے اور جس پر روزہ چھوڑنا آسان ہو وہ روزہ چھوڑ دے۔

(1100)۔ وَعَنْ مَعَاذَةَ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِی الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِی الصَّلٰوةَ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا کَانَ یُصِیْبُنَا ذٰلِکَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَآءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَآءِ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۷۶۱، ۷۶۳]۔

ترجمہ: حضرت معاذہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حیض والی عورت کا معاملہ کیسا ہے، وہ روزے کی قضاء کرتی ہے اور نماز کی قضاء نہیں کرتی؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہم

پر یہ حالت آتی تھی، ہمیں روزے کی قضاء کا حکم دیا جاتا تھا اور نماز کی قضاء کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

اِبتِدَاءُ وَقتِ الْاِفطَارِ، وَهُوَ اَوَّلُ زَمَانٍ بَعدَ غَيبُوبَةِ جَرمِ الشَّمسِ

افطار کے وقت کی ابتداء، اور وہ سورج کا جرثومہ غائب ہوجانے کے بعد پہلا وقت ہے

قَالَ اللّٰہ تعَالٰی ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ [البقرة:۱۸۷] (اَلْغَايَۃُ لَيسَت بِدَاخِلَةٍ تَحتَ الْمُغَيَّا فَلَا يَجِبُ اِمسَاکُ جُزءٍ مِنَ اللَّيلِ كَمَا فِیْ فَتحِ الْبَارِیْ وَ عُمدَةِ الْقَارِیْ وَهٰذَا مِمَّا اتَّفَقُوْا عَلَيهِ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر رات تک روزے مکمل کرو (فتح الباری اور عمدۃ القاری میں ہے کہ رات کی غایت دن کے مغیا میں شامل نہیں لہٰذا رات کا کوئی جزء روزے کا حصہ نہ بنے گا۔ اس پر سب کا اتفاق ہے)۔

اَفطَرَ اَبُو سَعِيدِ الْخُدرِی حِينَ غَابَ قُرصُ الشَّمسِ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری کتاب الصوم، باب متیٰ یحل فطر الصائم صفحة ۳۸۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اس وقت روزہ کھول دیتے تھے جب سورج کی ٹکیہ غائب ہوتی تھی۔

(1101)۔ وَعَن عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اَقبَلَ اللَّيلُ مِن هٰهُنَا وَ اَدبَرَ النَّهَارُ مِن هٰهُنَا وَ غَرَبَتْ اَو غَابَتِ الشَّمسُ فَقَدْ اَفطَرَ الصَّائِمُ رَوَاهُ مُسلِمٌ وَ الْبُخَارِی وَ التِّرمِذِی وَ اَبُو دَاؤُد وَ الدَّارِمِی [مسلم حدیث رقم: ۲۵۵۸، بخاری حدیث رقم: ۱۹۵۴، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۳۵۱، ترمذی حدیث رقم: ۶۹۸، سنن الدارمی حدیث رقم: ۱۷۰۶]۔

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اُدھر سے رات آجائے اور اُدھر سے دن پیٹھ پھیرے اور سورج غروب ہوجائے یا غائب ہوجائے تو روزے دار کا روزہ کھل گیا۔

(1102)۔ وَعَن عَبدِ اللّٰہِ بنِ اَبِی اَوفٰی قَالَ سِرنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمسُ قَالَ اِنزِلْ فَاجدَحْ لَنَا، قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰہِ لَو اَمسَيتَ، قَالَ اِنزِلْ فَاجدَحْ لَنَا، قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰہِ اِنَّ عَلَيکَ نَهَاراً، قَالَ اِنزِلْ فَاجدَحْ لَنَا، قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ، ثُمَّ قَالَ اِذَا رَأَيتُمُ اللَّيلَ اَقبَلَ مِن

هٰهُنَا فَقَد اَفطَرَ الصَّائِمُ وَاَشَارَ بِاِصبَعِهٖ قِبَلَ الْمَشرِقِ رَوَاهُ مُسلِم وَالْبُخَارِی[مسلم حدیث رقم:۲۵۶۰، بخاری حدیث رقم:۱۹۵۶، ابو داؤد حدیث رقم:۲۳۵۲]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا اور آپ ﷺ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ جب سورج غروب ہو گیا تو فرمایا سواری سے اترا اور ہمارے لیے ستو گھول۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ تھوڑا انتظار بہتر ہے۔ فرمایا: اتر کر ستو گھول۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ابھی دن ہے۔ فرمایا: اتر کر ستو گھول۔ وہ اترے اور ستو گھولے۔ پھر فرمایا جب تم دیکھو کہ اُدھر سے رات آ گئی تو روزے دار کا روزہ کھل گیا اور اپنی انگلی مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔

(1103)۔ وَعَن سَهْلِ بنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا كَانَ صَائِماً اَمَرَ رَجُلاً فَاَوفیٰ عَلیٰ نَشزٍ فَاِذَا قَالَ قَدْ غَابَتِ الشَّمسُ اَفْطَرَ رَوَاهُ الحَاكِم فِی الْمُستَدرَک [مستدرک حاکم حدیث رقم:۱۶۱۶]۔صحیح وافقہ الذہبی

ترجمہ: حضرت سہل ابن سعد ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب روزہ رکھتے تو ایک آدمی کو حکم دیتے، وہ بلندی پر چڑھ جاتا۔ جب وہ کہتا کہ ابھی سورج غائب ہو گیا تو آپ ﷺ روزہ کھول دیتے۔

(1104)۔ وَعَن عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت رَأَيتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ يَتَرَصَّدُ غُرُوبَ الشَّمسِ بِتَمرَةٍ ، فَلَمَّا تَوَارَتْ اَلقَاهَا فِی فِيهِ رَوَاهُ الْاِمَامُ الشُّعرَانِی فِی كَشفِ الغُمَّةِ[کشف الغمہ صفحہ ۲۴۱]۔ذکرتہ تائیداً للحدیث السابق

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو روزے کی حالت میں دیکھا۔ آپ ﷺ ہاتھ میں کھجور لے کر سورج کے غروب ہونے کا انتظار فرماتے۔ جیسے ہی سورج چھپ جاتا آپ ﷺ کھجور منہ میں ڈال لیتے۔

سِرِيَانُ وَقتِ الْاِفْطَارِ اِلیٰ قُبَيلِ اشْتِبَاکِ النُّجُوْمِ

افطار کا وقت ستارے نکلنے سے پہلے پہلے تک جاری رہتا ہے

(1105)۔ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ النَّبِیَّ ﷺ یُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ یُصَلِّیَ رَوَاہُ التِّرمَذِی وَ اَبُو دَاؤد

[ترمذی حدیث رقم: ۶۹۶، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۳۵۶، مسند احمد حدیث رقم: ۱۲۶۸۲]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز سے پہلے افطار فرمایا کرتے تھے۔

(1106)۔ وَعَنْ حُمَیدِ بنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ عَوفٍ اَنَّ عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ وَ عُثمَانَ بنَ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا کَانَا یُصَلِّیَانِ الْمَغرِبَ حِینَ یَنظُرَانِ اللَّیلَ الْاَسوَدَ قَبلَ اَن یُفطِرَا، ثُمَّ یُفطِرَانِ بَعدَ الصَّلوٰۃِ فِی رَمَضَانَ رَوَاہُ مُحَمَّد وَ مَالِک [مؤطا امام محمد صفحہ ۱۸۸، مؤطا مالک کتاب الصیام باب ما جاء فی تعجیل الفطر حدیث رقم: ۸]۔

ترجمہ: حضرت حُمید بن عبد الرحمن بن عوف فرماتے ہیں کہ عمر ابنِ خطاب اور عثمان ابنِ عفان رضی اللہ عنہما رمضان شریف میں روزہ کھولنے سے پہلے جب کالی رات دیکھ لیتے تو مغرب کی نماز پڑھتے تھے۔ پھر نماز کے بعد افطار کرتے تھے۔

(1107)۔ وَ قَالَ مُحَمَّد عَلَیہِ الرَّحمَۃُ ھٰذَا کُلُّہٗ وَاسِعٌ فَمَنْ شَآءَ اَفطَرَ قَبلَ الصَّلوٰۃِ وَمَن شَآءَ اَفطَرَ بَعدَھَا وَ کُلُّ ذٰلِکَ لَا بَأْسَ بِہٖ رَوَاہُ مُحَمَّد [مؤطا محمد صفحہ ۱۸۸]۔

ترجمہ: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ وقت وسیع ہے، جس کا جی چاہے نماز سے پہلے روزہ کھولے اور جس کا جی چاہے نماز کے بعد روزہ کھولے، اس سارے وقت میں کوئی خرابی نہیں۔

اِستِحبَابُ تَعجِیلِ الْاِفْطَارِ

افطار میں جلدی کرنا مستحب ہے

(1108)۔ عَنْ سَھلِ بنِ سَعدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیرٍ مَا عَجَّلُوا الْاِفْطَارَ مُتَّفَقٌ عَلَیہِ ثُمَّ رَوَاہُ مُسلِم وَ الْبُخَارِی وَ التِّرمَذِی وَ ابنُ مَاجَۃَ وَ الدَّارِمِی [مؤطا امام محمد صفحہ ۱۸۸، مؤطا مالک کتاب الصیام باب ما جاء فی تعجیل الفطر حدیث رقم: ۶، مسلم حدیث رقم: ۲۵۵۴، بخاری حدیث رقم: ۱۹۵۷، ترمذی حدیث رقم: ۶۹۹، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۶۹۷، سنن الدارمی حدیث

رقم:۵ ۱۷۰، مسند احمد حدیث رقم: ۲۲۹۳۶]۔

ترجمہ: حضرت سہل ابن سعد ﷺفرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگ اس وقت تک بھلائی پہ قائم رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔

(1109)۔ وَ قَالَ مُحَمَّد عَلَيْهِ الرَّحمَةُ تَعجِيلُ الإفطَارِ وَصَلوٰةِ المَغرِبِ اَفْضَلُ مِنْ تَاخِيرِ هِمَا وَهُوَ قَولُ اَبِى حَنِيفَةَ عَلَيْهِ الرَّحمَةُ وَالعَآمَةِ رَوَاهُ مُحَمَّد [مؤطا امام محمد صفحة ۱۸۸]۔

ترجمہ: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ افطار اور مغرب کی نماز میں جلدی کرنا ان میں تاخیر کرنے سے بہتر ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ اور عام علماء کا قول ہے۔

(1110)۔ وَعَن اَبِى عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسرُوق عَلىٰ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهَا فَقَالَ لَهَا مَسرُوق، رَجُلَانِ مِن اَصحَابِ مُحَمَّد ﷺ كِلَاهُمَا لَا يَألُو عَنِ الْخَيرِ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغرِبَ وَالْإِفطَارَ، وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغرِبَ وَالْإِفطَارَ، فَقَالَت مَن يُعَجِّلُ الْمَغرِبَ وَالْإِفطَارَ؟ قَالَ قُلْنَا عَبدُ اللّٰهِ، فَقَالَتْ هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصنَعُ، وَزَادَ الرَّاوِى وَالْآخَرُ اَبُو مُوسىٰ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۲۵۵۶، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۳۵۴، ترمذی حدیث رقم: ۷۰۲، نسائی حدیث رقم: ۲۱۶۱، مسند احمد حدیث رقم: ۲۴۲۶۷]۔

ترجمہ: حضرت ابوعطیہ فرماتے ہیں کہ میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے۔ مسروق نے ان سے عرض کیا، محمد ﷺ کے صحابہ میں سے دو آدمی ایسے ہیں جو نیکی میں کمی نہیں کر سکتے جبکہ اُن میں سے ایک نمازِ مغرب اور افطار میں جلدی کرتا ہے جبکہ دوسرا نمازِ مغرب اور افطار میں تاخیر کرتا ہے۔ فرمایا نمازِ مغرب اور افطار میں جلدی کون کرتا ہے؟ ہم نے عرض کیا عبداللہ۔ فرمایا نبی کریم ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔ حدیث کے راوی فرماتے ہیں کہ دوسرے صحابی کا نام ابوموسیٰ ہے۔

اَلتَّغلِيظُ عَلىٰ مَنْ اَفْطَرَ قَبلَ غَيبُوبَتِ الشَّمسِ كُلِّهَا

اُس شخص پر سختی جس نے پورا سورج غائب ہونے سے پہلے افطار کر دیا

(1111)۔ وَعَن اَبِی اُمَامَةَ ﷜ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ اَتَانِی رَجُلَانِ فَاَخَذَا بِضَبْعَیَّ فَاَتَيَابِیْ جَبَلاً وَعْراً ، فَقَالَا لِی اِصْعَد ، فَقُلْتُ اِنِّی لَا اُطِيْقُهُ ، فَقَالَا اِنَّا سَنُسَهِّلُهُ لَکَ ، فَصَعِدْتُ حَتّٰی اِذَا كُنْتُ فِی سَوَآئِ الْجَبَلِ ، اِذَا اَنَا بِاَصْوَاتٍ شَدِيْدَةٍ ، فَقُلْتُ مَاهٰذِهِ الْاَصْوَاتُ؟ قَالُوا هٰذَا عُوِیُ اَهْلِ النَّارِ ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی ، فَاِذَا اَنَا بِقَومٍ مُعَلَّقِيْنَ بِعَرَاقِيْبِهِم مُشَقَّقَةً اَشْدَاقُهُمْ تَسِيْلُ اَشْدَاقُهُمْ دَماً ، قَالَ قُلْتُ مَنْ هٰؤُلَائِ؟ قَالَ هٰؤُلَائِ الَّذِيْنَ يُفْطِرُوْنَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِی [مستدرک حاکم حدیث رقم: ١٦٠٠ ، السنن الكبرىٰ للبيهقى ٢١٦/٤]۔ صحيح وافقه الذهبی

ترجمہ: حضرت ابواُمامہ ﷜ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا: میں سورہا تھا کہ میرے پاس دو آدمی آئے ، انہوں نے مجھے بازوؤں سے پکڑا اور مجھے ایک مشکل پہاڑ پر لے گئے۔ مجھے کہنے لگے اوپر چڑھیں۔ میں نے کہا میں نہیں چڑھ سکتا۔ انہوں نے کہا ہم آپ کے لیے چڑھنا آسان بنادیں گے۔ میں اوپر چڑھ گیا حتیٰ کہ پہاڑ کے دامن میں جاپہنچا۔ وہاں شدید آوازیں آرہی تھیں۔ میں نے کہا یہ کیسی آوازیں ہیں؟ انہوں نے کہا یہ جہنمیوں کی چیخ پکار ہے۔ پھر مجھے آگے لے جایا گیا۔ وہاں کچھ لوگ تھے جنہیں ایڑی کے اوپر والے پٹھے سے باندھ کر لٹکایا گیا تھا، ان کی باچھیں چیر دی گئی تھیں، ان کی باچھوں سے خون جاری تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ ایک نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو وقت سے پہلے روزہ افطار کردیتے ہیں۔

دُعَآئُ الْاِفْطَارِ

افطار کی دعا

(1112)۔ عَن مُعَاذِ بنِ زُهرَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد مُرسَلاً [ابو داؤد حدیث رقم: ٢٣٥٨]۔

ترجمہ: حضرت معاذ ابنِ زہرہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے: اے اللہ میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے افطار کیا۔

بَابُ صِيَامِ التَّطَوُّعِ
نفلی روزے

(1113)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ لَا يَصُومُ، وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اِسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْهُ صِيَاماً فِي شَعْبَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ۲۷۲۱، بخاری حديث رقم: ۱۹۶۹، ابو داؤد حديث رقم: ۲۴۳۴، ابن ماجة حديث رقم: ۱۷۱۰، مسند احمد حديث رقم: ۲۴۸۱۱، نسائی حديث رقم: ۲۳۵۱]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نفلی روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم سمجھتے تھے کہ آپ کبھی روزے نہیں چھوڑیں گے۔ اور کبھی آپ نفلی روزے چھوڑ دیتے تھے حتیٰ کہ ہم سمجھتے تھے کہ آپ کبھی روزہ نہیں رکھیں گے۔ اور میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے پورے مہینے کے نفلی روزے رکھے ہوں سوائے رمضان کے۔ اور میں نے کسی مہینے میں آپ کو شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(1114)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُفْطِرُ اَيَّامَ الْبِيضِ فِي حَضَرٍ وَلَا فِي سَفَرٍ رَوَاهُ النَّسَائِي [نسائی حديث رقم: ۲۳۴۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایامِ بیض (تیرہ، چودہ، پندرہ) کے روزے کبھی نہیں چھوڑتے تھے، نہ حضر میں اور نہ ہی سفر میں۔

(1115)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ قَلَّمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِي [ابن ماجة حديث رقم: ۱۷۲۵، ترمذی حديث رقم: ۷۴۲]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمعہ کا روزہ چھوڑتے ہوئے بہت کم دیکھا ہے۔

(1116)۔ وَعَنْ اَبِی اَیُّوبَ الْاَنْصَارِیِّ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَہٗ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ کَانَ کَصِیَامِ الدَّھْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمَذِی وَ ابْنُ مَاجَۃَ [مسلم حدیث رقم: ۲۷۵۸ ، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۴۳۳ ، ترمذی حدیث رقم: ۷۵۹ ، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۷۱۶ ، سنن الدارمی حدیث رقم: ۱۷۶۰]۔

ترجمہ: حضرت ابوایوب انصاری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اسکے فوراً بعد شوال کے چھ روزے رکھے وہ ایسے ہے جیسے صائم الدھر۔

(1117)۔ وَعَنْ اَبِی قَتَادَۃَ ﷺ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَیْنِ، فَقَالَ فِیْہِ وُلِدْتُ وَفِیْہِ اُنْزِلَ عَلَیَّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۲۷۵۰ ، مسند احمد حدیث رقم: ۲۲۶۱۱ ، ۲۲۶۰۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوموار کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس دن پیدا ہوا تھا اور اس دن مجھ پر قرآن نازل ہوا تھا۔

(1118)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَوَجَدَ الْیَھُودَ صِیَامًا یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ لَھُمْ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَا ھٰذَا الْیَوْمُ الَّذِی تَصُوْمُوْنَہٗ؟ فَقَالُوْا ھٰذَا یَوْمٌ عَظِیْمٌ اَنْجَی اللّٰہُ فِیْہِ مُوسٰی وَقَوْمَہٗ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَہٗ فَصَامَہٗ مُوسٰی شُکْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُہٗ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰی بِمُوسٰی مِنْکُمْ، فَصَامَہٗ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَ اَبُوْدَاؤدَ وَ ابْنُ مَاجَۃَ [مسلم حدیث رقم: ۲۶۵۶ ، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۴۴۴ ، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۷۳۴ ، سنن الدارمی حدیث رقم: ۱۷۶۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو یہودیوں کو دسویں محرم کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا یہ کیسا دن ہے جس کا تم روزہ رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا یہ وہ عظیم دن ہے جس میں اللہ نے موسیٰ اور اس کی قوم کو نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا۔ موسیٰ نے اس دن شکرانے کا روزہ رکھا۔ لہٰذا ہم بھی اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم موسیٰ کے تم سے زیادہ حق دار اور قریبی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے خود بھی اس دن کا روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

(1119)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي صَومِ عَاشُورَاءَ، صُومُوهُ وَصُومُوا قَبْلَهُ اَوبَعدَهُ يَوماً وَلَا تَتَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۳۶۶]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ نبی کریم ﷺ سے دسویں محرم کے روزے کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ اس دن روزہ رکھواور اس سے پہلے یا اس کے بعد بھی ایک روزہ ساتھ ملاؤ اور یہودیوں سے مشابہت مت کرو۔

(1120)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِكُلِّ شَيْءٍ زَكوٰةٌ وَزَكوٰةُ الْجَسَدِ الصَّومُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ۱۷۴۵]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

بَابُ لَيلَةِ الْقَدرِ

لیلۃ القدر

قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ [القدر: ۳] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

(1121)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجتَهِدُ فِي الْعَشرِ الْاَوَاخِرِ مَالَا يَجتَهِدُ فِي غَيرِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ۲۷۸۸، ابن ماجة حديث رقم: ۱۷۶۷، مسند احمد حديث رقم: ۲۴۵۸۲، ترمذی حديث رقم: ۷۹۶]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آخری دس دنوں میں وہ مجاہدہ کرتے تھے جو ان کے علاوہ دنوں میں نہیں کرتے تھے۔

(1122)۔ وَعَنهَا قَالَت كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْعَشرُ شَدَّ مِيزَرَهٗ وَاَحيَا لَيلَهٗ وَاَيقَظَ اَهْلَهٗ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ۲۷۸۷، بخاری حديث رقم: ۲۰۲۴، نسائی حديث رقم: ۱۶۳۹، ابن ماجة حديث رقم: ۱۷۶۸، مسند احمد حديث رقم: ۲۴۱۸۶، ابو داؤد حديث رقم: ۱۳۷۶]۔

ترجمہ: آپ رضی اللہ عنہا ہی فرماتی ہیں کہ جب آخری عشرہ شروع ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اپنا تہبند کس لیتے، راتوں کو

جاگتے اور گھر والوں کو جگاتے تھے۔

(1123)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ رَوَاهُ اَبُو دَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم: ۱۳۸۷]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے بارے میں سوال کیا گیا۔ میں سن رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا یہ ہر رمضان میں ہوتی ہے۔

(1124)۔ وَعَنْ عُرْوَةَ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَحَرَّوُا اللَّيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ رَوَاهُ مَالِك [مؤطا مالک کتاب الاعتکاف، باب ما جاء فی لیلۃ القدر حدیث رقم: ۱۰]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عروہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری دس دنوں میں تلاش کرو۔

(1125)۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّي اُرِيتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِي رَمَضَانَ حَتّٰى تَلَاحَى الرَّجُلَانِ فَرُفِعَتْ فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ رَوَاهُ مَالِك [مؤطا مالک کتاب الاعتکاف، باب ما جاء فی لیلۃ القدر حدیث رقم: ۱۳]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: مجھے رمضان کی یہ رات دکھائی گئی حتیٰ کہ دو آدمی آپس میں جھگڑ پڑے تو یہ رات بھلا دی گئی۔ اسے نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔

بَابُ الْاِعْتِكَافِ

اعتکاف

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ [البقرة: ۱۸۷] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تم مسجد میں معتکف ہو تو عورتوں سے مباشرت نہ کرو۔

(1126)۔ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ لَا اِعتِكَافَ اِلَّا فِي مَسجِدِ جَمَاعَةٍ رَوَاهُ ابنُ اَبِي شَيبَةَ وَعَبدُ الرَّزَّاقِ [المصنف لابن ابی شیبة ۲/۵۰۳، المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم: ۸۰۰۹]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ باجماعت نماز والی مسجد کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا۔

(1127)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعتَكِفُ الاَوَاخِرَ مِن رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ اعتَكَفَ اَزوَاجُهُ مِن بَعدِهٖ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۲۷۸۴، بخاری حدیث رقم: ۲۰۲۶، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۴۶۲، ترمذی حدیث رقم: ۷۹۰، مسند احمد حدیث رقم: ۲۴۶۶۷]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری دنوں میں اعتکاف کرتے تھے حتیٰ کہ اللہ نے آپ ﷺ کو وفات دے دی۔ پھر آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی ازواج نے اعتکاف کیا۔

(1128)۔ وَعَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي المُعتَكِفِ هُوَ يَعتَكِفُ الذُّنُوبَ وَيَجرِي لَهٗ مِنَ الحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الحَسَنَاتِ كُلِّهَا رَوَاهُ ابنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم: ۱۷۸۱]۔ضعیف

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے معتکف کے بارے میں فرمایا: وہ گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کی نیکیاں اس طرح جاری رہتی ہیں جیسے تمام نیک اعمال کا کرنے والا ہو۔

(1129)۔ وَعَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اعتَكَفَ طُرِحَ لَهٗ فِرَاشُهٗ اَو يُوضَعُ لَهٗ سَرِيرُهٗ وَرَآءَ اُسطُوَانَةِ التَّوبَةِ رَوَاهُ ابنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم: ۱۷۷۴]۔حسن لطرقه

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب اعتکاف فرماتے تو آپ ﷺ کے لیے بچھونا بچھایا جاتا اور آپ ﷺ کا بستر استوانہ توبہ کے پیچھے لگایا جاتا تھا۔

(1130)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيرَةَ ﷺ قَالَ كَانَ يُعرَضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ القُرآنُ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً، فَعُرِضَ عَلَيهِ مَرَّتَينِ فِي العَامِ الَّذِي قُبِضَ، وَكَانَ يَعتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشرًا فَاعتَكَفَ عِشرِينَ فِي

الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم: ۴۹۹۸، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۴۶۶، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۷۶۹]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہر سال نبی کریم ﷺ کو ایک مرتبہ قرآن دہروایا جاتا تھا۔ مگر جس سال آپ ﷺ کا وصال ہوا، دو مرتبہ دہروایا گیا۔ آپ ﷺ ہر سال دس دن اعتکاف کرتے تھے مگر جس سال آپ ﷺ کا وصال شریف ہوا آپ ﷺ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔

(1131)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَعتَکِفُ فِی الْعَشرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ یَعتَکِفْ عَاماً، فَلَمَّا کَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ، اِعتَکَفَ عِشرِینَ رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَ اَبُوْدَاؤد وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم: ۸۰۳، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۴۶۳، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۷۷۰ ورواه ابو داؤد وابن ماجة عن أبی بن کعب ﷺ]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے تھے۔ ایک سال آپ ﷺ نے اعتکاف نہیں فرمایا۔ جب اگلا سال آیا تو بیس دن اعتکاف فرمایا۔

(1132)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ، اَلسُّنَّةُ عَلَی الْمُعْتَکِفِ اَنْ لَا یَعُوْدَ مَرِیضاً، وَلَا یَشْهَدَ جَنَازَةً، وَلَا یَمَسَّ الْمَرأَةَ وَلَا یُبَاشِرَهَا، وَلَا یَخْرُجَ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ، وَلَا اِعتِکَافَ اِلَّا بِصَومٍ، وَلَا اِعتِکَافَ اِلَّا فِی مَسجِدٍ جَامِعٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد [ابو داؤد حدیث رقم: ۲۴۷۳]۔ اسنادہ جید

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: معتکف کے لیے سنت یہ ہے کہ مریض کی عیادت نہ کرے، کسی کا جنازہ نہ پڑھے، بیوی کو ہاتھ نہ لگائے اور نہ اس سے مباشرت کرے، مسجد سے ضروری حاجت کے بغیر باہر نہ نکلے، روزے کے بغیر کوئی اعتکاف نہیں اور اعتکاف صرف جماعت والی مسجد میں ہوتا ہے۔

بَابُ فَضَائِلِ الْقُرآنِ وَ اَهْلِهٖ

قرآن اور اہل قرآن کے فضائل

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ [یونس:۵۷] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور سینے کی بیماریوں کی شفا اور ہدایت اور مومنوں کے لیے رحمت آ گئی۔ وَقَالَ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ [البقرۃ:۲] اور فرمایا: یہ ایسی عالی شان کتاب ہے جس میں کسی قسم کا شک نہیں۔ وَقَالَ هُدًى لِّلنَّاسِ [البقرۃ:۱۸۵] اور فرمایا: تمام لوگوں کے لیے ہدایت۔ وَقَالَ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ [المزمل:۴] اور فرمایا: قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

(1133)۔ عَنْ عُثْمَانَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُ وَالتِّرْمَذِي وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [بخاری حدیث رقم:۵۰۲۷، ابو داؤد حدیث رقم:۱۴۵۲، ترمذی حدیث رقم:۲۹۰۹، ابن ماجۃ حدیث رقم:۲۱۱، ۲۱۲، سنن الدارمی حدیث رقم:۳۳۳۹، مسند احمد حدیث رقم:۴۱۴]۔

ترجمہ: حضرت عثمان غنی ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں بہتر وہ ہیں جو قرآن کو سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں۔

(1134)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [مسلم حدیث رقم:۱۸۹۷، ابن ماجۃ حدیث رقم:۲۱۸، سنن الدارمی حدیث رقم:۳۳۶۶]۔

ترجمہ: حضرت عمر ابن خطاب ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب کی برکت سے قوموں کو ترقی دیتا ہے اور دوسرے (جو اسے چھوڑ دیتے ہیں) انہیں گرا دیتا ہے۔

(1135)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَءْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمَذِي [مسند احمد حدیث رقم:۶۸۱۰، ابو داؤد حدیث رقم:۱۴۶۴، ترمذی حدیث رقم:۲۹۱۴]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صاحب قرآن سے کہا جائے گا پڑھ اور اوپر چڑھ اور ایسی ترتیل سے پڑھ جس طرح تو دنیا میں پڑھا کرتا تھا۔ جب تو آخری آیت پڑھے گا تو وہاں تیری منزل ہے۔

(1136)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِهٖ شَیْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَیْتِ الْخَرِبِ رَوَاهُ التِّرْمَذِیْ وَالدَّارِمِیْ [ترمذی حدیث رقم: ۲۹۱۳، سنن الدارمی حدیث رقم: ۳۳۰۷، مسند احمد حدیث رقم: ۱۹۵۲]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک وہ آدمی جس کے سینے میں قرآن کا کچھ حصہ بھی نہیں ہے وہ اجڑے ہوئے مکان کی طرح ہے۔

(1137)۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِیْ وَمَسْئَلَتِیْ اَعْطَیْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِی السَّائِلِیْنَ، وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰی سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ رَوَاهُ التِّرْمَذِیْ وَالدَّارِمِیْ [ترمذی حدیث رقم: ۲۹۲۶، سنن الدارمی حدیث رقم: ۳۳۵۷]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رب تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ جو قرآن میں مصروفیت کی وجہ سے میرا ذکر نہ کرسکا اور دعا نہ مانگ سکا میں اسے مانگنے والوں سے زیادہ دوں گا۔ اور اللہ کے کلام کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسے اللہ کی فضیلت اس کی تمام مخلوق پر۔

(1138)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَرَءَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمٓ حَرْفٌ، اَلِفٌ حَرْفٌ، وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِیْمٌ حَرْفٌ رَوَاهُ التِّرْمَذِیْ وَالدَّارِمِیْ [ترمذی حدیث رقم: ۲۹۱۰، سنن الدارمی حدیث رقم: ۳۳۰۹]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی کتاب میں سے ایک حرف پڑھا اسے اس کے بدلے میں دس نیکیاں ملیں گی۔ میں نہیں کہتا کہ الٓمٓ حرف ہے بلکہ الف حرف ہے اور لام حرف ہے اور میم حرف ہے۔

(1139)۔ وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بنِ عُمَيرٍ مُرسلاً قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِی فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَآئٌ مِنْ كُلِّ دَآءٍ رَوَاهُ الدَّارِمِی وَالْبَيهقِی فِی شُعَبِ الْإِيْمَانِ [دارمی حدیث رقم: ۳۳۷۱، شعب الایمان للبیہقی حدیث رقم: ۲۳۷۰]۔ الحدیث صحیح مع ارسالہ

ترجمہ: حضرت عبدالملک بن عمیر مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کی سورۃ فاتحہ میں ہر مرض کی شفا ہے۔

(1140)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَجعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ ، اِنَّ الشَّيطٰنَ يَنفِرُ مِنَ البَيتِ الَّذِی يُقْرَئُ فِيهِ سُورَةُ البَقرةِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۱۸۲۴]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ۔ بے شک شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۃ بقرۃ پڑھی جاتی ہو۔

(1141)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلباً ، وَقَلبُ الْقُرآنِ يٰس وَمَن قَرَئَ يٰس كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِقِرَآتِهَا قِرَأَةَ القُرآنِ عَشرَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ التِرمَذِی وَالدَّارِمِی [ترمذی حدیث رقم: ۲۸۸۷، سنن الدارمی حدیث رقم: ۳۴۱۶]۔ قال الترمذی غریب

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل یٰسین ہے۔ اور جس نے سورۃ یٰسین پڑھی اللہ تعالیٰ دس مرتبہ قرآن پڑھنے کے برابر ثواب لکھ دے گا۔

(1142)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِكُلِّ شَيْءٍ عُرُوساً وَعُرُوسُ القُرآنِ الرَّحْمٰنُ رَوَاهُ البَيهقِی فِی شُعَبِ الْإِيْمَانِ [شعب الایمان للبیہقی حدیث رقم: ۲۴۹۴]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ہر چیز کی ایک دلہن ہوتی ہے۔ قرآن کی دلہن سورۃ الرحمن ہے۔

(1143)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ سُورَةً فِی الْقُرآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً ،

شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ ، وَهِيَ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:۱۴۰۰، ترمذی حدیث رقم:۲۸۹۱، ابن ماجة حدیث رقم:۳۷۸۶، مسند احمد حدیث رقم:۷۹۹۴]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک قرآن میں تیس آیتوں والی ایک سورۃ ہے۔ اس نے ایک آدمی کی شفاعت کی حتیٰ کہ وہ بخشا گیا۔ وہ سورۃ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ ہے۔

(1144)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ، سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی رَوَاهُ اَحْمَدُ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی فِی السُّجُوْدِ [مسند احمد حدیث رقم:۷۴۵]۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس سورۃ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی سے محبت رکھتے تھے (اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے سجدوں میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کو داخل فرمایا)۔

(1145)۔ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَقْرَءَ فِی لَیْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ؟ قَالُوْا وَکَیْفَ یَقْرَءُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ؟ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ [مسلم حدیث رقم:۱۸۸۶، بخاری حدیث رقم:۵۰۱۵، ابو داؤد حدیث رقم:۱۴۶۱، ترمذی حدیث رقم:۲۸۹۶، نسائی حدیث رقم:۹۹۵]۔

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کے لیے کیا مشکل ہے کہ ہر رات قرآن کا تہائی حصہ تلاوت کرے؟ صحابہ نے پوچھا قرآن کا تہائی حصہ کوئی کیسے تلاوت کرے؟ فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قرآن کے تہائی حصہ کے برابر ہے۔

(1146)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَرِضَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِهٖ نَفَثَ عَلَیْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ جَعَلْتُ اَنْفُثُ عَلَیْهِ وَاَمْسَحُهٗ بِیَدِ نَفْسِهٖ لِاَنَّهَا کَانَتْ اَعْظَمَ بَرَکَةً مِنْ یَدِیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:۵۷۱۶، بخاری حدیث رقم:۵۰۱۶، ابو داؤد حدیث رقم:۳۹۰۲، ابن ماجة حدیث رقم:۳۵۲۹]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں میں سے جو کوئی بیمار پڑتا تو آپ ﷺ اس پر معوذات پڑھ کر دم فرماتے۔ جب آپ ﷺ کو وہ تکلیف ہوئی جس میں آپ ﷺ کا وصال ہوا، میں آپ ﷺ پر دم کرتی تھی اور آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر آپ ﷺ کے جسم مبارک پر پھیرتی تھی اس لیے کہ آپ ﷺ کا ہاتھ میرے ہاتھ سے زیادہ بابرکت تھا۔

(1147)۔ وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ بُعِثَ إِلَيَّ، قَالَ إِنَّمَا دَعَوْنَاكَ أَنَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْتِمَ الْقُرْآنَ، وَأَنَّهُ بَلَغَنَا أَنَّ الدُّعَاءَ يُسْتَجَابُ عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْآنِ، قَالَ فَدَعَوْا بِدَعَوَاتٍ رَوَاهُ الدَّارِمِي [دارمی حدیث رقم: ۳۴۸۳]۔

ترجمہ: حضرت مجاہد تابعی فرماتے ہیں کہ مجھے کسی نے بلوا بھیجا۔ میں گیا تو کہنے لگا ہم ختمِ قرآن کروانا چاہتے ہیں اور ہم تک حدیث پہنچی ہے کہ ختمِ قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر انہوں نے بہت سی دعائیں مانگی۔

(1148)۔ وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ أَنَسٌ إِذَا خَتَمَ الْقُرْآنَ جَمَعَ وَلَدَهُ وَأَهْلَ بَيْتِهِ فَدَعَا لَهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم: ۳۴۷۵]۔

ترجمہ: حضرت ثابت فرماتے ہیں کہ حضرت انس ﷺ جب ختمِ قرآن کرتے تو اپنے بچوں اور گھر والوں کو جمع کر لیتے اور ان کے لیے دعا فرماتے تھے۔

(1149)۔ وَعَنْ أَبِي قِلَابَةَ رَفَعَهُ قَالَ مَنْ شَهِدَ الْقُرْآنَ حِينَ يُفْتَتَحُ فَكَأَنَّمَا شَهِدَ فَتْحًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَمَنْ شَهِدَ خَتْمَهُ حِينَ يُخْتَمُ فَكَأَنَّمَا شَهِدَ الْغَنَائِمَ حِينَ تُقْسَمُ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم: ۳۴۷۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قرآن کے افتتاح کے وقت حاضر ہوا وہ ایسے ہے جیسے جہاد کا افتتاح کیا اور جو ختمِ قرآن کے وقت حاضر ہوا وہ ایسے ہے جیسے غنیمت تقسیم ہوتے وقت حاضر ہوا۔

(1150)۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [ابو داؤد حدیث رقم: ۱۴۶۸، نسائی حدیث رقم: ۱۰۱۵، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۳۴۲، سنن الدارمی حدیث رقم: ۳۴۸۳]۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت براء ابن عازب ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعے سجاؤ۔

(1151)۔ وَعَنْ طَاؤسٍ مُرسَلاً قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ اَیُّ النَّاسِ اَحسَنُ صَوتاً لِلقُرآنِ وَاَحسَنُ قِرأَةً؟ قَالَ مَنْ اِذَا سَمِعتَهُ یَقرَأُ اُرِیتَ اَنَّهُ یَخشَی اللّٰهَ، قَالَ طَاؤسُ وَكَانَ طَلَقَ كَذٰلِکَ رَوَاهُ الدَّارِمِی [سنن الدارمی حدیث رقم: ٣٤٩٠]۔ الحدیث صحیح وله طرق

ترجمہ: حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سے آدمی کی آواز اور قرأت قرآن کے لیے اچھی ہے؟ فرمایا: وہ آدمی جسے تو قرآن پڑھتا ہوا سنے تو دیکھے کہ وہ اللہ سے ڈر رہا ہے۔ طاؤس فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ایسے ہی قرآن پڑھتے تھے۔

(1152)۔ وَعَنْ حُذَيفَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِقرَؤُ القُرآنَ بِلُحُونِ العَرَبِ وَاَصوَاتِهَا وَاِيَّاكُمْ وَلُحُونَ اَهلِ العِشقِ وَلُحُونَ اَهلِ الكِتَابَينِ وَسَيَجِئُ بَعدِی قَومٌ یُرَجِّعُونَ بِالقُرآنِ تَرجِيعَ الغِنَآئِ وَالنَّوحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفتُونَةً قُلُوبُهُمْ وَقُلُوبُ الَّذِينَ يُعجِبُهُم شَأنُهُمْ رَوَاهُ البَيهِقِی فِی شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الایمان للبیہقی حدیث رقم: ٢٦٤٩]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت حذیفہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کو عربوں کے لہجے اور آواز میں پڑھو۔ اہلِ عشق کے لہجے اور اہلِ کتاب کے لہجے سے بچ کے رہو۔ میرے بعد ایسی قوم آئے گی جو قرآن کو گانے کی طرز پر اور نوحہ کی طرز پر پڑھے گی۔ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا۔ انکے دل فتنے والے ہیں اور ان لوگوں کے دل بھی فتنہ زدہ ہیں جنہیں ان کے ترنم اچھے لگتے ہوں گے۔

(1153)۔ وَعَنْ عَبدِاللّٰهِ بنِ عَمرٍو ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَمْ يَفقَهُ مَن قَرَئَ القُرآنَ فِی اَقَلَّ مِن ثَلَاثٍ رَوَاهُ التِّرمَذِی وَاَبُودَاؤد وَالدَّارِمِی [ابو داؤد حدیث رقم: ١٣٩٤، ترمذی حدیث رقم: ٢٩٤٩، ابن ماجة حدیث رقم: ١٣٤٧، سنن الدارمی حدیث رقم: ١٥٠٠، مسند احمد حدیث رقم: ٦٥٤٣]۔ اسناده صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تین دن سے پہلے قرآن ختم کرلیا اس نے کچھ نہ سمجھا۔

زَعمُ الرَّوَافِضِ فِي الْقُرآن

روافض کا قرآن کے بارے میں عقیدہ

عَن اَبِي عَبدِ اللّٰهِ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ اَخرَجَهُ عَلِيٌّ اِلَى النَّاسِ حِينَ فَرَغَ مِنهُ وَكَتَبَهُ، فَقَالَ لَهُمْ هٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ كَمَا اَنزَلَهُ اللّٰهُ عَلىٰ مُحَمَّدٍ ﷺ وَ قَد جَمَعتُهُ مِنَ اللَّوحَين، فَقَالُوا هُوَ ذَا عِندَنَا مُصحَف جَامِعٌ فِيهِ القُرآنُ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ فَقَالَ: اَمَا وَ اللّٰهِ مَا تَرَونَهُ بَعدَ يَومِكُم هٰذَا اَبَداً، اِنَّمَا كَانَ عَلَيَّ اَن اُخبِرَكُم حِينَ جَمَعتُهُ لِتَقرَؤُهُ رَوَاهُ الكَلِينِي فِي اُصُولِ الكَافِي [اصول کافی ۴/۴۵۲، ۴۵۳ حدیث رقم: ۳۵۷۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت علی ﷺ جب قرآن سے اور اس کو لکھنے سے فارغ ہوئے تو وہ اسے لوگوں کے پاس لے کر آئے، اور ان سے فرمایا: یہ اللہ عزوجل کی کتاب ہے جیسا کہ اسے اللہ نے محمد ﷺ پر اتارا ہے، میں نے اسے دو لوحوں سے جمع کیا ہے، لوگوں نے کہا ہمارے پاس یہ جامع صحیفہ موجود ہے جس میں قرآن ہے۔ ہمیں آپ والے قرآن کی کوئی حاجت نہیں، آپ نے فرمایا: تو پھر اللہ کی قسم تم اسے آج کے بعد ابد تک نہیں دیکھوگے، میری ذمہ داری یہی تھی کہ جب میں اسے جمع کرلیتا تو تم لوگوں کو بتا دیتا تا کہ تم اسے پڑھتے۔

وَعَن اَبِي عَبدِ اللّٰهِ عَلَيهِ السَّلَامُ اَنَّ القُرآنَ الَّذِي جَآءَ بِهٖ جِبرِيلُ عَلَيهِ السلام اِلىٰ مُحَمَّدٍ ﷺ سَبعَة عَشر اَلفِ آيَة رَوَاهُ كَلِينِي فِي اُصُولِ الكَافِي [اصول کافی ۴/۴۵۶ حدیث رقم: ۳۵۸۴]۔ وَقَالَ النُّورِي الطِّبرسِي فِي فَصلِ الخِطَابِ فِي تَحرِيفِ كِتَابِ رَبِّ الْاَربَابِ اِنَّ الْاَصحَابَ قَد اَطبَقُوا عَلىٰ صِحَةِ الْاَخبَارِ المُستَفِيضَةِ بَلِ المُتَوَاتِرَةِ الدَّالَّةِ لِصَرِيحِهَا عَلىٰ وُقُوعِ التَّحرِيفِ فِي القُرآنِ [تحریف کتاب رب الارباب صفحہ ۳۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ قرآن جسے جبریل علیہ السلام محمد ﷺ کی طرف لیکر آئے تھے، سترہ

ہزار آیتوں کا تھا۔نوری طبرسی نے اپنی کتاب فَصْلُ الخِطَابِ فِي تَحرِيفِ كِتَابِ رَبِّ الأَربَابِ میں لکھا ہے کہ: شیعہ علماء کا ان متواتر اخبار اور دلائل کی صحت پر اتفاق ہے جو صاف صاف دلالت کرتی ہیں کہ قرآن میں تحریف ہو چکی ہے۔

كِتَابُ الْحَجِّ

کتاب الحج

بَابُ فَضَائِلِ الْحَجِّ وَالْعُمرَةِ

حج اور عمرہ کے فضائل

(1154)۔ عَن اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَن حَجَّ لِلّٰهِ فَلَم یَرفُثْ وَلَم یَفسُقْ رَجَعَ کَیَومٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ رَوَاهُ مُسلِمٍ وَالْبُخَارِی وَالتِّرمَذِی وَالنَّسَائِی وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِی [مسلم حدیث رقم: ۳۲۹۱، ۳۲۹۲، ۳۲۹۳، بخاری حدیث رقم: ۱۵۲۱، ترمذی حدیث رقم: ۸۱۱، نسائی حدیث رقم: ۲۶۲۷، سنن الدارمی حدیث رقم: ۱۸۰۲، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۸۸۹، مسند احمد حدیث رقم: ۱۰۴۲۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا اور بدزبانی اور گناہ نہیں کیا وہ اس دن کی طرح لوٹا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

(1155)۔ وَعَنهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ، اَلحَاجُّ وَالعُمَّارُ وَفدُ اللّٰهِ اِن دَعَوهُ اَجَابَهُم وَاِنِ استَغفَرُوهُ غَفَرَ لَهُم رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم: ۲۸۹۲]۔ضعیف

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہوتے ہیں۔اگر اس سے دعا کرتے ہیں تو وہ قبول فرماتا ہے اور اگر اس سے استغفار کرتے ہیں تو وہ انہیں بخش دیتا ہے۔

(1156)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا لَقِيتَ الحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرْهُ اَنْ يَستَغفِرَ لَكَ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بَيتَهُ فَاِنَّهُ مَغْفُورٌ لَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم: ۵۳۷۰]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم حاجی سے ملو تو اسے سلام کہو اور اس سے مصافحہ کرو اور اس سے درخواست کرو کہ تمہارے لیے دعا کرے۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو۔ بے شک وہ بخشا ہوا ہے۔

(1157)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَعدِلُ حَجَّةً رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ۳۰۳۸، بخاری حديث رقم: ۱۷۸۲، نسائی حديث رقم: ۲۱۱۰، ابن ماجة حديث رقم: ۲۹۹۴، سنن الدارمی حديث رقم: ۱۸۶۵، مسند احمد حديث رقم: ۲۰۳۰]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے۔

بَابُ مَنْ فُرِضَ عَلَيْهِ الْحَجُّ

حج کس پر فرض ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلًا [آل عمران: ۹۷] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کی خاطر بیت اللہ کا حج لوگوں پر فرض ہے جو بھی اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتے ہوں۔

(1158)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ؟ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ رَوَاهُ التِّرمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حديث رقم: ۸۱۳، ابن ماجة حديث رقم: ۲۸۹۶]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ کونسی چیز حج فرض کر دیتی ہے؟ فرمایا: راستے کا خرچ اور سواری۔

(1159)۔ وَعَنْ اَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِی رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ تُسَافِرَ سَفَراً يَكُونُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَصَاعِداً اِلَّا وَمَعَهَا اَبُوهَا اَوِ ابْنُهَا اَو زَوجُهَا اَو اَخُوهَا اَو ذُو مَحرَمٍ مِنهَا رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حدیث رقم:۳۲۷۰، ترمذی حدیث رقم:۱۱۶۹، ابن ماجة حدیث رقم:۲۸۹۸، ابو داؤد حدیث رقم:۱۷۲۶، شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۳۸۵]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی عورت اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ ایسا سفر کرے جو تین دن یا اس سے زیادہ کا ہو سوائے اس کے کہ اس کے ساتھ اس کا والد ہو یا بیٹا ہو یا شوہر ہو یا اس کا کوئی بھی محرم ہو۔

(1160)۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ العُمرَةِ اَوَاجِبَةٌ هِيَ؟ قَالَ لَا وَاَنْ تَعتَمِرَ فَهُوَ اَفضَلُ رَوَاهُ التِّرمَذِی وَالدَّارقُطنِی [ترمذی حدیث رقم:۹۳۱، سنن الدار قطنی حدیث رقم:۲۶۹۸، السنن الکبریٰ للبیہقی ۴/۳۴۹]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عمرے کے بارے میں پوچھا گیا کہ آیا یہ واجب ہے؟ فرمایا نہیں لیکن اگر کوئی عمرہ کرے تو یہ افضل ہے۔

بَابُ الْمَوَاقِيتِ الَّتِی لَا يَجُوزُ اَن يَتَجَاوَزَهَا الْمُسلِمُ اِلَّا مُحرِماً
وہ مقامات جہاں سے آگے احرام کے بغیر گزرنا مسلمان کے لیے جائز نہیں

(1161)۔ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ وَقَّتَ لِاَهلِ المَدِينَةِ ذَا الحُلَيفَةِ، وَلِاَهلِ الشَّامِ الجُحفَةَ، وَلِاَهلِ نَجدٍ قَرنَ المَنَازِلِ وَلِاَهلِ اليَمَنِ يَلَملَمَ، هُنَّ لِاَهلِهِنَّ وَلِمَن اَتَى عَلَيهِنَّ مِن غَيرِهِنَّ مِمَّن اَرَادَ الحَجَّ اَوِ العُمرَةَ، وَمَن كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَمِن حَيثُ اَنشَاَ حَتّٰى اَهلُ مَكَّةَ مِن مَكَّةَ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِی وَاَبُودَاؤدَ وَالنَّسَائِی [مسلم حدیث رقم:۲۸۰۳، بخاری حدیث رقم:۱۵۲۶، ابو داؤد حدیث رقم:۱۷۳۸، نسائی حدیث رقم:۲۶۵۷، سنن الدارمی حدیث رقم:۱۷۹۸، مسند احمد حدیث رقم:۳۰۶۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر فرمایا، اور اہل شام کے لیے جحفہ کو، اور اہل نجد کے لیے قرن المنازل کو، اور اہل یمن کے لیے یلملم کو۔ یہ سب ان علاقوں میں رہنے والے لوگوں کے لیے بھی ہیں اور ان لوگوں کے لیے بھی جو کسی دوسری جگہ سے آ کر ان مواقیت سے گزریں خواہ ان کا ارادہ حج کا ہو یا عمرے کا اور جو لوگ ان مواقیت کے اندر رہوں تو وہ اسی جگہ سے احرام باندھیں حتیٰ کہ مکہ والے مکہ سے ہی احرام باندھیں۔

(1162)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِي [ابو داؤد حدیث رقم: ۱۷۳۹، نسائی حدیث رقم: ۲۶۵۶]۔ صحیح وعلیہ العمل

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اہل عراق کے لیے ذاتِ عرق کو میقات قرار دیا۔

بَابُ الْاِحْرَامِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ

احرام اور اس کے متعلقات

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا [المائدة: ۹۶] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم پر خشکی کا شکار حرام کر دیا گیا ہے جب تک تم احرام میں رہو۔

(1163)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِاِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ، كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۲۸۲۶، بخاری حدیث رقم: ۱۵۳۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ترمذی حدیث رقم: ۹۱۷، نسائی حدیث رقم: ۲۶۹۳، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۹۲۶، مؤطا مالک کتاب الحج حدیث رقم: ۱۷، سنن الدارمی حدیث رقم: ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، مسند احمد حدیث رقم: ۲۴۷۲۶]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتی تھی

اور احرام کھولتے تو طواف سے پہلے خوشبو لگاتی تھی۔ جس میں مشک شامل ہوتا تھا۔ گویا میں اب بھی رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ احرام میں ہیں۔

(1164)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّدًا، يَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، لَايَزِيدُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۲۸۱۴، بخاری حدیث رقم: ۵۹۱۵۔ ۱۵۴۰، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۷۴۷، نسائی حدیث رقم: ۲۷۴۷ الی ۲۷۵۰، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۰۴۷، سنن الدارمی حدیث رقم: ۱۸۱۴، مسند احمد حدیث رقم: ۶۱۵۱]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ آپ ﷺ نے اپنے سر مبارک کے بال کسی چیز کے ذریعے خوب جمائے ہوئے تھے، آپ ﷺ بلند آواز سے فرما رہے تھے۔ میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک سب تعریف، نعمت اور بادشاہی تیری ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں، آپ نے ان کلمات سے زیادہ کچھ نہیں پڑھا۔

(1165)۔ وَعَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَتَانِي جِبْرِيلُ فَاَمَرَنِي اَنْ آمُرَ اَصْحَابِي اَنْ يَرْفَعُوا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ اَوِالتَّلْبِيَةِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِي وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [مؤطا امام مالک کتاب الحج حدیث رقم: ۳۴، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۸۱۴، ترمذی حدیث رقم: ۸۲۹، نسائی حدیث رقم: ۲۷۵۳، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۹۲۲، سنن الدارمی حدیث رقم: ۱۸۱۵، مسند احمد حدیث رقم: ۱۶۵۶۳]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت خلاد بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبریل آئے اور مجھے حکم سنایا کہ میں اپنے صحابہ کو حکم دوں کہ اللہ کی توحید پکارتے وقت یا تلبیہ کے وقت اپنی آوازیں بلند کریں۔

(1166)۔ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهُ قَالَ يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ التَّلْبِيَةِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي [سنن الدار قطنی حدیث رقم: ۲۴۸۵، السنن الکبریٰ للبیہقی ۵/۴۶، زجاجہ ۲/۱۱۶]۔

ترجمہ: حضرت قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ تلبیہ کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنا آدمی کے لیے مستحب ہے۔

(1167)۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُلَبِّي بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيْعاً، يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجّاً لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجّاً رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۳۰۲۸، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۷۹۵، سنن النسائی حدیث رقم: ۲۷۲۹، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۲۹۶۸]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حج اور عمرہ دونوں کے لیے تلبیہ کرتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ فرمارہے تھے میں حاضر ہوں عمرہ کے لیے اور حج کے لیے، میں حاضر ہوں عمرہ کے لیے اور حج کے لیے۔

(1168)۔ وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لِمُطَرِّفٍ اُحَدِّثُكَ حَدِيْثاً عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَنْفَعَكَ بِهٖ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتّٰى مَاتَ وَلَمْ يَنْزِلْ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۲۹۷۴، سنن النسائی حدیث رقم: ۲۷۲۶، ۲۷۲۷]۔

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حضرت مطرف سے فرمایا، میں تمہیں حدیث سناتا ہوں امید ہے اللہ تمہیں اس کے ذریعے فائدہ پہنچائے گا۔ وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرہ کو جمع کیا پھر اس عمل سے منع بھی نہیں فرمایا حتیٰ کہ آپ ﷺ کا وصال ہوگیا اور اس کو حرام کرنے کے لیے قرآن نازل نہیں ہوا۔

(1169)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلاً سَئَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئاً مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم: ۲۷۹۱، بخاری حدیث رقم: ۱۵۴۲، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۸۲۴، نسائی حدیث رقم: ۲۶۷۳، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۲۹۲۹]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ احرام والا آدمی

(محرم) کون کون سے کپڑے پہن سکتا ہے فرمایا: قمیض مت پہنو، نہ ہی عمامے، نہ شلواریں، نہ ٹوپیاں، نہ موزے سوائے اس آدمی کے جسے جوتا نہ ملے تو وہ موزے پہن لے اسے چاہیے کہ انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دے، نہ ہی ایسے کپڑوں میں سے کوئی کپڑا ہو جس پر زعفران یا رنگ لگا ہو۔

(1170)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ ، اَلْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحُدَيَّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي

[مسلم حدیث رقم: ۲۸۶۲، بخاری حدیث رقم: ۳۳۱۴، نسائی حدیث رقم: ۲۸۸۱-۲۸۸۲، ترمذی حدیث رقم: ۸۳۷، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۰۸۷]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ پانچ جانور فاسق ہیں۔ انہیں حرم اور غیر حرم میں قتل کر دیا جائے، سانپ، ڈبا کوا، چوہا، کاٹنے والا کتا اور چیل۔

بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ وَصِفَةِ الْحَجِّ

مکہ مکرمہ میں داخلہ اور حج کا طریقہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ [الحج: ۲۹] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: چاہیے کہ پرانے گھر کا طواف کریں۔ وَقَالَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى [البقرة: ۱۲۵] اور فرمایا: مقام ابراہیم پر نماز پڑھو۔ وَقَالَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا [البقرة: ۱۵۸] اور فرمایا: بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو بھی حج کرے یا عمرہ کرے اس کے لیے کوئی حرج نہیں کہ ان دونوں کے درمیان دوڑے۔ وَقَالَ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ [البقرة: ۱۹۹] اور فرمایا: پھر تم بھی لوٹ آؤ جہاں سے لوگ واپس آئیں۔ وَقَالَ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ [البقرة: ۱۹۸] اور فرمایا: جب تم عرفات سے واپس آؤ تو مشعر حرام کے پاس اللہ کا ذکر کرو۔ وَقَالَ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ [البقرة: ۲۰۳] اور فرمایا: جس نے دو دنوں میں

جلدی کی اس پر کوئی گناہ نہیں۔ وَ قَالَ لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْیَ وَلَا الْقَلَآئِدَ [المائدہ:۲] اور فرمایا: اللہ کی نشانیوں کی بے حرمتی مت کرو اور نہ ادب والے مہینے کی اور نہ ہی حرم میں قربان کیے گئے جانوروں کی اور نہ پٹے والے جانوروں کی جو کعبہ کی طرف ہانکے گئے ہوں۔ وَ قَالَ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ [الحج:۳۶] اور فرمایا: قربانی کے اونٹ جنہیں ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیاں بنایا ہے۔ وَ قَالَ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ [الفتح:۲۷] اور فرمایا: انشاء اللہ تم لوگ ضرور بر ضرور مسجد حرام میں امن کے ساتھ حلق کراتے ہوئے اور بال ہلکے کراتے ہوئے داخل ہو گے۔

(1171)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمَّا جَآءَ اِلٰی مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:۳۰۴۲، بخاری حدیث رقم:۱۵۷۷، ابو داؤد حدیث رقم:۱۸۶۹، ترمذی حدیث رقم:۸۵۳]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب مکہ شریف لائے تو اس کی بلندی کی طرف سے داخل ہوئے اور زیریں طرف باہر نکلے۔

(1172)۔ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِیُّ ﷺ فَاَخْبَرَتْنِیْ عَائِشَةُ اَنَّ اَوَّلَ شَیْءٍ بَدَئَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:۳۰۰۱، بخاری حدیث رقم:۱۶۱۴، ۱۶۱۵]۔

ترجمہ: حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حج ادا فرمایا اور مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا ہے کہ آپ ﷺ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو سب سے پہلے جس چیز سے ابتداء فرمائی وہ یہ تھی کہ وضو فرمایا۔ پھر بیت اللہ کا طواف فرمایا۔

(1173)۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَكَثَ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ اَذَّنَ فِی النَّاسِ فِی الْعَاشِرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ اَنْ يَّأْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهٖ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰی اَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةَ فَوَلَدَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ

عُمَیسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِی بَکْرٍ ؓ فَاَرْسَلَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ کَیْفَ اَصْنَعُ ؟ قَالَ اغْتَسِلِی وَ اسْتَثْفِرِی بِثَوْبٍ وَ اَحْرِمِی ، فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ رَکْعَتَیْنِ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَکِبَ الْقَصْوَآءَ حَتّٰی اِذَا اسْتَوَتْ بِہٖ نَاقَتُہٗ عَلَی الْبَیْدَآءِ ، نَظَرْتُ اِلٰی مَدِّ بَصَرِی بَیْنَ یَدَیْہِ مِنْ رَاکِبٍ وَ مَاشٍ ، وَعَنْ یَمِیْنِہٖ مِثْلَ ذٰلِکَ ، وَعَنْ یَسَارِہٖ مِثْلَ ذٰلِکَ ، وَمِنْ خَلْفِہٖ مِثْلَ ذٰلِکَ ، وَرَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بَیْنَ اَظْہُرِنَا ، وَعَلَیْہِ یَنْزِلُ الْقُرْاٰنُ وَھُوَ یَعْرِفُ تَاْوِیْلَہٗ ، وَمَا عَمِلَ بِہٖ مِنْ شَیْءٍ عَمِلْنَا بِہٖ ، فَاَھَلَّ بِالتَّوْحِیْدِ : لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَکَ وَ الْمُلْکَ ، لَا شَرِیْکَ لَکَ ، وَ اَھَلَّ النَّاسُ بِھٰذَا الَّذِیْ یُھِلُّوْنَ بِہٖ فَلَمْ یَرُدَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَلَیْھِمْ شَیْئًا مِنْہُ وَلَزِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تَلْبِیَتَہٗ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِیْ اِلَّا الْحَجَّ ، لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتّٰی اِذَا اَتَیْنَا الْبَیْتَ مَعَہٗ ، اِسْتَلَمَ الرُّکْنَ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَ مَشٰی اَرْبَعًا ، ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلٰی مَقَامِ اِبْرٰھِیْمَ فَقَرَاَ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْبَیْتِ فَکَانَ اَبِیْ یَقُوْلُ (وَلَا اَعْلَمُہٗ ذَکَرَہٗ اِلَّا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ) کَانَ یَقْرَاُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَ قُلْ یٰۤاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَی الرُّکْنِ فَاسْتَلَمَہٗ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ اِلَی الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَاَ اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ ، اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰہُ بِہٖ ، فَبَدَاَ بِالصَّفَا فَرَقِیَ عَلَیْہِ حَتّٰی رَاَی الْبَیْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰہَ وَ کَبَّرَہٗ وَقَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ ، اَنْجَزَ وَعْدَہٗ ، وَ نَصَرَ عَبْدَہٗ ، وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ ، ثُمَّ دَعَا بَیْنَ ذٰلِکَ فَقَالَ مِثْلَ ھٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ اِلَی الْمَرْوَةِ حَتَّی انْصَبَّتْ قَدَمَاہُ فِیْ بَطْنِ الْوَادِیْ ، سَعٰی ، حَتّٰی اِذَا صَعِدَ ، مَشٰی ، حَتّٰی اَتَی الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَی الْمَرْوَةِ کَمَا فَعَلَ عَلَی الصَّفَا ، فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ التَّرْوِیَةِ تَوَجَّھُوْا اِلٰی مِنًی ، فَاَھَلُّوْا بِالْحَجِّ وَرَکِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَصَلّٰی بِھَا الظُّھْرَ وَ الْعَصْرَ وَ الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَآءَ وَ الْفَجْرَ ، ثُمَّ مَکَثَ قَلِیْلًا حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ ، وَاَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ

شَعْرٍ تُضْرَبُ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ اِلَّا اَنَّهٗ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ ، فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ ، اَمَرَ بِالْقَصْوَآءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ فَاَتٰى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ : اِنَّ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا ، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا ، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا ، اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ ، وَدِمَآءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ ، وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَآئِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ (كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَهٗ هُذَيْلٌ) ، وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَآءِ ، فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ ، وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ ، فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ ، وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ، وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَالَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ ، كِتَابَ اللّٰهِ ، وَاَنْتُمْ تُسْاَلُوْنَ عَنِّي ، فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ ؟ قَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ ، فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَآءِ وَيَنْكُتُهَا اِلَى النَّاسِ ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ، ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ، (وَفِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِي ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ) ثُمَّ اَذَّنَ ، ثُمَّ اَقَامَ ، ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ ، ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَآءِ اِلَى الصَّخَرَاتِ ، وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيْلًا حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ خَلْفَهٗ ، وَدَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَآءِ الزِّمَامَ ، حَتّٰى اِنَّ رَاْسَهَا لَيُصِيْبُ مَوْرِكَ رَحْلِهٖ ،

وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى اَيُّهَا النَّاسُ ! اَلسَّكِيْنَةَ ، اَلسَّكِيْنَةَ ، كُلَّمَا اَتٰى حَبْلًا مِنَ الْحِبَالِ ، اَرْخٰى لَهَا قَلِيْلًا ، حَتّٰى تَصْعَدَ ، حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَآءَ بِاَذَانٍ وَاحِدٍ وَاِقَامَتَيْنِ ، وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ، ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِاَذَانٍ وَ اِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَآءَ حَتّٰى اَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَ وَحَّدَهُ ، فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا ، فَدَفَعَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، حَتّٰى اَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيْلًا ، ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطٰى الَّتِيْ تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى اَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ ، رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ ، فَنَحَرَ ثَلٰثًا وَسِتِّيْنَ بِيَدِهٖ ، ثُمَّ اَعْطٰى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَ اَشْرَكَهُ فِيْ هَدْيِهٖ ، ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ ، فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ ، فَاَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَ شَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ، ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَفَاضَ اِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ ، فَاَتٰى بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ ، فَقَالَ انْزِعُوْا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ ، فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ اُمُّ الْمَنَاسِكِ [مسلم حدیث رقم: ۲۹۵۰، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۹۰۵، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۰۷۴، سنن الدارمی حدیث رقم: ۱۸۵۶]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نو سال تک مدینہ رہے اور حج نہیں کیا، پھر دسویں سال اعلان کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ حج کو جانے والے ہیں۔ چنانچہ مدینہ منورہ میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے اور وہ سب لوگ رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرنا چاہتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج پر جانا چاہتے تھے تاکہ حج کے افعال میں آپ کی اقتداء کریں۔ ہم سب لوگ آپ کے ساتھ گئے جب ذوالحلیفہ پہنچے تو اسماء بنت عمیس کے ہاں محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرایا اب میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: غسل کرو اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر احرام باندھ لو۔ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھی اور

قصواء اونٹنی پر سوار ہوئے یہاں تک کہ جب اونٹنی مقام بیداء میں سیدھی کھڑی ہوگئی تو میں نے منتہی نظر تک اپنے آگے دیکھا تو مجھے سوار اور پیادے نظر آ رہے تھے۔ اور دائیں اور بائیں جانب اور میرے پیچھے لوگوں کا ہجوم تھا۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ پر قرآن نازل ہوتا تھا اور اس کی مراد کو آپ ہی خوب جانتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ جو عمل کرتے تھے ہم بھی وہی عمل کرتے تھے، آپ ﷺ نے توحید کے ساتھ تلبیہ پڑھا لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ۔ لوگوں نے بھی اسی طرح تلبیہ کے کلمات ادا کیے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس تلبیہ پر کچھ زیادتی نہیں کی اور یہی تلبیہ پڑھتے رہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم صرف حج کی نیت کرتے تھے، ہم عمرہ کو نہیں جانتے تھے، جب ہم آپ ﷺ کے ساتھ بیت اللہ پہنچے تو آپ ﷺ نے رکن کی تعظیم کی پھر آپ نے طواف کے تین چکروں میں رمل کیا اور چار میں معمول کے مطابق طواف کیا۔ پھر مقام ابراہیم پر آئے اور یہ آیت پڑھی: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى اور مقامِ ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کیا۔ آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور اس میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ کی قرأت کی۔ پھر آپ نے رکن کے پاس جا کر اس کی تعظیم کی، پھر صفا کے قریب جو (بیت اللہ کا) دروازہ ہے اس سے نکل کر کوہ صفا پر گئے جب صفا پر پہنچے تو یہ آیت پڑھی اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا میں وہاں سے ابتداء کروں گا جہاں سے اللہ تعالیٰ نے ابتداء کی ہے، پھر آپ ﷺ نے صفا سے ابتداء کی اور صفا پر چڑھے۔ آپ نے بیت اللہ کو دیکھا اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی بزرگی بیان کی، اور فرمایا: اللہ کے سواء کوئی عبادت کا مستحق نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کا ملک ہے اور اسی کی حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سواء کوئی عبادت کا مستحق نہیں وہ ایک ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا، اپنے بندے کی مدد کی، اس نے تنہا تمام لشکروں کو شکست دی، اس کے بعد آپ نے دعا کی اور یہ کلمات تین مرتبہ کہے، پھر آپ مروہ کی طرف اترے اور جب آپ کے قدم مبارک وادی میں پہنچ گئے تو پھر آپ نے سعی کی (یعنی دوڑے) حتیٰ کہ جب ہم چڑھ گئے تو پھر آپ آہستہ چلنے لگے۔ حتیٰ کہ مروہ پر پہنچے اور مروہ پر بھی وہی کچھ کیا جو صفا پر کیا تھا۔ جب آٹھ ذوالحج ہوئی تو ان لوگوں نے منیٰ جا کر احرام باندھا، رسول اللہ ﷺ بھی سوار ہوئے اور منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھیں، پھر تھوڑی دیر ٹھہرے حتیٰ کہ سورج طلوع ہوگیا اور آپ نے بالوں سے بنے ہوئے ایک خیمہ کو مقام نمرہ میں نصب

کرنے کا حکم دیا، پھر رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے۔ قریش کو یقین تھا کہ آپ مشعر حرام میں ٹھہریں گے جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں قریش کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ وہاں سے گزر کر عرفات میں پہنچے وہاں آپ نے مقام نمرہ میں اپنا خیمہ نصب کیا ہوا پایا، آپ اس خیمہ میں ٹھہرے حتیٰ کہ سورج ڈھل گیا، پھر آپ نے (اپنی اونٹنی) قصواء کو تیار کرنے کا حکم دیا۔ پھر آپ نے بطن وادی میں آ کر لوگوں کو خطبہ دیا۔ آپ نے فرمایا: تمہاری جانیں اور تمہارے مال ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہیں جیسے اس شہر اور اس مہینہ میں آج کے دن کی حرمت ہے۔ سنو! زمانہ جاہلیت کی ہر چیز میرے ان قدموں کے نیچے پامال ہے۔ زمانہ جاہلیت کے ایک دوسرے پر خون پامال ہیں اور سب سے پہلے میں اپنا خون معاف کرتا ہوں وہ ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے، وہ بنو سعد میں دودھ پیتا بچہ تھا جس کو ہذیل نے قتل کر دیا تھا۔ اسی طرح زمانہ جاہلیت کے تمام سود پامال ہیں اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کے سود کو چھوڑنے کا اعلان کرتا ہوں اور وہ حضرت ابن عباس بن عبدا ✲ کا سود ہے ان کا تمام سود چھوڑ دیا گیا ہے، تم لوگ عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، کیونکہ تم لوگوں نے ان کو اللہ تعالیٰ کی امان میں لیا ہے تم نے اللہ تعالیٰ کے کلمہ (نکاح) سے ان کی شرمگاہوں کو اپنے اوپر حلال کر لیا ہے، تمہارا ان پر حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کا آنا تمہیں ناگوار ہو، اگر وہ ایسا کریں تو تم ان کو اس پر ایسی سزا دو جس سے چوٹ نہ لگے، اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم اپنی حیثیت کے مطابق ان کو خوراک اور لباس فراہم کرو، میں تمہارے پاس ایک ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اگر تم نے اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ چیز کتاب اللہ ہے، تم لوگوں سے قیامت کے دن میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو تم کیا جواب دو گے؟ سب نے کہا ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا اور حق رسالت ادا کر دیا اور آپ نے امت کی خیر خواہی کی پھر آپ نے انگشت شہادت سے آسمان کی طرف اشارہ کر کے تین بار فرمایا: اے اللہ گواہ ہو جا۔ پھر اذان اور اقامت ہوئی اور آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر اقامت ہوئی اور آپ نے عصر کی نماز پڑھائی۔ ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی اور نماز نہیں پڑھی، پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر موقف گئے اور آپ نے اپنی اونٹنی قصواء کا پیٹ پتھروں کی جانب کر دیا اور ایک ڈنڈی کو اپنے سامنے کر لیا اور قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو گئے، حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا، تھوڑی تھوڑی زردی جاتی رہی اور سورج کی ٹکیا غائب ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھایا اور واپس لوٹے اور قصواء اونٹنی کی مہار اس قدر کھینچی ہوئی تھی

کہ اس کا سر کجاوے کے اگلے حصہ سے لگ رہا تھا، نبی ﷺ اشارے سے لوگوں کو آہستہ چلنے کی تلقین کرتے، جب راستے میں کوئی پہاڑی آجاتی تو آپ اونٹنی کی مہار ڈھیلی کر دیتے تاکہ اونٹنی (آسانی سے) چڑھ سکے۔ حتیٰ کہ آپ مزدلفہ پہنچے وہاں مغرب اور عشاء کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھی اور ان دونوں فرضوں کے درمیان نفل بالکل نہیں پڑھے، پھر رسول اللہ ﷺ لیٹ گئے حتیٰ کہ فجر طلوع ہوگئی، جب صبح کی روشنی پھیل گئی تو آپ نے صبح کی نماز ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ پڑھی پھر آپ قصواء اونٹنی پر سوار ہو کر مشعر حرام پہنچے، قبلہ کی طرف منہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی، اللہ اکبر اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ کہا، اور روشنی اچھی طرح پھیلنے تک وہیں ٹھہرے رہے اور طلوع آفتاب سے پہلے وہاں سے لوٹ گئے حضرت فضل ابن عباس کو آپ نے اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ حضرت فضل کے بال خوبصورت تھے، گورا رنگ تھا اور وہ ایک خوبصورت نوجوان تھے۔ جب آپ روانہ ہوئے تو عورتوں کی ایک جماعت بھی جارہی تھی ایک ایک اونٹ پر ایک ایک عورت سوار تھی۔ حضرت فضل ان کی جانب دیکھنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فضل کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا، حضرت فضل اپنا منہ دوسری طرف کر کے دیکھنے لگے، رسول اللہ ﷺ نے پھر ان کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور ان کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا یہاں تک کہ بطن محسر میں پہنچ گئے، آپ نے اونٹنی کو ذرا تیز چلایا اور جمرۂ کبریٰ جانے والی درمیانی راہ اختیار کی اور درخت کے قریب جو جمرہ ہے اس کے پاس پہنچے اور سات کنکریاں ماریں۔ ہر ایک کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے، یہ وہ کنکریاں تھیں جن کو چٹکی سے پکڑ کر پھینکا جاتا ہے، آپ نے وادی کے درمیان سے کنکریاں ماریں، پھر آپ منیٰ گئے اور وہاں تریسٹھ اونٹوں کو اپنے ہاتھوں سے نحر (قربان) کیا، پھر باقی اونٹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نحر کے لیے دیے، آپ نے حضرت علی کو اپنی ہدی میں شریک کر لیا تھا۔ پھر آپ نے حکم دیا کہ ہر قربانی سے گوشت کا ایک ٹکڑا لے کر ہانڈی میں ڈال کر پکایا جائے۔ پھر آپ اور حضرت علی دونوں نے اس گوشت کو کھایا اور اس کا شوربہ پیا۔ اس کے بعد آپ سوار ہوئے اور طواف افاضہ فرمایا۔ آپ نے ظہر کی نماز مکہ مکرمہ میں پڑھی اور آپ بنو عبدا ✵ کے پاس گئے وہ لوگ زمزم پر پانی پلا رہے تھے، آپ نے فرمایا: اے بنو عبد ا ✵! پانی بھرو، اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ تمہاری پانی کی خدمت پر غالب آجائیں گے (یعنی تم سے یہ منصب چھین لیں گے) تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی بھرتا، انہوں نے ایک ڈول آپ کو دیا اور آپ نے اس سے پانی پیا۔

(1174)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاۗءِ دُعَاۗءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمَذِیْ [ترمذی حدیث رقم: ۳۵۸۵]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور میں نے جو کچھ کہا ہے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کہا ہے اس میں سب سے بہتر یہ ہے: اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چاہت پر قادر ہے۔

(1175)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْداً مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَاِنَّهٗ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِیْ بِهِمُ الْمَلَاۗئِكَةَ، فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰۤؤُلَاۗءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۳۲۸۸، نسائی حدیث رقم: ۳۰۰۳، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۰۱۴]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرفہ کے دن سے زیادہ کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ بندوں کو آگ سے نجات دیتا ہو۔ وہ قریب ہوتا ہے اور پھر ان پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے اور پوچھتا ہے ان سب نے کیا ارادہ کیا ہے؟

(1176)۔ وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا لِاُمَّتِهٖ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ، فَاُجِيْبَ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الظَّالِمِ، فَاِنِّیْ آخِذٌ لِلْمَظْلُوْمِ مِنْهُ، قَالَ اَیْ رَبِّ اِنْ شِئْتَ اَعْطَيْتَ الْمَظْلُوْمَ مِنَ الْجَنَّةِ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ، فَلَمْ يُجَبْ عَشِيَّتَهٗ، فَلَمَّا اَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ اَعَادَ الدُّعَاۗءَ فَاُجِيْبَ اِلٰی مَا سَئَلَ، قَالَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اِنَّ هٰذِهٖ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيْهَا، فَمَا الَّذِیْ اَضْحَكَكَ، اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ؟ قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيْسَ لَمَّا عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَاۗئِیْ وَغَفَرَ لِاُمَّتِیْ اَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوْهُ عَلٰی رَاْسِهٖ وَيَدْعُوْ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ فَاَضْحَكَنِیْ مَا رَاَيْتُ مِنْ جَزْعِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة

حدیث رقم: ۳۰۱۳، مسند احمد حدیث رقم: ۱۶۲۱۳]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت عباس بن مرواس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفات میں رات کو اپنی امت کے لیے بخشش کی دعا فرمائی۔ جواب دیا گیا کہ میں نے انہیں معاف کر دیا سوائے ظالم کے۔ میں ظالم سے مظلوم کا حق وصول کروں گا۔ آپ نے عرض کیا اے میرے رب! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت دے دے اور ظالم کو بخش دے۔ آپ کو اس رات جواب نہیں دیا گیا۔ صبح کو جب مزدلفہ تشریف لے گئے تو اسی دعا کو دہرایا۔ تو آپ نے جو دعا مانگی تھی قبول کر لی گئی۔ راوی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ یہ ایسی گھڑی ہے کہ آپ اس میں ہنسا نہیں کرتے تھے۔ آپ کو کس چیز نے ہنسایا ہے؟ اللہ آپ کے دانت مبارک ہنستے رکھے۔ فرمایا کہ اللہ کے دشمن ابلیس نے جب جانا کہ اللہ نے میری دعا قبول فرمائی اور میری امت کو بخش دیا تو اس نے مٹی لی اور اپنے سر میں ڈالنے لگ گیا اور تباہی تباہی پکارنے لگا۔ مجھے اس کی آہ و فغاں نے ہنسا دیا۔

(1177)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ بَعَثَنِی اَبُو بَکْرٍ رَضِیَاللّٰهُ عَنْهُ فِی الْحَجَّةِ الَّتِی اَمَّرَهُ النَّبِیُّ ﷺ عَلَیْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ یَوْمَ النَّحْرِ فِی رَهْطٍ اَمَرَهُ اَنْ یُؤَذِّنَ فِی النَّاسِ، اَلَا لَا یَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِکٌ وَلَا یَطُوفَنَّ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۳۲۸۷، بخاری حدیث رقم: ۳۶۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۹۴۶، نسائی حدیث رقم: ۲۹۵۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع سے پہلے جس صبح میں حضرت ابو بکر صدیق کو امیر مقرر فرمایا تھا۔ اس میں حضرت ابو بکر ﷺ نے مجھے قربانی کے دن لوگوں میں اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ خبردار! اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا اور کوئی ننگا بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا۔

بَابُ وُجُوبِ زِیَارَةِ النَّبِیِّ ﷺ وَفَضْلِ الْمَدِینَةِ

حج کے بعد نبی کریم ﷺ کی زیارت کا وجوب اور مدینہ منورہ کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْآ اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْکَ الآیہ [النساء: ۶۴] اللہ تعالیٰ نے

فرمایا: کاش یہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر چکے تھے تو آپ کے پاس آتے۔ وَقَالَ اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا [النساء:۹۷] اور فرمایا: کیا اللہ کی زمین وسیع نہیں تھی تا کہ تم اس میں ہجرت کرتے۔

(1178)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي رَوَاهُ ابْنُ عَدِي [ابن عدی ۱۴/۷]۔ضعیف

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا اور میری زیارت نہیں کی اس نے مجھ سے بے وفائی کی۔

(1179)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرْفُوعاً مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي وَالْبَيْهَقِي [سنن الدار قطنی حدیث رقم:۲۶۶۷، السنن الکبریٰ للبیہقی ۵/۲۴۶]۔الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے حج کیا پھر میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی وہ ایسا ہے جیسے اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

(1180)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي رَوَاهُ عَيَاض فِي الشِّفَاءِ وَابْنُ الْجَوْزِي فِي الْوَفَا [الشفاء ۲/۶۸، الوفا ۲/۸۰۰]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی وہ ایسے ہے جیسے اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

(1181)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي وَعَيَاض فِي الشِّفَاءِ وَابْنُ الْجَوْزِي فِي الْوَفَا [سنن الدار قطنی حدیث رقم: ۲۶۶۹، الشفاء ۲/۶۸، الوفا ۲/۸۰۰ ورواہ البزار ۲/۵۷ عن موسیٰ بن ہلال وقال ابن عدی ارجو انہ لا بأس بہ]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔

(1182)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ زَارَ قَبْرِی بِالْمَدِیْنَةِ مُحْتَسِباً کُنْتُ لَهُ شَفِیعاً وَ شَهِیداً یَومَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ عَیَاض فِی الشِّفَآئِ وَ ابْنُ الْجَوزِی فِی الْوَفَا [الشفاء ۲/۶۸، الوفا ۲/۸۰۱]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے مدینہ میں اپنا احتساب کرتے ہوئے میری قبر کی زیارت کی میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا۔

(1183)۔ وَعَنْ ابْنِ اَبِی فُدَیکٍ قَالَ سَمِعْتُ بَعْضَ مَنْ اَدْرَکْتُ یَقُولُ بَلَغَنَا اَنَّهُ مَنْ وَقَفَ عِندَ قَبْرِ النَّبِیِّ ﷺ فَتَلَا هٰذِهِ الْاٰیَةَ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیکَ یَا مُحَمَّدُ یَقُولُهَا سَبْعِینَ مَرَّةً نَادَاهُ مَلَکٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیکَ یَا فُلَانُ لَمْ تَسْقُطْ لَکَ حَاجَةٌ رَوَاهُ ابْنُ الْجَوزِی فِی الْوَفَا، وَ قَالَ بَعْضُ زُوَّارِ قَبْرِهٖ ﷺ

اَتَیتُکَ رَاجِلاً وَ وَدِدْتُ اَنِّی ۔۔۔ مَلَکْتُ سَوَادَ عَینِی أَمتَطِیهِ
وَ مَالِی لَا أَسِیرُ عَلَی الْمَسَاقِی ۔۔۔ اِلٰی قَبْرٍ رَسُولُ اللّٰهِ فِیهِ

رَوَاهُ ابْنُ الْجَوزِیِّ فِی الْوَفَا

[الوفا ۲/۸۰۱]۔

ترجمہ: حضرت ابن ابی فدیک فرماتے ہیں کہ میں نے جن لوگوں کا دیدار کیا ہے ان میں سے ایک (یعنی صحابی) سے سنا فرمایا: ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کی قبر انور کے پاس کھڑا ہوا اور اس نے یہ آیت پڑھی اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ اس کے بعد ستر بار کہا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیکَ یَا مُحَمَّدُ۔ اسے ایک فرشتہ آواز دے گا۔ اے فلاں تجھ پر اللہ کا درود ہو، تیری کوئی حاجت ساقط نہ ہوئی۔

آپ ﷺ کی زیارت کو آنے والے کسی عاشق نے عرض کیا۔ میں آپ کے پاس پیدل چل کر حاضر ہوا ہوں کاش میری آنکھوں کی دھیری میرا کہنا مانتی اور میں اس پر سوار ہو جاتا۔ مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں پلکوں پر سوار نہیں ہو

سکتا۔اس قبر کی طرف آنے کے لیے جس میں اللہ کے رسول موجود ہیں۔

(1184)۔ وَعَن عَبدِاللّٰہِ بنِ دِینَارٍ اَنَّ ابنَ عُمَرَ کَانَ اِذَا اَرَادَ سَفرًا اَو قَدِمَ مِن سَفرٍ جَآءَ قَبرَ النَّبِیِّ ﷺ وَدَعَا ثُمَّ انصَرَفَ رَوَاہُ مُحَمَّد [مؤطا امام محمد صفحۃ ۳۹۶]۔صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب سفر کا ارادہ فرماتے یا سفر سے تشریف لاتے تو سیدھے نبی کریم ﷺ کے روضہ انور پر حاضر ہوتے اور پھر اگلے کام کرتے تھے۔

(1185)۔ وَعَن ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُمَا قَالَ مِنَ السُّنَّۃِ اَن تَاْتِیَ قَبرَ النَّبِیِّ ﷺ مِن قِبَلِ القِبلَۃِ وَتَجعَلَ ظَھرَکَ اِلَی القِبلَۃِ وَتَستَقبِلَ القَبرَ بِوَجھِکَ ثُمَّ تَقُولَ، اَلسَّلَامُ عَلَیکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ رَوَاہُ الاِمَامُ الاَعظَمُ فِی مُسنَدِہٖ [مسند امام اعظم حدیث رقم: ۱۰۰]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سنت یہ ہے کہ تو نبی کریم ﷺ کی قبر انور پر قبلہ کی طرف سے حاضر ہو اور اپنی پشت قبلہ کی طرف کرلے اور قبر انور کی طرف منہ کرلے۔ پھر کہے اَلسَّلَامُ عَلَیکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

(1186)۔ وَعَن اَبِی ھُرَیرَۃَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَا بَینَ بَیتِی وَمِنبَرِی رَوضَۃٌ مِن رِیَاضِ الجَنَّۃِ وَمِنبَرِی عَلٰی حَوضِی رَوَاہُ مُسلِم وَالبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۳۳۷۰، بخاری حدیث رقم: ۱۱۹۶، ۱۸۸۸، ۶۳۳۵، ۶۵۸۸]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ اور میرا منبر میرے حوض کے اوپر ہے۔

(1187)۔ وَعَن اَبِی الزُّبَیرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ صَلٰوۃٌ فِی مَسجِدِی اَفضَلُ مِن اَلفِ صَلٰوۃٍ فِیمَا سِوَاہُ اِلَّا المَسجِدِ الحَرَامِ وَصَلٰوۃٌ فِی المَسجِدِ الحَرَامِ اَفضَلُ مِن صَلٰوۃٍ فِی مَسجِدِی ھٰذَا بِمِائَۃِ صَلٰوۃٍ رَوَاہُ اَحمَدُ [مسند احمد حدیث رقم: ۱۶۱۲۳، بلوغ المرام صفحۃ ۱۶۳]۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوزبیر ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میری مسجد میں نماز اس کے علاوہ جگہوں میں نماز سے ہزار گنا افضل ہے سوائے مسجدِ حرام کے اور مسجدِ حرام میں نماز میری مسجد میں نماز سے سو گنا افضل ہے۔

(1188)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یَصْبِرُ عَلٰی لَاوَآءِ الْمَدِیْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِی اِلَّا کُنْتُ لَهُ شَفِیعاً یَومَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۳۳۴۷، مؤطا امام مالک کتاب الجامع باب ما جاء فی سکنی المدینة والخروج منها حدیث رقم:۳، مسند احمد حدیث رقم:۷۸۸۴]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میری امت کا جو شخص مدینہ کی مشکلات اور شدت پر صبر کرے گا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔

(1189)۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَمُوتَ بِالْمَدِیْنَةِ فَلْیَمُتْ بِهَا ، فَاِنِّی اَشْفَعُ لِمَنْ یَمُوتُ بِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرمَذِی [مسند احمد حدیث رقم:۵۴۳۶، ترمذی حدیث رقم:۳۹۱۷، ابن ماجة حدیث رقم:۳۱۱۲]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس کے پاس استطاعت ہو کہ مدینہ میں مرے تو اسے چاہیے کہ مرے۔ جو مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔

(1190)۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ سَمّٰی الْمَدِیْنَةَ طَابَةً رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۳۳۵۷، مسند احمد حدیث رقم:۲۱۱۰۲]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا بے شک اللہ نے مدینہ کا نام طیبہ رکھا ہے۔

(1191)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَةِ ضِعفِی مَا جَعَلْتَ بِمَکَّةَ مِنَ الْبَرَکَةِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۳۳۲۶، بخاری حدیث رقم:۱۸۸۵]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اے اللہ! مدینہ میں برکت کا میرا حصہ رکھ دے۔ جیسا کہ تو نے مکہ میں برکت رکھی ہے۔

(1192)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ الْمَدِينَةَ وُعِکَ اَبُو بَکرٍ وَبِلَالٌ فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِينَةَ کَحُبِّنَا مَکَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِکْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حِمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۳۳۴۲، بخاری حدیث رقم: ۱۸۸۹، مؤطا امام مالک کتاب الجامع حدیث رقم: ۱۴، مسند احمد حدیث رقم: ۲۴۲۴۲]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں قدم رنجہ فرمایا تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کو بخار ہوگیا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور آپ ﷺ کو اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ ہمیں مدینہ محبوب بنادے جیسا کہ ہمیں مکہ محبوب ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔ اور اس کی آب وہوا کو صحت مند بنادے۔ یہاں کے صاع اور مد میں ہمارے لیے برکتیں پیدا فرما اور اس کا بخار یہاں سے منتقل فرمادے اور اسے جحفہ میں لے جا۔

كِتَابُ النِّكَاحِ

(وَهُوَ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ عَلَى الْعُمُومِ)

کتاب النکاح

(یہ عام حالات میں سنت مؤکدہ ہے)

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَانْکِحُوا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ [النساء: ۳]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عورتوں میں سے جو تمہیں پسند آئیں ان سے نکاح کرو۔ دو دو، تین تین، چار چار۔

(1193)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَاِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّومِ، فَاِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَالتِّرمِذِي وَالنَّسَائِي وَالدَّارِمِي وَرَوَى مِثْلَهُ

اَبُو دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ بِسَنَدٍ آخَر [مسلم حديث رقم: ۳۴۰۰، بخاری حدیث رقم: ۵۰۶۶، ترمذی حدیث رقم: ۱۰۸۱، نسائی حدیث رقم: ۳۲۰۹، ۳۲۱۰، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۱۶۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۰۴۶، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۸۴۵، مسند احمد حدیث رقم: ۴۱۱۱]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اے نوجوانو! تم میں سے جو عورت رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اسے چاہیے کہ نکاح کرے۔ کیونکہ یہ نظر کو جھکاتا ہے اور شرم گاہ کی حفاظت رکھتا ہے اور جو اس کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے کیونکہ یہ اس کے لیے خصی کرنے کے مترادف ہے۔

(1194)۔ وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنِ اسْمَهُ وَاَدَبَهُ فَاِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ، فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَاَصَابَ اِثْماً فَاِنَّمَا اِثْمُهُ عَلٰى اَبِيْهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم: ۸۶۶۶]۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت ابوسعید اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا بچہ پیدا ہو وہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھا ادب سکھائے۔ پھر جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کر دے۔ لیکن اگر وہ بالغ ہو گیا اور اس نے اس کا نکاح نہیں کیا اور اس سے گناہ ہو گیا تو اس کا گناہ اس کے باپ کے سر ہے۔

(1195)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۸۴۷]۔ الحدیث صحیح وله طرق

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: تم نے دو محبت کرنے والوں کے لیے نکاح جیسا مناسب حل نہیں دیکھا ہوگا۔

بَابُ الْمُحَرَّمَاتِ

حرام رشتوں کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ الخ [النساء: ۲۲] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان سے نکاح نہ

کرجن سے تمہارے باپ دادوں نے نکاح کیا۔ وَ قَالَ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَ بَنٰتُكُمْ الاية [النساء :۲۳] اور فرمایا: تم پر حرام ہیں تمہاری مائیں، بیٹیاں۔ وَ قَالَ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ [الممتحنة:۱۰] اور فرمایا: جب تمہیں معلوم ہوجائے کہ وہ مومن عورتیں ہیں تو انہیں کفار کی طرف واپس مت لوٹاؤ۔ یہ ان کے لیے حلال نہیں اور وہ ان کے لیے حلال نہیں۔

(1196)۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ اِمْرَاَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُ ابْنَتِهَا، وَاِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلْيَنْكِحْ اِبْنَتَهَا وَ اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ اِمْرَاَةً فَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَنْكِحَ اُمَّهَا دَخَلَ بِهَا اَوْ لَمْ يَدْخُلْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:۱۱۱۷]۔ ضعیف

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس بھی مرد نے کسی عورت سے نکاح کیا اور دخول کیا تو اب اس عورت کی بیٹی کے ساتھ اس کا نکاح حلال نہیں اور اگر دخول نہیں کیا تو وہ اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے اور جس بھی مرد نے کسی عورت سے نکاح کیا تو اس کے لیے حلال نہیں کہ اس عورت کی ماں سے نکاح کرے خواہ دخول کیا ہو یا نہ کیا ہو۔

(1197)۔ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَ عَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَ خَالَتِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ الْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم:۳۴۳۶، بخاری حدیث رقم:۵۱۰۹، ابو داؤد حدیث رقم:۲۰۶۶، نسائی حدیث رقم:۳۲۸۸، ابن ماجة حدیث رقم:۱۹۲۹، ۱۹۳۰، مالک فی المؤطا حدیث رقم:۲۰ من کتاب النکاح]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: کسی عورت اور اس کی پھوپھی کو ایک نکاح میں جمع نہ کیا جائے اور نہ ہی عورت اور اس کی خالہ کو۔

(1198)۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ مَرَّ بِىْ خَالِىْ اَبُوْ بُرْدَةَ وَمَعَهٗ لِوَاءٌ، فَقُلْتُ اَيْنَ تَذْهَبُ؟ قَالَ بَعَثَنِى النَّبِيُّ ﷺ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ اِمْرَاَةَ اَبِيْهِ آتِيْهِ بِرَاْسِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث

رقم:۱۳۶۲، ابو داؤد حدیث رقم:۴۴۵۶، ۴۴۵۷، نسائی حدیث رقم:۳۳۳۱، ۳۳۳۲، ابن ماجة حدیث رقم:۲۶۰۷، مسند احمد حدیث رقم:۱۸۶۰۵]۔قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت براء بن عازب ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے پاس سے میرے ماموں حضرت ابو بردہ گزرے اور آپ کے پاس جھنڈا تھا۔ میں نے کہا کہاں جا رہے ہیں؟ تو فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے والد کی بیوی سے نکاح کر لیا ہے کہ میں اس کا سر کاٹ کر لاؤں۔

(1199)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلرِّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۳۵۶۸، بخاری حدیث رقم:۵۰۹۹، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۲۵۱، نسائی حدیث رقم:۳۳۱۳، مؤطا امام مالک حدیث رقم:۱ من کتاب الرضاع، السنن الکبریٰ للبیہقی ۷/۱۵۱]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دودھ پینا وہ سب کچھ حرام کر دیتا ہے جو کچھ ولادت حرام کر دیتی ہے۔

(1200)۔ وَعَنْ شُرَيْحٍ اَنَّ عَلِيًّا وَابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَا يَقُوْلَانِ يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعِ قَلِيْلُهُ وَكَثِيْرُهُ رَوَاهُ النَّسَائِي [نسائی حدیث رقم:۳۳۱۱، سنن الدار قطنی حدیث رقم:۴۳۱۰، السنن الکبریٰ للبیہقی ۷/۴۵۸]۔الحدیث حسن لطرقہ

ترجمہ: حضرت شریح فرماتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے تھے دودھ پینے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔ تھوڑا ہو یا زیادہ۔

(1201)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا رِضَاعَ اِلَّا مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِي [سنن الدار قطنی حدیث رقم:۴۳۱۸، السنن الکبریٰ للبیہقی ۷/۴۶۲]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: رضاعت صرف دو سال کے اندر اندر ثابت ہوتی ہے۔

بَابُ بَيَانِ الْعَوْرَاتِ
پردے کا بیان

قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ [الاحزاب:۵۹] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے نبی! اپنی ازواج سے فرما دو اور اپنی بیٹیوں سے اور مومنوں کی عورتوں سے کہ اپنے اوپر گھونگھٹ ڈال لیا کریں۔ وَ قَالَ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ [النور:۳۱] اور فرمایا عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں۔

(1202)۔ عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلَا لَا یَبِیْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَۃٍ ثَیِّبٍ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ نَاکِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۵۶۷۳]۔

ترجمہ: حضرت جابر ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: خبردار کوئی مرد کسی جوان عورت کے پاس رات نہ گزارے سوائے اس کے کہ اس نے اس سے نکاح کیا ہو۔

(1203)۔ وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَآءِ، فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَأَیْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ رَوَاہُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۵۶۷۴، بخاری حدیث رقم:۵۲۳۲، ترمذی حدیث رقم:۱۱۷۱، مسند احمد حدیث رقم:۱۷۳۵۸]۔

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: عورتوں کے سامنے جانے سے بچ کے رہو۔ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول دیور کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا دیور موت ہے۔

(1204)۔ وَعَنْ بُرَیْدَۃَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِعَلِیٍّ یَا عَلِیُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَۃَ النَّظْرَۃَ، فَاِنَّ لَکَ الْاُوْلٰی وَلَیْسَتْ لَکَ الْاٰخِرَۃُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِی وَالدَّارِمِی [مسند احمد حدیث رقم:۲۳۰۵۵، ابو داؤد حدیث رقم:۲۱۴۹، ترمذی حدیث رقم:۲۷۷۷، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۷۱۱]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا: اے علی! ایک نظر کے پیچھے دوسری نظر مت اٹھانا۔ تیرے لیے صرف پہلی نظر جائز ہے اور تیرے لیے دوسری نظر جائز نہیں ہے۔

بَابُ لَا يَنبَغِي النِّكَاحُ إِلَّا بِوَلِيٍّ

ولی کے بغیر نکاح زیب نہیں دیتا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ [البقرة:۲۳۴] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم پر کوئی حرج نہیں ہے اس بارے میں جو یہ عورتیں اپنے بارے میں فیصلہ کریں۔

(1205)۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ رَوَاهُ أَحْمَدُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:۲۰۸۵، ترمذی حدیث رقم:۱۱۰۱، ابن ماجة حدیث رقم:۱۸۸۱، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۱۸۶، مسند احمد حدیث رقم:۱۹۵۳۷]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: ولی کے بغیر نکاح نہیں۔

(1206)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ نَفْسَهَا بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [ابو داؤد حدیث رقم:۲۰۸۳، ترمذی حدیث رقم:۱۱۰۲، ابن ماجة حدیث رقم:۱۸۷۹، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۱۸۸، مسند احمد حدیث رقم:۲۵۳۸۰]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس عورت نے بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح کر لیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔

(1207)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ، اَلْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۳۴۷۶، ابو داؤد حدیث رقم:۲۰۹۸، ترمذی حدیث رقم:۱۱۰۸، نسائی حدیث رقم:۳۲۶۰، ابن ماجة حدیث رقم:۱۸۷۰، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۱۹۲، مسند احمد حدیث رقم:۱۸۹۳، مؤطا امام مالک حدیث رقم:۴ من کتاب

النكاح]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دوسری شادی کرنے والی عورت اپنے فیصلے کی خود زیادہ حقدار ہے اور کنواری سے اس کی ذات کے بارے میں صرف اجازت لی جائے اور اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔

بَابُ صِفَةِ النِّكَاحِ

نکاح کا طریقہ

قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی وَ اُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ [النسآء:۲۴] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور ان کے علاوہ جو بھی ہیں وہ تمہارے لیے حلال ہیں۔ وَ قَالَ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْ اَزْوَاجِهِمْ [الاحزاب:۵۰] اور فرماتا ہے: ہم جانتے ہیں جو ہم نے ان پر ان کی بیویوں کے بارے میں فرض کیا ہے۔

(1208)۔ عَنْ عِمْرَانِ بنِ الْحُصَيْنِ ﷺ مَرْفُوعاً قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْنِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِي [مجمع الزوائد ۴/۲۸۷ حدیث رقم: ۷۵۲۵، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم: ۴۲۱۸ عن ابن عباس ﷺ، ۵۵۶۴، ۵۵۶۵ عن رواۃ، ۶۳۶۶، ۶۹۲۷، ۹۲۹۱]۔

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

(1209)۔ وَعَنْ جَابِرِ بنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا مَهْرَ دُونَ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ رَوَاهُ الدَّارقُطْنِي [سنن الدار قطنی حدیث رقم: ۳۵۵۹]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: دس درہموں سے کم کوئی مہر نہیں۔

(1210)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ، نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِينُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُضْلِلْهُ

فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَيَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ: يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْباً يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلاً سَدِيْداً يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيْماً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [ابو داؤد حدیث رقم: ۲۱۱۸، ترمذی حدیث رقم: ۱۱۰۵، نسائی حدیث رقم: ۳۲۷۷، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۸۹۲، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۲۰۶، مسند احمد حدیث رقم: ۳۷۱۹]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے نکاح کا خطبہ سکھایا۔ ہم اللہ کی حمد کرتے ہیں اور اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے استغفار کرتے ہیں اور اپنے نفسوں کی شرارت سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور تین آیات کی تلاوت کرے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔ اور ہرگز مت مرنا سوائے مسلمانی کی حالت کے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جس کا نام لے کر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتہ داری کا حیاء کرو۔ بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کرو وہ تمہارے اعمال کو درست کردے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمادے گا اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کرلی۔

اِعْلَانُ النِّكَاحِ وَحُرْمَةُ الْمُتْعَةِ

نکاح کا اعلان اور متعہ کی حرمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ [النساء: ۲۴] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عصمت و کردار کی حفاظت کرتے ہوئے نکاح کرو محض مستی پوری کرنے کے لیے نہیں۔

(1211)۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَعْلِنُوا النِّكَاحَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ حَاكِمٌ [مسند احمد حدیث رقم: ۱۶۱۳۶، مستدرک حاکم حدیث رقم: ۲۷۹۷]۔ وافقه الذهبی

ترجمہ: حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نکاح کا اعلان کیا کرو۔

(1212)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ وَفِيْهِ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ ثُمَّ اَعْلَنَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ حِيْنَ عَلِمَ النَّاسَ يَفْعَلُوْنَهٗ كَمَا فِيْ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِيِّ وَالنَّسَائِيِّ، ثُمَّ اَعْلَنَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ حِيْنَ عَلِمَ النَّاسَ يَفْعَلُوْنَهٗ كَمَا فِيْ مُسْلِمٍ [مسلم حدیث رقم: ۳۴۱۶، ۳۴۱۷، ۳۴۲۴، ۳۴۲۵، ۳۴۲۷، ۳۴۲۸، ۳۴۳۱ ثم اعلنه سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حین رای عباس یلین فیه مسلم: ۳۴۳۴، بخاری حدیث رقم: ۴۲۱۶، ۵۱۱۵، ۵۵۲۳، ۶۹۶۱، ترمذی حدیث رقم: ۱۱۲۱، ۱۷۹۴، نسائی حدیث رقم: ۳۳۶۵، ۳۳۶۶، ۳۳۶۷، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۹۶۱]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن عورتوں کے متعہ سے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ اس موضوع پر کثرت سے احادیث موجود ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر اس کا اعلان فرمایا جب آپ کو علم ہوا کہ لوگ ابھی تک متعہ کرتے ہیں۔ پھر اس کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی اس کا اعلان فرمایا جب آپ کو بھی پتہ چلا کہ لوگ ابھی تک یہ کام کرتے ہیں۔

اَلتَّائِيْدُ مِنَ الرَّوَافِضِ: عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ آبَائِهٖ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَنِكَاحَ الْمُتْعَةِ رَوَاهُ فِي الْاِسْتِبْصَارِ وَتَهْذِيْبِ الْاَحْكَامِ

[الاستبصار ۳/۱۴۲، تهذیب الاحکام ۷/۲۰۱]۔

روافض کی طرف سے تائید

حضرت زید بن علی اپنے آباؤ اجداد سے اور وہ حضرت علی علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: رسول

اللہ ﷺ نے گھریلو گدھوں کا گوشت کھانا اور نکاح متعہ کرنا حرام قرار دیا۔

بَابُ الْوَلِيمَةِ

ولیمہ کا باب

(1213)۔ عَنْ اَنَسٍ ؓ مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ نِسَائِهٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ، اَوْلَمَ بِشَاةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم:۳۵۰۳، بخاری حدیث رقم:۵۱۶۸، ابو داؤد حدیث رقم:۳۷۴۳، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۹۰۸، مسند احمد حدیث رقم:۱۳۳۸۳]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے لیے ولیمہ فرمایا جیسا کہ حضرت زینب کے لیے ولیمہ فرمایا تھا۔ ایک بکری سے ولیمہ فرمایا۔

(1214)۔ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَوْلَمَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِسَوِيْقٍ وَتَمْرٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حدیث رقم:۱۲۰۸۵، ابو داؤد حدیث رقم:۳۷۴۴، ترمذی حدیث رقم:۱۰۹۵، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۹۰۹]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے لیے سویق اور کھجوروں کا ولیمہ دیا۔

بَابُ كَرَاهَةِ الْعَزْلِ وَقَطْعِ النَّسْلِ

عزل اور خاندانی منصوبہ بندی کی کراہت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ [بنی اسرائیل:۳۱] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنی اولادوں کو غربت کے خوف سے قتل مت کرو۔ وَقَالَ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ الْاٰيَةَ [النور:۱۹] اور فرمایا یہ لوگ چاہتے ہیں کہ فحاشی پھیلے۔

(1215)۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ؓ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ، فَقَالَ مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ

يَكُونُ الْوَلَدُ، وَإِذَا اَرَادَ اللّٰهُ خَلْقَ شَئٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَئٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَفِيهِ اَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ فِي مُؤَطَّا مُحَمَّدٍ وَ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِی وَ الطَّحَاوِی وَغَيْرِهَا [مسلم حدیث رقم:۳۵۵۴، بخاری حدیث رقم:۷۴۰۹، شرح معانی الآثار للطحاوی ۲/۱۹، مؤطا امام محمد صفحہ ۲۵۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عزل کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو فرمایا سارے پانی سے بچہ نہیں بنتا اور جب اللہ کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔

كِتَابُ الطَّلَاقِ

کتاب الطلاق

(1216)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰهِ الطَّلَاقُ رَوَاهُ اَبُو دَاؤد [ابو داؤد حدیث رقم:۲۱۷۸، ابن ماجة حدیث رقم:۲۰۱۸]۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: حلال چیزوں میں اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند طلاق ہے۔

(1217)۔ وَعَنْ ثَوْبَانَؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِي غَيْرِ مَا بَأْسٍ، فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُودَاؤد وَالتِّرمِذِی وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِی [مسند احمد حدیث رقم:۲۲۴۴۲، ابو داؤد حدیث رقم:۲۲۲۶، ترمذی حدیث رقم:۱۱۸۶، ابن ماجة حدیث رقم:۲۰۵۵، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۲۷۴]۔ اسنادہ جید

ترجمہ: حضرت ثوبانؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس عورت نے بھی اپنے شوہر سے بلاوجہ طلاق کا مطالبہ کیا جنت کی خوشبو اس پر حرام ہے۔

(1218)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ، اَلنِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ رَوَاهُ الْإِمَامُ الْاَعْظَمُ وَاَبُو دَاؤد وَالتِّرمِذِی [مسند امام اعظم صفحہ ۱۴۱

حدیث رقم:۵، ابو داؤد حدیث رقم:۲۱۹۴، ترمذی حدیث رقم:۱۱۸۴، ابن ماجة حدیث رقم:۲۰۳۹، سنن الدار قطنی حدیث رقم:۳۸۹۵]۔قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کی سنجیدگی بھی سنجیدہ ہے اور ان کا مذاق بھی سنجیدہ ہے۔ نکاح، طلاق اور رجوع۔

(1219)۔ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَسُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُمَا سُئِلَا عَنْ طَلَاقِ السُّكْرَانِ ، فَقَالَا إِذَا طَلَّقَ السُّكْرَانُ جَازَ طَلَاقُهُ رَوَاهُ مَالِكٌ [مؤطا امام مالک حدیث رقم:۸۲ من کتاب الطلاق]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیب اور حضرت سلیمان بن یسار سے نشے والے کی طلاق کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا جب نشے والا آدمی طلاق دے تو اس کی طلاق ہوگئی۔

(1220)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِسَوْدَةَ حِينَ طَلَّقَهَا اعْتَدِّي رَوَاهُ الْإِمَامُ الْاَعْظَمُ فِي مُسْنَدِهٖ [مسند امام اعظم صفحة ۱۴۱ حدیث رقم:۴۳۶]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت سودہ کو طلاق دینا چاہی تو فرمایا عدت پوری کر۔

(1221)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ الْخُلْعَ تَطْلِيقَةً بَائِنَةً رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِي [سنن الدار قطنی حدیث رقم:۳۹۸۰]۔اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خلع کو بائن طلاق قرار دیا۔

(1222)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَئَلَ عُمَرُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ، ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ، ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ اِنْ شَآءَ اَمْسَكَهَا بَعْدُ وَاِنْ شَآءَ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مؤطا امام محمد صفحة ۲۵۴، مسلم حدیث رقم:۳۶۵۲، بخاری حدیث رقم:۵۲۵۱، ابو داؤد حدیث رقم:۲۱۷۹، نسائی حدیث رقم:۳۳۹۰]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اپنی بیوی کو طلاق دی جب کہ وہ حیض سے تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو فرمایا: اسے کہو اسے واپس لے آئے۔ پھر اسے روکے رکھے حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائے۔ پھر اسے حیض آئے پھر پاک ہو، پھر اس کے بعد اگر وہ چاہے تو اسے روکے رکھے اور اگر چاہے تو اسے چھونے سے پہلے اسے طلاق دے دے۔ یہ وہ مدت ہے جس کے لیے اللہ نے حکم دیا ہے کہ اس کے مطابق عورتوں کو طلاق دی جائے۔

بَابُ مَنْ طَلَّقَ ثَلَاثاً مَعاً عَصَى اللّٰهَ وَ بَانَتِ امْرَأَتُهُ

جس نے اکٹھی تین طلاقیں دیں اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور اس کی بیوی اس سے جدا ہو گئی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ [البقرة:٢٢٩] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: طلاقیں دو ہی ہیں۔ وَ قَالَ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ [البقرة:٢٣٠] اور فرمایا: اگر اس نے اسے تیسری طلاق دی تو پھر وہ اسکے بعد اس کے لیے حلال نہیں حتیٰ کہ اسکے علاوہ کسی شوہر سے صحبت کرے۔

(1223)۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِي أَنَّ عُوَيْمِرِ الْعَجْلَانِي طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثاً اَمَامَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَانْفَذَ وَ هٰذَا مَعْنَى الْحَدِيثِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَ مُسْلِمٌ وَ الْبُخَارِي وَ ابُو دَاؤُد [مؤطا مالک حدیث رقم: ٣٤ من كتاب الطلاق، مسلم حدیث رقم: ٣٧٤٣، بخاری حدیث رقم: ٥٢٥٩، ابو داؤد حدیث رقم: ٢٢٤٥، نسائی حدیث رقم: ٣٤٠٢، ابن ماجة حدیث رقم: ٢٠٦٦]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ساعدی فرماتے ہیں کہ حضرت عویمر عجلانی نے اپنی بیوی کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے تین طلاقیں دیں۔ آپ ﷺ نے انہیں نافذ کر دیا۔

(1224)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ لَوْ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثاً، قَالَ اِذاً قَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ وَ بَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ رَوَاهُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ الدَّارَقُطْنِي [المصنف لابن ابی شیبة ٤/١١، سنن الدارقطنی حدیث رقم: ٣٩٢٢]۔ اسناده صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کیا فرماتے ہیں اگر میں عورتوں کو تینوں طلاقیں دے دوں۔ فرمایا: پھر تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تیری بیوی تجھ سے جدا ہوگئی۔

(1225)۔ وَعَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعاً، فَقَامَ غَضْبَاناً، ثُمَّ قَالَ أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ؟ حَتّٰى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا أَقْتُلُهُ؟ رَوَاهُ النَّسَائِي [نسائی حدیث رقم: ۳۴۰۱]۔ رجالہ ثقات

ترجمہ: حضرت محمود بن لبید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک آدمی کے بارے میں خبر دی گئی جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں اکٹھی دے دی تھیں۔ آپ ﷺ غضب میں آ کر کھڑے ہو گئے۔ پھر فرمایا: کیا اللہ عزوجل کی کتاب سے کھیلا جائے گا جبکہ میں تم میں موجود ہوں؟ حتیٰ کہ ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں اسے قتل نہ کر دوں؟

(1226)۔ وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثاً، قَالَ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ رَادُّهَا إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ يَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ فَيَرْكَبُ الْحُمُوقَةَ ثُمَّ يَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجاً وَإِنَّكَ لَمْ تَتَّقِ اللّٰهَ فَلَا أَجِدُ لَكَ مَخْرَجاً، عَصَيْتَ رَبَّكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ [ابو داؤد حدیث رقم: ۲۱۹۷]۔

ترجمہ: حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا۔ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دی ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ آپ اس کی بیوی اسے واپس کر دیں گے۔ پھر فرمایا: تم میں سے جس کی مرضی ہو چل پڑتا ہے اور اونٹنی پر سوار ہو جاتا ہے۔ پھر آ کر کہتا ہے اے ابن عباس، اے ابن عباس۔ حالانکہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دے گا۔ تم اللہ سے نہیں ڈرے ہو، میں تمہارے لیے کوئی راستہ نہیں پاتا۔ تم نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور تیری بیوی تجھ سے جدا ہو چکی ہے۔

(1227)۔ وَ قَالَ الرَّجُلُ لِابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي مِائَةَ تَطْلِيقَةً فَمَاذَا تَرٰى عَلَيَّ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاس طُلِّقَتْ مِنْكَ بِثَلَاثٍ وَ سَبْعٌ وَ تِسْعُونَ اتَّخَذْتَ بِهَا آيَاتِ اللّٰهِ هُزُواً رَوَاهُ مَالِكٌ [مؤطا مالک کتاب الطلاق حدیث رقم: ۱]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: ایک آدمی نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا میں نے اپنی بیوی کو سوطلاقیں دے دی ہیں۔ آپ کا میرے بارے میں کیا خیال ہے؟ حضرت ابنِ عباس نے فرمایا تیری طرف سے اسے تین طلاقیں ہو گئیں اور ستانوے مرتبہ تم نے اللہ کی آیات کا مذاق اڑایا ہے۔

(1228)۔ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاس فَقَالَ اِنَّ عَمِّي طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَةً ، فَقَالَ اِنَّ عَمَّكَ عَصَى اللّٰهَ فَاَثِمَ وَاَطَاعَ الشَّيْطٰنَ ، فَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجاً رَوَاهُ الطَّحَاوِي ، قَالَ الطَّحَاوِي قَدْ رَأَيْنَا اَشْيَاءَ قَدْ كَانَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مَعَانِي فَجَعَلَهَا اَصْحَابُهُ ؓ مِنْ بَعْدِهِ عَلٰى خِلَافِ تِلْكَ الْمَعَانِي لَمَّا رَأَوْا فِيهِ مِمَّا قَدْ خَفِيَ عَلٰى بَعْضِهِمْ فَكَانَ ذٰلِكَ حُجَّةً نَاسِخاً لِمَا تَقَدَّمَهُ (كَابْنِ عُمَرَ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ ، وَ ابْنِ عَبَّاس فِي الطَّلَاقِ ثَلَاثاً)

مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ اَنْتِ طَالِقٌ ثَلٰثاً ، فَقَالَ الشَّافِعِي وَ مَالِكٌ وَ اَبُو حَنِيفَةَ وَ اَحْمَدُ وَ جَمَاهِيرُ الْعُلَمَاءِ مِنَ السَّلَفِ وَ الْخَلَفِ يَقَعُ الثَّلَاثُ كَذَا فِي شَرْحِ النَّوَوِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ۲/۳۴]۔ وَ قَالَتِ الرَّوَافِضُ وَ الظَّاهِرِيَّةُ يَقَعُ الْوَاحِدُ

ترجمہ: حضرت مالک بن حارث فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا کہ میرے چچا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں اکٹھی دی ہیں۔ فرمایا تیرے چچا نے اللہ کی نافرمانی کی ہے اور گناہ گار ہوا ہے اور شیطان کی اطاعت کی ہے۔ اللہ نے اس کے لیے کوئی راستہ نہیں رکھا۔ امام طحاوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بعض کام ایسے دیکھے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کسی خاص مفہوم میں ہوا کرتے تھے پھر آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے جب دیکھا کہ بعض لوگوں پر بات واضح نہیں ہو سکی تو انہوں نے اسے کسی دوسرے مفہوم میں استعمال

کرنا شروع کر دیا۔ یہ چیز پہلے حکم کے لیے نسخ کی دلیل بن گئی۔ (جیسا کہ حضرت ابن عمر نے رفع یدین میں کیا اور حضرت ابنِ عباس نے تین طلاقوں میں کیا)

جس آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تمہیں تین طلاقیں ہیں تو امام شافعی، امام مالک، امام ابوحنیفہ، امام احمد اور سلف وخلف میں سے جمہور علماء فرماتے ہیں کہ تینوں طلاقیں ہو جاتی ہیں۔ جبکہ روافض اور غیر مقلد کہتے ہیں کہ ایک ہوتی ہے۔

بَابُ النِّكَاحِ بَعْدَ التَّطْلِيقَاتِ الثَّلَاثِ

تین طلاقوں کے بعد نکاح کا طریقہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ [البقرة :۲۳۰] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر اس نے اسے تیسری طلاق دے دی تو وہ اس کے لیے حلال نہیں جب تک وہ کسی دوسرے شوہر کے ساتھ صحبت نہ کرے۔

(1229)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي، فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهٗ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الزَّبِيرِ وَمَا مَعَهٗ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ قَالَتْ نَعَمْ، قَالَ لَا حَتّٰى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهٗ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم: ۳۵۲۶، بخاری حديث رقم: ۲۶۳۹، ترمذی حديث رقم: ۱۱۱۸، نسائی حديث رقم: ۳۴۰۸، ابن ماجة حديث رقم: ۱۹۳۲، سنن الدارمی حديث رقم: ۲۲۷۱]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا میں رفاعہ کے پاس تھی تو اس نے مجھے طلاق دے دی اور تینوں اکٹھی دے دیں۔ میں نے اس کے بعد عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کر لیا۔ اس کے پاس کپڑے کے ایک ٹکڑے کے سواء کچھ نہیں۔ فرمایا کیا تم رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو؟ عرض کیا جی حضور۔ فرمایا: نہیں۔ جب تک تو اس کی مٹھاس نہ چکھے اور وہ تیری مٹھاس نہ چکھے۔

(1230)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِي وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ [ترمذی حدیث رقم: ۱۱۲۰، نسائی حدیث رقم: ۳۴۱۶، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۹۳۴، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۲۶۲، مسند احمد حدیث رقم: ۴۲۸۳]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (منصوبے سے) حلالہ کرنے اور حلالہ کروانے والے پر لعنت بھیجی ہے۔

بَابُ الْعِدَّةِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

عدت اور اس کے متعلقات

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا [البقرة:۲۳۴] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو لوگ تم میں سے وفات دے دیے جائیں اور وہ بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ عورتیں اپنے آپ کو چار ماہ دس دن روکے رکھیں۔ وَقَالَ وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ [البقرة:۲۲۸] اور فرمایا: طلاق شدہ عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں۔ وَالّٰٓـئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـئِيْ لَمْ يَحِضْنَ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ [الطلاق:۴] اور فرماتا ہے: تمہاری بیویوں میں سے وہ عورتیں جو حیض سے مایوس ہو چکی ہیں اگر تمہیں شک ہو تو ان کی عدت تین ماہ ہے اور ان عورتوں کی بھی جنہیں ابھی تک حیض نہیں آیا۔ اور حمل والی عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وضع حمل کریں۔

(1231)۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا، اَلنَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى رَوَاهُ الطَّحَاوِي وَرَوَى الدَّارَقُطْنِي مِثْلَهُ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ [شرح معانی الآثار للطحاوی ۲/۴۰، ۴۱، سنن الدارقطنی حدیث رقم: ۳۹۰۴]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: طلاق یافتہ عورت کے لیے تین حیض تک ہے، نفقہ اور رہائش۔

(1232)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ اِذَا وَضَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا حَلَّتْ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَرُوِيَ مِثْلُهُ عَنْ عُمَرَ [مؤطا محمد صفحة ۲۶۲]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ جب عورت نے جنم دے دیا جو کچھ اس کے شکم میں تھا تو حلال ہو گئی۔

(1233)۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى الْمُعْتَدَّةَ عَنِ الْكُحْلِ وَالدُّهْنِ وَالْخِضَابِ وَالْحِنَّاءِ رَوَاهُ النَّسَائِي [نسائی حدیث رقم: ۳۵۳۶، ۳۵۳۷]۔

ترجمہ: حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عدت والی عورت کو سرمہ، تیل، خضاب اور مہندی لگانے سے منع فرمایا۔

(1234)۔ وَقَالَتْ لَا تَكْتَحِلُ اِلَّا مِنْ اَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ رَوَاهُ النَّسَائِي [نسائی حدیث رقم: ۱۱۹۴]۔

ترجمہ: اور فرماتی ہیں کہ عدت والی عورت مجبوری کے علاوہ سرمہ نہ لگائے۔

(1235)۔ وَعَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ وَزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلَى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي وَمَرَّ الْحَدِيثُ [مسلم حدیث رقم: ۳۷۲۹، بخاری حدیث رقم: ۵۳۳۴، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۲۹۹، ترمذی حدیث رقم: ۱۱۹۶، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۲۸۸، نسائی حدیث رقم: ۳۵۰۰، مؤطا امام مالک کتاب الطلاق حدیث رقم: ۱۰۱]۔

ترجمہ: حضرت اُمِ حبیبہ اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ فرمایا: جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کرے سوائے اپنے شوہر کے چار مہینے اور دس دن۔

(1236)۔ وَعَنْ عُمَرَ ﷺ فِي امْرَاَةِ الْمَفْقُودِ تَرَبَّصُ اَرْبَعَ سِنِينَ، ثُمَّ تَعْتَدُّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا رَوَاهُ مَالِكٌ [مؤطا امام مالک حدیث رقم: ۵۲ من کتاب الطلاق]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ﷺ نے گم شدہ آدمی کی بیوی کے بارے میں فرمایا کہ چار سال انتظار ہے پھر اس کے بعد چار ماہ دس دن عدت گزارے۔

كِتَابُ الْمَعِيشَةِ

معاشیات کی کتاب

وَ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ [ال عمران: ٢٦] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہو اے اللہ ملک کے مالک! تو جسے چاہتا ہے ملک عطا فرماتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ملک چھین لیتا ہے۔

اَلْحَقُّ الْاَسَاسِیُّ

بنیادی حقوق

(1237)۔ عَنْ عُثْمَانَ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوَى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٌ يُوَارِي بِهِ عَوْرَتَهُ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَآءُ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذی حدیث رقم: ٢٣٤١، مسند احمد حدیث رقم: ٤٤٢]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عثمان ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدم کے بیٹے کا کوئی حق نہیں سوائے ان چیزوں کے گھر جس میں وہ رہے، کپڑا جس سے وہ اپنا ستر چھپائے، روٹی کا ٹکڑا اور پانی۔

(1238)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ، فِي الْمَآءِ، وَالْكَلَاءِ وَالنَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم: ٣٤٧٧، ابن ماجة حدیث رقم: ٢٤٧٢، مسند احمد حدیث رقم: ٢٣١٤٦]۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں پانی میں، گھاس میں اور آگ میں۔

بَابُ طَلَبِ رِزْقِ الْحَلَالِ

رزقِ حلال طلب کرنے کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا [مومنون:۵۱] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اچھی چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک اعمال کرو۔

(1239)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ، فَقَالَ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا وَقَالَ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ، أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَأَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:۲۳۴۶، ترمذى حديث رقم:۲۹۸۹، سنن الدارمى حديث رقم:۲۷۱۹، مسند احمد حديث رقم:۸۳۶۹]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: بے شک اللہ پاک ہے اور صرف پاک چیز کو قبول فرماتا ہے۔ اللہ نے مومنوں کو اسی چیز کا حکم دیا ہے جس کا حکم رسولوں کو دیا ہے۔ فرمایا: اے رسولو! پاک چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ایمان والو اُن پاک چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں رزق دیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس آدمی کا تذکرہ فرمایا جو لمبا سفر کرتا ہے۔ بکھرے ہوئے غبار آلود بالوں والا اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بڑھاتا ہے اور کہتا ہے اے میرے رب، حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے، اس کا پینا حرام ہے، اس کا لباس حرام ہے اور وہ حرام سے پلا ہے پھر اس کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے۔

(1240)۔ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ

وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوشِكُ اَنْ يَرْتَعَ فِيهِ، اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ، اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُ [مسلم حدیث رقم:۴۰۹۴، بخاری حدیث رقم:۵۲، ابو داؤد حدیث رقم:۳۳۲۹، ترمذی حدیث رقم:۱۲۰۵، نسائی حدیث رقم:۴۴۵۳، ابن ماجة حديث رقم:۳۹۸۴، سنن الدارمي حديث رقم:۲۵۳۴، مسند احمد حديث رقم:۱۸۳۷۷]۔

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے۔ اور ان دونوں کے درمیان مشکوک چیزیں ہیں جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ جو شخص مشکوک چیزوں سے بچ گیا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا اور جو مشکوک چیزوں میں پڑا وہ حرام میں پھنس گیا۔ جیسے چرواہا چراگاہ کے اردگرد چراتا ہے تو خطرہ ہوتا ہے کہ (جانور) اس میں سے چر لے۔ خبردار ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ کی چراگاہ اس کے حرام کردہ امور ہیں۔ خبردار! جسم میں ایک لوتھڑا ہے۔ جب وہ ٹھیک رہے تو سارا جسم ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ خبردار! وہ دل ہے۔

(1241)۔ وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ دَعْ مَا يُرِيبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيبُكَ، فَاِنَّ الصِّدْقَ طَمَانِينَةٌ وَاِنَّ الْكِذْبَ رِيبَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِي وَالنَّسَائِي [ترمذی حدیث رقم:۲۵۱۸، نسائی حدیث رقم:۵۷۱۱، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۵۳۵، مسند احمد حدیث رقم:۱۷۲۸]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث یاد کی ہے کہ جو چیز تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ دے اسکی خاطر جو تجھے شک میں نہ ڈالے۔ بے شک سچ اطمینان بخشا ہے اور بے شک جھوٹ بے یقینی پیدا کرتا ہے۔

(1242)۔ وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلتَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْاَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَالدَّارِمِي وَالدَّارَقُطْنِي [ترمذی حدیث

رقم: ۱۲۰۹، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۵۴۲، سنن الدار قطنی حدیث رقم: ۲۷۸۹]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابوسعید ﷜ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: سچ بولنے والا تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔

(1243)۔ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷜ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ قُلِ الْحَقَّ وَلَوْ كَانَ مُرًّا رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ وَصَحَّحَهُ [صحیح ابن حبان حدیث رقم: ۳۶۱]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷜ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: حق کہو خواہ کڑوا۔

حُرْمَةُ الرِّشْوَةِ

رشوت کا حرام ہونا

(1244)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم: ۱۳۳۷، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۵۸۰، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۳۱۳]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

اَخْذُ الْاَرْضِ ظُلْماً

ظلم کر کے زمین چھین لینا

(1245)۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم: ۴۱۳۴، بخاری حدیث رقم: ۳۱۹۸، ترمذی حدیث رقم: ۱۴۱۸، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۶۰۹، مسند احمد حدیث رقم: ۱۶۳۸]۔

ترجمہ: حضرت سعید بن زید ﷜ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے ظلم کر کے ایک بالشت زمین

بھی حاصل کی وہ ساتوں زمینوں میں سے اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالی جائے گی۔

(1246)۔ وَعَنْ عِمْرَانِ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم: ۱۱۲۳، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۵۸۱، نسائی حدیث رقم: ۳۳۳۵، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۹۳۷، سنن الدار قطنی حدیث رقم: ۴۷۸۵]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اسلام میں نہ دور سے لانا جائز ہے، نہ دور لے جانا جائز ہے اور نہ ہی ادلے بدلے کا نکاح جائز ہے، اور جس نے لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں۔

بَيَانُ اللُّقْطَةِ

گری ہوئی چیز کا بیان

(1247)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ اللُّقْطَةِ، فَقَالَ لَا يَحِلُّ اللُّقْطَةُ، مَنِ الْتَقَطَ شَيْئًا فَلْيُعَرِّفْهُ سَنَةً، فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ فَلْيَرُدَّهُ اِلَيْهِ، وَاِنْ لَمْ يَأْتِ فَلْيَتَصَدَّقْ بِهِ، فَاِنْ جَاءَ فَلْيُخَيِّرْهُ بَيْنَ الْاَجْرِ وَبَيْنَ الَّذِي لَهُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي [سنن الدار قطنی حدیث رقم: ۴۳۴۳]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گری ہوئی چیز کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: گری ہوئی چیز حلال نہیں ہے۔ جسے گری ہوئی چیز ملے وہ ایک سال تک اسکا اعلان کرے۔ اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے واپس کر دے اور اگر وہ نہ آئے تو اسے خیرات کر دے۔ اب اگر وہ آ جائے تو اسے اختیار دے (اسی صدقہ کو برقرار رکھ کر) اجر پانے کا یا اپنا حق وصول کرنے کا۔

(1248)۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْعَصَا وَالسَّوْطِ وَالْحَبْلِ وَاَشْبَاهِهِ يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهِ رَوَاهُ اَبُو دَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم: ۱۷۱۷]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی تھی کہ عصا، لاٹھی، رسی اور اس طرح کی

چیزیں اگر کسی آدمی کو ملیں تو ان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

اَلْكَسْبُ بِالْيَدِ

ہاتھ سے کمانا

(1249)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ، وَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم: ۱۳۵۸، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۵۲۸، نسائی حدیث رقم: ۴۴۴۹، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۲۲۹۰]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے اچھی چیز جو تم کھاتے ہو وہ تمہارے ہاتھ کی کمائی ہے۔ اور تمہاری اولادیں تمہاری کمائی ہیں۔

(1250)۔ وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ عَمَّرَ اَرْضاً لَيْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۲۳۳۵، مسند احمد حدیث رقم: ۲۴۹۳۶]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے ایسی زمین آباد کی جو کسی کی ملکیت نہ تھی تو وہی اس کا حق دار ہے۔

(1251)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ، فَقَالَ اَصْحَابُهُ وَاَنْتَ؟ فَقَالَ نَعَمْ، كُنْتُ اَرْعىٰ عَلىٰ قَرَارِيطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۲۲۶۲، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۲۱۴۹]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: اللہ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ آپ ﷺ کے صحابہ نے عرض کیا آپ ﷺ نے بھی؟ فرمایا ہاں۔ میں مکہ کے قراریط پر جا کر بکریاں چراتا تھا۔

لِلسَّائِلِ حَقٌّ

سوالی کا بھی حق ہے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ [الضحی: ١٠] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سوالی کو انکار مت کر۔

(1252)۔ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَاِنْ جَآءَ عَلٰی فَرَسٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُودَاؤُد [ابو داؤد حدیث رقم: ١٦٦٥، مؤطا مالک حدیث رقم: ٣ من کتاب الصدقة، مسند احمد حدیث رقم: ١٧٣٥]۔ مرسل حسن

ترجمہ: حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوالی کا حق ہے خواہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔

بَيَانُ الدَّيْنِ

قرض کا بیان

(1253)۔ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ يَقُولُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَنْجَاهُ اللّٰہُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ٤٠٠٠]۔

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا، اللہ اسے قیامت کے دن کی سختیوں سے نجات دے گا۔

(1254)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ٤٨٨٣]۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہید کا ہر گناہ معاف ہو جاتا ہے سوائے قرض کے۔

حُرْمَةُ الرِّبٰوا

سود کی حرمت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا [البقرۃ:۲۷۵] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ نے خرید و فروخت حلال فرمائی ہے اور سود کو حرام ٹھہرایا ہے۔ وَ قَالَ وَذَرُوْا مَابَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ [البقرۃ:۲۷۹] اور فرمایا: اگر تم ایمان والے ہو تو سود کے بقایاجات تک معاف کردو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو اللہ کی طرف سے جنگ کا اعلان سن لو۔

(1255) ۔ عَنْ جَابِرٍ ﷛ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اٰکِلَ الرِّبٰو وَمُوْکِلَہٗ وَکَاتِبَہٗ وَشَاھِدَیْہِ وَ قَالَ ھُمْ سَوَآئٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمَذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ [مسلم حدیث رقم: ۴۰۹۳، ترمذی حدیث رقم: ۱۲۰۶، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۳۳۳، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۲۲۷۷]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کے لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ یہ سب برابر ہیں۔

(1256) ۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ﷛ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی اَحَدٌ اِلَّا اٰکِلَ الرِّبٰو، فَاِنْ لَّمْ یَاْکُلْہُ اَصَابَہٗ مِنْ بُخَارِہٖ وَیُرْوٰی مِنْ غُبَارِہٖ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ [ابو داؤد حدیث رقم: ۳۳۳۱، نسائی حدیث رقم: ۴۴۵۵، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۲۲۷۸]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ سود کھائے بغیر کوئی بھی نہیں بچے گا۔ اگر سود نہ کھایا تو اس کے اثرات اس تک ضرور پہنچ جائیں گے۔ اور وہ اس کے غبار سے سیراب ہوگا۔

(1257) ۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلرِّبٰو سَبْعُوْنَ جُزْأً، اَیْسَرُھَا اَنْ یَّنْکِحَ الرَّجُلُ اُمَّہٗ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ [ابن ماجۃ حدیث رقم: ۲۲۷۴]۔ الحدیث صحیح ولہ شواھد

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: سود کے ستر گناہ ہیں۔ ان میں سے سب سے چھوٹا یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے نکاح کرے۔

(1258) ۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلذَّھَبُ بِالذَّھَبِ

وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلاً بِمِثْلٍ يَداً بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبیٰ ، اَلْآخِذُ وَالْمُعْطِی فِيْهِ سَوَآئٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۴۰۶۴]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، کھجور کے بدلے کھجور اور نمک کے بدلے نمک برابر برابر ہے، ہاتھوں ہاتھ ہے۔جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو وہ سود ہے۔لینے والا دینے والا اس میں برابر ہیں۔

(1259)۔ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ﷛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا رِبٰوا اِلَّا فِی الدَّيْنِ رَوَاهُ الطَّحَاوِی وَفِی رِوَايَةِ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِی ، اَلرِّبٰوا فِی النَّسِيئَةِ [مسلم حدیث رقم:۴۰۸۸، بخاری حدیث رقم:۲۱۷۹، نسائی حدیث رقم:۴۵۸۰، طحاوی ۲/۲۱۴، ابن ماجۃ حدیث رقم:۲۲۵۷، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۵۸۳، مسند احمد حدیث رقم:۲۱۸۰۸]۔

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: کوئی سود نہیں ہے سوائے قرض پر۔ مسلم بخاری کی روایت میں ہے کہ سود قرض پر ہوا کرتا ہے۔

(1260)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا بَأْسَ بِالْحَيْوَانِ وَاحِداً بِاثْنَيْنِ يَداً بِيَدٍ، وَكَرِهَهُ نَسِيئَةً رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجۃ حدیث رقم:۲۲۷۱]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: ایک کے بعد دو جانور ہاتھوں ہاتھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔اور آپ ﷺ نے ادھار پر ایسا سودا ناپسند فرمایا۔

بَابُ اَحْكَامِ الْبَيْعِ وَالشِّرَآءِ

خرید وفروخت کے احکام

(1261)۔ عَنْ جَابِرٍ ﷛ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِی الْعَرَايَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۳۹۱۲، ۳۹۱۳، بخاری

حدیث رقم: ۲۳۸۱، ۲۱۹۶، ترمذی حدیث رقم: ۱۳۱۳، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۴۰۴، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۲۲۶۶، مسند احمد حدیث رقم: ۱۴۳۷۰]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مقررہ حصے پر زمین دینے، اپنی کھیتی کی کھڑی فصل کو سوفرق گندم کے بدلے فروخت کرنے اور درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو سوفرق میں بیچنے سے منع فرمایا۔

(1262)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّکْبَانَ لِبَیْعٍ وَلَا یَبِعْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا یَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیْ [مسلم حدیث رقم: ۳۸۱۵، بخاری حدیث رقم: ۲۱۵۰، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۴۴۳، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۲۱۷۵، نسائی حدیث رقم: ۴۴۹۶، مؤطا مالک حدیث رقم: ۹۶ من کتاب البیوع]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: خریدنے کے لیے قافلے کو آگے جا کر مت ملو اور کوئی شخص دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور ملاوٹ نہ کیا کرو اور شہری آدمی دیہاتی کے لیے نہ بیچے۔

(1263)۔ وَعَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ ﷛ قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَبِیْعَ مَا لَیْسَ عِنْدِیْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیْ [ترمذی حدیث رقم: ۱۲۳۳، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۵۰۳، نسائی حدیث رقم: ۴۶۱۳، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۲۱۸۷، مسند احمد حدیث رقم: ۱۵۳۱۹]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت حکیم بن حزام ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وہ چیز بیچنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہ ہو۔

(1264)۔ وَعَنْ عُمَرَ ﷛ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَالْمُحْتَکِرُ مَلْعُوْنٌ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیْ [ابن ماجۃ حدیث رقم: ۲۱۵۳، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۵۴۷]۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: مال عام کرنے والے کو رزق دیا جاتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والے پر لعنت ہے۔

(1265)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷛ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعِّرْ لَنَا، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّزَّاقُ وَاِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَلْقٰی رَبِّیْ وَلَیْسَ اَحَدٌ مِنْکُمْ یَطْلُبُنِیْ [illegible] مِذِیْ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیْ

[ابو داؤد حدیث رقم: ۳۴۵۱، ترمذی حدیث رقم: ۱۳۱۴، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۲۰۰، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۵۴۸، مسند احمد حدیث رقم: ۱۲۵۹۸]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت انس ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں قیمتیں چڑھ گئیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے لیے قیمت مقرر فرمادیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مقرر کرنے والا اللہ ہے جو بند کرتا ہے، کھولتا ہے اور رزاق ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اپنے رب سے اس حال میں ملوں کہ تم میں سے کوئی بھی مجھ پر خون یا مال کے ظلم کا مطالبہ نہ رکھتا ہو۔

بَيَانُ بَيعِ الْحَرَامِ

حرام کی خرید وفروخت کا بیان

(1266)۔ عَنْ جَابِرٍ ﷛ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ عَامَ الْفَتحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيعَ الْخَمرِ وَالْمَيتَةِ وَالْخِنزِيرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَرَأَيتَ شُحُومَ الْمَيتَةِ فَاِنَّهٗ يُطْلىٰ بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَستَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ ، فَقَالَ لَا، هُوَ حَرَامٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَالبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۴۰۴۸، بخاری حدیث رقم: ۲۲۳۶، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۴۸۶، ترمذی حدیث رقم: ۱۲۹۷، نسائی حدیث رقم: ۴۲۵۶، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۱۶۷]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷛ سے روایت ہے کہ انہوں نے فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ وہ مکہ میں تھے: بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید وفروخت سے منع فرمایا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ مردار کی چربی کے بارے میں آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں۔ اس سے کشتیاں چمکائی جاتی ہیں، چمڑوں کی مالش کی جاتی ہے اور لوگ چہروں پر اس کی کریم لگاتے ہیں۔ فرمایا نہیں، یہ حرام ہے۔

بَيَانُ الْخِيَارِ

سودے کی واپسی کا اختیار

(1267)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ

عَلٰی صَاحِبِهٖ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا اِلَّا بَیْعُ الْخِیَارِ رَوَاهُ مُسْلِم وَ الْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۳۸۵۳، بخاری حدیث رقم: ۲۱۰۷، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۴۵۴، ترمذی حدیث رقم: ۱۲۴۵، نسائی حدیث رقم: ۴۴۶۵، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۲۱۸۱، مؤطا امام مالک حدیث رقم: ۷۹ من کتاب البیوع، مسند احمد حدیث رقم: ۵۱۲۹، السنن الکبریٰ للبیھقی ۵/۲۶۸]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷜ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: خرید و فروخت کرنے والے دونوں آدمیوں کو سودے کی واپسی کا اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں سوائے بیع الخیار کے۔ امام محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ہم اسی حدیث سے دلیل پکڑتے ہیں۔

(1268)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷜ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَیَّرَ اَعْرَابِیًّا بَعْدَ الْبَیْعِ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ۱۲۴۹، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۲۱۸۴]۔ حسن

ترجمہ: حضرت جابر ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دیہاتی کو چیز بیچنے کے بعد واپس کرنے کا اختیار دیا۔

(1269)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اشْتَرٰی شَیْئًا لَمْ یَرَهٗ فَهُوَ بِالْخِیَارِ اِذَا رَاٰهُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِی وَ الْبُیْهَقِی [سنن الدار قطنی حدیث رقم: ۲۷۷۹، السنن الکبریٰ للبیھقی ۵/۲۶۸]۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷜ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے کوئی چیز خریدی جسے اس نے دیکھا نہیں تھا تو دیکھنے کے بعد اسے اختیار ہے۔

بَیَانُ الْاِقَالَةِ

سودا واپس کرنا

(1270)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا اَقَالَ اللّٰهُ عَثْرَتَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم: ۳۴۶۰، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۲۱۹۹، مسند احمد حدیث رقم: ۷۴۴۹]۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷜ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے مسلمان کا سودا واپس کر لیا

قیامت کے دن اللہ اس کی خطائیں واپس کردے گا۔

بَیَانُ السَّلَفِ

سلف کا بیان

(1271)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ الْمَدِیْنَةَ وَھُمْ یُسْلِفُوْنَ فِی الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَیْنِ، فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فِیْ شَیْءٍ فَلْیُسْلِفْ فِیْ کَیْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم: ۴۱۱۸، بخاری حدیث رقم: ۲۲۳۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۴۶۳، ترمذی حدیث رقم: ۱۳۱۱، نسائی حدیث رقم: ۴۶۱۶، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۲۲۸۰، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۵۸۶، مسند احمد حدیث رقم: ۱۸۶۸]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو وہ لوگ ایک سال یا دو سال کے ادھار پر پھلوں کی بیع کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بیع مسلم کرے وہ صرف معین ماپ اور معین وزن اور مدتِ معینہ میں بیع کرے۔

(1272)۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ اَسْلَفَ فِیْ شَیْءٍ فَلَا یَصْرِفْہُ اِلٰی غَیْرِہٖ قَبْلَ اَنْ یَقْبِضَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم: ۳۴۶۸، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۲۲۸۳]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جو شخص کسی چیز کی بیع مسلم کرے، وہ اس پر قبضہ کرنے سے پہلے آگے کسی کو نہ بیچے۔

بَیَانُ الرَّھْنِ

رہن کا بیان

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَرِھَانٌ مَّقْبُوْضَةٌ [البقرۃ: ۲۸۳] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رہن ہے قبضہ شدہ۔

(1273)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتِ اشْتَرٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ طَعَامًا مِنْ یَھُوْدِیٍّ اِلٰی

اَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعاً لَهُ مِنْ حَدِيدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِى[مسلم حدیث رقم:۴۱۱۵، بخاری حدیث رقم:۲۰۶۸، نسائی حدیث رقم:۴۶۰۹، ابن ماجة حدیث رقم:۲۴۳۶، مسند احمد حدیث رقم:۲۵۳۲۸]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے وقتِ مقررہ تک کے لیے کھانا خریدا اور اپنی ایک لوہے کی زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔

(1274)۔ وَعَنِ الشَّعْبِى قَالَ لَا يُنْتَفَعُ مِنَ الرِّهْنِ بِشَيْءٍ رَوَاهُ الطَّحَاوِى[شرح معانی الآثار للطحاوی ۲/۲۳۱]۔

ترجمہ: حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ گروی رکھی ہوئی چیز سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔

اَلوَدِيعَةُ

ودیعت

(1275)۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اُوْدِعَ وَدِيعَةً فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ[ابن ماجة حدیث رقم:۲۴۰۱]۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جسے کوئی چیز ودیعت کی گئی (ضائع ہونے کی صورت میں) اس کے ذمے کوئی تاوان نہیں ہے۔

(1276)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ قَالَ الْعَارِيَةُ بِمَنْزِلَةِ الْوَدِيعَةِ لَا ضَمَانَ فِيهَا اِلَّا اَنْ يَتَعَدّٰى رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الْمُصَنَّفِ[المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:۱۴۷۸۵]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ؓ فرماتے ہیں کہ ادھاری چیز، ودیعت کے قائم مقام ہے۔ اس میں کوئی ضمان نہیں ہے سواء اس کے کہ اس نے زیادتی کی ہو۔

بَيَانُ الشُّفْعَةِ

شفعہ کا بیان

(1277)۔ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالشُّفْعَةِ لِلْجَوَارِ رَوَاهُ الطَّحَاوِي وَابنُ أَبِي شَيْبَةَ [شرح معانی الآثار للطحاوی ۲/۲۴۴، المصنف لابن ابی شیبۃ ۵/۳۲۵]۔

ترجمہ: حضرت سیدنا علی المرتضیٰ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شفعہ کے مقدمے کا فیصلہ پڑوسی کے حق میں فرمایا۔

(1278)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ، الشَّرِيكُ شَفِيعٌ وَالشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ رَوَاهُ التِّرمَذِي [ترمذی حدیث رقم:۱۳۷۱، شرح معانی الآثار للطحاوی ۲/۲۴۵]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: شراکت کرنے والا شفعہ کر سکتا ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہے۔

(1279)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا شُفْعَةَ فِي الْحَيَوَانِ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ۲/۲۴۵]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ فرمایا: حیوان میں کوئی شفعہ نہیں۔

بَابُ كِرَاءِ الْاَرْضِ

زمین بٹائی پر دینا

(1280)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَامَلَ اَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا خَرَجَ مِنَ الزَّرْعِ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ۲/۲۳۸، بخاری حدیث رقم:۲۲۸۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر والوں کے ساتھ کھیت کی پیداوار سے حصہ لینا طے فرمایا۔

(1281)۔ وَعَنْ رَافِعِ بنِ خُدَيجٍ قَالَ كُنَّا اَكْثَرَ اَهْلِ الْمَدِينَةِ حَقْلًا، وَكَانَ اَحَدُنَا يُكْرِي

اَرْضَهُ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ لِيْ وَهٰذِهِ لَكَ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ ذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهِ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:۳۹۵۱ ، بخاری حدیث رقم:۲۳۳۲ ، ابو داؤد حدیث رقم:۳۳۹۲ ، نسائی حدیث رقم:۳۹۰۹ ، ابن ماجة حدیث رقم:۲۴۵۸]۔

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج فرماتے ہیں کہ اہلِ مدینہ میں سے ہم سب سے زیادہ کھیتوں کے مالک تھے۔ ہم میں سے کوئی آدمی اپنی زمین بٹائی پر دیتا تھا تو یوں کہتا تھا کہ یہ ٹکڑا میرا ہے اور یہ ٹکڑا تیرا ہے۔ اب کبھی یہ ٹکڑا پیداوار دیتا تھا اور وہ نہیں دیتا تھا۔ انہیں نبی کریم ﷺ نے منع فرمادیا۔

بَابُ الْعُمْرٰی

کسی کو مستقل رہائش گاہ فراہم کرنا

(1282)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ، اَلْعُمْرٰی جَائِزَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۴۲۰۲ ، بخاری حدیث رقم:۲۶۲۶ ، ابو داؤد حدیث رقم:۳۵۴۸ ، نسائی حدیث رقم:۳۷۲۹ ، مسند احمد حدیث رقم:۸۵۸۸]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: مستقل رہائش گاہ فراہم کرنا جائز ہے۔

(1283)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْعُمْرٰی مِیْرَاثٌ لِاَهْلِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٍ [مسلم حدیث رقم:۴۲۰۱]۔

ترجمہ: حضرت جابر ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: مستقل رہائش گاہ اسکے رہائشی کی میراث ہے۔

بَابُ الشِّرْكَةِ وَالْمُضَارَبَةِ

شرکت اور مضاربت کا باب

(1284)۔ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّهُ كَانَ یَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ اِلَی السُّوْقِ فَیَشْتَرِی الطَّعَامَ فَیَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَیْرِ فَیَقُوْلَانِ لَهُ، اَشْرِكْنَا فَاِنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَدْ دَعَا لَكَ

بِالْبَرْكَةِ فَيُشْرِكُهُمْ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَنْزِلِ رَوَاهُ الْبُخَارِي

[بخاری حدیث رقم: ۲۵۰۱]۔

ترجمہ: حضرت زہرہ بن معبد فرماتے ہیں کہ میرے دادا حضرت عبداللہ بن ہشام مجھے ساتھ لے کر بازار تشریف لے جاتے اور کھانے کی چیزیں خریدتے تھے۔انہیں حضرت ابنِ عمر اور حضرت ابنِ زبیر رضی اللہ عنہما ملتے تو کہتے تھے کہ ہمیں بھی اپنے کاروبار میں شریک کریں۔ نبی کریم ﷺ نے آپ کے لیے برکت کی دعا فرمائی تھی۔ وہ انہیں شریک کر لیتے تھے تو کبھی کبھی جانور پر لادا ہوا سارا سامان ہی خرید لیتے تھے اور اسے گھر بھیج دیتے تھے۔

(1285)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ اَنَا ثَالِثُ الشَّرِيكَيْنِ مَالَمْ يَخُنْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَاِذَا خَانَهُ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا رَوَاهُ اَبُو دَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم: ۳۳۸۳]۔ضعیف

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں دو شریکوں میں تیسرا ہوتا ہوں جب تک ان میں سے کوئی اپنے ساتھی سے خیانت نہیں کرتا۔ جب کوئی خیانت کرتا ہے تو میں ان کے درمیان سے نکل جاتا ہوں۔

(1286)۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِي وَالدَّارِمِي [ابو داؤد حدیث رقم: ۳۵۳۵، ترمذی حدیث رقم: ۱۲۶۴، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۶۰۰]۔اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ: جس نے تیرے پاس امانت رکھی، اسے واپس ادا کر، اور جس نے تجھ سے خیانت کی اس کے ساتھ خیانت مت کر۔

(1287)۔ وَعَنْ صُهَيْبٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثٌ فِيهِنَّ بَرَكَةٌ، اَلْبَيْعُ اِلَى اَجَلٍ، وَالْمُقَارَضَةُ، وَاِخْلَاطُ الْبُرِّ بِالشَّعِيرِ لِلْبَيْتِ لَا لِلْبَيْعِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم: ۲۲۸۹]۔

ترجمہ: حضرت صہیب ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جن میں برکت ہے۔ وقت مقررہ تک سودا، ایک دوسرے کو قرض دینا، گندم میں جو ملانا گھر کے لیے نہ کہ بیچنے کے لیے۔

(1288)۔ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَاهُ دِينَارًا لِيَشْتَرِيَ لَهُ

شَاةً، فَاشْتَرَى لَهُ شَاتَيْنِ فَبَاعَ اِحْدَاهُمَا بِدِيْنَارٍ وَآتَاهُ بِشَاةٍ وَدِيْنَارٍ فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْعِهِ بِالْبَرَكَةِ فَكَانَ لَوِ اشْتَرَى تُرَاباً لَرَبِحَ فِيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۳۶۴۲، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۳۸۴، ترمذی حدیث رقم: ۱۲۵۸، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۴۰۲، مسند احمد حدیث رقم: ۱۹۳۷۶]۔

ترجمہ: حضرت عروہ بن ابی جعد بارقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک دینار عطا فرمایا تا کہ وہ آپ ﷺ کے لیے بکری خریدیں۔ انہوں نے آپ ﷺ کے لیے دو بکریاں خریدیں۔ ان میں سے ایک بکری ایک دینار میں فروخت کر دی اور آپ ﷺ کے پاس ایک بکری اور ایک دینار لے کر حاضر ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے کاروبار میں برکت کی دعا فرمائی۔ وہ اگر مٹی بھی خریدتے تھے تو انہیں اس میں نفع ہوتا تھا۔

حُقُوقُ الْاَجِيْرِ

مزدور کے حقوق

(1289)۔ عَنْ اَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ، جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ، فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۴۳۱۳، بخاری حدیث رقم: ۳۰۔۲۵۴۵، ابو داؤد حدیث رقم: ۵۱۵۷۔۵۱۵۸، ترمذی حدیث رقم: ۱۹۴۵، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۶۹۰]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے ماتحت تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ نے انہیں تمہارا دست نگر بنایا ہے۔ جسکے ماتحت اس کا بھائی ہو تو جو کچھ خود کھاتا ہے اس میں سے اسے کھلائے اور جو کچھ خود پہنتا ہے اس میں سے اسے پہنائے۔ اور ان سے انکی برداشت سے زیادہ کام مت لو۔ اور اگر زیادہ کام لو تو انکی مدد کرو۔

(1290)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعْطُوا الْاَجِيْرَ اَجْرَهُ قَبْلَ اَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم: ۲۴۴۳]۔ صحیح ولہ طرق

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: مزدور کو اس کی مزدوری ادا کرو اس سے پہلے کہ اس کا پسینہ خشک ہو۔

كِتَابُ الْاَحْكَامِ السُّلْطَانِيَّةِ

احکام سلطانیہ (سیاسیات)

بَابُ ضَرُوْرَةِ الْاِمَامِ وَاَوْصَافِهِ وَطَاعَتِهِ وَعَزْلِهِ

امام کی ضرورت، اس کے اوصاف، اس کی اطاعت اور ان کو ہٹانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ [النساء: ۵۸] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہلوں کی طرف لوٹاؤ۔ اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو۔ وَقَالَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ [النساء: ۵۹] اور فرمایا: اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور ان کی جو تم میں سے حکمران ہوں۔

(1291)۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِيْ عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً رَوَاهُ مُسْلِم

[مسلم حدیث رقم: ۴۷۹۳، مسند احمد حدیث رقم: ۶۴۲۹]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے اطاعت سے ہاتھ کھینچا وہ قیامت کے دن اللہ سے اس طرح ملے گا کہ اس کے پاس جان چھڑانے کا کوئی بہانہ نہ ہوگا۔ اور جو مر گیا اور اس کی گردن میں بیعت کا پٹہ نہیں تھا تو وہ جہالت کی موت مرا۔

(1292)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ فِيْ مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَآءَهُ

اَعْرَابِیٌّ، فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ فَمَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یُحَدِّثُ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ سَمِعَ مَا قَالَ فَكَرِهَ مَا قَالَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ لَمْ یَسْمَعْ، حَتّٰی اِذَا قَضٰی حَدِیْثَهٗ قَالَ اَیْنَ اُرَاهُ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ هَا اَنَا یَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَاِذَا ضُیِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ، فَقَالَ كَیْفَ اِضَاعَتُهَا؟ قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمَرَّ الْحَدِیْثُ [بخاری حدیث رقم: ۵۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ لوگوں میں تشریف فرما ہو کر گفتگو فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک دیہاتی آ گیا۔ اس نے کہا قیامت کب ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے گفتگو جاری رکھی۔ کسی نے سوچا کہ آپ ﷺ نے اس کی بات سنی ہے مگر اسے پسند نہیں فرمایا۔ کسی نے سوچا آپ ﷺ نے سنا ہی نہیں۔ حتیٰ کہ جب آپ ﷺ اپنی گفتگو ختم کر چکے تو فرمایا: قیامت کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے بھلا؟ اس نے کہا یا رسول اللہ میں یہ ہوں۔ فرمایا: جب امانت ضائع کر دی جائے تو قیامت کا انتظار کر۔ اس نے کہا اس کے ضائع کرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: جب حکومت نا اہلوں کو سونپ دی جائے تو قیامت کا انتظار کر۔

(1293)۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ اَنَا وَرَجُلٌ مِنْ بَنِیْ عَمِّیْ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمِّرْنَا عَلٰی بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ اِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّیْ عَلٰی هٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَهٗ وَلَا اَحَدًا حَرَصَ عَلَیْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم: ۴۷۱۷، بخاری حدیث رقم: ۷۱۴۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۵۷۹، مسند احمد حدیث رقم: ۱۹۶۸۸]۔

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷺ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں تھا اور میرے چچا کی اولاد میں سے ایک آدمی تھا۔ حاضرین میں سے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ جو کچھ اللہ نے آپ کو حکومت بخشی ہے اس میں سے ہمیں بھی کسی جگہ کا گورنر بنا دیں۔ دوسرے نے بھی اسی طرح کہا۔ فرمایا: اللہ کی قسم ہم اس کام پر کسی ایسے آدمی کو مقرر نہیں کرتے جو اسے طلب کرے اور نہ ہی اسے جو اس کا لالچ رکھے۔

(1294)۔ وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ ﷺ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ اَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوْا عَلَیْهِمْ

بِنْتَ كِسْرٰى، قَالَ لَنْ یُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمْ اِمْرَأَةً رَوَاهُ الْبُخَارِیُ وَالتِّرْمَذِی وَالنَّسَائِی [بخاری حدیث رقم:۴۴۲۵، ۷۰۹۹، ترمذی حدیث رقم:۲۲۶۲، نسائی حدیث رقم:۵۳۸۸، مسند احمد حدیث رقم:۲۰۴۲۷]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ تک یہ بات پہنچی کہ ایران والوں نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا حکمران بنالیا ہے تو فرمایا: وہ قوم کبھی فلاح نہیں پاسکتی جو اپنی حکومت عورت کو سونپ دے۔

(1295)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا كَانَتْ اُمَرَآئُكُمْ خِیَارَكُمْ وَاَغْنِیَآئُكُمْ سُمَحَآئَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ شُوْرٰى بَیْنَكُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَاِذَا كَانَتْ اُمَرَآئُكُمْ شِرَارَكُمْ وَاَغْنِیَآئُكُمْ بُخَلَآئَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ اِلٰى نِسَآئِكُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم:۲۲۶۶]۔ الحدیث صحیح وقال الترمذی غریب

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب تمہارے حکمران تم میں سے اچھے لوگ ہوں اور تمہارے امیر لوگ فراخ دل ہوں اور تمہارے حکومتی معاملات مشورے سے طے ہوتے ہوں تو تمہارے لیے زمین کے پیٹ کی نسبت زمین کی پیٹھ بہتر ہے۔ اور جب تمہارے حکمران تم میں سے شریر لوگ ہوں اور تمہارے امیر لوگ کنجوس ہوں اور تمہاری حکمرانی عورتوں کے سپرد ہو تو زمین کی پیٹھ کی نسبت زمین کا پیٹ تمہارے لیے بہتر ہے۔

(1296)۔ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ ﷛ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ مَا مِنْ وَالٍ یَلِی رَعِیَّةً مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَیَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُ [مسلم حدیث رقم:۳۶۳، بخاری حدیث رقم:۷۱۵۱، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۷۹۸، مسند احمد حدیث رقم:۲۰۳۱۴]۔

ترجمہ: حضرت معقل بن یسار ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کو بھی مسلمانوں کی حکمرانی سونپی گئی اور وہ ان سے خیانت کرتا ہوا مر گیا تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی۔

(1297)۔ وَعَنْ اُمِّ الْحُصَیْنِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنْ اُمِّرَ عَلَیْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ یَقُوْدُكُمْ

بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَاَطِيعُوا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ۳۱۸۸، ترمذی حديث رقم: ۱۷۰۶، نسائی حدیث رقم: ۴۱۹۲، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۸۶۱، مسند احمد حدیث رقم: ۲۷۳۲۷]۔

ترجمہ: حضرت ام الحصین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگرتم پر ناک کٹا غلام بھی حکمران بنا دیا جائے جو اللہ کی کتاب کے مطابق تمہارے فیصلے کرے تو اس کی بات سنو اور اس کا کہنا مانو۔

(1298)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَالَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۴۷۶۳، بخاری حدیث رقم: ۲۹۵۵، ۷۱۴۴، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۶۲۶، ترمذی حدیث رقم: ۱۷۰۷، نسائی حدیث رقم: ۴۲۰۶، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۸۶۴، مسند احمد حدیث رقم: ۴۶۶۷]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: سننا اور ماننا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے پسند اور ناپسند میں۔ جب تک اسے گناہ کا حکم نہ دیا جائے۔ جب گناہ کا حکم دیا جائے تو نہ سنا جائے نہ مانا جائے۔

وَقَالَ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ وَالرِّضْوَانُ فِي الْخُرُوجِ عَلَى الْاِمَامِ اِنَّ هٰذَا اَمْرٌ لَا يُصْلِحُ بِوَاحِدٍ مَا اَطَاقَتْهُ الْاَنْبِيَاءُ حَتّٰى عُقِدَتْ عَلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ كَذَا فِي اَحْكَامِ الْقُرْاٰنِ لِلْجَصَّاصِ [احکام القرآن ۲/۳۳]۔

ترجمہ: امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ نے ظالم حکمران کے خلاف بغاوت کے بارے میں فرمایا کہ یہ کام ایسا ہے جو اکیلے آدمی کے بس میں نہیں۔ اسے انبیاء نے بھی اس وقت تک ہاتھ نہیں ڈالا جب تک انہیں آسمان سے اس پر مقرر نہیں کیا گیا۔

بَابُ الْقَانُونِ وَالْمُشَاوَرَةِ وَالْوُزَرَاءِ

قانون، مشاورت اور وزراء کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ [النساء: ۵۹] اللہ

تعالیٰ نے فرمایا: اگر تمہارا کسی چیز میں تنازع ہو جائے تو اسے اللہ اور اسکے رسول کی طرف لوٹاؤ۔ وَ قَالَ وَ اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ [الشوری:۳۸] اور فرمایا: ان کے معاملات آپس میں مشورے سے طے ہوتے ہیں۔ وَ قَالَ وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ [ال عمران:۱۵۹] اور فرمایا: فیصلوں میں ان سے فیصلہ لو۔

(1299)۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَ سُنَّةَ نَبِيِّهِ رَوَاهُ مَالِكٌ [مؤطا مالک حدیث رقم:۳ من کتاب القدر]۔ مرسل صحیح

ترجمہ: حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ان تک رسول اللہ ﷺ کا فرمان پہنچا ہے کہ میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں۔ جب تک تم ان دونوں کو پکڑے رکھو گے گمراہ نہیں ہو گے۔ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت۔

(1300)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ اقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ شَدَّ النَّسَائِيُّ بَابًا اَلْحُكْمُ بِاتِّفَاقِ اَهْلِ الْعِلْمِ [نسائی حدیث رقم:۵۳۹۸]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ نیک لوگوں نے جو فیصلے دیے ہیں ان کے مطابق فیصلہ کرو۔ امام نسائی علیہ الرحمہ نے پورا باب باندھا ہے جس کا نام ہے: فیصلہ اہل علم کے اتفاق سے ہوگا۔

(1301)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِالْاَمِيْرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيْرَ صِدْقٍ اِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهُ وَ اِنْ ذَكَرَ اَعَانَهُ، وَ اِذَا اَرَادَ بِهِ غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيْرَ سَوْءٍ اِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ وَ اِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ النَّسَائِيُّ [ابو داؤد حدیث رقم:۲۹۳۲، نسائی حدیث رقم:۴۲۰۴]۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ امیر کی بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے مخلص وزیر عطا فرما دیتا ہے۔ اگر وہ بھول جائے تو یہ اسے یاد دلاتا ہے اور اگر وہ یاد رکھے تو یہ اس کی مدد کرتا ہے اور جب اللہ کوئی دوسرا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے لیے کوئی برا وزیر مقرر کر دیتا ہے۔ اگر وہ بھول جائے تو یہ اسے یاد نہیں دلاتا اور اگر وہ یاد رکھے تو یہ اس کی مدد نہیں کرتا۔

(1302)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ

مِنَ الْاَمِيرِ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَالتِّرمَذِي [بخاری حدیث رقم: ۷۱۵۵، ترمذی حدیث رقم: ۳۸۵۰]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن سعد، نبی کریم ﷺ کے ساتھ اس طرح تھے جس طرح امیر کے ساتھ حفاظتی دستے کا سربراہ ہوتا ہے۔

(1303)۔ وَعَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرَبَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ضَرَبَ مَنْكِبِيهِ، ثُمَّ قَالَ اَفْلَحْتَ يَا قُدَيْمُ اِنْ مُتَّ وَلَمْ تَكُنْ اَمِيراً وَلَا كَاتِباً وَلَا عَرِيْفاً رَوَاهُ ابُوْدَاؤُدَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا رَآهُ الْمُؤْمِنُونَ حَسَناً فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي الْمُوَطَّا يقول المؤلف اِنَّ الْاَصْلَ اِبَاحَةٌ فَفِي الْاُمُورِ السِّيَاسِيَّةِ اِبَاحَةٌ مَالَمْ يُوجَدِ النَّهِي [ابو داؤد حديث رقم: ۲۹۳۳، مؤطا محمد صفحة ۱۴۴]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے کندھوں پر (ہاتھ مبارک) مارا پھر فرمایا: اے قدیم! تو فلاح پا گیا، اگر تو مر گیا اور تو نہ امیر تھا، نہ کاتب تھا اور نہ مشہور تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے مومن اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ اصل اباحت ہے۔ لہٰذا سیاسی معاملات میں بھی اباحت ہی ہے جب تک ممانعت نہ پائی جائے۔

بَابُ الْعَدْلِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ

عدل اور اس کے متعلقات

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ [المائدة: ۴۴] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو اس کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا جو اللہ نے نازل فرمایا ہے تو وہی لوگ کافر ہیں۔ وَقَالَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ [النساء: ۵۹] اور فرمایا: اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور جو تم میں سے حکمران ہوں ان کی اطاعت کرو۔ وَقَالَ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ الآيه [النساء: ۵۸] اور فرمایا: جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو۔

(1304)۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ جُعِلَ قَاضِیاً بَیْنَ النَّاسِ ذُبِحَ بِغَیْرِ سِکِّیْنٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حدیث رقم:۷۱۶۴، ابو داؤد حدیث رقم:۳۵۷۲، ترمذی حدیث رقم:۱۳۲۵، ابن ماجة حدیث رقم:۲۳۰۸]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جو لوگوں کے درمیان قاضی بنایا گیا وہ چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا۔

(1305)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ ابْتَغَی الْقَضَآءَ وَسَئَلَ وُکِّلَ اِلٰی نَفْسِهٖ، وَمَنْ اُکْرِهَ عَلَیْهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْهِ مَلَکاً یُسَدِّدُهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:۳۵۷۸، ترمذی حدیث رقم:۱۳۲۴، ابن ماجة حدیث رقم:۲۳۰۹]۔ حسن

ترجمہ: حضرت انس ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے قاضی بننا چاہا اور اسکا مطالبہ کیا اسے اسکے نفس کے حوالے کر دیا گیا۔ اور جو اس کیلئے مجبور کیا گیا اللہ اس کی خاطر فرشتے بھیجے گا جو اسکی راہنمائی کریں گے۔

(1306)۔ وَعَنْ بُرَیْدَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْقُضَاةُ ثَلٰثَةٌ، وَاحِدٌ فِی الْجَنَّةِ وَاثْنَانِ فِی النَّارِ، فَاَمَّا الَّذِیْ فِی الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰی بِهٖ، وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِی الْحُکْمِ فَهُوَ فِی النَّارِ، وَرَجُلٌ قَضٰی لِلنَّاسِ عَلٰی جَهْلٍ فَهُوَ فِی النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:۳۵۷۳، ترمذی حدیث رقم:۱۳۲۲، ابن ماجة حدیث رقم:۲۳۱۵]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت بریدہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: قاضی تین قسم کے ہیں۔ ایک جنت میں ہے اور دو جہنم میں ہیں۔ وہ جو جنت میں ہے وہ ایسا آدمی ہے جس نے حق کو پہچانا اور اس کے ساتھ فیصلہ کیا۔ اور وہ آدمی جس نے حق کو پہچانا مگر فیصلہ دینے میں ظلم کیا وہ جہنم میں ہے اور وہ آدمی جس نے لوگوں کے درمیان جہالت کی بنا پر فیصلہ دیا وہ بھی جہنم میں ہے۔

(1307)۔ وَعَنْ اَبِی بَکْرَةَ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لَا یَقْضِیَنَّ حَکَمٌ بَیْنَ اثْنَیْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۴۴۹۰، بخاری حدیث رقم:۷۱۵۸، ترمذی حدیث رقم:۱۳۳۴، ابو داؤد حدیث رقم:۳۵۸۹، نسائی حدیث رقم:۵۴۲۱، ابن ماجة حدیث

رقم:۲۳۱۶، مسند احمد حدیث رقم:۲۰۴۰۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ کوئی قاضی دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے جب کہ وہ غصے میں ہو۔

(1308)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُوْنَ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ وَمَنْ خَاصَمَ فِی بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ لَمْ يَزَلْ فِی سَخَطِ اللّٰهِ تَعَالٰی حَتّٰی يَنْزِعَ ، وَمَنْ قَالَ فِی مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيْهِ ، اَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰی يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُد [مسند احمد حدیث رقم:۵۳۸۴، ابو داؤد حدیث رقم:۳۵۹۷، ابن ماجۃ حدیث رقم:۲۳۲۰]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کی سفارش اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے درمیان حائل ہوگئی اس نے اللہ کا مقابلہ کیا اور جس شخص نے باطل کی خاطر جھگڑا کیا حالانکہ وہ جانتا تھا تو وہ باز آنے تک اللہ کی ناراضگی کا شکار رہا اور جس نے مومن کے بارے میں کوئی ایسی بات کہی جو اس میں نہیں تھی اللہ اسے ہلاکت کے کیچڑ میں کھڑا کردے گا جب تک وہ اس سے نکل نہیں جاتا۔

(1309)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا اَهْلَکَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۴۴۱۰، بخاری حدیث رقم:۳۴۷۵، ابو داؤد حدیث رقم:۴۳۷۳، ترمذی حدیث رقم:۱۴۳۰، ابن ماجۃ حدیث رقم:۲۵۴۷]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک کیے گئے کہ جب ان میں سے کوئی اثر رسوخ والا آدمی چوری کرتا تھا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب ان میں سے کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تھا تو وہ اس پر حد قائم کرتے تھے اور اللہ کی قسم اگر فاطمہ بنتِ محمد بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں۔

(1310)۔ وَعَنْ اَبِی اُمَامَةَ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَفَعَ لِاَحَدٍ شَفَاعَةً فَاَهْدٰی لَهٗ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا ، فَقَدْ اَتٰی بَاباً عَظِيماً مِنْ اَبْوَابِ الرِّبٰو رَوَاهُ ابُودَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم: ۳۵۴۱]۔ اسنادہ حسن

ترجمہ: حضرت ابوامامہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے کسی کے لیے سفارش کی اور اس کے لیے ہدیہ بھیجا اور اگلے نے اسے قبول کرلیا تو وہ سود کے دروازوں میں سے عظیم دروازے سے گزرا۔

(1311)۔ وَعَنْ عَلِیٍّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَقَاضٰی اِلَيْکَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰی تَسْمَعَ كَلَامَ الْآخَرِ ، فَاِنَّهٗ اَحْرٰی اَنْ يَتَبَيَّنَ لَکَ الْقَضَآئُ رَوَاهُ ابُودَاوٗد وَالتِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ۱۳۳۱، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۵۸۲]۔ حسن

ترجمہ: حضرت علی المرتضی ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب دو آدمی تمہارے پاس مقدمہ لے کر آئیں تو پہلے کی بات پر فیصلہ ہرگز نہ کرنا جب تک دوسرے کو سن نہ لو۔ اسے مکمل حق حاصل ہے کہ تم پر حقائق واضح کرے۔

(1312)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَضٰی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ الْخَصمَينِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَیِ الْحَاكِمِ رَوَاهُ اَبُودَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم: ۳۵۸۸]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ دیا ہے کہ جھگڑنے والے دونوں فریق حاکم کے سامنے بیٹھیں۔

(1313)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰهِ اَلْاَلَدُّ الْخَصِامِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۶۷۸۰، بخاری حدیث رقم: ۲۴۵۷، ترمذی حدیث رقم: ۲۹۷۶، نسائی حدیث رقم: ۵۴۲۳، مسند احمد حدیث رقم: ۲۴۳۳۱]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔

(1314)۔ وَعَنْ اُمِّ سَلْمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ اِلَیَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُونَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِیْ لَهٗ عَلٰی نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِشَیْءٍ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَلَا يَأْخُذَنَّهٗ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۴۴۷۵، بخاری حدیث رقم:۶۹۶۷، ابو داؤد حدیث رقم:۳۵۸۳، ترمذی حدیث رقم:۱۳۳۹، نسائی حدیث رقم:۵۴۰۱، ابن ماجۃ حدیث رقم:۲۳۱۷، مسند احمد حدیث رقم:۲۶۵۴۷]۔

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایک بشر ہوں اور تم لوگ اپنے جھگڑے لے کر میرے پاس آتے ہو اور ممکن ہے تم میں سے کوئی شخص دوسرے کی نسبت زبان کا تیز ہو اور میں اس کے حق میں اس سے سنی ہوئی بات کے مطابق فیصلہ کر دوں۔ تو میں جسے اس کے بھائی کے حق میں سے فیصلہ دے دوں وہ اس حق کو ہرگز وصول نہ کرے۔ میں اسے جہنم کا ٹکڑا کاٹ کے دے رہا ہوں۔

(1315)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰی نَاسٌ دِمَآءَ رِجَالٍ وَاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰی عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۴۴۷۰، بخاری حدیث رقم:۴۵۵۲، ابو داؤد حدیث رقم:۳۶۱۹، ترمذی حدیث رقم:۱۳۴۲، نسائی حدیث رقم:۵۴۲۵، ابن ماجۃ حدیث رقم:۲۳۲۱]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اگر لوگوں کو ان کے دعووں کے مطابق دے دیا جائے تو لوگ آدمیوں کے خونوں اور مالوں کا دعویٰ لے کر آ جائیں گے۔ طریقہ یہ ہے کہ مدعا علیہ کے ذمے قسم ہے۔

(1316)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِیْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰی عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِی [ترمذی حدیث رقم:۱۳۴۱]۔ صحیح وشواهده کثیرة صحیحة قیل متواترة

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مدعی

کے ذمے گواہی ہے اور مدعا علیہ کے ذمے قسم ہے۔

(1317)۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا زَانٍ وَلَا زَانِيَةٍ وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلٰى اَخِيهِ وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِاَهْلِ الْبَيْتِ رَوَاهُ اَبُو دَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم:۳۶۰۰، ابن ماجة حدیث رقم:۲۳۶۶، مسند احمد حدیث رقم:۶۷۰۷]۔ اسنادہ حسن

ترجمہ: انہی نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: خیانت کرنے والے مرد کی گواہی جائز نہیں، نہ ہی خائنہ عورت کی، نہ ہی زانی مرد کی، نہ ہی زانیہ عورت کی، نہ ہی اپنے بھائی سے ذاتی عناد رکھنے والے کی اور آپ ﷺ نے اس گھر کے حق میں ایسے شخص کی گواہی رد فرما دی جو ان کے ٹکڑے کھاتا تھا۔

بَابُ الْقِصَاصِ وَالدِّيَاتِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

قصاص، دیات اور اس کے متعلقات کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ [البقرة:۱۷۸] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم پر فرض کر دیا گیا ہے قتل کا بدلہ قتل۔ وَقَالَ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ [البقرة:۱۷۹] اور فرمایا: تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے۔ وَقَالَ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ الْاٰيه [المائدة:۴۵] اور فرمایا: ہم نے اس میں ان پر فرض کر دیا تھا کہ جان کے بدلے جان ہے۔ وَقَالَ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ اِلَّا اَنْ يَّصَّدَّقُوْا [النساء:۹۲] اور فرمایا: اس کے وارثوں کو خون بہا ادا کیا جائے سوائے اس کے کہ وہ معاف کر دیں۔

(1318)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْعَمْدُ قَوَدٌ اِلَّا اَنْ يَعْفُوَ وَلِيُّ الْمَقْتُولِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَالدَّارَقُطْنِي [المصنف لابن ابی شیبة ۶/۴۰۳، سنن الدار قطنی حدیث رقم:۳۱۱۲]۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جان بوجھ کر قتل کرنے پر قصاص لازم ہے سوائے اس کے کہ مقتول کا وارث معاف کر دے۔

(1319)۔ وَعَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّةٍ فِي رَمْيٍ يَكُونُ بَيْنَهُمْ بِالْحِجَارَةِ

اَوْ جُلِدَ بِالسِّيَاطِ اَوْ ضُرِبَ بِعَصَا فَهُوَ خَطَاءٌ ، عَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَائِ ، وَمَنْ قُتِلَ عَمَداً فَهُوَ قَوَدٌ ، وَمَنْ حَالَ دُوْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهُ ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِي [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۵۳۹، ۴۵۴۰، نسائی حدیث رقم: ۴۷۸۹، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۶۳۵]۔ صحیح

ترجمہ: انہی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: دو دھڑے ایک دوسرے پر پتھر برسا رہے ہوں تو اس دوران جو آدمی اندھے پتھراؤ کی زد میں آ کر قتل ہو گیا، یا کوڑے سے مارا گیا یا لاٹھی کی ضرب سے مر گیا تو وہ قتل خطا ہے۔ اسکی دیت خطا کی دیت ہے اور جو جان بوجھ کر قتل کیا گیا تو اس کا قصاص ہے۔ جو اس کی سزا میں رکاوٹ بنا، اس پر اللہ کی لعنت اور اس کا غضب ہے۔ اس کی طرف سے نہ تو جرم سے بڑا فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ ہی جرم کے برابر۔

(1320)۔ وَعَنْ اَبِي بَكْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم: ۲۶۶۸]۔

ترجمہ: حضرت ابو بکرہ ﷺ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: قصاص صرف تلوار کے ذریعے لیا جانا چاہیے۔

(1321)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافُؤُ دِمَآئُهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ اَلَا لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِي وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۵۳۰، نسائی حدیث رقم: ۴۷۴۵، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۶۶۳، مسند احمد حدیث رقم: ۹۹۵]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: تمام مسلمانوں کے خون برابر ہیں۔ ان کا قریب رہنے والا آدمی کسی کو امانت دینے کا اختیار رکھتا ہے اور دور دراز کا رہنے والا آدمی کسی کو واپس کر سکتا ہے اور وہ دوسروں کے مقابلے میں ایک مٹھی کی طرح ہیں۔ خبردار! کافر کے بدلے میں مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی کسی معاہدے والے کو اس کے معاہدے کے دوران۔

(1322)۔ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ قَتَلَ نَفَراً خَمْسَةً اَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوْهُ غِيْلَةً وَقَالَ عُمَرُ لَوْ تَمَالَا عَلَيْهِ اَهْلُ الصَّنْعَآئِ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيْعاً رَوَاهُ مَالِكٌ

[مؤطا امام مالک حدیث رقم:۱۳ من کتاب العقول]۔صحیح

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ﷛ نے ایک آدمی کے بدلے میں پانچ یا شاید سات آدمیوں کے گروہ کو قتل کر دیا جنہوں نے اسے دھوکہ دے کر قتل کر دیا تھا۔ اور حضرت عمر ﷛ نے فرمایا کہ اگر سارے صنعاء والے بھی اس میں ملوث ہوتے تو میں سب کو قتل کر دیتا۔

(1323)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَمْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَهُ الْآخَرُ، يُقْتَلُ الَّذِيْ قَتَلَ وَيُحْبَسُ الَّذِيْ أَمْسَكَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ [سنن الدار قطنی حدیث رقم:۳۲۴۳، السنن الکبریٰ للبیہقی ۸/۵۰]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: جب ایک آدمی نے آدمی کو پکڑا اور دوسرے نے اسے قتل کیا تو جس نے قتل کیا اسے قتل کیا جائے گا اور جس نے پکڑا تھا اسے قید کیا جائے گا۔

(1324)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَآءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:۶۸۹۵، ابو داؤد حدیث رقم:۴۵۵۸، ترمذی حدیث رقم:۱۳۹۲، نسائی حدیث رقم:۴۸۴۷، ابن ماجۃ حدیث رقم:۲۶۵۲، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۳۷۴]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: یہ اور یہ برابر ہیں۔ یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا۔

(1325)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاَصَابِعُ سَوَآءٌ، وَالْاَسْنَانُ سَوَآءٌ، اَلثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَوَآءٌ، هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَآءٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُد [ابو داؤد حدیث رقم:۴۵۵۹، ابن ماجۃ حدیث رقم:۲۶۵۰، بخاری حدیث رقم:۶۸۹۵، ترمذی حدیث رقم:۱۳۹۲]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انگلیاں برابر ہیں، دانت برابر ہیں، سامنے کے دانت اور داڑھ برابر ہیں۔ یہ اور یہ برابر ہیں۔

(1326)۔ وَعَنْهُ قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَآءً رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُد وَالتِّرْمِذِيُّ [ابو داؤد حدیث رقم:۴۵۶۱، ترمذی حدیث رقم:۱۳۹۱]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کو برابر قرار دیا ہے۔

(1327)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْعَقْلَ مِيْرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيْلِ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ عَقْلَ الْمَرْاَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ [ابو داؤد حدیث رقم:۴۵۶۴، نسائی حدیث رقم:۴۸۰۱، ابن ماجة حدیث رقم:۲۶۴۷]۔ سندہ حسن

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ دیت مقتول کے وارثوں کے درمیان میراث ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ عورت کی دیت اس کے عصبہ وارثوں میں تقسیم کی جائے اور قاتل کسی چیز کا وارث نہیں بنے گا۔

(1328)۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدَ قَالَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فِیْ شِبْهِ الْعَمَدِ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ حِقَّةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ جَذْعَةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ بَنَاتِ لَبُوْنٍ وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ بَنَاتِ مَخَاضٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ [ابو داؤد حدیث رقم:۴۵۵۳]۔

ترجمہ: حضرت علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے شبہ عمد کی دیت پچیس چار سالہ اونٹنیاں، پچیس تین سالہ اونٹنیاں، پچیس دو سالہ اونٹنیاں اور پچیس ایک سالہ اونٹنیاں بتائی ہیں۔

(1329)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ عَقْلُ شِبْهِ الْعَمَدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمَدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ [ابو داؤد حدیث رقم:۴۵۶۵، مسند احمد حدیث رقم:۷۰۱۷]۔ سندہ حسن

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ شبہ عمد کی دیت مغلظ ہے جیسے قتل عمد کی لیکن اس میں قاتل کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

(1330)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ دِيَةِ الْخَطَاِ عِشْرِيْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرِيْنَ ابْنَ مَخَاضٍ ذُكُوْرٍ وَعِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِشْرِيْنَ جَذْعَةً وَعِشْرِيْنَ حِقَّةً

رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد وَالتِّرمِذِی وَالنَّسَائِی وَقِیلَ اَنَّهُ مَوقُوفٌ عَلٰی بْنِ مَسْعُوْدٍ [ترمذی حدیث رقم:۱۳۸۶، ابو داؤد حدیث رقم:۴۵۴۵، ابن ماجة حدیث رقم:۲۶۳۱]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قتل خطا کی دیت بیس ایک سالہ اونٹنیاں، بیس ایک سالہ اونٹ (نر)، بیس دو سالہ اونٹنیاں، بیس تین سالہ اونٹنیاں اور بیس چار سالہ اونٹنیاں قرار دی ہیں۔

(1331)۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ بَلَغَنَا عَنْ عُمَرَؓ اَنَّهُ فَرَضَ عَلٰی اَهْلِ الذَّهَبِ فِی الدِّیَةِ اَلْفَ دِینَارٍ وَمِنَ الْوَرَقِ عَشَرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ رَوَاهُ الْبَیهَقِی مِنْ طَرِیقِ الشَّافِعِی [السنن الکبریٰ للبیهقی ۸/۸۰، زجاجه ۳/۳۱]۔

ترجمہ: امام محمد بن حسن فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت عمرؓ سے روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے سونا رکھنے والوں پر ہزار دینار اور چاندی میں سے دس ہزار درہم کی فرضیت جاری کی۔

(1332)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَؓ قَالَ جَآئَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَأَیتَ اِنْ جَآئَ رَجُلٌ یُرِیدُ اَخْذَ مَالِی؟ قَالَ فَلَا تُعْطِهِ مَالَکَ، قَالَ اَرَأَیتَ اِنْ قَاتَلَنِی؟ قَالَ قَاتِلْهُ، قَالَ اَرَأَیتَ اِنْ قَتَلَنِی؟ قَالَ فَاَنْتَ شَهِیدٌ، قَالَ اَرَأَیتَ اِنْ قَتَلْتُهُ؟ قَالَ هُوَ فِی النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۳۶۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آئے اور میرا مال چھینا چاہے؟ فرمایا: اسے اپنا مال مت دے۔ اس نے عرض کیا اگر وہ مجھ سے جنگ کرے تو پھر؟ فرمایا: تم بھی اس سے جنگ کرو۔ اس نے عرض کیا اگر وہ مجھے قتل کر دے تو پھر؟ فرمایا: تم شہید ہو۔ اس نے عرض کیا اگر میں اسے قتل کر دوں تو پھر؟ فرمایا وہ جہنم میں گیا۔

(1333)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُورَتِهِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۶۶۵۵، بخاری حدیث رقم:۲۵۵۹، ابو داؤد حدیث رقم:۴۴۹۳]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی سے لڑے تو چہرے سے بچے۔ بے شک اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔

دِيَةُ الْمَرْءَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ وَ لَا خِلَافَ فِيهِ بَيْنَ الْجَمِيعِ

عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔ پوری اُمت میں اس پر کوئی اختلاف نہیں

(1334)۔ عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دِيَةُ الْمَرْءَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي وَالْحَدِيثُ صَحِيحٌ وَرُوِيَ ذَالِكَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نَسِي وَ فِيهِ ضُعْفٌ [السنن الکبریٰ للبیہقی ۸/۹۵]۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔

(1335)۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الدِّيَاتِ فَذَكَرَ فِي الْكِتَابِ: وَكَانَتْ دِيَةُ الْمُسْلِمِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ فَقَوَّمَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى أَلْفَ دِينَارٍ أَوِ اثْنَى عَشَرَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَكَانَتْ دِيَةُ الْحُرَّةِ الْمُسْلِمَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خَمْسِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَقَوَّمَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى خَمْسَ مِائَةِ دِينَارٍ أَوْ سِتَّةَ آلَافِ دِرْهَمٍ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ فِي السُّنَّةِ [السنة للمروزی حدیث رقم: ۲۳۹]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: محمد بن عمرو بن علقمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے دیات کے بارے میں ایک حکم نامہ لکھا جس میں انہوں نے اس بات کا ذکر فرمایا کہ مسلمان مرد کی دیت رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سو اونٹ تھی۔ حضرت عمر ﷺ نے اپنے عہد خلافت میں ان کی قیمت لگا کر شہریوں پر ایک ہزار دینار یا بارہ ہزار درہم مقرر فرمائے۔ اور مسلمان آزاد عورت کی دیت عہد رسالت مآب ﷺ میں پچاس اونٹ تھی۔ حضرت عمر ﷺ نے ان کی قیمت لگا کر پانچ سو دینار یا چھ ہزار درہم مقرر فرمائے۔

(1336)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَقْلُ الْمَرْءَةِ مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ حَتّٰى يَبْلُغَ الثُّلُثَ مِنْ دِيَتِهَا رَوَاهُ النَّسَائِي [نسائی حدیث رقم: ۴۸۰۵]۔ الحدیث

صحیح

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت کی دیت مرد کی دیت کی طرح ہے حتیٰ کہ عورت کی دیت کے تیسرے حصے تک پہنچ جائے۔

(1337)۔ وَعَنْ عَمْرِو بنِ شُعَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَقْلُ الْمَرْءَةِ مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ حَتّٰى يَبْلُغَ ثُلُثَ دِيَتِهَا وَ ذٰلِكَ فِي الْمَنْقُولَةِ فَمَا زَادَ عَلَى الْمَنْقُولَةِ نِصْفُ عَقْلِ الرَّجُلِ مَا كَانَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الْمُصَنَّفِ [المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم: ۱۷۷۵۶]۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: عورت کی دیت مرد کی دیت کے برابر رہتی ہے حتیٰ کہ عورت کی دیت مرد کے تہائی حصہ تک پہنچ جائے۔ یہ حکم منقولہ (جس میں ہڈی اپنی جگہ سے ہٹ جائے) کے بارے میں ہے۔ جب منقولہ سے بڑھ جائے تو پھر مرد کی دیت کا نصف ہے وہ جتنی بھی ہو۔

(1338)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ عَقْلُ الْمَرْءَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ عَقْلِ الرَّجُلِ فِي النَّفْسِ وَ فِيمَا دُونَهَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ [السنن الکبری للبیھقی ۸/۹۶]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے، جان میں اور اس سے کم میں۔

(1339)۔ وَعَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بنِ الْخَطَّابِ وَ عَنْ عَلِيِّ ابنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا قَالَا عَقْلُ الْمَرْأَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ فِي النَّفْسِ وَ فِيمَا دُونَهَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَ بِهٖ قَوَّمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فِي عَهْدِهٖ [السنن الکبری للبیھقی ۸/۹۶]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابراہیم نے حضرت عمر بن خطاب اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرمایا عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔ جان میں بھی اور اس سے کم میں بھی اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانے میں اسی کے مطابق فیصلے کیے۔

(1340)۔ وَعَنْ اَبِي حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ ابنِ اَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ

عَقْلُ الْمَرأَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ عَقْلِ الرَّجُلِ فِي النَّفْسِ وَ فِيمَا دُونَهَا رواه محمد في كتاب الحجة [كتاب الحجة ۴/۲۷۸]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔ جان میں بھی اور اس سے کم میں بھی۔

(1341)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ هُمَا سَوَاءٌ إِلَى خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ، وَقَالَ عَلِيٌّ، اَلنِّصْفُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الْمُصَنَّفِ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم: ۱۷۷۶۱]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دونوں دیتیں پانچ اونٹوں تک برابر ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر چیز میں نصف ہے۔

(1342)۔ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ فِي الْمَرْءَةِ أَنَّهَا تُعَاقِلُ الرَّجُلَ إِلَى ثُلُثِ دِيَةِ الرَّجُلِ فَإِذَا بَلَغَتْ ثُلُثَ دِيَةِ الرَّجُلِ، كَانَتْ إِلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ رَوَاهُ مَالِكٌ [مؤطا امام مالك باب ۶ عقل المرأة من كتاب العقول]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ عورت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ مرد کی دیت کے تہائی حصہ تک برابر جاتی ہے۔ پھر جب مرد کی دیت کے تہائی حصہ تک پہنچ گئی تو اس کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔

(1343)۔ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ دِيَةُ الرَّجُلِ وَالْمَرْءَةِ سَوَاءٌ حَتَّى يَبْلُغَ ثُلُثَ الدِّيَةِ وَذٰلِكَ فِي الْجَائِفَةِ، فَإِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ فَدِيَةُ الْمَرْءَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الْمُصَنَّفِ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم: ۱۷۷۴۶]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت امام زہری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مرد اور عورت کی دیت تہائی حصہ تک برابر ہے اور یہ معدے تک گہرے زخموں کے بارے میں ہے۔ جب اس سے آگے بڑھ جائے تو عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔

(1344)۔ وَعَنْ عُرْوَةَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ دِيَةُ الْمَرْاَةِ مِثْلُ دِيَةِ الرَّجُلِ حَتّٰى يَبْلُغَ الثُّلُثَ، فَاِذَا بَلَغَ الثُّلُثَ كَانَ دِيَتُهَا مِثْلَ نِصْفِ دِيَةِ الرَّجُلِ تَكُوْنُ دِيَتُهَا فِي الْجَائِفَةِ وَالْمَامُوْمَةِ مِثْلَ نِصْفِ دِيَةِ الرَّجُلِ رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ فِي الْمُصَنَّفِ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم: ۱۷۷۵۲]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عروہ سے مروی ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت کے برابر ہے حتیٰ کہ تہائی حصہ کو پہنچ جائے۔ جب تہائی حصہ کو پہنچ جائے تو اس کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔ اس کی دیت معدے تک گہرے زخموں اور مغز تک گہرے زخموں میں مرد کی دیت کا نصف ہے۔

بَابُ قَتْلِ الْمُرْتَدِّ

مرتد کے قتل کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُوْنَ [التوبة:۱۱۵] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا یہ دستور نہیں ہے کہ وہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ کرے حتیٰ کہ بیان کردے ان کے لیے وہ چیزیں جن سے انہیں بچنا چاہیے۔ وَقَالَ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْا اَوْ يُصَلَّبُوْا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا [المائدة:۳۳] اور فرمایا: جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد کی کوشش کرتے ہیں ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کردیے جائیں یا پھانسی دے دیے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیے جائیں یا زمین سے انہیں نفی کردیا جائے۔ یہ ان کی دنیا میں رسوائی ہے۔

(1345)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۳۰۱۷، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۳۵۱، ترمذی حدیث رقم: ۱۴۵۸، نسائی حدیث رقم: ۴۰۵۹، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۲۵۳۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس مسلمان نے اپنا دین بدلا اسے

قتل کردو۔

(1346)۔ وَعَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ فِي رَجُلٍ اَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ، قَالَ لَا اَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ، قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاَمَرَ بِهٖ فَقُتِلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۴۷۱۸، بخاری حدیث رقم:۶۹۲۳، ابو داؤد حدیث رقم:۴۳۵۴]۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل ﷺ نے ایک آدمی کے بارے میں فرمایا جو مسلمان ہوا تھا پھر یہودی ہو گیا تھا کہ میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ قتل نہ ہو جائے۔ یہ اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ ہے۔ آپ نے حکم دیا اور وہ قتل کر دیا گیا۔

(1347)۔ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذی حدیث رقم:۱۴۶۰، مستدرک حاکم حدیث رقم:۸۲۴۰]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت جندب ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جادوگر کی سزا تلوار سے مارنا ہے۔

مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ ﷺ يُقْتَلُ وَلَا تُقْبَلُ تَوْبَتُهٗ وَيَجُوْزُ قَتْلُهٗ وَرَآءَ الدِّيْوَانِ

جس نے نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کی اسے قتل کیا جائے اور اس کی توبہ قبول نہ کی جائے اور اسے ورائے عدالت قتل کرنا جائز ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا [الاحزاب:۵۷] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں، ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی لعنت ہے، اور ان کے لیے اس نے توہین والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ وَقَالَ لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا الْاٰيَةَ [البقرۃ:۱۰۴] اور فرماتا ہے: راعنا مت کہو۔ وَمَرَّتْ آيَةُ الْمُحَارَبَةِ

(1348)۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ؟ فَاِنَّهٗ يُؤْذِى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ، فَقَتَلُوْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۳۰۳۱، ۲۵۱۰، ۳۰۳۲، ۴۰۳۷، مسلم حدیث رقم:۴۶۶۴، ابو داؤد:۲۷۶۸]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کعب بن اشرف کو کون قتل کرے گا؟ یہ شخص اللہ اور اسکے رسول کو ایذاء دیتا ہے۔ صحابہ نے اسے قتل کر دیا۔

(1349)۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ رَهْطاً مِنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى اَبِى رَافِعٍ لِيَقْتُلُوْهُ، فَقَتَلَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيْكٍ وَهُوَ نَائِمٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۳۰۲۲، ۳۰۲۳، ۴۰۳۸، ۴۰۳۹، ۴۰۴۰]۔

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کا ایک وفد ابو رافع گستاخ رسول کی طرف بھیجا تاکہ اسے قتل کریں، اسے عبداللہ بن عتیک نے قتل کر دیا جبکہ وہ سویا ہوا تھا۔

(1350)۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ اقْتُلُوْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۱۸۴۶، ۳۰۴۴، ۴۲۸۶، مسلم حدیث رقم: ۳۳۰۸، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۶۸۵، ترمذی حدیث رقم: ۱۶۹۳، نسائی حدیث رقم: ۲۸۶۷، مسند احمد حدیث رقم: ۱۲۰۷۴، ۱۲۶۸۷، ۱۲۹۳۷، ۱۳۴۱۸، ۱۳۴۴۲، ۱۳۵۲۴]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر خود تھا، جب آپ نے اسے اتارا تو ایک آدمی نے آ کر عرض کیا کہ ابن خطل کعبہ کے غلاف کے ساتھ چمٹا ہوا ہے، فرمایا اسے قتل کر دو۔

(1351)۔ وَفِى حَدِيْثٍ آخَرَ اَنَّ رَجُلاً كَانَ يَسُبُّهُ ﷺ، فَقَالَ مَنْ يَكْفِيْنِى عَدُوِّى؟ فَقَالَ خَالِدٌ اَنَا، فَبَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَتَلَهُ رَوَاهُ الْعِيَاضُ فِى الشِّفَاءِ [الشفاء ۲/۱۹۵]۔

ترجمہ: ایک آدمی آپ ﷺ کو گالیاں بکتا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے دشمن کو کون قتل کرے گا؟ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے یہ ذمہ داری قبول کی۔ نبی کریم ﷺ کے حکم کے مطابق حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے جا کر اسے قتل کر دیا۔

(1352)۔ وَكَذٰلِكَ اَمَرَ بِقَتْلِ جَمَاعَةٍ مِمَّنْ كَانَ يُؤْذِيْهِ مِنَ الْكُفَّارِ وَيَسُبُّهُ كَالنَّضْرِ بْنِ الْحَارِثِ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِى مُعِيْطٍ وَعَهِدَ بِقَتْلِ جَمَاعَةٍ مِنْهُمْ قَبْلَ الْفَتْحِ وَبَعْدَهُ فَقُتِلُوْا اِلَّا مَنْ بَادَرَ

بِاسْلَامِهٖ قَبْلَ الْقُدْرَةِ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْعَيَاضُ فِي الشِّفَآء [الشفاء ۲/۱۹۵]۔

ترجمہ: فتح سے پہلے اور بعد نبی کریم ﷺ نے نضر بن حارث، عقبہ بن ابی معیط جیسے کئی گستاخوں کے قتل کا حکم دیا۔ پورے گروہ کو قتل کر دیا گیا۔ صرف وہ بچ گئے جو قابو میں آنے سے پہلے پہلے مسلمان ہو گئے۔

(1353)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ اَبِي مَعِيْطٍ نَادٰى يَا مَعَاشِرَ قُرَيْشٍ مَالِي اُقْتَلُ مِنْ بَيْنِكُمْ صَبْراً؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِكُفْرِكَ وَافْتِرَائِكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ الْعَيَاضُ فِي الشِّفَآء [الشفاء ۲/۱۹۵، مجمع الزوائد ۶/۹۲]۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب عقبہ بن معیط کو قتل کیا جانے لگا تو اس نے آواز لگائی۔ اے قریش! میرے صبر کے باوجود مجھے کیوں قتل کر رہے ہو؟ نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: تیرے کفر کی وجہ سے اور اللہ کے رسول پر بہتان باندھنے کی وجہ سے۔

(1354)۔ وَذَكَرَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَبَّهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَنْ يَكْفِيْنِي عَدُوِّي؟ فَقَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا، فَبَارَزَهُ فَقَتَلَهُ الزُّبَيْرُ رَوَاهُ الْعَيَاضُ فِي الشِّفَآء [المصنف لعبد الرزاق: ۹۴۷۷، ۹۷۰۴، ۹۷۰۵، حلیة الاولیاء لابی نعیم ۸/۴۵، الشفاء ۲/۱۹۵]۔

ترجمہ: ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کو گالی دی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے دشمن کو کون قتل کرے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جا کر اسے قتل کر دیا۔

(1355)۔ وَرُوِيَ اَيْضًا اَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَسُبُّهُ ﷺ، فَقَالَ مَنْ يَكْفِيْنِي عَدُوَّتِي؟ فَخَرَجَ اِلَيْهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَتَلَهَا رَوَاهُ الْعَيَاضُ فِي الشِّفَآء [الشفاء ۲/۱۹۵]۔

ترجمہ: ایک عورت نبی کریم ﷺ کو گالیاں دیتی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری دشمن کو کون قتل کرے گا؟ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جا کر اسے قتل کر دیا۔

(1356)۔ وَرُوِيَ اَنَّ رَجُلاً كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَعَثَ عَلِيًّا وَالزُّبَيْرَ اِلَيْهِ لِيَقْتُلَاهُ رَوَاهُ الْعَيَاضُ فِي الشِّفَآء [الشفاء ۲/۱۹۵]۔

ترجمہ: ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ پر جھوٹ باندھا۔ آپ ﷺ نے حضرت علی اور حضرت زبیر کو اس کے پیچھے بھیجا تا کہ اسے قتل کریں۔

(1357)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هَجَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَطْمَةَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ مَنْ لِي بِهَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهَا أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَنَهَضَ فَقَتَلَهَا فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَا يَنْتَطِحُ فِيهَا عَنْزَانِ رَوَاهُ الْعَيَاضُ فِي الشِّفَآءِ [الشفاء ۲/۱۹۵، الکامل لابن عدی ۶/۲۱۵۶، تاریخ بغداد للخطیب ۱۳/۹۹]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخانہ شعر پڑھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کون قتل کرے گا؟ اسی عورت کی قوم کا ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور جا کر اسے قتل کر دیا۔ اس نے واپس آ کر نبی کریم ﷺ کو بتا دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے قتل کے افسوس میں دو بکرے بھی آپس میں ٹکر نہیں ماریں گے (یعنی کوئی افسوس نہ فرمایا)۔

(1358)۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ وَتَقَعُ فِيهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتّٰى مَاتَتْ فَاَبْطَلَ النَّبِيُّ ﷺ دَمَهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۳۶۲، السنن الکبریٰ للبیہقی ۹/۲۰۰]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت نبی کریم ﷺ کو گالیاں بکتی تھی اور بے ادبی کرتی تھی ایک آدمی نے اسکا گلا گھونٹ کر اسے مار دیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کا خون رائیگاں جانے دیا قاتل کو سزا نہیں دی۔

(1359)۔ وَرَوَى ابْنُ قَانِعٍ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ فِيكَ قَوْلًا قَبِيحًا فَقَتَلْتُهُ فَلَمْ يَشُقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ الْعَيَاضُ فِي الشِّفَآءِ [الشفاء صفحہ ۲/۱۹۵]۔

ترجمہ: ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا والد آپ ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرتا تھا میں نے اسے قتل کر دیا۔ نبی کریم ﷺ کو اس کے قتل کا کوئی دکھ نہ ہوا۔

(1360)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَعْمٰى كَانَتْ لَهُ اُمُّ وَلَدٍ تَسُبُّ النَّبِيَّ ﷺ فَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ، فَلَمَّا كَانَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ جَعَلَتْ تَقَعُ فِي النَّبِيِّ ﷺ وَتَشْتُمُهُ فَقَتَلَهَا وَاَعْلَمَ النَّبِيَّ ﷺ بِذٰلِكَ فَاَهْدَرَ

دَمَهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَ النَّسَائِيُّ [الشفاء ۲/۱۹۶، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۳۶۱، نسائی حدیث رقم: ۴۰۷۰، مستدرک حاکم حدیث رقم: ۸۲۱۰، السنن الکبریٰ للبیھقی ۷/۶۰]۔الحدیث صحیح

ترجمہ: ایک نابینا آدمی کی لونڈی نبی کریم ﷺ کو گالیاں بکتی تھی۔ وہ اسے منع کرتا تھا مگر وہ باز نہیں آتی تھی۔ ایک رات وہ یہی حرکت کر رہی تھی۔ اس نے اسے قتل کر کے نبی کریم ﷺ کو بتا دیا۔ آپ ﷺ نے اسکا خون رائیگاں جانے دیا۔ اور قاتل کو کوئی سزا نہیں دی۔

(1361)۔ وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ سَبَّ نَبِيًّا فَاقْتُلُوْهُ ، وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابِيْ فَاضْرِبُوْهُ رَوَاهُ الْعَيَاضُ فِي الشِّفَآءِ [الشفاء ۲/۱۹۴، المعجم الصغیر للطبرانی ۱/۲۳۶، کنز العمال: ۳۲۴۷۵]۔الحدیث ضعیف

ترجمہ: سیدنا حسین بن علی اپنے والد ماجد سیدنا علی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کسی نبی کو گالی دے اسے قتل کردو اور جو میرے صحابہ کو گالی دے اسے کوڑے مارو۔

(1362)۔ وَبَلَغَ الْمُهَاجِرَ بْنَ اَبِيْ اُمَيَّةَ اَمِيْرَ الْيَمَنِ لِاَبِيْ بَكْرٍ ﷺ اَنَّ امْرَاَةً هُنَاكَ فِي الرِّدَّةِ غَنَّتْ بِسَبِّ النَّبِيِّ ﷺ فَقَطَعَ يَدَهَا وَنَزَعَ ثَنِيَّتَهَا فَبَلَغَ اَبَا بَكْرٍ ﷺ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهٗ لَوْ لَا مَا فَعَلْتَ لَاَمَرْتُكَ بِقَتْلِهَا لِاَنَّ حَدَّ الْاَنْبِيَآءِ لَيْسَ يُشْبِهُ الْحُدُوْدَ رَوَاهُ الْعَيَاضُ فِي الشِّفَآءِ [الشفاء صفحة ۲/۱۹۵]۔

ترجمہ: ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کی گستاخی کا گانا گایا۔ حضرت مہاجر بن امیہ نے اسکے ہاتھ کاٹ دیے اور دانت نکال دیے۔ حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کو اطلاع ملی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر اسے یہ سزا نہ دی گئی ہوتی تو میں حکم دیتا کہ اسے قتل کردو اس لیے کہ انبیاء کی گستاخی کی سزا عام سزاؤں کی طرح نہیں ہے۔

(1363)۔ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ اَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ وَقَدْ اَغْلَظَ لِرَجُلٍ فَرَدَّ عَلَيْهِ قَالَ فَقُلْتُ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ دَعْنِيْ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ فَقَالَ اجْلِسْ فَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَ النَّسَائِيُّ [مسند احمد حدیث رقم: ۵۵، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۳۶۳، سنن النسائی حدیث رقم: ۴۰۷۱ الی ۴۰۷۷ باب الحکم فیمن سَبَّ النبی ﷺ، الشفاء ۲/۱۹۶، مستدرک حاکم حدیث رقم: ۸۲۱۱، ۸۲۱۲]۔

الحديث صحیح

ترجمہ: حضرت ابوبرزہ اسلمی ﷛ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق ﷛ کے پاس بیٹھا تھا۔ آپ ﷛ ایک مسلمان آدمی پر کسی وجہ سے ناراض ہوئے اور اسے ڈانٹا۔ اس آدمی نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ میں نے عرض کیا۔ اے خلیفہ رسول مجھے اجازت دیجیے میں اسے قتل کر دوں۔ آپ ﷛ نے فرمایا بیٹھے رہو۔ قتل کی سزا صرف گستاخ رسول کے لیے ہے۔

(1364)۔ قَالَ الْقَاضِیُ اَبُو مُحَمَّدِ بنُ نَصرٍ وَلَمْ یُخَالِفُ عَلَیہِ اَحَدٌ فَاستَدَلَّ الاَئِمَّۃُ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ عَلیٰ قَتلِ مَنْ اَغْضَبَ النَّبِیَّ ﷺ بِکُلِّ مَا اَغْضَبَہٗ اَو اٰذَاہُ اَو سَبَّہٗ رَوَاہُ العَیَاضُ فِی الشِّفَاءِ [الشفاء ۲/۱۹۶]۔

ترجمہ: قاضی ابومحمد بن نصر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اسکی مخالفت کسی عالم نے نہیں کی۔ ائمہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جس نے نبی کریم ﷺ کو غضب دلایا یا اذیت دی یا گالی دی وہ واجب القتل ہے۔

(1365)۔ وَمِن ذٰلِکَ کِتَابُ عُمَرَ بنِ عَبدِ العَزِیزِ اِلٰی عَامِلِہٖ بِالکُوفَۃِ وَقَدِ استَشَارَہٗ فِی قَتلِ رَجُلٍ سَبَّ عُمَرَ ﷛ فَکَتَبَ اِلَیْہِ عُمَرُ اَنَّہٗ لَا یَحِلُّ قَتلُ امرِیءٍ مُسلِمٍ بِسَبِّ اَحَدٍ مِنَ النَّاسِ اِلَّا رَجُلًا سَبَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ فَمَن سَبَّہٗ فَقَد حَلَّ دَمُہٗ، وَسَأَلَ الرَّشِیدُ مَالِکًا فِی رَجُلٍ شَتَمَ النَّبِیَّ ﷺ وَذَکَرَ لَہٗ اَنَّ فُقَھَاءَ العِرَاقِ اَفْتَوہُ بِجَلدِہٖ فَغَضِبَ مَالِکٌ وَقَالَ یَا اَمِیرَ المُؤمِنِینَ مَا بَقَاءُ الاُمَّۃِ بَعدَ شَتمِ نَبِیِّھَا؟ مَنْ شَتَمَ الاَنبِیَاءَ قُتِلَ وَمَنْ شَتَمَ اَصحَابَ النَّبِیِّ ﷺ جُلِدَ، کَذَا فِی الشِّفَا لِلعَیَاضِ [الشفاء صفحۃ ۲/۱۹۶]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمۃ کے عامل نے کوفہ سے خط لکھ کر ان سے مسئلہ پوچھا کہ ایک آدمی آپ کو گالیاں دیتا ہے اس کے لیے کیا حکم ہے؟ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کے سوا لوگوں میں سے کسی بھی آدمی کو گالی دینے والے کا قتل جائز نہیں۔ جس نے رسول اللہ ﷺ کو گالی دی اسکا خون جائز ہے۔ رشید نے امام مالک علیہ الرحمۃ سے گستاخ رسول کے بارے میں مسئلہ پوچھا اور بتایا کہ عراق کے فقہاء نے اسے کوڑے مارنے کا

فتویٰ دیا ہے۔اس پر امام مالک علیہ الرحمۃ ناراض ہوئے اور فرمایا کہ اے امیر المومنین! وہ امت کیسے باقی رہ سکتی ہے جسکے نبی کو گالیاں دی جائیں؟ انبیاء کے گستاخ کی سزا قتل ہے اور اصحاب نبی علیہم الرضوان کے گستاخ کی سزا کوڑے ہے۔

بَابُ الْحُدُوْدِ

شرعی حدود کا باب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا مِائَۃَ جَلْدَۃٍ[النور:۲] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: زنا کرنے والی عورت یا زنا کرنے والے مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔ وَقَالَ وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَۃِ شُھَدَآءَ فَاجْلِدُوْھُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَۃً[النور:۴] اور فرمایا: جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں پھر وہ چار گواہ پیش نہ کر سکیں تو انہیں اسی کوڑے مارو۔

(1366)۔ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ یَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَّا اَحَدُ ثَلَاثَۃِ نَفَرٍ، اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّیِّبُ الزَّانِیْ، وَالتَّارِکُ لِدِیْنِہِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمَذِیُّ[مسلم حدیث رقم:۴۳۷۵، بخاری حدیث رقم:۶۸۷۸، ترمذی حدیث رقم:۱۴۰۲، سنن النسائی حدیث رقم:۴۰۱۶، ابن ماجۃ حدیث رقم:۲۵۳۴]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: کسی ایسے آدمی کا خون حلال نہیں ہے جو لا الہ الا اللہ کی اور میرے اللہ کا رسول ہونے کی گواہی دیتا ہو۔ سوائے تین آدمیوں کے۔ جان کے بدلے جان، شادی شدہ زانی، اپنے دین کو ترک کرنے والا جماعت کو چھوڑنے والا۔

حَدُّ الْقَذْفِ

الزام تراشی کی حد

(1367)۔ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عُذْرِیْ قَامَ النَّبِیُّ ﷺ عَلَی الْمِنبَرِ

فَذَكَرَ ذٰلِکَ فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ الْمِنبَرِ اَمَرَ بِالرَّجُلَينِ وَالْمَرأَةِ فَضُرِبُوا حَدَّهُمْ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد [ابوداؤد حدیث رقم: ۴۴۷۴، ترمذی حدیث رقم: ۳۱۸۱، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۵۶۷]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میری بے گناہی نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ منبر پر کھڑے ہو گئے اور اس کو بیان فرمایا۔ جب منبر سے اترے تو دو آدمیوں اور ایک عورت کے لیے حکم فرمایا تو انہیں ان کی حد لگائی گئی۔

حَدُّ الزَّانِی الْمُتَزَوِّجِ وَتَعْزِيْرُ عَمَلِ قَوْمِ لُوْطٍ

شادی شدہ زانی کی حد اور لواطت کی تعزیر

(1368)۔ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ رَجُلٌ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّی زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِیُّ ﷺ فَتَنَحّٰی لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِی اَعْرَضَ قِبَلَهٗ، فَقَالَ اِنِّی زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِیُّ ﷺ فَلَمَّا شَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ اَبِکَ جُنُونٌ؟ قَالَ لَا فَقَالَ اَحْصَنْتَ؟ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ اذْهَبُوا بِهٖ فَارْجُمُوهُ وَصَلّٰی عَلَيْهِ النَّبِیُّ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۴۴۲۰، بخاری حدیث رقم: ۶۸۲۵]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا جب کہ آپ مسجد میں تھے۔ اس نے آپ کو آواز دی یا رسول اللہ میں نے زنا کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے رخ انور پھیر لیا۔ وہ آدمی اٹھ کر اس طرف سے آ گیا جدھر آپ نے چہرہ اقدس پھیرا تھا۔ کہنے لگا میں نے زنا کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے رخ انور پھیر لیا۔ جب وہ چار مرتبہ گواہی دے چکا تو نبی کریم ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: کیا تم پاگل ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم شادی شدہ ہو؟ اس نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ۔ فرمایا: اسے لے جاؤ اور اسے سنگسار کر دو اور نبی کریم ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔

(1369)۔ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ﷺ قَالَ اسْتُكْرِهَتِ امْرَاَةٌ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ ﷺ فَدَرَأَ عَنْهَا الْحَدَّ وَاَقَامَهٗ عَلَی الَّذِی اَصَابَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِی [ترمذی حدیث رقم: ۱۴۵۳، ابن ماجة حدیث

رقم:۲۵۹۸]۔صحیح لہ طرق وعلیہ العمل

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ایک عورت پر زبردستی کی گئی۔آپ ﷺ نے اس سے حد ٹال دی اور اس شخص پر حد لگائی جس نے اس پر زیادتی کی تھی۔

(1370)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:۴۴۶۲ ،ترمذی حدیث رقم:۱۴۵۶ ،ابن ماجۃ حدیث رقم:۲۵۶۱ ،مسند احمد حدیث رقم:۲۷۳۵ ،مستدرک حاکم حدیث رقم:۸۲۱۳]۔الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے قوم لوط والا عمل کرتے ہوئے دیکھو تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔

حَدُّ السَّارِقِ

چوری کی حد

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا [المائدۃ:۳۸]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: چوری کرنیوالا مرد اور چوری کرنیوالی عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ ان دونوں کے لیے بدلہ ہے۔

(1371)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا قَطْعَ اِلَّا فِي عَشَرَةِ دَرَاهِمَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِي فِي الْاَوْسَطِ [المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:۷۱۴۲ ، سنن الدار قطنی حدیث رقم:۳۳۹۷]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: کم از کم دس درہم کی چوری پر ہاتھ کٹتے ہیں۔

(1372)۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ ﷺ قَالَ اِذَا سَرَقَ السَّارِقُ قُطِعَتْ يَدُهُ الْيُمْنٰى، فَاِنْ عَادَ قُطِعَتْ رِجْلُهُ الْيُسْرٰى فَاِنْ عَادَ ضُمِنَ السِّجْنَ حَتّٰى يَحْدُثَ خَيْراً ، اِنِّي لَاَسْتَحْيِي مِنَ اللّٰهِ اَنْ

اَدَعَهُ لَيسَ لَهُ يَدٌ يَأْكُلُ بِهَا وَيَسْتَنْجِي بِهَا وَرِجْلٌ يَمْشِي عَلَيْهَا رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي كِتَابِ الْآثَارِ [كتاب الآثار حديث رقم: ۶۲۸، السنن الکبریٰ للبیہقی ۸/۲۷۵، المصنف لابن ابی شیبۃ ۶/۴۸۵، المصنف لعبدالرزاق حدیث رقم: ۱۸۷۶۴، ۱۸۷۶۶]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب ﷛ فرماتے ہیں کہ جب چور چوری کرے تو اس کا دایاں ہاتھ کاٹا جائے۔ اگر دوبارہ چوری کرے تو اس کا بایاں پاؤں کاٹا جائے۔ اگر پھر بھی چوری کرے تو اُسے قید میں پابند کیا جائے حتیٰ کہ سدھر جائے۔ مجھے اللہ سے حیا آتی ہے کہ میں اسے اس حال میں چھوڑ دوں کہ اس کا کوئی ہاتھ نہ ہو جس سے کھائے اور استنجا کرے اور پاؤں نہ ہو جس پر وہ چلے۔

(1373)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷛ قَالَ لَيسَ عَلَى النَّبَّاشِ قَطْعٌ رَوَاهُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ [المصنف لابن ابی شیبۃ ۶/۵۳۱]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷛ فرماتے ہیں کہ کفن چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔

حَدُّ شَارِبِ الْخَمْرِ

شرابی کی حد

(1374)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ مِنَ الْعِنَبِ خَمْراً وَاَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ۲/۲۹۷]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بعض انگوروں سے شراب بنتی ہے اور میں تمہیں ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں۔

(1375)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷛ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗدَ وَالتِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم: ۳۶۸۱، ترمذی حدیث رقم: ۱۸۶۵، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۳۹۳]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت جابر ﷛ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ دے اس کی کم

مقدار بھی حرام ہے۔

(1376)۔ وَعَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدَّيْلِمِي اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَشَارَ فِي الْخَمْرِ يَشْرَبُهَا الرَّجُلُ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ اَرٰى اَنْ نَجْلِدَهُ ثَمَانِينَ جَلْدَةً، فَاِنَّهُ اِذَا شَرِبَ سَكِرَ وَاِذَا سَكِرَ هَذٰى وَاِذَا هَذٰى افْتَرٰى، فَجَلَدَ عُمَرُ فِي الْخَمْرِ ثَمَانِينَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَوَصَلَهُ الدَّارَقُطْنِي وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَلَيْهِ اِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ [مؤطا امام مالک حدیث رقم: ۲ من کتاب الاشربة، سنن الدارقطنی حدیث رقم: ۳۲۹۰، المستدرک للحاکم حدیث رقم: ۸۲۹۹]۔

ترجمہ: حضرت ثور بن زید دیلمی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ﷛ نے شراب کے بارے میں مشورہ لیا جسے آدمی نے پیا ہو۔ حضرت علی ﷛ نے آپ سے عرض کیا کہ میرے خیال میں ہم اسے اسی کوڑے ماریں۔ اس لیے کہ جب وہ پیئے گا تو نشے میں آئے گا۔ جب نشے میں ہوگا تو ہذیان بولے گا۔ جب ہذیان بولے گا تو بہتان لگائے گا (اور بہتان کی سزا اسی کوڑے ہے)۔ بس حضرت عمر ﷛ نے شراب پینے پر اسی کوڑے مارے۔ اس پر تمام صحابہ کا اجماع ہے۔

دَرْءُ الْحُدُوْدِ بِالشُّبُهَاتِ

شبہات کے ذریعے حدود کو ٹالنا

(1377)۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَعَافَوا الْحُدُوْدَ فِيْمَا بَيْنَكُمْ، فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِي [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۳۷۶، نسائی حدیث رقم: ۴۸۸۶]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ انکے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ﷛ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپس میں حدود کو معاف کر کرا لیا کرو۔ حد کا مقدمہ جب مجھ تک پہنچ گیا تو حد واجب ہو گئی۔

(1378)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِدْرَءُوا الْحُدُوْدَ بِالشُّبُهَاتِ رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِي مُسْنَدِهِ [مسند امام اعظم صفحة ۱۵۷]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حدود کو شبہات کے ذریعے ٹالو۔

(1379)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِدْرَءُ وا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ كَانَ لَهٗ مَخْرَجٌ فَخَلُّوا سَبِيْلَهٗ، فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْهِ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ وَهِيَ فِي التِّرْمِذِيِّ وَكِتَابِ الْاٰثَارِ وَغَيْرِهَا [ترمذی حدیث رقم:١٤٢٤، کتاب الآثار حدیث رقم:٦١٨، السنن الکبریٰ للبیہقی ٨/٢٣٨]۔

الحدیث صحیح ولہ طرق وشواھد

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک تمہارا بس چلے مسلمانوں سے حدود ٹالنے کی کوشش کرو۔ اگر اسکے بچ نکلنے کا راستہ موجود ہو تو اسکے راستے سے ہٹ جاؤ۔ اگر حکمران معاف کرنے میں غلطی کر جائے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ سزا دینے میں غلطی کر جائے۔ اس پر کثرت سے احادیث موجود ہیں۔

مَا لَا يُدَّعٰى عَلَى الْمَحْدُوْدِ اَوْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ حُبُّ النَّبِيِّ ﷺ

جسے حد لگے یا جس کے دل میں نبی کریم ﷺ کی محبت ہو اسے کیا نہیں کہنا چاہیے

(1380)۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا اِسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ يُلَقَّبُ حِمَارًا كَانَ يُضْحِكُ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ جَلَدَهٗ فِي الشَّرَابِ فَاُتِيَ بِهٖ يَوْمًا، فَاَمَرَ بِهٖ فَجُلِدَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ مَا اَكْثَرَ مَا يُؤْتٰى بِهٖ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَلْعَنُوْهُ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:٦٧٨٠]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی جس کا نام عبداللہ تھا اور اسے لوگ حمار کہتے تھے، وہ نبی کریم ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا۔ اسے نبی کریم ﷺ نے شراب نوشی کی سزا کے طور پر کوڑے لگوائے تھے۔ ایک دن پھر اسے لایا گیا۔ آپ ﷺ نے حکم دیا اور اسے کوڑے مارے گئے۔ حاضرین میں سے ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا اے اللہ اس پر لعنت بھیج یہ بار بار یہی کام کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس پر لعنت مت بھیجو۔ اللہ کی قسم میں

جانتا ہوں کہ یہ اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکھتا ہے۔

(1381)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ ﷺ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ ، فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَخْزَاكَ اللّٰهُ ، قَالَ لَا تَقُولُوا هٰكَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۶۷۷۷ ، ابو داؤد حدیث رقم:۴۴۷۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے مارو۔ ہم میں سے کوئی اپنے ہاتھ سے مار رہا تھا، کوئی اپنے جوتے سے مار رہا تھا اور کوئی اپنے کپڑے سے مار رہا تھا۔ جب وہ واپس پلٹا تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا اللہ تجھے ذلیل کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح نہ کہو۔ اسکے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔

بَابُ التَّعْزِيرَاتِ

تعزیرات کا باب

(1382)۔ عَنْ اَبِی بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِی حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَ مُسْلِمٌ [بخاری حدیث رقم: ۶۸۴۸، ۶۸۵۰، ۶۸۴۹، مسلم حدیث رقم: ۴۴۶۰، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۴۹۲، ۴۴۹۱، ترمذی حدیث رقم: ۱۴۶۳، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۶۰۱]۔

ترجمہ: حضرت ابی بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی کو دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے جائیں ، اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے سوائے۔

(1383)۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَلَغَ حَدًّا فِی غَيْرِ حَدٍّ فَهُوَ مِنَ الْمُعْتَدِينَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِی سُنَنِهِ [السنن الکبری للبیھقی ۸/۳۲۷]۔

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جو حاکم حد والے جرم کے علاوہ

کسی محرم کو حد کے برابر سزا سوائے وہ حد سے گزرنے والوں میں سے ہے۔

(1384)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُودِيُّ فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ، وَاِذَا قَالَ يَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ، وَمَنْ وَقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذی حدیث رقم: ۱۴۶۲، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۲۵۶۸]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: جب کسی آدمی نے کسی کو کہا اے یہودی! تو اسے بیس کوڑے مارو۔ اگر اس نے کہا اے مخنث! تو اسے بیس کوڑے مارو اور جو محرم سے زنا کرے اسے قتل کردو۔

(1385)۔ وَعَنْ عُمَرَ ﷛ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا وَجَدْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَاَحْرِقُوا مَتَاعَهُ وَاضْرِبُوهُ رَوَاهُ اَبُودَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِي [ابو داؤد حدیث رقم: ۲۷۱۳، ترمذی حدیث رقم: ۱۴۶۱]۔ قال الترمذی غریب

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ﷛ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب تم کسی آدمی کو دیکھو جس نے اللہ کی راہ میں خیانت کی ہے تو اس کا سامان جلا دو اور اسے کوڑے مارو۔

(1386)۔ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ غَرَّبَ عُمَرُ ﷛ رَبِيعَةَ بْنَ اُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ فِي الشَّرَابِ اِلٰى خَيْبَرَ فَلَحِقَ بِهِرَقْلَ فَتَنَصَّرَ، فَقَالَ عُمَرُ لَا اُغَرِّبُ بَعْدَهُ مُسْلِمًا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الْمُصَنَّفِ [المصنف لعبدالرزاق حدیث رقم: ۱۷۰۴۰]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسیب ﷛ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ﷛ نے ربیعہ بن امیہ بن خلف کو شراب نوشی کے جرم میں ملک بدر کر دیا تو وہ ہرقل کے ساتھ جا کر مل گیا اور عیسائی ہو گیا۔ حضرت عمر ﷛ نے فرمایا: میں اس کے بعد کسی مسلمان کو ملک بدر نہیں کروں گا۔

بَابُ الْاِتِّحَادِ بَيْنَ الْمَمَالِكِ الْاِسْلَامِيَّةِ وَالْحِكْمَةِ الْخَارِجِيَّةِ

اسلامی ممالک کے درمیان اتحاد اور خارجہ پالیسی

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ [الحجرات:١٠] اللہ تعالی نے فرمایا: مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ وَ قَالَ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ [الانفال:٦١] اور فرمایا: اگر وہ لوگ صلح پر آمادہ ہو جائیں تو آپ بھی اس کے لیے آمادہ ہو جائیں اور اللہ پر بھروسہ کریں۔ وَ قَالَ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ [المائدۃ:٢] اور فرمایا: نیکی اور تقویٰ کے معاملے میں تعاون کرو اور گناہ اور سرکشی کے معاملے میں تعاون مت کرو۔ وَ قَالَ اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ [المائدۃ:١] اور فرمایا: وعدے پورے کرو۔ وَ قَالَ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ [الانفال:٥٨] اور فرمایا: اگر کسی قوم کی طرف سے آپ کو خیانت کا ڈر ہو تو معاہدہ سیدھا ان کی طرف پھینک دو۔ وَ قَالَ اِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا [الحجرات:٦] اور فرمایا: اگر تمہارے پاس کوئی کچا آدمی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لو۔ وَ قَالَ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ وَ قَالَ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً [الانبیاء:٩٢] اور فرمایا: تم میں ان کے جاسوس موجود ہیں۔ اور فرمایا: یہ تمہاری امت، امت واحدہ ہے۔ وَ قَالَ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاءَ [آل عمران:٢٨] اور فرمایا: مومن کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں۔

(1387)۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ، وَاِنِ اشْتَكٰى رَأْسُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:٦٥٨٩، مسند احمد حدیث رقم:١٨٤٦٣، بخاری حدیث رقم:٥٦٨٩]۔

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن ایک آدمی کی طرح ہیں۔ اگر اس کی آنکھ بیمار ہو تو وہ سارا بیمار پڑ جاتا ہے۔ اگر اس کا سر بیمار ہو جائے تو وہ سارا بیمار پڑ جاتا ہے۔

(1388)۔ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا، ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم:٦٥٨٥، بخاری حدیث رقم:٤٨١، ٢٤٤٦، ٦٠٢٦، ترمذی حدیث رقم:١٩٢٨، نسائی حدیث رقم:٢٥٦٠]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن، مومن کے لیے دیوار کی طرح ہے۔ جس کی اینٹیں ایک دوسری کو مضبوط کرتی ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈال دیں۔

(1389)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اُنْصُرْ اَخَاکَ ظَالِماً اَوْ مَظْلُوماً، فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنْصُرُهُ مَظْلُوماً فَكَيْفَ اَنْصُرُهُ ظَالِماً؟ قَالَ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَذٰلِكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۶۵۸۲، بخاری حدیث رقم: ۲۴۴۳، ۲۴۴۴، ۶۹۵۲، ترمذی حدیث رقم: ۲۲۵۵، مسند احمد حدیث رقم: ۱۱۹۵۵]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کر، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اس کی مظلوم ہونے کی حالت میں تو مدد کروں لیکن ظالم ہو تو کیسے مدد کروں؟ فرمایا: اسے ظلم سے منع کر۔ یہ تیری طرف سے اس کی مدد ہے۔

(1390)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ اَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَومِ الْقِيمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ اللّٰهُ يَومَ الْقِيمَةِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۶۵۷۸، بخاری حدیث رقم: ۲۴۴۲، ترمذی حدیث رقم: ۱۴۲۶، ابوداؤد حدیث رقم: ۴۸۹۳]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے دشمن کے حوالے کرتا ہے۔ جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں رہا اللہ اس کی حاجت پوری کرنے میں رہا۔ جس نے کسی مسلمان کی مشکل کشائی کی۔ اللہ قیامت کے دن کی مشکلات میں اس کی مشکل کشائی کرے گا اور جس نے مسلمان کا عیب چھپایا اللہ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا۔

(1391)۔ وَعَنْ عَمْرِو بنِ عَوفٍ الْمُزَنِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ، اَلصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ اِلَّا صُلْحاً حَرَّمَ حَلَالاً اَوْ اَحَلَّ حَرَاماً وَالْمُسْلِمُونَ عَلٰى شُرُوطِهِمْ اِلَّا شَرْطاً حَرَّمَ

حَلالاً اَوْ اَحَلَّ حَرَاماً رَوَاهُ التِرمَذِی وَابنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:۱۳۵۲، ابن ماجة حدیث رقم:۲۳۵۳، ابو داؤد حدیث رقم:۳۵۹۴]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عمرو بن عوف مزنی نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے۔ سوائے اس صلح کے جو حلال کو حرام کر دے یا حرام کو حلال کر دے۔ مسلمان اپنی شرائط پر قائم رہیں گے سوائے ایسی شرط کے جو حلال کو حرام کر دے یا حرام کو حلال کر دے۔

(1392)۔ وعن اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اِنَّ قُرَیْشاً صَالَحُوا النَّبِیَّ ﷺ فَاشْتَرَطُوا عَلَی النَّبِیِّ ﷺ اَنَّ مَنْ جَآئَنَا مِنکُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَیکُمْ، وَمَنْ جَآئَکُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوهُ عَلَینَا، فَقَالُوا یَارَسُولَ اللّٰهِ اَنَکْتُبُ هٰذَا ؟ قَالَ نَعَمْ، اِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَیهِمْ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ جَآئَنَا مِنْهُمْ سَیَجْعَلُ اللّٰهُ لَهٗ فَرَجاً وَمَخْرَجاً رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۴۶۳۲]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قریش نے نبی کریم ﷺ سے صلح کی۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ یہ شرط ٹھہرائی کہ جو آپ میں سے ہمارے پاس آئے گا ہم اسے آپ کو واپس نہیں کریں گے اور جو ہم میں سے آپ کے پاس آئے گا آپ اسے ہمارے حوالے کر دیں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم یہ لکھ لیں؟ فرمایا: ہاں۔ ہم میں سے جو بھی ان کے پاس جائے گا اسے اللہ ہی نے دور کیا ہو گا اور ان میں سے جو ہمارے پاس آئے گا اللہ جلد ہی اس کے لیے آسانی اور نکلنے کا راستہ فراہم فرمائے گا۔

(1393)۔ وَعَنِ الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ اَنَّهُمْ اصْطَلَحُوا عَلٰی وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِینَ یَأْمَنُ فِیهِنَّ النَّاسُ وَعَلٰی اَنَّ بَیْنَنَا عَیْبَةً مَکْفُوفَةً وَاَنَّهُ لَا اِسْلَالَ وَلَا اِغْلَالَ رَوَاهُ اَبُو دَاؤد [ابو داؤد حدیث رقم:۲۷۶۶]۔ صحیح وله شواهد فی البخاری وغیره

ترجمہ: حضرت مسور اور مروان سے روایت ہے کہ انہوں نے دس سال تک جنگ نہ لڑنے پر صلح کی تھی۔ لوگ اس عرصے میں امن سے رہیں گے۔ ہمارے سینے صاف ہوں گے، نہ تلوار سونتی جائے گی اور نہ زرہ پہنی جائے گی۔

(1394)۔ وَعَنْ صَفْوَانَ بنِ سُلَیمٍ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ اَبْنَآئِ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ آبَائِهِمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِداً اَوِ انْتَقَصَهُ اَوْ کَلَّفَهُ فَوقَ طَاقَتِهِ اَوْ اَخَذَ مِنْهُ شَیْئاً

بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ، فَاَنَا حَجِيجُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم: ۳۰۵۲]۔ اسنادہ جید

ترجمہ: حضرت صفوان بن سلیم نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے متعدد بیٹوں سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اپنے آباء سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! جس نے معاہدے والے آدمی پر ظلم کیا یا اس کا نقصان کیا یا اس پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالا یا اس کی دلی خوشی کے بغیر اس سے کوئی چیز لی، میں قیامت کے دن اس کے مقابلے پر کھڑا ہوں گا۔

(1395)۔ وَعَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ الرُّوْمِ عَهْدٌ وَكَانَ يَسِيْرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ حَتّٰى اِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ اَغَارَ عَلَيْهِمْ فَجَآءَ رَجُلٌ عَلٰى فَرَسٍ اَوْ بِرْذَوْنٍ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَفَآءٌ لَا غَدْرًا، فَنَظَرُوْا فَاِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ، فَسَاَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحُلَّنَّ عَهْدًا وَلَا يَشُدَّنَّهُ حَتّٰى يَمْضِيَ اَمَدُهُ اَوْ يَنْبِذَ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [ابو داؤد حدیث رقم: ۲۷۵۹، ترمذی حدیث رقم: ۱۵۸۰]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت سلیم بن عامر فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ ﷺ اور رومیوں کے درمیان معاہدہ تھا۔ وہ ان کی سرحدوں کے آس پاس منڈلاتے تھے تاکہ معاہدے کی مدت ختم ہو تو ان پر حملہ کریں۔ ایک آدمی عام گھوڑے یا شاید ترکی گھوڑے پر سوار ہو کر آیا اور کہہ رہا تھا اللہ اکبر، اللہ اکبر۔ وفا کا سوال ہے غدر کا نہیں۔ انہوں نے غور سے دیکھا تو وہ عمرو بن عبسہ ﷺ تھے۔ حضرت معاویہ ﷺ نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا کسی قوم کے ساتھ معاہدہ ہو تو اس معاہدے کو نہ توڑے اور نہ ہی نیا معاہدہ کرے جب تک اس کی مدت نہ گزر جائے یا صاف صاف ان کی طرف پھینک نہ دے۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ ﷺ لوگوں کو لے کر واپس چلے گئے۔

(1396)۔ وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ ﷺ قَالَ بَعَثَتْنِيْ قُرَيْشٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُلْقِيَ فِيْ قَلْبِي الْاِسْلَامُ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اَرْجِعُ اِلَيْهِمْ اَبَدًا، قَالَ اِنِّيْ لَا اَخِيْسُ

بِالعَهدِ وَلَا اَحبِسُ البُرُدَ وَلٰكِن ارجِعْ ، فَاِنْ كَانَ فِي نَفسِكَ الَّذِي فِي نَفسِكَ الاٰنَ فَارجِعْ ، قَالَ فَذَهَبتُ ثُمَّ اَتَيتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَسلَمتُ رَوَاهُ ابُو دَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم:۲۷۵۸]۔ سندہ صحیح

ترجمہ: حضرت رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قریش نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا۔ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کے رخِ زیبا کی زیارت کی تو میرے دل میں اسلام داخل ہو گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ کی قسم میں ان کی طرف کبھی بھی واپس نہیں جاؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا اور حقائق کو نہیں چھپاتا۔ بلکہ تم لوٹ جاؤ۔ اگر تمہارے دل میں وہی رہا جو تمہارے دل میں اب ہے تو واپس آ جانا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں چلا گیا۔ پھر میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور مسلمان ہو گیا۔

(1397)۔ وَعَن عَمرِو بنِ الحَمِقِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ اٰمَنَ رَجُلًا عَلٰى نَفسِهٖ فَقَتَلَهُ اُعطِيَ لِوَآءَ الغَدرِ يَومَ القِيَامَةِ رَوَاهُ فِي شَرحِ السُّنَّةِ [شرح السنة حدیث رقم:۲۷۱۷، ابن ماجة حدیث رقم:۲۶۸۸، مسند احمد حدیث رقم:۲۲۰۰۵، ۲۲۰۰۷]۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی آدمی سے امن مانگا اور اس نے اسے قتل کر دیا اسے قیامت کے دن غداری کا جھنڈا دیا جائے گا۔

بَابُ رَدِّ الجُمهُورِيَّةِ المَغرِبِيَّةِ

مغربی جمہوریت کا رد

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هَلْ يَستَوِي الَّذِينَ يَعلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعلَمُونَ [الزمر:۹] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے لوگ برابر ہوتے ہیں۔

مَرَّ حَدِيثُ طَلَبِ الاِمَارَةِ اس سے پہلے امارت طلب کرنے والی حدیث گزر چکی ہے۔

(1398)۔ وَعَن وَاثِلَةَ بنِ الاَسقَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا العَصَبِيَّةُ ؟ قَالَ اَن تُعِينَ قَومَكَ عَلَى الظُّلمِ رَوَاهُ ابُو دَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم:۵۱۱۹، ابن ماجة حدیث رقم:۳۹۴۹]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ عصبیت کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تو ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرے۔

(1399)۔ وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيْرَتِهٖ مَالَمْ يَأْثَمْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم: ۵۱۲۰]۔ ضعیف

ترجمہ: حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب کیا اور فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے کنبے کی طرف سے دفاع اس وقت تک کرے جب تک گناہ نہ ہو۔

(1400)۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوْا وَتَجِدُوْنَ خَيْرَ النَّاسِ فِيْ هٰذَا الشَّانِ أَشَدَّهُمْ لَهٗ كَرَاهِيَةً، وَتَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَأْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَيَأْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۳۴۹۳، ۳۴۹۴]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: لوگوں کو تم طرح طرح کا پاؤ گے۔ ان میں سے جو جاہلیت میں سب سے بہتر تھے وہ جب سمجھ جائیں گے تو اسلام میں بھی سب سے بہتر ہوں گے اور تم دیکھو گے کہ لوگوں میں سب سے اچھا آدمی حکمرانی کو سب سے زیادہ ناپسند کرے گا اور تم سب سے زیادہ شرارتی آدمی کو دو رُخا دیکھو گے جو ان کے پاس ایک چہرے سے ساتھ آئے گا اور اُن کے پاس دوسرے چہرے کے ساتھ جائے گا۔

بَابُ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ وَدَعْوَةِ الْإِسْلَامِ

کفار کو خط لکھنا اور اسلام کی دعوت دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيْعًا [الاعراف: ۱۵۸] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فرمادو اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

(1401)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ إِلٰى قَيْصَرَ يَدْعُوْهُ إِلٰى

الْإِسْلَامِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَيْهِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى لِيَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ فَإِذَا فِيهِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ ، سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ ، وَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ إِثْمُ الْأَرِيسِيِّينَ وَ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئاً وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضاً أَرْبَاباً مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ[مسلم حديث رقم:۴۶۰۷، بخاری حدیث رقم: ۲۹۴۱، ترمذی حدیث رقم: ۲۷۱۷، ابو داؤد حدیث رقم: ۵۱۳۶]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قیصر کو اسلام کی دعوت دیتے ہوئے خط لکھا اور اس کا خط دے کر حضرت دحیہ کلبی کو بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ یہ خط بصریٰ کے حاکم کو دینا تا کہ وہ اسے قیصر تک پہنچا دے۔اس میں لکھا تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی طرف سے ہرقل بادشاہِ روم کی طرف۔

سلام ہو اس پر جس نے ہدایت کو قبول کیا۔اس کے بعد، میں تمہیں اسلام کی طرف دعوت دیتا ہوں۔مسلمان ہو جاؤ سلامت رہو گے۔اسلام لے آ ؤ گے تو اللہ تمہیں دوہرا اجر دے گا۔اگر منہ پھیرو گے تو تمہاری رعایا کا گناہ بھی تمہارے ذمے ہوگا اور اے اہلِ کتاب! اس کلمے کی طرف آ ؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے۔یہ کہ ہم اللہ کے سواء کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ ہی کسی کو اس کا شریک بنائیں اور نہ ہی ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سواء رب بنائے۔پھر اگر یہ لوگ منہ پھیریں تو کہو کہ ہمارے مسلمان ہونے پر گواہ رہو۔

(1402)۔ وَعَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ إِلَى كِسْرَى وَإِلَى قَيْصَرَ وَإِلَى النَّجَاشِيِّ وَإِلَى كُلِّ جَبَّارٍ، يَدْعُوهُ إِلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[مسلم

حدیث رقم: ۴۶۰۹، ترمذی حدیث رقم: ۲۷۱۶]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کسریٰ، قیصر، نجاشی اور ہر جابر کی طرف خط لکھا جس میں اسے اللہ کی طرف دعوت دی۔ یہ وہ نجاشی نہیں ہے جس کی نماز جنازہ نبی کریم ﷺ نے پڑھی تھی۔

(1403)۔ وَعَنْ اَبِی وَائِلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ اِلٰى اَهْلِ فَارِسٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ اِلٰى رُسْتَمَ وَمِهْرَانَ فِي مَلَأِ فَارِسٍ، سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّا نَدْعُوكُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَاَنْتُمْ صَاغِرُونَ، فَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاِنَّ مَعِيَ قَوماً يُحِبُّونَ الْقَتْلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَا يُحِبُّ فَارِسُ الْخَمْرَ، وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [شرح السنة حدیث رقم: ۲۶۶۸]۔ رجالہ ثقات

ترجمہ: حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید نے ایرانیوں کی طرف یہ خط لکھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خالد بن ولید کی طرف سے رستم اور مہران کی طرف فارس کے شہروں میں۔ سلام ہو اس پر جس نے ہدایت کو قبول کیا، اس کے بعد: ہم تمہیں اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔ اگر انکار کردو تو اپنے ہاتھ سے جزیہ دے کر ماتحت ہو کر رہو۔ اگر تم انکار کرو تو میرے پاس ایسی فوج ہے جو اللہ کی راہ میں موت سے اتنی محبت کرتی ہے جتنی محبت فارس والے شراب سے کرتے ہیں۔ سلام ہو اس پر جس نے ہدایت کو قبول کیا۔

بَابُ الْجِهَادِ وَهُوَ فَرْضٌ عَلَى الْكِفَايَةِ

جہاد کا باب اور یہ فرض کفایہ ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ [البقرة: ۲۱۶] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم پر جنگ فرض کر دی گئی ہے۔ وَ قَالَ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى [النساء: ۹۵] اور فرمایا: اللہ نے اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے

والوں کو بیٹھنے والوں پر درجہ میں فضیلت دی ہے۔ اور ان سب سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے۔ وَ قَالَ اِنۡفِرُوۡا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا [التوبۃ:۴۱] اور فرمایا: نکل جاؤ ہلکے پھلکے یا لدے ہوئے۔ وَ قَالَ یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الۡکُفَّارَ وَ الۡمُنَافِقِیۡنَ وَ اغۡلُظۡ عَلَیۡھِمۡ [التوبہ:۷۳] اور فرمایا: اے نبی کافروں اور منافقوں کے خلاف جہاد کرو اور ان پر سختی کرو۔

(1404)۔ عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّمَا الۡاِمَامُ جُنَّۃٌ یُقَاتَلُ مِنۡ وَّرَآئِہٖ وَ یُتَّقٰی بِہٖ رَوَاہُ مُسۡلِمٌ وَ الۡبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:۴۷۷۲، بخاری حدیث رقم:۲۹۵۷، نسائی حدیث رقم:۴۱۹۶]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام صرف ڈھال ہوتا ہے اس کی آڑ میں جنگ لڑی جاتی ہے اور اس کے پیچھے چھپا جاتا ہے۔

(1405)۔ وَ عَنۡ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ جَاھِدُوا الۡمُشۡرِکِیۡنَ بِاَمۡوَالِکُمۡ وَ اَنۡفُسِکُمۡ وَ اَلۡسِنَتِکُمۡ رَوَاہُ اَبُوۡدَاوٗدَ وَ النَّسَائِیُّ وَ الدَّارِمِیُّ [ابوداؤد حدیث رقم:۲۵۰۴، نسائی حدیث رقم:۳۰۹۶، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۴۳۵، مسند احمد حدیث رقم:۱۲۲۵۴]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: مشرکوں کے خلاف اپنے مال اور اپنی جانوں اور اپنی زبانوں سے جہاد کرو۔

(1406)۔ وَ عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ وَ الَّذِیۡ نَفۡسِیۡ بِیَدِہٖ لَوۡلَا اَنَّ رِجَالًا مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ لَا تَطِیۡبُ اَنۡفُسُھُمۡ اَنۡ یَّتَخَلَّفُوۡا عَنِّیۡ وَ لَا اَجِدُ مَا اَحۡمِلُھُمۡ عَلَیۡہِ مَا تَخَلَّفۡتُ عَنۡ سَرِیَّۃٍ تَغۡزُوۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ الَّذِیۡ نَفۡسِیۡ بِیَدِہٖ لَوَدِدۡتُّ اَنۡ اُقۡتَلَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ثُمَّ اُحۡیَا ثُمَّ اُقۡتَلَ ثُمَّ اُحۡیَا ثُمَّ اُقۡتَلَ ثُمَّ اُحۡیَا ثُمَّ اُقۡتَلَ رَوَاہُ مُسۡلِمٌ وَ الۡبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:۴۸۵۹، بخاری حدیث رقم:۲۷۹۷، ابن ماجۃ حدیث رقم:۲۷۵۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اہل ایمان مجھ سے پیچھے رہ جانا پسند نہ کریں گے اور میرے پاس اتنی سواریاں ہیں

نہیں کہ میں سب کو ان پر سوار کرسکوں تو جو تم اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہو میں کسی دستے سے پیچھے نہ رہتا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میری یہ خواہش ہے کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں۔

(1407)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ۴۸۷۳، بخاری حديث رقم: ۲۷۹۲، مسند احمد حديث رقم: ۲۲۹۳۴]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں ایک دن یا رات دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہے۔

(1408)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا الدَّيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ۴۸۸۳]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں قتل ہونا ہر گناہ کو چھپا دیتا ہے سوائے قرض کے۔

(1409)۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ﷛ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِياً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِياً فِي اَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ۴۹۰۲، بخاری حديث رقم: ۲۸۴۳، ابو داؤد حديث رقم: ۲۵۰۹، ابن ماجة حديث رقم: ۲۷۵۹، نسائی حديث رقم: ۳۱۸۰، مسند احمد حديث رقم: ۱۷۰۴۱]۔

ترجمہ: حضرت زید بن خالد ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں جہاد پر جانے والے کی تیاری کرائی اس نے جہاد کیا اور جو مجاہد گھر والوں کے پاس نگرانی کے لیے ٹھہرا اس نے بھی جہاد کیا۔

اِعْدَادُ السَّلَاحِ لِلْجِهَادِ

جہاد کے لیے ہتھیاروں کی تیاری

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاَعِدُّوْا لَھُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّۃٍ [الانفال:٦٠] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس قدر ہو سکے دشمنوں کے مقابلے پر اپنی طاقت تیار رکھو۔

(1410)۔ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّۃَ الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّۃَ الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّۃَ الرَّمْیُ رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٤٩٤٦، ابو داؤد حدیث رقم:٢٥١٤، ابن ماجۃ حدیث رقم:٢٨١٣]۔

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جب کہ آپ منبر پر جلوہ افروز تھے۔ فرمایا: خبردار! طاقت تیر ہیں، خبردار! طاقت تیر ہیں، خبردار! طاقت تیر ہیں۔

(1411)۔ عَنْ جَابِرٍ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ مَکَّۃَ وَلِوَآئُہٗ اَبْیَضُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُ وَابْنُ مَاجَۃَ [ابو داؤد حدیث رقم:٢٥٩٢، ترمذی حدیث رقم:١٦٧٩، ابن ماجۃ حدیث رقم:٢٨١٧، نسائی حدیث رقم:٢٨٦٦]۔ الحدیث صحیح غریب

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ کا جھنڈا سفید تھا۔

فِیْ مَیْدَانِ الْحَرْبِ

جنگ کے میدان میں

(1412)۔ عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ ﷺ یَوْمَ اُحُدٍ اَرَأَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فَاَیْنَ اَنَا قَالَ فِی الْجَنَّۃِ فَاَلْقٰی تَمَرَاتٍ فِیْ یَدِہٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُ [مسلم حدیث رقم:٤٩١٣، بخاری حدیث رقم:٤٠٤٦، نسائی حدیث رقم:٣١٥٤]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ اُحد کے دن ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا، آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں اگر میں قتل کر دیا جاؤں تو میں کہاں ہوں گا؟ فرمایا: جنت میں۔ اس نے اپنے ہاتھ سے کھجوریں رکھ دیں، پھر جنگ لڑی حتیٰ کہ شہید کر دیا گیا۔

(1413)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۴۵۳۹، بخاری حدیث رقم: ۳۰۳۰، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۶۳۶، ترمذی حدیث رقم: ۱۶۷۴، مسند احمد حدیث رقم: ۱۴۳۱۸]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنگ دھوکا ہے۔

(1414)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ يَغْزُو بِاُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ مَعَهُ اِذَا غَزَا يَسْقِيْنَ الْمَآءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۴۶۸۲، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۵۳۱، ترمذی حدیث رقم: ۱۵۷۵]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جہاد فرماتے تو آپ کے ساتھ حضرت اُم سلیم اور انصار کی کچھ عورتیں بھی ہوتی تھیں۔ وہ پانی پلاتی تھیں اور زخمیوں کو دوا دیتی تھیں۔

(1415)۔ وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَخْلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ فَاَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَاُدَاوِي الْجَرْحَى وَاَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۴۶۹۰، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۲۸۵۶]۔

ترجمہ: حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سات جنگیں لڑیں۔ میں پیچھے انکی سواریوں کے پاس رہ جاتی تھی اور ان کیلئے کھانا تیار کرتی تھی اور زخمیوں کو دوا دیتی تھی اور مریضوں کی نگرانی کرتی تھی۔

(1416)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ انْطَلِقُوا بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ، لَا تَقْتُلُوا شَيْخاً فَانِياً، وَلَا طِفْلاً صَغِيراً، وَلَا امْرَاَةً، وَلَا تَغُلُّوا، وَضُمُّوا غَنَائِمَكُمْ، وَاَصْلِحُوا وَاَحْسِنُوا، فَاِنَّ اللّٰہَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ رَوَاهُ اَبُو دَاؤُد [ابو داؤد حدیث رقم: ۲۶۱۴]۔

الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روانہ ہو جاؤ، اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ کی سنگت میں اور رسول اللہ کی ملت پر، کسی قریب المرگ بوڑھے کو قتل نہ کرنا، نہ ہی چھوٹے بچے کو، نہ ہی عورت کو، خیانت نہ کرنا اور اپنی غنیمتیں جمع کرنا اور اصلاح کرنا اور احسان کرنا، بے شک اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(1417)۔ وَعَنْ اَبِی اُسَیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَوْمَ بَدْرٍ اِذَا اَکْثَبُوْکُمْ فَارْمُوْھُمْ وَلَا تَسُلُّوا السُّیُوْفَ حَتّٰی یَغْشَوْکُمْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد[ابو داؤد حدیث رقم:۲۶۶۴]۔ صحیح وشاھدہ فی البخاری رقم:۳۹۸۴۔

ترجمہ: حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: جب وہ تمہارے قریب آجائیں تو ان پر تیر چلانا۔ تلواریں اس وقت تک نہ سونتنا جب تک وہ تم پر چھا نہ جائیں۔

مَقَرُّ مَنْ اَنْکَرَ الْجِھَادَ

منکرین جہاد کا ٹھکانہ

(1418)۔ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یَزَالُ الْجِھَادُ حُلْوًا اَخْضَرًا مَا اَمْطَرَتِ السَّمَآءُ وَاَنْبَتَتِ الْاَرْضُ وَسَیَنْشَاُ نَشْوٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ یَقُوْلُوْنَ لَا جِھَادَ وَلَا رِبَاطَ اُولٰٓئِکَ ھُمْ وَقُوْدُ النَّارِ وَرِبَاطُ یَوْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِنْ عِتْقِ اَلْفِ رَقَبَۃٍ وَمِنْ صَدَقَۃِ اَھْلِ الْاَرْضِ جَمِیْعًا رَوَاہُ ابْنُ عَسَاکِرَ وَضَعَّفَ کَمَا فِیْ کَنْزِ الْعُمَّالِ[کنز العمال ۴/۳۲۸ حدیث رقم:۱۰۷۳۸]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاد اس وقت تک میٹھا اور سرسبز رہے گا جب تک آسمان پانی برساتا رہے گا اور زمین سبزہ اگاتی رہے گی۔ جلد ہی مشرق کی طرف سے ایک گروہ اٹھے گا جو کہیں گے نہ کوئی جہاد کی ضرورت ہے نہ جنگی رابطے کی۔ وہ لوگ جہنم کا ایندھن ہیں۔ حالانکہ اللہ کی راہ میں ایک دن کا جہاد ہزار غلام آزاد کرنے اور پورے اہل زمین کا صدقہ دینے سے بہتر ہے۔

كِتَابُ التَّصَوُّفِ

تصوف کی کتاب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَیُزَکِّیْھِمْ [البقرۃ:۱۲۹] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا نبی انہیں پاک کردیتا ہے۔ وَقَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی [الاعلی:۱۴] اور فرمایا: اس نے فلاح پائی جس نے تزکیہ اختیار کیا۔ وَقَالَ

اَلَّذِيۡنَ جَاهَدُوۡا فِيۡنَا لَنَهۡدِيَنَّهُمۡ سُبُلَنَا [العنکبوت: ۶۹] اور فرمایا: جن لوگوں نے ہمارے اندر مجاہدہ کیا ہم ان پر اپنے راستے ضرور کھول دیں گے۔

(1419) ۔عَنۡ عُمَرَ بۡنِ الۡخَطَّابِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ اَلۡاِحۡسَانُ اَنۡ تَعۡبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنۡ لَمۡ تَكُنۡ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ رَوَاهُ مُسۡلِمٌ وَالۡبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم: ۹۳، بخاری حدیث رقم: ۵۰، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۶۴]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے جیسے تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

بَابُ الۡاِخۡلَاصِ

اخلاص کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا اُمِرُوۡا اِلَّا لِيَعۡبُدُوا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ حُنَفَاءَ [البینۃ: ۵] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انہیں صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ اسی کے دین کے لیے مخلص اور مستقیم ہو کر صرف اللہ ہی کی عبادت کریں۔ وَقَالَ اِنَّ صَلَاتِيۡ وَنُسُكِيۡ وَمَحۡيَايَ وَمَمَاتِيۡ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ [الانعام: ۱۶۲] اور فرمایا: بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت خالص اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔ وَقَالَ لَنۡ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوۡمُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰكِنۡ يَّنَالُهُ التَّقۡوٰى مِنۡكُمۡ [الحج: ۳۷] اور فرمایا: اللہ تک نہ ہی ان کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ہی ان کے خون، بلکہ اس تک تمہاری طرف سے تقویٰ پہنچتا ہے۔

(1420) ۔عَنۡ عُمَرَ بۡنِ الۡخَطَّابِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الۡاَعۡمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِامۡرِئٍ مَانَوٰى، فَمَنۡ كَانَتۡ هِجۡرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ فَهِجۡرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَمَنۡ كَانَتۡ هِجۡرَتُهٗ اِلٰى دُنۡيَا يُصِيۡبُهَا اَوِامۡرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجۡرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيۡهِ رَوَاهُ مُسۡلِمٌ وَالۡبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم: ۴۹۲۷، بخاری حدیث رقم: ۱، ۵۴، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۲۰۱، ترمذی

حدیث رقم:۱۶۴۷، نسائی حدیث رقم:۷۵، مسند احمد حدیث حدیث رقم:۱۶۹]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن الخطابؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ کسی آدمی کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی۔ تو جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوئی، اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی۔ اور جس کی ہجرت دنیا کی خاطر ہوئی تا کہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت کی طرف ہوئی تا کہ اس سے نکاح کرے، تو اس کی ہجرت اسی طرف ہے جس طرف اس نے ہجرت کی۔

(1421)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰی قُلُوبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۶۵۴۳، ابن ماجة حدیث رقم:۴۱۴۳]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تمہاری شکلوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں کو اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔

(1422)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰی يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ، فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا، قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ حَتّٰی اسْتُشْهِدْتُ، قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُقَالَ جَرِیْءٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَءَ الْقُرْآنَ، فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا، قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ، قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِیءٌ فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ، وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ، فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا، قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ اَنْ يُنْفَقَ فِيهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ، قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِیَ فِی النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۴۹۲۳، نسائی حدیث رقم:۳۱۳۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تمام لوگوں سے پہلے جس

شخص کے بارے میں فیصلہ دیا جائے گا وہ ایک شہید ہونے والا آدمی ہوگا۔ اسے لایا جائے گا۔ اللہ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا۔ وہ اعتراف کرے گا۔ فرمائے گا تم نے دنیا میں کیا عمل کیا۔ وہ کہے گا میں نے تیری راہ میں جہاد کیا حتیٰ کہ میں شہید کر دیا گیا۔ فرمائے گا تم نے جھوٹ بولا ہے۔ بلکہ تم اس لیے لڑے تھے کہ تمہیں بہادر کہا جائے اور وہ کہا گیا۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا۔ اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا۔ حتیٰ کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ اور ایک آدمی جس نے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھا۔ اسے لایا جائے گا اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا۔ وہ اعتراف کرے گا۔ فرمائے گا تم نے دنیا میں کیا عمل کیا۔ وہ کہے گا میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور تیری خاطر قرآن پڑھا۔ فرمائے گا تم نے جھوٹ بولا ہے۔ بلکہ تم نے علم اس لیے حاصل کیا کہ تمہیں عالم کہا جائے اور تم نے قرآن پڑھا تا کہ تمہیں قاری کہا جائے اور وہ کہا گیا۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا۔ اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا حتیٰ کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا اور ایک آدمی جسے اللہ نے وسعت دی تھی اور اسے ہر طرح کی دولت سے نوازا تھا۔ اسے لایا جائے گا۔ اللہ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا۔ وہ اعتراف کرے گا۔ فرمائے گا تم نے دنیا میں کیا عمل کیا۔ وہ کہے گا میں نے کوئی ایسا راستہ نہیں چھوڑا جس میں خرچ کرنا تجھے پسند ہو اور میں نے اس میں تیری خاطر خرچ نہ کیا ہو۔ فرمائے گا تم نے جھوٹ بولا۔ بلکہ تم نے اس لیے خرچ کیا تھا کہ تجھے سخی کہا جائے اور وہ کہا گیا۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا۔ اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا پھر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

(1423)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلّٰى فِی الْعَلَانِيَةِ فَاَحْسَنَ، وَصَلّٰى فِی السِّرِّ فَاَحْسَنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذَا عَبْدِی حَقًّا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ۴۲۰۰]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ سرِ عام عبادت کرے تو اچھی طرح عبادت کرے اور چھپ کر عبادت کرے تو اچھی طرح کرے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرا بندہ ہے جس طرح بندہ ہونے کا حق ہے۔

بَابُ ضَرُورَةِ الشَّيْخِ وَالْبَيْعَةِ عَلٰى يَدِهٖ

مرشد کی ضرورت اور اس کے ہاتھ پر بیعت کا باب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ [الکھف:٦٥] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان دونوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک خاص بندے کو پالیا۔ وَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ [الفتح:١٠] اور فرمایا: بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے۔ وَ قَالَ فَبَایِعْھُنَّ [الممتحنہ:١٢] اور فرمایا: اے محبوب! عورتوں کو بیعت کرو۔ وَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ [التوبۃ:١١٩] اور فرمایا: سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ وَ قَالَ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ [الفاتحۃ:٦] اور فرمایا: ہمیں سیدھی راہ پر ثابت قدم رکھ۔ ان لوگوں کی راہ پر جن پر تو نے انعام فرمایا۔

(1424)۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ بَايِعُوْنِیْ عَلٰی اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰہِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِیْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰی مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰہِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ فِی الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰہُ فَهُوَ اِلَی اللّٰہِ اِنْ شَآءَ عَفَا عَنْهُ وَ اِنْ شَآءَ عَاقَبَهٗ ، فَبَايَعْنَاهُ عَلٰی ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ٤٤٦١، ٤٤٦٣، بخاری حدیث رقم: ١٨، ترمذی حدیث رقم: ١٤٣٩، سنن النسائی حدیث رقم: ٤١٦١، ٤١٦٢]۔

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کہ آپ کے اردگرد صحابہ کرام کی ایک جماعت موجود تھی: مجھ سے بیعت کرو اس بات پر کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناؤ گے۔ چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولادوں کو قتل نہیں کرو گے، اپنے پاس سے گھر کے کسی فرد پر بہتان نہیں باندھو گے اور نیک کاموں میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ تم میں سے جس نے وعدہ وفا کیا اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے اور جو ان

چیزوں میں سے کسی کا مرتکب ہوا اور دنیا میں ہی سزا دیا گیا تو یہ اس کے لیے کفارہ ہے اور جو ان چیزوں میں سے کسی کا مرتکب ہوا اور اللہ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو وہ اللہ کے سپرد ہے، اگر چاہے تو اس سے درگزر کرے اور اگر چاہے تو اسے سزا دے۔ ہم نے آپ ﷺ سے اس بات پر بیعت کی۔

بَابُ اِصْلَاحِ النَّفْسِ

نفس کی اصلاح کا باب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ [الیوسف:۵۳] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک نفس برائی کا ہی حکم دیتا ہے۔ وَ قَالَ لَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَۃِ [النور:۱۹] اور فرمایا: میں ملامت کرنے والے نفس کی ضرور قسم کھاتا ہوں۔ وَ قَالَ یٰٓاَیَّتُہَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَ ادْخُلِیْ جَنَّتِیْ [الفجر:۳۰-۲۷] اور فرمایا: اے مطمئن نفس! اپنے رب کی طرف لوٹ جا۔ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی، پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ وَ قَالَ وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُفْلِحُوْنَ [الحشر:۹، التغابن:۱۶] اور فرمایا: جو اپنے نفس کی سرکشی سے بچا لیا گیا وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ وَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰہَا وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰہَا [الشمس:۹، ۱۰] اور فرمایا: جس نے اسے صاف کیا وہ فلاح پا گیا اور جس نے اسے میلا کر دیا وہ خسارے میں رہا۔

(1425)۔ عَنْ فَضَالَۃَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْمُجَاھِدُ مَنْ جَاھَدَ نَفْسَہٗ فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ

رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ [شعب الایمان للبیہقی حدیث رقم:۱۱۱۲۳]۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت فضالہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بڑا مجاہد وہ ہے جس نے اللہ کی اطاعت کے لیے اپنے نفس کے خلاف جہاد کیا۔

(1426)۔ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ ، وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ہَوَاہَا وَ تَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَۃَ

[ترمذی حدیث رقم: ۲۴۵۹، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۴۲۶۰]۔الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس ﷛روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سمجھدار وہ ہے جس نے اپنے نفس کو جھکا یا اور موت کے بعد کیلئے عمل کیا اور نادان وہ ہے جس نے اپنے نفس کی خواہش کی پیروی کی اور اللہ سے امید رکھی۔

بَابُ الْحُبِّ فِی اللّٰہِ وَ الْمُجَالَسَۃِ مَعَ الْفُقَرَآئِ

اللہ کی خاطر محبت اور فقراء میں بیٹھنے کا باب

وَ قَالَ وَ اصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَ الْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ وَ لَا تَعْدُ عَیْنَاکَ عَنْھُمْ [الکھف: ۲۸] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے آپ کو ان لوگوں کے پاس روکو جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ وہ اسکی رضا کے طالب ہیں اور ان سے اپنی نگاہیں مت ہٹاؤ۔

(1427)۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ ﷛ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی؟ قَالَ قَائِلٌ اَلصَّلٰوۃُ وَ الزَّکٰوۃُ، وَ قَالَ قَائِلٌ اَلْجِھَادُ، قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَ الْبُغْضُ فِی اللّٰہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم: ۲۱۳۶۱، ابوداؤد حدیث رقم: ۴۵۹۹]۔ سندہ ضعیف

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷛فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکلے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا ہے۔ کسی نے کہا نماز اور زکوٰۃ، کسی نے کہا جہاد۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا عمل اللہ کی خاطر محبت اور اللہ کی خاطر دشمنی ہے۔

(1428)۔ وَعَنْ عُمَرَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ لَاُنَاسًا مَا ھُمْ بِاَنْبِیَآئَ وَ لَا الشُّھَدَآئَ یَغْبِطُھُمُ الْاَنْبِیَآئُ وَ الشُّھَدَآئُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِمَکَانِھِمْ مِنَ اللّٰہِ، قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تُخْبِرُنَا مَنْ ھُمْ قَالَ ھُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰہِ عَلٰی غَیْرِ اَرْحَامٍ بَیْنَھُمْ وَ لَا اَمْوَالٍ یَتَعَاطَوْنَھَا فَوَ اللّٰہِ اِنَّ وُجُوْھَھُمْ لَنُوْرٌ وَ اِنَّھُمْ لَعَلٰی نُوْرٍ لَا یَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَ لَا یَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ، وَ قَرَئَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآئَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَ لَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ [ابوداؤد

حديث رقم:۳۵۲۷]۔ وروى البغوی فی شرح السنة مثله عن ابی مالک الاشعری(حدیث رقم:۳۴۶۴) والترمذی عن معاذ بن جبل (حدیث رقم:۲۳۹۰)الحدیث صحیح ثابت

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ کے بندوں میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ نہ تو وہ انبیاء ہیں اور نہ ہی شہداء ہیں۔ قیامت کے دن اللہ کی طرف سے انکا مرتبہ دیکھ کر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ ہمیں بتانا پسند فرمائیں گے کہ وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: ایسی قوم ہے جو اللہ کی خاطر روحانی محبت رکھتے ہوں گے، نہ کوئی رشتہ داری ہوگی اور نہ مالی لین دین ہوگا۔ اللہ کی قسم انکے چہرے نور ہوں گے اور وہ نور کے اوپر ہوں گے۔ وہ نہیں ڈریں گے جبکہ لوگ ڈر رہے ہوں گے اور غمگین نہیں ہوں گے جبکہ لوگ غمگین ہوں گے اور آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ خبردار بے شک اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہوگا نہ کوئی غم ہوگا۔

(1429)۔ وَعَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ ﷛ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَبَتْ مُحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ رَوَاهُ مَالِكٌ [مؤطا مالک کتاب الشعر باب ماجاء فی المتحابین فی اللہ:۱۶، مسند احمد حدیث رقم:۲۲۱۹۲]۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری محبت واجب ہوگئی میری خاطر آپس میں محبت کرنے والوں پر، میری خاطر مل بیٹھنے والوں پر، میری خاطر ایک دوسرے کی زیارت کرنے والوں پر اور میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں پر۔

(1430)۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ﷛ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [ترمذی حدیث رقم:۲۳۹۵، ابوداؤد حدیث رقم:۴۸۳۲، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۰۶۱، مسند احمد حدیث رقم:۱۱۳۴۳]۔ الحدیث صحیح رواہ الحاکم ایضاً وقال صحیح ووافقه الذهبی

ترجمہ: حضرت ابوسعید ﷛ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مومن کے سواء کسی کی صحبت میں مت بیٹھ اور تیرا کھانا کوئی نہ کھائے سوائے تقوے والے کے۔

(1431)۔ وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ

فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ۷۵۰۶، ابو داؤد حديث رقم: ۴۸۰۴]۔

ترجمہ: حضرت مقدادؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب منہ پر تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں مٹی پھینک دو۔

(1432)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَوْ اَنَّ عَبْدَیْنِ تَحَابَّا فِی اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَاحِدٌ فِی الْمَشْرِقِ وَآخَرُ فِی الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللهُ بَیْنَهُمَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَقُوْلُ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتَ تُحِبُّهُ فِیَّ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ [شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم: ۹۰۲۲]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر دو بندے آپس میں اللہ عزوجل کی خاطر محبت کرتے ہوں، ایک مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں ہو تو اللہ انہیں قیامت کے دن اکٹھا کردے گا اور فرمائے گا یہ ہے وہ بندہ جس سے تو میری خاطر محبت کرتا تھا۔

(1433)۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّ رَجُلاً زَارَ اَخًا لَهُ فِی قَرْیَةٍ اُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللهُ لَهُ فِی مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا، قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ؟ قَالَ اُرِیْدُ اَخًا لِی فِی هٰذِهِ الْقَرْیَةِ، قَالَ هَلْ لَكَ عَلَیْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ لَا غَیْرَ اَنِّی اَحْبَبْتُهُ فِی اللهِ، قَالَ فَاِنِّی رَسُوْلُ اللهِ اِلَیْكَ بِاَنَّ اللهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهُ فِیْهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۶۵۴۹]۔

ترجمہ: انہی نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی اپنے بھائی کی زیارت کے لیے دوسرے گاؤں میں گیا۔ اللہ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ بٹھا دیا۔ اس نے پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ کہا اس گاؤں میں اپنے بھائی کی زیارت کرنے جا رہا ہوں۔ پوچھا کیا تمہارا اس پر کوئی احسان ہے جس کا بدلہ لینے جا رہے ہو؟ کہا نہیں سوائے اس کے کہ میں اس سے اللہ کی خاطر محبت کرتا ہوں۔ اس نے کہا میں تیری طرف اللہ کا بھیجا ہوا (فرشتہ) ہوں یہ پیغام لایا ہوں کہ اللہ تجھ سے محبت کرتا ہے جیسا کہ تو نے اس سے اس کی خاطر محبت کی ہے۔

(1434)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهِ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ یُخَالِلُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمَذِی [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۸۳۳، ترمذی حدیث رقم: ۲۳۷۸]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، تم میں سے ہر ایک کو غور کر لینا چاہیے کہ اس کی دوستی کس کے ساتھ ہے۔

(1435)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ اَحَدُهُمَا يَأْتِى النَّبِىَّ ﷺ وَالْاٰخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ النَّبِىَّ ﷺ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِى [ترمذی حدیث رقم: ۲۳۴۵]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دو بھائی تھے۔ ان میں سے ایک نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوتا تھا اور دوسرا تجارت کرتا تھا۔ تاجر نے نبی کریم ﷺ سے اپنے بھائی کے خلاف (کام چوری کی) شکایت کی۔ آپ نے فرمایا شاید تجھے اسی کی وجہ سے رزق ملتا ہو۔

(1436)۔ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْداً دَعَا جِبْرِيْلَ فَقَالَ اِنِّىْ اُحِبُّ فُلَاناً فَاَحِبَّهُ، قَالَ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ، ثُمَّ يُنَادِىْ فِى السَّمَآءِ فَيَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَاناً فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَآءِ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقُبُوْلُ فِى الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْداً دَعَا جِبْرِيْلَ فَيَقُوْلُ اِنِّىْ اُبْغِضُ فُلَاناً فَاَبْغِضْهُ، قَالَ فَيُبْغِضُهُ جِبْرِيْلُ، ثُمَّ يُنَادِىْ فِىْ اَهْلِ السَّمَآءِ اَنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَاناً فَاَبْغِضُوْهُ، قَالَ فَيُبْغِضُوْنَهُ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَآءُ فِى الْاَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۶۷۰۵]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں فلاں سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ جبریل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر آسمان میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے تم سب اس سے محبت کرو۔ پھر آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر زمین میں بھی اس کے لیے مقبولیت پھیلا دی جاتی ہے اور جب اللہ کسی بندے سے بغض رکھتا ہے تو جبریل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں فلاں سے بغض رکھتا ہوں۔ تم بھی اس سے بغض رکھو۔ جبریل اس سے بغض کرنے لگتے ہیں پھر آسمان میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ فلاں شخص سے بغض رکھتا ہے تم سب اس سے بغض رکھو۔ وہ اس سے بغض رکھنے لگتے ہیں۔ پھر زمین میں بھی اس کے لیے بغض پھیلا دیا جاتا ہے۔

(1437)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِی الذّٰکِرِیْنَ اِنَّهُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی بِهِمْ جَلِیْسُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَفِی رِوَایَةِ الْبُخَارِی قَالَ هُمُ الْجُلَسَآءُ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُهُمْ [مسلم حدیث رقم: ۶۸۳۹، بخاری حدیث رقم: ۶۴۰۸]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذاکرین کے بارے میں فرمایا کہ یہ ایسی قوم ہے جن کے پاس بیٹھنے والا بدبخت نہیں رہتا۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ ایسے جلیس ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا بدبخت نہیں رہتا۔

بَابُ بَرَکَاتِ صُوَرِ اَحِبَّآءِ اللّٰهِ تعالٰی

اللہ کے پیاروں کی صورتوں کی برکات

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَوْلَا اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ [الیوسف: ۲۴] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر وہ اپنے رب کی برہان نہ دیکھ لیتا۔ وَقَالَ وَتَرٰاهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ وَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ [الاعراف: ۱۹۸] اور فرمایا: تو انہیں دیکھے گا کہ وہ تیری طرف غور سے دیکھ رہے ہیں مگر وہ پہچان نہیں رہے۔ وَقَالَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ [الکهف: ۲۸] اور فرمایا: وہ اللہ کی رضا کے متلاشی ہیں۔

(1438)۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِماً رَآنِی اَوْ رَآی مَنْ رَآنِی رَوَاهُ التِّرْمِذِی [ترمذی حدیث رقم: ۳۸۵۸]۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اس مسلمان کو آگ ہرگز نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا اسے دیکھا جس نے مجھے دیکھا۔

(1439)۔ وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخِیَارِکُمْ؟ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خِیَارُکُمُ الَّذِیْنَ اِذَا رُاُوْا ذُکِرَ اللّٰهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم: ۴۱۱۹، مسند احمد حدیث رقم: ۲۷۶۷۰]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت اسمآء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں بتاؤں تم میں بہترین کون ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا تم میں بہترین لوگ وہ ہیں کہ

جب انہیں دیکھا جائے تو اللہ یاد آ جائے۔

بَابُ الْمُرَاقَبَةِ

مراقبے کا باب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اُنْظُرْ مَاذَا تَرٰی [الصفت:۱۰۲] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دیکھ تجھے کیا نظر آتا ہے۔ وَ قَالَ سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْ اَنْفُسِهِمْ [حم سجدة:۵۳] اور فرمایا: ہم انہیں جلد ہی آفاق میں اور ان کی جانوں میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے۔

(1440)۔ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ ﷺ قَالَ ارْقُبُوا مُحَمَّداً فِیْ اَهْلِ بَیْتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم:۳۷۱۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق ﷺ سے مروی ہے کہ فرمایا: محمد کے اہل بیت میں مراقبہ کر کے محمد ﷺ کو دیکھا کرو۔

(1441)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِبَعْضِ جَسَدِیْ، فَقَالَ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْعَابِرُ سَبِیْلٍ ، وَعُدَّ نَفْسَکَ فِیْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَمَرَّ حَدِیْثُ الْاِحْسَانِ [ترمذی حدیث رقم:۲۳۳۳، ابن ماجة حدیث رقم:۴۱۱۴، مسند احمد حدیث رقم:۴۷۶۳]۔

الحدیث صحیح ورواہ البخاری الی عابر سبیل حدیث رقم:۶۴۱۶۔

ترجمہ: حضرت عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے جسم کو پکڑا اور فرمایا: دنیا میں اس طرح رہو جیسے تم بے وطن ہو یا مسافر ہو۔ اور اپنے آپ کو اہل قبور میں شمار کرو۔ اس سے پہلے حدیث احسان گزر چکی ہے۔

عِلْمُ الْاَسْرَارِ وَالْمُحَافَظَةُ عَلَی السِّرِّ

علم الاسرار اور راز کی حفاظت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ [البقرة:۱۲۹، الجمعة:۲] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا محبوب ان لوگوں کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ وَ قَالَ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا [الکهف

:۶۷] اور فرماتا ہے: آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکیں گے۔

(1442)۔عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وِعَاءَیْنِ فَاَمَّا الْاَوَّلُ فَبَثَثْتُهُ وَ اَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُومُ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۱۲۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو علم سیکھے ہیں ایک وہ ہے جسے میں بیان کرتا ہوں اور دوسرا وہ ہے کہ اگر میں اسے بیان کروں تو یہ رگ گردن کاٹ دی جائے۔

(1443)۔عَنْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِیِّ قَالَ: مَافَضَلَکُمْ اَبُوْبَکْرٍ بِکَثْرَةِ الصَّلٰوةِ وَ الصِّیَامِ وَلٰکِنْ بِالسِّرِّ الَّذِیْ وُقِرَ فِیْ قَلْبِهٖ [اخرجه الترمذی الحکیم فی النوادر ۳/۵۵ من قول بکر ابن عبدالله المزنی]۔صحیح، و قال کثیر من العلماء انه حدیث مرفوع [احیاء العلوم صفحة ۳۵، رسائل ابن العربی صفحة ۳۰، الیواقیت والجواهر صفحة ۴۳۷، سبع سنابل صفحة ۶۲]۔

ترجمہ: حضرت بکر بن عبداللہ مزنی فرماتے ہیں کہ: ابوبکر زیادہ نمازوں اور روزوں کی وجہ سے تم لوگوں سے آگے نہیں نکلے بلکہ اس راز کی وجہ سے آگے نکل گئے ہیں جو ان کے سینے میں سجا دیا گیا ہے۔

(1444)۔عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ الْخَضِرُ لِمُوْسٰی اِنَّکَ عَلٰی عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَکَهُ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهٗ، وَ اَنَا عَلٰی عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِیْهِ لَا تَعْلَمُهٗ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۶۱۶۳]۔

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت خضر نے حضرت موسیٰ (علیہما السلام) سے فرمایا: آپ کے پاس اللہ کے علم میں سے ایسا علم ہے جو اللہ نے آپ کو سکھایا ہے اسے میں نہیں جانتا، اور میرے پاس اللہ کے علم میں سے ایسا علم ہے جو اس نے مجھے سکھایا ہے اسے آپ نہیں جانتے۔

(1445)۔وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ ﷛ قَالَ اَتٰی عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ اَنَا اَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَسَلَّمَ عَلَیْنَا فَبَعَثَنِیْ فِیْ حَاجَةٍ فَاَبْطَاْتُ عَلٰی اُمِّیْ، فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ مَا حَبَسَکَ؟ فَقُلْتُ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِحَاجَةٍ قَالَتْ مَا حَاجَتُهٗ؟ قُلْتُ اِنَّهَا سِرٌّ قَالَتْ لَا تُخْبِرَنَّ بِسِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحَدًا، قَالَ اَنَسٌ وَ اللّٰهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهٖ اَحَدًا لَحَدَّثْتُکَ بِهٖ یَا ثَابِتُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۶۳۷۸]۔

ترجمہ: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ آپ ﷺ نے ہم سب کو سلام فرمایا۔ مجھے کسی کام کیلئے بھیجا۔ میں اپنی ماں کے پاس دیر سے پہنچا۔ جب میں گھر گیا تو امی نے پوچھا کہاں رہے ہو؟ میں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی کام کیلئے بھیجا تھا۔ والدہ نے کہا ان کا کیا کام تھا؟ میں نے کہا وہ راز ہے۔ والدہ نے کہا رسول اللہ ﷺ کا راز کسی کو مت بتانا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ثابت! اللہ کی قسم اگر میں نے کسی ایک کو بھی وہ راز بتانا ہوتا تو تجھے بتاتا۔

بَابُ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَعَلَامَاتِهِمْ

فقراء کی فضیلت اور ان کی علامات

(1446)۔ عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۷۴۳۲]۔

ترجمہ: حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ متقی، غنی اور پوشیدہ بندے سے محبت فرماتا ہے۔

(1447)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ وَاَبِي خَلَّادٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنْ رَأَيْتُمُ الْعَبْدَ يُعْطٰى زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوهُ فَاِنَّهُ يُلَقَّى الْحِكْمَةَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ [شعب الایمان للبیہقی حدیث رقم: ۴۹۸۵، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۴۱۰۱]۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو خلاد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی بندے کو دیکھو جسے دنیا سے بے رغبتی اور کم گوئی عطا ہوئی ہے تو اس کے قریب ہو جاؤ اسے حکمت دی گئی ہے۔

(1448)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۷۱۹۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کتنے ہی بکھرے اور غبار آلودہ بالوں

والے ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں دروازوں پر سے دھکے دیے جاتے ہیں اور اگر وہ کسی کام کے لیے اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم پوری کردے۔

(1449) ۔ وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ اِلَّا بِضُعَفَآئِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۲۸۹۶، نسائی حدیث رقم: ۳۱۷۸، مسند احمد حدیث رقم: ۱۴۹۷]۔

ترجمہ: حضرت مصعب بن سعد ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں مدد اور رزق محض تمہارے کمزوروں کی برکت سے ملا کرتا ہے۔

بَابُ اللَّطَائِفِ

لطائف کا باب

(1450) ۔ وَعَنْ اَبِی مَحْذُورَةَ ﷛ قَالَ خَرَجْتُ فِی نَفَرٍ، فَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالصَّلٰوةِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَسَمِعْنَا صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ وَنَحْنُ عَنْهُ مُتَنَكِّبُونَ، فَصَرَخْنَا نَحْكِيهِ نَهْزَأُ بِهِ، فَسَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَاَرْسَلَ اِلَيْنَا قَوْمًا فَاَقْعَدُونَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ اَيُّكُمُ الَّذِی سَمِعْتُ صَوْتَهُ قَدِ ارْتَفَعَ فَاَشَارَ اِلَیَّ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَصَدَقُوا، فَاَرْسَلَ كُلَّهُمْ وَحَبَسَنِی وَقَالَ لِی قُمْ فَاَذِّنْ، فَقُمْتُ وَلَا شَیْءَ اَكْرَهُ اِلَیَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا مِمَّا يَاْمُرُنِی بِهٖ، فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَاَلْقٰى عَلَیَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ التَّاذِينَ هُوَ بِنَفْسِهٖ، فَقَالَ قُلِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ لِی ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ دَعَانِی حِينَ قَضَيْتُ

التَّاذِينَ فَاَعْطَانِي صُرَّةً فِيهَا شَئٌ مِنْ فِضَّةٍ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى نَاصِيَةِ اَبِي مَحْذُورَةَ، ثُمَّ اَمَرَّهَا عَلَى وَجْهِهِ مِنْ بَيْنِ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ عَلَى كَبِدِهِ، ثُمَّ بَلَغَتْ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سُرَّةَ اَبِي مَحْذُورَةَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَمَرْتَنِي بِالتَّاذِينِ بِمَكَّةَ، قَالَ نَعَمْ قَدْ اَمَرْتُكَ، فَذَهَبَ كُلُّ شَئٍ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ كَرَاهِيَةٍ، وَعَادَ ذٰلِكَ كُلُّهُ مَحَبَّةً لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَدِمْتُ عَلَى عَتَّابِ بْنِ اَسِيدٍ عَامِلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ، فَاَذَّنْتُ مَعَهُ بِالصَّلٰوةِ عَنْ اَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:۷۰۸]۔

ترجمہ: حضرت ابومحذورہؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک گروپ کے ساتھ باہر نکلا۔ہم کسی راستے پر تھے کہ اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس رسول اللہ ﷺ کے مؤذن نے اذان دی۔ہم نے مؤذن کی آواز سنی اور ہم اس سے کوفت کھا رہے تھے۔ہم نے اس کا مذاق اڑانے کے لیے چیخ چیخ کر اس کی نقل اتارنا شروع کردی۔رسول اللہ ﷺ نے سن لیا۔ انہوں نے ہماری طرف آدمی بھیجے۔انہوں نے ہمیں آپ ﷺ کے سامنے بٹھا دیا۔فرمایا:تم میں سے کون ہے جس کی میں نے آواز بلند ہوتے سنی ہے۔سب لڑکوں نے میری طرف اشارہ کیا اور اس بات کی تصدیق کی۔آپ ﷺ نے ان سب کو چھوڑ دیا اور مجھے روک لیا۔اور مجھے فرمایا: کھڑا ہو جا اور اذان پڑھ۔میں کھڑا ہو گیا مگر مجھے نہ تو رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی چیز ناپسند تھی اور نہ اس سے جس کا وہ مجھے حکم دے رہے تھے۔میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔رسول اللہ ﷺ نے پہلے خود مجھے اذان سنائی۔فرمایا: کہو اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔پھر مجھے فرمایا کہ اونچی آواز سے کہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔نماز کے لیے آؤ، نماز کے لیے آؤ، فلاح کے لیے آؤ، فلاح کے لیے آؤ، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں۔

پھر میں جب اذان مکمل کر چکا تو مجھے بلایا اور مجھے ایک تھیلی دی جس میں چاندی کی کوئی چیز تھی۔پھر آپ

نے اپنا ہاتھ مبارک ابومحذورہ کے ماتھے پر رکھا۔ پھر اسے اس کے چہرے پر پھیرا، پستانوں کے درمیان، پھر اس کے شکم پر، پھر رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ مبارک ابومحذورہ کی ناف تک چلا گیا۔ پھر فرمایا: اللہ تجھے برکت دے اور تیرے اوپر برکت نازل کرے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ مجھے مکہ میں اذان پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں؟ فرمایا: ہاں میں نے تجھے اجازت دی۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے خلاف جتنی مخالفت تھی سب زائل ہوگئی۔ وہ سب کچھ رسول اللہ ﷺ کی محبت میں تبدیل ہوگیا۔ پھر میں عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا جو مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے نمائندہ تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق ان کے ساتھ اذان پڑھنی شروع کر دی۔

اَلتَّوَجُّهُ بِالْيَدِ

ہاتھ سے توجہ کرنا

(1451)۔عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي ، فَقَرَأَ قِرَاءَةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ اِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ، وَدَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ ، فَاَمَرَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَرَءَا فَحَسَّنَ شَاْنَهُمَا ، فَسَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيْبِ وَلَا اِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا قَدْ غَشِيَنِي ، ضَرَبَ فِي صَدْرِي ، فَفِضْتُ عَرَقًا ، وَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَى اللّٰهِ فَرَقًا ، فَقَالَ لِي يَا اُبَيُّ اُرْسِلَ اِلَيَّ اَنِ اقْرَءِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ اِلَيْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِي ، فَرَدَّ اِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَاْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ اِلَيْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِي فَرَدَّ اِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَاْهُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْئَلَةٌ تَسْاَلُنِيْهَا ، فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِي ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِي وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ اِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۱۹۰۴]۔

ترجمہ: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں موجود تھا۔ ایک آدمی نماز کے لیے داخل ہوا۔ وہ قرآن اس انداز سے پڑھ رہا تھا کہ میں نے اس پر اعتراض کر دیا۔ پھر دوسرا آدمی داخل ہوا اور اس نے اپنے ساتھی

کی قرأۃ کے علاوہ دوسرے انداز سے قرآن پڑھا۔ جب ہم نماز پڑھ چکے تو ہم سب نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کیا اس آدمی نے ایسی قرأت کی کہ میں نے اس کا انکار کیا۔ اور دوسرا آیا تو اس نے اپنے ساتھی والی قرأۃ کے علاوہ قرأت کی۔ ان دونوں کو نبی کریم ﷺ نے قرآن سنانے کا حکم دیا۔ اور نتیجے میں دونوں کو درست قرار دیا۔ میرے دل میں تکذیب کا وسوسہ آیا حالانکہ میں اس وقت زمانہ جاہلیت میں نہیں تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے میرے دل پر چھا جانے والی چیز کو دیکھا تو میرے سینے پر مارا۔ میں پسینے میں ڈوب گیا۔ مجھے ایسے لگا کہ میں ہر چیز سے کٹ کر اللہ کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے اُبی مجھ پر حکم نازل ہوا کہ قرآن کو ایک لہجے میں پڑھ۔ میں نے واپس عرض کر بھیجا کہ میری امت پر آسانی فرمائیں۔ دوبارہ مجھے حکم بھیجا گیا کہ اسے دو لہجوں میں پڑھو۔ میں نے پھر واپس عرض کر بھیجا کہ میری امت پر آسانی فرمائیں۔ پھر تیسری بار مجھے حکم دیا گیا کہ اسے سات لہجوں میں پڑھو اور تیرے لیے ہر بار واپس عرض کر بھیجے کے بدلے ایک دعا کی اجازت ہے مجھ سے مانگ لو۔ میں نے عرض کیا اے میرے اللہ میری امت کو بخش دے، اے اللہ میری امت کو بخش دے۔ تیسری دعا کو میں نے اس دن کے لیے بچا کر رکھ لیا ہے جب تمام مخلوق میری طرف راغب ہو گی حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام بھی۔

بَابُ الْقَبْضِ وَالْبَسْطِ

قبض اور بسط کا باب

(1452)۔ عَنْ حَنْظَلَةَ بِنِ الرَّبِيعِ الْأُسَيدِيِّ ﷺ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَكُونُ عِندَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْئُ عَيْنٍ، فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِندِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيراً، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَوْ تَدُومُونَ عَلَىٰ مَا تَكُونُونَ عِندِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَىٰ فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلٰكِن يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٦٩٦٦]۔

ترجمہ: حضرت حنظلہ بن ربیع اسیدی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کے پاس حاضر ہوتے ہیں، آپ ہمیں دوزخ اور جنت یاد دلاتے ہیں جیسے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں۔ جب ہم آپ ﷺ کے

ہاں سے نکلتے ہیں تو بیویوں، اولاد اور مہمانوں میں مصروف ہو جاتے ہیں اور بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ہر وقت اسی حال میں رہو جس حال میں میرے پاس ہوتے ہو اور ذکر میں ہوتے ہو تو فرشتے تمہارے بستروں پر بھی تم سے مصافحہ کریں اور تمہارے راستوں پر بھی۔ لیکن اے حنظلہ! آہستہ آہستہ، تین بار فرمایا۔

بَابُ الْفَنَآءِ

فنائیت کا باب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی [الانفال: ۱۷] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب آپ نے کنکریاں پھینکیں تو وہ آپ نے نہیں پھینکیں بلکہ اللہ نے پھینکیں۔ وَقَالَ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ [الفتح: ۱۰] اور فرمایا: بے شک جو لوگ آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔

(1453)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ، وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ، فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ فَکُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَهُ مُسَآءَتَهٗ وَلَا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِیْ [بخاری حدیث رقم: ۶۵۰۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس نے میرے ولی سے دشمنی کی میری طرف سے اس کے خلاف اعلان جنگ ہے۔ میرا بندہ میرے قریب سب سے زیادہ اس چیز کے ذریعے ہوتا ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرے

قریب آتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں وہ اس سے سنتا ہے، اس کی بصارت بن جاتا ہوں وہ اس سے دیکھتا ہے، اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں وہ اس سے پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں وہ اس سے چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے ضرور دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو میں اسے ضرور پناہ دیتا ہوں۔ مجھے کبھی کسی کام کے کرنے میں تردّد نہیں ہوتا سوائے مومن کی جان نکالنے کے۔ وہ موت کو پسند نہیں کرتا اور میں اسے ناراض نہیں کرنا چاہتا اور اس کے بغیر چارہ بھی نہیں ہوتا۔

(1454)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِیْدٍ اَلَا كُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم: ۵۸۸۹، بخاری حدیث رقم: ۶۱۴۷، ترمذی حدیث رقم: ۲۸۴۹، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۷۵۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے سچی بات جو کسی شاعر نے کی ہے وہ لبید کا کلام ہے کہ۔ خبردار! اللہ کے سواء ہر چیز باطل ہے۔

بَابُ التَّوَكُّلِ وَالْاِسْتِقَامَةِ

توکل اور استقامت کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ [الطلاق: ۳] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو اللہ پر توکل کرے گا اللہ اس کے لیے کافی ہے۔ وَقَالَ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا الآیہ [حم سجدۃ: ۳۰] اور فرماتا ہے: جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر استقامت اختیار کی۔ وَقَالَ فَاسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَ [هود: ۱۱۲] اور فرماتا ہے: آپ کو جو حکم ملتا ہے اس پر استقامت اختیار کریں۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قُلْنَا یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ [الانبیاء: ۶۹] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہم نے فرمایا اے آگ، ابراہیم پر ٹھنڈک اور سلامتی ہوجا۔

(1455)۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَوْمًا، فَقَالَ یَا غُلَامُ، اِحْفَظِ اللّٰهَ

يَحْفَظْکَ ، اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ تُجَاھَکَ ، وَاِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰہَ ، وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ ، وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّۃَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ یَنْفَعُوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَنْفَعُوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ لَکَ ، وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ یَضُرُّوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَضُرُّوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَ اللّٰہُ عَلَیْکَ ، رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِی [ترمذی حدیث رقم: ۲۵۱۶ ، مسند احمد حدیث رقم: ۲۶۷۳]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے! اللہ کو یاد رکھ وہ تجھے یاد رکھے گا۔ اللہ کو یاد رکھ تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ جب تو سوال کرے تو اللہ سے سوال کر، جب تو مدد مانگے تو اللہ سے مدد مانگ، اور جان لے کہ اگر تمام لوگ تمہیں فائدہ پہنچانے پر متفق ہو جائیں تو کسی قسم کا فائدہ نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے اور اگر سارے لوگ تجھے نقصان پہنچانے پر متفق ہو جائیں تو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے۔ قلم اٹھا لیے گئے ہیں اور تحریر خشک ہو چکی ہے۔

(1456)۔ وَعَنْ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الثَّقَفِیِّ ﷺ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قُلْ لِیْ فِی الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَا اَسْأَلُ عَنْہُ اَحَدًا بَعْدَکَ ، قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۱۵۹ ، ترمذی حدیث رقم: ۲۴۱۰ ، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۹۷۲]۔

ترجمہ: حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے اسلام کے بارے میں کوئی ایسی بات فرمائیں کہ پھر مجھے آپ کے بعد کسی سے پوچھنی نہ پڑے۔ فرمایا: کہہ میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر ڈٹ جا۔

بَابُ الشِّعْرِ وَالسَّمَاعِ

شعروں اور سماع کا بیان

(1457)۔ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ ذُکِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ الشِّعْرُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ ﷺ هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنُهُ حَسَنٌ وَقَبِيحُهُ قَبِيحٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي [سنن الدار قطنی حدیث رقم: ۴۲۶۱، السنن الکبریٰ للبیہقی ۲۳۹/۹]۔اسنادہ حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس شعروں کا ذکر کیا گیا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک کلام ہے، جو اچھا کلام ہے وہ اچھا ہے اور جو برا ہے وہ برا ہے۔

(1458)۔وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا اَنْزَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [شرح السنۃ حدیث رقم:۳۴۰۸، السنن الکبریٰ للبیہقی ۲۳۹/۱۰، مسند احمد حدیث رقم: ۱۵۷۹۱]۔سندہ صحیح

ترجمہ: حضرت کعب بن مالک ﷺ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے شعروں میں بھی عجب تاثیر رکھی ہے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن اپنی تلوار سے بھی جہاد کرتا ہے اور زبان سے بھی۔

(1459)۔وَعَنِ الْبَرَآءِ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ ابْنِ ثَابِتٍ ، اُهْجُ الْمُشْرِكِينَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَكَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانَ اَجِبْ عَنِّي ، اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۶۳۸۴، ۶۳۸۶، ۶۳۸۷، بخاری حدیث رقم:۴۵۳، ۳۲۱۲، ۳۲۱۳، ۴۱۲۴، نسائی حدیث رقم:۷۱۶]۔

ترجمہ: حضرت براء ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قریظہ کے دن حضرت حسان بن ثابت ﷺ سے فرمایا: مشرکین کی ہجو بیان کرو۔بے شک جبریل تیرے ساتھ ہے اور رسول اللہ ﷺ حضرت حسان سے فرمایا کرتے تھے کہ میری طرف سے جواب دے۔اے اللہ روح القدس کے ذریعے اس کی مدد فرمایا۔

(1460)۔وَقَالَ سَيِّدُنَا حَسَّانُ ﷺ

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَاَجَبْتُ عَنْهُ — وَعِنْدَ اللّٰهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا تَقِيًّا — رَسُولَ اللّٰهِ شِيمَتُهُ الْوَفَاءُ

فَاِنَّ اَبِي وَوَالِدَتِي وَعِرْضِي — لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

لَنَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنْ مَعَدٍّ سِبَابٌ اَوْ قِتَالٌ اَوْ هِجَاءٌ

وَجِبْرِيْلُ رَسُوْلُ اللهِ فِيْنَا وَرُوْحُ الْقُدُسِ لَيْسَ لَهُ كِفَاءٌ

رَوَاهُ مُسْلِم

[مسلم حدیث رقم: ٦٣٩٥]۔

ترجمہ: حضرت سیدنا حسان ﷜ فرماتے ہیں۔

(۱)۔تم نے محمد ﷺ کی ہجو کی ہے۔میں انکی طرف سے جواب دیتا ہوں۔اس کام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر ملتا ہے۔

(۲)۔تم نے محمد ﷺ کی ہجو کی ہے جو پارسا اور متقی ہیں۔وہ اللہ کے رسول ہیں اور انکی عادت لجپالی ہے۔

(۳)۔بیشک میرا باپ، میری ماں اور میری عزت محمد ﷺ کی عزت پر قربان ہیں۔

(۴)۔ہمیں ہر روز دشمنوں کی طرف سے یا تو گالیاں سننا پڑتی ہیں، یا جنگ کا سامنا کرنا پڑتا ہے یا ہجو سننا پڑتی ہے۔

(۵)۔ہمیں نعت سکھانے کیلئے ہم میں اللہ کے رسول حضرت جبریل علیہ السلام موجود ہیں جنکا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔

(1461)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَايَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللهِ وَرَسُوْلِهِ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفٰى وَاسْتَشْفٰى رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ٦٣٩٥]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حسان سے فرماتے ہوئے سنا: بے شک روح القدس تیری اس وقت تک مدد کرتا رہتا ہے جب تک تم اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے دفاع کرتے رہتے ہو اور فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: حسان نے کافروں کی ہجو بیان کی ہے، مسلمانوں کو شفا دی ہے اور کافروں کو بیمار کر دیا ہے۔

(1462)۔وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَوْ يُنَافِحُ وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا نَافَحَ اَوْ فَاخَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَحْمَدُ [ابو داؤد حدیث رقم: ٥٠١٥، ترمذی

حدیث رقم: ۲۸۴۶، مسند احمد حدیث رقم: ۲۴۴۹۱]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں منبر رکھواتے تھے، وہ اس پر سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بڑھ چڑھ کر بولتے تھے یا دفاع کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ حسان کی مدد جبریل کے ذریعے فرماتا رہتا ہے جب تک یہ رسول اللہ کی طرف سے دفاع کرتا رہتا ہے یا شان بیان کرتا رہتا ہے۔

(1463)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ حَادٍ يُقَالُ لَهُ اَنْجَشَةُ وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ رُوَيْدَكَ يَا اَنْجَشَةُ لَا تُكَسِّرِ الْقَوَارِيرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم: ۶۰۴۰، بخاری حدیث رقم: ۶۲۱۱، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۷۰۳]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ایک حدی خوان ہوا کرتا تھا۔ جسے انجشہ کہا جاتا تھا۔ اس کی آواز بہت اچھی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: انجشہ کچھ سناؤ، نازک شیشے نہ توڑ دینا۔

(1464)۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، اَلْغِنَآءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَآءُ الزَّرْعَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَمَرَّ حَدِيثُ اِيَّاكُمْ وَلُحُونَ اَهْلِ الْعِشْقِ [شعب الایمان للبیہقی حدیث رقم: ۵۱۰۰]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گانا دل میں منافقت کو پروان چڑھاتا ہے جس طرح پانی کھیتی کو اگاتا ہے۔ اس سے پہلے وہ حدیث گزر چکی ہے جس میں عشقیہ طرز سے بچنے کا حکم ہے۔

(1465)۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ الْقَوْمُ يَاْكُلُونَ بِاَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَاْكُلُ الْبَقَرَةُ بِاَلْسِنَتِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم: ۱۶۰۲]۔ اسنادہ حسن

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ ایک قوم نکلے گی جو اپنی زبانوں سے اس طرح کھائیں گے جیسے گائیں اپنی زبانوں سے کھاتی ہیں۔

(1466)۔ وَعَنْ اَبِي عَامِرٍ اَوْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: لَيَكُونَنَّ مِنْ

اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ، یَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَالْحَرِیْرَ، وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ، وَلَیَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰی جَنْبِ عَلَمٍ، یَرُوْحُ عَلَیْھِمْ بِسَارِحَۃٍ لَھُمْ، یَأْتِیْھِمْ، یَعْنِی: الْفَقِیْرَ، لِحَاجَۃٍ فَیَقُوْلُوْنَ: ارْجِعْ اِلَیْنَا غَداً، فَیُبَیِّتُھُمُ اللّٰہُ، وَیَضَعُ الْعَلَمَ، وَیَمْسَخُ آخَرِیْنَ قِرَدَۃً وَخَنَازِیْرَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَ اَبُوْ دَاؤُد [بخاری حدیث رقم: ۵۵۹۰، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۰۳۹]۔

ترجمہ: حضرت ابوعامر یا حضرت ابو مالک اشعری فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں کچھ ایسے لوگ ضرور پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور موسیقی کے آلات کو حلال قرار دیں گے اور کچھ ایسے لوگ پہاڑ کے دامن میں رہیں گے کہ شام کو وہ اپنے جانوروں کا ریوڑ لے کر واپس آئیں گے اور ان کے پاس کوئی فقیر اپنی حاجت لے کر آئے گا تو وہ کہیں گے کل آنا، اللہ تعالیٰ رات کو ان پر پہاڑ گرا کر انہیں ہلاک کر دے گا اور دوسرے لوگوں (شراب اور موسیقی کو حلال کہنے والوں) کو مسخ کر کے قیامت تک کے لیے انہیں بندر اور خنزیر بنا دے گا۔

بَابُ تَعْبِیْرِ الرُّؤْیَا

خوابوں کی تعبیر کا باب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ [یونس: ۶۴] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کے لیے خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔

(1467)۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّۃِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم: ۶۹۹۰، ابو داؤد حدیث رقم: ۵۰۱۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نبوت میں سے مبشرات کے سوا کچھ نہیں بچا۔ صحابہ نے عرض کیا مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا سچے خواب۔

(1468)۔ وَعَنْ اَبِی سَعِيْدٍ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ، اَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْاَسْحَارِ رَوَاهُ التِّرمَذِی وَالدَّارمِی [ترمذی حدیث رقم:۲۲۷۴ ، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۱۵۰ ، مسند احمد حدیث رقم:۱۱۲۴۶]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسعیدؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: سب سے سچا خواب سحر کے وقت آتا ہے۔

(1469)۔ وَ قَالَ مُحَمَّدُ بنُ سِيرِينَ وَاَنَا اَقُولُ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ ، حَدِيثُ النَّفْسِ وَتَخْوِيفُ الشَّيْطَانِ وَبُشْرىٰ مِنَ اللّٰهِ ، فَمَنْ رَاٰى شَيْئاً يَكْرَهُهُ فَلَا يَقُصُّهُ عَلىٰ اَحَدٍ وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ ، فَكَانَ يَكْرَهُ الْغُلَّ فِی النَّوْمِ وَيُعْجِبُهُ الْقَيْدُ ، وَيُقَالُ الْقَيْدُ ثُبَاتٌ فِی الدِّينِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۵۹۰۵ ، بخاری حدیث رقم:۷۰۱۷ ، ابو داؤد حدیث رقم:۵۰۱۹ ، ترمذی حدیث رقم:۲۲۸۰ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:۳۹۰۶ ، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۱۴ ، مسند احمد حدیث رقم:۷۶۶۰]۔

ترجمہ: امام محمد بن سیرین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ: خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ذاتی خیالات ،شیطان کا ڈرا دینا اور اللہ کی طرف سے خوشخبری۔ تو جو شخص کوئی ایسی چیز دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اسے کسی کو نہ بتائے اور اٹھ جائے اور نماز پڑھے۔ آپ خواب میں زنجیروں میں جکڑنا اچھا نہیں جانتے تھے اور قید کو اچھا بتاتے تھے۔ کہا گیا ہے کہ قید سے مراد دین پر ثابت قدمی ہے۔

(1470)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثاً ، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ ثَلَاثاً ، وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِی كَانَ عَلَيْهِ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۵۹۰۴ ، ابو داؤد حدیث رقم:۵۰۲۲ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:۳۹۰۸]۔

ترجمہ: حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں طرف تین بار تھوکے اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے اور جس کروٹ پر پہلے تھا اس سے بدل جائے۔

(1471)۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بنِ جُنْدُبٍ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا يُكْثِرُ اَنْ يَقُولَ

لِاَصْحَابِهٖ هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُصَّ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۷۰۴۷، مسند احمد حدیث رقم:۲۰۱۱۷]۔

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اکثر اوقات اپنے صحابہ سے فرمایا کرتے تھے کہ کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے۔ وہ آپ کو خواب سناتے تھے جو اللہ کو منظور ہوتا تھا کہ آپ کو سنائیں۔

(1472)۔ وَعَنْ اَبِی قَتَادَةَ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَاٰنِی فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ رَوَاهُ مُسْلِم وَ الْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۵۹۲۱، بخاری حدیث رقم:۶۹۹۶، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۱۴۴، مسند احمد حدیث رقم:۲۲۶۷۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا۔

(1473)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَاٰنِی فِی الْمَنَامِ فَسَيَرَانِی فِی الْيَقْظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِی رَوَاهُ مُسْلِم وَ الْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۵۹۲۰، بخاری حدیث رقم:۶۹۹۳، ابوداؤد حدیث رقم:۵۰۲۳، مسند احمد حدیث رقم:۲۲۶۷۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا جلد ہی مجھے بیداری میں دیکھے گا۔ اور شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔

(1474)۔ وَعَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَطْعَ الرَّأْسِ بِلَعْبِ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۵۹۲۵، ابن ماجۃ حدیث رقم:۳۹۱۳]۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے سر کے کٹ جانے کی تعبیر شیطانی کھیل سے کی ہے۔

(1475)۔ وَثِيَابٌ بِيضٌ بَعْدَ الْمَوْتِ بِالْمَغْفِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِی [ترمذی حدیث رقم:۲۲۸۸]۔

ترجمہ: موت کے بعد سفید کپڑوں کی تعبیر مغفرت سے فرمائی ہے۔

(1476)۔ وَعَيناً جَارِيَةً بِاَعْمَالٍ جَارِيَةٍ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۱۲۴۳، ۲۶۸۷، ۳۹۲۹، ۷۰۰۳، ۷۰۰۴، ۷۰۱۸]۔

ترجمہ: اور جاری چشمے کی تعبیر جاری اعمال سے فرمائی ہے۔

(1477)۔ وَلَبَناً بِعِلْمٍ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۸۲، ۳۶۸۱، ۷۰۰۶، ۷۰۰۷، ۷۰۲۷، ۷۰۳۲، مسلم حدیث رقم: ۶۱۹۰، ۶۱۹۱، ترمذی حدیث رقم: ۲۲۸۴، ۳۶۸۷]۔

ترجمہ: اور دودھ کی تعبیر علم سے فرمائی ہے۔

(1478)۔ وَ الْقَمِيصَ بِالدِّيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۲۳، ۳۶۹۱، ۷۰۰۸، ۷۰۰۹، مسلم حدیث رقم: ۶۱۸۹، ترمذی حدیث رقم: ۲۲۸۵، ۲۲۸۶، نسائی حدیث رقم: ۵۰۲۶]۔

ترجمہ: اور قمیض کی تعبیر دین سے فرمائی ہے۔

ذِكْرُ الْاَبْدَالِ

ابدالوں کا ذکر

(1479)۔ عَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ، اَلْاَبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ وَهُمْ اَرْبَعُونَ رَجُلاً، كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ رَجُلاً يُسْقَى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْاَعْدَآئِ وَيُصْرَفُ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم: ۸۹۹]۔ منقطع صحیح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ابدال شام میں ہوں گے اور وہ چالیس مرد ہوں گے۔ جب بھی ایک مرد فوت ہوگا تو اللہ اس کی جگہ دوسرا مرد بدل دے گا۔ ان کی برکت سے بارشیں ہوں گی اور ان کی برکت سے دشمنوں کے خلاف مدد حاصل کی جائے گی اور ان کی برکت سے اہل شام پر سے عذاب ٹلا رہے گا۔

كِتَابُ التَّقَرُّبِ اِلَى اللّٰهِ بِالْاَذْكَارِ وَالدَّعْوَاتِ

اذکار اور دعاؤں کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کرنے کی کتاب

بَابُ ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی

اللہ تعالیٰ کے ذکر کا باب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اُذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا [الاحزاب: ۴۱] اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اللہ کا ذکر کرو، کثرت سے ذکر۔ وَقَالَ فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ [البقرۃ: ۱۵۲] اور فرمایا: تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا۔ وَقَالَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ [النساء: ۱۰۳] اور فرمایا: اللہ کو یاد کرو کھڑے ہوکر، بیٹھ کر اور اپنے پہلوؤں کے بل۔ وَقَالَ وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا [المزمل: ۸] اور فرمایا: اپنے رب کے نام کا ذکر کر اور سب سے کٹ کر اسی کا ہو جا۔ وَقَالَ وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِہَا [الاعراف: ۱۸۰] اور فرمایا: اللہ کے خوبصورت نام ہیں اسے انہی سے پکارو۔

(1480)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ ؓ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ کَثُرَتْ عَلَیَّ فَاَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِہٖ قَالَ لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳۳۷۵، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۷۹۳]۔ صحیح غریب

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بسر ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ، اسلام کے احکام مجھے کثرت سے نظر آتے ہیں۔ مجھے کوئی ایسی بات فرمائیں جس پر عمل کروں۔ فرمایا: تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر رہے۔

(1481)۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم: ۱۸۲۳، بخاری حدیث رقم: ۶۴۰۷]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کی مثال جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور اس کی جو ذکر نہیں کرتا، ایسے ہے جیسے زندہ ہو اور مردہ ہو۔

(1482)۔ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا حَفَّتْہُمُ الْمَلَائِکَۃُ وَغَشِیَتْہُمُ الرَّحْمَۃُ وَنَزَلَتْ عَلَیْہِمُ السَّکِیْنَۃُ وَذَکَرَہُمُ اللّٰہُ

فِيْمَنْ عِنْدَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[مسلم حديث رقم:٦٨٥٥ ، ترمذى حديث رقم:٣٣٧٨ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٧٩١]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کچھ لوگ مل کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اور رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور ان پر سکون نازل ہوتا ہے اور اللہ ان کا ذکر ان میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں (یعنی فرشتے)۔

(1483)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ، فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ، قَالَ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا ، قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مَا يَقُوْلُ عِبَادِي ؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ ، قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَأَوْنِي؟ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَأَوْكَ ، قَالَ فَيَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَأَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَاَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا وَاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا ، قَالَ فَيَقُوْلُ فَمَا يَسْأَلُوْنَ ؟ قَالُوْا يَسْأَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَأَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا، قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً، قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ، قَالَ يَقُوْلُ فَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا، قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَأَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً ، قَالَ فَيَقُوْلُ فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ ، قَالَ يَقُوْلُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ ، قَالَ هُمُ الْجُلَسَآءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ[مسلم حديث رقم: ٦٨٣٩ ، بخاری حديث رقم: ٦٤٠٨ ، مسند احمد حديث رقم: ٨٩٩٥]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو راستوں میں تلاش کرتے ہیں اور جب انہیں ذکرِ الٰہی کرنے والے لوگ مل جاتے ہیں تو وہ ندا کرتے ہیں آؤ تمہاری مراد پوری ہوگئی،

ذکر کرنے والے مل گئے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر فرشتے ان ذاکرین کو آسمان تک اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر رب کریم فرشتوں سے ان کے بارے میں دریافت فرماتا ہے کہ میرے بندے کیا کر رہے ہیں؟ حالانکہ وہ فرشتوں سے زیادہ جانتا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تیری تسبیح وتحمید، تکبیر اور تیری بزرگی کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر رب تعالیٰ فرشتوں سے معلوم کرتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فرشتے جواب دیتے ہیں تیری ذات پاک کی قسم انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تب ان سے رب تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فرشتے جواب دیتے ہیں۔ رب کریم اگر وہ تجھے دیکھ لیتے تو وہ تیری زیادہ عبادت کرتے، تیری تسبیح زیادہ کرتے اور تیری عظمت زیادہ بیان کرتے۔ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے رب کریم فرشتوں سے فرماتا ہے کہ وہ رب سے کیا مانگ رہے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ جنت کے سوالی ہیں۔ رب کریم فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فرشتے کہتے ہیں کہ تیری ذات اقدس کی قسم انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو اس کی طلب میں اور زیادہ حریص ہوتے اور اس کی طلب میں زیادہ کوشش کرتے اور بہت زیادہ رغبت کا اظہار کرتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسکے علاوہ بندے کیا کر رہے ہیں۔ فرشتے عرض کریں گے کہ وہ پناہ مانگ رہے ہیں۔ رب کریم دریافت فرماتا ہے کس چیز سے پناہ مانگ رہے ہیں؟ تو فرشتے کہتے ہیں دوزخ سے۔ رب کریم فرماتا ہے کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں خدا کی قسم انہوں نے دوزخ کو نہیں دیکھا۔ تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو اس سے بہت زیادہ فرار حاصل کرتے اور اس سے بہت ڈرتے۔ تب رب تعالیٰ فرماتا ہے تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے انکی مغفرت فرما دی۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں اس وقت ایک فرشتہ رب تعالیٰ سے عرض کرتا ہے ان لوگوں میں ایک شخص ایسا ہے جو ذکر کرنے والوں میں شامل نہیں وہ ان کے پاس کسی کام سے آیا تھا اور بیٹھ گیا۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم اور بد بخت نہیں ہے۔

(1484)۔ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ

وَاَزْكٰهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرَقِ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا اَعْنَاقَكُمْ ؟ قَالُوا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:۳۳۷۷، ابن ماجة حدیث رقم:۳۷۹۰، مسند احمد حدیث رقم:۲۷۵۹۳]۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابودرداءؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سب سے اچھا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے ہاں سب سے پاکیزہ، تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا تمہارے لیے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے زیادہ بہتر اور تمہارے لیے اس سے بھی بہتر ہو کہ تم دشمن سے جنگ کرو، وہ تمہاری گردنیں ماریں اور تم ان کی گردنیں مارو؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں۔ فرمایا اللہ کا ذکر۔

(1485)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:۳۳۸۰]۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کوئی قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے اور اس میں اللہ کا ذکر نہیں کرتی اور اپنے نبی پر درود نہیں پڑھتی تو یہ چیز ان کے لیے حسرت کا سبب ہے۔ اگر اللہ چاہے تو انہیں عذاب دے اور اگر چاہے تو انہیں معاف کردے۔

(1486)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَنَا مَعَ عَبْدِي اِذَا ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری باب قول اللہ تعالیٰ: لا تحرک بہ لسانک، صفحہ ۱۵۱۹، ابن ماجة حدیث رقم:۳۷۹۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے ذریعے سے حرکت کرتے ہیں۔

(1487)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ

اِلَّا اللّٰهُ [ترمذی حدیث رقم: ۳۳۸۳، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۸۰۰] ۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے افضل ذکر لاالہ الااللہ ہے۔

(1488) ۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَقُوْلُ، اَللّٰهُ، اَللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَمَرَّ الْحَدِيْثُ [مسلم حدیث رقم: ۳۷۶] ۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت ایسے ایک شخص پر کبھی قائم نہیں ہو گی جو اللہ اللہ کہہ رہا ہو۔ یہ حدیث پہلے بھی گزر چکی ہے۔

(1489) ۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳۳۸۴، بخاری کتاب الأذان باب: هل يتتبع المؤذن فاه هاهنا وهاهنا؟ وهل يلتفت في الأذان؟ صفحہ ۱۳۷، مسلم حدیث رقم: ۸۲۶، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۸، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۰۲] ۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر لمحہ اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے۔

(1490) ۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا، قَالُوْا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳۵۱۰] ۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم جنت کے باغیچوں کے پاس سے گزرو تو چر لیا کرو۔ صحابہ نے عرض کیا جنت کے باغیچے کیا ہیں؟ فرمایا: ذکر کے حلقے۔

(1491) ۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسِيْرُ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلٰى جَبَلٍ يُقَالُ لَهٗ جُمْدَانُ، فَقَالَ سِيْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ، قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۶۸۰۸] ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ کے راستے میں سفر فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ ایک پہاڑ کے پاس سے گزرے جسے جمدان کہا جاتا تھا۔ فرمایا: اس جمدان کی سیر کرو۔ مفرد لوگ آگے نکل گئے ہیں۔ صحابہ

نے عرض کیا یارسول اللہ مفردلوگ کون ہیں؟ فرمایا: اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے والے مرد اور عورتیں۔

(1492)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِى بِىْ وَاَنَا مَعَهُ اِذَا ذَكَرَنِىْ، فَاِنْ ذَكَرَنِىْ فِىْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِىْ نَفْسِىْ وَاِنْ ذَكَرَنِىْ فِىْ مَلَاءٍ ذَكَرْتُهٗ فِىْ مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِىُّ [مسلم حدیث رقم: ٦٨٠٥، بخاری حدیث رقم: ٧٤٠٥، ترمذی حدیث رقم: ٣٣٨٨]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں۔ میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ اگر وہ میرا ذکر اپنے دل میں کرتا ہے تو میں بھی اسے اکیلا یاد کرتا ہوں اور اگر وہ میرا ذکر محفل میں کرتا ہے تو میں اس کا ذکر اس سے بہتر محفل میں کرتا ہوں۔

(1493)۔ وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰى يَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم: ١١٦٥٩]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ذکر کثرت سے کرو حتیٰ کہ لوگ کہیں مجنوں ہے۔

(1494)۔ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَىَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ٦٨٤٧، ترمذی حدیث رقم: ٣٥٩٧]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا مجھے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوا ہو۔

(1495)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِى الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِىُّ [مسلم حدیث رقم: ٦٨٤٦، بخاری حدیث رقم: ٦٦٨٢، ترمذی حدیث رقم: ٣٤٦٧، ابن ماجۃ حدیث رقم: ٣٨٠٦]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے پھلکے ہیں، وزن میں

بھاری ہیں، رحمن جل شانہ کو پیارے ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

بَابُ الدُّعَآءِ

دعا کا باب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اُدْعُوْنِی اَسْتَجِبْ لَکُمْ [المؤمن: ٦٠] وَ قَالَ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ [البقرۃ: ١٨٦] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھ سے دعا مانگو میں تمہیں جواب دوں گا۔ اور فرمایا: میں دعا مانگنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔

فَصْلٌ فِی اَهَمِّیَّةِ الدُّعَآءِ

دعا کی اہمیت کی فصل

(1496)۔ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ [ترمذی حدیث رقم: ٣٣٧١]۔ وَقَالَ غَرِیْبٌ وَالدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَۃُ صَحِیْحٌ (ترمذی حدیث رقم: ٣٣٧٢)۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دعا عبادت کا مغز ہے۔

(1497)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ مِنَ الدُّعَآءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَۃَ [ترمذی حدیث رقم: ٣٣٧٠، ابن ماجۃ حدیث رقم: ٣٨٢٩، مسند احمد حدیث رقم: ٨٧٦٩]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا سے زیادہ کوئی چیز معزز نہیں۔

(1498)۔ وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یَرُدُّ الْقَضَآءَ اِلَّا الدُّعَآءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ [ترمذی حدیث رقم: ٢١٣٩]۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تقدیر کو دعا کے سواء کوئی چیز واپس نہیں کر سکتی اور نیکی کے سواء عمر میں کوئی چیز اضافہ نہیں کر سکتی۔

(1499)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِیْ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُسْئَلَ الْعَافِيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیْ [ترمذی حدیث رقم: ۳۵۴۸]۔ ذا ضعیف و مفہومه ثابت بشواهده

ترجمہ: حضرت عمر ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کے لیے دعا کے دروازے کھول دیے گئے اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیے گئے اور اللہ سے کسی ایسی چیز کا سوال نہیں کیا گیا جو اسے سب سے پسند ہو سوائے اس کے کہ اس سے معافی مانگی جائے۔

(1500)۔ وَعَنْ سَلْمَانَ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِیٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِیْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیْ [ابو داؤد حدیث رقم: ۱۴۸۸، ترمذی حدیث رقم: ۳۵۵۶، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۸۶۵]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت سلمان ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تمہارا رب حیاء والا مہربان ہے۔ اس کا بندہ جب ہاتھ اٹھاتا ہے تو اسے حیاء آتی ہے کہ انہیں خالی واپس کرے۔

فَصْلٌ فِی آدَابِ الدُّعَاءِ

دعا کے آداب

(1501)۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُسْئَلَ، وَاَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیْ [ترمذی حدیث رقم: ۳۵۷۱]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے اس کا فضل مانگو۔ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے اور بہترین عبادت کھلنے کا انتظار ہے۔

(1502)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ

الشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم: ۳۳۸۲]۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہو کہ مشکلات میں اللہ اس کی دعا قبول فرمائے تو اسے چاہیے کہ آسانی میں کثرت سے دعا مانگا کرے۔

(1503)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي اِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ لِيَعْزِمْ وَلِيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللهَ لَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ اَعْطَاهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۶۸۱۲]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو یوں نہ کہے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے۔ بلکہ ڈٹ کے مانگے اور پوری رغبت سے مانگے، اللہ کو عطا کرتے ہوئے کوئی چیز بڑی نہیں لگتی۔

(1504)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَالَمْ يَسْتَعْجِلْ، قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللهِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ؟ قَالَ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ يُسْتَجَابُ لِي فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۶۹۳۶]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندے کی دعا قبول کی جاتی رہتی ہے جب تک وہ گناہ کی دعا نہ مانگے، جب تک جلد بازی نہ کرے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ جلد بازی کیا ہے؟ فرمایا: وہ کہے کہ میں نے دعا مانگی ہے اور پھر دعا مانگی ہے مگر مجھے قبولیت نظر نہیں آئی۔ ایسے میں وہ مایوس ہو جاتا ہے اور دعا کو چھوڑ دیتا ہے۔

(1505)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اُدْعُوا اللهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم: ۳۴۷۹]۔ غریب ورواتہ ثقات

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے اس طرح دعا مانگو کہ تمہیں قبولیت کا یقین ہو۔ جان لو کہ اللہ تعالیٰ ایسی دعا قبول نہیں فرماتا جو غافل اور لاپرواہ دل کے ساتھ مانگی جائے۔

(1506)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ، اَلصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ، يَرْفَعُهَا اللهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ

وَعِزَّتِی لَاَنْصُرَنَّکَ وَلَوْ بَعْدَ حِیْنٍ رَوَاهُ التِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم:۳۵۹۸، ابن ماجة حدیث رقم:۱۷۵۲]۔حسن

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں جنکی دعارد نہیں کی جاتی۔روزہ دار جب وہ روزہ کھولے، عادل حکمران اور مظلوم کی دعا۔ اللہ اسے بادلوں کے اوپر اٹھا لیتا ہے اور اس کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور رب فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت کی قسم، میں تیری مدد ضرور کروں گا خواہ تھوڑی دیر بعد سہی۔

(1507)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَیَدَعُ مَاسِوٰی ذٰلِکَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد [ابوداؤد حدیث رقم:۱۴۸۲]۔صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا میں سے جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے۔اور اس کے علاوہ چھوڑ دیتے تھے۔

(1508)۔وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا ذَکَرَ اَحَدًا فَدَعَا لَهُ بَدَأَ بِنَفْسِهٖ رَوَاهُ التِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم:۳۳۸۵، ابوداؤد حدیث رقم:۳۹۸۴]۔الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو نصیحت فرماتے تو اس کے لیے دعا فرماتے، پہلے اپنے لیے دعا فرماتے۔

(1509)۔وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِیْهِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ مُسْتَجَابَةٌ، عِنْدَ رَأْسِهٖ مَلَکٌ مُوَکَّلٌ کُلَّمَا دَعَا لِاَخِیْهِ بِخَیْرٍ قَالَ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ بِهٖ آمِیْنَ وَلَکَ بِمِثْلٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۶۹۲۹، ابن ماجة حدیث رقم:۲۸۹۵]۔

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان آدمی کی دعا اس کے بھائی کی غیر موجودگی میں قبول ہوتی ہے۔اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب کبھی وہ اپنے بھائی کے لیے اچھائی کی دعا کرتا ہے تو وہ مقرر شدہ فرشتہ کہتا ہے آمین اور تیرے لیے بھی ایسی ہی عطا ہو۔

فَصْلٌ فِي الْاَدْعِيَةِ الْجَامِعَةِ

جامع دعائیں

(1510)۔عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَاِسْرَافِي فِي اَمْرِي وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَئِي وَعَمَدِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۲۹۰۱، بخاری حدیث رقم: ۶۳۹۸، ۶۳۹۹، مسند احمد حدیث رقم: ۱۹۷۶۱]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ میری خطاؤں اور جہل اور بے اعتدالی کو معاف فرما اور وہ جو تو مجھ سے بہتر جانتا ہے۔ اے اللہ میری سنجیدگی، مذاق، خطا اور عمد کو معاف فرما۔ یہ سب کچھ میرے پاس موجود ہے۔ اے اللہ جو کچھ میں نے مقدم کیا اور جو کچھ مؤخر کیا۔ اور جو کچھ میں نے چھپ کر کیا اور جو کچھ میں نے اعلانیہ کیا اور جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ سب بخش دے۔ تو ہی مقدم و مؤخر کرنیوالا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

(1511)۔وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ، اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۶۸۴۰، بخاری حدیث رقم: ۶۳۸۹، ابوداؤد حدیث رقم: ۱۵۱۹، ترمذی حدیث رقم: ۳۴۸۷، مسند احمد ۱۳۱۶۸]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی اکثر دعا یہ ہوا کرتی تھی: اے اللہ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

(1512)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ، اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَاَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ رَوَاهُ

اَلتِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم: ۳۵۹۹، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۸۳۳]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: اے اللہ جو کچھ تو نے مجھے سکھایا ہے مجھے اس سے فائدہ پہنچا اور مجھے وہ علم سکھا جو مجھے فائدہ دے اور میرے علم میں اضافہ فرما۔ ہر حال میں اللہ کا شکر ہے اور میں اہل دوزخ کے حال سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔

(1513)۔ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَ مِنْ دُعَآءِ دَاوٗدَ يَقُوْلُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳۴۹۰]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابو درداء ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت داؤد کی دعا میں یہ الفاظ ہوتے تھے۔ فرماتے تھے: اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اس کی محبت جو تجھ سے محبت کرتا ہو اور وہ عمل جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ تو اپنی محبت مجھے میری جان، مال اور اہل و عیال کی نسبت ٹھنڈے پانی سے بھی بڑھ کر پیاری کر دے۔

(1514)۔ وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعَوَاتُ مَكْرُوْبٍ اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ [ابو داؤد حدیث رقم: ۵۰۹۰]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو بکرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دکھی آدمی کی دعا یہ ہے: اے اللہ میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں، مجھے آنکھ جھپکنے کی دیر بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر اور میرے تمام معاملات سدھار دے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(1515)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ، مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَآءٍ لَا يُسْمَعُ رَوَاهُ

اَحْمَدُ وابوداؤد وَ ابْنُ مَاجَةَ[مسند احمد حديث رقم: ۶۵۶۹ ، ابو داؤد حديث رقم: ۱۵۴۸ ، ابن ماجة حديث رقم: ۳۸۳۷]۔الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: اے اللہ میں چار چیزوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اس علم سے جو فائدہ نہ دے، اس دل سے جو نہ ڈرے، اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔

(1516)۔ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَشْجَعِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ بِهِ اللّٰهَ ، قَالَتْ : كَانَ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ اَبُوْ دَاؤُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ[مسلم حديث رقم: ۶۸۹۵ ، ابو داؤد حديث رقم: ۱۵۵۰ ، نسائی حديث رقم: ۱۳۰۷ ، ابن ماجة حديث رقم: ۳۸۳۹]۔الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت فروہ بن نوفل اشجعی فرماتے ہیں کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ: رسول اللہ ﷺ اللہ سے کیا دعا مانگا کرتے تھے؟ فرمایا: آپ فرماتے تھے: اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے جو میں نے کیا اور اس کے شر سے جو میں نے نہیں کیا۔

فَصْلٌ فِي الْاَدْعِيَةِ الْمُسْتَحَبَّةِ فِي الْاَوْقَاتِ الْمَخْصُوْصَةِ

مخصوص اوقات میں پڑھنے کی مستحب دعائیں

(1517)۔ عَنْ حُذَيْفَةَ ؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ، ثُمَّ يَقُوْلُ ، اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْيٰ ، وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَيْهِ النُّشُوْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنِ الْبَرَاءِ ؓ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ ؓ [بخاری حديث رقم: ۶۳۹۴ ، مسلم حديث رقم: ۶۸۸۷ ، ابو داؤد حديث رقم: ۵۰۴۹ ، ابن ماجة حديث رقم: ۳۸۸۰ ، مسند احمد حديث رقم: ۲۱۴۲۴]۔

ترجمہ: حضرت حذیفہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو سونے لگتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار مبارک کے

نیچے رکھتے اور پڑھتے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ یعنی اے اللہ میں تیرے نام سے مرتا اور جیتا ہوں۔ اور جب جاگتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ یعنی اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں موت کے بعد زندہ کیا اور ہم نے اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(1518)۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیَکَۃِ فَسَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنَّھَا رَاَتْ مَلَکاً، وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَھِیْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ فَاِنَّہٗ رَاٰی شَیْطَاناً رَوَاہُ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۶۹۲۰، بخاری حدیث رقم: ۳۳۰۳، ابو داؤد حدیث رقم: ۵۱۰۲، ترمذی حدیث رقم: ۳۴۵۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مرغ کی آواز سنو تو پڑھو اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ یعنی اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں، مرغ نے فرشتے کو دیکھا ہوتا ہے۔ اور جب گدھے کی آواز سنو تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھا کرو، اس نے شیطان کو دیکھا ہوتا ہے۔

(1519)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ اِذَا اسْتَوٰی عَلٰی بَعِیْرِہٖ خَارِجاً اِلَی السَّفَرِ کَبَّرَ ثَلَاثاً، ثُمَّ قَالَ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی، اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِ لَنَا بُعْدَہٗ، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ، وَاِذَا رَجَعَ قَالَھُنَّ وَزَادَ فِیْھِنَّ آیِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۳۲۷۵، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۵۹۹، ترمذی حدیث رقم: ۳۴۴۷]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب شتر پر سوار ہو جاتے تو تین بار اللہ اکبر فرماتے پھر فرماتے سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی، اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِ لَنَا بُعْدَہٗ، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ

الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُبِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لیے مسخر فرمایا اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔اے اللہ ہم اپنے اِس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتے ہیں اور اُس عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے تو راضی ہو۔اے اللہ ہمارے اِس سفر کو ہمارے لیے آسان بنادے اور اس کی دوریاں ہمارے لیے سمیٹ دے۔اے اللہ سفر میں تو ہی ساتھی ہے اور گھر والوں کا نگہبان ہے۔اے اللہ میں سفر کی صعوبتوں سے اور برے مناظر سے اور مال اور اہل میں بُری واپسی سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور جب واپس تشریف لاتے تو یہی الفاظ فرماتے اور ان الفاظ کا اضافہ بھی فرماتے آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ یعنی ہم توبہ کرتے ہوئے، اللہ کی عبادت کرتے ہوئے اور اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے واپس آتے ہیں۔

(1520)۔وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلاً، فَقَالَ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِکَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۶۸۷۸، ترمذی حدیث رقم:۳۴۳۷، ابن ماجۃ حدیث رقم:۳۵۴۷]۔

ترجمہ: حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص منزل مقصود پر پہنچنے کے بعد یہ پڑھے اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ یعنی میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس چیز سے جو اس نے پیدا کی ہے، تو اسے وہاں سے رخصت ہونے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

(1521)۔وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ، اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّکَ اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:۳۴۵۱، مسند احمد حدیث رقم:۱۴۰۱]۔الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت طلحہ بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّکَ اللّٰهُ یعنی اے اللہ اِس چاند کو ہم پر امن اور ایمان کے

ساتھ، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔ اے چاند! تیرا اور میرا رب اللہ ہے۔

(1522)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ رَجُلٍ رَاٰی مُبْتَلًی فَقَالَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا، اِلَّا لَمْ یُصِبْهُ ذٰلِکَ الْبَلَاءُ کَائِناً مَا کَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳۴۳۱]۔ وقال غریب

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: جب کوئی آدمی کسی بیمار کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے تو وہ بیماری اسے نہیں لگے گی خواہ کچھ بھی ہو جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا یعنی اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اُس مرض سے بچایا جس میں تجھے اُس نے مبتلا کیا اور اپنی اکثر مخلوقات پر مجھے خوب فضیلت سے نوازا۔

(1523)۔ وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَیِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ وَبَنٰی لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم: ۳۴۲۹، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۲۲۳۵]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص بازار میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ واحد لاشریک ہے۔ اُسی کا ملک ہے اور اُسی کی تعریف ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، وہ خود زندہ ہے اُسے کبھی موت نہیں آئے گی، اُسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چاہت پر قادر ہے“۔ اللہ تعالیٰ اسکے نامۂ اعمال میں دس لاکھ نیکیاں لکھ دے گا، دس لاکھ گناہ معاف کردے گا، دس لاکھ درجات بلند کردے گا اور اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔

(1524)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَکَثُرَ فِیْهِ لَغَطُهٗ،

فَقَالَ قَبلَ اَنْ يَقُومَ سُبحٰنَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمدِکَ اَشهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَستَغفِرُکَ وَاَتُوبُ اِلَیکَ اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا کَانَ فِی مَجلِسِهٖ ذٰلِکَ رَوَاهُ التِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم:۳۴۳۳]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اور کثرت سے باتیں کیں، پھر کھڑا ہونے سے پہلے اس نے یہ دعا پڑھ لی سُبحٰنَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمدِکَ اَشهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَستَغفِرُکَ وَاَتُوبُ اِلَیکَ یعنی ''اے اللہ تو پاک ہے اور تیری ہی حمد ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سواء کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔ تو اللہ تعالیٰ اس مجلس میں ہونے والی اس کی ہر غلطی معاف فرمادے گا۔

(1525)۔ وَعَنْ عَبدِ اللّٰهِ الخَطمِیِّ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَستَودِعَ الْجَیشَ قَالَ ، اَستَودِعُ اللّٰهَ دِینَکُمْ وَاَمَانَتَکُمْ وَخَوَاتِیمَ اَعمَالِکُمْ رَوَاهُ ابُودَاوٗد [ابوداؤد حدیث رقم:۲۶۰۱]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ خطمی فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ جب کوئی لشکر تیار کرنے کا ارادہ کرتے تو فرماتے: میں تمہارا دین اور امانتیں اور تمہارے اعمال کا انجام اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

(1526)۔ وَعَنْ اَبِی مُوسٰی ﷛ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا خَافَ قَوماً قَالَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجعَلُکَ فِی نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُبِکَ مِنْ شُرُورِهِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُودَاوٗد [مسند احمد حدیث رقم:۱۹۷۴۲، ابوداؤد حدیث رقم:۱۵۳۷]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کو کسی قوم سے خطرہ ہوتا تو آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجعَلُکَ فِی نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُبِکَ مِنْ شُرُورِهِمْ یعنی اے اللہ ہم تجھے انکی کوششوں کے مقابلے پر درمیان میں لاتے ہیں اور انکے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

(1527)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّاْتِیَ اَهْلَهٗ ، قَالَ بِسمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبنَا الشَّیطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ یُّقَدَّرْ بَینَهُمَا

وَلَدٌ فِي ذٰلِکَ لَمْ یَضُرَّہُ شَیْطَانٌ اَبَداً رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۳۵۳۳، بخاری حدیث رقم:۵۱۶۵، ترمذی حدیث رقم:۱۰۹۲، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۹۱۹، ابوداؤد حدیث رقم:۲۱۶۱]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَ جَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا یعنی "اللہ کے نام سے شروع، اے اللہ ہمیں شیطان سے بچا اور جو تو ہمیں اولاد دے اُسے شیطان سے دور رکھ"۔ اگر انکے نصیب میں اولاد ہے تو اسے شیطان کبھی نہیں چھو سکے گا۔

(1528)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ اِذَا کَرَبَہٗ اَمْرٌ یَقُوْلُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم:۳۵۲۴]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو جب پریشانی لاحق ہوتی تو آپ ﷺ فرماتے یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ یعنی اے زندہ اور قائم رکھنے والے میں تیری رحمت سے مدد مانگتا ہوں۔

(1529)۔ وَعَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِی رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَجُلٌ ھُمُوْمٌ لَزِمَتْنِی وَدُیُوْنٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، قَالَ اَفَلَا اُعَلِّمُکَ کَلَاماً اِذَا قُلْتَہٗ اَذْھَبَ اللّٰہُ ھَمَّکَ وَقَضٰی عَنْکَ دَیْنَکَ، قَالَ قُلْتُ بَلٰی، قَالَ قُلْ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَیْتَ، اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ، قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِکَ فَاَذْھَبَ اللّٰہُ ھَمِّی وَقَضٰی عَنِّی دَیْنِی رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد [ابوداؤد حدیث رقم:۱۵۵۵]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے غموں نے اور قرض نے آن گھیرا ہے، فرمایا: میں تمہیں ایسا کلام نہ سکھاؤں کہ جب تم اسے پڑھو تو اللہ تمہارا غم دور کردے اور قرض ادا کردے، اس نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ، فرمایا: صبح شام پڑھا کرو: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ یعنی اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ غم وحزن سے، عجز اور کاہلی سے۔ بخل اور بزدلی سے، قرض کی

زیادتی اور لوگوں کے قہر و غلبہ سے۔ وہ آدمی کہتا ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ نے میرا غم دور کر دیا اور مجھ سے قرض ہٹا دیا۔

(1530)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ اَنَّهٗ جَآءَهٗ مُكَاتِبٌ، فَقَالَ اِنِّي عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِي فَاَعِنِّي، قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ كَبِيْرٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ، قُلْ، اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم: ۳۵۶۳]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: سیدنا علی المرتضیٰ ﷺ کے پاس ایک مقروض آدمی نے قرض کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائے ہیں۔ اگر بڑے پہاڑ کے برابر بھی تجھ پر قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسے ادا کر دے گا۔ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ یعنی اے اللہ مجھے حرام سے بچا کر اپنے حلال کے ذریعے میری کفایت فرما اور اپنے فضل سے مجھے اپنے سواء ہر کسی سے بے نیاز کر دے۔

(1531)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا اَنْزَلْنَا سَبَّحْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۲۹۹۳، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۶۷۶، مسند احمد حدیث رقم: ۱۴۵۸۰]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم جب بلندی پر چڑھتے تھے تو اللّٰہ اکبر کہتے تھے اور جب نیچے اترتے تھے تو سُبْحَانَ اللّٰہ کہتے تھے۔

(1532)۔ وَعَنْ اَبِي اُسَيْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۱۶۵۲، ابوداؤد حدیث رقم: ۴۶۵، ابن ماجة حدیث رقم: ۷۷۲، نسائی حدیث رقم: ۷۲۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو اسید ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو

کہے: اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِی اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ یعنی اے اللہ مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب باہر نکلے تو کہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ یعنی اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

(1533)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ یَقُولُ ، اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُبِکَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ رَوَاہُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۸۳۱، بخاری حدیث رقم: ۱۴۲، ابوداؤد حدیث رقم: ۴، ترمذی حدیث رقم: ۵، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۲۹۸، نسائی حدیث رقم: ۱۹، سنن الدارمی حدیث رقم: ۶۷۳، مسند احمد حدیث رقم: ۱۱۹۵۳]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُبِکَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ یعنی اے اللہ میں خباثت اور خبیثوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(1534)۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ ، غُفْرَانَکَ رَوَاہُ التِّرمِذِی وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِی [ترمذی حدیث رقم: ۷، ابوداؤد حدیث رقم: ۳۰، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۰۰، سنن الدارمی حدیث رقم: ۶۸۴، مسند احمد حدیث رقم: ۲۵۲۷۴]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو فرماتے: غُفْرَانَکَ یعنی اے اللہ مجھے (کچھ دیر مصروف رہنے پر) معاف کردے۔

(1535)۔ وَعَنْ اَبِی اَیُّوبَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّا ذَکَرْنَا اسْمَ اللّٰہِ عَلَی الطَّعَامِ حِینَ اَکَلْنَا رَوَاہُ فِی شَرْحِ السُّنَّۃِ [شرح السنۃ حدیث رقم: ۲۸۲۴، مسند احمد حدیث رقم: ۲۳۵۸۳ والترمذی فی الشمائل حدیث رقم: ۱۶۰]۔ الحدیث صحیح ولہ طرق

ترجمہ: حضرت ابوایوب ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم جب کھانا کھاتے ہیں تو اس پر اللہ کا نام لیتے ہیں۔

(1536)۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَنَسِیَ اَنْ یَذْکُرَ اللّٰہَ عَلٰی طَعَامِہٖ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَآخِرَہٗ رَوَاہُ اَبُودَاؤد وَالتِّرمِذِی [ابوداؤد حدیث

رقم:۳۷۶۷، ترمذی حدیث رقم:۱۸۵۸]۔الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جب تم میں سے کوئی شخص کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یاد آنے پر یہ پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَ آخِرَهٗ یعنی اللہ کے نام سے، اس سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی۔

(1537)۔وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهٖ قَالَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمَذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:۳۸۵۰، ترمذی حدیث رقم:۳۴۵۷، ابن ماجة حدیث رقم:۳۲۸۳، مسند احمد حدیث رقم:۱۱۲۸۲]۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانے سے فارغ ہو جاتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یعنی اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور ہمیں مسلمانوں میں سے بنایا۔

(1538)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِیْرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰی وَثُلَاثَ وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ، وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ [ترمذی حدیث رقم:۱۸۸۵]۔قال الترمذی غریب

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں پانی مت پیا کرو بلکہ دو تین سانسوں میں پیا کرو۔ پانی پینے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یعنی ''اللہ کے نام سے شروع جو نہایت رحم کرنے والا مہربان ہے'' پڑھا کرو۔ اور منہ ہٹالو تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھا کرو۔

(1539)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَاِذَا سُقِیَ لَبَنًا فَلْيَقُلْ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ، فَاِنَّهٗ لَيْسَ شَیْءٌ يُجْزِئُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اِلَّا اللَّبَنُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمَذِیُّ [ترمذی حدیث رقم:۳۴۵۵، ابو داؤد حدیث رقم:۳۷۳۰، ابن ماجة حدیث رقم:۳۳۲۲، مسند احمد حدیث رقم:۱۹۸۳]۔قال الترمذی حسن

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو کہے: اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْہُ یعنی اے اللہ ہمارے لیے اس میں برکت پیدا فرما اور ہمیں اس سے بھی بہتر کھلا۔ اور جب دودھ پیے تو کہے: اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ یعنی اے اللہ ہمارے لیے اِس میں برکت ڈال اور ہمارے لیے اِس میں اضافہ فرما۔ بے شک کھانے اور پانی دونوں کی غذائیت دودھ کے سواء کسی چیز میں نہیں۔

(1540)۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلْیَقُلْ لَہٗ اَخُوْہُ اَوْ صَاحِبُہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ، فَاِذَا قَالَ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَلْیَقُلْ یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم: ۶۲۲۴، ترمذی حدیث رقم: ۲۷۴۱، ابوداؤد حدیث رقم: ۵۰۳۳، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۷۱۵، مسند احمد حدیث رقم: ۸۶۵۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی شخص کو چھینک آئے تو اسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا چاہیے اور اس کا ساتھی جب یہ سنے تو کہے یَرْحَمُکَ اللّٰہُ یعنی اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔ پھر چھینکنے والا یہ کہے یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ یعنی اللہ آپ کو ہدایت پر رکھے اور آپ کے معاملات درست فرمادے۔

(1541)۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اشْتَکٰی مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَہٗ بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ قَالَ، اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُکَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا، وَمَرَّ الْحَدِیْثُ [ابوداؤد حدیث رقم: ۳۸۸۳، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۵۳۰]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی بیمار کے پاس تشریف لے جاتے تو سیدھا ہاتھ مبارک اس کے جسم پر پھیرتے اور فرماتے: اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُکَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا یعنی اے لوگوں کے رب بیماری کو ہٹادے اور شفا عطا فرمادے، تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے سواء کوئی شفا نہیں، وہ ایسی شفا ہے جو مرض کا نشان تک نہیں رہنے دیتی، اور یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(1542)۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

الَّذِیْ کَسَانِی هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیرِ حَوْلٍ مِنِّی وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم:۴۰۲۳]۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن انس ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جس نے کپڑا پہنا اور یہ دعا پڑھی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِی هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیرِ حَوْلٍ مِنِّی وَلَا قُوَّةٍ یعنی اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور میری ہمت اور طاقت کے بغیر مجھے عطا کر دیا۔اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو گئے۔

(1543)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا، قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ الْمَسَاجِدُ، قِیْلَ وَمَا الرَّتْعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم:۳۵۰۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جنت کے باغیچوں کے پاس سے گزرو تو کچھ چر لیا کرو۔عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ جنت کے باغیچے کون سے ہیں؟ فرمایا مسجدیں۔عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ چرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا پڑھا کرو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَکْبَرُ یعنی اللہ پاک ہے اور اللہ کے لیے ساری حمد ہے اور اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور اللہ بڑا ہے۔

(1544)۔وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷛ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غَفَرَ لَهُمَا رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم:۳۷۰۳، ابو داؤد حدیث رقم:۵۲۱۱، ترمذی حدیث رقم:۲۷۲۷، مسند احمد حدیث رقم:۱۸۵۷۴]۔

ترجمہ: حضرت براء بن عازب ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کرتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ یعنی "سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں"۔پڑھتے ہیں تو اللہ ان دونوں کی مغفرت کر دیتا ہے۔

(1545)۔وَعَنْ عَائِشَةَ الصِّدِّیْقَةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ (حِیْنَ نَظَرَ فِی الْمِرْاٰةِ) اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِی فَاَحْسِنْ خُلُقِی رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث

رقم:۲۵۲۷۵]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب آئینہ دیکھتے تو یہ دعا فرماتے اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِي فَاَحْسِنْ خُلُقِي یعنی اے اللہ تو نے میری صورت کو اچھا بنایا، میرے اخلاق کو بھی اچھا بنا دے۔

(1546)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ قَالَ، اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِصَعِقِکَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ رَوَاهُ الْبُخَارِي فِي الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ[بخاری فی الادب المفرد حدیث رقم:۷۲۲، ترمذی حدیث رقم:۳۴۵۰، مسند احمد حدیث رقم:۵۷۶۵]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کڑک اور بجلی کی آواز سنتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِصَعِقِکَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ یعنی اے اللہ ہمیں اپنی بجلیوں کے ذریعے قتل نہ کرا اور ہمیں اپنے عذاب کے ذریعے ہلاک نہ فرما اور ان باتوں سے پہلے ہمیں معاف کر دے۔

(1547)۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلْغَيْثِ فَقَالَ، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا وَ دَعَا لِدَفْعِهِ، فَقَالَ، اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَ بُطُونِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ الْبُخَارِي[مسلم حدیث رقم:۲۰۷۸، بخاری حدیث رقم:۱۰۱۴، نسائی حدیث رقم:۱۵۱۸]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بارش کے لیے یہ دعا مانگتے تھے: اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا یعنی اے اللہ ہمیں بارش دے، اے اللہ ہمیں بارش دے، اے اللہ ہمیں بارش دے۔ اور بارش روکنے کے لیے یہ دعا فرماتے: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَ بُطُونِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ یعنی اے اللہ اسے ہمارے اردگرد لے جا، ہمارے اوپر نہ رہنے دے، اے اللہ اسے چٹانوں پر، کھردرے پتھروں پر، وادیوں کے مراکز میں اور درختوں کے اُگنے کی جگہ پر برسا۔

(1548)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ

، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ خَیرَهَا وَخَیرَ مَا فِیهَا وَخَیرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوذُبِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّمَا فِیهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۲۰۸۵]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب تند ہوا چلتی تو دعا فرماتے: اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ خَیرَهَا وَخَیرَ مَافِیهَا وَخَیرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوذُبِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَافِیهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ یعنی اے اللہ میں تجھ سے اِسکی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اور جو کچھ اِس کے اندر ہے اُس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور جو کچھ اِس کے ذریعے سے بھیجا گیا ہے اُس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں اِسکے شر سے، اور جو کچھ اِسکے اندر ہے اُسکے شر سے اور جو کچھ اِس کے ذریعے سے بھیجا گیا ہے اُس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ

استغفار کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَالَّذِینَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ [ال عمران: ۱۳۵] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور وہ لوگ کہ اگر وہ کوئی فحش عمل کر بیٹھیں یا اپنی جانوں پر ظلم کرلیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔ وَقَالَ حکایة عَنْ سَیدنا آدم و حوا علیهما السلام رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ [الاعراف: ۲۳] اور حضرت آدم و حوا علیہما السلام سے حکایت کرتے ہوئے فرمایا: اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اور اگر تو ہمیں معاف نہیں کرے گا اور ہم پر رحم نہیں فرمائے گا تو ہم ضرور خسارے والوں میں سے ہوجائیں گے۔ وَقَالَ حکایة عن سیدنا یونس علیه السلام لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّی كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ [الانبیاء: ۸۷] اور حضرت یونس علیہ السلام سے حکایت کرتے ہوئے فرمایا: تیرے سواء کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے بے شک میں ظالموں میں سے تھا۔

(1549)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِیقٍ مَخْرَجاً وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجاً وَرَزَقَهٗ مِنْ حَیثُ لَا یحْتَسِبُ رَوَاهُ اَحْمَدُ

وَاَبُودَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حديث رقم:۲۲۳۸، ابوداؤد حديث رقم:۱۵۱۸، ابن ماجة حديث رقم:۳۸۱۹]۔ضعيف

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے استغفار کولازم پکڑا اللہ اسے ہر تنگی سے نکال دے گا اور اسے ہر غم سے آزاد کر دے گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔

(1550)۔وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ طُوبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهٖ اِسْتِغْفَاراً كَثِيراً رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:۳۸۱۸، السنن الكبرىٰ للنسائى حديث رقم:۱۰۲۸۹]۔اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بسر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خوشخبری ہو اسے جس کے نامہ اعمال میں کثرت سے استغفار پایا گیا۔

(1551)۔وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:۴۲۵۰، شعب الايمان للبيهقى حديث رقم:۷۰۴۰]۔الحديث حسن لغيره

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

(1552)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [ترمذى حديث رقم:۲۴۹۹، ابن ماجة حديث رقم:۴۲۵۱، مسند احمد حديث رقم:۱۳۰۵۴، سنن الدارمى حديث رقم:۲۷۲۹]۔اسنادہ حسن

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدم کے تمام بیٹے خطا کرتے ہیں۔ خطا کاروں میں سے بہتر وہ ہیں جو توبہ کریں۔

(1553)۔وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا

اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّی اَتُوبُ اِلَيْهِ فِی الْيَومِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۲۸۵۹]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ کی طرف توبہ کرو۔ میں اس سے ہر روز سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

(1554)۔ وعن انس ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرحاً بِتَوبَةِ عَبدِهٖ حِينَ يَتُوبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَ رَاحِلَتُهُ بِاَرضِ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَاَيِسَ مِنْهَا، فَاَتٰی شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِی ظِلِّهَا قَدْ اَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا، ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِی وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرحِ رَوَاهُ مُسْلِم وَرَوَی الْبُخَارِی اِلٰی قَائِمَةً عِنْدَهٗ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؓ [مسلم حدیث رقم: ۶۹۶۰، بخاری حدیث رقم: ۶۳۰۸]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ جب توبہ کرتا ہے تو اس کی توبہ سے اللہ اس شخص کی نسبت بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کی سواری کسی ویران علاقے میں تھی اور وہ اس سے گم ہوگئی۔ اسی پر اس کا کھانا اور پینا تھا اور وہ اسے تلاش کر کر کے مایوس ہوگیا۔ آخر کار وہ ایک درخت کے نیچے آیا تو اپنی سواری سے مایوس ہو کر اس درخت کے سائے میں لیٹ گیا۔ وہ اسی حال میں تھا کہ اچانک اس کی سواری اس کے پاس آ کر کھڑی ہوگئی اور اس نے اسے نکیل سے پکڑ لیا پھر اس نے خوشی کی شدت میں آ کر کہہ دیا: اے اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں۔ خوشی کی شدت کی وجہ سے اس کے منہ سے غلط بات نکل گئی۔

(1555)۔ وعن اَبِی اَيُّوبَ ؓ اَنَّهٗ قَالَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ كُنْتُ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئاً سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَو لَا اَنْ تُذْنِبُوا لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلقاً يُذْنِبُونَ يَغْفِرُ لَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۶۹۶۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوایوب ؓ سے مروی ہے کہ آپ ؓ نے اپنی وفات کے وقت فرمایا: میں تم لوگوں سے ایک بات چھپائے رکھتا تھا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اگر تم لوگوں سے گناہ سرزد نہ ہوں تو اللہ ایک ایسی قوم کو پیدا کر دے گا جو گناہ کرے اور اللہ انہیں معاف کرے۔

(1556)-وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۶۹۶۵]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تمہیں لے جائے اور ایسی قوم کو لے آئے جو گناہ کریں اور استغفار کریں اور وہ انہیں معاف فرمائے۔

(1557)-وَعَنْ اَبِى سَعِيْدِ الْخُدْرِى ؓ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ نَفْساً فَسَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَاهِبٍ فَاَتَاهُ ، فَقَالَ اِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْساً ، فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ ؟ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً ، ثُمَّ سَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَجُلٍ ، فَقَالَ اِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ نَعَمْ ، وَمَنْ يَحُوْلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ ، اِنْطَلِقْ اِلٰى اَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَاِنَّ بِهَا اُنَاساً يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَاعْبُدِ اللّٰهَ تَعَالٰى مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلٰى اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا نَصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ ، فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ ، فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَآءَ تَائِباً مُقْبِلاً بِقَلْبِهٖ اِلَى اللّٰهِ وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ اِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْراً قَطُّ ، فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِىْ صُوْرَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ ، فَقَالَ قِيْسُوْا مَابَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلٰى اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰى فَهُوَ لَهُ ، فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِىْ اَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى وَفِىْ رِوَايَةٍ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِىْ وَاِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِىْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۷۰۰۸، ۷۰۱۰، بخاری حدیث رقم:۳۴۷۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جس نے ننانوے افراد کو قتل کیا تھا۔ اس نے زمین کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا۔ اسے ایک راہب کا پتا بتایا گیا تو وہ اس کے پاس گیا۔ کہنے لگا میں نے ننانوے افراد کو قتل کیا ہے کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ اس نے اسے بھی قتل کر دیا اور سو اس طرح پورے کر لیے۔ پھر اس نے دنیا کے سب سے بڑے عالم کے

بارے میں پوچھا۔اسے ایک آدمی کا پتا بتایا گیا۔اس سے جا کر کہنے لگا میں نے سو آدمی قتل کیے ہیں۔کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟اس نے کہاہاں۔اللہ اور توبہ کے درمیان کون حائل ہوسکتا ہے۔تم فلاں فلاں علاقے میں چلے جاؤ۔ وہاں کچھ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہیں۔تم بھی ان کے ساتھ ہو کر اللہ کی عبادت کرو اور اپنے علاقے میں کبھی نہ آنا کہ یہ برائی کا علاقہ ہے۔وہ چلا گیا حتیٰ کہ جب آدھا راستہ گزر گیا تو اسے موت آ گئی۔اب رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے اس کے بارے میں جھگڑنے لگے۔رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ توبہ کرتے ہوئے اللہ کی طرف اپنے دل کو جھکاتے ہوئے آیا ہے اور عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے ہرگز کوئی نیکی نہیں کی۔ ان کے پاس آدمی کی صورت میں ایک فرشتہ آیا انہوں نے اسے ثالث بنالیا۔اس نے کہا دونوں طرف کی زمین ناپو۔یہ جس علاقے کے قریب ہوگا،اسی علاقے کا ہوگا۔انہوں نے زمین کو ناپا تو وہ جدھر جارہا تھا اس زمین کے قریب پایا گیا۔اسے رحمت والے فرشتوں نے قبضے میں لے لیا۔ایک روایت میں ہے کہ اللہ نے اِدھر والی زمین کو حکم دیا کہ دور ہوجا اور اُدھر والی زمین کو حکم دیا کہ قریب ہوجا۔

(1558)۔وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ يَقُوْلَ الْعَبْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:۶۳۰۶، ترمذی حدیث رقم:۳۳۹۳، نسائی حدیث رقم:۵۵۲۲]۔

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: استغفاروں کا بادشاہ یہ ہے کہ بندہ کہے۔اے اللہ تو میرا رب ہے۔تیرے سواء کوئی معبود نہیں۔تو نے مجھے پیدا کیا ہے۔میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور دعوے پر قائم ہوں جتنا مجھ سے ہوسکتا ہے میں ان کاموں سے تیری پناہ میں آتا ہوں جو میں نے کیے ہیں۔میں اپنے اوپر تیرے احسانوں کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔پس مجھے بخش دے کہ کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا سوائے تیرے۔

(1559)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ

يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُد وَالتِّرمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ[ابوداؤد حدیث رقم:۱۵۱۶، ترمذی حدیث رقم:۳۴۳۴، ابن ماجۃ حدیث رقم:۳۸۱۴، مسند احمد حدیث رقم:۴۷۲۵]۔الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم محفل میں گنتے رہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے سو مرتبہ پڑھا۔ اے میرے رب مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو ہی توبہ قبول فرمانے والا بخشنے والا ہے۔

(1560)۔وَعَنْ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَالَ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ رَوَاهُ التِّرمَذِي [ترمذی حدیث رقم:۳۵۷۷، ابو داؤد حدیث رقم:۱۵۱۷]۔قال الترمذی غریب لکن الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت زید جو نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کہا کہ میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے اور قائم رکھتا ہے اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔ اس کی بخشش ہو گئی خواہ وہ میدان جنگ سے بھاگا ہو۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَفَضَائِلِهَا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کا باب

قَالَ اللهُ تَعَالَى إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا [الاحزاب:۵۶] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان! والو تم بھی نبی پر درود بھیجو اور پورا پورا اسلام بھیجو۔

(1561)۔عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ صَلٰوةُ اللهِ ثَنَاءُهُ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری کتاب التفسیر سورۃ احزاب باب ۱۰/۱ صفحہ ۹۹۴]۔

ترجمہ: حضرت ابو العالیہ تابعی فرماتے ہیں کہ اللہ کے درود بھیجنے سے مراد فرشتوں کے سامنے آپ ﷺ کی ثنا خوانی ہے۔

(1562)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۹۱۲، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۵۳۰، ترمذی حدیث رقم: ۴۸۵، نسائی حدیث رقم: ۱۲۹۶، شعب الایمان للبیہقی حدیث رقم: ۱۵۵۳]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ اس پر دس مرتبہ درود پڑھے گا۔

(1563)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ رَوَاهُ النَّسَائِي [نسائی حدیث رقم: ۱۲۹۷، مسند احمد حدیث رقم: ۱۲۰۰۴، شعب الایمان للبیہقی حدیث رقم: ۱۵۵۴]۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا، اللہ اس پر دس مرتبہ درود پڑھے گا۔ اسکی دس خطائیں معاف کردی جائیں گی اور اسکے دس درجات بلند کردیے جائیں گے۔

(1564)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذی حدیث رقم: ۴۸۴، شعب الایمان للبیہقی حدیث رقم: ۱۵۶۳]۔ الحدیث حسن لکن صححہ ابن حبان

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میرے سب سے قریب وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہوگا۔

(1565)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَ اَحْمَد [ابو داؤد حدیث رقم: ۲۰۴۱، مسند احمد حدیث رقم: ۱۰۸۲۳، شعب الایمان للبیہقی حدیث رقم: ۱۵۸۱]۔ اسنادہ حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کوئی شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اللہ میری روح کو اسکی طرف متوجہ کردیتا ہے حتیٰ کہ میں اسے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

(1566) ـ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُغْفَرَ لَهٗ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهٗ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذی حدیث رقم: ۳۵۴۵، مسند احمد حدیث رقم: ۷۴۶۹]۔ اخرج الحاكم الفقرة الاولى واخرج مسلم الفقرة الاخيرة، والحديث صحيح له شواهد كثيرة عن جماعة الصحابة خرجها الحافظ المنذری فی الترغيب

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ناک رگڑ جائے اس شخص کی جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے اور ناک رگڑ جائے اس شخص کی جس پر رمضان داخل ہوا پھر اس کی مغفرت ہونے سے پہلے گزر گیا اور ناک رگڑ جائے اس شخص کی جس کے سامنے اس کے ماں باپ یا ان میں سے ایک بڑھاپے کو پہنچا اور انہوں نے اسے جنت میں داخل نہیں کیا۔

(1567) ـ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ؓ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِي؟ فَقَالَ مَا شِئْتَ، قُلْتُ الرُّبُعَ، قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ النِّصْفَ، قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ، قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِي كُلَّهَا، قَالَ اِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ وَيُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذی حدیث رقم: ۲۴۵۷]۔ الحديث صحيح صححه الحاكم ووافقه الذهبی

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں آپ پر کثرت سے درود پڑھوں گا۔ فرمایئے اپنی طرف سے کتنا درود پڑھوں؟ فرمایا: جتنا چاہو۔ میں نے عرض کیا چوتھا حصہ، فرمایا: جتنا چاہو اور اگر زیادہ کرو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا نصف، فرمایا: جتنا چاہو، اور اگر زیادہ کرو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا دو تہائی، فرمایا: جتنا چاہو اور اگر زیادہ کرو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا میں سارا وقت آپ پر درود پڑھنے میں ہی لگاؤں گا۔ فرمایا: پھر یہ تیرے تمام اہم کاموں کے لیے کافی ہے اور تیرے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔

(1568)۔ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِقَبْرِىْ مَلَكاً اَعْطَاهُ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَلَا يُصَلِّى عَلَيَّ اَحَدٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَبْلَغَنِىْ بِاِسْمِهٖ وَاِسْمِ اَبِيْهِ هٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰى عَلَيْكَ رَوَاهُ الْبَزَّار [جلاء الافهام حديث رقم:٨٧، مجمع الزوائد حديث رقم: ١٢٩١، ١٢٩٢، بزار حديث رقم:١٤٢٥، اللئالى المصنوعه ١/٢٥٩ وقال صحيح، قال البانى فى سلسلة الاحاديث الصحيحة حسن حديث رقم:١٥٣٠]۔

ترجمہ: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے جسے تمام مخلوق کو سن سکنے کی طاقت بخشی ہے۔ قیامت تک جب بھی کوئی شخص مجھ پر درود پڑھے گا وہ مجھ تک اس کے نام اور اس کے باپ کے نام سے پہنچا دیتا ہے کہ فلاں بن فلاں نے آپ ﷺ پر درود پڑھا ہے۔

(1569)۔ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِىْ سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ نَائِياً اُبْلِغْتُهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِىْ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الايمان للبيهقى حديث رقم:١٥٨٣]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھا میں خود اسے سنوں گا اور جس نے دور سے مجھ پر درود پڑھا وہ مجھ تک پہنچا دیا جائے گا۔

(1570)۔ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْراً وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِىْ عِيْداً وَ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِىْ حَيْثُ كُنْتُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُد [ابو داؤد حديث رقم:٢٠٤٢]۔ الحديث جيد

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ۔ اور میری قبر کو عید مت بناؤ۔ اور مجھ پر درود پڑھو۔ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے تم جہاں بھی ہو۔

(1571)۔ وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: صَلُّوْا فِىْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْراً، وَلَا تَتَّخِذُوْا بَيْتِىْ عِيْداً، صَلُّوْا عَلَيَّ وَسَلِّمُوْا، فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ وَسَلَامَكُمْ يَبْلُغُنِىْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى [مسند ابو يعلىٰ حديث رقم:٦٧٥٥، جلاء الافهام حديث

رقم:٦٧، ٦٨، ٦٩، مجمع الزوائد حديث رقم:٣٤٩٧]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت حسن المجتبیٰ بن علی بن ابی طالب ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھا کرو اور انہیں قبرستان مت بناؤ، اور میرے گھر کو عید مت بناؤ، مجھ پر صلوٰۃ اور سلام بھیجو، بے شک تمہارا صلوٰۃ اور سلام مجھ تک پہنچتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔

(1572)۔ وَعَنْ اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ لَمْ یَکُنْ عِنْدَهُ صَدَقَةٌ فَلْیَقُلْ فِی دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ وَ صَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ فَاِنَّهَا زَکٰوةٌ وَ قَالَ لَا یَشْبَعُ الْمُؤْمِنُ خَیْرًا حَتّٰی یَکُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِی صَحِیْحِهِ [ابن حبان حديث رقم:٩٠٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس بھی مسلمان آدمی کے پاس صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہ ہو وہ اپنی دعا میں یوں کہا کرے: اے اللہ محمد پر درود بھیج جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور مومن مردوں اور عورتوں پر اور مسلمان مردوں اور عورتوں پر درود بھیج، یہ زکوٰۃ ہے۔ اور فرمایا کہ مومن نیکیاں کرتے کرتے سیر نہیں ہوتا حتیٰ کہ اس کی انتہا جنت پر ہوتی ہے۔

(1573)۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَکْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهُ مَشْهُوْدٌ یَشْهَدُهُ الْمَلَائِکَةُ، وَاِنَّ اَحَدًا لَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُهُ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْهَا، قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰهِ حَیٌّ یُرْزَقُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰی مِثْلَهُ عَنْ اَوْسٍ ﷺ وَمَرَّ الْحَدِیْثُ [ابن ماجة حديث رقم:١٦٣٧]۔

ترجمہ: حضرت ابودرداء ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔ اس پر حاضری ہوتی ہے، فرشتے اس پر حاضر ہوتے ہیں۔ جب بھی کوئی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس کا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اس سے فارغ ہو جاتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا وفات کے بعد بھی؟ فرمایا: بے شک اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ نبیوں کے جسموں کو کھائے۔ پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اسے رزق دیا جاتا ہے۔ اس طرح کی ایک حدیث اور بھی موجود ہے اور یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(1574)۔ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّی عَلَیَّ اِلَّا بَلَغَنِیْ صَوْتُہٗ حَیْثُ کَانَ ، قَالَ قُلْنَا وَ بَعْدَ وَفَاتِکَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَأْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ رَوَاہُ الطَّبْرَانِی لَہٗ طُرُقٌ کَثِیْرَۃٌ بِاَلْفَاظٍ مُخْتَلِفَۃٍ[جلاء الافهام حديث رقم:١١٠ ، المعجم الاوسط للطبرانی حديث رقم:٦٤٢ ١ اسناده حسن : قال الحافظ الهيثمی : فيه راوٍ لم اعرفه ، وبقية رجاله ثقات ، مجمع الزوائد حديث رقم:٧٢٩٧ ١]۔ وللحديث شواهد يتقوی بها انظر القول البديع صفحة ١٥٢ ، ١٥٣ ۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کوئی بندہ مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے وہ جہاں کہیں بھی ہو۔ ہم نے عرض کیا آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی؟ فرمایا: بے شک اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ نبیوں کے جسم کو کھائے اس حدیث کی کئی سندیں ہیں اور الفاظ مختلف ہیں۔

(1575)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ کُنْتُ اُصَلِّی، وَ النَّبِیُّ ﷺ وَ اَبُوْ بَکْرٍ وَ عُمَرُ مَعَہٗ ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَآءِ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِی، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ سَلْ تُعْطَہٗ سَلْ تُعْطَہٗ رَوَاہُ التِّرْمَذِی [ترمذی حديث رقم:٥٩٣]۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی کریم ﷺ تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما تھے۔ جب میں بیٹھ گیا تو اللہ تعالیٰ کی ثناء سے شروع کیا، پھر نبی کریم ﷺ پر درود پڑھا، پھر اپنے لیے دعا مانگی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مانگ لے تجھے ملے گا، مانگ لے تجھے ملے گا۔

(1576)۔ وَعَنْ عَلِیٍّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْبَخِیْلُ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ رَوَاہُ التِّرْمَذِی [ترمذی حديث رقم:٣٥٤٦ ، مسند احمد حديث رقم:١٧٣١ ، شعب الايمان للبيهقی حديث رقم:١٥٦٦]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔

(1577)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ قَالَ اِنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ لَا

يَصْعَدُ مِنْهَا شَئٌ حَتّٰى تُصَلِّیَ عَلٰى نَبِیِّکَ رَوَاهُ التِّرْمَذِی[ترمذی حدیث رقم:۴۸۶]۔اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی رہتی ہے اس میں سے کوئی چیز اوپر نہیں چڑھتی جب تک تم اپنے نبی پر درود نہ پڑھو۔

(1578)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْاَوْفٰى اِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ رَوَاهُ اَبُو دَاؤدَ[ابو داؤد حدیث رقم:۹۸۲]۔الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو چاہتا ہو کہ اسے پیمانہ بھر بھر کر اجر ملے تو وہ جب ہم اہل بیت پر درود پڑھے تو یوں کہے: اے اللہ درود بھیج محمد نبی امی پر، ان کی ازواج، امہات المومنین پر، ان کی اولاد پر اور ان کے اہل بیت پر جیسا کہ تو نے ابراہیم پر درود بھیجا۔ بے شک تو حمد والا بزرگی والا ہے۔

(1579)۔ وَعَنْ رُوَيْفِعٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ رَوَاهُ اَحْمَدُ[مسند احمد حدیث رقم:۱۶۹۹۳]۔حسن

ترجمہ: حضرت رویفع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے محمد پر درود پڑھا اور کہا اے اللہ! انہیں قیامت کے دن اپنے قریب ترین ٹھکانے پر مقام دے، میری شفاعت اس کے لیے واجب ہوگئی۔

(1580)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ :لَا يَنْبَغِی الصَّلٰوةُ مِنْ اَحَدٍ عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا عَلَى النَّبِیِّ ﷺ[المعجم الكبير للطبرانی حديث رقم:۱۱۶۴۸، مجمع الزوائد حديث رقم:۱۷۳۲۰ وقال رجاله رجال الصحيح]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: کسی آدمی کی طرف سے کسی آدمی پر صلوٰۃ بھیجنا مناسب نہیں سوائے نبی پر۔

كِتَابُ الرِّقَاقِ

اللہ کے خوف کی کتاب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا[فاطر:۲۸] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے اس سے وہی ڈرتے ہیں جو علماء ہیں۔ وَ قَالَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ [الرحمن:۴۶] اور فرمایا: جو اپنے رب کے سامنے جوابدہی سے ڈر گیا اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔

(1581)۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّةُ الْكَافِرِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۷۴۱۷، ترمذی حدیث رقم:۲۳۲۴، ابن ماجۃ حدیث رقم:۴۱۱۳، مسند احمد حدیث رقم:۸۳۰۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا مومن کا پنجرا ہے اور کافر کی جنت ہے۔

(1582)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ رَوَاهُ مُسْلِم وَ الْبُخَارِی وَ مَرَّ الْحَدِیْثُ [مسلم حدیث رقم:۷۱۳۰، بخاری حدیث رقم:۶۴۸۷، ترمذی حدیث رقم:۲۵۵۹، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۸۴۳، مسند احمد حدیث رقم:۸۹۲۶]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخ کو شہوات کے پیچھے چھپا دیا گیا ہے اور جنت کو مشکلات کے پیچھے چھپا دیا گیا ہے۔

(1583)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ كَفَافاً رَوَاهُ مُسْلِم وَ الْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۲۴۲۷، ۷۴۴۱، ۷۴۴۲، بخاری حدیث رقم:۶۴۶۰، ترمذی حدیث رقم:۲۳۶۱، ابن ماجۃ حدیث رقم:۴۱۳۹، مسند احمد حدیث رقم:۹۷۶۷]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ محمد کی آل کو رزق گزارا عطا فرما۔

(1584)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ مُرْسَلاً قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ ، اِغْتَنِمْ خَمْساً قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ رَوَاهُ الْبَغْوِيُّ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْحَاكِمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ [شرح السنة حديث رقم: ۴۰۲۰، مستدرک حاکم حديث رقم: ۷۸۴۶]۔ضَعِيف جِداً

ترجمہ: حضرت عمرو بن میمون اودی مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو۔ اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، اپنی صحت کو بیماری سے پہلے، اپنی مالداری کو غربت سے پہلے، اپنی فراغت کو مصروفیت سے پہلے اور اپنی زندگی کو موت سے پہلے۔

(1585)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ وَمَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حديث رقم: ۲۳۲۲، ابن ماجة حديث رقم: ۴۱۱۲]۔قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار دنیا پر لعنت ہے اور اس میں جو کچھ ہے اس پر لعنت ہے، سوائے اللہ کے ذکر کے اور اس چیز کے جو اس سے تعلق رکھے اور عالم اور طالب علم کے۔

(1586)۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِراً مِنْهَا شَرْبَةً رَوَاهُ وَالتِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حديث رقم: ۲۳۲۰، ابن ماجة حديث رقم: ۴۱۱۰]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر دنیا کی وقعت اللہ کے ہاں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو وہ اس میں سے کسی کافر کو پانی تک نہ پلاتا۔

(1587)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا

اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا أَوْ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۶۶۳۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تو کثرت سے روؤ اور کم ہنسو۔

كِتَابُ الْاَخْلَاقِ وَ الْآدَابِ

اخلاق اور آداب کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ [القلم: ۴] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محبوب! تم عظیم اخلاق کے مالک ہو۔ وَ قَالَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ [الانعام: ۹۰] اَیْ بِاَخْلَاقِهِمْ وَ اَوْصَافِهِمْ اور فرمایا: ان لوگوں کو اللہ نے ہدایت دی بس ان ہی کے اخلاق واوصاف کو اختیار کر۔

(1588)۔عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ الْحُسَيْنُ سَأَلْتُ اَبِي عَنْ سِيْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي جُلَسَائِهِ، فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَائِمَ الْبِشْرِ، سَهْلَ الْخُلُقِ، لَيِّنَ الْجَانِبِ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ وَلَا سَخَّابٍ وَلَا فَحَّاشٍ وَلَا عَيَّابٍ وَلَا مَشَّاحٍ، يَتَغَافَلُ عَمَّا لَا يَشْتَهِي وَلَا يُؤْيِسُ مِنْهُ رَاجِيَهُ، وَلَا يُجِيْبُ فِيْهِ قَدْ تَرَكَ نَفْسَهُ مِنْ ثَلَاثٍ، اَلرِّيَاءِ وَالْاِكْثَارِ وَمَالَا يَعْنِيْهِ، وَتَرَكَ النَّاسَ مِنْ ثَلَاثٍ، كَانَ لَا يَذُمُّ اَحَدًا وَلَا يَعِيْبُهُ وَلَا يَطْلُبُ عَوْرَتَهُ وَلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا فِيْمَا رَجَا ثَوَابَهُ، وَاِذَا تَكَلَّمَ اَطْرَقَ جُلَسَاءُهُ كَاَنَّمَا عَلٰى رُؤُسِهِمُ الطَّيْرُ، فَاِذَا سَكَتَ تَكَلَّمُوْا لَا يَتَنَازَعُوْنَ عِنْدَهُ الْحَدِيْثَ، وَمَنْ تَكَلَّمَ عِنْدَهُ اَنْصَتُوْا لَهُ حَتّٰى يَفْرُغَ حَدِيْثُهُمْ عِنْدَهُ حَدِيْثُ اَوَّلِهِمْ، يَضْحَكُ مِمَّا يَضْحَكُوْنَ مِنْهُ، وَيَتَعَجَّبُ مِمَّا يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهُ، وَيَصْبِرُ لِلْغَرِيْبِ عَلَى الْجَفْوَةِ فِي مَنْطِقِهِ وَمَسْئَلَتِهِ حَتّٰى اِنْ كَانَ اَصْحَابُهُ لَيَسْتَجْلِبُوْنَهُمْ وَيَقُوْلُ اِذَا رَاَيْتُمْ طَالِبَ حَاجَةٍ يَطْلُبُهَا فَاَرْفِدُوْهُ، وَلَا يَقْبَلُ الثَّنَاءَ اِلَّا مِنْ مُكَافِئٍ، وَلَا يَقْطَعُ عَلٰى اَحَدٍ حَدِيْثَهُ حَتّٰى يَتَجَوَّزَهُ فَيَقْطَعَهُ بِاِنْتِهَاءٍ اَوْ قِيَامٍ رَوَاهُ

التِرمَذِی فِی الشَّمَائِلِ وَکَذَا فِی الشِّفَآءِ[شمائل الترمذی مع المواھب اللدنیه علی الشمائل المحمدیة صفحة ۲۵۷، الشفاء ۹۴/۱، ۹۵]۔رواته ثقات

ترجمہ: حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حسین نے کہا کہ میں نے اپنے والد ماجد سے نبی کریم ﷺ کے اپنے ہم مجلس لوگوں میں اخلاق واطوار کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیشہ خوش رو، نرم خواور نرم مزاج رہتے تھے۔آپ نہ ہی بدخلق تھے نہ درشت مزاج، نہ ہی شور مچانے والے تھے نہ بدگو، نہ ہی عیب جو تھے نہ بخیل۔جس چیز سے آپ کو خواہش نہ ہوتی اس سے اعراض فرماتے اور دوسروں کو اس سے مایوس نہ کرتے، تین چیزوں کو آپ نے ترک کردیا تھا، جھگڑا، تکبر اور بے مقصد کام، لوگوں کے معاملات میں بھی تین چیزوں کو ترک کردیا تھا، نہ ہی کسی کی مذمت کرتے تھے نہ اس کو عیب لگاتے تھے، کسی کا عیب تلاش نہیں کرتے تھے، جس چیز میں ثواب کی امید ہو اس کے ماسواء میں بات نہیں کرتے تھے، جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے تو آپ ﷺ کے اصحاب اس طرح سر جھکا کر بیٹھ جاتے جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں، جب آپ ﷺ خاموش ہو جاتے تو پھر وہ بات شروع کرتے تھے، آپ ﷺ کے سامنے وہ کسی بات پر بحث نہیں کرتے تھے، جو شخص آپ ﷺ سے بات کرتا تو سب خاموش ہو جاتے، حتیٰ کہ وہ شخص اپنی بات سے فارغ ہو جاتا، جس بات پر لوگ ہنستے آپ ﷺ بھی ہنستے تھے اور جس پر لوگ تعجب کرتے آپ ﷺ بھی تعجب کرتے تھے، کسی اجنبی شخص کی بات اور سوال میں سختی ہوتی تو اس پر صبر فرماتے، حتیٰ کہ آپ ﷺ کے اصحاب (سوال کے لیے) اجنبیوں کو لے آتے، آپ ﷺ فرماتے جب تم کسی ضرورت مند کو سوال کرتے دیکھو تو اس کی حاجت پوری کرو، آپ ﷺ صرف اسی شخص کی تعریف قبول کرتے جو کسی احسان کے بعد تعریف کرتا، کسی شخص کی بات نہیں کاٹتے تھے۔سوائے اس کے کہ وہ حد سے بڑھ جائے پھر اس کو منع فرماتے یا اٹھ کر چلے جاتے۔

(1589)۔عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَانَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَازَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا، وَمَاتَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۶۵۹۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: صدقہ مال میں سے نقصان نہیں کرتا، اور معاف کرنے سے اللہ کسی بندے کی عزت میں اضافہ ہی کرتا ہے، اور جو کوئی اللہ کی خاطر عاجزی کرتا

ہے اللہ اسے بلند ہی کرتا ہے۔

(1590)۔وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ، قِيْلَ: اَفَرَأَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ: اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ، فَقَدْ بَهَتَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٦٥٩٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: تیرے بھائی کا ایسا ذکر جسے وہ ناپسند کرے۔ عرض کیا گیا حضور کیا فرماتے ہیں کہ جو کچھ میں کہوں وہ میرے بھائی میں موجود ہو تو پھر؟ فرمایا: تم نے جو کہا اگر وہ اس میں موجود ہے تو تم نے اس کی غیبت کی، اور اگر وہ اس میں نہیں ہے تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔

(1591)۔وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ مَنْ اَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ؟ قَالَ: مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم:٨٣٢٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب، تیرے ہاں تیرے بندوں میں سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ فرمایا: جو قدرت کے باوجود معاف کر دے۔

(1592)۔عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِيْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيْءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ دَلْوِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:١٩٥٦]۔وقال حسن

ترجمہ: حضرت ابو ذر غفاری ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرا تیرے بھائی کے سامنے مسکرانا

تیرے لیے صدقہ ہے، تیرا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے، اجنبی علاقے میں تیرا کسی بھائی کو راستہ دکھانا تیرے لیے صدقہ ہے، کمزور نظر والے آدمی کی خاطر دیکھنا تیرے لیے صدقہ ہے، راستے سے تیرا پتھر، کانٹا، اور ہڈی ہٹا دینا تیرے لیے صدقہ ہے، اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں انڈیل دینا تیرے لیے صدقہ ہے۔

(1593)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ لَعَنْتُهُ اَوْ شَتَمْتُهُ اَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَرَحْمَةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالدَّارِمِيُّ [مسلم حدیث رقم: ٦٦١٩، سنن الدارمی حدیث رقم: ٢٧٦٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ میں بشر ہوں۔ میں جس مسلمان پر بھی لعنت بھیجوں یا سخت سست کہوں یا مار پٹائی کروں تو اسے اس کے لیے کرم، رحمت اور قربت بنا دے جس کے ذریعے تو اسے قیامت کے دن اپنے قریب کرے۔

(1594)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم: ٦٠٣٣، بخاری حدیث رقم: ٣٥٥٩، ترمذی حدیث رقم: ١٩٧٥، مسند احمد حدیث حدیث رقم: ٦٨٢٩]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔

(1595)۔ وَعَنْ مَالِكٍ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ رَوَاهُ مَالِكٌ [مؤطا امام مالک حدیث رقم: ٨ من کتاب حسن الخلق]۔ صحیح

ترجمہ: امام مالک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ان تک حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں حسین اخلاق کو مکمل کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔

(1596)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنَهُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفَهُمْ بِاَهْلِهِ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ٢٦١٢، مسند احمد حدیث

رقم:۲۴۲۵۹]۔الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومنوں میں سب سے زیادہ کامل ایمان والا وہ ہے جوان میں سب سے اچھے اخلاق والا ہے اور اپنے گھر والوں کے لیے سب سے زیادہ نرم دل ہے۔

(1597)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ ﷺ اَوْصِنِی، قَالَ لَا تَغْضَبْ، فَرَدَّدَ ذٰلِکَ مِرَارًا، قَالَ لَا تَغْضَبْ رَوَاهُ الْبُخَارِی وَ رَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو [بخاری حدیث رقم:۶۱۱۶، ترمذی حدیث رقم:۲۰۲۰، مؤطا امام مالک، باب ما جاء فی الغضب حدیث رقم:۱۱، مسند احمد حدیث رقم:۶۶۴۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا مجھے نصیحت فرمائیں۔فرمایا: غصہ نہ کر۔اس نے کئی بار یہی سوال کیا آپ نے فرمایا غصہ نہ کر۔

(1598)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِی قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ کِبْرٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۲۶۶، ۲۶۷، ابوداؤد حدیث رقم:۴۰۹۱، ترمذی حدیث رقم:۱۹۹۸، مسند احمد حدیث رقم:۳۷۸۸، ابن ماجۃ حدیث رقم:۵۹]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا۔

(1599)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ، اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۶۵۷۷، بخاری حدیث رقم:۲۴۴۷، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۵۱۹، ترمذی حدیث رقم:۲۰۳۰، مسند احمد حدیث رقم:۵۶۲۱]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ظلم قیامت کے دن ظلمات ہوگا۔

(1600)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ، فَاِنَّ الْحَسَدَ یَأْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَأْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد [ابوداؤد حدیث رقم:۴۹۰۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: حسد سے بچو، حسد نیکیوں کو اس طرح کھا

جاتا ہے جیسے آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے۔

(1601)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَاتَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۶۵۳۶، بخاری حدیث رقم: ۶۰۶۶، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۹۱۷، مؤطا امام مالک کتاب حسن الخلق باب ماجاء فی المهاجرة حدیث رقم: ۱۵]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے بچو، بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔ ایک دوسرے پر کان نہ دھرو، ایک دوسرے پر تجسس نہ کرو، ایک دوسرے سے بڑھ کر بولی نہ دو، ایک دوسرے پر حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے بے وفائی نہ کرو اور اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی ہو جاؤ۔

(1602)۔ وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ ﷺ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ ﷺ اَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمِدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ، قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۶۷۲۱، ابن ماجة حدیث رقم: ۴۲۲۵، مسند احمد حدیث رقم: ۲۱۴۳۸]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ ﷺ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ جو اچھائی میں سے کوئی عمل کرتا ہے اور لوگ اس پر اس کی تعریف کرتے ہیں۔ فرمایا: یہ مومن کے لیے پہلی خوشخبری ہے۔

(1603)۔ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوسٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ صَلّٰى يُرَائِي فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ اَشْرَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم: ۱۷۱۴۵]۔ ضعیف

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے دکھاوا کرتے ہوئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوا کرتے ہوئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوا کرتے ہوئے خیرات کی اس نے شرک کیا۔

كِتَابُ الْمُعَاشَرَةِ

معاشرت کی کتاب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ الآیۃ[النساء:۳] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عورتوں میں سے جو تمہیں اچھی لگیں ان سے نکاح کرو۔ وَ قَالَ اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ الآیۃ[النساء:۳۴] اور فرمایا: مرد عورتوں پر سردار ہیں۔ وَ قَالَ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا[البقرۃ:۸۳] اور فرمایا: ماں کے ساتھ احسان کرو۔ وَ قَالَ وَ جَعَلْنَا کُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا[الحجرات:۱۳] اور فرمایا: ہم نے تمہیں قومیں اور قبیلے بنایا تاکہ تم پہچانے جاؤ۔ وَ قَالَ لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ [الحجرات:۱۱] اور فرمایا: کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے۔ وَ قَالَ وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ[بنی اسرائیل:۷۰] اور فرمایا: ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی۔

(1604)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَعْلِنُوا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوا عَلَيْهِ بِالدُّفُوفِ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:۱۰۸۹]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نکاح کا اعلان کیا کرو اور اسے مسجدوں میں منعقد کیا کرو اور اس پر اعلان کے لیے دف بجایا کرو۔

(1605)۔ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَا حَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَيْهِ، قَالَ اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوهَا اِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِي الْبَيْتِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:۲۱۴۲، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۸۵۰، مسند احمد حدیث رقم:۲۰۰۳۵]۔

ترجمہ: حضرت معاویہ قشیری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے کسی کی زوجہ کا اس پر

کیا حق ہے؟ فرمایا: یہ کہ تو جب خود کھائے تو اسے بھی کھلائے، جب خود پہنے تو اسے بھی پہنائے، اس کے منہ پر نہ مارے، گالی نہ دے اور اس سے علیحدہ نہ ہو سوائے گھر کے اندر کے۔

(1606)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً، اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِیَ مِنْهَا اٰخَرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۳۶۴۸، مسند احمد حدیث رقم: ۸۳۸۴]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن مرد مومن عورت سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ اگر اس کی کوئی بات اسے ناپسند ہو تو دوسری پسند بھی ہو گی۔

(1607)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ۱۱۵۹]۔ وقال حسن

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ کسی کو سجدہ کرو تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

(1608)۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَ زَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ۱۱۶۱، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۸۵۴]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت مر گئی اور اس کا شوہر اس سے راضی تھا وہ جنت میں گئی۔

(1609)۔ وَعَنْ اَبِی سَعِيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنِ اسْمَهُ وَ اَدَبَهُ فَاِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ، فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُهُ عَلٰى اَبِيْهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الایمان للبیہقی حدیث رقم: ۸۶۶۶]۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت ابوسعید اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے ہاں بچہ پیدا ہو تو وہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھا ادب سکھائے اور جب بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کرے۔ اگر وہ بالغ ہو گیا

اور اس نے اس کی شادی نہ کی پھر اس نے گناہ کر لیا تو اس کا گناہ اس کے باپ کے سر ہوگا۔

(1610)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيحَ رَوَاهُ التِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ۲۸۳۹]۔ صحیح وله شواهد

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ برے ناموں کو بدل دیتے تھے۔

(1611)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُرُوا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ رَوَاهُ اَبُو دَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۹۵، ترمذی حدیث رقم: ۴۰۷]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب کہ وہ سات سال کے ہو جائیں اور جب دس سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز نہ پڑھنے پر سزا دو اور انہیں الگ الگ بستروں پر سلاؤ۔

(1612)۔ وَعَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسٰی عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهُ مِنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ رَوَاهُ التِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ۱۹۵۲، مسند احمد حدیث رقم: ۱۶۷۱۵]۔ قال الترمذی غریب

ترجمہ: حضرت ایوب بن موسیٰ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باپ کا اپنے بیٹے کے لیے بہترین تحفہ حسن ادب ہے۔

(1613)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ اُمُّكَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ اُمُّكَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ اُمُّكَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ اَبُوكَ، ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۶۵۰۰، بخاری حدیث رقم: ۵۹۷۱، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۷۰۶]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے اچھے سلوک کا حقدار کون

ہے؟ فرمایا: تیری ماں۔ اس کے بعد عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: تیری ماں۔ اس نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: تیری ماں۔ اس نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: تیرا باپ، پھر اس سے اگلا قریبی پھر اگلا قریبی۔

(1614)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم: ۱۸۹۹]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رب کی رضا والد کی رضا میں ہے اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔

(1615)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ أُجَاهِدُ، قَالَ لَكَ أَبَوَانِ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۵۹۷۲]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا میں جہاد کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا تیرے والدین موجود ہیں؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: بس ان میں جہاد کر۔

(1616)۔ وَعَنْهُ قَالَ اَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي جِئْتُ اُرِيْدُ الْجِهَادَ مَعَكَ اَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَقَدْ اَتَيْتُ وَاِنَّ وَالِدَيَّ يَبْكِيَانِ قَالَ فَارْجِعْ اِلَيْهِمَا فَاَضْحِكْهُمَا كَمَا اَبْكَيْتَهُمَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم: ۲۷۸۲]۔

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں اللہ کی رضا کے لیے اور آخرت سنوارنے کے لیے آپ کے ہمراہ جہاد کا ارادہ لے کر آیا ہوں۔ میں آ تو گیا ہوں مگر میں نے والدین کو روتا ہوا چھوڑا ہے۔ فرمایا: واپس چلا جا، انہیں جا کر ہنسا جس طرح انہیں رلایا ہے۔

(1617)۔ وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُولَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى وَلَدِهِمَا؟ قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم: ۳۶۶۲]۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت ابو امامہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا ماں باپ کا حق اپنے بیٹے پر کیا حق ہے؟ فرمایا: وہی تیری جنت ہیں اور وہی تیری دوزخ ہیں۔

(1618)۔ وَعَنْ رَبِيعَةَ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ جَآءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا، قَالَ نَعَمْ، اَلصَّلٰوةُ عَلَيْهِمَا وَالْإِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوْصَلُ إِلَّا بِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ [ابوداؤد حدیث رقم: ۵۱۴۲، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۶۶۴]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا کہ آپ ﷺ کے پاس بنی سلمہ کا ایک آدمی آیا۔ عرض کرنے لگا یا رسول اللہ میرے ماں باپ کی موت کے بعد نیکی کا کوئی طریقہ رہ گیا ہے جو میں ان کے ساتھ کر سکوں؟ فرمایا: ہاں۔ ان پر نماز جنازہ، ان کے لیے استغفار، ان کے بعد ان کے کیے ہوئے وعدوں کی وفا، رشتہ داروں کے وہ تعلقات جو ان کی وجہ سے قائم تھے اور ان کے دوستوں کا احترام۔

(1619)۔ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَقُّ كَبِيْرِ الْإِخْوَةِ عَلٰى صَغِيْرِهِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ [شعب الایمان للبیہقی حدیث رقم: ۷۹۲۹]۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت سعد بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھائیوں میں سے بڑوں کا حق ان کے چھوٹوں پر ایسے ہے جیسے باپ کا حق اپنے بیٹے پر۔

(1620)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيُوَرِّثَنَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۶۶۸۵، ابوداؤد حدیث رقم: ۵۱۵۱، ترمذی حدیث رقم: ۱۹۴۲، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۶۷۳]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جبریل مجھے پڑوس کے بارے میں وصیت سناتے ہی رہے حتیٰ کہ مجھے شک ہونے لگا کہ یہ اسے وارث بنا دیں گے۔

(1621)۔ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَأَكْثِرْ مَآءَهُ

وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۶۶۸۸، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۰۸۳، ترمذی حدیث رقم: ۱۸۳۳، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۳۶۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ہانڈی پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈالو اور اپنے پڑوس کے ہاں بھی بھیجو۔

(1622)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيراً اَوْ لِيَصْمُتْ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۱۷۳، بخاری حدیث رقم: ۶۰۱۸، ترمذی حدیث رقم: ۲۵۰۰، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۹۷۱، مسند احمد حدیث رقم: ۷۶۴۴]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا احترام کرے اور جو بھی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ دے اور جو بھی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے یا پھر چپ رہے۔

(1623)۔ وَعَنْ اَبِی شُرَيْحِ الْخُزَاعِی، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَجَائِزَتُهُ يَومٌ وَلَيلَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اَنْ يُقِيمَ عِنْدَ اَخِيهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيفَ يُؤْثِمُهُ؟ قَالَ يُقِيمُ عِنْدَهُ وَلَا شَیْءَ لَهُ يَقْرِيهِ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۴۵۱۴]۔

ترجمہ: حضرت ابوشریح خزاعی ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہمان نوازی تین دن ہوتی ہے اور تکلف ایک دن اور ایک رات ہوتا ہے۔ اور کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے کہ اپنے بھائی کے ہاں اتنا ٹھہرے کہ اسے گناہگار کرے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ اسے گناہگار کیسے کرے گا؟ فرمایا وہ اس کے پاس ٹھہرا رہے اور اس کے پاس کوئی چیز نہ ہو جس سے وہ اس کی تواضع کرے۔

(1624)۔ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [مسلم حدیث رقم: ۲۲۱، بخاری حدیث رقم: ۴۸، نسائی حدیث رقم: ۴۱۰۵، ترمذی حدیث رقم: ۱۹۸۳، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۹۳۹، مسند احمد حدیث رقم: ۳۶۴۶]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔

(1625)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ وَيَقُولُ مَا أَطْيَبَكَ وَأَطْيَبَ رِيحَكَ، مَا أَعْظَمَكَ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكَ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَحُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ حُرْمَةً مِنْكَ مَالُهُ وَدَمُهُ وَإِنْ نَظُنَّ بِهِ إِلَّا خَيْرًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ۳۹۳۲]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ کعبہ کا طواف کر رہے تھے اور فرما رہے تھے، تو کتنا ہی پاکیزہ ہے اور تیری ہوا کیسی پاکیزہ ہے، تو کتنا ہی عظمت والا ہے اور تیری کتنی ہی عظیم شان ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، اللہ کے ہاں ایک مومن کی شان تیری شان سے بڑھ کر ہے، اس کا مال بھی اور اس کا خون بھی۔ اور یہ کہ ہم اس کے بارے میں حسن ظن سے کام لیں۔

(1626)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمِثْلُهُ فِي مُسْلِمٍ [مسلم حديث رقم: ۱۶۲، بخاری حديث رقم: ۱۱، ترمذی حديث رقم: ۲۵۰۴]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس نے مسلمانوں کو اپنی زبان اور ہاتھ سے محفوظ رکھا۔

(1627)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا، قَالَ إِنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا حَقًّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حديث رقم: ۱۹۹۰]۔ وقال حسن صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہم سے مذاق فرما لیتے ہیں۔ فرمایا: میں سچ کے سوا کچھ نہیں کہتا۔

(1628)۔ وَعَنْ أَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى

يُحِبَّ لِاَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۱۷۰، بخاری حدیث رقم: ۱۳، نسائی حدیث رقم: ۵۰۳۹، ترمذی حدیث رقم: ۲۵۱۵، ابن ماجة حدیث رقم: ۶۶، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۷۴۲، مسند احمد حدیث رقم: ۱۳۶۳۶]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

(1629)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتّٰى تَحَابُّوا، اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۱۹۴، ابو داؤد حدیث رقم: ۵۱۹۳، ابن ماجة حدیث رقم: ۶۸]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایمان نہ لاؤ اور تم ایمان والے نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو؟ آپس میں سلام کو عام کرو۔

(1630)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِئٌ مِنَ الْكِبْرِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الایمان للبیہقی حدیث رقم: ۸۷۸۶]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرمایا: سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری ہے۔

(1631)۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷛ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَتَفَرَّقَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حدیث رقم: ۱۸۵۷۴، ابو داؤد حدیث رقم: ۵۲۱۲، ترمذی حدیث رقم: ۲۷۲۷، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۷۰۳]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت براء بن عازب ﷛ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو علیحدہ ہونے سے پہلے پہلے ان کی بخشش کر دی جاتی ہے۔

(1632)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلٰكِن تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ۵۶۸۴ ، بخاری حديث رقم: ۶۲۶۹ ، سنن الدارمی حديث رقم: ۲۶۵۵ ، ترمذی حديث رقم: ۲۷۴۹ ، مسند احمد حديث رقم: ۴۶۵۸]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: کوئی آدمی کسی آدمی کو مجلس میں سے اٹھا کر پھر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے بلکہ کھل جاؤ اور جگہ بناؤ۔

(1633)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ۵۶۸۹ ، مسند احمد حديث رقم: ۹۷۸۸ ، ترمذی حديث رقم: ۲۷۵۱ ، ابو داؤد حديث رقم: ۴۸۵۳ ، سنن الدارمی حديث رقم: ۲۶۵۶ ، ابن ماجة حديث رقم: ۳۷۱۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنی جگہ سے اٹھا اور پھر واپس آیا تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

(1634)۔ وَعَنْ عَمْرِو بِنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَجْلِسْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا رَوَاهُ أَبُو دَاؤُد [ابو داؤد حديث رقم: ۴۸۴۴]۔ اسناده حسن

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر مت بیٹھ۔

(1635)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذی حديث رقم: ۱۹۲۱]۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جس نے ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کیا اور بڑے کا احترام نہیں کیا اور نیکی کا حکم نہیں دیا اور برائی سے منع نہیں کیا۔

(1636)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاحِمُونَ

يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ، اِرْحَمُوا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَآئِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد وَالتِّرمَذِی وَمَرَّ الْحَدِيثُ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ[ابوداؤد حدیث رقم:۴۹۴۱ ، ترمذی حدیث رقم:۱۹۲۴ ، مسند احمد حدیث رقم:۶۵۰۱]۔قال الترمذی حسن صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمن رحم کرتا ہے۔ جو زمین پر ہیں تم ان پر رحم کرو، جو آسمان میں ہے وہ تم پر رحم کرے گا۔

اس سے پہلے حدیث گزر چکی ہے کہ لوگوں سے ان کے مرتبے کے مطابق پیش آ ؤ۔

(1637)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْخَلْقُ عَيَالُ اللّٰهِ، فَاَحَبُّهُمْ اِلَى اللّٰهِ اَنْفَعُهُمْ لِعَيَالِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى [مسند ابی یعلیٰ حدیث رقم:۳۳۱۵]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مخلوق اللہ کا اہل وعیال ہے، اللہ کو سب سے زیادہ پسند وہ شخص ہے جو اس کے عیال کو سب سے زیادہ نفع پہنچائے۔

(1638)۔ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ فَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِم[مسلم حدیث رقم:۵۰۵۵ ، ابوداؤد حدیث رقم:۲۸۱۵ ، ترمذی حدیث رقم:۱۴۰۹ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:۳۱۷۰ ، نسائی حدیث رقم:۴۴۱۳]۔ وَمَرَّ كِتَابُ النِّكَاحِ وَالطَّلَاقِ وَهُمَا دَاخِلَانِ فِي الْمُعَاشَرَةِ اَيْضاً

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان فرض کیا ہے۔ جب تم قتل کرو تو احسان کے طریقے سے قتل کرو، جب تم ذبح کرو تو احسان کے طریقے سے ذبح کرو۔ آدمی کو چاہیے کہ اپنی چھری تیز کرلے اور اپنے ذبیحہ کو آسانی فراہم کرے۔ اس سے پہلے کتاب النکاح اور کتاب الطلاق گزر چکی ہیں۔ وہ بھی معاشرت میں ہی شامل ہیں۔

كِتَابُ اللِّبَاسِ

كتاب اللباس

قَالَ اللهُ تَعَالٰى يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا وَ لِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا [الاعراف:۲۶،۲۷] اللہ تعالٰی فرماتا ہے: اے آدم کی اولاد یقیناً ہم نے تم پر لباس اتارا ہے جو تمہارے ستر کو ڈھانپتا ہے اور تمہارے لیے زینت کا باعث ہے، اور جو تقویٰ کا لباس ہے وہی بہترین ہے، یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو، اے آدم کی اولاد تمہیں شیطان فتنے میں ہرگز نہ ڈالے، جیسا کہ اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکالا، ان کا لباس ان سے اتروا دیا تاکہ انہیں ان کی شرم گاہیں دکھائے۔ وَ قَالَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ [الاعراف: ۳۱] اور فرماتا ہے: ہر نماز کے وقت اپنا لباس زیب تن کر لیا کرو۔

(1639)۔ عَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ الْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِي وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حدیث رقم:۲۰۱۷۵، ترمذی حدیث رقم:۲۸۱۰، نسائی حدیث رقم:۱۸۹۶، ابن ماجة حدیث رقم:۳۵۶۷]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ:۔ حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو۔ یہ زیادہ پاکیزہ اور طیب ہیں۔ سفید کپڑوں میں ہی اپنے مُردوں کو کفن دیا کرو۔

(1640)۔ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اَحْسَنَ مَا زُرْتُمُ اللّٰهَ فِي قُبُوْرِكُمْ وَمَسَاجِدِكُمُ الْبَيَاضُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم:۳۵۶۸]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین لباس سفید ہی ہے جس میں تم قبروں میں اور مسجدوں میں اللہ کی زیارت کرتے ہو۔

(1641)۔ وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ، اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد [ابوداؤد حدیث رقم:۴۱۶۱، ابن ماجة

حدیث رقم:۴۱۱۸]۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوامامہ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم سنتے نہیں ہو، کیا تم سنتے نہیں ہو؟ بے شک سادگی ایمان کا حصہ ہے، بے شک سادگی ایمان کا حصہ ہے۔

(1642)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَبِسَ ثَوبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوبَ مَذِلَّةٍ يَومَ الْقِيمَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُودَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حدیث رقم: ۵۰ ۶۲۲، ابوداؤد حدیث رقم: ۴۰۲۹، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۶۰۶]۔اسنادہ حسن

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دنیا میں شہرت والا نمایاں لباس پہنا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا۔

(1643)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَومٍ فَهُوَ مِنْهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُودَاوُد [مسند احمد حدیث رقم: ۵۱۱۴، ابوداؤد حدیث رقم: ۴۰۳۱]۔حسن

ترجمہ: انہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی قوم سے مشابہت کی وہ انہیں میں سے ہے۔

(1644)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷛ قَالَ كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنْ يَلْبَسَهَا الْحِبَرَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم: ۵۴۴۱، بخاری حدیث رقم: ۵۸۱۳، ابوداؤد حدیث رقم: ۴۰۶۰، ترمذی حدیث رقم: ۱۷۸۷، نسائی حدیث رقم: ۵۳۱۵، مسند احمد حدیث رقم: ۱۲۳۸۶]۔

ترجمہ:۔ حضرت انس ﷛ فرماتے ہیں کہ: ان سلے کپڑوں میں سے نبی کریم ﷺ کا سب سے پسندیدہ کپڑا سبز رنگ کی یمنی چادر تھی۔

(1645)۔وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْقَمِيصُ رَوَاهُ اَبُودَاوُدَ وَالتِّرمَذِيُّ [ابوداؤد حدیث رقم: ۴۰۲۵، ترمذی حدیث رقم: ۱۷۶۲]۔صحیح صححہ الحاکم ووافقہ الذہبی

ترجمہ:۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: سلے ہوئے کپڑوں میں سے نبی کریم ﷺ کا سب سے پسندیدہ

کپڑا قمیض تھی۔

(1646)۔ وَعَنْ اَبِی بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَاِزَارًا غَلِيظًا، فَقَالَتْ قُبِضَ رُوحُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِی هٰذَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۵۴۴۲، ۵۴۴۳، بخاری حدیث رقم: ۵۸۱۸، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۰۳۶، ترمذی حدیث رقم: ۱۷۳۳، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۵۵۱، مسند احمد حدیث رقم: ۲۴۰۹۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے لوگوں کو ایک بنی ہوئی چادر اور ایک موٹے کپڑے کا تہبند نکال کر دکھایا اور فرمایا کہ ان دو کپڑوں میں رسول اللہ ﷺ کا وصال شریف ہوا۔

(1647)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم: ۵۷۸۷، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۵۷۳، نسائی حدیث رقم: ۵۳۳۰، مسند احمد حدیث رقم: ۹۹۴۷]۔

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹخنوں سے نیچے لٹکنے والا تہبند جہنم میں جائے گا۔

(1648)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ، اَلْاِسْبَالُ فِی الْاِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ، مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِی وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۰۹۴ اللفظ لهما، نسائی حدیث رقم: ۵۳۳۴، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۵۷۶]۔ صحیح وهو فی البخاری ومسلم دون الفقرة الاولیٰ

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: تہبند، قمیض اور عمامہ میں فخر کا امکان ہے۔ جس نے ان میں سے کسی چیز کو شوخی کے طور پر لٹکایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

(1649)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ۲۸۱۹]۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ پسند فرماتا ہے کہ بندے پر اللہ کی نعمت کے اثرات ظاہر ہوں۔

(1650)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْقَسِيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَأَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الرُّكُوعِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۵۴۳۷، ابوداؤد حدیث رقم:۴۰۴۴، ترمذی حدیث رقم:۱۷۳۷، نسائی حدیث رقم:۵۲۶۷، مسند احمد حدیث رقم:۹۲۷]۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے نیم ریشمی اور ریشمی لباس سے، سونے کی انگوٹھی سے اور رکوع میں قرآن شریف پڑھنے سے منع فرمایا۔

(1651)۔ وَعَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ لِلْاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِي، وَحُرِّمَ عَلٰى ذُكُوْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَالنَّسَائِي [ترمذی حدیث رقم:۱۷۲۰، نسائی حدیث رقم:۵۱۴۸، مسند احمد حدیث رقم:۱۹۵۲۲]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں سونا اور ریشم اپنی امت کی عورتوں کے لیے حلال کرتا ہوں اور مردوں پر حرام کرتا ہوں۔

(1652)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ فِي هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلَى الْخِنْصَرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرٰى رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۵۴۸۹]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی بائیں ہاتھ کی چھنگلی میں ہوتی تھی۔

(1653)۔ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۵۸۵۷، ابوداؤد حدیث رقم:۴۱۳۴، ترمذی حدیث رقم:۱۷۷۳، نسائی حدیث رقم:۵۳۶۷، ابن ماجۃ حدیث رقم:۳۶۱۵]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے جوتے مبارک کے دو تسمے ہوتے تھے۔

(1654)۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّتَنَعَّلَ الرَّجُلُ قَائِماً رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد [ابوداؤد حدیث رقم:۴۱۳۵]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے کھڑا ہو کر جوتا پہننے سے منع فرمایا۔

(1655)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ ، اَلْخِتَانُ وَ الْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ الْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۵۹۷ ، بخاری حدیث رقم:۵۸۹۱ ، ابوداؤد حدیث رقم:۴۱۹۸ ، ترمذی حدیث رقم:۲۷۵۶ ، نسائی حدیث رقم:۵۲۲۵ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:۲۹۲ ، مؤطا امام مالک کتاب صفۃ النبی ﷺ باب ما جاء فی السنۃ فی الفطرۃ حدیث رقم:۳، مسند احمد حدیث رقم:۹۳۴۱]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں۔ ختنے کرنا، ناف سے نیچے بال کاٹنا، موچھیں کترنا، ناخن اتارنا اور بغلوں کے بال لینا۔

اَلْعِمَامَةُ سُنَّةٌ زَائِدَةٌ

عمامہ سنتِ زائدہ ہے

(1656)۔عَنْ رُكَانَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَ قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَاِسْنَادُهٗ لَیْسَ بِقَائِمٍ وَلَا نَعْرِفُ اَبَا الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِیَّ وَلَا ابْنَ رُكَانَةَ [ترمذی حدیث رقم:۱۷۸۴ ، ابوداؤد حدیث رقم:۴۰۷۸]۔

ترجمہ: حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: ہم میں اور مشرکین میں فرق ٹوپیوں پر عمامے ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قائم نہیں ہے، اور ہم اس کو روایت کرنے والے ابوالحسن عسقلانی کو نہیں جانتے اور نہ ہی ابن رکانہ کو جانتے ہیں۔

(1657)۔وَعَنْ اَبِی كَبْشَةَ قَالَ كَانَ كِمَامُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بُطْحًا رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَ قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ مُنْكَرٌ ، وَ مَرَّ حَدِیْثُ الْبَرَانِسِ فِی كِتَابِ الْحَجِّ ، بَابِ الْاِحْرَامِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ [ترمذی حدیث رقم:۱۷۸۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو کبشہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی ٹوپیاں چپٹی ہوتی تھیں۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ

حدیث منکر ہے، اس سے پہلے کتاب الحج میں ٹوپیوں والی صحیح حدیث گزر چکی ہے۔

(1658)۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ صَلّٰى جَابِرٌ فِي إِزَارٍ قَدْ عَقَدَهُ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِيَابُهُ مَوْضُوعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ ، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ تُصَلِّي فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ ؟ فَقَالَ إِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِيَرَانِي أَحْمَقُ مِثْلُكَ وَأَيُّنَا كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ ، قَالَ أَحْبَبْتُ أَنْ يَرَانِي الْجُهَّالُ مِثْلُكُمْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي كَذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۳۵۲، ۳۷۰]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن منکدر فرماتے ہیں کہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ صرف ایک کپڑے میں نماز پڑھی جب کہ دوسرا کپڑا اسٹینڈ پر موجود تھا۔ کسی نے پوچھا کہ آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے تاکہ تیرے جیسا احمق دیکھ لے۔ ہم میں سے کس کے پاس نبی کریم ﷺ کے زمانے میں دو کپڑے ہوتے تھے؟ اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: میں نے چاہا کہ تمہارے جیسے جاہل مجھے دیکھ لیں، میں نے نبی کریم ﷺ کو بھی اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(1659)۔ وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الْقَوْمُ يَسْجُدُونَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ وَيَدَاهُ فِي كُمِّهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری کتاب الصلوۃ باب: ۲۳ السجود علی الثوب فی الشدۃ الحر]۔

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: صحابہ کرام علیہم الرضوان (شدید گرمی کی وجہ سے) عمامہ اور ٹوپی پر سجدہ کرتے تھے اور ان کے ہاتھ آستینوں کے اندر ہوتے تھے۔

(1660)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَلَنْسُوَةٌ شَامِيَّةٌ وَفِي رِوَايَةٍ قَلَنْسُوَةٌ بَيْضَاءُ شَامِيَّةٌ رَوَاهُ الْإِمَامُ الْأَعْظَمُ فِي مُسْنَدِهِ [مسند امام اعظم صفحۃ ۲۰۳]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس شامی ٹوپی ہوا کرتی تھی، ایک روایت میں ہے کہ شام کی سفید ٹوپی ہوتی تھی۔

اَلْقُبْضَةُ فِی اللِّحْيَةِ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ دُونَ الْاِفْرَاطِ وَالتَّفْرِيطِ

ایک مٹھی داڑھی رکھنا سنتِ مؤکدہ ہے

(1661)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ خَالِفُوا الْمُشْرِکِينَ وَفِّرُوا اللُّحٰی وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ أَوِاعْتَمَرَ قَبَضَ عَلٰی لِحْيَتِهٖ فَمَا فَضَلَ أَخَذَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُ[بخاری حدیث رقم:۵۸۹۲، مسلم حدیث رقم:۶۰۲، ابوداؤد حدیث رقم:۴۱۹۹، نسائی حدیث رقم:۵۲۲۶، مسند احمد حدیث رقم:۵۱۳۴]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: مشرکوں کی مخالفت کرو، داڑھی وافر مقدار میں رکھو اور مونچھوں کو چھوٹا کرو۔(اس حدیث شریف کے راوی) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی مبارک پر مٹھی رکھ کر فالتو داڑھی کاٹ دیتے تھے۔

(1662)۔وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَغَيْرِهٖ ﷺ أَنَّهٗ ﷺ كَانَ كَثَّ اللِّحْيَةِ تَمْلَأُ صَدْرَهٗ رَوَاهُ فِی الشِّفَآئِ[الشفاء ۱/۳۸]۔

ترجمہ: حضرت حکیم بن حزام ﷺ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ گھنی داڑھی مبارک والے تھے جو آپ ﷺ کے سینہ اقدس کو بھر دیتی تھی۔

(1663)۔وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ ﷺ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهٖ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا رَوَاهُ التِّرْمَذِی[ترمذی حدیث رقم:۲۷۶۲]۔

ترجمہ:۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی داڑھی مبارک لمبائی اور چوڑائی میں تراشتے تھے۔

(1664)۔وَعَنْ أَبِی حَنِيفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ رَجُلٍ أَنَّ أَبَا قُحَافَةَ أَتَی النَّبِیَّ ﷺ وَلِحْيَتُهٗ قَدِ انْتَشَرَتْ ، قَالَ فَقَالَ لَوْ أَخَذْتُمْ وَأَشَارَ إِلٰی نَوَاحِی لِحْيَتِهٖ رَوَاهُ الْإِمَامُ الْأَعْظَمُ فِی مُسْنَدِهٖ[مسند امام اعظم صفحہ ۲۰۵]۔

ترجمہ: امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے حضرت ھیثم سے اور انہوں نے ایک آدمی سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابو قحافہ جب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کی داڑھی بکھری ہوئی تھی، وہ آدمی کہتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کاش تم اسے کتر لو اور اپنے ہاتھ مبارک سے داڑھی کے اردگرد اشارہ فرمایا۔

(1665)۔ وَعَنْ اَبِی زُرْعَةَ قَالَ کَانَ اَبُو هُرَیْرَةَ یَقْبِضُ عَلٰی لِحیَتِهٖ، ثُمَّ یَاْخُذُ مَا فَضَلَ عَنِ الْقُبْضَةِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِی شَیْبَةَ [المصنف لابن ابی شیبة ۱۰۸/۶]۔

ترجمہ: حضرت ابوزرعہ ﷺ فرماتے ہیں کہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ اپنی داڑھی مبارک پر مٹھی رکھ لیتے تھے اور جو فالتو ہوتی تھی اسے کاٹ ڈالتے تھے۔

(1666)۔ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ کَانُوا یُرَخِّصُونَ فِیمَا زَادَ عَلَی الْقُبْضَةِ مِنَ اللِّحیَةِ اَنْ یُؤْخَذَ مِنْهَا رَوَاهُ ابْنُ اَبِی شَیْبَةَ [المصنف لابن ابی شیبة ۱۰۹/۶]۔

ترجمہ: حضرت حسن ﷺ فرماتے ہیں کہ: صحابہ کرام علیہم الرضوان مٹھی سے زیادہ داڑھی کاٹ ڈالنے کی اجازت دیتے تھے۔

(1667)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ کَانَ یَقْبِضُ عَلٰی لِحیَتِهٖ ثُمَّ یَقُصُّ مَا تَحتَ الْقُبْضَةِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِی کِتَابِ الْاٰثَارِ وَ قَالَ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِی حَنِیفَةَ [کتاب الآثار حدیث رقم: ۸۹۷، المصنف لابن ابی شیبة ۱۰۹/۶]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی داڑھی مبارک پر مٹھی رکھ کر فالتو داڑھی کاٹ ڈالتے تھے۔ امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہی امام اعظم ابوحنیفہ ﷺ کا فیصلہ ہے اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

بَیَانُ الشَّعْرِ وَ التَّرَجُّلِ

بال رکھنے اور کنگھی کرنے کا بیان

(1668)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَوقَ الْجُمَّةِ وَدُونَ الْوَفْرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِی [ترمذی حدیث رقم: ۱۷۵۵، ابوداؤد حدیث رقم: ۴۱۸۷، ابن ماجة حدیث

رقم:[٣٦٣٥]۔الحدیث حسن صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: نبی کریم ﷺ کے بال مبارک تقریباً کان کی لو کے برابر رہتے تھے۔

(1669)۔ وَعَنْ اَبِی قَتَادَةَ ؓ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِی جُمَّةً اَفَاُرَجِّلُهَا؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ وَاَكْرِمْهَا رَوَاهُ مَالِکٌ [مؤطا مالک کتاب الشعر باب اصلاح الشعر حدیث رقم:٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ ؓ فرماتے ہیں کہ: ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے زلفیں رکھی ہوئی ہیں کیا میں ان میں کنگھی کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اپنی زلفوں کو سجا کے رکھو۔

(1670)۔ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ ؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّأْسِ وَاللِّحْیَةِ فَاَشَارَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِیَدِهٖ كَاَنَّهٗ یَاْمُرُهٗ بِاِصْلَاحِ شَعْرِهٖ وَلِحْیَتِهٖ فَفَعَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَیْسَ هٰذَا خَیْرًا مِنْ اَنْ یَاْتِیَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ ثَائِرُ الرَّأْسِ كَاَنَّهٗ شَیْطٰنٌ رَوَاهُ مَالِکٌ [مؤطا مالک کتاب الشعر باب اصلاح الشعر حدیث رقم:٧]۔

ترجمہ: حضرت عطاء بن یسار ؓ فرماتے ہیں کہ: ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ اس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ہاتھ مبارک سے اسکی طرف اشارہ فرمایا: وہ آدمی سمجھ گیا کہ نبی کریم ﷺ مجھے بالوں کو درست کرنے کا حکم فرما رہے ہیں۔ وہ چلا گیا اور بال ٹھیک کر کے واپس آ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: کیا یہ بہتر نہیں ہے بجائے اسکے کہ کسی آدمی کے بال اس طرح بکھرے ہوئے ہوں جیسا کہ وہ شیطان ہے۔

(1671)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الْقَزَعِ، قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ وَمَا الْقَزَعُ قَالَ یُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِیِّ وَیُتْرَکُ بَعْضٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:٥٥٥٩، بخاری حدیث رقم:٥٩٢٠، ٥٩٢١، ابوداؤد حدیث رقم:٤١٩٣ الی ٤١٩٥، نسائی حدیث رقم:٥٠٤٨، ابن ماجة حدیث رقم:٣٦٣٧]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے ایک بچے کو دیکھا جس کا سر کہیں

سے منڈا ہوا تھا اور کہیں پر بال تھے۔ آپ ﷺ نے اس طریقے سے لوگوں کو منع فرمایا اور فرمایا: کہ یا تو پورا سر منڈا ڈالو یا پھر پورے کے پورے بال رکھو۔

(1672)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَعَنَ اللّٰہُ الْمُتَشَبِّھِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّھَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ رَوَاہُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم: ۵۸۸۵، ترمذی حدیث رقم: ۲۷۸۴، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۰۹۷، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۹۰۴]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں سے مشابہت کرتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں سے مشابہت کرتی ہیں۔

بَیَانُ تَغْیِیْرِ الشَّیْبِ

بڑھاپے کو تبدیل کرنے کا بیان

(1673)۔ عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ اُتِیَ بِاَبِی قُحَافَۃَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ وَرَأْسُہٗ وَلِحْیَتُہٗ کَالثَّغَامَۃِ بَیَاضاً، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ غَیِّرُوْا ھٰذَا بِشَیْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۵۵۰۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۲۰۴]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضرت ابو قحافہ کو لایا گیا اور ان کا سر اور داڑھی جنگلی درخت کے پھول کی طرح سفید تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے کسی چیز سے تبدیل کردو اور کالے رنگ سے بچو۔

(1674)۔ وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَیَّرْتُمْ بِہِ الشَّیْبَ الْحِنَآءُ وَالْکَتَمُ رَوَاہُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِی مُسْنَدِہٖ وَالتِّرْمَذِی وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِی [مسند امام اعظم صفحۃ ۲۰۴، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۲۰۵، ترمذی حدیث رقم: ۱۷۵۳، نسائی حدیث رقم: ۵۰۷۷ الی ۵۰۸۲، مسند احمد حدیث رقم: ۲۱۳۶۵]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ذر ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: سب سے بہتر چیز جس سے تم بڑھاپے کو تبدیل کرتے ہو وہ حناء اور وسمہ ہے۔

(1675)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَكُونُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُونَ بِهٰذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَايَجِدُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ ابُودَاوُد وَالنَّسَائِي[ابوداؤد حدیث رقم:۴۲۱۲ ، نسائی حدیث رقم:۵۰۷۵ ، مسند احمد حدیث رقم:۲۴۷۴]۔ صحیح الاسناد

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: آخری زمانے میں ایک قوم ہو گی جو اس کالے رنگ سے خضاب کرے گی جیسے کبوتروں کی گردنیں ہوتی ہیں، وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔

بَيَانُ الطِّيبِ وَالدُّهْنِ وَالْكُحْلِ

خوشبو، تیل اور سرمہ کا بیان

(1676)۔ عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰہِ ﷺ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا رَوَاهُ ابُودَاوُد[ابوداؤد حدیث رقم:۴۱۶۲]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شیشی ہوتی تھی جس میں سے آپ ﷺ خوشبو لگایا کرتے تھے۔

(1677)۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ يُكْثِرُ دُهْنَ رَأْسِهِ وَتَسْرِيحَ لِحْيَتِهِ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ[شرح السنۃ حدیث رقم:۳۱۶۳]۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ:۔ انہی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ اپنے سر مبارک میں کثرت سے تیل لگایا کرتے تھے اور اپنی داڑھی مبارک میں کثرت سے کنگھی کیا کرتے تھے۔

(1678)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَةً فِي هٰذِهِ وَثَلَاثَةً فِي هٰذِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي[ترمذی حدیث رقم:۱۷۵۷ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:۳۴۹۹]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ کے پاس سرمہ دانی ہوتی تھی جس سے

آپ ﷺ ہررات دونوں آنکھوں میں تین تین سلائیاں سرمہ لگایا کرتے تھے۔

مِنْ كُتُبِ الرَّوَافِضِ: قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْمَا عَلَّمَ اَصْحَابَهُ لَا تَلْبَسُوا السَّوَادَ فَاِنَّهُ لِبَاسُ فِرْعَوْنَ رَوَاهُ فِي مَنْ لَا يَحْضُرُهُ الْفَقِيْهُ [١٦٣/١ حديث رقم:٧٦٧] وَ سُئِلَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الْقَلَنْسُوَةِ السَّوْدَاءِ، فَقَالَ لَا تُصَلِّ فِيْهَا فَاِنَّهَا لِبَاسُ اَهْلِ النَّارِ رَوَاهُ فِي مَنْ لَا يَحْضُرُهُ الْفَقِيْهُ [١٦٢/١ حديث رقم:٧٦٥] فَاَمَّا لُبْسُ السَّوَادِ لِلتَّقِيَّةِ فَلَا اِثْمَ فِيْهِ رَوَاهُ فِي مَنْ لَا يَحْضُرُهُ الْفَقِيْهُ [١٦٣/١ حديث رقم:٧٦٩] وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُصَلِّي الرَّجُلُ وَفِي يَدِهٖ خَاتَمُ حَدِيْدٍ رَوَاهُ فِي مَنْ لَا يَحْضُرُهُ الْفَقِيْهُ [١٦٤/١] وَ قَالَ عَلَيْهِ السلام مَا طَهَّرَ اللّٰهُ يَدًا فِيْهَا حَلْقَةُ حَدِيْدٍ رَوَاهُ فِي مَنْ لَا يَحْضُرُهُ الْفَقِيْه [١٦٤/١ حديث رقم:٧٧٢]

روافض کی کتابوں سے: حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں کو تعلیم دیتے ہوئے فرمایا: کالا لباس مت پہنا کرو، یہ فرعون کا لباس ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کالی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: اس میں نماز مت پڑھ یہ دوزخیوں کا لباس ہے۔ مگر تقیہ کے لیے کالا لباس پہننے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی آدمی اپنے ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی پہن کر نماز نہ پڑھے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: اللہ اس ہاتھ کو کبھی پاک نہ کرے جس میں لوہے کا کڑا ہو۔

كِتَابُ الطِّبِّ

طب کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى حَاكِيًا عَنْ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ: اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ [الشعرآء: ٨٠] اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا قول حکایت فرمایا: جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔ وَ قَالَ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ [بنی اسرائیل: ٨٢] اور فرمایا: ہم قرآن نازل کرتے ہیں

جو شفا ہے۔ وَ قَالَ فِيهِ شِفَآءٌ لِلنَّاسِ [النحل: ۶۹] اور فرمایا: اس میں لوگوں کیلئے شفا ہے۔

(1679)۔ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِكُلِّ دَآءٍ دَوَاءٌ، فَإِذَا أُصِيبَ دَوَآءُ الدَّآءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۵۷۴۱، مسند احمد حدیث رقم: ۱۴۶۰۹]۔

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مرض کے لیے دوا ہے۔ جب دوا مرض تک پہنچادی جاتی ہے تو اللہ کے اذن سے شفا ہو جاتی ہے۔

بَابُ أُصُولِ الطِّبِّ وَتَشْخِيصِ الْمَرَضِ

طب کے اصول اور مرض کی تشخیص

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ [الانبیاء: ۳۰] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز کو بنایا۔ وَ قَالَ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِينٍ [السجدة: ۸] اور فرمایا: پھر اللہ نے انسان کی نسل حقیر پانی کے نچوڑ سے جاری کی۔ وَ قَالَ إِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِينٍ لَّازِبٍ [الصفت: ۱۱] اور فرمایا: ہم نے انہیں چپکتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا۔ وَ قَالَ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ [الحجر: ۲۶] اور فرمایا: بے شک ہم نے انسان کو بجتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا جو پہلے سیاہ بدبودار گارا تھی۔ وَ قَالَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ [الرحمن: ۱۴] اور فرمایا: اس نے انسان کو ٹھیکری کی طرح بجتی ہوئی سوکھی مٹی سے بنایا۔ وَ قَالَ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُّوحِي [الحجر: ۲۹] اور فرمایا: جب میں اسے برابر کر دوں اور اس میں اپنی طرف سے روح پھونک دوں۔ وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ [الحج: ۴۶] اور فرمایا: بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔ وَ قَالَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ [البلد: ۴] اور فرمایا: یقیناً ہم نے انسان کو بڑی مشقت میں پیدا کیا۔ (یعنی رحم میں پیدا کیا جو کبدی عضو ہے اور مشکل مقام ہے)۔

1680)۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا

صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ رَوَاهُ مُسْلِم وَ الْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ۴۰۹۴، بخاری حدیث رقم: ۵۲، ترمذی حدیث رقم: ۱۲۰۵، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۹۸۴]۔

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جسم میں ایک لوتھڑا ہوتا ہے۔ جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا جسم درست ہوتا ہے اور جب وہ خراب ہوتا ہے تو سارا جسم خراب ہوتا ہے۔ خبردار وہ لوتھڑا دل ہے۔

(1681)۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَمِنْ أَيْنَ يَكُونُ الشِّبْهُ إِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيظٌ أَبْيَضُ ، وَمَاءُ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ أَصْفَرُ ، فَمِنْ أَيِّهِمَا عَلَى أَوْ سَبَقَ يَكُونُ مِنْهُ الشِّبْهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ۷۱۰، ابن ماجة حدیث رقم: ۶۰۱، نسائی حدیث رقم: ۲۰۰]۔

ترجمہ: حضرت ام سلمہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہا السلام فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بچے کی شبیہہ کہاں سے بنتی ہے؟ مرد کا پانی گاڑھا سفید ہوتا ہے اور عورت کا پانی پتلا پیلا ہوتا ہے۔ جس کا پانی غالب آ جائے یا پہل کر جائے شبیہہ اسی سے بنتی ہے۔

بَابُ الْمِعْدَةِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

معدہ اور اس کے متعلقات کا باب

(1682)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمِعْدَةُ حَوْضُ الْبَدَنِ وَالْعُرُوقُ إِلَيْهَا وَارِدَةٌ ، فَإِذَا صَحَّتِ الْمِعْدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوقُ بِالصِّحَّةِ وَإِذَا فَسَدَتِ الْمِعْدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوقُ بِالسُّقْمِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ [شعب الایمان للبیہقی حدیث رقم: ۵۷۹۶]۔ هذا حديث منكر كتبته لجلالة متنه

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معدہ بدن کا حوض ہے اور نالیاں اس

کی طرف وارد ہوتی ہیں۔ جب معدہ صحت مند ہوتا ہے تو نالیاں صحت لے کر پھوٹتی ہیں اور جب معدہ خراب ہوتا ہے تو نالیاں بیماری لیکر پھوٹتی ہی۔

(1683)۔ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ یَاْکُلُ فِی مِعاً وَاحِدٍ وَالْکَافِرُ یَاْکُلُ فِی سَبْعَةِ اَمْعَآئٍ رَوَاهُ الْبُخَارِی وَنَحْوُهُ فِی مُسْلِمٍ [بخاری حدیث رقم: ۵۳۹۳، مسلم حدیث رقم: ۵۳۷۵]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک مومن ایک آنت سے کھاتا ہے اور کافر ساتوں آنتوں سے کھاتا ہے۔

(1684)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ اَنَّ خَلْقَ اَحَدِکُمْ یُجْمَعُ فِی بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِینَ یَوماً نُطْفَةً، ثُمَّ یَکُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِکَ، ثُمَّ یَکُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِکَ، ثُمَّ یُنْفَخُ فِیْهِ الرُّوحُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۶۷۲۳، بخاری حدیث رقم: ۳۲۰۸۔ ۳۳۳۲، ابوداؤد حدیث رقم: ۴۷۰۸، ترمذی حدیث رقم: ۲۱۳۷، ابن ماجة حدیث رقم: ۷۶]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ بات بتائی اور آپ سچے اور تصدیق شدہ ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفہ کی شکل میں رہتی ہے، پھر اتنا ہی عرصہ جما ہوا خون رہتا ہے، پھر اتنا ہی عرصہ گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے، پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔

(1685)۔ وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سَئَلَهَا بِمَا تَسْتَمْشِیْنَ؟ قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ، قَالَ حَارٌّ جَارٌّ، قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمْشَیْتُ بِالسَّنَآءِ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَوْ اَنَّ شَیْئاً کَانَ فِیْهِ الشِّفَآءُ مِنَ الْمَوتِ لَکَانَ فِی السَّنَآءِ رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم: ۲۰۸۱، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۴۶۱]۔

ترجمہ: حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم دست کس چیز سے لیتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ شبرم سے۔ فرمایا گرم ہے تیز ہے۔ فرماتی ہیں کہ پھر میں سنا سے دست لیتی تھی۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی تو سنا میں ہوتی۔

(1686)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اشکمت درد؟ قُلْتُ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قُمْ فَصَلِّ فَاِنَّ فِی الصَّلٰوةِ شِفَآءً رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ٣٣٥٨]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تیرے پیٹ میں درد ہے؟ (یہ فارسی میں فرمایا)۔ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ۔ فرمایا: اٹھ نماز پڑھ بے شک نماز میں شفا ہے۔

بَابُ الْعِلَاجِ بِالْغِذَآءِ

غذا سے علاج کا باب

(1687)۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوْا نِعَالَكُمْ فَاِنَّهُ اَرْوَحُ لِاَقْدَامِكُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِی [سنن الدارمی حديث رقم: ٢٠٨٤]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کھانا رکھ دیا جائے تو اپنے جوتے اتار دو۔ یہ تمہارے پاؤں کے لیے راحت کا سبب ہے۔

(1688)۔ وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِی بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا اُتِیَتْ بِثَرِیْدٍ اَمَرَتْ بِهٖ فَغُطِّیَ حَتّٰی تَذْهَبَ فَوْرَهٗ وَدُخَانُهٗ، وَتَقُوْلُ اِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ هُوَ اَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِی [سنن الدارمی حديث رقم: ٢٠٥١]۔

ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کا طریقہ یہ تھا کہ جب ان کے پاس ثرید لایا جاتا تھا تو آپ حکم دیتی تھیں اور اسے ڈھانپ دیا جاتا تھا حتیٰ کہ اس کی حدت اور دھواں ختم ہوجاتا تھا۔ اور آپ فرماتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس میں بہت برکت ہوتی ہے۔

(1689)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ اَحَبَّ الطَّعَامِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلثَّرِیْدُ مِنَ الْخُبْزِ وَالثَّرِیْدُ مِنَ الْحَیْسِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ [ابو داؤد حديث رقم: ٣٧٨٣]۔ قال ابو داؤد ضعیف

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا سب سے پسندیدہ کھانا روٹی کا ثرید تھا اور حیس (کھجور، گھی اور ستو سے تیار شدہ) کا ثرید تھا۔

(1690)۔ وَعَنْ سَهْلٍ ﷺ قَالَ كَانَتْ فِينَا امْرَأَةٌ تَجْعَلُ عَلَى أَرْبِعَاءَ فِي مَزْرَعَةٍ لَهَا سِلْقًا فَكَانَتْ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ تَنْزِعُ أُصُولَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ ، ثُمَّ تَجْعَلُ عَلَيْهِ قَبْضَةً مِنْ شَعِيرٍ تَطْحَنُهَا ، فَتَكُونُ أُصُولُ السِّلْقِ عَرْقَهُ ، وَكُنَّا نَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَرِّبُ ذٰلِكَ الطَّعَامَ إِلَيْنَا فَنَلْعَقُهُ ، وَكُنَّا نَتَمَنّٰى يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِطَعَامِهَا ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِي[بخاری حدیث رقم:۹۳۸]۔

ترجمہ: حضرت سہل ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم میں ایک خاتون ہوا کرتی تھیں۔ وہ بدھ کے دن چقندر کو اپنے کھیت میں دبا دیتی تھیں۔ جب جمعہ کا دن آتا تو چقندر کی جڑھیں کاٹ کر ہانڈی میں ڈال دیتی تھیں، پھر اس پر ایک مٹھی جو کی ڈال دیتی تھیں اور اسے گھوٹتی تھیں تو چقندر کی جڑھیں اس کا شوربا بن جاتی تھیں۔ جب ہم جمعہ کی نماز سے واپس آتے تھے تو انہیں سلام کرتے تھے۔ وہ ہمیں یہ کھانا پیش کرتی تھیں اور ہم اسے چاٹ کھاتے تھے۔ ہم جمعہ کے دن اس کے کھانے کی تمنا کرتے تھے۔ (تلبین سے مراد جَو کے آٹے کا پتلا حلوہ ہے جسے پانی میں پکایا جائے اور اتارتے وقت معمولی سادودھ ڈال دیا جائے اور میٹھے کی جگہ شہد ڈالا جائے)۔

(1691)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِينِ لِلْمَرِيضِ وَلِلْمَحْزُونِ عَلَى الْهَالِكِ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ التَّلْبِينَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِيضِ وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي[مسلم حدیث رقم:۵۷۶۹ ، بخاری حدیث رقم:۵۶۸۹]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مروی ہے کہ آپ مریض کے لیے اور خفقان والے کے لیے خالی پیٹ تلبین تجویز فرماتی تھیں، اور فرمایا کرتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: تلبین مریض کے دل کو مضبوط کرتا ہے اور غم کو دور کرتا ہے۔

(1692)۔ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الشَّرَابِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْحُلْوُ الْبَارِدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِي[ترمذی حدیث رقم:۱۸۹۵]۔الحدیث صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میٹھا اور ٹھنڈا مشروب سب سے زیادہ پسند تھا۔

(1693)۔وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوهَا بِالْمَآءِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي[مسلم حدیث رقم:۵۷۵۵،بخاری حدیث رقم:۳۲۶۳]۔

ترجمہ: انہی نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ: بخار جہنم کے سانس لینے سے ہوتا ہے۔اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

(1694)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَلشِّفَآءُ فِي الْعَسَلِ وَالْحَجْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِي[بخاری حدیث رقم:۵۶۸۰،ابن ماجۃ حدیث رقم:۳۴۹۱]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ: شفا شہد میں اور پچھنے لگوانے میں ہے۔

(1695)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ رَوَاهُ الْبُخَارِي[بخاری حدیث رقم:۵۶۱۴]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو حلوا اور شہد پسند تھا۔

(1696)۔وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اَخِي يَشْتَكِي بَطْنَهُ، فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلاً، ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلاً، ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلاً، ثُمَّ اَتَاهُ، فَقَالَ فَقَدْ فَعَلْتُ، فَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيكَ، اسْقِهِ عَسَلاً، فَسَقَاهُ فَبَرَأَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي[مسلم حدیث رقم:۵۷۷۰،بخاری حدیث رقم:۵۶۸۴،ترمذی حدیث رقم:۲۰۸۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا میرے بھائی کا پیٹ خراب ہوگیا ہے۔فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔وہ پھر دوسری بار آیا۔فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔وہ پھر تیسری بار آیا۔فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔وہ پھر آیا اور عرض کیا میں نے بار بار شہد پلایا ہے۔فرمایا: اللہ نے سچ فرمایا ہے اور تیرے بھائی کے پیٹ نے جھوٹ بولا ہے،اسے شہد پلاؤ۔اس نے جا کر پلایا تو وہ ٹھیک ہوگیا۔

(1697)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ لَمْ يُصِبْهُ عَظِيْمٌ مِنَ الْبَلَاءِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[ابن ماجۃ حدیث رقم:۳۴۵۰]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہر ماہ میں تین دن شہد چاٹ

لیا اسے کوئی بڑا مرض نہیں لگے گا۔

(1698)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ عَلَیْکُمْ بِالشِّفَائَیْنِ، اَلْعَسَلُ وَالْقُرآنُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ [ابن ماجة حديث رقم: ۳۴۵۲]۔ قال ابن حجر الصحيح وقفه على ابن مسعود ؓ

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو شفاؤں کو لازم پکڑو۔ شہد اور قرآن۔

(1699)۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ الشَّعِیْرِ یَوْمَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ حَتّٰی قُبِضَ رَسُولُ اللّٰہِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ [ابن ماجة حديث رقم: ۳۳۴۶]۔ صحيح و شاهده في مسلم والبخاري (بخاري حديث رقم: ۶۴۵۴)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کی روٹی سے پیٹ بھر کر کبھی نہیں کھایا حتیٰ کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

(1700)۔ وَعَنِ ابْنَیْ بُسْرِ السُّلَمِیَّیْنِ قَالَا دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَتَمْرًا، وَکَانَ یُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ رَوَاہُ اَبُو دَاوٗدَ [ابو داؤد حديث رقم: ۳۸۳۷، ابن ماجة حديث رقم: ۳۳۳۴]۔ صحيح فيه عن ابني بسر يقال اسمهما عبدالله وعطية

ترجمہ: حضرت ابن بسر سلمی کے دو بیٹے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے مکھن اور کھجور پیش کیے۔ آپ مکھن اور کھجور کو پسند فرماتے تھے۔

(1701)۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ؓ قَالَ دَعَا رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ رَجُلٌ، فَانْطَلَقْتُ مَعَہٗ فَجِیْئَ بِمَرَقَۃٍ فِیْھَا دُبَّاءٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ یَاْکُلُ مِنْ ذٰلِکَ الدُّبَّاءِ، وَیُعْجِبُہٗ، فَلَمَّا رَاَیْتُ ذٰلِکَ، جَعَلْتُ اُلْقِیْہِ اِلَیْہِ وَلَا اَطْعَمُہٗ، فَمَا زِلْتُ بَعْدَ ذٰلِکَ یُعْجِبُنِی الدُّبَّاءُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حديث رقم: ۵۳۲۶، بخاری حديث رقم: ۲۰۹۲، ۵۳۷۹، ۵۴۲۰، ۵۴۳۳، ۵۴۳۵، ۵۴۳۶، ۵۴۳۷، ۵۴۳۹، ابو داؤد حديث رقم: ۳۷۸۲]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی۔ میں آپ ﷺ کے

ساتھ گیا۔ آپ ﷺ کے سامنے شوربہ لایا گیا جس میں کدو تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس میں سے کدو کھاتے تھے اور آپ کو اچھا لگتا تھا۔ جب میں نے یہ دیکھا تو میں اسے آپ ﷺ کی طرف بڑھانے لگ گیا اور خود نہیں کھاتا تھا۔ اس کے بعد مجھے کدو ہمیشہ کے لیے پسند ہو گیا۔

(1702)۔ وَعَنْ طَلْحَةَ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَإِنَّ الْخَلَّ نِعْمَ الْأُدْمِ، قَالَ جَابِرٌ فَمَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَ قَالَ طَلْحَةُ مَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٍ [مسلم حدیث رقم: ۵۳۵۳، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۸۲۱، ترمذی حدیث رقم: ۱۸۳۹، نسائی حدیث رقم: ۳۷۹۶، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۳۱۷]۔

ترجمہ: حضرت طلحہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سرکہ بہترین سالن ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے یہ بات اللہ کے نبی ﷺ سے سنی تو میں سرکے سے محبت کرنے لگا۔ اور جب سے میں نے یہ بات حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنی تو میں سرکہ سے محبت کرنے لگا۔

(1703)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ! بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ، يَا عَائِشَةُ! بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ، قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۵۳۳۷]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! جس گھر میں کوئی کھجور نہیں اس گھر والے بھوکے ہیں۔ اے عائشہ! جس گھر میں کوئی کھجور نہیں اس گھر والے بھوکے ہیں۔ آپ نے یہ بات دو یا تین مرتبہ فرمائی۔

(1704)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَ الْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۵۳۳۰، بخاری حدیث رقم: ۵۴۴۰، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۸۳۵، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۳۲۵، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۰۶۲، مسند احمد حدیث رقم: ۱۷۴۶، ترمذی حدیث رقم: ۱۸۴۴]۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھجور کے ساتھ ککڑی ملا کر کھاتے دیکھا۔

(1705)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيهَا شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ، وَالْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَآئُهَا شِفَآءٌ لِلْعَيْنِ رَوَاهُ التِّرمَذِی وَرَوَی الْبخَارِی جُزْءَ الْكَمَاةِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ ﷺ [ترمذی حدیث رقم: ۲۰۶۶، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۸۴۱، مسند احمد حدیث رقم: ۸۰۲۲، وروی البخاری جزء الکماۃ حدیث رقم: ۴۴۷۸]۔قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عجوہ جنت سے ہے۔اس میں زہر سے شفا ہے۔کھمبی منّ سے ہے اوراس میں آنکھوں کے لیے شفا ہے۔

(1706)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ رَوَاهُ التِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ۱۸۴۳، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۸۳۶]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کھجور کے ساتھ تربوز ملا کر کھاتے تھے۔

(1707)۔وَعَنْ عَلِیٍّ ﷺ قَالَ نَهَی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الثُّومِ اِلَّا مَطْبُوخًا رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالتِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ۱۸۰۸، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۸۲۸]۔صحیح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پکائے بغیر لہسن کھانے سے منع فرمایا۔

(1708)۔وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَدَعُوا الْعَشَآءَ وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ تَمرٍ، فَاِنَّ تَرْكَهُ يُهْرِمُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۳۵۵]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کا کھانا ترک مت کرو خواہ ایک مٹھی کھجوریں ہی سہی۔اسے ترک کرنے سے بڑھاپا آتا ہے۔

(1709)۔وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ شِفَآءُ عِرْقِ النِّسَآءِ اِلْيَةُ شَاةٍ اَعْرَابِيَّةٍ، تُذَابُ ثُمَّ تُجَزَّأُ ثَلٰثَةَ اَجْزَآءٍ ثُمَّ يُشْرَبُ عَلَی الرِّيْقِ فِی كُلِّ يَومٍ جُزْءٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۴۶۳]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: عرق النساء کا علاج

دیہاتی بکری کی پچھلی ران ہے۔ اسکی یخنی نکال لی جائے پھر اسکے تین حصے کر لیے جائیں پھر ہر روز خالی پیٹ پی جائے۔

(1710)۔ وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ مَا رُئِيَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ وَلَا يَطَأُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد [ابوداؤد حدیث رقم: ۳۷۷۰، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۴۴]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو کبھی ٹیک لگا کر کھانا کھاتے نہیں دیکھا گیا۔ نہ ہی آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے دو آدمی چلتے تھے۔

بَابُ الْعِلَاجِ بِالدَّوَآءِ

دوا سے علاج

(1711)۔ عَنْ أَبِی الدَّرْدَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد [ابوداؤد حدیث رقم: ۳۸۷۴]۔ قال المنذری فی اسناده اسماعیل بن عیاش، وفیه مقال بقیة رجاله ثقات

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حرام چیز سے علاج مت کرو۔

(1712)۔ وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ فِی الْحَبَّةِ السَّوْدَآءِ شِفَآءٌ مِنْ كُلِّ دَآءٍ إِلَّا السَّامَ، وَالسَّامُ الْمَوْتُ، وَالْحَبَّةُ السَّوْدَآءُ الشُّوْنِيْزُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۵۷۶۶، بخاری حدیث رقم: ۵۶۸۸، ترمذی حدیث رقم: ۲۰۴۱، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۴۴۷، مسند احمد حدیث رقم: ۷۳۰۶]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کالے دانے میں سام کے سواء ہر مرض کا علاج ہے اور سام سے مراد موت ہے۔ اور کالے دانے سے مراد کلونجی ہے۔

(1713)۔ وَعَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِیِّ فَإِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، يُسْتَعَطُ بِهِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ رَوَاهُ الْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۵۷۶۴، بخاری حدیث رقم: ۵۶۹۲، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۴۶۲، ابوداؤد حدیث رقم: ۳۸۷۷]۔

ترجمہ: حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: عود ہندی کو لازم پکڑو۔ اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے۔ گلے کے درد میں اس کا سعوط لیا جائے اور ذات الجنب میں اس کا لیپ کیا جائے۔

(1714)۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ ﷺ قَالَ اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَتَدَاوِیَ عَنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ وَذَاتُ الْجَنْبِ السِّلُّ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ۲۰۷۹]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ذات الجنب کا علاج قسط بحری اور زیتون سے کرنے کا حکم دیا۔ ذات الجنب سے مراد سل ہے۔

(1715)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهُ يَجْلُوا الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۴۹۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اثمد کو لازم پکڑو۔ یہ نظر کو تیز کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔

(1716)۔ وَعَنْ سَلْمَةَ خَادِمَةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ مَا كَانَ يَكُونُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَرْحَةٌ وَلَا نَكْبَةٌ اِلَّا اَمَرَنِي اَنْ اَضَعَ عَلَيْهَا الْحِنَّاءَ رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَمِثْلُهُ فِی اِبْنِ مَاجَةَ وَزَادَ وَلَا شَوْكَةٌ [ترمذی حدیث رقم: ۲۰۵۴، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۵۰۲]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت سلمہ جو نبی کریم ﷺ کی خادمہ ہیں فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی کوئی زخم آتا یا چوٹ لگتی تو آپ مجھے حکم دیتے کہ اس پر مہندی رکھو۔

(1717)۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِی ﷺ قَالَ جُرِحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَأْسِهٖ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْهُ وَعَلِیٌّ يَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَآءَ بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ اَنَّ الْمَآءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ اِلَّا كَثْرَةً اَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيرٍ

فَاحْرَقَتْهَا حَتّٰی اِذَا صَارَتْ رَمَاداً اَلْزَمَتْهُ الْجُرْحَ فَاسْتَمْسَکَ الدَّمُ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ وَمَرَّ بَيَانُ السَّنَا وَالسِّوَاکِ [ابن ماجة حديث رقم:٣٤٦٤]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ساعدی ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ احد کے دن زخمی کر دیئے گئے اور آپ ﷺ کے دو دانت مبارک شہید کر دیے گئے۔ آپ ﷺ کے سر مبارک پر خود کو توڑ دیا گیا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کا خون دھو رہی تھیں اور حضرت علی ﷺ آپ ﷺ پر ڈھال سے پانی ڈال رہے تھے۔ جب حضرت فاطمہ الزہراء نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون میں اضافہ ہی ہو رہا ہے تو آپ نے بوری کا ایک ٹکڑا پکڑا اور اسے جلایا حتیٰ کہ وہ راکھ بن گیا۔ اسے زخم پر چپکا دیا تو خون رک گیا۔ اس سے پہلے سنا اور مسواک کا بیان گزر چکا ہے۔

(1718)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ فِي الْعَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَآءً ، وَاِنَّهَا تِرِيَاقٌ اَوَّلَ الْبُكْرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ٥٣٤١]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونچی عجوہ میں شفا ہے۔ اس کا صبح سویرے کھانا زہر کا تریاق ہے۔

(1719)۔ وَعَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَهُ عَلِيٌّ ، وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَاْكُلُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ ، مَهْ يَا عَلِيُّ فَاِنَّکَ نَاقِهٌ ، قَالَتْ فَجَعَلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ سِلْقاً وَشَعِيْراً ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّهُ اَوْفَقُ لَکَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حديث رقم: ٢٧١١٦ ، ابوداؤد حديث رقم: ٣٨٥٦ ، ترمذي حديث رقم: ٢٠٣٧ ، ابن ماجة حديث رقم: ٣٤٤٢]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت اُمِ منذر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے۔ اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت علی ﷺ تھے۔ ہماری کھجوروں کے گچھے لٹک رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ ان میں سے کھانے لگے اور حضرت علی ﷺ بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھانے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ﷺ سے فرمایا: اے علی رک جا تمہیں کمزوری ہے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے لیے چقندر اور جو پکائے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی

اس میں سے کھاؤ۔ یہ تمہاری طبیعت کے موافق ہے۔

(1720)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِي [ابوداؤد حدیث رقم: ۴۵۸۶ ، نسائی حدیث رقم: ۴۸۳۰، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۴۶۶]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے طبابت کی اور وہ طب نہیں جانتا تھا تو وہ نقصان کا ذمہ دار ہے۔

(1721)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْآنُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۵۳۳]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر دوا قرآن ہے۔

بَابُ الرُّقْيَةِ

دم کرنے کا باب

(1722)۔ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ ﷺ قَالَ كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى فِي ذٰلِكَ؟ فَقَالَ اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ، لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۵۷۳۲، ابوداؤد حدیث رقم: ۳۸۸۶]۔

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک اشجعی ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم زمانۂ جاہلیت میں جھاڑ پھونک کرتے تھے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اسکے بارے میں آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: اپنے دم میرے سامنے پیش کرو۔ دم کرانے میں کوئی حرج نہیں جب تک اس میں شرک نہ ہو۔

(1723)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۵۷۲۰، ۵۷۲۲، بخاری حدیث رقم: ۵۷۳۸ ، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۵۱۲، مسند احمد حدیث رقم: ۲۴۳۹۹]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ ہم نظر کا دم کرائیں۔

(1724)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ، اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدْرِ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۵۷۰۲، ترمذی حدیث رقم: ۲۰۶۲]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: نظر کا لگ جانا حق ہے۔ اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے نکل سکتی تو نظر آگے نکل جاتی۔ جب تم لوگوں سے غسالہ مانگا جائے تو غسالہ کر کے دیا کرو۔

(1725)۔ وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّهُ قَالَ رَآى عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَغْتَسِلُ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخْبَأَةٍ ، فَلُبِطَ سَهْلٌ ، فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِي سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ؟ وَاللّٰهِ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ ، فَقَالَ هَلْ تَتَّهِمُونَ لَهُ اَحَدًا ؟ قَالُوا نَتَّهِمُ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ ، قَالَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامِرًا فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ وَقَالَ عَلَامَ يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ ؟ اَلَّا بَرَّكْتَ ؟ اِغْتَسِلْ لَهُ فَغَسَلَ عَامِرٌ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمِرْفَقَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَاَطْرَافَ رِجْلَيْهِ وَدَاخِلَةَ اِزَارِهِ فِي قَدَحٍ ، ثُمَّ صُبَّ عَلَيْهِ فَرَاحَ سَهْلٌ مَعَ النَّاسِ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ مَاجَةَ [مؤطا امام مالک کتاب العین حدیث رقم: ۲، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۵۰۹، مسند احمد حدیث رقم: ۱۵۹۸۶]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں کہ حضرت عامر بن ربیعہ نے مجھے غسل کرتے ہوئے دیکھا تو کہا: میں نے آج جیسا نہ دن دیکھا ہے اور ایسی خوبصورت کھال۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت سہل گر پڑے۔ انہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جایا گیا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! سہل بن حنیف کے لیے کچھ چارہ کریں۔ اللہ کی قسم وہ تو سر بھی نہیں اٹھاتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارا کسی پر اسے نظر لگانے کا شبہ ہے؟ عرض کرنے لگے ہم عامر بن ربیعہ کو موردِ الزام سمجھتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عامر کو بلوایا اور ان پر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو قتل کیوں کرتا ہے؟ کیا تم نے اسے برکت کی دعا نہیں دی تھی؟ اس کے لیے دھو دے۔ حضرت عامر نے اپنا چہرہ، ہاتھ، کہنیاں، گھٹنے، پاؤں کے اطراف اور اپنے تہبند کا اندرونی حصہ ایک پیالے میں دھو کر دیا۔ پھر وہ ان پر ڈالا گیا تو حضرت سہل لوگوں کے ساتھ یوں چلنے لگے جیسے انہیں کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔

(1726)۔وَعَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ﷛ اَنَّ نَاساً مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانُوْا فِی سَفَرٍ، فَمَرُّوْا بِحَیٍّ مِنْ اَحْیَآءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوْهُمْ فَلَمْ یُضَیِّفُوْهُمْ، فَقَالُوْا لَهُمْ هَلْ فِیْكُمْ رَاقٍ فَاِنَّ سَیِّدَ الْحَیِّ لَدِیْغٌ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ نَعَمْ، فَاَتَاهُ، فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ الرَّجُلُ، فَاُعْطِیَ قَطِیْعاً مِنْ غَنَمٍ فَاَبٰی اَنْ یَقْبَلَهَا وَ قَالَ حَتّٰی اَذْكُرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ، فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ اللّٰهِ مَا رَقَیْتُ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَتَبَسَّمَ وَ قَالَ وَمَا اَدْرَاكَ اَنَّهَا رُقْیَةٌ؟ ثُمَّ قَالَ خُذُوْا مِنْهُمْ وَاضْرِبُوْا لِیْ بِسَهْمٍ مَعَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَفِی الرُّقْیَةِ اَحَادِیْثُ كَثِیْرَةٌ وَفِی الْبُخَارِیِّ اَنَّهٗ قَالَ مَا اَنَا بِرَاقٍ حَتّٰی تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلاً، فَصَالَحُوْهُمْ عَلٰی قَطِیْعٍ مِنَ الْغَنَمِ، فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَدْ اَصَبْتُمْ، اِقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِیْ مَعَكُمْ سَهْماً فَضَحِكَ النَّبِیُّ ﷺ [مسلم حدیث رقم: ۵۷۳۳، بخاری حدیث رقم: ۵۷۴۹، ترمذی حدیث رقم: ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۱۵۶]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ سفر پر تھے۔ وہ عرب کے قبیلوں میں سے ایک قبیلے کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے ان سے مہمان نوازی کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے مہمان ٹھہرانے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے پوچھا کیا تم لوگوں میں کوئی دم کرنے والا ہے؟ قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے۔ صحابہ میں سے ایک آدمی نے کہا ہاں۔ وہ ان کے پاس گئے اور اسے سورہ فاتحہ پڑھ کر دم فرمایا تو آدمی ٹھیک ہو گیا۔ انہیں بکریوں کا ایک گلہ دیا گیا۔ انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا جب تک رسول اللہ ﷺ سے اس کی بابت پوچھ نہ لیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ کو ساری بات بتائی۔ عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ کی قسم میں نے صرف فاتحۃ الکتاب سے دم کیا تھا۔ آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: تمہیں کیسے پتا چلا کہ یہ دم ہے؟ پھر فرمایا: ان سے بکریاں وصول کر لو اور ان میں اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔

دم کے بارے میں کثرت سے احادیث موجود ہیں۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ صحابی نے فرمایا: میں اس وقت تک دم نہیں کروں گا جب تک تم اس کا ہدیہ طے نہ کرو۔ انہوں نے ان سے بکریوں کے ایک گلے پر صلح کر لی۔

جب رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں نے ٹھیک کیا ہے۔ بکریاں آپس میں تقسیم کر لو اور ان میں اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔ نبی کریم ﷺ ہنس پڑے۔

(1727)۔ وَعَن عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ وَكَتَبَهَا فِي صَكٍّ، ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِي وَاللَّفْظُ لَهُ [ابو داؤد حدیث رقم: ۳۸۹۳، ترمذی حدیث رقم: ۳۵۲۸، مسند احمد حدیث رقم: ۶۷۰۵]۔ قال الترمذی حسن غریب

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی شخص نیند میں ڈر جائے تو کہے "میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اس کے کامل کلمات کے ذریعے اس کے غضب اور سزا سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کی چھیڑ خوانی سے اور اس سے کہ وہ حاضر ہوں" وہ خواب اسے نقصان نہیں دے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو کی اولاد میں سے جو بالغ ہو جاتا اور جو بالغ نہ ہوتا اسے آپ یہی دعا سکھاتے تھے اور اسے ایک کاغذ پر لکھتے تھے پھر اسے اس کے گلے میں لٹکاتے تھے۔

(1728)۔ وَعَن عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ فِي عُنُقِهَا التَّعْوِيذُ أَوِ الْكِتَابُ، قَالَ إِنْ كَانَ فِي أَدِيمٍ فَلْتَنْزِعْهُ وَإِنْ كَانَ فِي قَصَبَةٍ مُصَاغَةٍ مِنْ فِضَّةٍ فَلَا بَأْسَ إِنْ شَاءَتْ وَضَعَتْ وَإِنْ شَاءَتْ لَمْ تَفْعَلْ، قِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ تَقُولُ هٰذَا؟ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم: ۱۱۷۷]۔

ترجمہ: حضرت عطاء تابعی سے ایسی عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو حائضہ ہو اور اس کے گلے میں تعویذ یا تحریر ہو تو فرمایا: اگر وہ چمڑے میں ہو تو اسے اتار دے اور اگر چاندی کے پترے پر ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں اگر چاہے تو رکھ دے اور اگر چاہے تو نہ رکھے۔ حضرت عبداللہ سے پوچھا گیا آپ کا یہی فیصلہ ہے؟ فرمایا: ہاں۔

كِتَابُ جَوَاهِرِ الْحِكَمِ

حکمت کے موتی

(1729)۔ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۷۴۹۸ ، بخاری حدیث رقم: ۶۱۳۳ ، ابوداؤد حدیث رقم: ۴۸۶۲ ، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۹۸۲ ، مسند احمد حدیث رقم: ۸۹۵۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن ایک سوراخ میں سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔

(1730)۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَلْاَنَاةُ مِنَ اللهِ وَالْعُجْلَةُ مِنَ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم: ۲۰۱۲]۔ وقال غریب

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آہستگی اللہ کی طرف سے ہے اور جلدی شیطان کی طرف سے ہے۔

(1731)۔ وَعَنْ اَبِی سَعِيْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا حَلِيْمَ اِلَّا ذُو عَثْرَةٍ وَلَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم: ۲۰۳۳ ، مسند احمد حدیث رقم: ۱۱۶۶۷ ، شعب الایمان للبیہقی حدیث رقم: ۴۶۴۸]۔ قال الترمذی حسن غریب

ترجمہ: حضرت ابو سعید ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی حلم والا نہیں سوائے لغزش والے کے اور کوئی حکیم نہیں سوائے تجربہ کار کے۔

(1732)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ اَوْصِنِی، قَالَ خُذِ الْاَمْرَ بِالتَّدْبِيْرِ فَاِنْ رَاَيْتَ فِی عَاقِبَتِهٖ خَيْرًا فَامْضِهٖ وَاِنْ خِفْتَ غَيًّا فَاَمْسِكْ رَوَاهُ فِی شَرْحِ السُّنَّةِ [شرح السنة حدیث رقم: ۳۶۰۰]۔ فیہ ابان وهو متروک

ترجمہ: حضرت انس ﷜فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا مجھے وصیت فرمائیں۔فرمایا: کام کو تدبیر سے ہاتھ ڈال اور تم دیکھو کہ اسکے انجام میں بہتری ہے تو اسے کرگزرو اور اگر اس میں نقصان کا ڈر محسوس کرو تو رک جاؤ۔

(1733)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ﷜ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ رَوَاهُ التِّرمِذِی

[ترمذی حدیث رقم: ۲۸۲۲]۔الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷜فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس سے مشورہ مانگا جائے وہ امانت دار ہوتا ہے۔

(1734)۔وَعَنْ مُعَاوِيَةَ﷜ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّكَ اِذَا اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ اَفْسَدْتَهُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۸۸۸]۔صحیح

ترجمہ: حضرت معاویہ ﷜ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم لوگوں کے بھید کی جستجو کرو گے تو انہیں متنفر کردو گے۔

(1735)۔وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ﷜ قَالَ قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِی فِی شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم: ۴۶۴۶، ابن ماجة حدیث رقم: ۴۲۱۸]۔ضعیف وله طرق بعضها اشد ضعفا من بعض فلا یصلح تحسینه

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷜فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تدبیر جیسی کوئی عقل نہیں، زبان پر قابو جیسا کوئی ورع نہیں، اچھے اخلاق جیسا کوئی حسب نہیں۔

(1736)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاِقْتِصَادُ فِی النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ وَالتَّوَدُّدُ اِلَی النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّوَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِی فِی شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم: ۶۵۶۸]۔الحدیث ضعیف جداً

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷜روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خرچ میں میانہ روی آدھی معاشیات ہے اور لوگوں کے ساتھ محبت سے پیش آنا آدھی عقل ہے اور سوال کا سلیقہ آدھا علم ہے۔

(1737)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ مِمَّا اَدْرَکَ النَّاسُ مِنْ کَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰی، اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِیِ [بخاری حدیث رقم:۳۴۸۳، ۳۴۸۴، ۶۱۲۰، ابوداؤد حدیث رقم:۴۷۹۷، ابن ماجة حدیث رقم:۴۱۸۳، مسند احمد حدیث رقم:۱۷۰۹۴]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگلی نبوتوں کے کلام سے جو کچھ لوگوں نے پایا وہ یہ تھا کہ "اگر تجھے حیاء نہیں تو جو چاہے کرتا رہ"۔

(1738)۔ وَعَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ ﷺ قَالَ سَئَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ، قَالَ، اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَاحَاکَ فِی صَدْرِکَ وَکَرِهْتَ اَنْ یَّطَّلِعَ عَلَیْهِ النَّاسُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۶۵۱۶، ۶۵۱۷، ترمذی حدیث رقم:۲۳۸۹، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۷۹۱، مسند احمد حدیث رقم:۱۷۶۵۱]۔

ترجمہ: حضرت نواس بن سمعان ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: نیکی اچھے اخلاق ہیں اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں چبھے اور تو نہ چاہے کہ لوگ اس سے آگاہ ہوں۔

(1739)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَتِ الْعَرَضِ وَلٰکِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِیِ [مسلم حدیث رقم:۲۴۲۰، بخاری حدیث رقم:۶۴۴۶، ترمذی حدیث رقم:۲۳۷۳، ابن ماجة حدیث رقم:۴۱۳۷، مسند احمد حدیث رقم:۷۵۷۲، ۸۱۹۴]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امیری زیادہ دولت سے نہیں ہوتی بلکہ امیری دل کی امیری ہے۔

(1740)۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِزْهَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبَّکَ اللهُ وَازْهَدْ فِیْمَا عِنْدَ النَّاسِ یُحِبَّکَ النَّاسُ رَوَاهُ التِّرْمِذِی وَابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم:۴۱۰۲]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہو جا اللہ تجھ سے محبت رکھے گا۔ اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے نیاز ہو جا، لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔

(1741)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُ خَیْرٌ وَاَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ وَفِی کُلٍّ خَیْرٌ، اِحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُکَ، وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ، وَاِنْ اَصَابَکَ شَیْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّی فَعَلْتُ کَانَ کَذَا وَکَذَا، وَلٰکِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَآءَ فَعَلَ، فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۶۷۷۴، ابن ماجة حدیث رقم: ۷۹، مسند احمد حدیث رقم: ۸۸۵۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مضبوط مومن اللہ کے ہاں کمزور مومن سے زیادہ اچھا اور محبوب ہے۔ ویسے دونوں اچھے ہیں۔ اپنے فائدے کے کام کی کوشش کر اور اللہ سے مدد مانگ اور سستی نہ کر۔ اگر تجھے کوئی نقصان دہ چیز پیش آ جائے تو مت کہہ کہ اگر میں ایسے کرتا تو ایسے ہوتا، بلکہ کہہ: اللہ نے مقدر کیا تھا اور جو اس نے چاہا وہ کر دیا۔ کاش کے لفظ سے شیطانی عمل کا دروازہ کھلتا ہے۔

(1742)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ لَوْ اَنَّکُمْ تَتَوَکَّلُونَ عَلَی اللّٰهِ حَقَّ تَوَکُّلِهٖ لَرَزَقَکُمْ کَمَا یَرْزُقُ الطَّیْرَ تَغْدُو خِمَاصاً وَتَرُوحُ بِطَاناً رَوَاهُ التِّرْمِذِی وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم: ۲۳۴۴، ابن ماجة حدیث رقم: ۴۱۶۴، مسند احمد حدیث رقم: ۲۰۶]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اگر تم لوگ اللہ پر توکل کرو جس طرح توکل کا حق ہے تو وہ تمہیں اس طرح رزق دے جیسے پرندوں کو دیتا ہے صبح خالی پیٹ جاتے ہیں اور رج کے آتے ہیں۔

(1743)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗدَ [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۸۴۲]۔ مرسل صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں سے ان کے مرتبے کے مطابق پیش آ ؤ۔

(1744)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ، اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ کَرِیْمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِیْمٌ

رَوَاہُ اَحۡمَدُ وَ اَبُوۡ دَاوٗدَ وَ التِّرۡمَذِی [مسند احمد حدیث رقم: ۹۱۴۲، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۷۹۰، ترمذی حدیث رقم: ۱۹۶۴]۔ قال الترمذی غریب

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: مومن بھولا اور مہربان ہوتا ہے اور کافر چالباز اور مکار ہوتا ہے۔

(1745)۔ وَعَنۡ اَبِی الدَّرۡدَآئِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ حُبُّکَ الشَّیۡئَ یُعۡمِی وَیُصِمُّ رَوَاہُ اَبُوۡ دَاوٗدَ [ابو داؤد حدیث رقم: ۵۱۳۰، مسند احمد حدیث رقم: ۲۱۷۵۱، ۲۷۶۱۶]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: کسی چیز کی محبت تجھے اندھا بھی کر دیتی ہے اور بہرہ بھی۔

(1746)۔ وَعَنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ عَمۡرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ مَنۡ صَمَتَ نَجَا رَوَاہُ اَحۡمَدُ وَالتِّرۡمَذِی وَالدَّارِمِی [مسند احمد حدیث رقم: ۶۴۸۸، ۶۶۶۳، ترمذی حدیث رقم: ۲۵۰۱، دارمی حدیث رقم: ۲۷۱۵، شعب الایمان للبیہقی حدیث رقم: ۴۹۸۳]۔ صحیح غریب

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو خاموش رہا نجات پا گیا۔

(1747)۔ وَعَنۡ عَلِیِّ بۡنِ الۡحُسَیۡنِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ مِنۡ حُسۡنِ اِسۡلَامِ الۡمَرۡئِ تَرۡکُ مَالَا یَعۡنِیۡہِ رَوَاہُ مَالِکٌ وَ اَحۡمَدُ وَرَوَاہُ اِبۡنُ مَاجَۃَ عَنۡ اَبِیۡ ہُرَیۡرَۃَ رضی اللہ عنہ وَالتِّرۡمَذِی عَنۡہُمَا [مؤطا امام مالک، کتاب حسن الخلق حدیث رقم: ۳، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۹۷۶، ترمذی حدیث رقم: ۲۳۱۷، ۲۳۱۸، مسند احمد حدیث رقم: ۱۷۴۲]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ اس چیز کو ترک کر دے جس سے اس کا تعلق نہیں۔

(1748)۔ وَعَنِ ابۡنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ مِنَ الۡبَیَانِ لَسِحۡرًا رَوَاہُ الۡبُخَارِی [بخاری حدیث رقم: ۵۱۴۶، ۵۷۶۷، ترمذی حدیث رقم: ۲۰۲۸، ابو داؤد حدیث رقم: ۵۰۰۷]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔

(1749)۔ وَعَنْ يَعْلَى رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم: ۱۷۵۷۲، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۶۶۶]۔

ترجمہ: حضرت یعلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اولاد بخیل اور بزدل بنادیتی ہے۔

(1750)۔ وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ، فَاِنَّ الصِّدْقَ طَمَانِيْنَةٌ وَاِنَّ الْكِذْبَ رِيْبَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [مسند احمد حدیث رقم: ۱۷۲۸، ترمذی حدیث رقم: ۲۵۱۸، نسائی حدیث رقم: ۵۷۱۱، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۵۳۵]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث یاد کی: جو چیز یقینی ہو اس کے مقابلے پر اس چیز کو ترک کر دے جو تجھے شک میں ڈالے۔ پس بے شک سچائی اطمینان فراہم کرتی ہے اور جھوٹ شک میں ڈالتا ہے۔

(1751)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ۲۴۵۳]۔ وقال حسن صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کا ایک عروج ہے اور ہر عروج کو زوال ہے۔

(1752)۔ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ اَجَلُهُ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحُلْيَةِ [حلیة الاولیاء ۶/۸۶]۔ اسنادہ صحیح ولہ شاھد

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک رزق بندے کو اس طرح تلاش کرتا ہے جیسے اسے اس کی موت تلاش کرتی ہے۔

(1753)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ، اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم: ۶۶۴۳،

بخاری حدیث رقم: ۶۱۱۴، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۷۷۹، مسند احمد حدیث رقم: ۷۲۳۸]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طاقتور وہ نہیں جو پچھاڑ دے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔

(1754)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم: ۲۴۵۱]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عباس ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنی ہوئی بات آنکھوں دیکھی کی طرح نہیں ہوتی۔

(1755)۔ وَعَنْ عُمَرَ ﷛ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوَاضَعُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ يَقُولُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِي نَفْسِهِ صَغِيرٌ وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيمٌ، وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيرٌ وَفِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ، حَتّٰى لَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ أَوْ خِنْزِيرٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ [شعب الایمان للبیہقی حدیث رقم: ۸۱۴۰]۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ﷛ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: اے لوگو! عاجزی اختیار کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے اللہ کی خاطر عاجزی اختیار کی اللہ نے اسے بلند کر دیا۔ وہ لوگوں میں اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے مگر لوگوں کی نظر میں عظیم ہوتا ہے اور جس نے تکبر کیا اللہ نے اسے گرا دیا۔ وہ لوگوں کی نظروں میں حقیر ہوتا ہے اور اپنے خیال میں بڑا ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ لوگوں کی نظروں میں خنزیر اور کتے سے بھی بدتر ہوتا ہے۔

(1756)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِي [مسند احمد حدیث رقم: ۷۵۲۱، ترمذی حدیث رقم: ۱۹۵۵]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی ناشکرا ہے۔

(1757)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ رَوَاهُ

مُسْلِم[مسلم حدیث رقم:۷، ابو داؤد حدیث رقم:۴۹۹۲]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات آگے کرتا رہے۔

(1758)۔ وَعَنهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ، اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِي[بخاری حدیث رقم:۲۹۸۹]۔

ترجمہ: انہی نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اچھا بول بھی صدقہ ہے۔

(1759)۔ وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا يَرْحَمُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي[مسلم حدیث رقم:۶۰۳۰، بخاری حدیث رقم:۷۳۷۶، ترمذی حدیث رقم:۱۹۲۲، مسند احمد حدیث رقم:۱۹۱۹۴]۔

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

(1760)۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلاً رَوَاهُ ابُوْ دَاؤد[ابو داؤد حدیث رقم:۵۰۱۲]۔فیہ من لا یعرف والا فصحیح

ترجمہ: حضرت بریدہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بعض علم بھی جہالت ہوتے ہیں۔

(1761)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَاشِرَ عَشَرَةٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، مَنْ اَكْيَسُ النَّاسِ وَاَحْزَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: اَكْثَرُهُمْ ذِكْراً لِلْمَوْتِ، وَاَشَدُّهُمْ اِسْتِعْدَاداً لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِ الْمَوْتِ، اُولٰئِكَ هُمُ الْاَكْيَاسُ، ذَهَبُوْا بِشَرَفِ الدُّنْيَا وَكَرَامَةِ الْاٰخِرَةِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُ فِي الْاَوْسَطِ[المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:۶۴۸۸]۔اخرجہ فی الصغیر ایضا ونقلہ الھیثمی فی مجمع الزوائد، اسنادہ صحیح الا قال الھیثمی فیہ محمد بن علی بن شیبۃ المصری لم اجدہ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دسویں مہینے کی دس تاریخ کو حاضر ہوا، آپ کے پاس انصار میں سے ایک آدمی حاضر ہوا، اس نے عرض کیا یا نبی اللہ! سب لوگوں سے زیادہ سمجھدار اور سب سے زیادہ محتاط کون ہے؟ فرمایا: جو شخص اُن میں سب سے زیادہ موت کو یاد کرتا ہو اور سب سے زیادہ موت کے لیے تیار ہو اس سے پہلے کہ موت نازل ہو، وہی لوگ سب سے زیادہ سمجھدار ہیں، وہی دنیا کا شرف اور آخرت کی کرامت پا گئے ہیں۔

(1762)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۱۱۶۸، بخاری حدیث رقم: ۲۹۷۷، نسائی حدیث رقم: ۳۰۸۷، مسند احمد حدیث رقم: ۷۶۰۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جامع کلام دے کر بھیجا گیا ہے۔

(1763)۔ وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ اِلٰی اَنْ قَالَ، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَوْصِنِی، قَالَ اُوْصِيْكَ بِتَقْوَی اللّٰهِ فَاِنَّهٗ اَزْيَنُ لِاَمْرِكَ كُلِّهٖ، قُلْتُ زِدْنِی، قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّهٗ ذِكْرٌ لَكَ فِی السَّمَاءِ وَنُوْرٌ لَكَ فِی الْاَرْضِ، قُلْتُ زِدْنِی، قَالَ عَلَيْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّهٗ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَكَ عَلٰی اَمْرِ دِيْنِكَ، قُلْتُ زِدْنِی، قَالَ اِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضِّحْكِ فَاِنَّهٗ يُمِيْتُ الْقَلْبَ وَيَذْهَبُ بِنُوْرِ الْوَجْهِ قُلْتُ زِدْنِی، قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا، قُلْتُ زِدْنِی، قَالَ لَا تَخَفْ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، قُلْتُ زِدْنِی، قَالَ لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِی فِی شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الایمان للبیہقی حدیث رقم: ۴۹۴۲]۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آگے آپ نے لمبی حدیث بیان فرمائی ہے۔ یہاں تک کہ فرمایا: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے نصیحت فرمائیں۔ فرمایا: میں تجھے اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ یہ چیز تمام معاملات کی زینت ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: قرآن کی تلاوت اور

اللہ عزوجل کا ذکر لازم پکڑ، یہ تیرے لیے آسمان میں ذکر کا سبب ہے اور زمین میں تیرے لیے نور ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: دیر تک خاموش رہا کرو۔ یہ چیز شیطان کو بھگانے والی ہے اور تیرے دینی معاملات میں تیری مددگار ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: زیادہ ہنسنے سے بچو، زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے اور چہرے کا نور ختم کر دیتی ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: حق کہو خواہ کڑوا ہو۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے مت ڈر۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: جو کچھ تو اپنے بارے میں جانتا ہے وہ تجھے لوگوں کے خلاف بولنے سے روکے رکھے۔

(1764)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اَلْکَلِمَةُ الْحِکْمَةُ ضَالَّةُ الْحَکِیْمِ فَحَیْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَ ابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم: ۲۶۸۷، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۴۱۶۹]۔ الحدیث حسن روی بسندین کمافی تنقیح الرواۃ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دانائی کی بات دانا آدمی کی کھوئی ہوئی میراث ہے۔ وہ اسے جہاں بھی پاتا ہے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَجَمِیْعِ رُوَاةِ اَحَادِیْثِ هٰذَا الْکِتَابِ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی وَعَلَیْنَا مَعَهُمْ اِلٰی یَوْمِ الْحِسَابِ اِنَّکَ اَنْتَ الْکَرِیْمُ الْوَهَّابُ

......